



ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری

DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY

JAMIA MILLIA ISLAMIA
JAMIA NAGAR

NEW DELHI

Please examine the book before
taking it out. You will be res-
ponsible for damages to the book
discovered while returning it.



جہم ساکھی کرونانک شاہ

جسمین

سریشٹ مہاتما بابانک شاہ کے چتر پوتر آد سے انت تک برن ہین

اور

سب الایاے فشی پراگ نرائن صاحب مالک نول کشور پراگ۔ سرنڈنگت پرشا و صاحب ساطع کالیہ مہر پراگ

نے گرکھی زبان سے اردو عام فہم زبان میں ترجمہ کیا

بار اول بصعت و نظر ثانی مصنف

مطبع نامی فشی نو کشور واقع لکھنؤ میں چھپی

ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء

اطلاع۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے تین صفحہ جو سادے ہیں انہیں بعض کتب متعلقہ مذہب اہل ہندو و بھٹ فارسی زبان بھاکھا اردو وغیرہ درج کرتے ہیں سکھ پر یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ محال ہو

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب بھٹ فارسی زبان بھاکھا اردو		ترجمہ اردو منظوم و سہم اسکندہ		رامائن بھاکھا تلسی کرت بھٹا	
دیوین بھاکوت کا پورا ترجمہ مادھون		سرمد بھاکوت - مصنفہ منشی سوارنگھ		باقیہ کاغذ سفید	
اسکندہ مسمی بھگوتی اٹھاس ترجمہ		صاحب بھارگو - رگیاشی کاغذ سفید	۱۰	بھگت بھونچن - حروف پنجہ پڑن	
پنڈت پیارے لال مرحوم		پریم ساگر نثر - با تصویر ترجمہ و سہم اسکندہ		کاغذ بھٹا و سنگھ کاغذ سفید	
گنیش پوران - منظوم از منشی		سرمد بھاکوت - مترجمہ لالہ سوامی دیاں	۸	گوبال سسٹر نام - اردو و ناگری شملہ	
شکر دیال فرحت		پریم ساگر منظوم - از منشی شکر دیال		ترجمہ شدہ	
شیو پوران - منظوم مترجمہ از منشی		فرحت	۲	سری رام جاتم - اردو و ناگری	
شکر دیال فرحت		کلمہ سہ حقیقت نظم ترجمہ سرمد بھاکوت		مجموعہ نامہ رستمی بہ چودہ کتب سن	
ترجمہ شیو پوران - مترجمہ		کہ تمام کتاب ایک قافیہ پر نادر دیو		ناگری مشمولہ	
شیو سنگھ ان پکٹر پولیس		ہزار سیتل سنگھ لکھنوی		تلسی کرت رامائن بہار - با تصویر	
ترجمہ سرمد بھاکوت با تصویر مترجمہ		بھاکوت منظوم - سہی بہر میں منزل		منظوم مولفہ بابو بان بہاری لالہ	
منشی رگھو دیال بہ ترجمہ لفظ بہ لفظ		از منشی جگناتھ خوشتر	۴	منشعل بہ بہار	
سکھ ساگر بارھون اسکندہ مولفہ		کتھا جتر گوپت - از منشی جگناتھ خوشتر	۱۰	سد امان چتر منظوم - از منشی ہر نر	
راستہ کھن لال کاشی نواسی سکھ بھاکھا		رامائن بالیکی - اردو بھاکھا ساون		اکبر آبادی	
ستہ زبان بھاکھا خط فارسی بعینہ ہوا		کاندھ فرست مطالب ابواب		ایشور دیپکا - با ترجمہ اردو و ناگری	
ہر جسکی خوبی معائنہ پر موقوف ہو		مترجمہ لالہ پریشری دیال مختار		مترجمہ سوامی گوپتہ آئندہ سر سوئی	
کاغذ خنائی		کاغذ سفید		جدید الطبع	
ایضاً کاغذ سفید چکنا		تلسی کرت رامائن - ساون کانڈ		تلسی کرت رامائن فرحت - اردو	
ترجمہ جوگ بشت - کام درود و		مع شیکا سکھ یو لال حرف جبروت		منظوم - از منشی شکر دیال لب باب	
زبان بھاکھا خط فارسی مترجمہ لالہ		نقل ناگری بھٹ فارسی زبان بھاکھا		ساون کانڈ رامائن تلسی کرت	
ہیو امی دیال - کاغذ سفید		عام فہم مرتبہ منشی سوامی دیال کاغذ		او بھت رامائن - منظوم مولفہ	
منہم دلاویر بھٹ فارسی سیفہ		سفید و خنائی		منشی جگناتھ خوشتر	



فہرست پوتھی جنم ساکھی گورو نانک جی صاحب زنگاری

نمبر ساکھی

نمبر

پوتھی (جنم ساکھی نانک جی صاحب)

نام تاریخی ۱۲۰۰ء نانک شاہی

(تواریخ مہاراج نانک شاہ)

فہرست ہذا نام تاریخی ۱۹۰۲ء عیسوی

دیباچہ و حمد و مناجات و سبب تالیف پوتھی ہذا

بھائی بالے سندھ کا کہ جو شگورو مہاراج نانک شاہ پتے بادشاہ کے ہمراہ عام ازترارہ ملو
و نیز بوت ملازمت بعدہ نگرانی مووی خانہ مقام سلطان پور و نیز سیاحی و نیا سفر کبھی دہری
کل جہان بلکہ از زمین تا بہ آسمان کہ جہان سے سوچ و چند زمان بھی ہزاروں جو جن شیے رکھے تھے
رہے تھے بعد محرومی حضور نانک اوتار پاک نور کے گورو انگد جی صاحب کی خدمت میں پہنچ کر
درشن کرنا اور گورو انگد جی صاحب کا بھائی بالے سندھ سے حال دریافت کرنا اور
بھائی بالے سندھ کا بیان کرنا کہ میرا مکان (قصہہ راسے بھوہی بھٹھی تلونڈی)
میں ہر کہ جس جگہ نانک اوتار ہوا تھا اور میں انھیں شگورو مہراج کا رہا اور ہمیشہ
انھیں کی خدمت میں رہا بھی ہوں۔

گورو انگد جی صاحب کا بھائی بالے سندھ سے یہ دریافت کرنا کہ میں نے نانک اوتار کس پر
رکھا تھا۔ اور ست گورو مہاراج کا جنم پتر کس طرح ہوا آسکتا ہو۔ بھائی بالے کا سوال اول سے
لا علمی بیان کرنا اور سوال دوم کا جواب دینا کہ بھائی لالو رام جی چچاست گورو مہاراج سے
دستیاب ہو سکتا ہو۔ یہ سنکر گورو انگد جی صاحب کا بھائی بالے کے ہمراہ لالہ پنجا اپنے
لازم کو بھائی (لالو رام) کے پاس واسطے لینے جنم پتر ست گورو مہاراج کے روانہ فرمانا۔

بھائی بالے لالہ پنوکا لالو رام جی کے پاس مقام تلونڈی پہنچا اور گورو انگد جی صاحب

نہایت حسن و جمال

مضمون

جاسے نشین ست گوردھراج کا اشتیاق جنم پتر گوردھانک جی صاحب کا بیان کرتا ہے۔
صاحب کا بھائی کا لورام جی صاحب کے اسباب سے جنم پتر کا لاش کر کے بعد پانچ
اور انہی طرف سے ایک ناریل اور پانچ پیدہ نذر دینا اور یہ بھی عرض کرتا کہ شاید کبھی نہ
صاحب کی طرف سے کچھ قصور ہو تو اسکو معاف کیجیگا۔

بھائی باسے اور لالہ پتو کا جنم پتر لیکر حضور گوردھانک جی صاحب حاضر ہونا اور بھائی
کی طرف سے نذر گذرانکر منام عرض کرنا۔ گوردھانک جی صاحب کا (مہما) نامی اپنے
واسطے بنائے سسی (پیرا) کھتری متر جسم کے براسے ترجمہ جنم پتر مذکورہ بالا از
بلو گوردھانک جی بھینا اور متر جسم مذکور کا آنا اور جنم پتر کا ترجمہ کر کے گوردھانک جی کو سنا۔

۱۵۲۶ بکر یا بیتی مین کانک سدی پورناشی کو سوا پیرات باقی رہے نانک اوتار کا
پرگٹ ہونا۔ اور پہلے والدین کو پتر بھیج سورت کے درشن دیکر فمائش کرنا کہ اب ہم بالک
رکھتے ہیں اور پھر ویسے ہی ہو جانا۔ صبح کے وقت کا لورام جی کا پڈت ہر دیال گل پرہن
پر واسطے زایچ کے خود جانا اور پڈت جی صاحب کا آنا اور دالی کی ربانی پر سکر کہ وقت

کے مثل جوان آدمی کے ہنستے ہوئے آواز برآمد ہوئی اور اور بعد پانچ بجے بعد صحت ساعت و مہور
کر کے اعتقاد کرنا کہ زنگار نے کلنگ مین پاپیوں کے اودھار کر کے واسطے اوتار دھار
شتاق ہونا اور کا لورام جی سے کہنا کہ ہلو درشن کر او یہ اوتار زنگار ہے۔ کا لورام جی کا اندھا کرنا
اور دستور اتون کاڑ کے دینے سے انکار کرنا اور پڈت ہر دیال کا واسطے درشن کے اصرار کرنا اور رام

لانا اور پڈت جی صاحب کا ڈنڈوت کر کے درشن کرنا اور یہ کہنا کہ اس رنگے کے سر پر چتر چھاوا
کے نام رکھنے کا وعدہ کر کے اپنے گھر لے آنا۔ بدھ مانا کا برہمن کے روپ مین آکر درشن کرنا۔ اور وہ
کرنا بعد اسکے تمام دیوتوں کو واسطے درشن کے سنگوردھراج کی خدمت مین حاضر ہونا۔ اور وہ
میارون کا سنگوردھراج کے درشن کی بدولت صحت پانا۔ پڈت ہر دیال کا بعد تر وادن۔

مہاراج کا (نانک زنگاری) نام رکھنا کا لورام جی کا دریافت کرنا کہ اس نام سے ہندو مسل
تفصیل نہیں پائی جاتی یہ سنگر پڈت ہر دیال کا جواب دینا کہ پہلے اس سے زمانہ (تر
درام چندر) اوتار اور زمانہ (دو ابر) مین (کرشن چندر) اوتار جو ہوئے ہیں انکے کے
ہندو ہی مانتے تھے اور اس زمانہ (کلہوگ) مین یہ جو (نانک) اوتار ہوا ہو اسکو سب گوردھ

مانینگے اور زنگاری جانیگے کیونکہ یہ خود ہی زنگار زنگاری جینگے اور تمام سنار کو زنگار یار
ایک مہینہ کی عمر سے پانچ مہینہ کی عمر تک طفلانہ برتاؤ کرنا۔

۹۔ نہایت حسن و جمال

نہایت حسن و جمال

نہایت حسن و جمال

ساتویں مہینہ جوگ سادھن کے آسن لگا کر بیٹھا۔ ست گورو مہاراج کے قدموں کی برکت سے
لوگوں کے دھن سے قبروں اور مر گھٹن کے اعتقاد جاتے رہنا۔

ست گورو مہاراج کی بابت کلام آسمانی یعنی الہام ربانی اس سفیر سے ہونا کہ جس جگہ گورو نانک جی
صاحب کے قدم پڑ گئے وہی مقام لوگوں کی پرستش کا ہو جاوے گا۔ اور ان کے منہ سے جو کنگا بیگی
اُٹھیں یہ طاقت ہوگی کہ پھیل پاپ مٹا کر آگے کو پاپ ہونے نہ دیگی اور ان کے منہ کی کنگا چاروں کھوٹ
اور نو گھنڈین ہیسلی۔ آکاس بانی شکر لوگوں کا ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر سناٹا کیا۔
والدین کا بعد سال کے ساگرہ کرنا۔ ست گورو مہاراج کا اس عمر میں تہہ سن بیٹھ کر پان کے بیج
(سہری واہ گورو کا جب کرنا)۔

دوڑھ برس کی عمر میں ست گورو مہاراج کا (واہ گورو) واہ گورو) ہی یونا۔

دو برس کی عمر میں ست گورو مہاراج کا دیوتوں اور اتاروں کی مورتن بنانا کر کھیلنا۔ اور کاغذ بننا
اچھے اچھے رونا لپیٹ لپیٹ کر انکو بجا۔ پو توہیوں کے پڑھنا۔

اور تین برس کی عمر میں ست گورو مہاراج کا (سپٹ اشلوکی) گیتا زبان سنسکرت والدین کو سنا کر
اُسکا ترجمہ زبان بھاشا فرمانا۔ گیتا مذکور ست گورو مہاراج کی زبان سے شکر والدین کا انا کہ
ایسی شکر کا تو بیان کوئی سننے والا دیکھائی نہیں دیتا جو بیان تم کہ کو سنا تے ہو۔ ست گورو مہاراج
کا فرمانا کہ اسکے سننے والے ان آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتے مگر آنکھیں بند کر لو تو سننے والے
بھی دکھائی دیوین۔ یہ شکر والدین کا آنکھیں بند کرنا تینتیس کر دوڑ دیو تے اور نیز رحمہما بشن و
مہیش کو دیکھنا۔

ست گورو مہاراج کے والدین کو راجہ اندر کا اندر سن پر پہنچانا۔ اور بارہ برس تک ان لوگوں کا
اندر لوک میں رہنا۔ اور بعد بارہ برس کے ست گورو مہاراج کے والدین کا اندر لوک سے مرت کی
میں واپس آنا اور بیان اگر یہ کر شمعہ دیکھنا کہ ست گورو مہاراج انھیں اشلوگوں کا ارتھ یعنی مطلب
بیان کر رہے ہیں۔ یہ عجیب و غریب تماشہ دیکھ کر ست گورو مہاراج سے اُنکے والدین کا دریافت
کرنا کہ بارہ برس گزر گئے اور ابھی تک تم نے ان اشلوگوں کا مطلب ختم نہیں کیا۔ یہ شکر ست گورو
مہاراج کا جواب دینا کہ زنگار کی مایا کا انت نہیں ہو اگر آپ لوگ اُسکا نام بیبے اور سنتوں اور مہاتماؤ
ست سنگ کیجیے تو کچھ حال معلوم ہو۔

چار برس کی عمر میں ست گورو مہاراج کا ہم سن وہم عمر کے لوگوں کو بر محہ گیان کا آپدیش کرنا۔
کا تورام جی کا واسطے تعلیم کے ست گورو مہاراج کو گوبال نامی بندت کے پاس کہ جو چھوٹے چھوٹے

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۹- لغات ۲۱	۱- ۵	۱- کون کو پڑھاتے تھے اپنے ساتھ لیجانا اور ست گورو ہماراج کا گوال پنا سے بحث کرنا وایس آتا۔
۱۰- لغات ۲۲	۲- ۵	۲- کاورام جی کا لوگوں کے مشورے سے ست گورو ہماراج کو پنڈت برج ناتھ کو جو بہت ذی علم تھے انکے پاس لیجانا اور ست گورو ہماراج کا پنڈت جی موصوف سے بحث کرنا اور پینٹیش آچھ مطلب بیان کرنا اور برج ناتھ پنڈت کا معقول ہو کر ست گورو ہماراج کے قدموں پر گرنا۔
۱۱- لغات ۲۳	۳- ۵	۳- کاورام جی کا ست گورو ہماراج کو مولوی قطب الدین کے پاس واسطے تعلیم علم فارسی کے لیجانا ست گورو ہماراج کا مولوی مذکور کو بحث کر کے معقول کرنا اور حروف تہجی کو باطنی سمجھانا۔
۱۲- لغات ۲۴	۴- ۵	۴- کاورام جی کا ست گورو ہماراج کے جگیو پوت کا سامان کرنا اور پنڈت ہر دیال گل پرکھت کا دوا جگیو پوت کے آنا۔ ست گورو ہماراج کا فرمانا کہ ایسے جینیو کو جو محض ستوت کا ہی بیٹھنے سے فائدہ کیا اور اس بارہ میں بہت بحث کرنا اور پنڈت کو معقول کر کے پھر دوا دی مرا سم سے جینیو پہننا۔
۱۳- لغات ۲۵	۵- ۵	۵- کاورام جی کا ست گورو ہماراج کو گوئین چرنے بھیجنا اور جنگل میں ایک کاشتکار کے گھیت کا نفع ہو جانا اور بوقت تحقیقات اسے بولار قوم سلمان رئیس قبضہ ملوڈی کے اُن کھیتوں کا سرسبز و شاداب اور اسے بولار کا ست گورو ہماراج کا سچوہ دیکھ کر قدموں پر گرنا۔
۱۴- لغات ۲۶	۶- ۵	۶- ست گورو ہماراج کا ایک درخت کے نیچے آرام فرما دوا وجود پٹ جانے و جیہ کے درخت سائے کا مستقل رہنا اور اتفاق سے اسے بولار رئیس قبضہ ملوڈی کا آجانا اور ست گورو ہماراج کا سچوہ دیکھ کر قدموں پر گرنا۔
۱۵- لغات ۲۷	۷- ۵	۷- ست گورو ہماراج کا بوقت دوپہر ایک درخت کے نیچے آرام فرما دوا ست گورو ہماراج کے پر دھوپ کا آنا اور دھوپ کی حفاظت کے لیے سفید سانپ کا شگورو ہماراج کے چہرہ پر سایا دوا کا شکار کیلئے ہوئے آجانا اور سانپ کو شگورو ہماراج کے چہرے پر دیکھ کر حیرت کرنا اور اپنے ملازمین کو بھی ست گورو ہماراج کو جگانا اور ست گورو ہماراج کو جگاتے ہوئے پا کر پیغمبر نبی وادایا بلکہ خدا کہنا۔
۱۶- لغات ۲۸	۸- ۵	۸- ست گورو ہماراج کا کھیتی کرنا اور بوقت غنٹگی کے چڑیوں سے چرا دینا اور کاورام جی کا ناخوش اور ست گورو ہماراج کا گیان کی کھیتی کا اپدیش کرنا۔
۱۷- لغات ۲۹	۹- ۵	۹- کاورام جی کا ست گورو ہماراج سے بیویار کے لیے ہدایت کرنا اور ست گورو ہماراج کا گیان بیویار کی راہ بتانا من بعد کاورام جی کا گھوڑے کے بیویار کی ترغیب دینا جو اب اُنکے ست ہماراج کا گیان کے گھوڑے کی سوداگری کا اپدیش کرنا۔ بعد ازاں کاورام جی کا نوکری سکھا میں ہدایت کرنا اور ست گورو ہماراج کا پریشمر کی نوکری کی راہ بتانا۔

نمبر صفحہ	نمبر سائیکل	مضمون
۸۳ تا ۹۸	۱۸	جب ہماراج سری چند جی صاحب کی عمر تین برس کی ہوئی اور اُسی زمانہ میں ہماراج لکھمی چند جی صاحب کا وجود عل میں ہوا اسوقت ست گورو ہماراج نے بجائی بلسے سے کہا کہ اب ہم اس سنار کے جال کو چھوڑ گئے بعد اسکے اُس دیہی جی کے بھگت یعنی بھاکیرتھ کو اور نیز دیگر جو لوگ خدمتی پیچھا پنے پاس سے سبکو خست کر دیا اُسی دوران میں راوی کے کنارے پر کہ جہان ست گورو ہماراج واسطے اشنان کے جایا کرنے تھے ایک دن داؤن رکھ دی گئی کہ وہ درخت ہو گیا اور اُس مقام کو وہ لوگ سنت گھاٹ کہتے ہیں۔ ایک دن ست گورو ہماراج حسب معمول سواپہرات باقی رہے راوی ندی کو اشنان کرنے کے لیے تشریف لگے اور جوہن ٹوٹ لگا یا نہ نکار کے حضور میں جا پہنچے اور اس سنار سے غائب ہو گئے۔ بعد عرصہ کثیر کے ست گورو ہماراج کا بھراہی شہر کو دایس آیا اور ہر خاص و عام کو ست گورو ہماراج کے غائب ہو جانے کا حال سنایا۔ دو تھان لودی جنکے مودی خانہ کا کام ست گورو ہماراج کے تعلق تھا غوطہ خورون کو لیکر دریا پر گیا اور بہت کوشش کی جال ڈلوا یا غوطہ کھلوا یا لیکن کہیں پتہ نہ پایا سب لوگ ست گورو ہماراج کی بجائی کا غم کرنے لگے لیکن بی بی نانی جی صاحبہ سنکر مطلق ہر اسان نہ ہوئیں اور سب کو تسلی و دلاسا دینے لگیں۔ ست گورو ہماراج تیسرے دن اُسی دریا سے حسب معمول اپنے اشنان کیے براہد ہوئے چونکہ ست گورو ہماراج کا خدنگار سسی (نہال) اپنے وقت پر حسب عادت سہرہ ست گورو ہماراج کی پوشاک لیجا یا کرتا تھا اُس دن بھی حسب معمول لیجا چنانچہ ست گورو ہماراج جو وقت براہد ہوئے اور سسی نہال نے ست گورو ہماراج کے درشن کیے ست گورو ہماراج کے کپڑے دیے ہماراج نے پوشاک پہنی اور مودی خانہ کو تشریف لائے تو دیکھا کہ وکان میں قفل لگا ہوا آپ نے حکم دیا کہ قفل توڑ ڈالو اور اجازت دو کہ جبکا جی چاہے ٹوٹ لیجاوے۔ اسوقت ست گورو ہماراج کا کلام تھا کہ نہ کوئی ہندو ہی ہو نہ کوئی مسلمان یہ سنکر ایک قاضی نے آکر ست گورو ہماراج سے کہا کہ آپ یہ کیا کفر کہتے ہیں ہندو مسلمان کی تصریح آپ ہی فرمائیے۔ چنانچہ ست گورو ہماراج نے دونوں فرقہ کی اصلیت بیان کی کہ جسکو سنکر قاضی معقول ہو گیا اور خاموش ہو کر اپنے گھر کو چلا گیا۔ ست گورو ہماراج سے سسی جادو راسے دیوان نے حساب سمجھا کہ جو ست گورو ہماراج سے بخش رکھتا تھا باوجود اسکے بعد حساب و کتاب کے مبلغ سات سو ساٹھ روپیہ ست گورو ہماراج کے فاضل نکلے اُس وقت ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ یہ رقم ہماری فقیرون کو دیدیجاوے۔ ست گورو ہماراج کے خسر سسی (مولے چڑا) نے آکر دو تھان لودی سے درخواست کی کہ یہ روپیہ سری چند جی

نمبر صفحہ	نمبر سالگی	مضمون
۹۸ غایت	۱۸	مرمت ہونا چاہیے۔ اس وقت ست گوردھاراج سے اجازت لیکر نصف رقم سرخی چند کو دلوادی اور نصف فقیر دن کو تقسیم کر دی۔ ست گوردھاراج کے خسر سسئی (مولی چوڑا) خیال اسکے کہ ست گوردھاراج ہر کوئی آسیب وغیرہ پر سسئی سیما پندت کو اپنے ساتھ لایا کہ جس نے ست گوردھاراج پر کچھ منتر وغیرہ پڑھے تاکہ صحت ہو۔ یہ کیفیت دیکھ کر ست گوردھاراج نے پندت مذکور کو ایسا سمجھایا کہ اُسکو جو ایسا آیا اور خاموش ہو کر بیٹھ رہا۔
۹۸ غایت	۱۹	ست گوردھاراج کے خسر سسئی (مولا چوڑا) نے خود آکر ست گوردھاراج سے دنیا کے بہتے نشیب و فراز سمجھایا کہ جب کو شکر ست گوردھاراج نے ہر بات کا بواب با صواب اُنکو سنایا کہ وہ خاموش ہو کر وہیں گئے دو تھان لودی نے ست گوردھاراج سے کہا کہ اسے ناناک جی اگر تم توحہ ہو تو آج جمعہ کا دن، دھرم سے ساتھ چکر مسجدین (نماز) پڑھو۔ یہ سن کر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ بہتر خانصاحب چلے یہ سننے ہی لودی مذکور مع ایک کثیر جماعت مسلمانان کے مسجد کو گیا۔ یہ خبر سن کر ہر ہندو کو رنج عنا اور ہر مسلمان خوش ست گوردھاراج جو وقت مسجد میں پہنچے تو دو تھان لودی پیش امام تھا کہ جمیع مسلمانان نے پیش امام کے پیچھے نماز پڑھی لیکن ست گوردھاراج بوقت جھکنے کے کھڑے رہے یہ کیفیت دیکھ کر دو تھان کو بہت ملال ہوا اور کہا کہ کیا وجہ ہو کہ باوجود اُن نے مسجد کے پیش امام کے پیچھے کھنے نماز نہ پڑھی۔ سن کر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ تمہیں تو پیش امام تھے لیکن تمہارا دل نماز میں نہ تھا بلکہ تمہارا خیال ملک قندھار کی طرف گھوڑا خریدنے گیا تھا نماز میں موجود ہی نہ تھا۔
		یہ سن کر قاضی جو اُس جماعت میں موجود تھا پیش میں آکر بولا کہ اچھا میں نماز پڑھاؤں گا اور آج ہی پیش امام بنے گا یہ کہہ کر میر پر پیش امام بن کر کھڑا ہوا چنانچہ جماعت بھرنے اُسکے پیچھے نماز پڑھی لیکن سنگور دھاراج جھکے بھی نہیں کھڑے ہی رہے۔ آپکو کھڑے ہوئے دیکھ کر قاضی مذکور بہت ناخوش ہوا اور بولا کہ اے ناناک جی اس مرتبہ تم نے کیوں سجدہ نہ کیا اُس دفعہ تو تم نے وہ بہانہ لیا اور اب کیا کہتے ہو اور کونسا حیلہ پیش کر گئے یہ سن کر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ تمہارا دل اُس گھوڑی میں لگا ہوا تھا کہ جبکہ پھر پیدا ہونے والا تھا۔ اور تمہارے گھر میں جو گڈھا ہی تھو یہ خیال تھا کہ شاید ایسا نہو کہ بچ پیدا ہو گیا اور اُس گڈھے میں گر گیا ہو۔ چنانچہ اُس گھوڑی کے بچ پیدا ہو گیا ہو اور گڈھے میں نہیں گر آتم اطمینان رکھو جبکہ دل نماز میں نہ تھا تو میں کسے ساتھ نماز پڑھتا یہ سن کر قاضی بھی خاموش ہو گیا اور ست گوردھاراج مسلمانان کے قافلہ سے ہندو ہی چلے آئے۔
		بعد اسی مسجد کے ست گوردھاراج بی بی نانکی جی صاحبہ کے مکان پر تشریف لائے اور تمام مسجد کا قصبہ حیرانم اپنے ہنوتی کہ جبکہ بہت تشویش و فکر تھی سنایا۔

نمبر صفحہ	نمبر ساقی	مضمون
۵۴ لغایت ۵۷	۹ لغایت ۱۰	ست گورو مہاراج کا سکوت اختیار کرنا اور کاتورام جی کا ست گورو مہاراج کا سکوت دیکھ کر ہراس نامی بید کو بلوانا۔ بید مذکور کا ست گورو مہاراج کی بغض دیکھنا اسوقت ست گورو مہاراج کا بید مذکور کو گیان کے شبہ سمنا اور شبہ سنگر بید مذکور کا کاتورام جی سے کہنا کہ انکو کوئی بیماری نہیں ہو بلکہ یہ پریشہ کے پورے بھگت ہیں اور اسی کے عشق کے نشہ میں سرشار و عاشق زار ہیں۔
۵۸ لغایت ۶۰	۱۱	کاتورام جی کا ست گورو مہاراج کو مبلغ میں روپیہ واسطے تجارت کے دینا اور بھائی بالے سندھ کو ست گورو مہاراج کے ہمراہ بھیجا اور ہدایت کرنا کہ گھرا سودا کرنا چاہیے۔
۶۱ لغایت ۶۳	۱۲	ست گورو مہاراج کا ایک مقام پر پہونچ کر سادھون کی رنگت (دیکھ کر) اس کے پاس جانا اور سادھون کو کل روپیوں کی جنس خرید کر کے لا دینا اور مع بھائی بالے کے واپس (تلونڈی) آنا۔
۶۴ لغایت ۶۶	۱۳	یہ خبر سن کر کاتورام جی کا ناخوش ہونا اور ست گورو مہاراج کے عرض میں اسے بولتا رہیں فقیر تلونڈی کا کاتورام جی پر خفا ہونا اور مبلغ میں روپیہ اپنے خزانہ سے کاتورام جی کو واپس کر دینا اور یہ کہنا کہ کل دنیا میں جقدر دولت ہو وہ انھیں کے قدموں کی بدولت ہو اور یہ خالق وین انھیں کی سب خلقت ہو۔
۶۷ لغایت ۶۹	۱۴	بی بی نانکی جی صاحبہ ہمیشہ کلان ست گورو مہاراج کی شادی ساتھ جیرام پٹھی کے کہ جو رہنے والا سلطان پور کے تھے ہونا۔ کہ جہاں پر ست گورو مہاراج بعدہ مودی خانہ کے ملازمت اختیار کر چکے۔
۷۰ لغایت ۷۲	۱۵	ست گورو مہاراج کا ایک فقیر سے ملنا اور اسکا کہنا کہ تم بھی زنگاری ہو اور ہم بھی زنگاری ہیں یہ سن کر سنگور مہاراج کا انگشتری طلائی اور ایک لوٹہ کا دینا۔
۷۳ لغایت ۷۵	۱۶	ست گورو مہاراج کا سلطان پور بغرض رخصت کرانے بی بی نانکی جی صاحبہ کے تشریف لیجانا اور انکو رخصت کر کے واپس تلونڈی تشریف لانا۔
۷۶ لغایت ۷۸	۱۷	ست گورو مہاراج بمقام سلطان پور بعدہ نگرانی مودی خانہ بذریعہ اپنے بھنوی سسی جیرام جی کے ملازم ہوئے اور جب انکا حساب ہوتا تھا آپ ہی کا رقم زیادہ سرکار میں فاصل نکلتی تھی باوجودیکہ ست گورو مہاراج فقروں کو لنگڑاٹے تھے بلکہ اسی وجہ سے آپ کے بارہ میں صد ہا شکایتیں ہوئیں کہ نانک مودی خانہ کو لٹے دیتے ہیں۔
۷۹ لغایت ۸۱	۱۸	ست گورو مہاراج کی شادی سن ۱۵۲۴ بکرما جیتی میں بمقام موضع (پکھو کارندھاوا) بھناہ ہو لا چورا ہوئی اور مہاراج کی استری کا نام (سبھو لکھنی تھا)
۸۲ لغایت ۸۴	۱۹	بعد شادی کے ست گورو مہاراج چند دن (تلونڈی) میں رہ کر بمقام سلطان پور تشریف لائے اور اسی مودی خانہ کے کام میں مصروف ہوئے۔

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۸۳ لغایت ۹۰	۱۸	اب ست گورو مہاراج کی عمر تیس برس کی ہوئی اور سلطان پور کے جوار میں آپ کے معجزات و کرشمات مشہور و معروف ہوئے بلکہ سلطان پور کے قریب میں ایک موضع (بلسمیا) تھا اُس موضع میں ایک شخص سہمی بھاگیرتھ نامی رہتا تھا اور وہ ایک دیہی کی بہت پرستش کرتا تھا ایک دن اُس کو دیہی جی نے دشمن دیا اور کہا کہ مانگ جو کچھ مانگنا ہو۔ یہ سنکر بھاگیرتھ نے عرض کیا کہ دنیاوی دولت تو میرے پاس سب کچھ موجود ہے اب (مکت پدارتھ) کی درخواست ہے۔ یہ سنکر دیہی جی نے کہا کہ ہم تو سناری ہی دولت دیکھتے ہیں (مکت پدارتھ) اور (گیان) سنتوں ہی کے ست سنگ سے پر اپت ہو سکتا ہے چنانچہ ایک سنت میں تھکوتا بتائی ہوں یعنی مقام سلطان پور (نانک) نامی ایک سنت رہتے ہیں اور وہ نوادی خانہ کا کام کرتے ہیں۔ اسے بھاگیرتھ پر مشیرین اور ان سنت میں ذرا بھی فرق نہیں ہے اب تو جاؤ اُنھیں کی خدمت کرو وہ تھکوا گیان آپدیس کرینگے۔ چنانچہ بھاگیرتھ مذکور حسب الحکم دیہی جی کے سلطان پور بخدمت ست گورو مہاراج آیا اور اپنی سرگزشت بیان کر کے شگورو مہاراج کی خدمت میں مصروف ہوا۔
"	"	اسی دوران میں مردانہ ربانی تلونڈی سے مقام سلطان پور بخدمت ست گورو مہاراج آیا اور اپنے اپنی دختر کی شادی کے بارہ میں ست گورو مہاراج سے درخواست کی۔ اُسکی درخواست پر شگورو مہاراج نے (بھاگیرتھ) مذکورہ بالا سے ارشاد فرمایا اور مبلغ ماحہ روپیہ مرحمت فرمائے کہ مقام لاہور سے مردانہ کی دختر کی شادی کے لیے سامان خرید کر دیوے لیکن (بھاگیرتھ) مذکور کو حکم دیا کہ لاہور میں ایک شب سے زیادہ قیام نہ کرے۔
"	"	حسب الحکم ست گورو مہاراج کے بھاگیرتھ مذکور مردانہ کے ساتھ لاہور گیا اور کل سامان اُسکی دختر کی شادی کے واسطے خرید کر دیا۔
"	"	اور پھر بھاگیرتھ مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت میں مصروف ہوا۔
"	"	بوقت جانے لاہور بھاگیرتھ مذکور نے ایک شخص سہمی (من گھ) قوم بقال وہین کے باشندہ کو ست گورو مہاراج کے معجزات و کرشمات سنائے کہ جس سے وہ خود حاضر ہوا اور باوجودیکہ بیشتر اُسکے دل میں بہت کچھ ارمان تھا لیکن ست گورو مہاراج کے جزلوں میں پہنچتے ہی وہ دل کی باتیں دل ہی میں رہیں اور ست گورو مہاراج کا فوراً ہی سیکھ ہو گیا اور واہ گورو واہ گورو کرنے لگا۔
"	"	اسی زمانہ میں ست گورو مہاراج کے پہلے صاحبزادہ (ہماراج سری راجنجد جی صاحب) رونق بخش دنیا ہوئے کہ جنکے واسطے ست گورو مہاراج نے پیشین گوئی فرمائی کہ انکا پنتھ علیحدہ چلیگا اور انکے پنتھ پہلے بہت ہونگے اور انکے پنتھ کے لوگ گیانی اور گنہیر دان اور دھرج مان اور مایا دھاری اور کلا دان ہونگے۔

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱۰۸	۱۹	دو تھان لودی نے ست گورو ہماراج سے عرض کیا کہ مبلغ لمانٹھ روپیہ جو آپ کے بابت رقم فاضل کے ہمارے خزانہ میں جمع ہیں آپ کا حکم ہو کہ کل فقیروں کو دیدیا جاوے اگر آپ کی مرضی ہو تو نصف سرتی چند جی کو کہ انکا حق بھی دیدیا جاوے اور نصف فقیروں کو دیدیا جاوے۔ شگورو ہماراج نے فرمایا کہ جیسی تمہاری مرضی ہو۔
۱۰۹	۲۰	ست گورو ہماراج کے خسر مسہی (مولو چوڑا) و نیز خوشدامن صاحبہ مسماۃ چند رانی ست گورو ہماراج کا انقیرانہ لباس دیکھ کر بہت لعن و طعن کے ساتھ ست گورو ہماراج کے سامنے آئین ست گورو ہماراج کی باتوں کا جواب شہیدوں میں دیتے رہے۔
		ست گورو ہماراج ایک مقام پر آ بیٹھے وہاں پر ایک شخص ایک راس گاے لایا اور اس گھاٹ کا محمول گیرندہ محمول گو کہ قوم کا برہمن تھا محمول لینے میں کچھ رعایت نہ کرتا تھا یہ کیفیت دیکھ کر ست گورو ہماراج نے اسکو بہت کچھ فحاشی کی اور کہا کہ تم لوگ ہیکھوں کی غذا بھڑا دیکرا کھاتے ہو اور اسکے لیے جو کچھ بھی لگاتے ہو پس تم لوگ ظاہری باتیں بناتے ہو اور اندر صاف وسیع نہیں رکھتے ہو۔
		ست گورو ہماراج کے خسر (لالہ مولی چوڑا) و خوشدامن صاحبہ مسماۃ چند رانی (اپنی بیٹی مسماۃ سیمپتی) کو جس لکھی چند ہماراج کو آخر کار اپنے گھر لگیں اور برٹے صاحبہ ۱۰ سرتی چند کو بی بی نانکی جی جی کے پاس چھوڑ گئیں۔
		اب ست گورو ہماراج سلطانی پور سے علیحدہ جا رہے
۱۱۳	۲۱ و ۲۲	اب ست گورو ہماراج سلطانی پور سے علیحدہ ہو گئے یہ خبر جب مقام تاونڈی میں پہنچے تو شگورو ہماراج کے والدین نے مردانہ کو واسطے دریافت خبر و مافیت کے بھیجا جب مردانہ ست گورو ہماراج کے پاس پہنچا تو اسکو بھی آپ نے اپنے ہمراہ لے لیا۔
		ایک دن ست گورو ہماراج نے مردانہ کو رباب لینے کے واسطے بھیجا باوجود اسکے کہ مردانہ سے کوئی شخص واقف نہ تھا اتفاق سے ایک مریاٹی ایک بیٹھان کے آگے رباب بجا رہا تھا مردانہ کو دیکھ کر فوراً اٹھ کھڑا ہو گیا۔ مردانہ کی زبانی سنکر اپنے مریاٹی کو مع رباب کے مردانہ کے ساتھ کر دیا۔ جو وقت ست گورو ہماراج کے پاس مریاٹی نہ کہ مردانہ کے ساتھ پہنچا ست گورو ہماراج نے مردانہ کو رباب بجانے کا حکم دیا باوجود اسکے کہ مردانہ نے کبھی رباب بجا یا نہ تھا ارشاد کے ساتھ ہی نہایت عمدہ رباب بجائے کہ جنگل کے جانور بھی سنکر بیہوش ہو گئے اور وہ مریاٹی بھی باوجود اسکے کہ وہ خود بھی ذی ہنر تھی تھا مردانہ کا رباب سنکر بیہوش ہو گیا۔
		ست گورو ہماراج نے مردانہ کو بی بی نانکی جی صاحبہ کے پاس واسطے خرید کر دینے ایک عدد رباب کے

نمبر صفحہ	نمبر نامی	مضمون
۱۲۱ تا ۱۲۲	۲۱ و ۲۲	بھینجا چنانچہ بی بی جی صاحبہ نے مبلغ معہم واسطے خرید کرنے رباب کے مردانہ مذکور کو دیے مردانہ روپیہ لیکر بہت کچھ رباب کی تلاش کی لیکن کمین نہ پایا اور واپس آیا اسوقت ست گورو ہماراج نے مردانہ کو ارشاد فرمایا کہ ایک شخص (مسمیٰ پیر بندہ) نامی رہتا ہے تو اُسکے پاس جا چنانچہ خود اگر پھر بندہ کو سنے مردانہ کو رباب دیا اور ہمراہ مردانہ کے آکر ست گورو ہماراج کے قدموں پر ہوا اور بعد رخصت کے خوری دور جا کر غائب ہو گیا۔
۱۲۲ تا ۱۲۸	۲۳	جسوقت پیر بندہ کا رباب مردانہ نے ست گورو ہماراج کے سامنے بجا یا تو سمین سے یہ آواز آئی تھی۔ (تو ہی زنگار تو ہی زنگار نانک بندہ تیسرا) یہ آواز سنکر ست گورو ہماراج کی سادھی لگ گئی اور تین دن تک سادھی لگی رہی۔ اس عرصہ میں مردانہ بھوکھ کے مارے بیتاب تھا جب ست گورو ہماراج کی سادھی کھولی تو مردانہ نے اپنی بھوکھ کی بیتابی ست گورو ہماراج سے عرض کی اسوقت ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اگر تو بھوکھ کی برداشت نہیں کر سکتا تو تلونڈی ہی جلا جا۔ یہ سنکر مردانہ تلونڈی جانے کو ست گورو ہماراج سے رخصت ہوا اسوقت ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ یہ رباب بی بی نانکی جی صاحبہ کے پردہ کر دینا جبکہ مردانہ رباب لیکر بی بی نانکی جی صاحبہ کے پاس گیا تو بی بی نانکی جی صاحبہ نے اُس سے دریافت کیا کہ تو تلونڈی کیلئے جاتا ہے تو مردانہ نے کہا کہ بھوکھ کے مارے بیتاب ہوں اور ست گورو ہماراج کے پاس کھانے کا ٹھکانا نہیں ہے تو بی بی نانکی جی صاحبہ نے مردانہ کو بہت کچھ سمجھایا کہ اب ست گورو ہماراج اکیلے مین بھائی باے جاکے مین اور تو بھی جاتا ہے اگر تجھکو کھانے ہی کی شکایت ہے تو مجھے مبلغ ۵۰ روپیہ اور ست گورو ہماراج کے پاس واپس جا۔ یہ سنکر اور روپیہ لیکر مردانہ مذکور ست گورو ہماراج کے پاس گیا اور وہ رباب بھی لیکر اور ست گورو ہماراج کی خدمت میں مردانہ نے پہونچکر عرض کیا کہ بی بی نانکی جی صاحبہ نے مبلغ ۵۰ روپیہ میرے خرچ کے لیے دیے مین یہ سنکر ست گورو ہماراج بی بی نانکی جی صاحبہ کے مکان پر تشریف لگے اور مردانہ سے روپیہ مذکور واپس کرایا اور آپ رخصت ہو کر واپس آئے۔ ست گورو ہماراج بمقام (امین آباد) بھائی لالو بڑھئی کے مکان پر تشریف لگے اور تین دن اُنکے مکان پر رہ کر ست گورو ہماراج چلنے لگے اسوقت بھائی لالو نے عرض کیا کہ اگر حضور زیادہ نہیں تو ایک مہینہ ہی قیام فرما دیں چنانچہ بھائی لالو بڑھئی کی عرضداشت ست گورو ہماراج نے منظور نہ فرمائی اور اسی عرصہ میں مردانہ بھی رخصت ہو کر تلونڈی کو گیا۔
۱۲۸ تا ۱۲۹	۲۴	اسی زمانہ میں ایک شخص اسمی (ملک بھاگو) کھتری کہ جو بمقام امین آباد بہت بڑا آدمی تھا اُس نے ایک برم بھونج کیا اور اُس میں سب کو نوید دیا چنانچہ ست گورو ہماراج کو بھی نوید دیا لیکن ست گورو ہماراج اُسکے یہاں

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱۲۸ نفاث ۱۲۸	۲۳	تشریف نہیں لیکن انکے نہ جانے پر ملک بھاگو مذکورست گورو مہاراج سے بہت ناخوش ہوا اور مکر آدھی بھیجا کہ گورو کو بلایا اور جب سامنا ہوا تو ملک بھاگو مذکورست گورو مہاراج سے براہ طنز کہا کہ اے بتاجی اپنا نام بتا کہہ دیتے ہو اور شوڈر کے گھر کی روٹی کھاتے ہو یہ کونسی عقل ہے اس امر کو بجز نام ہندی کے اور کیا کہنا چاہیے یہ سنکرست گورو مہاراج نے ملک بھاگو کی چٹکی سے آل پوا بیکر ایک ہاتھ میں اور دوسرے ہاتھ میں بھائی لاآ کو بڑھئی کے گھر کی باجر سے کی روٹی لیکر دیا تو ملک بھاگو کے کھانہ سے خون اور بھائی لاآ کو بڑھئی کی روٹی سے دودھ نکلا اسوقت ملک بھاگو نہایت خرمندہ ہو گیا اور دل میں اپنے بہت ہی رنجیدہ ہوا۔
۱۲۸ نفاث ۱۳۳	۲۴	ست گورو مہاراج سے ملک بھاگو مذکور اپنے دامین بہت کینہ رکھتا تھا اسلئے اپنے ملک کے ذریعہ سے بہت فقیروں کو گرفتار کرایا جبکہ انکے ست گورو مہاراج کو بھی گرفتار کرایا اسوقت بھائی لاآ بڑھئی سے مخاطب ہو کرست گورو مہاراج نے نسبت آنے مغلوں کے چیشیں گوئی کی اور اپنے دستوں اتار دھارن کرنے اور خالصہ پیٹھ چلانے کی بابت بھی ذکر فرمایا۔ اور ملک بھاگو کے ملک کو مست گورو مہاراج کی خدمت میں آنا اورست گورو مہاراج کا اس سے فرما کہ اپنے رطکے کی خبر سنگا دوست گورو مہاراج سے سنکر اسکا بھر سنگا اسوقت معلوم ہوا کہ لڑکا مر گیا چنانچہ موافق ہدایت ست گورو مہاراج کے اسکا فقیروں کو چھڑا دینا۔ بھائی بائے اور بھائی کمر دانہ کا ست گورو مہاراج کی خدمت میں تلونڈی سے آنا اور اسے بولار کا پیغام ست گورو مہاراج کی خدمت میں عرض کرنا کہ ایک دفعہ ست گورو مہاراج اپنے درشن مجھ کو کرا جاویں۔
۱۳۲ نفاث ۱۴۲	۲۵	ست گورو مہاراج کا بموجب پیغام اسے بولار کے تلونڈی تشریف لیجانا اور اسے بولار ہی کے مکان پر قیام فرمانا اورست گورو مہاراج کے والدین کا آنا اور سبھوں کا ست گورو مہاراج سے مکان میں رہنے کا اصرار کرنا لیکن ست گورو مہاراج کا وہاں تشریف لیجانے سے انکار کرنا۔
۱۴۴ نفاث ۱۴۹	۲۶	سم ۵۵۳ بکر باجیتی کو کہ دن جمعرات ماہ بوس بدی زومی تھی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہاں برہنہ کے واسطے کوئی ٹوہ لیئے تالاب نہیں ہو چنانچہ اسی وقت اسے بولار نے تالاب بنوانے کی اجازت دیکر فرمایا کہ بعد اسکے ست گورو مہاراج پھر آئین آباد میں تشریف لائے اور بھائی لاآ کے مکان پر پنج یوم قیام فرمایا۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج راوی ندی کے کنارے ایک مقام پر قیام فرمایا اور تب کہنا شروع کیا اس مقام ایک شخص دودی نامی زمیندار جو رہتا تھا ست گورو مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوا اسوقت سنگو روہیج نے اس دودی زمیندار کو دودھ و پوت کا بردان دیا ایک سرکاری ملازم لقب کر دی اسی مقام پر رہتا تھا ایک دن اس ارادہ سے چلا کہ ہم بتاجی کو مٹا دینگے یہ کہتا ہی تھا کہ گھوڑے پر سے گر کر پر ٹوٹ گیا بعد اسکے وہی کر دی مذکور دوبارہ پھر اسی نیت سے ست گورو مہاراج کی خدمت میں آیا لیکن اندھا ہو گیا

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱۳۹ لغات ۱۵۹	۲۶	<p>اسوقت کروری مذکور نے اپنی بد خیالی کا خیال کیا اور اس کے ہمراہیوں نے بھی سمجھا یا کہ جنکے سمجھانے سے کروری مذکور کی عقل درست ہو گئی اور اس نے ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر معافی مانگی اور اس نے سنگور مہاراج سے درخواست کی کہ اب آپ بہن قیام فرماوین کہ جسین مسید اچھا ہو۔ ست گورو مہاراج نے اسکا درخواست منظور فرمائی اور دین قیام فرمایا۔ اور تلونڈی سے اپنے والدین کو مع مہاراج سری چند جی مسکا کے بلوایا چنانچہ وہ لوگ آئے اور ست گورو مہاراج کے پاس رہنے لگے۔</p> <p>ست گورو مہاراج نے اپنے والد کا لورام جی کو ایک دن گبان کا ایدیس فرمایا اور اس کروری نے بھی اسی سنا کہ جسکو سنگورہ خدیوہ میں آگیا اور سنگورہ مہاراج سے عرض کیا کہ میرا ارادہ ہے کہ اسجگہ پر ایک قلعہ بنواؤن پس جسکے نام سے آپ اجازت دیوین اسکے نام سے بنوایا جاوے۔ یہ سکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کرنا کے نام سے (کرنا پور) آباد کر دو۔</p> <p>اسی کروری مذکور نے ست گورو مہاراج کے لیے بھی مکان بختہ بنوایا۔ اور اس قلعہ کی بھی تعمیر کی سلور دودھی زیندار مذکور اپنے مویشیان گاؤں بھر کا دودھ ست گورو مہاراج کے لیے روزمرہ پہنچاتا تھا۔</p> <p>کا لورام جی کا ایام کنگاٹ میں اپنے والد کا سراوہ کرنا اور ست گورو مہاراج کا کچھ بائین کر کے اپنے والد کی کعبہ بند کرانا۔ آنکھیں بند کرنے کی حالت میں کا لورام جی کا اپنے بزرگوار دن کو دیکھنا کہ وہ سب کے سب (چتر بھج مورت سرپ کشن جی کے)</p> <p>پاس بیٹھے ہیں اور کا لورام جی کو دیکھ کر کہ اٹھے کہ دھن ہو تم کو جسکے گھر میں گورو نانک جی نے اوتار لیا ہے کہ جسکی وجہ سے ہم سب لوگ اودھار ہو گئے ہیں۔</p> <p>بعد اسکے کا لورام جی نے آنکھیں کھولیں اور نسبت سراوہ کے ست گورو مہاراج سے ہنسٹار کیا اسوقت ست گورو مہاراج نے جواب دیا۔</p> <p>(کہ آپ سراوہ کیجیے کہ جسین تمام دنیا میں سکارداج اور یہ رسم چلی جاوے)</p> <p>ست گورو مہاراج کا رام تیر تھہر کہ جو امرت سر سے نزدیک ہو تشریف لیجانا اور ایک برہمن کا کہ جو سالک رام کی مورت لیے تھا اور دودھ اس تک بھی لگائے تھا۔ ست گورو مہاراج سے ملاقات کرنا چونکہ یہ سب تین برہمن مذکور کی ظاہری نہیں اسلئے ست گورو مہاراج نے برہمن سے دریافت فرمایا کہ جب مورت ہی تمہارے سامنے ہے تو آنکھیں بند کر کے دھیان کساکرتے ہو یہ سنکر اس برہمن نے ست گورو مہاراج کو سنساری آدمی سمجھ کر کہا کہ آنکھیں بند کرنے سے مجھکو تین ترلوک دکھائی دیتے ہیں یہ سنکر اور اسکی بات نہوجانکے ست گورو مہاراج نے اپنے گپت سکھ کے ذریعہ سے اسکے سالگرام کی مورت کو غائب کرادینا اور اس برہمن کی بیباکی اپنے سابعہ سے پشیمان ہونا اور ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر معذرت کرنا اور معافی مانگنا</p>
۱۴۹ لغات ۱۵۳	۲۷	

نمبر صفحہ	نمبر ساقی	مضمون
۱۵۳ تا ۱۵۴	۲۷	مانگناست گوردھاراج دیال رُوب تو تھے ہی معاف کرنا اور برہمن کو سالگرام کی مورت منگا دینا اور اس برہمن کو بغرض اسکے کہ آئندہ سے لوگوں سے جھوٹ بولکر مال حرام جمع کرے ایک خوار و ذلیل متا دینا اور برہمن مذکور کو دروغگوئی و سبالغہ دلازی سے باز آنے کی ہدایت فرمانا اور اسکو رام نام کا اُپدیس فرمانا۔ اُس برہمن نے ست گوردھاراج سے پھر عرض کیا کہ اے ست گوردھاراج میں جھوٹا تھا اسوجہ سے میری کوتاہی بھی جھوٹی تھی یہ سنکر ست گوردھاراج نے جواب دیا کہ اس کلنگ میں جہاں کسی کے پاس کچھ بھی دولت ہو گئی تو وہ لوگ پریشہ کو بھول جا دینگے۔ یہ سنکر برہمن مذکور ست گوردھاراج کا سیکھ ہوا چنانچہ ست گوردھاراج نے برہمن مذکور کو نام کا اُپدیس منہ مایا۔
۱۵۴ تا ۱۵۵	۲۸	ست گوردھاراج بھوجن کرنے کو اتفاق سے ایک دن تشریف لے جاتے تھے اور ایک برہمچاری نے آکر ست گوردھاراج کو آشر باد یا ست گوردھاراج نے اُس برہمچاری سے فرمایا کہ چلو بھوجن تیار ہو یہ سنکر برہمچاری مذکور نے انکار کیا کہ میں تو رسوئیں میں بھوجن نہیں کر سکتا ہوں مجھکو خشک جنس مرحمت فرمائی جاوے کیونکہ میرا ست برہمچر کا ہے۔ یہ سنکر ست گوردھاراج نے جنس دینے کا حکم دیا چنانچہ برہمچاری مذکور نے جنس بھنڈا رہ سے نیکر چوک کی تلاش شروع کی تو جہاں جو کہ تجویز کرتے تھے وہیں پر ہڈیاں نکلتی تھیں۔ غرض کہ تمام دن برہمچاری مذکور اُسی چوک کی تلاش میں سرگردان و پشیمان رہا لیکن کوئی ایسی جگہ نہ ملی کہ جہاں پر ہڈی ہو۔ جب بہت ہی حیران ہوا تب ست گوردھاراج کے قد مون پر آکر گرا اور اپنے تصور کی معافی مانگی اور ست گوردھاراج کے ہمار شاد کا پر شاد مانگا اسوقت ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اسکو دیوتا جی وہ تو گندز گیا خیر اب تم واہ گوردھاراج کہیں چوک لگاؤ اور رسوئی بناؤ چنانچہ برہمچاری مذکور نے شگور و ہاراج کی زبان فیض تر جہاں سے جوت یہ اسم غلم شاد واہ گوردھاراج ایک مقام پر چوک لگا یا اور رسوئی بنائی اور اچھی طرح سے بھوجن کیے بعد اسکے ست گوردھاراج کے قد مون پر گر کر سیکھ ہوا۔
۱۵۵ تا ۱۶۰	۲۹	ست گوردھاراج ایک گاؤں میں تشریف لیگے وہاں پر ایک شخص سسمی (دوئی چند نامی کھتری) بڑا مالدار آدمی رہتا تھا ایک دن اُسکے گھر میں بہت کچھ سامان کھانے کا تیار ہوا یہ کیفیت دیکھکر شگور و ہاراج نے اُس سے دریافت کیا کہ آج تمہارے یہاں کیا ہے۔ یہ سنکر اُس کھتری نے جواب دیا کہ آج میرے والد کا سرادھ ہو اسلئے میں نے ایک تلو برہمن کا بھوجن بنوایا ہوا اور اُنکو بھوجن کرانا یہ سنکر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے دوئی چند جی تمہارا باپ آج تین دن کا بھوکا ہے یہ سنکر دوئی چند مذکور نہایت حیرت میں ہو گیا اور عرض کیا کہ اے ست گوردھاراج وہ کمان میں اسوقت ست گوردھاراج نے دوئی چند مذکور کو اسکے باپ کا پتہ بتایا کہ فلاں مقام پر شیر کے سروپ میں ہے لیکن اگر تم اُسکے لئے بھوجن بیکر جاؤ گے تو وہ تم سے گھٹکا انسانی کرینگے۔ یہ سنکر دوئی چند مذکور عمدہ عمدہ بھوجن لیکر فوراً اُس پتہ پر کہ جو ست گوردھاراج نے

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱۵۵ نہایت ۱۶۰	۲۹	فرمایا تھا جاہو بنادیکھا کہ ایک جھاڑی میں ایک شیر بیٹھا ہوا تھا گورو مہاراج کے بردار سے اسکی زبان مثل انسان کے ہو گئی اور جو کچھ جوجن دونی چند مذکور لیکیا تھا وہ اسکے باپ نے کھایا۔ دہلی چند نے اپنے باپ سے شیر کے سر و پ ہونے کی کیفیت دریافت کی اسوقت اسکے باپ نے جواب دیا کہ جسوقت میری (روح) اس جسم سے نکلی ہو تو ہمسایہ کے گھر میں گوشت پکا رہے تھے اتفاق سے میرے دل کو گوشت کی رغبت ہوئی ایلے میں نے یہ جسم پایا بہتر ہو کہ اب تم تو اپنا جہنم درست کرو۔ یہ سنکر دہلی چند مذکور اپنے گھر آیا اور اسکے پاس سات لاکھ کی دولت تھی وہ سب ست گورو مہاراج کی ہدایت کے موافق فقیروں کو کھلا دی اور اپنی عورت کے ساتھ ست گورو مہاراج کا سیکھ ہو کر واہ گورو لگیا چنے۔
۱۶۰ نہایت ۱۶۱	۳۰	ایک دن ست گورو مہاراج کو بی بی نانکی جی صاحبہ نے یاد فرمایا چنانچہ ست گورو مہاراج نے دہین مردان سے فرمایا کہ بی بی نانکی جی صاحبہ نے یاد کیا ہو چلنا چاہیے۔ یہ کہہ کر ست گورو مہاراج اٹھے اور فوراً ہی سلطان پور میں پہنچ گئے اور ایک شب رہ کر پھر کتا ر بور میں مع سری چند و بی بی نانکی جی صاحبہ کے تشریف لائے اسی عرصہ میں مردانہ رخصت یکتہ تلونڈی گیا بوقت رخصت مردانہ نے خج کی درخواست کی تو ست گورو مہاراج نے بورڈ سے وکٹرو وغیرہ پڑے تھے مردانہ کو اجازت فرمائی کہ انکو لے لے اور اپنے گھر میں کھولنا جب مردانہ مذکور حسب ہدایت حضور نانک نور آن روڑوں کو لیکر اپنے مکان گیا اور وہاں جا کر کھولا تو وہ سب ڈھیلے سونے کے تھے۔ بعد تھوڑے عرصہ کے مردانہ تلونڈی سے پھر ست گورو مہاراج کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔
۱۶۱ نہایت ۱۶۲	۳۱	ایک دن ایک خدمتگاری سنگورو مہاراج کو واسطے رسوئین کھانے کے بوقت آرام جگانے لگی اسوقت ست گورو مہاراج کے قدم چھوئے کہ جسکی برکت سے اسکو یہ حاصل ہوا کہ ست گورو مہاراج کو جسمانی آرام میں تھے لیکن روحانی خاصیت سے اپنے سکھوں کو سمندر کے پار آتا رہے تھے اس خدمتگاری کو روہنغیری حاصل ہو گئی اور ست گورو مہاراج کی والدہ سے آکر کہا کہ اسوقت ست گورو مہاراج موجود نہیں ہیں بلکہ اپنے سکھوں کو سمندر کے پار آتا رہے ہیں یہ سنکر ست گورو مہاراج کی والدہ خاموش ہو گئیں جب سنگورو مہاراج بیدار ہوئے تو ست گورو مہاراج کی والدہ نے شکایت کی کہ یہ خدمتگاری اسطرح پر کہہ رہی تھی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے اپنی والدہ سے فرمایا کہ اسے مانا جسکی اندرونی آنکھیں کھل جاتی ہیں اسکی آنکھ نہیں لگتی ہو۔ یہ ست گورو مہاراج کی زبان سے نکلا ہی تھا کہ اسکی اندرونی آنکھیں بھی کھل گئیں ایک شخص بمقام شہرہ پور رہا کرتا تھا کہ جسکے دل میں معجزہ دیکھنے کی خواہش تھی اور وہ ہمیشہ فقیروں کی خدمت کیا کرتا تھا اور معجزہ دیکھنے کی آرزو رکھتا تھا چنانچہ ست گورو مہاراج انترجائی تو تھے ہی اسکے مکان پر تشریف لگے اور اسکو بردیا کہ تیری خواہش پوری ہوگی۔ ست گورو مہاراج اسکو بزدل کر اور جگہ تشریف

گورو مہاراج کی خدمت میں

مضمون

نمبر سادگی

نمبر صفحہ

لیکے چونکہ وہ ہمیشہ دریا نہانے جایا کرتا تھا ایک دن اُس سجزہ دیکھنے والے کو ایک بھیلی بمقام لاہور لگ گئی اور وہ بھیلی بعد چند روز کے ملتان جا پہونچی غرضکہ اُس بھیلی کو بھیلی بکڑنے والا یکڑ بیگیا اور ایک ساہوکار کے گھر فروخت کیا کہ جسکو اُسکی عورت نے کھایا اور وہ حاملہ ہوئی اور اُسکے شکم سے یہی سجزہ دیکھنے والا نکلا پیدا ہوا اور جب سن تیز کو پہونچا تو اسکی شادی ہوئی جسطرح شہر لاہور میں اسکے اولاد بھی اُسی طرح شہر ملتان میں ہوئی۔ بعد چند روز کے شہر ملتان میں بھی ایک دن ایک بھیلی اس شخص کو نکل گئی اور وہ بھیلی پھر شہر لاہور میں آ پہونچی اور یہاں آکر اپنے منہ سے اُسکو اُوگل دیا اور یہ شخص دریا کے کنارے سے اپنے مکان آ پہونچا تو دیکھا اُسکی بی بی حسب معمول کھانا پکا رہی ہو اسکو دیکھکر اسکی بی بی بول اُٹھی کہ آج تم بہت آگے ہو یہ سنکر یہ شخص قہج میں ہو گیا کہ باوجود اسکے کہ من اتنی مدت تک ملتان میں رہ آیا اور یہاں یہ حسب معمول کھانا پکا رہی ہو اور کہتی ہو کہ آج تم جلد آگے۔ وہ شخص اپنے دل میں حیرت زدہ رہا لیکن خاموش رہا کچھ نہ کہا۔

بعد چند روز کے دونوں جگہ یعنی شہر لاہور اور شہر ملتان کے خاندان والے یکجا ہوئے اور آپس میں یکے بار دیگر کہنے لگے کہ یہ شخص میرا سوتلی کہ ذہن عدالت پہونچی اسکی تحقیقات بذریعہ عدالت ہوئی۔ دونوں جگہ کی شہادت و ثبوت بختہ گذر عدالت کو بھی حیرت ہوئی فیصلہ نہ کر سکی۔ تب ہدایت کی کہ تم اپنے مرشد کے پاس جاؤ اور یہ جگہ انھیں کو سنناؤ۔ غرضکہ دونوں فریق مع شخص تنازعہ کے ست گورو ہماراج کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا اپنا دعوے کہ سنایا۔ ست گورو ہماراج نے ایک ایک ہاتھ دونوں مندریق کو کھاکہ اپنی طرف کھینچو بوقت کھینچنے شخص تنازعہ غائب ہو گیا۔ غرضکہ دونوں خاندان واسے ست گورو ہماراج کے سکھ ہوئے اور ست گورو ہماراج نے گیان کا آپدیش کیا کہ جس سے اُنکو تسلی ہو گئی۔

ست گورو ہماراج ایک مقام پر تشریف لیکے وہاں پر ایک بنجارہ اپنی قوم کا سردار تھا کہ جسکے یہاں بڑ بزرگ پیدا ہوا تھا اور وہ بہت خوشی میں تھا اسی خوشی کی وجہ سے بنجارہ مذکور ست گورو ہماراج کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مردانہ نے ست گورو ہماراج سے اُسکی بے پروائی کی اطلاع کی۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ یہ لڑکا مرنے والا ہے۔

مر جاو گیا اسلئے کچھ آئیر باد ہماری طرف سے اسکو نہ ہونا چاہیے چنانچہ جمع ہوتے ہی وہ لڑکا مر گیا۔ ست گورو ہماراج نے لڑکے کے دربار میں (آرتی سوہیلا) سنایا کہ جسکو سنکر لڑکے نے فرمایا کہ جو شخص آرتی سوہیلا روزانہ پڑھیں گا اُسکی میں تمام زندگی کے قصور معاف کر کے بخش لوں گا۔

ست گورو ہماراج اور بھرتھری ناتھ کے ملاقات اور سوال و جواب دوبارہ (بھگتی) میں من زلی کسٹھ پور ست گورو ہماراج کا جواب سنکر بھرتھری جی کا دست بستر کھڑے ہو جانا اور ست گورو ہماراج کے آگے سنا لیا ایک مقام سے مردانہ کا بلا مرضی ست گورو ہماراج کے جدا ہو جانا اور رہستہ میں مردانہ کو (گنڈانامی) جسکا

۳۱

۱۶۱ الفایت ۱۶۷

۳۲

۱۶۷ الفایت ۱۷۰

۳۳

۱۷۰ الفایت ۱۷۷

۳۴

۱۷۷ الفایت ۱۸۴

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱۸۴	۳۴	<p>بکڑ بھانا اور کڑاہ میں تیل کھولتے ہوئے میں تلنے کے ارادہ سے ڈال دینا اور ست گورو ہماراج کا فراموش بھائی ہے کے پہونچکر مردانہ کو کھولتے تیل سے بھانا گرم تیل کا شکر و ہماراج کے قدون کی برکت سے ٹھنڈا ہوا جاتا ہے۔ کنڈانامی راچھس مذکورہ بالا کاست گورو ہماراج کا مہا پرشاد پاکر دیتا ہو جانا اور اپنی سرگشت سے ہماراج کو سنانا کہ میں جو رب جنم میں رہا تھا ایک دن گورو میرے گھر پر آئے اور میں نے اسکی تعلیم کی غور میں مین ڈوبا ہوا تھا ایسے میرے گورو نے مجھکو سراپ دیا کہ تو راچھس ہوگا اور جب نرا کار خود دوتا لیگا تب اس جسم سے نجات پاویگا اور اس اتار کی ایک شناخت میرے گورو نے مجھکو بتائی ہے اور اس شناخت کے لیے میرے گورو نے مجھکو ایک آئینہ دیا تھا اور فرمایا تھا کہ اس آئینہ میں ہر ایک کا منظر دیکھ لیا کرنا جس شخص نے کبھی مرث لوک کی سیر نہیں کی اسکا منظر اس آئینہ میں انسان کا ایسا نظر آویگا اور جس نے کبھی مرث لوک کی سیر کی ہوگی اسکا منظر کتا و بندر و گدھا وغیرہ وغیرہ ساد کھائی دیو لگا۔ جب یہ داستان وہ (کنڈانامی) راچھس سنا چکا ست گورو ہماراج کے قدون پر گر پڑا اور دیوتا ہو کر سُرگ لوک کو چلا گیا۔</p>
۱۸۵	۳۵	<p>جوقت یوقت تحریر پونہتی (جنم ساکھی) گورو انگد جی صاحب نے یہ تذکرہ بھائی بلے سے سنا و جد میں آئے اور سات بہر سادھی میں اسوقت رہے یہاں تک نہ کھانا کھایا نہ پانی پیا بلکہ آٹھویں دن اشنان کیا۔ ست گورو ہماراج بہشت ہر دس تشریف لگے اور سہمی (سلس راے) جوہری کو بذریعہ مردانہ کے وہ نقل دکھلوا یا کہ جسکے مرث دیکھنے کا نذرانہ مبلغ ایک سو روپیہ تھا چنانچہ سلس راے مذکور کا نقل دیکھتے ہی مردانہ کو نذرانہ دینا اور ست گورو ہماراج کا روپیہ واپس کر دینا پھر سلس راے کا خود حاضر آنا منع اپنے منگلا اسی (ادھر کا) کے اور ست گورو ہماراج کے دیکھتے ہی گیان ادبنت ہو جانا۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے سلس راے تم اپنے غلام (ادھر کا) کے بیرون پڑو تو تمہاری گت ہوگی یہ سنکر جوہری مذکور کا اپنے خدمتگار کے قدون پر گرنا اور ہڈا کے قدبوسی کی جوہری مذکور کی اندرونی آنکھیں کھل گئیں۔ اسوقت ست گورو ہماراج نے سلس راے سے فرمایا کہ جب تک زندہ ہو تم تخت پر بیٹھا اور بعد کو اپنا تخت (ادھر کا) کے سپرد کرنا۔ ست گورو ہماراج نے دو برس سات مہینہ وہاں قیام فرمایا۔ ست گورو ہماراج نے وہ قدرتی نقل کہ جسکا نذرانہ دیکھنے کا مبلغ ایک سو روپیہ تھا اسکے سپرد کیا اور فرمایا کہ جب ہم دسواں اتار دھارن کریں گے تب یہ امانت تم سے لینے۔ اور اسی دو برس سات مہینہ کے اندر ہی سلس راے جوہری نے انتقال کیا اور ست گورو ہماراج نے اپنی موجودگی میں (ادھر کا) کو تخت سپرد کر دیا اور آپ دوسری جگہ کو تشریف لے گئے۔</p>

مضمون

نمبر صفحہ

نمبر صفحہ

سگورد ہماراج بشپھر ہندو دیس کے ٹاپو کو تشریف لے جاتے تھے کہ راستہ میں ایک بھلی تھی کہ جس پر جو کچا گڈر ہوا وہ بھلی پینٹیش کو س کی لٹنی تھی اور پانچ کوس کی چوڑی تھی جب ست گورد ہماراج کے درشن اس بھلی نے کیے اور وہ وہ فعل اس نے نڈنگڈ مانے اور انسان کی زبان سے عرض کیا کہ میری سہ گئی فرمائے کیونکہ ایک مدت سے میں حضور کی فطرتوں پر شکر ست گورد ہماراج نے فرمایا کہ کل ٹوٹر جاو گی اسنے عرض کیا کہ اسوقت حضور بہین تشریف رکھیں۔

غرض کہ دوسرے دن شواہر دن چڑھے بھلی کے جسم کو چھوڑ کر وہ بھلی دو سر وپ ہو گئی اور اپنی سرگزشت پچھلے جنم کی ست گورد ہماراج سے عرض کی کہ زمانہ تریتمین میں راجہ جگت کا خد شکار تھا کسی بات کو راجہ نے مجھے ارشاد فرمایا اتفاق سے میں اس ارشاد کو بھول گیا جب دوبارہ پورا ارشاد ہوا تب میں نے غلام تا اسوقت راجہ جگت کے منہ سے نکلیا کہ تو کام تو کرتا ہو لیکن بھلی کی طرح تڑپتا ہو اسے ست گورد ہماراج اسوقت سے بھلی ہی کا جسم ملتا چلا آتا ہے اب آپ کے قدموں کی برکت سے نجات ملی ہو۔

یہ داستان کھل کر اور بران پر چڑھ کر پریم پد کو پہنچ گیا۔

ست گورد ہماراج سے اپنے دونوں ہمراہیوں کے سمندر میں خل خلکی راستہ کے چلے جانے تھے پانچ دن اور پانچ رات برابر بانی ہی میں چلے گئے ایک دن اسی اشارہ راہ میں (کھلگ) بڑی خوفناک شکل بنائے چلا آ رہا تھا اسکی کیفیت دیکھ کر ست گورد ہماراج نے ایک ڈنڈا اس کے منہ میں ڈال دیا کہ جسکی وجہ سے کھلگ مذکور کچھ ہٹ گیا۔ اور وہ پڑیوں کا مالا اور آدمی کے سر بائہ میں لیے ہوئے تھا اسی کے پیچھے نار دمن بھی آ رہے تھے من موصون ست گورد ہماراج کو دیکھ کر استت کرنے لگے یعنی یہ کہ آپ کا اوتار جگت کے اوتھار کے واسطے ہوا ہو۔

بعد اسکے نار دمن نے کھلگ سے دریافت کیا کہ مجھ کو سادھون کے پاس آنے کی اجازت نہیں ہو تم بیان کیونکہ آئے یہ سن کر کھلگ نے جواب دیا کہ اسے من جی یہ سادھو جی عجیب قسم کے ہیں اپنے اول تو مجھے ایک آپہی بچا چاہتے ہیں اور اپنے دو آدمی ہمراہیوں کو بھی بچانا چاہتے ہیں یہ سن کر ست گورد ہماراج نے فرمایا کہ اسے کھلگ یہ دو شخص کیا بلکہ جو شخص ہمارے ہتھ میں آویگا اور صدق دل سے اعتقاد رکھوگا اسپر تیرا زور مطلق نہ چلیگا بلکہ وہ لوگ تیرے دانت توڑینگے اور تیرے بالوں کو اکھاڑ لینگے۔

یہ سن کر کھلگ نے عرض کیا کہ اسے ہماراج نام خلقت کے بچانے سے آپ کا مطلب کیا ہے سگورد ہماراج نے جواب دیا کہ جگت کے اوتھار کے واسطے کرتار نے مجھ کو بچا ہوا بلکہ زکار سے ہم تو اپنے سکون کو بچلے ہی سے بچتا ہوں بن اسوقت نار دمن نے کہا کہ اسے کھلگ یہ ڈنڈا ہو اور یہ نانک زکار ہی ہیں۔ یہ بات سننے ہی کھلگ مذکور ست گورد ہماراج کے قدموں پر گر پڑا اور مستھاٹکا۔

نمبر صفحہ	نمبر سلسلہ	مضمون
۱۹ تا ۲۰	۳۸	<p>ست گورو ہماراج پندرہ دن اور پندرہ رات برابر بچھ ہوا کے اور وہاں کچھ نہ تھا دانہ پانی کیا جبکہ آدمی نہ تھی بعد سفر بسیار ست گورو ہماراج بشیخہ دیس جا پہنچے دو دن وہاں بھی ست گورو ہماراج کو گذر گئے کہ کسی نے خبر نہ لی اسوقت ست گورو ہماراج سے مردانہ نے شہر میں جانے کی اجازت حاصل کی۔</p> <p>ست گورو ہماراج نے مردانہ سے فرمایا کہ (جھنڈا ہی) ایک شخص ہو کہ جیکے پاپ کا نام (پاکھر) ہو اسکے پاس جا۔ اجازت پاکر مردانہ شہر میں گیا راستہ میں ایک شخص (اندر سین) مردانہ کو ملا کہ جوجہ (سودھر سین) کا بھانجا تھا اسے مردانہ کو جھنڈا کے مکان میں پہنچایا۔</p> <p>جھنڈا مردانہ کے ساتھ ست گورو ہماراج کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ کھانا بھی لایا اسوقت سنگوڑ ہماراج نے جھنڈا کے ذریعہ سے اندر سین کو بلوایا اور اندر سین کے ذریعہ سے راجہ سودھر سین بھی حاضر ہوا۔</p> <p>ست گورو ہماراج نے اندر سین سے پوچھا کہ تمکو وہ دن بھی یاد ہو کہ جب تم راجہ جنک کے بیان تھے اور تم مورتی پوجن کرتے تھے اور تمکو راجہ جنک نے منع کیا تھا۔</p> <p>تھاری خدمت کا جو آدمی تھا وہ تو مچھلی ہوا اور تم سے راجہ جنک نے کہا تھا کہ تھاری نجات کلہاگ میں ہوگی۔ یہ کہتے ہی جھنڈا اور اندر سین کی سہ گنتی ست گورو ہماراج کے قدموں کے برتاب سے ہو گئی۔</p> <p>اور راجہ سودھر سین کو اٹھارہ راجاؤں کا ہماراجہ کیا اور ایک مہینہ تک ست گورو ہماراج قیام فرما کر تشریف لگے۔</p>
۲۰ تا ۲۱	۳۹	<p>ست گورو ہماراج سمندر ہی سمندر مثل خشکی کے پانی پر برابر چلے جاتے تھے اور طرفہ یہ کہ جہاں آچکا جی جاہتا تھا وہاں بیٹھ بھی جاتے تھے۔ غرض کہ ست گورو ہماراج چلتے چلتے (سلمان دیپ برجمہ پور) کے مقام پر پہنچے اب یہ خبر اس ملک میں مشہور ہوئی کہ یہ وہی صاحب بن کہ جنھوں نے (راجہ سودھر سین) کو تین دیپ کا راجہ دیکر اٹھارہ راجاؤں کا ہماراج بنایا ہو۔</p> <p>بعد ایک ہفتہ کے (سودھر سین) وہاں کا راجہ شکار کھیلنا ہوا ست گورو ہماراج کے قریب آیا اور کہا کہ کیا یہ وہی صاحب فقیر بن کہ جنھوں نے (بشیخہ دیس) میں جھنڈا بڑھائی اور راجہ سودھر سین کو نہال کر دیا ہو اور (سودھر سین) کو اٹھارہ راجاؤں کا ہماراج بنایا ہو۔</p> <p>یہ سنکر بھائی باے نے جواب دیا کہ ہاں یہی صاحب شاہ کونین بن کہ جنھوں نے راجہ سودھر سین کیا بلکہ جگت کے اُدھار کے واسطے کلہاگ میں زنگار نے خود یہ سرودپ دھارن کیا ہو۔</p> <p>یہ سنکر راجہ سودھر سین فوراً سواری سے اُتر کر کے ست گورو ہماراج کے قدموں پر گر گرا۔ اس وقت ست گورو ہماراج نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے سودھر سین کو ہماراج بنلایا ہو تم بھی اُسکی طاعت فرما سواری کا دول سے تاجداری کرنا اور دھرم سالہ بنانا۔</p>

ست گورو ہماراج تو مہینہ دہان قیام فرما کر آگے کو تشریف لینگے۔
ست گورو ہماراج سفر کبھی دہری طو کرتے سات دن اور سات رات کے بعد ایک شہر کہ جگانام (دیوبت)
تھا جا پہنچے کہ جہان پر دیوؤں کے راجاؤں کا تنگنا تھا اور سترہ لاکھ راجہ دیوزاد اُس تنگنا کے
مطیع و فرمانبردار تھے۔

۳۰

۲۱۱

اتفاق وقت سے اسوقت (راجہ دیوبت) خود ہی شکار کھیلتا ہوا ست گورو ہماراج کے قریب آگیا اور
اپنے دل میں ست گورو ہماراج و نیز اُن کے ہمراہیوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اپنے دل میں کہنے لگا کہ آج
خداوند کو مہنے بھلا غدا سے لذت لینے آدم زاد غایت کی مین یہ سوچ سمجھ کر تین دیو اپنے ہمراہی بھیجے کہ تین
شخصوں کو ایک ایک دیو اٹھا لے۔ جب ست گورو ہماراج کے قریب وہ دیوزاد پہنچے تو اندھے
ہو گئے اور ست گورو ہماراج و نیز اُن کے ہمراہی دیوزادوں کو نظر ہی نہ آئے تو وہ بٹ گئے تو (دیوبت)
نے دوسرے دیوؤں کو بھیجا اُنکی بھی وہی کیفیت ہوئی اور وہ بھی بٹ گئے فقہ مختصر سات مرتبہ (دیوبت)
نے اپنے ہمراہیوں کو بھیجا لیکن ست گورو ہماراج کے پر تاب سے اُن لوگوں کو مینائی کی ہی تاب نہ رہی اور
اندھے ہو ہو کر بٹ گئے آخر کار راجہ دیوزاد مذکور نے اپنے وزیر اعظم کو ارشاد فرمایا کہ تو جا اور تعمیل ارشاد
بجلا۔ وزیر مذکور کا دل ست گورو ہماراج کی قدیموسی کا پہلے ہی سے تھا اسلئے وہ ست گورو ہماراج کی خدمت
اپنے صدق دل سے حاضر ہوا۔ اُس نے درشن پائے۔ بعد حصول قدیموسی اپنے راجہ سے جا کر کہا کہ آپ بھی چلیے
اور ان سنتوں کے درشن کیجیے۔ یہ سنکر راجہ نے جلتا قبول کیا لیکن اسوقت تک راجہ کا دل ست گورو ہماراج
کی جانب سے سنت کامل ہونے کا اطمینان نہ تھا بلکہ راجہ کی نیت مائل بہ بدی تھی پس جو وقت ست گورو
ہماراج کی خدمت میں اپنے وزیر کے ساتھ گیا تو بوجہ سپاہ دلی کے راجہ کو ست گورو ہماراج کے درشن
نہ ہوئے اور اُس کے ہمراہی وزیر کو بوجہ صاف دلی ست گورو ہماراج کے درشن برابر ہوئے یہ سچہ سنگورد
ہماراج کا راجہ (دیوبت) نے بحشم خود دیکھ کر اپنے وزیر سے کہا کہ اسے وزیر اب میں تجھے کچھ وعدہ
کرتا ہوں کہ میں اسوقت مینائی پاؤں تو ست گورو ہماراج کے قدیون پر اپنا سر جھکاؤں راجہ کا وعدہ سنکر
وزیر نے ست گورو ہماراج سے عرض کیا کہ اب میرے راجہ کو آنکھیں بخشی جاوین وزیر کی عرضداشت
ست گورو ہماراج نے منظور فرمائی اور راجہ نے مینائی بائی چنانچہ راجہ مذکور آنکھیں پاتے ہی سنگورد
ہماراج کے قدیون پر گر پڑا اور عرض کیا کہ مجھ کو بھی کچھ ارشاد ہو کہ جسکی میں تعمیل کروں اسوقت ست گورو
ہماراج نے فرمایا کہ اسے راجہ تو آدمی کی خواہش چھوڑ دے یہ سنکر اُس نے عرض کیا کہ یہ خواہش مجھے چھوٹی ہی
نہیں سکتی اتنے عرصہ میں راجہ مذکور نے ست گورو ہماراج سے اپنے مکان پر بجانے کی خواہش کی چنانچہ
ست گورو ہماراج نے اُسکی درخواست منظور فرمائی اور اُس کے مکان پر آپ تشریف لینگے سنگورد ہماراج کو بچھ

نمبر صفحہ	نمبر ساری	مضمون
۲۰۴	۲۰۴	اس راجہ نے بہت عمدہ عمدہ سیوہ بات منگائے اور عرض کیا کہ حضور کچھ نوش فرمادیں ست گورو ہماراج نے پھر مکر فرمایا کہ اسے راجہ اگر انسان کی خواہش چھوڑ دیوے تو اللہ ہم تیرے بیان کی سیوہ کھاؤ گے آخر کا ست گورو ہماراج نے اُس پر ایسی مہربانی کی کہ اُس نے خواہش انسانی چھوڑ دی۔ اسوقت ست گورو ہماراج اُس کے مکان پر کچھ سیوہ نوش فرمایا
۲۰۵	۲۰۵	بعد اسکے راجہ سوہر سین کی اطاعت و فرما برداری کی (راجہ دیوبت) کو ہدایت کی اور راجہ مذکور نے سر و چشم اطاعت قبول کی۔ اسوقت ست گورو ہماراج نے اُس راجہ کے بیان پر شاد پایا اور اپنا بہت (پر شاد) اُس راجہ کو دباس محبہ کیا دیر بھئی اُسی وقت راجہ مذکور کو دین و دنیا کی دولت حاصل ہو گئی۔ اسوقت میں ست گورو ہماراج نے اس راجہ کو (سرب دیو) کا خطاب عطا فرمایا۔ اور بعدہ شگور ہماراج وہاں سے رخصت ہو گئے۔
۲۰۶	۲۰۶	ست گورو ہماراج تین مہینہ کا سفر طو کر کے (پرس) نامی شہر میں تشریف لیگے اور جنگلی آدمی یعنی بن اُس جنگو کہتے ہیں اُن کے مقام پر بھی پہنچ کر کچھ سیوہات اُن کے لائے ہوئے نوش فرمائے اور ایک مہینہ اُسی مقام پر قیام پذیر رہے اور وہاں کے راجہ اسی (رکھن سین) نامی کو سرفراز فرمایا۔
۲۰۷	۲۰۷	ست گورو ہماراج بمقام شوہرن پور تشریف لیگے اور سدھون کے ساتھ سدھ گوشت کیا۔ اور بعد وہاں کے سمندر پار دم کے دم میں پہونچ کر دوبارہ سدھون سے ست سنگ فرمایا کہ تمام سدھ لوگوں نے ست گورو ہماراج کے قدموں پر گر کر متھا لیا۔
۲۰۸	۲۰۸	بھر مہری نامہ سدھ نے بدست گورو ہماراج کے شہر رخت جوار) میں دم کے دم میں پہونچ کر وہاں رانی کلاپت سے شادی کی اور بوقت رخت رانی مذکور نے بہت ملال کیا۔ ست گورو ہماراج ہی نے رانی مذکور کو تسلی دی کہ تم ابھی سو کہ برس تک جب تپ عبادت و ریاضت کرو تو بھر مہری نامہ سدھ سے تمہارا ملاپ ہو گا۔
۲۰۹	۲۰۹	بعد ست گورو ہماراج کا وہاں سے رخت ہونا۔
۲۱۰	۲۱۰	ست گورو ہماراج کا بمقام نانک شاہ پہونچ کر سدھون سے ست سنگ کرنا اور اُس مقام کا نام پہلے گورکھا تھا ست گورو ہماراج کا سدھون کے جیتے سے نانک ستا نام پایا۔
۲۱۱	۲۱۱	اور اُسی مقام پر ایک مدتوں کے خشک پیل کے درخت کا ست گورو ہماراج کے قدموں کی برکت سے فوراً ہرا ہو جانا اور بوقت اُڑنے کل درختان جنگل سدھون کے اُس درخت پر ست گورو ہماراج کا ہاتھ رکھنا اور اسوقت تک اُس پیل کے تھون پر ست گورو ہماراج کا چندن بھرا ہوا ہاتھ کا نشان قائم رہنا۔
۲۱۲	۲۱۲	ست گورو ہماراج کا بوقت منگھا دینے کل پانی دریا و تالاب دکنوان کے سدھون کی تاثیر منتر سے بند ہونا۔

نمبر صفحہ	نمبر ساری	مضمون
۲۱۸ نفايت ۲۲۵	۲۲	ایک نیا دریا کیلاس پر بت سے (بھاڑی) کے سہارے سے شگلینا کہ جو اس وقت تک جاری نہی۔ ست گورو ہماراج کا (گورو دریا و نامی کنواں) سے چھتیس پرکار کے بنو جن سیدھوں کی فرمائش سے فوراً شگل کرکھا دینا اور کنواں میں ڈو دوہ پیدا ہو جانا۔ ست گورو ہماراج کا گورو کہہ ناتھ کے منشا میں نامک مناسے کچھ دور آگے پہاڑ پر جا کر درخت (ریٹھا) کو بیٹھا کر دینا کہ جو آج تک موجود نہی۔
۲۲۵ نفايت ۲۲۸	۲۳	ست گورو ہماراج سے ایک سیکھ کا گورو کہہ دس مکھ کی شناخت دریافت کرنا بجواب اُسکے شگورو ہماراج نے اُس سیکھ کو ایک اٹھیا سسنا یا کہ جس میں مکھ کی طرف سے متواتر بدی واقع ہونا اور گورو مکھ کی طرف سے متواتر نیکی ہی ہوتی گئی آخر کار گورو مکھ کا بھلا ہونا اور مکھ کا تباہ و برباد ہو کر اپنی جان کھونا اسی ساکھی میں وہ ہدایت ہو کہ جسکے مکان میں آسب ہو تو بھاگ جاوے اور اگر کسی وقت کا دینہ خزانے ہو تو بھاگ ست گورو ہماراج اُس مقام پر تشریف لگے کہ جہاں ہر ایک ایسا راجھس پہنچا تھا کہ دو دو کوکس کے کل جیو جنت کھا جانا تھا اور اسوجہ سے اُس مقام پر آدمی کو کون کسے جانور تک بھی نہ رہتے تھے۔
۲۲۸ نفايت ۲۳۱	۲۵	مردانہ کا بلامرضی اُس مقام پر جانا اور اُس راجھس سے ملاقات ہونا اور اُس راجھس کا مردانہ کو کھا جانا اور ست گورو ہماراج کا فوراً پہونچ کر راجھس کے شکم سے مردانہ کو محسوس نکالنا۔ ست گورو ہماراج کے قدموں کی برکت سے اُس راجھس کی سدگتی ہونا۔ بھائی بائے کا ست گورو ہماراج سے دربارہ اُس راجھس کے دریافت کرنا اور ست گورو ہماراج کا فرمانا کہ راجہ جنک کا پہلے جنم میں رسوئی بردار تھا اور اسنے رسوئی سمجھوتی کر ڈالی تھی اس قصور پر راجہ جنک نے سراج دیا تھا کہ فوراً راجھس ہو گا۔
۲۳۱ نفايت ۲۳۸	۲۶	ست گورو ہماراج کا سونے کی سرزمین میں تشریف لیجانا کہ جسکا نام بھی (سورن پور) تھا اور وہاں کے مکمل سامان سونے ہی کے تھے۔ مردانہ کا اُس شہر کے اندر جانا اور ایک شخص کہ جسکا نام (دھرم سنگھ) تھا مردانہ سے ملاقات ہونا۔ اُس سرزمین کے لوگ مرد و عورت باہم صحبت نہیں کرتے تھے صرف خیال ہی سے اولاد پیدا ہوتی ہی اور وہاں کے راجہ کا راج سترہ ہزار سات سو جن کا تھا۔ آٹھویں دن ہر دھرم سنگھ سے اور مردانہ سے ملاقات ہونا اور ست گورو ہماراج کی خدمت میں دھرم سنگھ کا حاضر ہونا اور ست گورو ہماراج سے بیان کرنا کہ اس ملک میں ذات و برتن کی تفصیل نہیں ہی اور بیان کے راجہ کا نام کنول نہیں ہی۔
۲۳۸ نفايت ۲۴۵	۲۷	ست گورو ہماراج کی خدمت میں راجہ کنول نین کا بذریعہ دھرم سنگھ کے حاضر ہونا اور ست گورو ہماراج کا

۲۲۵ لغات ۲۲۸ ۴۴
 ۲۲۶ لغات ۲۲۹ ۴۵
 ۲۲۷ لغات ۲۳۰ ۴۶
 ۲۲۸ لغات ۲۳۱ ۴۷
 ۲۲۹ لغات ۲۳۲ ۴۸
 ۲۳۰ لغات ۲۳۳ ۴۹
 ۲۳۱ لغات ۲۳۴ ۵۰
 ۲۳۲ لغات ۲۳۵ ۵۱
 ۲۳۳ لغات ۲۳۶ ۵۲
 ۲۳۴ لغات ۲۳۷ ۵۳
 ۲۳۵ لغات ۲۳۸ ۵۴
 ۲۳۶ لغات ۲۳۹ ۵۵
 ۲۳۷ لغات ۲۴۰ ۵۶
 ۲۳۸ لغات ۲۴۱ ۵۷
 ۲۳۹ لغات ۲۴۲ ۵۸
 ۲۴۰ لغات ۲۴۳ ۵۹
 ۲۴۱ لغات ۲۴۴ ۶۰
 ۲۴۲ لغات ۲۴۵ ۶۱
 ۲۴۳ لغات ۲۴۶ ۶۲
 ۲۴۴ لغات ۲۴۷ ۶۳
 ۲۴۵ لغات ۲۴۸ ۶۴
 ۲۴۶ لغات ۲۴۹ ۶۵
 ۲۴۷ لغات ۲۵۰ ۶۶
 ۲۴۸ لغات ۲۵۱ ۶۷
 ۲۴۹ لغات ۲۵۲ ۶۸
 ۲۵۰ لغات ۲۵۳ ۶۹
 ۲۵۱ لغات ۲۵۴ ۷۰
 ۲۵۲ لغات ۲۵۵ ۷۱
 ۲۵۳ لغات ۲۵۶ ۷۲
 ۲۵۴ لغات ۲۵۷ ۷۳
 ۲۵۵ لغات ۲۵۸ ۷۴
 ۲۵۶ لغات ۲۵۹ ۷۵
 ۲۵۷ لغات ۲۶۰ ۷۶
 ۲۵۸ لغات ۲۶۱ ۷۷
 ۲۵۹ لغات ۲۶۲ ۷۸
 ۲۶۰ لغات ۲۶۳ ۷۹
 ۲۶۱ لغات ۲۶۴ ۸۰
 ۲۶۲ لغات ۲۶۵ ۸۱
 ۲۶۳ لغات ۲۶۶ ۸۲
 ۲۶۴ لغات ۲۶۷ ۸۳
 ۲۶۵ لغات ۲۶۸ ۸۴
 ۲۶۶ لغات ۲۶۹ ۸۵
 ۲۶۷ لغات ۲۷۰ ۸۶
 ۲۶۸ لغات ۲۷۱ ۸۷
 ۲۶۹ لغات ۲۷۲ ۸۸
 ۲۷۰ لغات ۲۷۳ ۸۹
 ۲۷۱ لغات ۲۷۴ ۹۰
 ۲۷۲ لغات ۲۷۵ ۹۱
 ۲۷۳ لغات ۲۷۶ ۹۲
 ۲۷۴ لغات ۲۷۷ ۹۳
 ۲۷۵ لغات ۲۷۸ ۹۴
 ۲۷۶ لغات ۲۷۹ ۹۵
 ۲۷۷ لغات ۲۸۰ ۹۶
 ۲۷۸ لغات ۲۸۱ ۹۷
 ۲۷۹ لغات ۲۸۲ ۹۸
 ۲۸۰ لغات ۲۸۳ ۹۹
 ۲۸۱ لغات ۲۸۴ ۱۰۰

کنول نین کو واسطے اخلاعت و فرمانبرداری راجہ سوہر سین کی ہدایت کرنا۔

ست گورو ہماراج نے راجہ کنول نین کی پھیلی سرگذشت سنائی کہ تم اگلے جنم میں راجہ جنک کے بیٹے بنے اسوقت تمہارے دل میں یہ بات آئی تھی کہ میں راجہ نہ ہوا۔ تمہارے دل کی بات نور راجہ جنک نے دریافت کر کے تلو بردان دیا تھا کہ تو مجھے پورا راجہ ہو گا یہ بات سُنکر راجہ کنول نین نے پوچھا کہ اسے ست گورو ہماراج اسوقت میں میرا نام کیا تھا۔ بجواب اسکے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ ہے راجہ اسوقت تیرا نام (منفا چند) تھا۔ یہ سُنکر راجہ مذکور ست گورو ہماراج کے قدموں پر گر پڑا اسوقت ست گورو ہماراج نے راجہ مذکور کو دھرم سالہ بنوانے کی ہدایت کی۔

ست گورو ہماراج دہان سے رخصت ہو کر (سمیر پربت) کی طرف چلنے کا ارادہ کیا۔ مردانہ نے ست گورو ہماراج سے کہہ چلنے کے لیے عرض کیا۔

ست گورو ہماراج نے مردانہ کی عرض کو قبول فرمائی اور کچھ کی طرف روانہ ہوئے۔

ست گورو ہماراج دم کے دم میں یعنی دوہی قدم میں مکھ کو جا پہنچے اور دہان پہنچ کر مردانہ کو ہدایت کی کہ اندر جا اور دیکھ آ۔ مردانہ اندر جانے کے ارادہ سے مکھ کو گیا لیکن مجاوروں نے اندر جانے نہ دیا۔ مردانہ واپس آیا اور ست گورو ہماراج سے مجاوروں کی مزاحمت کی وجہ پوچھی اسوقت شگورہ ہماراج نے ایک پُرانا قصہ کہ مکھ پر گزر چکا تھا سنایا کہ اسکے اندر ایک عورت پتھر کی ہمارو کے رو کی رکھی ہو اسکو ایک بادشاہ نے اپنے وقت میں اٹھایا چاہا اُسی وقت اُس بادشاہ کے وزیر مقام مجاوروں کے مکانات میں آگ لگ گئی یہ سبجہ اُس عورت کا دیکھ کر سب خاموش ہو گئے اور اسوقت سے یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ اندر اسکے کوئی جانے نہیں پاتا، سو اور مجاور لوگ بھی جو جاتے وہ آگکھٹو موند کر جانے پاتے ہیں۔

ست گورو ہماراج نے یہ قصہ سنا کہ مردانہ سے فرمایا کہ اب تو جا اور بے کھٹکے اندر چلا جا اب اس مزہ تجھے کوئی مزاحم نہ ہو گا۔ مردانہ حسبِ احکم ست گورو ہماراج کے اندر مکھ کے بلا مزاحمت کسی شخص کے چلا گیا اور بعد تھوڑی دیر کے واپس آیا۔

شب کو ست گورو ہماراج نے دہن آرام فرمایا اتفاق سے مکھ کے رُخ ست گورو ہماراج کے قدم مبارک تھے یہ کیفیت دیکھ کر دہان کے مجاوروں نے بُرا مانا اور ست گورو ہماراج کے قدم مبارک سے مکھ کو دور کرنا چاہا لیکن عشق تو بڑی ہی کشش رکھتا ہے منفا طیس سے پتھر کو عشق ہی کی وجہ سے کشش ہو گا کہ اُن لوگوں نے ست گورو ہماراج کے قدم مبارک پھر دے لیکن بوجہ عشق حقیقی کے مکھ مجسم ست گورو ہماراج کے قدموں کا طواف یعنی بیکرمان کرنے لگا ست گورو ہماراج کے قدموں کا یہ سبجہ

نمبر صفحہ	نمبر سلسلہ	مضمون
۲۳۸ لغات ۲۴۴	۴۷	دیکھ کر ست گورو ہماراج کے قدموں پر وہاں کے لوگ اگر سے ادر تھا ٹیکا۔ ست گورو ہماراج حسب درخواست مردانہ کے مدین کی طرف تشریف لیچے کہ جہاں پر محمد صاحب کی قبر ہی اور وہاں پر کھڑاؤن کے نشان بنے ہوئے ہیں ست گورو ہماراج مع اپنے ہمراہیوں کے ان نشانات پر چڑھ کر جا بیٹھے کہ جو امر وہاں کے مجاہدوں کے خلاف ہوا لیکن جو وقت ست گورو ہماراج نے اُسے بحث کرنا شروع کیا سب کے سب معقول ہو کر بیٹھ گئے۔ مردانہ نے جو وقت محمد صاحب کی قبر کو دیکھا تعجب میں آگیا۔ اُس وقت ست گورو ہماراج نے مردانہ سے فرمایا کہ اے مردانہ محمد صاحب کا آؤ گون نہیں چھوٹا اسیلے وہ پیر اب ہندو کے گھر میں بلکہ پنج قوم کے گھر میں جنم لیونگے ہاں اُس وقت میں انکو اللہ کوئی ست گورو دیکھا کہ جسکے آپس سے آؤ گون چھوٹے گا۔ ایک وقت میں ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اُس وقت بی بی نانگی جی صاحبہ نے یاد کیا، یہ ست گورو ہماراج نے دریافت کیا کہ اے ست گورو ہماراج یاں سے سلطان پور کتنے فاصلہ پر ہو ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ دو ہزار سات سو کوس یاں سے سلطان پور ہی۔ ست گورو ہماراج انتر دھیان ہو کر شام کے وقت مع اپنے ہمراہیوں کے سلطان پور میں پہنچ گئے شگور ہماراج نے دم کے دم میں ستائیس سو کوس جا کر بی بی نانگی جی صاحبہ سے ملاقات کی اور صرف ایک شب وہاں رہ کر رخصت ہو گئے۔ ست گورو ہماراج سلطان پور سے انتر دھیان ہو کر یاؤن سو کوس پر تشریف لیگے جہاں پر آپ تشریف لیگے اُس مقام کی بھی کل سرزمین بلکہ دھان کے پہاڑ وغیرہ بھی سب سونے کے تھے اور اُس مقام پر ایک چشمہ امیرت کا بھی جاری تھا۔ مردانہ نے اُس چشمہ کو دیکھ کر ست گورو ہماراج سے درخواست کی کہ اگر اجازت ہو تو اُس چشمہ سے من پانی کچھ پانی پی لیں یہ سن کر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ جو لوگ اس چشمہ سے پانی پیتے ہیں وہ زندہ ہوئے آزاد ہو جاتے ہیں بعد اسکے ست گورو ہماراج نے ارشاد فرمایا کہ اے مردانہ اگر تیری یہی خواہش ہو تو تو بیشک پیوے۔ جو وقت مردانہ نے حسب الحکم حضور اُس چشمہ سے کچھ امرت پیا تو بیہوش ہو گیا یہ کیفیت دیکھ کر شگور ہماراج مردانہ کو ہوش میں لائے۔ پھر ست گورو ہماراج (ہما نجل) پر بت پر تشریف لیگے۔ بعد وہاں کے ست گورو ہماراج (سردھار پربت) کو تشریف لیگے اُس وقت مردانہ نے ست گورو ہماراج سے دریافت کیا کہ اے ہماراج کیا پاتو وہاں وغیرہ میں برآ کر کل گئے ہیں ست گورو ہماراج نے جواب

اسکے فرمایا کہ وہ لوگ یہاں تک نہیں پہنچے بلکہ نیچے ہی رہ گئے ہاں مگر ان کے صرف راجہ جہنم شرمرنگ لوگ تک گیا ہو۔	۴۹	۲۴۹ نیاٹ ۲۴۹
ست گورو ہماراج سے اور گورو ناتھ سے عداوت ہوئی اور کچھ دیر وہاں بھی ست سنگ رہا۔ ست گورو ہماراج سے مردانہ نے دریافت کیا کہ اسے ہماراج اب توحید نظر نہیں آتا ہے۔ بجواب اسکے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اب ہم سورج سے بھی بہت اوپر گئے ہیں بلکہ وہ ہزار جہنم بلندی پر ہیں۔ بعد اسکے مردانہ نے دریافت کیا کہ جس جگہ اپنا مکان رکھو وہاں سے سورج کس قدر بلندی پر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ پینیس ہزار جہنم کو۔		
مردانہ نے دریافت کیا کہ کس قدر راستہ طویل کر چکے ہیں۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ سینس ہزار جہنم طویل کر چکے ہیں۔		
بھائی بائے نے ست گورو ہماراج سے عرض کیا کہ اسے ست گورو ہماراج یہ مردانہ مسلمان کیوں ہوا۔ بجواب اسکے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ یہ راجہ جنگ کے دربار میں ایک روز شراب پیکر و گوشت کھا کر آیا۔ اسوقت راجہ جنگ نے فرمایا کہ تو لچھو اس لیے یہ لچھو لینے مسلمان پیدا ہوا ہو۔		
مردانہ نے ست گورو ہماراج سے عرض کیا کہ اسے ہماراج آپ تو چند رہاں بھی نہیں دکھائی دیتا ہے سگورو ہماراج نے فرمایا کہ حقدیر زمین سے سورج اونچا ہے اسی قدر چند رہاں بھی اونچا ہے۔ مردانہ نے دریافت کیا کہ اسے ہماراج دھور و جی کتنی بلندی پر ہیں۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا۔ کہ سب سے زیادہ بلندی پر ہیں کیونکہ وہ کیلاس کے اوپر ہیں۔		
ست گورو ہماراج مع اپنے ہمراہیوں کے (ادما برت) پر پہنچے وہاں پر بھی مدھون سے ست سنگ اس مقام کو بھائی بائے کی زبانی جو وقت گورو انگد جی صاحب نے سنا اس دن اور سات رات سماجی میں رہتے نہ کچھ کھا یا نہ کچھ پیا۔	۵۰	۲۴۹ نیاٹ ۲۴۹
بعد وہاں کے ست گورو ہماراج (سلکا برت) پر تشریف لگے اسوقت مردانہ نے سگورو ہماراج سے دریافت کیا کہ اب ہم چند رہاں سے کس قدر بلندی پر آئے ہیں۔ بجواب اسکے سگورو ہماراج نے فرمایا کہ دس ہزار جہنم بلندی پر ہیں۔ پھر مردانہ نے دریافت کیا کہ اسے سگورو ہماراج اب یہاں سے (سمیر برت) کس قدر دور ہے۔ سگورو ہماراج نے فرمایا کہ تتر ہزار جہنم ہے۔		
مسی بھگوان ناتھ ست گورو ہماراج کے پاس آیا اور اس کے بعد گل ناتھ لوگ وقتاً فوقتاً سگورو ہماراج کی قدیموسی میں آئے اور کچھ کچھ بحث کر کے اور منہ کی کھا کر واپس گئے۔		
ست گورو ہماراج مع اپنے ہمراہیوں کے (سمیر برت) پر پہنچے وہاں پر بھی مدھون اور ناتھوان اور	۵۱	۲۴۹ نیاٹ ۲۴۹

سگورو ہماراج
کے گھر پر

۵۱	۲۸۵	۲۸۵	جیون سے ست سنگ ہوا۔ مردانہ نے ست گورو ہماراج سے فوٹا تھ اندھ چھ جتی اور جو راستی سیدہ کے نام دریافت کئے اور سنگورو ہماراج نے بہ تفصیل نام بنام بتایا۔
۵۲	۲۸۹	۲۸۹	ست گورو ہماراج نے (بیار پرت) پرپونچک (وتانری) ہماراج سے ملاقات کی اور اُسے بہت عہدہ تک ست سنگ رہا۔
۵۳	۲۹۱	۲۹۱	ست گورو ہماراج (کاگ بھنڈ) جی سے جملے اسوقت بھائی بے نے کاگ بھنڈ جی سے دریافت کیا کہ آپ کا جسم کاگ کا کیوں ہوا۔ یہ سُنکر خود کاگ بھنڈ جی نے اسکی کیفیت بیان کی اور وجہ اس جسم کے ہونے کی سنائی۔
			بعد اسکے ست گورو ہماراج (بالا چین پرت) پر تشریف لگے اور بالا چین جانور سے ملاقات کی کہ جبکہ نام سے وہ بہت مشہور ہو اور اُسی پچھی نے یہ بھی بیان کیا کہ پہلا بھگت ہمارے راجہ بن۔
۵۴	۲۹۳	۲۹۳	ست گورو ہماراج جہان پر (پہلا بھگت) تھے تشریف لگے اور اُسے جا کر ملاقات کی اور بھائی مردانہ کو اُسی مقام پر چھوڑ دیا۔
۵۵	۲۹۵	۲۹۵	ست گورو ہماراج جہان پر (دھورو بھگت) بن دہان پر جا پہنچے اور اُسے ملاقات کی اور بھائی بے کو اس مقام پر چھوڑ دیا۔
۵۶	۲۹۷	۲۹۷	ست گورو ہماراج محترم سچ گنڈین تشریف لگے اور زنگار کے حضور بن (سودرجی صاحب) کا سہ سنایا اسوقت زنگار کے دربار سے (گورکھی) اچھڑ سنار میں مروج کرنے کو اجازت ہوئی۔ بعد اسکے ست گورو ہماراج سچ گنڈ سے رخصت ہو کر دھورو بھگت کے استھان پر واپس آئے۔ بعد وہاں کی واپسی کے اپنے اپنے مقامات سے بھائی بے و بھائی مردانہ سے ست گورو ہماراج کی خدمت میں حاضر ہوئے۔
			مردانہ نے ست گورو ہماراج سے دریافت کیا کہ زمین سے کس قدر بلندی پر آئے ہیں سنگورو ہماراج نے فرمایا کہ جانتیس لاکھ جو جن اور دھورو جی کا مقام اُنٹالیس لاکھ جو جن، بعد اسکے ست گورو ہماراج نیچے اترنے لگے پس جس جس قدر ہماراج نیچے تشریف لاتے تھے مردانہ دریافت کرتا جاتا تھا اور سنگورو ہماراج تقداد جو جن کی فرماتے تھے بعد اسکے ست گورو ہماراج (کا لپرت) پر تشریف لائے۔ بعد اسکے ست گورو ہماراج (کلا دھار پرت) پر تشریف لائے۔ بعد اسکے ست گورو ہماراج (سیتل پرت) پر تشریف لائے۔

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۲۹۵ لغات ۲۹۱	۵۶	بعد اسکے سنگورو مہاراج (اکھنڈ پریت) پر تشریف لائے۔ بعد اسکے سنگورو مہاراج (زنکار پریت) پر تشریف لائے غرض کہ ست گورو مہاراج کپیل پر خون پر ہونے ہوئے بیچے تشریف لائے۔ ایک مقام پر ست گورو مہاراج نے مردانہ کو قدرتی جبل کھلایا اور یہ بھی فرمایا کہ وہ لوگ مہاپور کہ اور گیت پڑھا ہیں انکے واسطے یہ جبل زنکار کی قدرت سے بنے ہیں۔
۲۹۸ لغات ۳۰۰	۵۷	ست گورو مہاراج (سہلا پریت) سے دم کے دم میں (اہار پریت) تشریف لائے اُس مقام پر (کلیان اس) سادھو سے ملاقات ہوئی اور اُس نے ست گورو مہاراج سے کہا کہ میں اپنے گورو (نسل سین) سے اپنی تشریف شنکشا مشتاق ہوا اور یہ بھی کہا کہ میرے گورو کہتے ہیں کہ (زینا جنگ) میں ناک مینا میرے گورو بھائی تھے۔
		ست گورو مہاراج سے اور بیکل سین اپنے کلیان اس کے گورو سے ملاقات ہونا اور سل سین کے ذریعہ سے سنگورو مہاراج سے راجہ جنگ کا ملاقات کرنا اور سنگورو دوجی کا بھی وہاں موجود ہونا۔ اور وہاں سے رخصت ہو کر ست گورو مہاراج کا (زینا پریت) پر پہنچنا اُس مقام پر (حلیفہ) سوتھ کا ملنا اور ست گورو مہاراج سے کچھ ست سنگ کرنا۔ بعد وہاں کے سنگورو مہاراج کا (دگر نادر پریت) پر تشریف لانا اور مردانہ کا دریافت کرنا کہ اسے ست گورو مہاراج بیان پر بھی کوئی فقیر ہو۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ جو آگے مل چکا ہو اسکا بہن مقام ہو۔
۳۰۰ لغات ۳۰۱	۵۸	ست گورو مہاراج (دگر نادر پریت) پر شنان ایک تالاب پر کر رہے تھے کہ وہاں پر ایک رکھیشری (رکھچین) سے ملاقات ہوئی اور ست گورو مہاراج نے اُس رکھیشری سے فرمایا کہ تم وہی ہو جو راجہ جنگ کی بیج سوار تے تھے اور رکھیشری موصوف کا کہنا کہ جی ہاں بعد اسکے ست گورو مہاراج کا رخصت ہونا۔ ست گورو مہاراج کا (اد نکا پریت) پر پہنچنا اُس وقت مردانہ کا در خواست کرنا کہ اسے ست گورو مہاراج اگر آپ کی مرضی ہو تو میرے دل میں نو کھنڈ دیکھنے کی خواہش ہو یہ سب ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ تو نے کوشن کھنڈ) معروف (بھارت کھنڈ) کو دیکھا ہی ہو اور اب تجھ کو دوسرے کھنڈ دکھاتے ہیں۔ ست گورو مہاراج (دجینی کھنڈ) میں تشریف لگے اور وہاں کا راجہ ست گورو مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج نے اُسکی آزمائش کے لیے بہت سخت سخت فرمائشیں کیں لیکن راجہ مذکور اُس آزمائش میں مستقل رہا اُس وقت سنگورو مہاراج نے اُس راجہ کے (شکے کو سکھ کیا۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج (ہرو اکھنڈ) میں تشریف لگے اور وہاں کا بھی راجہ حاضر ہوا اُس کو دو عدد الایچی ست گورو مہاراج نے دین کجلی برکت سے اُس راجہ کے بیان دو لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی۔

نمبر صفحہ	نمبر نامی	مضمون
۳۰۶ لغات ۳۰۶	۵۸	بعد اسکے ست گورو مہاراج (گورو کھنڈ) مین تشریف لائے کہ جہان کا قاعدہ یہ تھا کہ جب کبھی وہاں کسی کے گھر میں اولاد پیدا ہوتی تھی تو وہ لوگ روتے تھے اور جب وہاں کوئی مرتا تھا تو وہاں کے لوگ خوشی مناتے تھے۔ اور وہاں کے لوگوں کی عمریں بھی ہزار برس کی ہوتی تھیں طرفہ باجرا یہ کہ وہ لوگ ہمیشہ ہی جوان رہتے تھے۔
		مردانہ نے اُن لوگوں سے بابت عمر ہزار برس کے دریافت کیا کہ کیا سب ہر اُن لوگوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ جو ٹھ مطلق نہیں ہوتے ہیں اور اس کلباگ کا اثر ہم پر مطلق نہیں ہوا ہے پھر ست گورو مہاراج کے وہاں کے لوگ اگر سکھ ہوئے اور ست گورو مہاراج نے اُنکو اُپدیس کیا۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج (الائبرٹ کھنڈ) مین تشریف لائے کہ جہان پر سب شہر ہی شہر رہتے تھے اور ایک سو جو جن تک انسان کیا بلکہ سپود بھی یعنی جو ان تک کا نشان نہ تھا۔
		مہاراج ست گورو کے قدموں کی برکت سے اُن شہروں کا ست گورو مہاراج کے قدموں پر آگرا ناؤ سنگورڈ مہاراج نے اُن شہروں کو سکھ کیا اور آدمی کے جسم ہونے کی بابت بردان دیا۔
		بعد وہاں کے ست گورو مہاراج ایک شہر مین تشریف لیگے اور وہاں کے لوگوں کو بھی اُدھار کیا اور اپنے سکھ کیا۔ بعد اسکے
		ست گورو مہاراج (بھندرا کھنڈ) مین تشریف لیگے کہ جسکو لوگ جم کھنڈ بھی کہتے ہیں اور وہاں کا راجہ اسمی (کول ناٹھ)۔ ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج سے دریافت کیا کہ منجھ چارون آسرم۔ کئے کون سا آسرم پڑا ہے۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ گم سب آسرم پڑا ہے۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج (ہرٹن کھنڈ) مین تشریف لیگے کہ جہان کی کل سرزمین سونے کی تھی اور جہاں یہ طریقہ تھا کہ جسکی موت آوے وہ ایک اپنے پہاڑ پر چلا جاوے اور (برمہ رندجیر) اپنی جان گنوا دے اور وہاں کے لوگ گورو کور کہ ناتھ کے سکھ تھے۔ جب ست گورو مہاراج کے قدم مبارک اُس سرزمین مین پڑے تو اُنکے مزاج سے جہالت جاتی رہی اور سب کے سب سنگورڈ مہاراج کے سکھ ہوئے۔
		بعد اسکے ست گورو مہاراج (تمال کھنڈ) مین تشریف لیگے۔
		مردانہ کو ایک شخص کا وہاں کے دیوتا کے بلدان کے لیے گرفتار کر لیا اور وقت بلدان مردانہ کو سنگورڈ مہاراج کا نام لینا اور ست گورو مہاراج کا نام سنتے ہی دی جی جی کا خود پرگٹ ہو کر تلوار اُٹھاتا اور جو لوگ مردانہ کو بلدان کے واسطے گرفتار کر کے لیگے تھے اُنکو مارنا یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج کی اُنکا سکھ ہونا اور گورو اور داہ گورو چپنا۔ بعد اسکے
		سنگورڈ مہاراج کا (ہرڈ کھنڈ) مین کہ جسکو عب کھنڈ کہتے ہیں تشریف لے جانا اور وہاں کے راجہ ویرجا کا ست گورو

ست گورو ہماراج سے مردانہ کا ساتون دیپ کے دیکھنے کی درخواست کرنی اور ست گورو ہماراج کام دیکھ کر ہر ایک دیپ میں لجا کر دکھانا۔

ست گورو ہماراج سے بھائی بالے کا (سیت بندرا بھر) دیکھنے کی درخواست کرنا اور ست گورو ہماراج کا چشم زدن میں دہان پر پہنچنا اور دین پر گورو گورکھ ناتھ کا مع بائچ سادھون کے ملنا اور تھوڑی سی ست سنگ ہونا۔

اسی وقت میں ست گورو ہماراج کا (چپ جی صاحب) اور (رتن لال) کا اچارن کرنا اور دہان سے دم کے دم میں ست گورو ہماراج کا اجل کے سیکھ کر تشریف لیجانا کہ جو دھوپ پکھتر کوس تھا اور دہان سے کچھ دیر سادھون سے ست سنگ کر کے بھائی بالے سے فرمانا کہ بی بی نانکی جی صاحبہ نے یاد کیا ہے یہ لکھ سنگورہ ہماراج مع اپنے ہمراہیوں کے سلطان پور تک چشم زدن میں تشریف لائے اور بی بی نانکی جی صاحبہ ملاقات حاصل کر کے فوراً ہی رخصت ہو گئے۔

ست گورو ہماراج نے ایک کاشتکار کے کھیت کے قریب قیام فرمایا اور اُس نے اپنے کھیت سے کچھ (جولہ) سنگورہ ہماراج کے آگے لاکر رکھ دیا اور اُسی کے قریب ایک لڑکا کسی غریب آدمی کا تھا اُس کے دل میں آیا کہ میں اپنے گھر سے ان سادھوؤں کے واسطے کچھ لاکر کھلاؤں ست گورو ہماراج انہر جامی تو تھے ہی آپسے خوش ہو کر فرمایا کہ ہم نے تجھ کو راج عطا کیا چنانچہ وہ اُسی وقت اُس ملک کا راجہ ہو گیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں اُس سرزمین کا وہی لڑکا ہماراج ہو گیا۔ بعد اسکے

ست گورو اُسی مقام پر ایک بیوپاری کو مرتبہ روشنی فرمائی کا دیا اور اپنا سیکھ کیا۔

ست گورو ہماراج ایک مقام پر تشریف لیگے اور ایک کھتری بڑے مالدار کو ست گورو ہماراج کے درشن کرتے ہی ہیرا گ اُدتپت ہو گیا اور اُس نے اپنی سب دولت لٹا کر فقیری اور مزدوری میں بسر کرنا پسند کیا اور اُس مزدوری میں بھی دوشتر میں جسکی مزدوری کرنا تھا کر لیتا تھا۔

شرط اول یہ ہو کہ میں چار ٹکے سے مزدوری کم خواہ زیادہ نہ لوں گا۔

شرط دوم یہ ہو کہ دن بھر میں ایک گھڑی میرے پاس بیٹھ کر پیشہ کی بھگتی مجھ کو سناؤ (یا مجھے ستوں)۔ ایک دن اُس کھتری مزدور نے ایک ساہوکار کی مزدوری کی اور بعد سنانے پر پیشہ کی بھگتی کے اُس کے کہنا کہ تمہاری تمام عمر اس وقت تک مفت میں رایگان ہوئی اور یہ بھی پیشہ گوئی کی کہ آج کے ساتون دن تم مر جاؤ گے اور اُس مزدور فقیر نے اُس ساہوکار کو یہ بھی ہدایت کی کہ جب تم مردے ہو تو ایک گھڑی کا ٹکڑا کہ جو تینے اس وقت میرے ساتھ ست سنگ کیا ہے ایک گھڑی کے لیے مزدوری ملیگا اس وقت تم بہ کہنا کہ اس

نمبر صفحہ	نمبر سادھی	مضمون
۳۱۲	۶۰	ایک گھڑی کے لیے بھگوا اجازت سچ کھنڈ میں رہنے کے لیے دیجاوے بس تم جہوت سچ کھنڈ میں جاؤ تو تمکو کوئی گرفتار نہ کر سکیگا۔
۳۱۳	۶۱	غرضکہ اُس ساہوکار کا وہی حال ہوا کہ وہ ساتوین دن مر گیا اُسوقت اُس نے وہی ایک گھڑی اپنے شکھ کی سچ کھنڈ کے واسطے مانگی کہ جسکی بدولت وہ ساہوکار دوام سچ کھنڈ ہی میں سادھون کے ست سنگ میں رہا۔
۳۱۴	۶۱	ست گورو ہمارا ج کی بدولت ایک چور کا ستار اسطرح پر ہوا کہ ایک چور محتاج وہ مر گیا تو اسکا لڑکا ہوتا ہوا اور اُس نے اپنی والدہ سے اپنے باب کا پیشہ دریافت کیا تو اُسکی والدہ نے دو افرار لیکر اُسکے والد کا پیشہ بتایا شرط اولی یہ کہ اپنے پیشہ کو چاہے جان جاتی رہے لیکن ظاہر کرے۔
		شرط دوم یہ کہ جہاں سنگت سادھوؤں کی ہو وہاں ہرگز ہرگز نہ جاوے بلکہ یہاں تک احتیاط رکھے کہ سادھوؤں کوئی شبہ کان میں نہ آوے۔
		غرضکہ اُس لڑکے کے باب کا پیشہ چوری کا تھا اُس نے بھی وہی پیشہ اختیار کیا۔ ایک دن اتفاق سے چوری کا مال لاتے ہوئے ایک چور کے در استہ میں نظر پڑ گیا کہ جسکے خوف کے مارے وہ لڑکا چور نہ کر ایک سنگت کے قریب پناہ سمجھ کر چلا گیا لیکن والدہ کی نصیحت سے اپنے کانوں میں انگلی دیے ہوئے رہا کہ جسہیں یہاں کی گفتگو کان میں نہ آوے باوجود اس احتیاط کے یہ بات اُسکے کان میں جا پڑی کہ دیوتوں کی پرچھائیں نہیں ہوتی ہر اور انکی آنکھوں کے پلک بھی نہیں جھپکتے ہیں اس بات کو فضل بات سمجھ کر اُس نے من لیا۔
		اتفاق سے ایک وقت میں وہ لڑکا چور چوری کی علت میں گرفتار ہوا اور اُس حالت گرفتاری میں ایک عورت کا اپنے فریب مکاری سے دیہی کا بغیس پانا اور جیل میں پہونچ کر اس سے چوری کرنے کا اقرار کرانا جا ہا تو اُسوقت اُس چور لڑکے کو وہ دونوں باتیں یاد آئیں اور اُسکے ذہن میں دیہی جی نہ سمجھیں اُسکو آدمی ہی جانا اور اُسکے فریب میں نہ آنے سے اُس گرفتاری سے نجات پانا اور سنگورو ہمارا ج پر سچا اعتقاد لانا اور سکھ ہو کر نجات پانا۔
۳۱۵	۶۲	ست گورو ہمارا ج کی خدمت میں ایک غمی لینے اعتقاد دی سکھ کے ساتھ کہی سکھ لینے بے اعتقاد ہی شخص سکھ ہونے آیا اور ست گورو ہمارا ج انتر جامی تو نے ہی اُسکی سیاہ دلی سمجھ کر ایسے مقام پر اُسکو بھیجا کہ وہ وہاں سے بھاگ نکلا اور اُسی مقام پر دو چوروں کا پہونچ کر اُس سیاہ دل کے بے یکنگہ سوچ جانا اور برعکس دونوں چوروں کے سیاہ دل کے سبب سے چوری میں گرفتار جانا لیکن حالت گرفتاری میں راجہ کو اپنی اصلی کیفیت سن کر رہائی پانا اور بعد کو صاف دل ہو کر

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی
۳۱۶ لغات ۳۱۶	۶۲
۳۱۶ لغات ۳۱۶	۶۳
۳۱۹ لغات ۳۱۹	۶۴
۳۲۲ لغات ۳۲۲	۶۵

مضمون

ست گورو ہماراج کی قد بوسی حاصل کرنا اور ست گورو ہماراج کا سیکھ ہو کر پریم پد کو جانا۔

ست گورو ہماراج ایک موضع میں تشریف لیگے اور اتفاق سے وہاں کسی نے بیٹھنے نہ دیا اور جب ہاں اٹھ کے دوسرے موضع میں تشریف لیگے تو اُن لوگوں نے بڑی خدمت کی تو ست گورو ہماراج نے مرد سے فرمایا کہ اے مرد آئے یہ موضع اُجڑ جاویگا یہ شکر مردانہ نے عرض کیا کہ یہ کونسا انسان ہو کہ جنھوں نے خدمت کی وہ پریشان ہوں اور جنھوں نے بیٹھنے نہ دیا وہ براسن و امان ہوں۔ یہ شکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اگر وہ لوگ اُجڑ کر دوسری جگہ آباد ہونگے تو انھیں کی صحبت کا اثر اور دیکھو بھی ہوگا اگر یہ لوگ اُجڑ کر دوسری جگہ جا بیٹھیں تو انھیں کی صحبت دوسرے لوگ اختیار کر کے سادھ دسنت کی سبوا و مثل کریں گے۔

ست گورو ہماراج کی خدمت میں ایک کھتری سیکھ روزانہ آتا تھا اُسکے ساتھ ایک اور شخص بھی آنے لگا اور اُس سیکھ سے اور ایک عورت سے لگاؤ ہونا۔

اتفاق سے پہلے سیکھ کا نقصان جسمانی اس طرح ہونا کہ اُسکے ایک دن کا ٹانگ جانا اور اُس دوسرے بدکار آدمی کا بدکاری کی حالت میں دو اشرفیان پانا اور انکا سبب دونوں شخصوں کا ست گورو ہماراج کی خدمت میں حاضر ہو کر روبرو دریافت کرنا کہ جواب اُسکے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ بدکار شخص کو دو شکے اشرفیوں کے ملنے تھے بدکاری کی وجہ سے صرف دو اشرفیان ہی ملیں اور نیک کار آدمی کو پھانسی بدی تھی صرف کلثون میں وہ بلا ٹل گئی۔

ست گورو ہماراج سے گوہر کے لوگوں کا ریشتری بابت دریافت کرنا اور ست گورو ہماراج سے جواب پا کر اطمینان کرنا اور خاموش ہونا۔

ست گورو ہماراج سے ایک سیکھ کا اپنی دختر کی شادی کے لیے درخواست کرنا اور ست گورو ہماراج کا اُسکی شادی کے واسطے کل سامان عطا فرمانا۔

ست گورو ہماراج نے مردانہ سے ایک دن فرمایا کہ جو من مکھ قوم بقال تیرے لڑکے کی شادی کے وقت میں بھاگیرتھ سیکھ کے ساتھ لاہور سے آیا تھا اور بعد کو کچھ مال سوداگری کا لیکر سنگلا دیب کو گیا تھا اب وہ شخص (سنو ماہ) راجہ کی نگری میں ہو اور اُسکی کیفیت اس طرح پر ہوئی ہو کہ جب وہ سیکھ اس ٹاک سے گیا تو اپنے ہنٹھ کے موافق عمل کرتا تھا یہ امر وہاں کے ملک والوں کے خلاف تھا اسوجہ سے وہاں کے راجہ تک اس شخص کی شکایت پہنچی راجہ نے اُسکو طلب کیا تو راجہ سے بھی اسنے اپنی مستقل مزاجی ہی بیان کی اور کہا کہ مجھکو ایسے ست گورو ہماراج کے درشن ہوئے ہیں کہ میرے دل کی سب بھر متا دور ہو گئی ہو لیکن راجہ نے اسے بیان کو کچھ نہ سنا بلکہ نافع اس شخص کو جیانا نہ سمجھ دیا۔

مضمون

تفاق وقت سے ایک وقت میں ایک گاسے کسی کچھ دین بھنس گئی اور اُسکے نکالنے کی بہت سی تدبیریں کی گئیں لیکن کسی طرح وہ نہ نکل سکی تب پند تون نے اباب تدبیر یہ سوچی اور بیان کی کہ اگر اسمید جگ کا پھل اسکو دیا جاوے تو البتہ یہ گاسے نکل آوے یہ شکر راجہ کو بہت تشویش ہوئی اور اپنے دل میں ٹھان لی کہ میں جان دید دھکا اور بغیر نکلے ہوئے گاسے کے کھانا نہ کھاؤں گا۔ اسوقت اس سیکھ نے جیلنا نہ سے کھلا بھیجا کہ اگر حکم ہو تو میں اسمید جگ کا پھل دون اسوقت راجہ مذکور نے دریافت کیا کہ تم نے اسمید جگ کب کیا تھا بجواب اسکے اس سیکھ نے کہا کہ میں تو روزمرہ ہی جگ کرتا ہوں۔ راجہ نے اس بات میں بحث نہ کی اور کہا کہ بہتر تھیں پھل دو تب اس سیکھ نے واہ گورو دیکھا اور کہا کہ یہ منتر پڑھ کر گاسے کو نکال دے یہ کہتے ہی فوراً ہی گاسے نکل آئی۔ یہ معجزہ اس اسم اعظم کا دیکھ کر راجہ کو بہت اعتقاد ہو گیا اور فوراً ہی راجہ نے اس سیکھ کو جیلنا نہ سے رہائی دی اور کہا کہ اپنے گورو کے مجھ کو بھی درشن کراؤ۔ یہ سیکھ اس سیکھ نے کہا کہ ابرت یلہ میں آپ واہ گورو واہ گورو چاہیے اور چارے سے ست گورو ہمارا راج انتر حامی ہیں جب تھاکر دلیہن میں خود اہش ہوگی تو ست گورو ہمارا راج بہن آکر درشن دیونگے۔

غرض کہ ست گورو ہمارا راج پر اسکا ایسا اعتقاد ہوا کہ اسنے ایک یاغیجہ بنوایا اور اُسہیں بہت خوبصورت و کم عمر کی لڑکیاں خدمتی و کارباری رکھیں اور انکو اس امر کی ہدایت کی کہ جو کوئی سنت خواہ سادھو آوے اسکا امتحان لو کہ وہ کیسا ہو پس جب ہدایت اپنے مالک کے وہ عورتیں ایسا ہی کیا کرتی تھیں۔ اتفاق وقت سے وہ باغ کہ جسکا نام تو لکھا تھا خشک ہو گیا اور بارہ برس اُسکو خشکی کی حالت ہی میں گذرے ست گورو ہمارا راج کے قدم مبارک جو نہیں اُس باغ کے گوشہ میں ٹھہرے فوراً ہی باغ مذکور سرسبز و شاداب ہو گیا۔ باغبانوں نے راجہ کو اس امر کی خبر دی کہ ایک فقیر کے قدم پڑتے ہی گل باغ ہرا ہو گیا یہ سنتے ہی راجہ نے اُن عورتوں کو حسب معمول حکم دیا کہ جاؤ اُنکی خدمت کر دو کہ جسکا منشا امتحان کا تھا ارشاد کے ساتھ ہی وہ عورتیں باغ میں آئیں اور اپنی آنکھیں دابرو چمکانے لگیں یہ کرشمہ دیکھ کر ست گورو ہمارا راج نے خبذ فرمایا کہ جسکے سنتے ہی اُن عورتوں کے دل برعکس ہو گئے بعد تھوڑی دیر کے ست گورو ہمارا راج ایک اور شبذ فرمایا کہ جسکے سنتے ہی اُن عورتوں کو برمجھ گیان ہو گیا اور پریش کی بھکتی میں ولین ہو گئیں وہ عورتیں جو وقت راجہ شیوناٹھ کے پاس گئیں تو اُنکی حالت دگرگون تھی راجہ یہ کیفیت دیکھ کر تعجب میں آیا اُن لوگوں نے راجہ سے کہا کہ آج ہم سمیوں نے ایسے سادھو کے درشن کیے ہیں کہ نال ہو گئیں ہیں شکر راجہ شیوناٹھ کو یقین آ گیا کہ ہونہ ہو گورو دانک جی صاحب ہی ہیں کہ جسکے درشنوں سے ایسے آوارہ مزاج کی عورتیں ایسی حالت کو پہنچیں۔

راجہ شیوناٹھ مذکور فوراً باغ نو لکھا پر جا پہنچا اور ست گورو ہمارا راج کو منسار کیا۔ ست گورو ہمارا راج نے

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۲۲ لغت ۳۲۲	۶۵	خیر و عافیت دریافت کی راجہ نے ست گورو ہماراج سے نام دریافت کیا جو قوت ست گورو ہماراج نے اپنا نام بتایا فوراً اُسکو یاد آیا کہ یہ نام تو ست گورو ہماراج ہی کا ہے اس نام کا کوئی دوسرا شخص اس نیا میں نہیں ہے بعد اسکے ست گورو ہماراج سے راجہ مذکور نے شہر میں چلنے کی درخواست کی ست گورو ہماراج نے دھرم سال بنوانے کے واسطے ارشاد فرمایا راجہ نے وہ بھی تعمیل کی بعد اسکے ست گورو ہماراج نے شیونا تھ راجہ کا بہت سخت امتحان لیا کہ جو وقت ساکھی پڑھنے کے معلوم ہوگا۔ تاہم راجہ شیونا تھ سب امتحانوں میں مستقل و برقرار رہا کہ جبکا نتیجہ یہ ہوا کہ ست گورو ہماراج نے راجہ شیونا تھ کو تمام ملک سنگلا دیپ کا راج بخش دیا۔ کہ جبکا نتیجہ یہ ہوا کہ راجہ شیونا تھ کی رسولی میں (لہ عس مسیح) صرف نمک کا روزمرہ صرف تھا و اسکے راجہ و پر جاسب کے سب ست گورو ہماراج کے سکھ ہوئے۔
۳۲۳ لغت ۳۲۹	۶۶	ست گورو ہماراج نے ایک پوتھی (پران سنگھی) دھن اچارن کی۔ اور یہ فرمایا کہ ہمارے دیس سے ایک سکھ آویگا اُسکو یہ پوتھی دیدینا۔ بعد چند عرصہ کے راجہ شیونا تھ مر گیا تو ست گورو ہماراج نے اُسکے پوتے (واسے سنگھی) کو گدھی عطا فرمائی۔ بعد اسکے وہاں سے جب ست گورو ہماراج کچھ آگے چلے تو سدھون سے کچھ ست سنگ ہوا اور بعد ست سنگ کے سدھ لوگ بھی متھا ٹیک کر رخصت ہو گئے۔
۳۲۴ لغت ۳۲۹	۶۷	ست گورو ہماراج تریا دیس لینے جہاں پر عورت راج کرتی تھی کہ جسکو کامرو دیس بھی کہتے ہیں تشریف لیگے اسوقت کی حکومت نور شاہ نامی ایک عورت کی تھی اتفاق سے مردانہ کو ایک عورت نے گرفتار کر لیا۔ سنگورو ہماراج انتر جامی تو تھے ہی فوراً مع بھائی بالے کے تشریف لیگے چنانچہ عورت مذکورہ اسوقت بانی کا گھڑا بھرا ہوا اپنے سر پر رکھے ہوئے لیے جاتی تھی۔ ست گورو ہماراج کی قدرت سے وہ گھڑا بانی کا اس عورت کے سر پر جم گیا اب تمام شہر کے جادوگر یکجا ہوئے اور ہزاروں میں نہیرین کین لیکن گھڑا مذکور اس عورت کے سر پر سے نہ ہلا آخر کار نور شاہ حکم کو جو قوت ست گورو ہماراج کی جبر ہوئی فوراً حاضر ہو کر قد مون پر رکھ دیا اور بہت کچھ سعادت کی۔ ست گورو ہماراج دیال روپ اور دیا کے سروپ تو تھے ہی اس عورت کے سر پر سے بھائی بالے کو حکم دیا کہ واہ گورو وکھ گھڑا اتار لو چنانچہ وہاں پھر کیا دیر تھی۔ بھائی بالے نے فوراً ہی تعمیل حکم کی چنانچہ وہاں تمام راجہ و پر جاسب ست گورو ہماراج کے سکھ ہوئے اور بعد اسکے ست گورو ہماراج وہاں سے رخصت ہوئے۔
۳۲۵ لغت ۳۵۲	۶۸-۶۷	ست گورو ہماراج ایک مقام پر تشریف لیگے کہ جہاں کا زمیندار سہمی (بھٹی) تھا اور پیشہ اسکا دھام رہنری و دیکیتی کا تھا اُس نے تمام اپنے ملک میں حکم جاری کر دیا تھا کہ جو کوئی سادھ و سنت آدے بجز میرے مکان کے اور کسین جگہ نہ پاوے ورنہ کل مال و اسباب اُس شخص کا کہ جو سادھ و سنت کو اپنے بیان ٹھہرا دیا گیا سرکار سے

نمبر صفحہ	نمبر ساری	مضمون
۳۳۹ تا ۳۴۰	۶۰-۶۱	<p>خبط کر لیا جادو گیا اور اسکی وجہ یہ ہو کہ اُس زمیندار نے باوجود ایسے پیشہ کے اپنے مکان پر ایک سنگو جاری کر رکھا تھا اور کل سادہ دست کو کھانا دیا کرتا تھا غرض کہ ست گورو ہماراج اس مقام پر تشریف لیگے تو وہاں کے کل آدمیوں نے موافق حکم حاکم کے ست گورو ہماراج کو کہیں ٹھہرنے نہ دیا آخر کار سنگو ہماراج اُس جہی زمیندار کے مکان پر تشریف لیگے۔ ست گورو ہماراج کے درشن کرتے ہی اُس جہی زمیندار کا کچھ اور ہی رنگ ہو گیا اُسے ست گورو ہماراج کی خدمت کی اور ست گورو ہماراج کا سیکھ ہوا۔ اسوقت سنگورو ہماراج نے تین بائین لیے راست گفتاری۔ نمک حلائی۔ غریب پروری۔ ان باتوں پر عمل کرنے کی ہدایت کی چنانچہ اُسے عرض کیا کہ بہت بہتر اور اہل عمل کرنے لگا۔</p> <p>ایک دن ایک راجہ کے مکان پر جہی زمیندار مذکور واسطے چوری کے گیا اور اپنی چوری کے فن کے موافق بہت کچھ زور و پوشاک سے آراستہ ویراستہ ہو کر گیا دربان نے دریافت کیا تو جہی زمیندار نے اپنے ست گورو ہماراج کے ابدیش کے موافق راست گفتاری کی اور کہا کہ چوری کے لیے جاتا ہوں۔ ایسی تقریر سنگو دربان دھوکھا کھا گیا اور سمجھا کہ یہ شخص اگر چہ رہوتا تو خود اپنی زبان سے اپنے تین چور نہ کہتا کچھ مزامت نہ کی اور جانے دیا۔</p> <p>جب بھی زمیندار مذکور چوری کے موقع پر پہنچا تو اُس مقام پر راجہ کے لیے کوئی نکلین شور کھی نہی نہیں لڑھ پڑ گیا اور ہاتھ منٹھ میں لگایا تو پھر ست گورو ہماراج کی ہدایت یاد آئی کہ اب اسکا نک کھا کر نکلو امی نہ کرنی چاہیے چوری سے باز آیا اور اپنے مکان کو واپس گیا۔</p> <p>جب صبح ہوئی اور راجہ کو اس امر کی خبر ہوئی کہ نقب وغیرہ سب چوری کا سامان ہو گیا لیکن کوئی دسباب چوری نہ گیا اسکا کیا سبب ہو تب راجہ نے یہ مشہرہ کرایا کہ اگر چہ حاضر آدے تو اسکا قصور معاف ہو یہ خبر سنگو بھی زمیندار چور مذکور راجہ کے دربار میں حاضر ہوا اور بوقت دریافت اپنے سنگورو ہماراج کی ہدایت صاف صاف بیان کر دی اور عرض کیا کہ ان تین باتوں پر میرا عمل ہو۔</p> <p>ست گورو ہماراج کی کراپاسے اُس راجہ نے جہی چور کو وزیر اعظم اپنا بنالیا۔ ست گورو ہماراج کی ہدایت پر عمل کرنے سے یہ نتیجہ ہوا۔</p> <p>ست گورو ہماراج کی ثنا و صفت اُس راجہ نے زبانی بھی زمیندار کی سنگو بہت مشتاق ہوا اور چونکہ اُس راجہ کے کوئی اولاد نہ تھی لیکن جہی زمیندار کے کہنے سے راجہ و رانی نے ایک روز سنگت میں جا کر اولاد کی دعا در خواست کی چنانچہ بعد سیاد مہودہ راجہ کے مکان میں دختر پیدا ہوئی باوجود وقفیت کے راجہ نے اُس دختر کو لڑکا فیضے بسر مانا اور اُسکو اولاد نہی نہی تصور کیا و جانا اور بیان تک اپنا اعتقاد بچتے کیا کہ اُس دختر کی شادی بجائے پسر کے قرار دیکر ایک دوسری جگہ برات لیگیا اثناء راہ میں اُس دختر کو کو جو</p>

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۲۲۹ نمبر ۲۵۲	۶۸-۶۹	<p>فریضی پسر تھا ایک ہرن نکلا کہ جبکہ پیچھے اُسے اپنا گھوڑا ڈالا اور اُسی کے پیچھے باپ نے بھی گھوڑا دوڑایا اور ایک بیابان میں ست گورو مہاراج کے درشن پانا آخر کار انجام یہ ہوا کہ وہ دختر بچا سے پسر کے ہو گئی اور اُسین علامتِ مردی کی پیدا ہو گئی اور بعد کو شادی کر کے دولہن اپنے گھر لایا۔</p> <p>ست گورو مہاراج کی خدمت میں کلہنگ بہت بھیاںک روپ سے آیا اور ست گورو مہاراج کے بند سنگ آدمی کا روپ دھارن کیا اور یہ بیان کیا کہ میرے زمانہ میں جو شخص ان دو باتوں سے - زمانہ کاری - زبان - سے بچے گا اُسکو البتہ چھوڑ دینا اور نہ سب کو اپنے زیرِ حکومت لاؤنگا۔ بعد اسکے کلہنگ مذکورہ ست گورو مہاراج کا سیکھ ہوا اور یہ اقرار کیا کہ جہاں پر شگورہ مہاراج کے بند پڑے جاویں گے ہتھارہ دہان میرا اثر نہ ہوگا یہ اقرار کر کے رخصت ہو گیا۔</p>
۲۵۲ نمبر ۲۵۲	۶۹	<p>شگورہ مہاراج نے ایک وقت میں ایک بڑھئی کے مکان پر جا کر قیام فرمایا اور بوقتِ رمانگی اُسکے تمام برتن کہ جو رسمی گھر بہت کے ایسے تھے و نیز دیگر اسباب چار پائی وغیرہ ست گورو مہاراج نے اُسکا کھلی اسباب و نیز بنگ وغیرہ توڑ پھوڑ ڈالا۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج نے مثلِ سدا مان کے اُسکو بھی نہال کر دیا اور تمام اسباب و نیز مکان وغیرہ اپنے قدموں کی برکت سے سب سونے و جواہرات کے کر دیے۔</p> <p>یہ خبر سنکر اور یہ سچہ ست گورو مہاراج کا دیکھ کر تمام بستی ست گورو مہاراج کی سیکھ ہو گئی۔</p>
۲۵۲ نمبر ۲۵۶	۷۰	<p>ست گورو مہاراج کی خدمت میں اُسی بستی کا ایک لڑکا کہ جبکہ عمر صرف سات برس کی تھی بلاناغہ و بڑھ حاضر ہوا کرتا تھا ایک دن ست گورو مہاراج نے اُس سے دریافت کیا کہ یہ ست سنگ تھکوا کیونکر اچھا لگتا ہو یہ بات سنکر اُس نے عرض کیا کہ ایک دن مجھ کو میرے باپ نے مجھے آگ جلانے کو کہا تھا تو اُس نے آگ کے میں نے دیکھا تھا کہ پہلے جھوٹی جھوٹی لکڑیوں میں آگ لگے اور اُس آگ سے بڑی لکڑیوں میں آگ پہونچی۔ یہ کیفیت دیکھ کر تھکوا گیان ہوا کہ جھوٹی عمر میں اگر میں سنئون اور مہاتماؤں کا ست سنگ کرونگا تو بڑی عمر میں مجھ کو بڑا فائدہ ہوگا ایسے میں روزمرہ حاضر ہوتا ہوں یہ کیفیت اُس نے دیکھ کر ست گورو مہاراج نے اُسکو سیکھ کیا اور ست گورو مہاراج وہاں سے رخصت ہو گئے۔</p>
۲۵۲ نمبر ۲۵۸	۷۱	<p>ست گورو مہاراج اُس مقام پر تشریف لے گئے کہ جہاں پر (جواؤن) کی عمارت تھی۔ ست گورو مہاراج نے مردانہ سے اُن جواؤن کی کیفیت بیان کی کہ پہلے ایک راجہ بیان آیا تھا اُس راجہ کی اسنے دعوت کی تھی اُس دعوت کے وقت میں اسکے بیان اسقدر سامان ہم پہونچا یا گیا تھا کہ بہت سا بچ گیا تھا جبکہ دوسرا راجہ بیان آیا تو کھل سامان وہ بچا ہوا اس راجہ کی دعوت میں صرف کیا گیا۔</p>
۲۵۲ نمبر ۲۵۸	۷۱	<p>ست گورو مہاراج ایک بڑھئی کے مکان پر کہ جسکا نام جھنڈا تھا تشریف لے گئے اور اتفاق وقت سے اُسکے مکان پر کچھ سامان نہ تھا ایسے بڑھئی مذکور سنئون کی خدمت کے واسطے بستی میں بھیک مانگے گیا اور اتفاق</p>

بستی میں بھی کچھ نہ پایا۔

۷۱

۳۵۸ نمبر

اتفاق سے اس بستی کے راجہ نے پہلوانوں کی کشتی کرائی تھی اور وہی دن کشتی ہونے کا مقرر کیا تھا اور یہ شرط قرار دی تھی کہ جو پہلوان جیتے گا اسکو مبلغ ۱۰ روپیہ اور جو ہار جاوے گا اسکو مبلغ ۵ روپیہ انعام دیا جاوے گا۔ جھڑانے اس نیت سے کہ بلا سے ہار تو جاوے گا لیکن ہارنے پر بھی مبلغ پچاس روپیہ انعام پاؤں گا اسہین سنتوں کی سیوا ہو جاوے گی اکھاڑے میں جا پہنچا اور تاملی پہلوان سے اپنی کیفیت مفصل کہ سنائی کہ میں صرف سنتوں کی خدمت کرنے کے لیے نکلا ہوں اکھاڑے میں آیا ہوں یہ سنکر اس تاملی پہلوان نے اس نیت سے کہ یہ صرف سنتوں کی خدمت کے لیے اکھاڑے میں کشتی کرنے آیا ہے بنا ہاں توڑ کر خود ہی گر پڑا اور جھڑا کو مبلغ دو سو روپیہ انعام کے ملے۔

ست گورو ہماراج نے دونوں کو سد گتی غشی اور دونوں کمت پھل کو پراہت ہوئے۔

۷۲

۳۶۵ نمبر

ست گورو ہماراج (میان میٹھے) کو جو (عبدالرحمان) کے مرید تھے انکے بیان تشریف لیگے۔ سنگورو ہماراج سے شاہ عبدالرحمان سے ملاقات ہوئی اور شاہ عبدالرحمان نے میان میٹھے اپنے مرید سے سنگورو ہماراج کی تعریف کی چنانچہ میان میٹھے ست گورو ہماراج کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ست گورو ہماراج کے شاہ سنگر ایک شبہ میں شک کیا کہ ہمارے مذہب میں صرف چودہ طبق زمین اور چودہ طبق آسمان کہتے ہیں اور ست گورو ہماراج لاکھوں بلکہ بے انتہا بیان فرماتے ہیں اپنے مرشد سے جا کر کہنے شک کو بیان کیا یہ سنگر شاہ عبدالرحمان نے اپنے مرید میان میٹھے کا اطمینان کر دیا اور اسکو ست گورو ہماراج کی خدمت میں در معافی قصور کے حاضر لائے باوجود ان باتوں کے میان میٹھے کا دل صاف نہ تھا اسلئے شک ہی باقی رہا ایک وقت میں میان میٹھے اپنی جگہ پر کہ اُسٹھے کہ ہم ست گورو ہماراج کو مثل لیمو کے پھونڈیو بیٹھے۔

ست گورو ہماراج کا پھر میان میٹھے سے ملکر انکا غور و دور کر دیا اور انکے دل کا شک جاتا رہنا۔

ست گورو ہماراج نے اس مقام پر (ایک کتاب حاضر نامہ) فرمایا اور میان میٹھے کو سنایا کہ جسکو سنگر میان میٹھے ست گورو ہماراج کے قدموں پر گر پڑے اور تنہا میکا بعد اسکے سنگورو ہماراج دہان کے رخصت ہو ست گورو ہماراج (دھانسری) دیس میں تشریف لیگے اور وہاں پر ایک شخص سمس (سودی کو) کا یہ خیال کرنا کہ ست گورو ہماراج ہر رات ربے جو دریا کے کنارے پر جاتے ہیں شاید خواجہ خضر سے ہر بات کے لیے پھل پاتے ہیں پس بہتر ہو کہ میں بھی خواجہ خضر ہی کی خدمت کروں کہ مثل ست گورو ہماراج کے ہو جاؤں یہ سوچ سمجھ کر دریا کے کنارے ہر روز جاتے لگے۔

۷۳

۳۶۵ نمبر

ایک دن خواجہ خضر سے اور (سودی گس) سے ملاقات ہوئی آپس میں جبہ دریافت حال ہوا تو خواجہ خضر نے کہا کہ میں ست گورو ہماراج کے درشنوں کے لیے حاضر ہوا کرتا ہوں کیونکہ پریشتر میں اور گورو نانک جی

نہایت جہ سادگی	نہایت جہ سادگی	مضمون
۳۶۸	۷۳	کچھ بھی فرق نہیں ہے یہ سنکر سودی کیہو ست گورو ہماراج پر اعتقاد لایا اور وہ تمام وہان کے لوگ سب کے سب ست گورو ہماراج کے یکہ ہوئے۔
۳۶۹	۷۴	ست گورو ہماراج کے ہزار ہا سچرہ روز بروز ہوتے رہے۔ بعد اسکے ست گورو ہماراج (سابق دیس) کو تشریف لینگے اور ایک راجہ کے باغ میں جا کر فروکش ہوئے باغبان نے ست گورو ہماراج کی خبر راجہ سے جا کر سنائی چنانچہ راجہ نے واسطے امتحان کے بہت سی عمدہ چیزیں بھجوائیں خوش رو ست گورو ہماراج کی خدمت میں بھیجیں چنانچہ عورتیں مذکورہ ست گورو ہماراج کی خدمت میں پہنچ کر اپنے ناز و کرشمہ دکھانے لگیں آنکھیں و بھوین بچانے لگیں انکی یہ حالت دیکھ کر ست گورو ہماراج نے مشہد فرمایا کہ جسکو سنکر اُنکے دلوت پر اثر ڈکایا کہ نور آہی تمام عورتیں پاٹ لگیں اور اپنے راجہ سے جا کر ست گورو ہماراج کی تعریف کہ سنائی یہ سنکر راجہ نے رانی صاحبہ کو سنکر و ہماراج کی خدمت میں بھیجا۔
		اب یہ ماجرا سننے کے قابل ہو کہ اُس رانی کے لڑکی پیدا ہوئی تھی بغرض اسکے کو راجہ ہماری طرف سے دلگنی نکلتے اُس دختر کو بہر مشہور کیا تھا اُس دختر کو قیمتی ہوئی ست گورو ہماراج کی خدمت میں رانی مذکورہ گئی اور ست گورو ہماراج سے اپنی سرگذشت کا قصہ سنائی اُسکی کیفیت سننے ہی ست گورو ہماراج نے اُس دختر کو بہر بنا دیا بعد اسکے رانی مذکورہ ست گورو ہماراج سے رخصت ہو کر اپنے راجہ کے پاس آئی اور اگر اپنی سابقہ محل داستان یعنی مخفی رکھنے دختر اور مشہور کرنا بہر و نیز ست گورو ہماراج کا سچرہ کہ اب یہ بہر موجود ہے بیان کیا یہ سنکر ست گورو ہماراج کی خدمت میں خود راجہ بھی حاضر ہوا۔ اُس وقت ست گورو ہماراج نے مشہد فرمایا کہ سنکر راجہ سنکر و ہماراج کا معتقد ہو گیا۔
		ست گورو ہماراج اُسی سابق دیس میں مقیم ہی تھے کہ وہان کے کاشتکاروں کو پانی کی ضرورت ہوئی اور اُس ملک کا بہ دستور تھا کہ جوقت پانی کی ضرورت ہوتی تھی رعایا وہان کے راجہ سے درخواست کرتی تھی اور راجہ ان لوگوں کی درخواست منظور کر کے پانی برساتا تھا چنانچہ اُس روز بھی جیسے ہی رعایا نے پانی کے لیے درخواست کی پانی برساتا گیا راجہ کے حکم میں پانی برساتا تھا یہ کیفیت دیکھ کر ست گورو ہماراج تین کوس پر وہان سے اُٹھ کر چلے گئے اور فرمایا کہ چونکہ بیان کے لوگوں کے کام صرف راجہ ہی سے حاصل ہوتے ہیں ایسے یہ لوگ پر مشرک جانتے ہی نہیں ہیں پس یہ شہر غارت ہونے کے لائق ہے یہ کہہ کر ست گورو ہماراج وہان سے اُٹھ کر چلے ہوئے ویسے ہی پانی برساتا نہ ہو گیا اب پھر لوگوں نے راجہ سے جا کر درخواست کی چنانچہ راجہ نے اپنے اعتقاد کے موافق (اندر) کے مندر بہت پڑھے لیکن کچھ کارگر نہ ہوئے اور ست گورو ہماراج جس کھیت میں اُگر میٹھے اُس کھیت کا کاشتکار ست گورو ہماراج کی خدمت کیا کرتا تھا ایک دن اُس کاشتکار نے ست گورو ہماراج سے پانی نہ برسنے کی شکایت کی یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا

نمبر صفحہ	نمبر ساری
۳۶۷ لغات ۳۷۷	۷۴
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۷۵
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۷۶
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۷۷
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۷۸
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۷۹
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۸۰
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۸۱
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۸۲
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۸۳
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۸۴
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۸۵
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۸۶
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۸۷
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۸۸
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۸۹
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۹۰
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۹۱
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۹۲
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۹۳
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۹۴
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۹۵
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۹۶
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۹۷
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۹۸
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۹۹
۳۷۷ لغات ۳۷۷	۱۰۰

مضمون

کہ اپنے راجہ سے جا کر گویا اب اس کے اُس کا شتکار نے کہا کہ اسے مہاراج اب تو اپنے راجہ سے کہہ چکی اور ملکہ راجہ بھی تدبیر کے خاک گیا اُس کی تدبیر بھی اب کچھ کام نہیں کرتی یہ سنکر ست گورو مہاراج اُس کا شتکار سے ارشاد فرمایا کہ اب تم پریش کرنا یاد کرو اور اُس سے بانی کی درخواست کرو جو کہ وہ پریش کو جانتا بھی نہ تھا اسوجہ سے کاشتکار نہ گورو دریافت کرنے لگا کہ اسے مہاراج پریش جو کہ آپ کہتے ہیں وہ کون ہے اور کہاں کا راجہ ہے۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تم کھیت جو تو اور ختم ریزی کرو اگر بغیر بانی کے تمہاری کھیتی اُس کے تو تم جانتا کہ کوئی پریش ہے یہ سنکر اُسے ست گورو مہاراج کے ارشاد کے مطابق عمل کیا اور اُس کو دیکھتے ہی اور دن نے بھی عمل کیا جہاں ہی زمین ست گورو مہاراج کی کرپا سے بغیر بانی ہی کے سبوں کی کھیتی اُگی یہ کیفیت سنکر دیکھ کر وہاں کے کل راجہ و پر جاست گورو مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوئے ست گورو مہاراج نے ایک کاشتکار سے کہا کہ بھلا دیکھو تو تمہارے کھیتی کا کیا حال ہو جا کے اُس کاشتکار نے ایک درخت اُگھا کر دیکھا تو وہ خون کے نیچے آگ موجود ہے یہ معجزہ سنکر مہاراج کا دیکھ کر کل راجہ و پر جاست گورو مہاراج کے سکھ ہوئے بعد اس کے ست گورو مہاراج اُن سے رخصت ہوئے ست گورو مہاراج عرب دیس میں تشریف لینگے کہ جہاں کا راجہ بھی (راجہ درو) تھا اُس ملک کا مذہبی فرض یہ تھا کہ اگر ہندو مذہب کا کوئی آدمی تو وہ قتل کیا جاوے اس فعل کو جو اسے عذاب کے ثواب سمجھتے ست گورو مہاراج کو ایک روز آکا س بانی نے وحی آسمانی کلام ربانی اسطرح ہوا کہ اُس ملک میں بڑا ظلم چم ہوتا ہے تم جا کر وہاں کے لوگوں کی رہبری کرو اور بعد اس کلام آسمانی کے ایک حد و حلقہ بھی آسمان سے ست گورو مہاراج کے واسطے اُترا کہ اسکو بہن کر اُس ملک کو جانا اور حلقہ مذکورہ پر پانچ قسم کے قدرتی عوارض تھررتے چنانچہ ست گورو مہاراج اُس آکا س بانی کو سنکر اور اُس حلقہ کو پھنکر عرب دیس میں تشریف لینگے جو وقت وہاں کے بادشاہ کو یہ خبر ہوئی حکم دیا کہ وہ حلقہ فقیر کے بدن سے اُتار لے اور ارشاد کے ہوتے ہی سب لوگ ست گورو مہاراج کی خدمت میں آئے اور ست گورو مہاراج کے جسم سے حلقہ مذکورہ اُتارنا چاہا تو اُسکی صفت بھی تھرتی ہی تھی کہ نہ اُتارے سے اُتر سکتا تھا اور نہ پھاڑنے سے پھٹ سکتا تھا ملازمان راجہ مجبور ہو کر راجہ سے معذہر ہوئے کہ اُس فقیر کے بدن سے وہ حلقہ نہ اُترتا ہے نہ پھاڑے سے پھٹتا ہے۔ یہ سنکر اُس راجہ نے حکم دیا کہ اُس فقیر کو دریا میں ڈبو دو چنانچہ لوگوں نے دریا ہی کیا لیکن ست گورو مہاراج کو دریا میں بھی کچھ ضرر نہ پہونچا بعد اسکے اس راجہ نے حکم دیا کہ اُس فقیر کو آگ میں جلا دو ملازمان شاہی نے وہ بھی کیا لیکن ست گورو مہاراج کو آگ کا بھی کچھ اثر نہ ہوا یہاں تک کہ سات دن تک ست گورو مہاراج کے روبرو آگ جلتی رہی آخر کار بادشاہ نے حکم دیا کہ فقیر کو زمین میں دفن کر دو چنانچہ ہوا خواہاں سرکار عرب دیس نے وہ بھی کیا لیکن ست گورو مہاراج کو

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۷۹ غایت ۳۷۹	۷۵	<p>دہان بھی کچھ غم نہ ہو چکا بلکہ زمین سے خود بخود باہر آگئے بعد اسکے بھر بادشاہ خدا فراموش غور کے لشکر کا مدہوشش آخرت سے بیہوش نے حکم دیا کہ میرے سامنے لاکڑاؤں فقیر کو تلوار سے قتل کرو چنانچہ وہ بھی کیا لیکن ست گورو ہماراج پر ذرا بھی ہتھیار کا رگر نہ ہوا پھر بھی اُس مدہوش کو ہوش نہ آیا اور حکم دیا کہ اس فقیر کو سولی پر چڑھا دو چنانچہ لوگوں نے وہ بھی کیا لیکن یہ سب چیزیں تو اُسے صانع کی صنعت نہیں اسنے اُسکو کیا مغرت تھی اسی وجہ سے بروقت سولی دینے کے اُسکی لکڑیاں کسر ہونے لگیں یہ کیفیت دیکھ کر اُس بے عقل کو کچھ عقل آئی اور ست گورو ہماراج کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اپنی گستاخی کی معافی کا امیدوار و غواستگار ہوا چونکہ ست گورو ہماراج دیال کی مورت تھے ہی اُسکو ہدایت کی کہ تم آدمیوں کا مارنا چھوڑ دو چنانچہ بادشاہ مذکور ست گورو ہماراج کے ارشاد کا تابعدار ہوا اور اقرار مستحکم کیا۔ اُسوقت ست گورو ہماراج نے اُسکو سکھ کیا بعد اسکے ست گورو ہماراج دہان سے رخصت ہوئے اور آگے کو تشریف لیگے۔</p>
۳۷۹ غایت ۳۸۲	۷۶	<p>ست گورو ہماراج ایک مقام پر تشریف لیگے جہاں ایک شخص اسمی (داولی کھتری) رہتا تھا۔ ایک دن مردانہ مارے بھوکہ کے یحییٰ ہوا تو ست گورو ہماراج نے اُسکو اجازت دی کہ تو شہر میں جا چنانچہ ارشاد کے بموجب مردانہ مذکور شہر میں گیا اور ست گورو ہماراج کی بدولت مردانہ مذکور نے اُس شہر میں بہت کچھ پایا چنانچہ وہ سب سامان ست گورو ہماراج کی حضور میں حاضر لایا اسوقت شگورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ پوجا کا دھن کھانا بہت ہی منع ہے بلکہ زہر کے مانند تاثیر رکھتا ہے جو لوگ گورو دھن دہا کا دھن کھاتے ہیں وہ بلا تامل زک کو جلتے ہیں۔</p>
۳۸۲ غایت ۳۸۶	۷۷	<p>بعد اسکے ست گورو ہماراج دہان سے رخصت ہو کر کے چلے اور وہ راستہ بہت ہی اُجاڑ تھا اور مردانہ بھوکہ سے بیٹاب تھا اُسوقت میں ست گورو ہماراج نے مار کے درخت سے حکم دیا کہ اے مردانہ تو اس سے پھل کھائے لیکن باندھنا نہیں۔ ارشاد کے ساتھ ہی مردانہ نے خوب پھل کھائے اور باندھ بھی چنانچہ دوسرے دن جب مردانہ کو بھوکہ لگی تو وہی پھل نکال کر خوب کھائے چونکہ بلا اجازت وہ پھل مردانہ باندھ لایا تھا اسلئے کھاتے ہی مردانہ بیمار ہو کر سخت لاچار ہوا اور بیٹاب ہو گیا جب خبر شگورو ہماراج کو معلوم ہوئی تو ست گورو ہماراج نے اُسی مار کے پھلوں سے ایک پھل اور اپنے ہاتھ سے توڑ کر کھلایا کہ جس سے مردانہ فوراً ہی صحت ہو گیا اور ست گورو ہماراج نے مردانہ کو آخر کار ایک دھن یعنی بولی بتائی کہ جس سے بھوکہ جاتی رہی۔</p>
۳۸۶ غایت ۳۸۶	۷۸	<p>ست گورو ہماراج ایک سکھ کے مکان پر پہنچے کہ جو بہت ہی محتاج تھا لیکن ست گورو ہماراج کا پورا بھگت تھا پہلے دن تو اُس سکھ نے اپنے سر کے بال اتار کر اور اُسکی سیلی بنا کر اور فروخت کر کے</p>

نمبر صفحہ	نمبر سہ کھی	مضمون
۳۸۳ تا ۳۸۶	۷۷	اسکی قیمت سے ست گوردھاراج کے بھڈارہ کا سامان کیا اور جب بھڈارہ قریب تیاری کے تھا تو اسکی عورت کسی ضرورت سے باہر گئی تو اٹھکا لڑکا آگ میں گر کر مر گیا۔ اُس سیکھ کی عورت نے اس امر کو اس غرض سے پوشیدہ رکھا کہ شاید اس وجہ سے سب لوگ بھوجن نہ کریں اور اب میرے مکان میں دو سراسامان بھی موجود نہیں ہے لیکن ست گوردھاراج انترجامی تو تھے ہی جسوقت بھڈارہ پر آب تشریف لینگے تو اُس لڑکے کو آداد دی اور نام اُسکا لیکر پکارا چنانچہ لڑکا مذکور فوراً ہی زندہ ہو کر اگیا اور ست گوردھاراج کے چروٹن میں گر کر مٹھا ٹیکا۔
		دوسرے دن پھر اُس سیکھ کے پاس کچھ نہ تھا اسیلے اُس سیکھ نے اُسی لڑکے کو فروخت کرنے کا ارادہ کیا چونکہ ست گوردھاراج انترجامی تو تھے ہی اُس لڑکے کو اپنے پاس بٹا کر پوچھا کہ تیرے والدین تجھ کو فروخت کرنے کو لیے جاتے ہیں اب جو کام مالک بنا دینگا تو وہ کرے گا۔ اُس نے جواب دیا کہ جی ہاں جو آپ کام بنا دینگے وہی میں کر دینگا اُسکی باتیں سنکر ست گوردھاراج نے زنگار کے آگے بہت سی استی کی اور اُن سکھوں کو اپنے گلے لگایا۔ بعد اسکے
۳۸۶ تا ۳۸۸	۷۸	ست گوردھاراج اُس شخص کے پاس تشریف لینگے کہ جو اکثر سادہ و سنت کی سیوا و خدمت کرتا تھا اور بوقت رخصت کے اُسے دریافت کرتا تھا کہ سادھوں کے لئے کیا بھل ہو چنانچہ اُس شخص نے حسب عادت اپنے ست گوردھاراج سے بھی دریافت کیا ست گوردھاراج نے اُسکو ایک مقام پر بھیجا کہ وہاں جا کر اُسکو اطمینان دے اور وہی ہو گیا اور جبکہ ذریعہ سے اطمینان ہوا اُس نے یہ کہہ سنایا کہ ہم مہاپاتی آدمی تھے کہ جبکہ نتیجے سے کوڑے کا جہنم پایا تھا اور تم نے سادھو کے درشن کیے اور تمہارے درشن سے مننے کیے اُسکا بھل ہو گیا یہ کہ پہلے دن کے درشن سے کوڑے کے جسم سے ہلکے بگلے کا جسم ملا اور تیسرے ہی دن ہنس کا جسم پراپت ہو گیا اور آج چوتھے ہی دن آدمی کا جسم پراپت ہو گیا پس تم سمجھو کہ سادھو کے درشن پانے والے کے درشن پانے سے اسقدر بھل ہو تو جو لوگ سادھو کے درشن کرتے ہیں اُنکو کس قدر بھل ملتا ہو گا بلکہ بیان باہر ہو ست گوردھاراج پورب دیس میں تشریف لینگے وہاں پر کچھ لوگ گوبند لوک کے آکر ست گوردھاراج سے ملے اور چند سوالات کیے جسکا نتیجہ یہ تھا کہ مکت کس طرح ہوگی اُنکے سوالات کا جواب سنکر وہاراج نے فرمایا کہ بغیر ست گوردھاراج کے مکت یعنی نجات کسی طرح نہیں مل سکتی ہے یہی ایک تدبیر بہتر ہے کہ ست گوردھاراج سے ملکر نام کا سحر نہ کرے۔
۳۸۸ تا ۳۹۰	۷۹	ست گوردھاراج دودھ دیس میں ایک مقام پر جا پہنچے جہاں پر ایک گھڑی بڑا دولت ور رہتا تھا اور دوام نیک کام ہی میں مصروف رہا کرتا تھا بلکہ سدا برت بھی اُس شخص کا جاری تھا ست گوردھاراج کو دیکھ کر فوراً ہی حاضر ہوا اور بڑی سیوا و خدمت ست گوردھاراج کی اُس نے کی چنانچہ سنکر وہاراج بھی اُس پر بہت مہربان

نمبر صفحہ	نمبر سلسلہ	مضمون
۳۹۰	۷۹	وہ دو لختہ مذکور بعد درشن ست گورو مہاراج کے مہر گیا اسوقت اسکے خاندان واسے ست گورو مہاراج سے کہنے لگے کہ اب آپ ایسی کر یا فراموش کہ اسکی گفت ہو جاوے کہ آپ کے درشن سے یہ شخص فضا بٹ چکا ہے اسوقت ست گورو مہاراج نے ایک شب فرمایا اور بردان دیا کہ جس شخص کے سنگار کے وقت یہ بند پڑھا جاوے گا وہ شخص ضرور ہی پریم دھام کو چلا جاوے گا۔
۳۹۱	۸۰	ست گورو مہاراج (پٹھان دیس) میں جا پہنچے پٹھان بڑے میں ایک حجرہ بنا ہوا تھا اور اُس حجرہ میں ایک پٹھان آکر اپنی مذہبی مجلس کی کرنا تھا ست گورو مہاراج بھی اُس حجرہ میں بیٹھے جب وہ پٹھان اُس حجرہ میں آیا اور اپنی مجلس جمائی تب ست گورو مہاراج سے اسے تو اسے ست گورو مہاراج سے ملنے کا سبب دریافت کیا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسطرح نجات نہیں ہوتی کہ بیان پر بیٹھ کر گھنٹہ دو گھنٹہ کتا میں پڑھو اور شب روز دو کو بارو یہ سنگار اُس پٹھان نے کیا کہ میں تو ایسا ہی ہونے کے واسطے خدا کا کیا کرتا ہوں۔ یہ سنگار ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ایسے فعلین سے نجات ہوگی پٹھان مذکور معقول ہو گیا اور اپنی سانی چاہی اور سنگار مہاراج کا سیکھ ہو گیا۔
۳۹۲	۸۱	اُس مقام پر ست گورو مہاراج نے نو مہینہ قیام فرمایا جب ست گورو مہاراج وہاں سے چلنے لگے تو اُس پٹھان نے ست گورو مہاراج سے کوئی نشان طلب کیا چنانچہ ست گورو مہاراج نے کراہ پر شاد کراہ اور اُس پٹھان کے ہاتھ سے چدر چڑھوائی بعد اس کے جب چدر اٹھوائی تب پٹھان لگا ہوا پٹھان نے نشان پایا اسوقت ست گورو مہاراج نے بردان دیا کہ تم جب اپنے بھانسنے سے کراہ پر شاد کرو گے تو پر شاد پر پتھر ہو جاوے گا تو تم یقین کرنا کہ یہ معقول بارگاہ ہو گیا۔ چنانچہ اُس ملک میں آج تک پتھر پر شاد ہر عرصہ میں مقبول بارگاہ کا نشان بنا ہوا ہے جس پر شاد پر نشان نہ دہنیں ہوتا ہے وہ تقسیم نہیں کیا جاتا ہے۔
۳۹۳	۸۱	ست گورو مہاراج سے گوبند لوک کے کچھ لوگوں نے سوالات کیے کہ جسکو جب ست گورو مہاراج نے معقول فرمایا کہ جسکو سنگار گوبند لوک کے لوگوں نے ست گورو مہاراج کے مذہب میں ہرگز کرنا تھا۔
۳۹۴	۸۲	ست گورو مہاراج نے ایک ہرن کو دیکھا کہ جو کھ کی حالت میں ہے۔ کے واسطے کہ میں جا کر بھنس گیا۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج نے ایک (بھڑا) کو دیکھا کہ ایک ہرن میں جا کر کھانسی سے بھنس گیا۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج نے دیکھا کہ ایک مچھلی چارہ کے تالے سے حال میں بھنس گئی۔
۳۹۵	۸۲	(ان سب کو دیکھا کہ ست گورو مہاراج نے اپنے دل کو سمجھا یا کہ تو بھی اسطرح ایسے حال میں بھنسا ہوگا بعد اسکے۔ ست گورو مہاراج نے ایک نالہ کو دیکھا کہ وہ تالے سے علیحدہ ہوتے ہوئے دیکھا کہ وہ کسی رخ جاتا ہے اور نالہ کٹنے کسی اور جانب ہوا سکو دیکھا کہ اپنے دل میں کہا کہ اسطرح تو بھی پریش سے جدا ہو گیا لیکن چاہیے کہ جیسے نالہ دیکھ سے کب ملتا ہے تو بھی اُس پریش سے کب ملے وہ نہ چڑا اسی جون میں رہنا پھرے گا۔

آویں کے لئے
کہ درشن سے
دراختہ ہو جائے
مجتب ہو کر
۵

ست گورو مہاراج

نمبر صفحہ	نمبر سائیکھی	مضمون
۳۹۹	۸۳	<p>ست گورو مہاراج ایک شہر میں تشریف لینگے جہاں پر ایک فقیر (سودہ سوہاگن) رہتا تھا اور اُس نے تمام لوگوں سے یہ خبر مشترک کر رکھی تھی کہ ہر جائزات کو میرا شہر ہر مہرے مکان پر آتا ہے اسلئے میں کیوں اُس زاپنا منہ دکھاؤں گا۔</p> <p>شکر و مہاراج اتفاق سے جب اُس شہر میں تشریف لینگے وہ شب چاندنی اور اُس کے مکان پر پڑا بھاری میلہ تھا باجے وغیرہ بج رہے تھے ست گورو مہاراج بھی وہاں تشریف لینگے اور اُس کے اندر جانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے منع کیا آخر کار ست گورو مہاراج نے اُس فقیر کو بھی اطلاع کرائی کہ ایک فقیر تمہارے درشنون کو آئے ہیں لیکن اُس سودہ سوہاگن نے ست گورو مہاراج کے درشن سے انکار کیا اور کہلا بھجا کہ آج میں اپنا منہ کسی کو نہ دکھاؤں گا۔ ست گورو مہاراج اُس کے مکان سے واپس آئے پس اُس وقت وہاں کا میلہ بھی خراب ہو گیا اور اُسی وقت اُسکی جانب سے لوگوں کا اعتقاد جتنا رہا بیان تک کہ اُس روز سے اُس کے بیان کا میلہ بند ہو گیا آخر کار پھر ست گورو مہاراج کو اُس کے اوپر دیا آئی تو ایک کوڑھی فقیر کو ست گورو مہاراج نے اچھا کیا اور اُس کوڑھی سے کہہ دیا کہ جو کوئی چوچھے تو کوکنا کہ سودہ سوہاگن فقیر نے مجھ کو اچھا کیا ہے اسلئے وہ کوڑھی تمام شہر میں شہور کرتا پھرا۔ اتفاق سے ایک دن اُس سودہ سوہاگن فقیر کی طرف سے یہ کوڑھی جانکلا چنانچہ اُس نے بھی چوچھا اُس سے بھی اس فقیر نے وہی کہا یہ شکر اُس سودہ سوہاگن نے دریافت کیا کہ جس نے مجھ کو اچھا کیا ہے وہ کہاں رہتے ہیں اُس نے ست گورو مہاراج کے مقام کا نشان دیا۔ سودہ سوہاگن فقیر نے ست گورو مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے قصور کی معافی چاہی۔ ست گورو مہاراج تو دیال کے روپ ہی تھے ایسی کرپاکی کہ اُسکا میلا پھر بدستور قائم ہو گیا۔</p>
۴۰۱	۸۴	<p>ست گورو مہاراج کو ایک سیکھ استاد میں ملائے ست گورو مہاراج سے دریافت کیا کہ اے مہاراج میں گزہستی کر دین کہ فقیری۔ یہ سیکھ ست گورو مہاراج نے اُس شخص کو ایک خط دیکر اپنے ایک سیکھ کے پاس بھیج دیا جبکہ اُس سیکھ کے پاس یہ شخص پہونچا تو باوجود اسکے کہ اُس سیکھ کے پاس اُس وقت کچھ نہ تھا اور ست گورو مہاراج کے حکنامہ میں تھا کہ مبلغ دو سو روپیہ اس شخص کو فوراً ہی دیدینا چاہیے وہ سیکھ حکنامہ دیکھتے ہی اپنی لڑکی کہ جسکو ایک ساہوکار بیٹے ہی سے طلبگار تھا اور ایک ہزار روپیہ دیتا تھا لیکر یہ سیکھ اُسکو منظر نہ کرتا تھا جب یہ وقت آیا تو اُس سیکھ نے فوراً ہی اُس ساہوکار کے پاس جا کر مبلغ دو سو پچاس روپیہ اُسی لڑکی پر لا کر تعمیل حکنامہ کی کی لینے مبلغ پچاس روپیہ اُس سیکھ کو کہ جو حکنامہ لیکر گیا تھا اور مبلغ دو سو روپیہ حکنامہ کی تعمیل پر ادائیگے غرض کہ جب وہ سیکھ روپیہ لیکر چلا تو راستہ میں ایک فقیر بیٹھا ہوا ملا کہ جسکو ایک شخص نے ایک دو شالا اور کچھ پرشاد تندرگڈرانا۔ اُس شخص سے اس فقیر نے کچھ نہ کہا اور بعد تھوڑی دیر کے ایک اور شخص آیا کہ دو دو شالا اور وہ پرشاد لیکر چلا یا اُس شخص سے بھی اس فقیر نے کچھ نہ کہا۔</p>

<p>جب رات ہوئی تو یہ سیکھ بنیام برکو جو حکماء بیکر گیا تھا اور دستہ میں آتا تھا ایک درخت کے نیچے جا بیٹھا اور بھوکا بھی بہت ہی تھا اتفاقاً سے اُس درخت کے اوپر دو جانور اپنے زرد مادہ رہتے تھے۔ وہ دونوں نے صلیح کی کہ یہ مسافر بہت ہی بیکار ہو اب اس وقت اسکے کھانسنے کے لئے کچھ سامان نہیں ہوگا بہتر ہو کہ کہیں سے آگ لادیں اور خود جلکر کباب ہو جائیں تاکہ وہ شخص کھا کر اپنی بھوک مٹا دے اور تسلی پائے کیونکہ چارے سے روزانہ پر یہ آیا ہو اسکا بھوکا رہنا ہمارے لئے خرابی کا باعث ہو ہم ترک میں جا رہے۔</p>	<p>۱۴</p>
<p>یہ کیفیت سب جگہ کی لئے اُس سیکھ کا اسطر جبر قبیل چلن کی کہ لانا اور ان جانوروں کا کباب ہو کر نہیں پاتا اُن غریب لایروائی کو دو شاد و پر شاد کے آسے سے نہ خوشی و نہ اُست کے پلے جانے کا علم یعنی خوشی و غم تو ہم سے گور و مہاراج کی حضور میں اُس سیکھ نے بیان کی۔ اس وقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا رسی مرضی ہو چاہتے کہ ہستی کرو یا غیر رسی دونوں کا برتاؤ تم نے دیکھ لیا ہو۔</p>	<p>۱۵</p>
<p>اُس سیکھ نے عرض کیا کہ آپ کی گت آپ ہی جانیے۔</p> <p>ست گورو مہاراج ایک مقام پر تشریف لینگے جہاں پر نلک پیدا ہوتا تھا صرف وہاں پر کاشت و ہاں کے لوگ کھاتے تھے اور اُس ملک میں جو کوئی سہان خواہ سنت و غیرہ بناتے تھے انکے ہی دکانوں پر ہی کھاتے تھے اور قدرت خدا سے اُس ملک میں آگ بھی نہیں ہوتی تھی لیکن وہ لوگ دیر کے گوشت کو صاف کر کے چھ کے تیل و باک سوچ لینے آقا ب کا کوئی منتر پڑھتے تھے کہ جبکہ در یہ سے وہ گوشت پاک جانا تھا چنانچہ ست گورو مہاراج سے وہاں کے ایک شخص نے ایسا ہی کیا اور اسی طرح گوشت پاک کر کے کھا کر کھانے سنت جی اسے خوش کیجیے یہ شکریہ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے بھائی اُس ونبہ جانور کی کھال اور ہڈی بھی رکھا کر کے لے گیا چنانچہ وہ شخص نے آیا۔ ست گورو مہاراج نے اُس ونبہ جانور کو زندہ کر دیا۔ یہ خبر جب مسند پر ہوئی تو وہاں کا راجہ بھی حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر درخواست کی کہ اس ملک کو آپ نے سرفراز کیا ہو اب آپ کے قدموں کی رکت سے سب چیزیں بیان بھی ہوئی چاہیں۔ یہ شکریہ ست گورو مہاراج نے اُس ملک کے لئے سب چیزیں بخشیں پھر سب چیزیں وہاں ہوئے لیکن۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج وہاں سے رخصت ہوئے۔</p>	<p>۱۶</p>
<p>ست گورو مہاراج سمندر کے کنارے ایک شہر میں تشریف لینگے کہ جبکہ ہر شش ماہی میں سمندر بہا لیجا تا تھا وہاں کے لوگوں نے ست گورو مہاراج کی بڑی خدمت کی غرض کہ جب وہ وقت قریب آیا تو لوگوں نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اب ہم لوگ یہاں سے بھاگ جاویں گے کیونکہ یہاں ہر شش ماہی میں سمندر کی طغیانی آتی ہو اور آبادی کو بہا لیجا تی ہو۔ یہ شکریہ ست گورو مہاراج نے</p>	<p>۱۷</p>

نمبر صفحہ	نمبر ساجھی	مضمون
۴۰۵ غایت ۲۶	۸۶	فرمایا کہ تم جاؤ ہم یہیں بیٹھے ہیں یہ شکر وہ لوگ وہاں سے بھاگ گئے اور ست گورو مہاراج کے قدم مبارک وہیں آگئے رہے۔ غرض کہ جب وقت طغیانی کا آیا اور سمندر نے اپنا زور دکھایا تب ست گورو مہاراج نے اپنے قدم مبارک سمندر کو چھو لائے قدم چھو کر سمندر بلا نقصان رعایا کے واپس چلا گیا اُن لوگوں کے مکانات جو ہر شش ماہی میں گر جاتے تھے اور وہ لوگ نئے سرے سے پھر بناتے تھے بھنسہ بنے رہتے جیکہ اُن لوگوں نے اپنے مکان اور ست گورو مہاراج کو پایا سب کو تعجب آیا اور یہ معجزہ دیکھ کر سب لوگ شکر و مہاراج کے سکھ ہوئے۔ ست گورو مہاراج نے اُن کو ہمیشہ کے لیے اُس آفت سے بچایا۔
۴۰۶ غایت ۲۸	۸۷	ست گورو مہاراج ایک مقام پر تشریف لگے کہ جیکام (ہار دیور) تھا اور اُس مقام کو ہر سال ایک دیو آگ لگا کر چلا جاتا تھا اور اُس کے وقت سے کچھ پہلے وہاں کے لوگ بھاگ جاتے تھے اور جب وہ دیو وہاں سے چلا جاتا تھا تب یہ لوگ بھر آ کر نئے سرے سے اپنے مکان بناتے تھے جب ست گورو مہاراج اُس مقام پر تشریف لگے تب اُن لوگوں نے ست گورو مہاراج کی بہت خدمت کی جب وہ وقت قریب آیا اور وہاں کے لوگ بھاگنے پر آمادہ ہوئے تب ست گورو مہاراج سے اُن لوگوں نے عرض کیا کہ آپ بھی ہمارے ساتھ تشریف لیجیے ہم لوگ وہاں پر آپ کی خدمت کریں گے۔ یہ شکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب تم لوگ کہیں نہ جاؤ یہیں رہو اور ہم بھی یہیں رہیں گے۔ غرض کہ رفتہ رفتہ وہ وقت بھی آ پہنچا اور وہ دیو بھی آگ لگانے آیا تو اُس کو تعجب ہوا کہ پہلے تو سب لوگ بیان سے بھاگ جایا کرتے تھے اب کی مرتبہ کیا وجہ کہ اس طرح بخوف میں اور کہیں نہیں گئے یہ سوچتا ہوا ست گورو مہاراج کے قریب آیا آگیا تو ست گورو مہاراج کی نظر اُس دیو پر پڑی اور دیو مذکور نظر پڑتے ہی بیہوش ہو کر گر پڑا لیکن گرنے کے وقت اتفاق سے اس دیو کا سر ست گورو مہاراج کے قدموں پر آ پڑا بعد مقررہ دیر کے دیو مذکور کو جب ہوش آیا تو اپنے قصور کی معافی چاہی بعد اسکے ست گورو مہاراج نے وہاں کے لوگوں سے ایک دھرم سالہ بنوایا اور اُس دیو کو اُس دھرم سالہ کے بانی بھرنے کے کام پر مقرر فرمایا اور یہ شرط فرمائی کہ اپنے سر پر ہمیشہ پانی لایا کرے بعد اسکے وہاں کے سب لوگ ست گورو مہاراج کے سکھ ہوئے اور سد گتی کو پہنچے۔
۴۰۹ غایت ۳۱	۸۸	ست گورو مہاراج ایک مقام پر تشریف لگے جہاں پر ایک شخص اسی (اجیتا) نامی رہتا تھا اور وہ ایک مہاجن کا قرضدار تھا اور مہاجن نے اُس کو قید کر رکھا تھا جس وقت مسمی اجیتا نے سنا کہ ست گورو مہاراج تشریف لائے ہیں اپنے مہاجن سے کہا کہ میرے گورو آئے ہیں اُنکے درشتوں کو جانا چاہتا ہوں چنانچہ مہاجن نے گورو مہاراج کا نام سن کر اجازت دی جب اجیتا مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت میں گیا اور کچھ دیر تک وہاں رہا تو اُس نے دل میں اپنی خام خیالی سے کہا کہ میں نے نافع کو اپنا اس قدر وقت صرف کیا۔ ست گورو مہاراج انرجامی تو تھے ہی اُسکے دل کی بات ست گورو مہاراج نے دریافت کر کے ایک مقام کو بتایا اور فرمایا کہ اجیتا وہاں سے

جس قدر روپیہ کی ضرورت ہو تو وہاں جا کر لے لے چنانچہ ارشاد کے ساتھ ہی اجیتا گیا اور اب بنی دانست میں حقدار ضرورت بھی اُس سے زیادہ لے لیا جب سنگورو ہماراج کے قدموں میں آیات ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ جتنا روپیہ شمار کرے اجیتا ہے جب شمار کیا تو مقدار سے بھی کم ہو گئے اُس وقت ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ توجا دین دیکھ لے بھکو لمبا دینگے چنانچہ اجیتا نہ کور پھر اُس مقام پر گیا اور روپیہ پا کر ست گورو ہماراج کے قدموں پر گر کر مٹھا ٹپکا۔

ست گورو ہماراج اُسی اجیتا کو اپنے ہمراہ بیکر مقام ڈالی چک میں کہ جہاں پر شاہ عبدالرحمان رہتے تھے تشریف لیگے اہل اُس مقام پر ایک اور فقیر تھے اور وہ بھی مسلمان تھے اتفاق سے دونوں شخصوں کو موت کچھ غمزدہ آگیا چنانچہ ست گورو ہماراج نے دونوں کی نفیری کی دولت کھینچ لی جب اُن لوگوں کو یہ کیفیت معلوم ہوئی تو اُن لوگوں نے اپنے تصور کی معافی جا ہی تب ست گورو ہماراج نے پھر اُن لوگوں کو وہ دولت عطا فرمائی تب دونوں شخصوں نے ست گورو ہماراج کے قدموں پر سر جھٹکایا۔

ست گورو ہماراج ایک مقام پر تشریف لیگے کہ جہاں کے لوگوں نے آگ دپائی ست گورو ہماراج کو نہیں پایا جب مردانہ نے ست گورو ہماراج سے عرض کیا تو ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہ پتہ اٹھا مردانہ نے تعمیل حکم کی ست گورو ہماراج کی قدرت سے اُس پتہ کے نیچے ایک تالاب نکلا اُس وقت پھر ست گورو ہماراج نے ارشاد فرمایا کہ آٹا گندہ کر اس میں ڈال دے روٹی پکجا دیگی چنانچہ مردانہ نے وہ بھی تعمیل حکم کی چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ اُس تالات سے روٹی پک کر نکل آئی یہ معجزہ دیکھ کر وہاں کے راجہ و پرجا سب کے سب ست گورو ہماراج کے سیکھ ہوئے۔

ست گورو ہماراج سے ایک شخص اسی (نڈت چتر داس) نے آکر بحث کی جواب اُس کے ست گورو ہماراج نے ایک شبہ فرمایا کہ جسکو سنگر نڈت مذکور نے سنگورو ہماراج کے قدموں پر گر کر مٹھا ٹپکا۔

ست گورو ہماراج نے ایک دفعہ مردانہ سے فرمایا کہ تمھو کو کس قدر بانی یاد ہیں۔ مردانہ نے برجستہ جواب دیا کہ جس قدر حضور نے فرمایا ہو۔ چونکہ ست گورو ہماراج کو ابھان کا کلمہ پسند نہیں ہوا اور مردانہ کے منہ سے یہ کلمہ غور کا بھرا ہوا نکلا اسیلے ست گورو ہماراج نے مردانہ کے غور مٹانے کے واسطے ایک معجزہ دکھایا کہ ایک شخص بہت سا سامان بیکر آیا اور (کردان) میں اُس کے پاس بہت سی پونھیاں بھری تھیں ست گورو ہماراج نے مردانہ کو حکم دیا کہ اس شخص سے دریافت کر کہ تمھاری (کردان) میں کیا سامان بھرا ہے چنانچہ مردانہ نے اُس سوداگر سے دریافت کیا۔

بجواب مردانہ نے اُس سوداگر نے کہا کہ میرے پاس گورو نانک جی صاحب کے ہاتھی کی پونھیاں بھری ہیں اور تمھو کو کتنے ہی جگہ اسکو لیے پھرتے پھرتے گذر گئے۔ یہ سن کر مردانہ اُس سوداگر کے قریب گیا

نمبر صفحہ	نمبر سادہ	مضمون
۲۱۵	۹۱	اور اس سوداگر کا ذکر دان (کھو لکرو کچھ تو اس میں سب پوچھنا بھری ہوئی پائین اور وہ اسے خط میں لکھی ہوئی تھیں کہ مردانہ کی سمجھ میں نہ آئیں مردانہ درپس اگر ست گورو ہماراج کے آگے متھاٹیکا۔
۲۱۶	۹۲	ست گورو ہماراج نے مردانہ کو ایسے کیا کہ جسکو سنکر وہ نہال ہو گیا۔
۲۱۷	۹۲	ست گورو ہماراج کا ایک ٹھگ کے مکان پر تشریف لیجانا اور اس ٹھگ کا اپنے جی میں خوشی منانا کہ یہ وقت زیادہ رات جاوے گی تو ان سادھوؤں کے پاس جو دولت ہو وہ میرے ہاتھ آوے گی شگورو ہماراج کا ایک ایسا معجزہ کر دکھانا کہ اس ٹھگ کو مع تمام خاندان کے ایسی نیند آئی کہ وہ لوگ سو اہر دن چروٹے تک سو کر نہ اٹھے اور ست گورو ہماراج صبح کو اٹھ کر راہی ہوئے جب وہ جاگے اور ست گورو ہماراج کو نہ پایا
		ست گورو ہماراج کی تلاش میں چار آدمی دوڑائے۔ راستہ میں ست گورو ہماراج سے ملاقات ہوئی اور اس وقت ست گورو ہماراج نے ان ٹھگوں کو ایک ایسا معجزہ دکھلایا کہ جسکو دیکھ کر ان ٹھگوں نے ست گورو ہماراج کے قدموں پر سر جھکا یا اور سب کے سب ست گورو ہماراج کے سیکھ ہوئے۔
		ست گورو ہماراج کا ایک مقام پر تشریف لیجانا اور اس مقام پر بوجہ بارش کے بہت سے جانوروں کا مرجانا ست گورو ہماراج کی قدمبوسی کی برکت سے مردانہ کا ان مردہ جانوروں کو ترس کھا کر زندہ کر دینا ست گورو ہماراج کا مردانہ کی طاقت ایسے کاموں سے کھینچ لینا۔
		بھولانا می چور کا ست گورو ہماراج کی خدمت میں حاضر ہونا اور ست گورو ہماراج کے بچن سنکر چوری سے باڈا نا اور اپنا تمام مال و اسباب چوری کی کمائی کا ٹاڈینا اور ست گورو ہماراج کا سیکھ ہو کر واہ گورو واہ گورو چینا۔
۲۲۳	۹۳	ست گورو ہماراج نے ایک مقام پر قیام فرمایا کہ جہاں پر ایک کوڑھی فقیر رہتا تھا اور وہ شگورو ہماراج کے درشنوں سے آچھا ہو گیا۔ یہ سنکر وہاں کے تمام لوگ ست گورو ہماراج کے سیکھ ہوئے اور شگورو ہماراج کی ہدایت سے وھرم سالہ بنوا۔
		ست گورو ہماراج نے اسی مقام پر ایک اٹھیاں فرمایا کہ ایک راجہ فقیر ہو گیا تھا اور وہ خود بھی سدگنی کو پہونچا اور اپنے گورو کو بھی برم بد کو پہونچایا اور اسکی وجہ یہ ہوئی کہ اپنے گورو کے بچن پر ایسا ثابت قدم رہا کہ ناراین کا بھی حکم لینے فرمان الہی کو بھی نہ مانا اور بلکھٹھ کا جانا قبول کیا بلکہ جب اسے گورو نے اگر اجازت دی بھی اس جگہ سے قدم اٹھایا۔
۲۲۴	۹۵	ست گورو ہماراج چٹانوں کے دیس میں تشریف لیگے اور ان لوگوں کو صمد ہا معجزہ دکھلانے کو بجلی وجہ سے گل وہاں کے پٹھان ست گورو ہماراج کے معتقد ہو کر سیکھ ہوئے۔
۲۲۵	۹۶	ست گورو ہماراج کابل میں تشریف لیگے اور ایک مسجد میں جا بیٹھے کہ اسی عرصہ میں مسجد کے محافظ نے بھگت

سب سے پہلے
شیف پوچھنا
کہ اس کی
خانہ میں
پوچھنے کے
دراویں
پوچھنے کے
سب سے پہلے

نمبر سطر	نمبر سطر کلمی	مضمون
۴۳۳	۹۶	کوست گوردھاراج اندھری مسجد میں بیٹھنے سے روکا سو جس سے ست گوردھاراج اُس مسجد کے کنگرے پر جا بیٹھے اور اُس مسجد کو خلی گھوڑے کے خوب دوڑایا کہ اس بات کو قلم شہر کے لوگوں نے دیکھا اور غیب میں ہو کر ست گوردھاراج کے قدموں پر آگے اور متھاٹیکا اور اپنے قصور کی معافی مانگی۔
۴۳۴	۹۷	ست گوردھاراج مولا کھتری کے مکان پر تشریف لگے مولا کھتری مذکور اپنی عورت کے کہنے سے ست گوردھاراج کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک گوشہ میں جھپ کر جا بیٹھا۔ ست گوردھاراج وہاں سے واپس پلٹ آئے۔ ست گوردھاراج کے درشن نہ کرنے کے سبب سے جس گوشہ میں مولا جا بیٹھا تھا وہاں وہاں پر سانپ نے کاٹ کھایا کہ جبکا انجام یہ ہوا کہ مولا مذکور مر گیا۔ لوگوں نے ست گوردھاراج سے اس غرض سے عرض کی کہ چونکہ مولا مذکور اکال مرت سے مرا تھا کت نہ ہوئی چاہیے اُسکی کت ہو جاوے چنانچہ ست گوردھاراج دیا کے توروپ ہی تھے اُس مولا کھتری کو بیکٹھ میں پرہنجادیا۔
۴۳۵	۹۸	ست گوردھاراج نے پٹھانوں کی وحشیانہ حرکت دیکھ کر بھائی لالو سے مخاطب ہو کر سفون کی آمد کی بابت پشین گوئی فرمائی یعنی ۱۵۷۸ء بکرہاجتی میں منغل آویگے اور تا سن ۱۶۹۷ء بکرہاجتی یعنی ۱۶۷۹ء برس راج کرینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ست گوردھاراج نے اُسی وقت میں یہ بھی فرمایا تھا کہ میں دوسرا حارہ لوٹھا اور خالصہ فتح جاری کر کے انکو ماس کر دگا چنانچہ ویسا ہی ہوا یہ باتیں جو سنگوردھاراج نے بھائی لالو سے پشین گوئی جوقت فرمایا تھا ایک برہمن نے سن لیا تھا وہ بھی اُسی وقت ست گوردھاراج کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُسے بھی عرض کیا کہ بھکو کیا ارشاد ہو اُسوقت بھائی لالو سے اور اُس برہمن سے ست گوردھاراج نے فرمایا تھا کہ تم لوگ یہاں سے نکل کر کسی دوسری جگہ میں جا کر پناہ لو چنانچہ اُن لوگوں نے ویسا ہی کیا کہ دوسری جگہ چلے گئے۔
۴۳۶	۹۹	ست گوردھاراج کی زبان فیض و رحمان تو ایسی ہی تھی کہ جبکہ کلام ربانی اور وحی آسمانی کہیں تو بجا ہوا اور لوح محفوظ کی تحریر برصحا کی لکیر کہیں اور سزا ہر پس اُسی دن بابر بادشاہ نے مقام سید پور کو کہ جو پچاس کوس کے فاصلہ پر تھا آکر ٹوٹ لیا اور ہر کدہ و مہ کو گرفتار کر کے ذلیل و خوار کیا چنانچہ منگلہ اور دن کے سنگوردھاراج نے دوسرے کی رہائی کے واسطے اب سے اپنے تین گرفتار کھلایا۔ جوقت بابر بادشاہ سے اور سنگوردھاراج سے ملاقات ہوئی بہت عرصہ تک ست گوردھاراج سے بابر بادشاہ نے بائیں کہیں آخر کار ست گوردھاراج کے قدموں پر بابر بادشاہ اگر اور متھاٹیکا کہ جبکا انجام یہ ہوا کہ ست گوردھاراج کے فرمانے ہی سے بابر بادشاہ نے جبکہ گرفتار کر لیا تھا رہائی بخشی۔
۴۳۷	۱۰۰	مردانہ نے ست گوردھاراج سے عرض کی کہ اے مہاراج چند آدمیوں نے تو گناہ کیا اور اتنے مضمون پر کیوں آفت آئی۔ یہ سنکر ست گوردھاراج نے مردانہ کا اطمینان دیا کہ وہ اسکو دیکھ کر خاموش ہو گیا۔

تاریخ

گرفتگی کا نئے کی مہافت خواہ اس سہمی میں گورہ مہافت نے فرما دیا ہے ۱۲

نمبر صفحہ	نمبر سادگی	مضمون
۴۶۳ لغات ۴۶۳	۱۰۳	ست گورو ہماراج ایک مقام برتشریف لینگے کہ جہان پر ایک مرد انسان پڑا ہوا تھا اور اس کے کھانے کے لیے ایک بیڑیا آیا لیکن ست گورو ہماراج کے شہد شکر اس بیڑیے کو ایسا لگان پر اپت ہو گیا کہ اس مرد کو سونگے کے پلٹ گیا اور اسکو نہ کھایا اور چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد پھر بیڑیا نہ کو آیا اور پھر بھی سونگہ کر دیا پس گیا سیدھے چند بار آیا اور واپس گیا تو ست گورو ہماراج نے اس بیڑیے کو بلا کر وجہ دریافت کی اسوقت ست گورو ہماراج کی کرپا سے وہ جوان انسانی زبان سے عرض پر داز ہوا کہ اسے ہماراج ج طرح کہ میں جوان آج آپ کے حضور میں انسانی زبان سے باتیں کرتا ہوں اسی طرح سے اسکو بھی تصور فرمائیے گا کہ آپ کے دشمن اور شہد سننے کی تاثیر سے میں نے اس کے سب عضو سونگے لیکن اسنے اپنی حیات میں کوئی ایسا کام نہیں کیا کہ جو پر میشر کی راہ پر ہوتا کہ کہ میں نے اس کے ہر ایک عضو کو دیکھا کہ کوئی عضو اسکا لینے ہاتھ خواہ پیر خواہ منہ اچھے کام میں مرت ہوا ہو تو میں بھی اس عضو کو کھاؤں لیکن اس شخص کا کل جسم بے سود ہی دنیا میں رہا اسلئے جھکو بھی غارت کرنا گوارا ہی بلکہ مرجانا ہی گوارا ہی لیکن پر میشر کے لیے مکھ آدمی کا گوشت کھانا گوارا نہیں وہ سب مادل قبول کرتا ہی۔
۴۶۴ لغات ۴۶۵	۱۰۴	ست گورو ہماراج (ہمارو شہر) میں تشریف لینگے اسوقت مردانہ نے (مان سرور) دیکھنے کی درخواست کی۔ ست گورو ہماراج ایک چشم زدن میں تو کچھ دیر بھی لگتی ہی لیکن ست گورو ہماراج کے مان سرور کے جانے میں کچھ بھی دیر نہ ہوئی جا بھونچے اور پھر واپس تشریف لائے۔ بعد اس کے ست گورو ہماراج (ہمارو شہر) میں تشریف لینگے وہاں کے لوگ ایک (سیوڑا) فقر کے معتقد تھے اسوجہ سے پر میشر کو جانتے ہی نہ تھے اور اس ملک میں مرت بانی آسمانی ہی مرت ہوتا تھا کوان وغیرہ نہیں ہوتے تھے اتفاق سے حوف ست گورو ہماراج وہاں تشریف لینگے تو بانی کی از حد ضرورت تھی اپنے اعتقاد و نیز موافق عادات کے اپنے گورو سیدو افیر سے وہاں کے لوگوں نے پانی طلب کیا جو کہ وہاں پر خود ترنگار ہی موجود تھے اور وہ لوگ ترنگار سے وقف ہی نہ تھے اسلئے سیوڑا افیر کی کچھ تدبیر دربارہ پانی برسنے کے کارگز نہ ہوئی سب لوگ عاجز ہو کر سنگور ہماراج کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی ضرورت بیان کی۔ ست گورو ہماراج نے ان لوگوں کو راہ راست بتائی اور پر میشر کی بھگتی سنائی سیوڑا افیر کی پرستش چھوڑنا پر میشر کی جانب لگانا اور ان لوگوں کو اپنا سکھ کیا کہ وہ لوگ سکھ ہو کر واہ گورو واہ گورو لگے چلے۔
۴۶۵ لغات ۴۶۶	۱۰۵	ست گورو ہماراج نے ایک مقام پر پہونچ کر راجھسون کو اپنا سکھ کیا اور ان لوگوں کو ہدایت کی کہ درنا شہر کی سنگت میں حاضر ہو کر جھاڑو دیا کرو اور پانی بھرا کر وہاں پر جھاراجسم راجھی سے مچھوٹ جاو یگا چنا چہ ان راجھسون نے ست گورو ہماراج کی ہدایت پر عمل کیا اور پریم پر کو پہونچ گئے۔
۴۶۶ لغات ۴۶۷	۱۰۶	ست گورو ہماراج (تل گئے) مقام برتشریف لینگے کہ جہان پر گورو گورو کہہ نا تھے نے مرت تل کھا کر عبادت

مضمون

نمبر سادھی

نمبر صفحہ

دریا ضمت اس مقام پر سہ سون کا ست گورو مہاراج کے واسطے صرف ایک عدد قتل دینا اور پانی اپنی کراہت سے خشک کر دینا اس سبب سے کہ یہ تو صرف ایک ہی عدد قتل ہو اور یہ بغیر تقسیم کیے ہوئے کھاتے ہی نہیں اب دیکھیں کہ یہ کیا کرنے ہیں چنانچہ ست گورو مہاراج نے مردانہ کے ذریعہ سے (کپڑے من) کے استھان سے پانی شنگایا اور اسی تل کو پسوا کر سب کو تقسیم کر دیا۔ بعد اسکے

۱۰۲

۴۶۶ لغایت ۴۶۷

ست گورو مہاراج سے اور سہ سون سے ست سنگ ہونا اور سہ سون کا ست گورو مہاراج کے فذون پر گر کر تمھائی گنا۔

ست گورو مہاراج (سیت بندر امیشور) مین تشریف لگئے اور بجاوہان کے لٹکا کو تشریف لگئے۔ ست گورو مہاراج کو سنکر راجہ (بھیم کھن) حاضر ہوا اور اپنے ذریعہ سے (مہا سیرجی) کو بلوایا لیکن ست گورو مہاراج سے پہلے ہی عرض کر دیا تھا کہ مہا سیرجی ہنومان جی جیسری رام چند جی کے دوسرے کو سر نہیں جھکاتے ہیں چنانچہ جوقت مہا سیرجی حاضر ہوئے اسوقت ست گورو مہاراج نے اس نظر سے کہ اٹھا عہد قائم و یہ فرار رہے ہنومان جی کو دی سر دپ سری رام چند کا سونگے ہنومان کے لینے ست گورو مہاراج کی مورت سری رام جی صاحب کی ایسی صورت اور بھائی آئے کار و پ کچھن جی کا سروپ اور مردانہ کی شکل جاتنگی جی کے مثل نظر آئی۔ ہنومان جی نے اپنے عقائد کے موافق درشن کیا اور بعد درشن کے واپس گئے۔

ست گورو مہاراج کا (بغداد) شہر مین تشریف لیجانا اور وہان کے پیر اسمی (مجید الدین) سنگورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ ست گورو مہاراج نے وہی پوڑی جب جی صاحب کی پڑھی کہ لاکھون اکا مین اور لاکھون باتال۔ یہ سنکر پیر مذکور نے بہت کچھ بحث کی م سکی بحث سنکر ست گورو مہاراج نے بحوالہ کلام محمد صاحب برفت روانگی معراج مع جبریل کے فرمایا کہ جبکو سنکر مولوی مجید الدین مذکور نے بعض معقول ہونے کے نامعقولی حرکت یہ کی کہ ست گورو مہاراج پر سنگ ساری پر آمادہ ہوا۔ سنگورو مہاراج انتر جامی توئے ہی اسکے دل کی بات جانکر کے ایک نظر سے اسکو دیکھ دیا بھر کیا متادہ فوراً ہی بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا اور بعد تھوڑی دیر کے جب ہوش مین آیا تو اپنے قصور کے معافی مانگی اسوقت ست گورو مہاراج نے اسکو راہ راست بتائی۔ بعد اسکے

۱۰۸

۴۶۸ لغایت ۴۶۹

سنگورو مہاراج نے مجید الدین کے لڑکے کو آکاس باتال کی سیر کرائی اور آکاس کی نلگت مین اسکو لیجا کر کھڑا ہوا۔ دلوایا۔ جب وہ لڑکا کراہ پر شا دیکر آکاس سے واپس آیا تب سب لوگ سنگورو مہاراج کے سیکھ ہوئے۔

ست گورو مہاراج کا (خورمہ شہر) مین تشریف لیجانا اور وہین پر مردانہ کا انتقال کرنا اور مردانہ کا وقت وفات اپنی نفس کے چوکنے کے لیے وصیت کرنا ایسے ست گورو مہاراج نے مردانہ کی نفس کو بموجب وصیت اسکی کے داغ دیا۔

۱۰۹

۴۷۰ لغایت ۴۷۱

نمبر منہ	بیس ساری	مضمون
۱۱۰	۴۷۲	ست گوردھاراج (دھان) شہر میں تشریف لیگے اور وہاں کے پریستے بہ ارادہ مباحثہ ست گوردھاراج کے میں حاضر ہوئے لیکن ست گوردھاراج کے جلال و اقبال نے انکو متھ کھولنے نہ دیا اور ست گوردھاراج کے شکر سب پریشان کے معقول ہو گئے اور ست گوردھاراج کے قد مون پر گر کر مٹھا ٹپکا۔
۱۱۱	۴۷۳	ست گوردھاراج نوشہرہ کے مقام میں تشریف لیگے اور ایک بہت بڑا سا ہو کار جو وہاں رہتا تھا اسکے قریب میں جا کر قیام فرمایا چنانچہ اسکی ہمہ نیت دیکھ کر بھائی بالے نے اس سا ہو کار سے دریافت کیا کہ اسے سا ہو کار نکوڑ بجز حکم کے ڈکھ تو کسی بات کا نہیں ہے۔ یہ شکر اس سا ہو کار نے جواب دیا کہ اسے سنت جی بھکو بڑا بھاری غم ہو اسوقت بھائی بالے نے اسکے غم کی کیفیت دریافت کی تو واقعی میں اسکو ایسا ہی غم کو بھو ست گوردھاراج کے اور کوئی دوسرا اسکے غم کو دور ہی نہیں کر سکتا تھا چنانچہ ست گوردھاراج نے اسکے ڈکھ کو مٹایا اور اس سا ہو کار دینر اسکی عہدت کو گمان بتایا۔
۱۱۲	۴۷۴	ست گوردھاراج ایک ویرانہ مقام پر تشریف لیگے کہ جہاں پر صرف ایک ہی مکان تھا اور اُس میں ایک عورت رہتی تھی اُس نے ست گوردھاراج کو گوشت کھانے کو دیا ست گوردھاراج نے گوشت دیکھ کر اسکی کیفیت دریافت کی تو اُس نے بیان کیا کہ میرے باب نے بھکو فروخت کر دیا تھا چونکہ اُس نے یہ گوشت فروخت کر کے کھایا اسلئے میں بموجب حکم زکار کے اسکا گوشت کھاتی ہوں تاکہ اسکی نجات ہو اسوقت ست گوردھاراج نے اسکی دینر اسکے باب مردہ کی نجات کی اور دونوں کو سکینچہ بھجوا دیا۔
۱۱۳	۴۷۵	ست گوردھاراج (ہستنا پور معروف دہلی) میں تشریف لیگے اور وہاں پر ایک بادشاہی ہاتھی مر گیا تو زندہ کیا۔ یہ سچو دیکھ کر فیلیان نے بادشاہ کی خدمت میں اس امر کی اطلاع کی ایک قاضی دینر بادشاہ خود تشریف لائے اس قاضی نے نظر نقب ست گوردھاراج سے کیا کہ آپ نے اسکو زندہ کیا ہو تو پھر اسکو بار دیکھیے یہ بات قاضی کے منہ سے نکلی ہی تھی کہ ہاتھی مذکور چر رہا تھا یہ کیفیت دیکھ کر بادشاہ دینر قاضی کے و نظام الدین اویس تخت ست گوردھاراج کے قد مون پر گر کر معافی مانگی اور ست گوردھاراج سے پھر اس ہاتھی کے زندہ ہونے کی درخواست کی چنانچہ ست گوردھاراج نے اسکو پھر بھی زندہ کر دیا بعد اسکے شکر گوردھاراج نے بادشاہ کو نیک روی کی ہدایت کی اور آپ رخصت ہوئے۔ بعد اسکے ست گوردھاراج (جو) کہ جو (جامونت کی گجھا کا مقام ہے) تشریف لیگے اور وہاں کاراج ست گوردھاراج کی خدمت میں حاضر ہوا چنانچہ ست گوردھاراج نے اسکو اپدیس کیا اور اسکے لیے بامیس پشت راج کرنے کے لیے بر دآن دیکر رخصت ہوئے۔ بعد اسکے ست گوردھاراج مقام (تلونڈی) اپنے وطن میں تشریف لیگے اور وہاں سے مردانہ کے لئے کوک جکانام (سجادہ) تھا اپنے ساتھ لیکر باہر نکل کھڑے ہوئے۔ بعد اسکے

اس ساکنی کے پڑنے سے انگریزوں کو بھائی بائی ہو رہی

دھن کے دھان کھانے کی نیت

نمبر صفحہ	نمبر سطر	مضمون
۱۱۳	۱۱۳	ست گوردھاراج دلاہور شہرین تشریف لگے اور وہاں پر (گوردون) کو فتح کرتے دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ (دلاہور خیر ظاہر قہر سوا پھر) اور خاص شہرین نہیں ٹھہرے بلکہ بھگام (شہدرا) جا کر قیام فرمایا اور جمع آٹھ گوردون ہو گئے۔ بعد اسکے
۱۱۳	۱۱۳	ست گوردھاراج (سبباکوٹ) میں تشریف لگے اُس جگہ پر ایک لاکھ مسلمان ست گوردھاراج کے بندہ شکر ایمان لایا اور ابا جی مال و اسباب لٹا دیا اور پھر ست گوردھاراج کے ساتھ ہی رہا۔ بعد اسکے ست گوردھاراج (دہلی) شہرین تشریف لگے اور وہاں پر ایک فقیر بٹنوی ست کا کہنا نام بھی (سجن) تھا اور پیشہ ٹھکانی کیا کرتا تھا اتفاق سے (سجادہ) مردانہ کار کا بھی اُس کے دام میں گرفتار ہو گیا۔ ست گوردھاراج انتر حای نوٹھے ہی فدا ہی اُس کے مکان پر پہنچ کر (سجادہ) کو اُس سے چھوڑا یا اُس وقت (سجن بٹنوی) نے اپنے تصور کی معافی مانگی اُس وقت ست گوردھاراج نے اُس کو سکھ کیا اور اُس کو ہدایت کی کہ اب ایسی حرکت نہ کرنا۔ بعد اسکے۔
۱۱۳	۱۱۳	ست گوردھاراج (سجادہ کو) لیکر غورہ شہرین تشریف لگے اور اُس کے باپ مردانہ کو سجادہ کو دکھایا اور سجادہ کو ہدایت کی کہ اب تو یہاں آباد ہو اور اُس کو یہ بھی بردان دیا کہ جو وقت تو بھکویا کر لگا میں تیرے پاس موجود ہوں گا۔ بعد اسکے ست گوردھاراج سے اجازت لیکر سجادہ اپنے وطن تلونڈی لایا اور اپنا مال و اسباب و نیز متعلقان کو لیکر شہر غورہ میں جا کر آباد ہوا۔
۱۱۳	۱۱۳	ست گوردھاراج (قدحار) شہرین (یار علی) کے پاس تشریف لگے اور وہاں پر ایک منغل فقیر رہتا تھا اسنے ست گوردھاراج سے کچھ باتیں کیں اور ست گوردھاراج سے اپنی باتوں کے جواب شکر شکر دیا اور کچھ کے قدموں پر گر کر رہتا تھا اور اُس کے بیان ایک شخص مشرف نامی پٹھان ساکن بدو شہر کا آیا ہوا تھا اسنے اُس منغل کی زبانی ست گوردھاراج کی تشریف شکر ست گوردھاراج کی خدمت میں حاضر ہوا اور ست گوردھاراج کا سکھ ہوا۔
۱۱۵	۱۱۵	ست گوردھاراج ایک مقام پر تشریف لگے کہ جہان پر ایک شخص مسی (دینا ناتھ) ایک کھڑی کار کا چنانچہ ست گوردھاراج نے اُس کو پورب جہم کے اُس کے حالات بتائے۔ بعد اسکے ست گوردھاراج (دلی قدحاری) کے مکان پر تشریف لگے اور اُس وقت نامی پٹھان سے باتیں کرنا اور اُس کا ہر ایک امر کی بابت فطری معاملہ میں دریافت کرنا اپنے اسطرح پر کہ گودڑی کیا کہتی ہو اور سیلی کیا کہتی ہو اور گودڑی کیا کہتی ہو۔ ست گوردھاراج کا اُس کے ہر ایک بات کا جواب باصواب دینا اور اُس کا معقول ہو کر ست گوردھاراج کے قدموں کے اوپر سر رکھنا۔ ست گوردھاراج بھائی بھائی کا۔ دینا ناتھ دلی قدحاری مشرف کی بات دریافت کرنا کہ کیسے ہیں چنانچہ ست گوردھاراج نے ہر ایک کے اوصاف بیان فرمائے۔

نمبر صفحہ	امید ساری	مضمون
۱۱۵	۱۱۵	<p>ست گورو ہماراج کابل کی سرزمین میں تشریف لیگے اور وہاں پر بھی (ما بھندو لد کھان چند) قوم کھتری کو گناہ بتایا اور اپنے لائے کا ڈنڈا اُسکے سر پر رکھ دیا کہ جس سے بوسٹھغیری حاصل ہوگئی۔</p> <p>ست گورو ہماراج کے ہمراہ سسی مولا کھتری جو عرصہ سے تھا اُسکی خواہش کے مطابق دم کے دم میں اُسکا مکان بمقام (سیالکوٹ) پہنچا دیا اور اُسکو بہت سی دولت عطا فرمائی کہ جسکی بدولت اُسنے اپنے مکان پر پہونکر اپنی شاہی سنگورد ہماراج ایک مقام پر (گودامی جوگی) کے مکان پر تشریف لیگے اور اُسکا طریق دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔</p> <p>ست گورو ہماراج (بھائی لالو بڑھئی) کے مکان پر تشریف لیگے اور سات روز مقیم رہ کر رخصت ہوئے۔</p> <p>ست گورو ہماراج (لکھو کی زندھاوا) مولا جوڑا کے یہاں بیٹھے اپنی خسرال بھندھاوا برس کے تشریف لیگے اور دو مہینے تک وہیں مقیم رہے بعد اسکے ست گورو ہماراج سری چند جی صاحب دیز اُنکے والدہ کو اپنے ساتھ مقام کرتار پور لائے اور بھائی بآئے کو مقام (ملونڈی) بھیجا کہ اپنے والدین کو بلانا اور وہ لوگ نور اُہی آئے بعد اسکے ست گورو ہماراج سے سسی کا تورام جی اُنکے والد سے گمان کی بابت کچھ ذکر کیا اُسکو مشک سنگورد ہماراج نے شہدوں کے ذریعہ سے اُسکا اطمینان کیا آخر میں کالورام جی کا یہ کہنا کہ میں نے کوئی نام نہیں جیابا بتلاؤ کہ میرا کیا حال ہوگا اور ست گورو ہماراج کا جواب دینا کہ تباہی جو میرا حال ہوگا وہ تمہارا حال ہوگا پس برہنٹے ہی اُنکو گمان ہوگیا۔</p>
۱۱۶	۱۱۶	<p>ست گورو ہماراج نے اود اسی لباس اُتار کر گہستی پوشاک دھارن کی اور سب سیکھ سیکھ کون کو درشن دیتے رہے اور ہر جہاں آٹھون پر مسعودت رہتے تھے۔ بعد اسکے</p> <p>ست گورو ہماراج کے پاس سب سیکھ لوگ آئے اور کچھ دیر تک اُسنے اور سنگورد ہماراج سے سنگے آئے ایک دن آندھی کے ذریعہ سے بہت جانوروں کا مرجانا اور ست گورو ہماراج کا اُنکو زندہ کر دینا اور اُسکے غرض بہت سخت عبادت کرنا۔</p>
۱۱۷	۱۱۷	<p>ست گورو ہماراج نے پھر اود اسی پوشاک دھارن کی اور کل تیرتھوں میں تشریف لیگے۔</p> <p>ست گورو ہماراج (دکورو جھری) میں تشریف لیگے اور اُس مقام پر ایک ایسا معجزہ دکھلایا کہ وہاں کے لوگ نیز غلام میلہ والے کہ جسین ہر فرقہ کے آدمی موجود تھے معتقد ہو گئے۔</p> <p>ست گورو ہماراج (گنگا) جی پر تشریف لیگے کہ جو عین دن کاتک کی پورنما سی کا تھا وہاں کے لوگوں کا ست گورو ہماراج کے پاس حاضر ہو کر سیکھ ہونا اور کچھ بحث کر کے معقول ہونا اور سری گنگا جی کا مجسم ہو کر آنا اور ست گورو ہماراج کا بھندھاوا دینا۔</p>
۱۱۸	۱۱۸	<p>ست گورو ہماراج گوکل و بندرا بن و شہرا میں تشریف لیگے اور گوگردھن پہاڑ کی بابت بھائی بآئے ست گورو ہماراج سے پوچھا اور سنگورد ہماراج نے اُسکی اصلیت بیان فرمائی اور وہاں کے برہمنوں کا کہنا</p>

۱۱۸

نمبر صفحہ	نمبر سابلکی	مضمون
۵۱۱	۱۱۵	<p>کہ ہمارا چھکارا کیونکر ہو گا۔ بجواب اُسکے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ نام چو اور نام کا انگو اُپدیش کو کے رخصت ست گورو ہماراج (ننداس یعنی کاشی پوری) میں تشریف لیگے اور وہاں کے پنڈتوں نے اس امر کی بابت دریافت کیا کہ بیان کا ہمام یہ ہو کہ جو مرے وہ یکنگھ کو جائے اسکی کیا وجہ ہو۔ بجواب اسکے شگورو ہماراج نے فرمایا کہ خاص وجہ یہ ہو کہ شیوجی کی یہ پوری ہو جو رہا ہو اُسکو وہ اپنا منتر سناہیتے ہیں اور نیز دیگر وجوہات بھی بتائے جسکو منکر پنڈتوں کو اطمینان ہوا۔ بعد اسکے ست گورو ہماراج نے سب کو ست نام کا جاب چھایا۔ ست گورو ہماراج (گیا جی) میں تشریف لیگے اور بھائی بتے لے اسکی وجہ دریافت کی۔ ست گورو ہماراج نے دوبارہ (گیا جی) وجہ تمہی لینے مفصل حال بھائی بائے کو سنایا۔ بعد اسکے ست گورو ہماراج (جگنا تھ جی) کو تشریف لیگے اور وقت جانے کے ست گورو ہماراج کو پنڈتوں نے مندر کے اندر جانے نہ دیا کہ اُسکے عوض میں جگنا تھ جی کا خود بھوک نہ لگا اور پنڈتوں کو خواب ہوا کہ تم لوگوں نے گورو نانک کو اندر مندر کے آنے نہیں دیا ہو ایسے بھوک نہیں لگتا اور تا وقتیکہ وہ بھوجن نہ کر لیونگے بھوک ہرگز نہ لگیگا۔ یہ سنکر پنڈت لوگ دوڑ کر ست گورو ہماراج کو بڑے عجز و انکسار سے اندر مندر کے لیگے اور ست گورو ہماراج نے وہاں پر ایک باکولی بنوائی اور پھر وہاں سے رخصت ہو گئے۔</p> <p>ست گورو ہماراج (پراگ راج تیرھ) میں تشریف لائے اور وہاں کے لوگوں کو بھی ست نام کے چنے کا اُپدیش دیا۔ ست گورو ہماراج اسی طرح اور تیرہ تھوں میں بھی تشریف لیگے۔ دوار کا جی و نیز گوداوری وغیرہ وغیرہ میں جا کر بھگونت کے آبا سکون کو درشن دیا اور خود کیا۔</p> <p>ست گورو ہماراج بعد درشن میلہ تیرہ تھوں کے پنجاب میں تشریف لائے اور وہاں پر سترہ تھوں کا قیام اور آٹھ ست سنگ موٹا اور سترہ تھوں کا ست گورو ہماراج کے آگے گر کر سٹھا ٹیکنا اور رخصت ہو جانا۔</p> <p>ست گورو ہماراج (شیخ فرید) کے پٹن سے دو کوس کے فاصلہ پر (شیخ برہمہ) کہ جو شیخ فرید کا مرید تھا تھا تشریف لیگے اور شیخ برہمہ کا مرید شیخ کمال تھا اسنے ست گورو ہماراج کے بندہ سنکر اپنے مرشد شیخ برہمہ سے جا کر کہا کہ گورو نانک جی صاحب نہایت صاحب کمال درویش ہیں اسی طرح سے اور بہت کچھ صفت بیان کی یہ سنکر شیخ برہمہ نے اپنے مرید سے کہا کہ میرا ایک سوال ہو اسکا جواب گورو نانک سے جا کر دریافت کرو البتہ اُنکے صاحب کمالی کا امتحان ہو جاوے وہ سوال یہ کہ شیخ کمال شگورو ہماراج کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے مرشد کا جا کر سوال سنایا چنانچہ ست گورو ہماراج نے ایسا جواب دیا کہ جسکو سنکر شیخ برہمہ ست گورو ہماراج کی خدمت میں حاضر ہوا اور ست گورو ہماراج کے قدیم سوس ہو کر عرض کیا کہ اسے گورو نانک جی صاحب کوئی شہ جو خدا کے نام کی ہو مجھکو غنایت کیجیے اسوقت شگورو ہماراج نے (اسا کی) کا خندہ پڑھ سسایا کہ جسکو سنکر شیخ نے گورو ہماراج کے قدم چومے اور بعد اسکے دونوں صاحب رخصت ہو گئے۔</p>

ست گوردھاراج کا ایک سیکھ سہمی داواری خان تھا کہ جس نے جاکر شاہ عبدالرحمان ساکن دوم سے ست گوردھاراج کی تعریف بیان کی کہ جسکو سکر عبدالرحمان مذکور نے غصہ کیا اور کہا کہ کیا ہندو کی تعریف کرتے ہو انکو ہم اتحاد دینگے اس سیکھ پٹھان کو شاہ عبدالرحمان کا یہ کہنا بہت ہی ناگوار گذرا سو وہ سے شاہ عبدالرحمان کو اس سیکھ پٹھان نے سخت جواب دیا۔

ست گوردھاراج کی خدمت میں وہ سیکھ پٹھان ایک دن آیا اور ایک عدد یافتہ کا تھان بطریق نذرانہ لایا۔ ست گوردھاراج انہر جامی تو تھے ہی اسکے دل کی بات کو سمجھ کر شاہ عبدالرحمان کا کچھ ذکر چھپا اس ذکر پر وہ سیکھ پٹھان ست گوردھاراج سے وہ ذکر بھی زبان پر لایا۔ یہ سکر ست گوردھاراج شاہ عبدالرحمان کے مکان پر خود تشریف لگے اور عبدالرحمان مذکور سے بحث چھیڑی چنانچہ عبدالرحمان مذکور اس بحث کی تہی ہی سے ست گوردھاراج کے قدموں پر گر پڑا اور اپنے قصور کی معافی کا خواستگار ہوا چنانچہ ست گوردھاراج نے شاہ عبدالرحمان مذکور کو راہ راست بتائی اور تعصب کی بات اسکے دل سے مٹائی۔

ست گوردھاراج (شاہ جلال) نامی ایک فقیر تھا اسکے بیان تشریف لگے اسکا ایک مرید (مشیدی) تھا اور وہ اتفاق سے پانی بھرنے آیا تھا اسے جو ست گوردھاراج کی زبان فیض ترجمان سے (لکھ) کا اس کا اس اور لکھ پاتالان پاتال کی بانی سنی فوراً ہی اپنے مرشد سے جاکر کہا کہ مجھ کو بہت شک آگیا ہو کہ ایک فقیر طرح کی بانی پڑھتا ہو اسکے مرشد نے کہا کہ اس فقیر کو اندر بلا چنانچہ (مشیدی) مذکورہ ست گوردھاراج کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے مرشد کی جانب سے پیغام اندر آئے کا کہہ سنا چنانچہ ست گوردھاراج اندر تشریف لگے۔ (مشیدی) نے اپنا شک صاف کرنا چاہا اسلئے اپنے مرشد سے اسے کہا کہ حضور یا تو قرآن شریف جھوٹا ہو یا محمد صاحب نے دروغ فرمایا ہو یا اس فقیر کی غلطی ہو کیونکہ وہ توجہ طبع زمین اور جودہ طبع آسمان بیان کرتے ہیں اور یہ فقیر صاحب لاکھون آسمان اور لاکھون تہ زمین کہہ سکتے ہیں اس پرے شک دور کر دیجیے۔ دوسری بات یہ کہ یہ فقیر صاحب (گورکھ) کہہ سکتے ہیں یہ سکر اسکے مرشد شاہ جلال نے کہا کہ ہم ان فقیر صاحب سے اسکو کیا دریافت کریں ہم کہہ جاتے ہیں اور اسکی صحت کراتے ہیں یہ کہہ ست گوردھاراج سے درشاہ جلال نے کہا کہ کہہ جاتا ہوں آپ تا ادبسی میری میرے مکان پر پیغام فرمائیے یہ کہہ شاہ جلال مذکورہ کہہ گوردھاراج ہوا لیکن ست گوردھاراج کی قدرت نے اندر راہ میں وہ معجزہ دکھائے کہ جسکو دیکھ کر شاہ جلال مذکور فوراً ہی رات سے پلٹ آئے اور ست گوردھاراج کے قدموں پر گرے اور دست بستہ عرض کیا تمہاری گت گت مت تمہیں جانو۔

ست گوردھاراج شکار پور کی بازار میں تشریف لگے اور وہاں پر ایک شخص سہمی (نور خیر) جو وہاں سے کوکروہ ست گوردھاراج کو اپنے دوہہ نذر لایا اور ست گوردھاراج سے عرض کیا کہ فقیر لوگ بادشاہی دے سکتے ہیں

ایسے مجھکو بیان کا اب راج عطا فرمائیے چنانچہ شگور و مہاراج نے اُسکو اپنا سکھ کیا اور دہا نکھاراج اُسکو عطا فرمایا
ست گورد مہاراج کی خدمت میں سہمی (ردا اور) نامی جو لہا ایکہ قالین نذر سکر حاضر ہوا اور لاد ہونے کی
خواہش کی چنانچہ ست گورد مہاراج نے اُسکو اولاد بکثرت بخشی۔ بعد اسکے
ست گورد مہاراج (سہمی کی گھڑ) پر تشریف لینگے کہ جہاں پر (مرور) نامی ایک شخص تپ یعنی عبادت دریا
کر تا تھا ست گورد مہاراج کی خدمت میں سہمی تہہ زہر حاضر آیا اور عرض کیا کہ (ملتان) کے پیر کی جیسی عزت و آبرو ہی
و جیسی ہی پیری بھی ہو جاوے۔ ست گورد مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ جس مقام پر ہم بیٹھے ہیں رزمہ میان جھارو
دیا کرنا اور جرائع جلانا تھاری عبادتی یعنی خواہش پوری ہو جاوے گی چنانچہ سہمی سردار کی بھی خواہش پوری ہوئی
اور لکھ ست گورد مہاراج نے (ہنگام) کی بددی نے مرتبہ عطا فرمایا۔

ست گورد مہاراج کو تپا پور تشریف لائے تھے کہ اثناء راہ میں ایک شخص قوم کا گھڑی کہ (جو برہمہ خان لودی)
کا مصاحب تھا ست گورد مہاراج کی تعریف سنکر جل رہا تھا اُسکی شامت نے جو دھمکا دیا کہ اُسکے دل میں
یہ بات آئی کہ یوں تو گورد ناک صاحب کی گرفتاری میں باعث اہتمام ہی کل فقیران کو گرفتار کر آؤ تو وہ
گرفتار ہو آئیگے ایسے اُسے اپنے آقا کی جانب سے کل فقیران کو گرفتار کرانا شروع کر دیا۔ ست گورد مہاراج
انتر جامی تو تھے ہی اور فقیران کے چھوڑنے کو اُسے آپ بھی گرفتار ہوئے لیکن اُس گرفتاری میں ست گورد
مہاراج کے ایسے معجزہ ظاہر ہوئے کہ جنکو دیکھ کر (برہمہ خان لودی) مذکور اپنے اُس مصاحب پر بہت ناخوش
ہوا اور ست گورد مہاراج سے اُسے اپنی معافی چاہی اور ست گورد مہاراج کو اُسے فوراً ہی رخصت کر دیا
لیکن ست گورد مہاراج اُس مقام سے نہ بے اور اُس مقام پر بھائی بگٹے بھی مخاطب ہو کر پیشین گوئی
فرمائی کہ سات مہینہ اور سترہ دن کے بعد دیکھنا کہ بیان کیا ہو گا چنانچہ اُسی تاریخ مہوودہ پر (پانی پت کرناں)
کے مقام پر (اُسی برہمہ خان لودی) اور (بابر شاہ) کا مقابلہ ہوا چنانچہ برہمہ خان لودی جان سے
مارا گیا اور بابر بادشاہ نے فتح پائی۔ بعد اسکے۔

بابر بادشاہ نے بھی بہت سے آدمیوں کو گرفتار کر لیا چنانچہ ست گورد مہاراج انتر جامی تو تھے ہی منجملہ
اور دن کے آپ نے بھی اپنی گرفتاری واسطے رہائی دوسروں کے اپنے ذریعہ سے قبول فرمائی جو وقت شگور
مہاراج کی گرفتاری بابر بادشاہ کو معلوم ہوئی فوراً ہی ست گورد مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے
قصور کی معافی مانگی اور اُسے ست گورد مہاراج کو رخصت کیا اور شگور و مہاراج کے فرمانے سے سکور لائی دی
ست گورد مہاراج کی خدمت میں (مالو تر عالم) کا بحث کے ارادہ سے حاضر ہونا اور اپنے سوال کا جواب
باصواب پاکر ست گورد مہاراج کے قدموں پر گرنا۔ بعد اسکے اُسی وقت

ست گورد مہاراج کی خدمت میں ادباری خان چٹھان کا حاضر ہونا اور شگور و مہاراج کے قدموں پر گر کر واپس جانا

نسب نامی

نسب نامی

۱۱۷

۱۱۷

مضمون

ست گورو مہاراج کا (بجو کے زندہ حاوی) مین تشریف لانا یعنی اپنی خسرال کے مقام پر اور وہاں پر جسمی
 (راجپتا) کو روشتن گیری کا مرتبہ عطا فرانا۔

ست گورو مہاراج نے (روڑھی) کو بردان دیا کہ جو بھگت دیکھ گیا یا یاد کر گیا اسکا اوتھار جو جاوے گا۔

ست گورو مہاراج (کرنا پور) مین تشریف لائے اور سخت عبادت یعنی پیشا شروع کی۔

ست گورو مہاراج سری لنگا جی بر تشریف لائے اور وہاں کے لوگوں کو پانی دینے اور چوکا لگانے کی ہدایت فرمائی۔

ست گورو مہاراج جو مقام (کرنا پور) تشریف لائے اور اسوقت مین زنگار سے خواہش کی کہ میرے انگ سے
 کوئی شخص سیسہ یا نشین انگ نامی پیدا ہو۔ چنانچہ

زنگار نے (بلوچین) رکھی کو واسطے جانشینی ست گورو مہاراج کے سنسار آنے کے واسطے اجازت
 دینا کہ ملک پنجاب مین جا کر جنم لو اور بعد گورو نانک زنگاری کے سنسار مین (نانک پنٹھ) پر گٹ ہو۔

حسب الحکم زنگار کے (بلوچین رکھی) کا پنجاب کی سرزمین مین مقام (سٹی کی سرے مین) جنم کھڑی کے
 محل مین سسی (سر دنامی) کھڑی کے گھر مین جنم لینا اور والدین کی اسند عار کے موافق اس کا نام (ننکا) رکھا
 بعد اسکے چودہ برس کی عمر مین آپ کی شادی ہونا اور اٹھارہ برس کی عمر مین آپ کے گھر مین اولاد پیدا ہونا
 کہ جسکا نام (داسو) آپ نے رکھا اور بعد چند روز کے مہی کی سرے سے اپنی خسرال مین چلے آنا اور ایک سکھ
 ست گورو مہاراج کا اس مقام پر رہنا تھا اور وہ ست گورو مہاراج کے شبہ گایا کرتا تھا انکو سنگور کا
 مشتاق ہونا اور اسی سکھ کے ذریعہ سے آپ کا بھی شبہ سنگور مہاراج کے یاد کرنا اور اپنے دل مین عہد کرنا کہ
 مین بھی ست گورو مہاراج کا سکھ ہونگا۔

لنگا جی صاحب کہ جسکا نام ست گورو مہاراج کی زبان سے انگد جی ہو گا اپنی بستی کے آدمیوں کے ساتھ جلائی
 دیہی کے درشنون کو جیلنا اور اٹھارہ مین مقام کرنا پور سنگور مہاراج کے درشنون سے فیضیاب ہونا اور
 دیہی جی کے جائز ملتوی رکھنا اور اسی روز اپنے گھر واپس آنا اور دوسرے دن حسب وعدہ اپنے ست گورو
 مہاراج کی خدمت مین حاضر ہونا اور ست گورو مہاراج کے سکھ ہو کر انگد جی نام پانا اور دین و دنیا کی دولت
 ست گورو مہاراج کے قدموں کی بدولت حاصل کرنا۔

گورو انگد جی صاحب کا ست گورو مہاراج کے دربار مین حاضر ہو کر خدمت کرنا ایک دن ایک خدمتگاری کی
 حیثیت مین ایک دیہی جی کا آنا اور گورو انگد جی صاحب کا اسکو معمولی عورت تصور کر کے دریافت کرنا اور اسکا
 بیان کرنا کہ ست گورو مہاراج کی بدولت یہ بڑے بھگت لاہو اور گورو انگد جی صاحب کا ست گورو مہاراج کے
 قدموں پر گر کر مٹھا لیکنا۔

ایک دن ست گورو مہاراج کا قدم مبارک ہلتا ہوا دیکھ کر گورو انگد جی صاحب کا دریافت کرنا اور سنگور مہاراج کا

نمبر صفحہ	نمبر سادگی	مضمون
۵۱۲ نہایت ۵۲۵	۱۱۷	فرمانا کہ گوشت درشن کرتی ہی یہ سنگد گورو انگد جی صاحب کا سنگد و ہماراج کے قد مون پر گر کر متھا ٹیکنا۔ ایک دن ست گورو ہماراج کا چہرہ خشک دیکھ کر وجہ دریافت کرنا اور ست گورو ہماراج کا فرمانا کہ اسوقت ایک چروا ایک میدان میں اپنے جانور چراتے وقت سوہلا اور آرتی کا پاٹ کرتا تھا اور جہاں اس شبد کا پاٹ ہوتا ہی جھکو خود رہی دہان جانا پڑتا ہی اسوجہ سے جہر و پر خاک آگئی ہی اسوقت اُس چروا سے کہو اگر ویز ست سنگت کو گورو انگد جی صاحب نے ہدایت فرمائی کہ بھائیو سوہلا اور آرتی کا پاٹ ایسی جگہ اور ایسے وقت کیا کرنا کہ سنگد ہماراج کو تکلیف نہ ہو۔
"	"	گورو انگد جی صاحب کا تین برس تک ست گورو ہماراج کی خدمت میں رہ کر اپنے مقام پر جانا اور حسب ارشاد ست گورو ہماراج کے اپنے متعلقان کو بھی ست گورو ہماراج کی سرناگت میں حاضر لانا۔ ست گورو ہماراج کا گورو انگد جی کے چرون میں سب سنگت کو متھا ٹکوتا لینے ایسا جانشین ظاہر کرتا۔ ست گورو ہماراج کا (راوی ندی) کے کنارے پر گورو انگد جی صاحب سے گیان کی باتیں کرنا۔ ست گورو ہماراج ایک دن مع گورو انگد جی صاحب کے (راوی ندی) پر تشریف لگے سردی کا موسم تھا اور کچھ پانی بھی برس رہا تھا اور گورو انگد جی صاحب بھیگ گئے تھے اور ہوا بھی سرد چل رہی تھی ایسے گورو انگد جی صاحب مارے سردی کے بیہوش ہو گئے۔ جب سنگد و ہماراج بعد بھجن کے ندی سے باہر نکلے تو گورو انگد جی صاحب کا یہ حال دیکھا اُسی وقت اپنے قدم مبارک ہلا کر بیہوش سے ہوش میں لائے اور فرمایا کہ کیا حال ہو اسوقت گورو انگد جی صاحب نے قد مون پر گر کر متھا ٹیکنا۔ بعد اسکے ست گورو ہماراج نے ایک عبادت بہت ہی سخت شروع کی کہ بجز ایک چادرہ بچھانے کے اور ایک ہی چادرہ اوڑھنے کے اور کوئی شے اپنے پاس نہ رکھنے تھے اسوقت سنگد و ہماراج کو تنہائی پسند ہوئی۔ ست گورو ہماراج سے گورو کہ ناٹھ کاٹنا اور ست گورو ہماراج گورو انگد جی کی گورو کہ ناٹھ سے ملاقات کرانا اور گورو کہ ناٹھ کا شیر بادینا۔
"	"	ست گورو ہماراج کا دنیا داروں سے پرہیز کرنا۔ اور شیخچ لیلو لوگون کو دکھانا کہ جسکے سببت گورو انگد جی نے ایک اتھیا سب لوگون کو سنا نا کہ میں بور کہ لوگ اکثر دنیا داروں سے پرہیز کے وقت بہت عیا یلا دکھاتے ہیں کہ اُن یلاؤن کو دیکھ کر دنیا دار لوگ خوف میں آجاتے ہیں دیکھو (رشت من جی) نے بھی ایک ایسی ہی یلا لکھمن جی کو دکھلائی تھی کہ جسکو دیکھ کر لکھمن جی بھی خوف میں آگئے تھے لیکن راجہ نے میر لکھمن جی کو سنبھالا تب وہ قائم رہے۔
"	"	ست گورو ہماراج نے ایک وقت میں اپنے سکون کا امتحان یا لیکن اُس امتحان میں کل سیکھ نکل بھاگے صرت بھائی بلے جی صاحب اور گورو انگد جی صاحب ہی قائم رہے اسوقت سنگد و ہماراج نے

سلا اور آرتی کا
پاٹ کرتا تھا اور جہاں
اس شبد کا پاٹ ہوتا ہی
جھکو خود رہی دہان
جانا پڑتا ہی اسوجہ سے
جہر و پر خاک آگئی ہی
اسوقت اُس چروا سے کہو
اگر ویز ست سنگت کو
گورو انگد جی صاحب نے
ہدایت فرمائی کہ بھائیو
سوہلا اور آرتی کا پاٹ
ایسی جگہ اور ایسے وقت
کیا کرنا کہ سنگد
ہماراج کو تکلیف نہ ہو۔

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۵۲۳ نہایت ۵۲۴	۱۱۷	گورو انگد جی کو بردان دیا کہ اسے انگد جی میں نے سارا سنا تیرے پیچھے بخش لیا ہر جو شخص تیرا نام جیگا م کو میں نکال کر دینگا۔
۵۲۵ نہایت ۵۲۶	۱۱۸	ست گورو ہماراج کا سچ کھنڈہ جاکر وہیں آنا اور گورو انگد جی صاحب کو زنگار کی اجازت (جیت جیتا) کاپات کرانا اور گورو انگد جی صاحب سے سچ جی صاحب کا پاٹ سواپہرات رہے سنگر بردان دینا۔ ست گورو ہماراج کی اجازت سے گورو انگد جی صاحب کا سن سہا جی کے لوگوں کے درشنون کو جانا اور سندر بابہر پھونچکر اور بہت سفر طے کرنے کے بعد ان لوگوں کے درشن پانا اور وہاں سے دم کے دم میں پھر واپس ست گورو ہماراج کا (تلمونڈی) میں تشریف لیجانا اور بعد پندرہ دن کے پھر واپس آنا۔ ست گورو ہماراج کا (دکھو کی زندھاوی) کو جانے کا ارادہ کرنا اور ہماراج سری چند جی کی والدہ کا عرض کرنا کہ اب تو بہت سیر ہو چکی ہو کچھ دن ہلکوبھی درشن ہونے دیجیے۔ ست گورو ہماراج سے بھائی بالے کا رخصت ہو کر اپنے مکان آنا اور وقت رخصت کے بھائی بالے کا در بابت کرنا کہ بعد کو کون صاحب ہونگے۔ ست گورو ہماراج کا بعد اپنے گورو انگد جی صاحب کا ہونا بیان فرمایا۔ بھائی بالے کا گورو انگد جی صاحب سے ست گورو ہماراج کے درشن ہونے کی وجہ در بابت کرنا اور گورو انگد جی صاحب کا اپنی گل داستان کہہ سنانا۔
۵۲۴ نہایت ۵۲۵		ست گورو ہماراج کا معجزہ زبانی گورو انگد جی صاحب کے
		گورو انگد جی صاحب فرماتے ہیں کہ ایک رات کو ست گورو ہماراج نے مجھے ارشاد فرمایا کہ دن ہر یارات میں عرض کیا کہ حضور رات ہی یہ سنگر ہر آپ نے حکم دیا کہ پھر دیکھو اسوقت میں نے سوچ کر عرض کیا کہ حضور دن ہی شب آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر دن ہی تو تم میری گٹھری دھولاؤ چنانچہ میں حسب الارشاد ست گورو ہماراج کے گٹھری لیکر سبستی کے باہر گیا تو برابر دن تھا یہاں تک کہ سوچ بھی موجود تھا۔ غرض کہ ست گورو ہماراج کی گٹھری دھو کر میں حاضر ہوا اور جو وقت مکان میں پہنچا تو پھر وہی شب یعنی رات پائی اور سر اسراندھیالی نظر آئی۔ اسوقت پھر مجھے ست گورو ہماراج نے ارشاد فرمایا کہ دن ہی کہ رات میں نے عرض کیا کہ آپ کے پاس دن اور رات دونوں میں جو چاہیں آپ کریں۔
۵۲۴ نہایت ۵۲۵	۱۲۰	ست گورو ہماراج کا دوسرا معجزہ گورو انگد جی صاحب یوں فرماتے ہیں کہ ایک وقت میں ماہ کانک سودی پورنگا کو ست گورو ہماراج کے دربار میں بہنام کرتا رہا پور بہت بھاری سیل تھا اور اتفاق سے نین شبانہ روز بارش برابر رہی کہ کھلی سیل ہو کھار گیا جگہ تیسرے دن بادل پٹھا اسوقت سب سنگھوں نے ست گورو ہماراج سے جا کر عرض کیا کہ ہم لوگ تین دن کے بھوکھے ہیں اور اب اس قدر جلدی بھنڈا رہ تیار ہونا ممکن نہیں ہے کیونکہ سیل کا ہجوم بہت زیادہ ہے اسوقت ست گورو ہماراج نے مجھ کو حکم دیا کہ باہر مکان کے جو درخت لنگڑے بیٹے بول کے لگے میں انکو ہلا کر

نمبر صفحہ
نمبر ساری

مضمون

گل سنگتون کو ہر قسم کا بھوجن کھلا دے ارشاد کے ہوتے ہی میں فوراً گیا دوران بول کے درختوں کو بلایا تو انھیں ببول یعنی یک لڑکے رختوں سے ہر قسم کی سٹھائی دیکھ کر ان کی ہر جگہ بوسب شکست نے آسودہ ہو کر کھانا اور ست گورو ہماراج کے آگے حاضر ہو کر ٹھانیکا اسوقت سید کا بھرم پانچزار سے زیادہ آدمیوں کا تھا۔ بھائی بابے نے عرض کیا کہ اسے گورو ہماراج اب ست گورو ہماراج کے سچے گھنڈ جانے کی کھٹکھٹائی ہے۔ گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ میں اسوقت موجود تھا بلکہ اسوقت بھائی بوڑھے ست گورو ہماراج کی خدمت میں بعد اسکے بھائی بابے نے بھائی بوڑھے سے دریافت کیا (تو بھائی بوڑھے فرماتے ہیں کہ ایک دن سنگور دھاراج کے بتا کا گورام جی نے آکر ست گورو ہماراج سے کہا کہ آج ہم سے (سب بیرون نے خواب میں کہا ہے) کہ تم کلینڈ دھام کو چلو۔ یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ جہاں آپ کی اچھا ہو وہاں رہیے آخر میں فرمایا کہ اچھا آپ کلینڈ دھام کو چلیے ہم بھی آتے ہیں۔ بعد اسکے ست گورو ہماراج کے بتا کا گورام جی کلینڈ دھام کو تشریف لائے اور ان کے تیرہ دن ست گورو ہماراج کی والدہ بھی تشریف لے گئیں اور جن لوگوں کے کہنا کہ سنگورو ہماراج نے شاستر ریت اور دیس ریت اور گلی ریت سے بہت اچھی طرح سے کیا۔

پھر ست گورو ہماراج کے تار ہی پور میں رہتے تھے اور ہر خاص و عام کو ست نام کا آپدیس کرتے تھے اور گورو انگد جی صاحب کو مقام گھنڈور کو رخصت کر دیا تھا۔ بعد اسکے

ست گورو ہماراج نے ارادہ کیا کہ کنوار بدی ستمی کو زنگار کے حضور میں حاضر ہوں لیکن جناب ہماراج سری جی کی والدہ نے آکر عرض کیا کہ کلمہ آپ کے بتا کا سرادھ ہو یہ سنکر آپ نے وہ دن زنگار کی حضور میں کا فتویٰ رکھا اور فرمایا کہ اچھا اب ہم دشمنی کو جاویں گے۔ بعد اسکے کنوار بدی ستمی کو ڈیڑھ پہرات باقی رہے ست گورو ہماراج سچے گھنڈ جانے کو تیار ہوئے صاحبزادوں کو خبر ہوئی اُنکے آسنے میں کچھ توقف ہوا اتنے میں سنگور دھاراج نے آنکھیں بند کر لیں اسوقت دونوں صاحبزادہ یعنی سری چند جی صاحب اور لکھمی چند جی صاحب آہوئے اور ست گورو ہماراج کی یہ حالت دیکھ کر زنگار کی دوہائی سنگور دھاراج کو دوہائی کہ دو گھڑی کے واسطے بکھڑی ہوتے کرنے کے لیے موقع دیجیے زنگار کی دوہائی سنتے ہی ست گورو ہماراج نے آنکھیں کھول دیں اور فرمایا کہ تم نے اسوقت صرف دوہی گھڑی کے لیے موقع مانگا اسوقت اس دوہائی کے لفظ سے جب قدر موقع چاہتے ہو جانا چاہیے میعاد مہلت میں دونوں صاحبزادوں نے عرض و معروض اپنا حال کیا انکی عرض معروض سنکر ست گورو ہماراج نے اشر باد دیا اور رخصت کیا۔

بھائی بوڑھے کہتے ہیں کہ میں نے اسوقت میں ست گورو ہماراج سے عرض کیا کہ آپ ہرکے ست نام کا آپدیس فرماتے رہتے ہیں اب آئندہ کو کیا ارشاد ہو اسوقت ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اب گورو انگد جی صاحب ہکو اسی نام کا آپدیس کریں گے۔

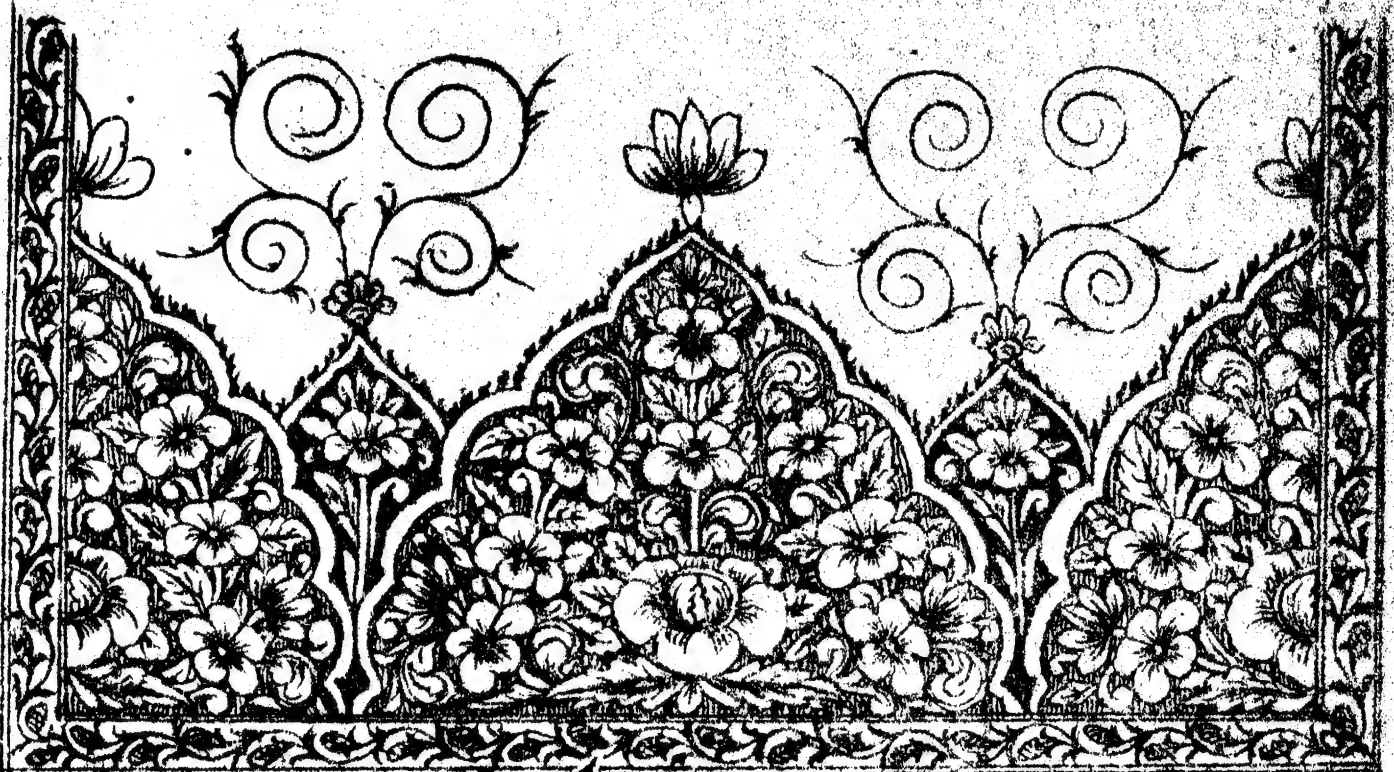
ایک شخص کرتار پور میں (سادھارن) خاصیت گورو ہماراج نے اُسی کو مکان لینے و کپڑے دھونے کو حکم دیا۔ بعد اسکے سنگور و ہماراج (دواہ گورو) کے ارتھ میں نے دریافت کیے اور سنگور و ہماراج نے جوت بھرت مجھے بیان کیا۔ بعد اسکے ۱۵۹۶ء بکرہ جیتی ماہ کنوار بدی دسی امرت بیلہ کے وقت قنات گھر واکر بہرات رہے پریشکر کے کیرتن میں آنند دھن کے ساتھ سرپ کلا کے گھر میں ست گورو ہماراج گورو نانک جی صاحب پار برہمہ سرپ آنند روپ پریشکر کے چرون کے ساتھ سہلے سری ٹھاکر جی کی جوت میں جوت روپ ہو کر لین ہو گئے سطح جل میں جل ٹکرا ایک روپ ہو جاتا ہو۔

بعد اسکے ست گورو ہماراج کے سکھ بچانوں نے جب سنا کہ سنگور و ہماراج آنند دھان ہو گئے اُسوقت وہ لوگ آہو بچے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ ست گورو ہماراج اپنے مرشد کے درشن کرینگے سنگور و ہماراج کے جو ہندو سکھ تھے اُنھوں نے منع کیا کہ اب تمہارے درشن کا وقت نہیں رہا آخر وہ لوگ یہ کہنے لگے کہ ہم لوگ اپنے مذہب کی رو سے ست گورو ہماراج کو جو ہمارے مرشد تھے تجھیز و تکفین ادا کرینگے اور ہندو لوگ سنگور و ہماراج کی کرپا و کرم کرنے کو آمادہ تھے آخر کار جبکہ دونوں فرقہ میں تکرار زیادہ ہوئی اور نوبت فوجداری کی پہونچی اُسوقت ایک بزرگ آدمی نے کہا کہ قنات کے اندر تو دیکھو جو سکے اُسی پر قنات کرو۔ دیکھا تو وہاں کچھ بھی نہ تھا صرف دو چادرین موجود تھیں چنانچہ دونوں فرقوں نے اُن چادرین کو لیکر اپنے اپنے مذہب کے موافق لے لیا۔ فرض ادا کیا۔ جسوقت بھائی بوڑھے نے بھائی بیلے اور گورو وانگد جی صاحب کو ست گورو ہماراج کے سچ کھنڈ جانے کی کٹھا سنائی اُسوقت سبھوں نے سنگور و ہماراج کو زمین پر گر کر منھائیکا۔ اور دھن باد ادا کیا۔

گورو وانگد جی صاحب کا بردان جنم ساکھی کے پاٹ کرنے والوں

کے واسطے

گورو وانگد جی صاحب بردان دیتے ہیں کہ جو شخص جنم ساکھی کا پاٹ کرے گا بلکہ پڑھنے والا اور پڑھانے والا اور سننے والا اور سنلانے والا اُن لوگوں کو ست گورو ہماراج بخش دیونگے اور یہ سب لوگ سنگور و ہماراج کے خدمت میں جگہ پا دیونگے فقط



سری واہ گوروجی کی فتح ہری

او تم تہ ست برہمہ آتمہ نہ

ہو اتھے پہ سجدہ کا ٹیکا عیان
کسین مجھ کو مودی نہ اندازان
نہ تو روسیابی سے ہ نام ہو
کر کر سر کر کسین بار بار
ہی آکال مورت اجولی دہی
آسے ورد کر گت ہو با یقین
دہی ست نانک موسیٰ بھجی ست

کر بن دیکھ کر لوگ پھریں بیان
جو کرنا پور کہ ہو سگئے بربان
زبان کرے وردیہ نام ہو
مر ا نام کہنے بن جو مار مار
وہ ہ ذات نہ جو دہی کی
گورو سے جو شادابے کسین
دہی ست ہر جو کہ ہے ہی
مدرس یہ ساطع کا پڑمہ بنال

تری روسیابی کا الزام جا
کے بھر نہ انہی مجھے خاص عام
نہ آرد نہ غریب نہ کالے کا کھن
کہ ڈوہری عبادت ہو تیری بدو
کہ جس سے حنائی کو آرام ہی
ہمہ جا ہمہ دست پھردہ دکھا
چکا دیو بن ست بھی تھا دہی
جو بچلے گئے بن نہ کر کچھ خیال

فلک دیکھ اوزکار کو سر جھکا سے
رے ڈوز بان سے جو تو ست نام
نہ زبور مودی بہ پریش نرن
یہا شک ہو پھر چھو رتہ جھول
آٹ پھیرے بس وہی نام ہی
وہ سی بھنگی ہر جیکہ دلین سا
اسی کو تو جب دست تھا دہی

مسدس طبع اوست گت پر شاد و مخلص ساطع لکھنوی مولف پونجی ہند

اسی کے قدم کے نطے پونہا

نہیں گت کی ہم تیا بن راہ
چہرہ سے سفید چہ بخت سیاہ

جو ہر نانک اوزار باغ و جہا
نہ کر دیکھ دم زین بار گاہ

ہو سے چنے بن اس پر انکاشاہ

ہوا کھنکھی گنگا کر تھاجسکا نام
 برتن ذات کا دان نہیں کچھ بچار
 کسی کے گناہوں کی جو ہو کتاب
 جو سعدی نے سمجھا غفور الرحیم
 نغمی وہ تھا مرد جو ہوشیار
 کھٹا اسپین جو کچھ ہر نازک مقام
 گنگا کا ہویا کہ پر ہینہ گار
 گنگا تک کرے ساطع اسکی صفات
 سوا انکے بخشے بست گنگا گار
 سدائش و عشرت میں کائنات بھی رہا
 لگا نخل طاعتیں کب ایک بھل
 جیسے تھے زبوا کھٹا کے شجر
 درخت عبادت کی بھی خشک ٹال
 نہ تھری ہوئی سحر و ہر نام کے
 نہ دیا سے دل سنت کے پاس جا
 پڑی اسکی گشتی بھی گرداب میں
 نہیں جانتا ہر کوئی جس کا ساز
 جی بھی جو بل چل وہ طوفان میں
 اسی نے لگا لایا شجر ہمارے

سندھن تھا قضا کی ہر سو رغام
 نگر دید محسوسم زمین بار گاہ
 جو ہونیک کردار باگنہ گار
 نگر دید محسوسم زمین بار گاہ
 سہ انوف رکھتا ہوروز حساب
 نگر دید محسوسم زمین بار گاہ
 بھر دوسرے بولا کسن ای کریم
 نگر دید محسوسم زمین بار گاہ
 یہ کیا شعر لکھا ہر ای ذی شعاع
 نگر دید محسوسم زمین بار گاہ
 ہر نامہ صفی کا عشرہ فضا تمام
 نگر دید محسوسم زمین بار گاہ
 سب ہی ایک سان ہونگے ای شعاع
 نگر دید محسوسم زمین بار گاہ
 وہ ہر نیک ذات اور ہر نیک ذات
 نگر دید محسوسم زمین بار گاہ
 کہ جسکے گنہ کا نہیں ہر شمار
 پسند آتی تھی کب عبادت کی بات
 نہ برت اور تیر تھ پہ تھا کچھ عمل
 نہ تھ باغ ست سنگ میں کچھ عمر
 ریاضت کے سر سیر تھے نہ نال
 گرفتار تھے حرص کے دم کے
 نہ حاصل کیے کچھ ڈربے بہا
 نکلنے کی اُمید نہ خواب میں
 گنگا سے لگا یا اسی نے چار
 لگی آگنگا سے بس اک آن میں
 ہر آد کیا گنگا کے غار سے

چار ایک ریداس سب کا غلام
 چہ روے سفید چہ بخت سیاہ
 گورو کے سر میں پڑ جا کے یار
 چہ روے سفید چہ بخت سیاہ
 کھلا ہر گورو کے گھرانے کا باب
 چہ روے سفید چہ بخت سیاہ
 شغیدم کہ در روز ایسہ تیم
 چہ روے سفید چہ بخت سیاہ
 گناہ من ارتاح سے در شمار
 چہ روے سفید چہ بخت سیاہ
 ہوا اسکی تصریح میں یہ کلام
 چہ روے سفید چہ بخت سیاہ
 ریاضی ریاضت کا ہر انتظار
 چہ روے سفید چہ بخت سیاہ
 نہ بخشش جو کرتا تو کون ہوتی بات
 چہ روے سفید چہ بخت سیاہ
 جنھوں نے عبادت کا جانا نام
 گلون سے نہ جب تک دھن بھر
 نہ سنتوں کی خدمت کی دلچسپی بہا
 لگا کر اور درم میں جی نہ جی
 بھجن کس کو کہتے ہیں نہ جانتے
 کبھی بلبیل دل سریرام پر
 صدق تشنہ لب بھی جو ہر نام سے
 ہوا خود حسد انا خدا انا گیار
 گنگا کے سمندر کا تھادہ جوڑ
 نرنگار جو ہر انا تھون کا ناتھ
 دیا استعداد موج نے اُسکے زور

گئے اُسکی کرپا سے مالی مقام
 تو ہو جاے بیڑا دین اُسکا پار
 وہ آئے یہاں ہر نہ کچھ چچ و تاس
 بدان راہ بنکان بہ بخشہ کریم
 ترانام کے بودا مزر گار
 گناہوں کی بخشش سے ہر اسکا نام
 گنگا کا بخشش کا بسہ دار
 کیا بھرگ گو گت ماری جولان
 کبھی منجھ سے نکلا نہ تھا چنگ رام
 ہوئے دل نہ پڑ مردہ اُنکے ہر
 نوا ان بھی ریاضت کی فصل بھار
 کبھی بیک تک ہاتھ سے بھی ندی
 کسی کے کہے کو نہ تھے استے
 جبک کر نہ آبا بوقت سحر
 نہ پایا کوئی قطرا اس جام سے
 جسے لوگ کہتے ہیں پروردگار
 ہوا آب شیرین وہی آب شور
 خضر کی سی صورت پڑ کر کے ہاتھ
 رہا پھر کسی کا نہ نال نہ شور

گنہ کی طرف سے جو بدلی نگاہ
کشمکشہ سمجھ میں نہیں آتے ہیں
مشکل جو کہ بچو کی تھی ذات اہم
وہ رید اس گزوات کا تھا چار
وہ بے سوا شہ نام مشہور ہیں
ایک عورت تھی تھوڑی کبریٰ تھانام
گنہگار اجا بے سوا اور بالیک
غایت کی پھر بھی وہ صورت رہی
تھی لاؤ کی گزوات بڑھتی تھیں
محبوب کا سینہ نہیں ہر مقام
یہاں تک ہوئی غازی ہو شہد
سہ امان کو دم میں کیا ہر نال
بہت ہو چکی اب ہدایت قلم
شہیدم کہ در روز ابد و بیم

رہی پھر عنایات کی کچھ نہ تھا
کہ راضی وہ کس طرح ہو جاتے ہیں
ہیں سب جانتے تھے جولاہا کبیر
ہوا آسکا ہر عابدہ دن میں شمار
حضور سی میں خالق کے منظور ہیں
اُسے کت دی ایسے کرتے ہیں کام
یہ افعال تھے کیسے وہ ٹھیک ٹھیک
نہ آواگون کی ضرورت رہی
وہین باجرہ کی ٹوکھاتے تھے نا
اُسے سب برن میں ہر وہ ڈارم
کیا بچ کو آپ ہی سنے پسند
وہ ہر ذات والا عظیم المثل
کہان سے زبان لائیں سمجھا میں ہم
بدان را بہ نیکان بخشد کریم
اُسے فضل کرتے نہیں لگتی بار

برن ذات پر بھی نہ تھی کچھ لطف
تقط ہر سب اُنکی یہ دریا دلی
ہوا کت تھی گنہ گفالی سدھن
ہوا کت تھی اُنکی نور لطف
پرستار زادہ بدر کے یہ بھاگ
رحیم آیکا دل جو تھا بے بدل
ہو مشہور کس اور راون کا شہ
رکھا ناگ اوتا رجب ذی ہنر
شہائی نہ میٹھی لگی عقلند
اور اُسیر یہ طرفہ سنو ماجرا
نہیں اسکی تفتیش بہر ضرور
کرم بچہ بھی وہ کر لگا کریم
لکھا ہر جو سعدی سنے درستان
نہ ہر گز گناہوں سے ہو پُر محن
نہ ہو اُس سے مایوس امید دار

نہ تھی علم پر اور نہ سوتی ہنس
گنہ گار تک کت کس کو نہ دی
نہ تھے چھتری اور نہ تھے برجن
رکھا شہر جوئی سب میں وہ شہ
کہ خود اُسے گھر جا کے کہا میں سا
تو کھائے ہیں سورجی گھر جا پہل
اٹھائی تعالیٰ میں تیغ و سپر
تو کھائی ہر ردی تو لاؤ کے گھر
وہی خشک تھی باجرہ کی پسند
گرے دودھ اُس سے جو ہو ماجرا
وہی خوب بہر ج منظور
عجب ذات ہر وہ غفور اکریم
اُسے تو بھی کراہی قلم بر زبان
بھروسہ تو کراہی بقول حسن

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

حمد

صفت کب ہونا پاک ہے پاک کی
زبور اور توریت دا بچیل سب
بنے تھے مسجد میں گرجا تہام
کسی سے کوئی شکل ملتی نہیں
عجدا ہر ہر اک کی جو صورت جدا
نہیں نہ زکا رو پر در دگار
کوئی لاڈ گاڈ اور کوئی خدا
دوئی جس گھڑی دل سے جاتی رہے
ہیے گی وہیں آنکھ کھل جائیگی
عجائب غرائب طلسمات سب
اُسے لکھنے کی سیری اوقات ہر

ہر کیا اصل اس تہا خاک کی
بیان جسکو کرتے ہیں ہر ذات
اُسی کی عبادت کے سب میں مقام
جی ایسی ہر جو کہ ملتی نہیں
اُسی سے موجد ہر ذات خدا
اسکھوں میں نام اُسکے اور شہار
کوئی برہمہت اور کوئی موحدا
تو پھر ایکو ہم پس سناتی رہے
وہی ایک صورت لطفہ آئیگی
اُسی کی ہر پس یہ کرامات سب
اشارہ میں جسکے یہ دن رات ہر

کہ جو حد لکھے سہ برام کی
سب ہی شفق ہیں کہ ہر ایک ذات
وہی ایک ہر تو ہوا ہر ایک
بہا تک کہ یک مان ہوں صد پر
نکلتے ہیں یک تخم سے کتنے پھل
کوئی رام کتا ہر کوئی رحیم
زبان کا فقط یک لٹ پھر ہر
گیا تو سے جسوقت میں تین کا تار
وہی ذات موجد ہر کوئی مکان
فلک پرستار دن کا دیکھو وجود
قلم کو مرے ہر یہ طاقت کہان

درج پڑھ سناٹے جو ہر نام کی
کے دوسرا کون کس نسخہ سے بات
اگر غور کیجیے تو پھر بھی ہر ایک
مطابق نہ ہوں ایک سے ایک دگر
وہی محسم ہوتا ہر پھر ہر محل
کوئی ذات واحد کوئی ذوالکریم
تعصب کا دل میں یہ اندھیرہ
قطب پر دہن دل نے پایا قرار
بنائے ہیں جس نے زمین آسمان
زمین بہر اک شہ عجائب نمود
کہ اوصاف اُسکے کرے کچھ بیان

<p>میں ایک مشت خاک ہوئی ہی اہل کیا تجسس ولا جن سب ہر فضول فرشتوں کی بھی عقل جبران ہر اسی کی عبادت میں برگ شجر جو ہر ملک وہ زمین آسمان زمین کو جو گردش یویل و نہار بھر سے چرخ چکر میں آنھوں پہر نباتات سے تا جادوت تک فلک اور ملک پر جو حکمران</p>	<p>ہر اکبا و مانع اور مری عقل یک ہری داستان ہر یہ قصہ ہر طول جو ہر دیوتا و ویشیان ہر جھکے میں زمین پر وہ سب بائمر اسی کے ہر فرمان سے دیار و اسی ذات موجد کی ہر تابعدار اسی کے ہر فرمان کا یہ اثر میں بندے اسی کے فلک و ملک گردن کس طرح سے میں اسکا بیان نہ کو سا طع اہل وقت با نافرمان</p>	<p>جو صانع ہمارا ہو صنعت ہون ہم ہمیں ہی اور اوتار سب نظر میں کسی کے وہ آناہین کھڑا آسمان ہر جو یہ بے ستون روان اور روان ہیں جو کس قدر ستارے کلان نور دہن جقدر جو ہر آسمان ہر یازیر زمین میں جو ان یا جتنے آسان ہیں مری عقل کیا ہر مرا کسا خیال ستر بہت اور منزل ہر طول</p>	<p>اُسکے آگے کہنے کو کیونکر تسلیم کہا سب نے ۱۱ امتیازات رب سمجھ میں کسی کے سنا نہیں اسی کی عبادت میں ہر سرنگار جیسی کا ہر یک حکم اسی ہی ہنس اسی کی اطاعت میں باندھے کم اطاعت سے اُسکی ہر باہر نہیں سب ہی اُسکے بس زیر فرمان میں اُنھاؤں ظلم کو مری کیا مجال</p>
---	---	---	---

مناجات بدر بار مجیب الدعوات مع سبب تالیف کتاب

<p>خدا یا مہرے میرے پروردگار جو ملکہ کائنات میں کین اختتام کرتے ہیں ہر چیز و عمارت و ہون وہ دولت بگے اسی ہر ویشال شب در در زنجیر و زنجیر مری اسی سے ہوا پھر یہ جھکے خیال بلا شک ہر پونجی وہ آب جانت جسے گور کھی علم آنا نہیں بہت دل میں کھاتے ہیں گو چناب کما دل نے لکھ (غنم ساکھی) کتاب ہوئی یہ صدا غیب سے جھکویار گور و کا زبان پر جان نام آئے زمانہ کا ہرگز نہیں کچھ شہر یہ دنیا ہر بس ایک خواب خیال کہان میں وہ فیضی وہ جانی کما فقط اُنکا باتی رہا ہر کلام</p>	<p>مرا حال ہر تجھ سب آشکار آنکھیں جانتے ہیں سب غشی و غام کہان ہر یہ طاقت مفت کچھ کھون قیامت تک ہر نہ جسکو زوال رہے نظم اور نثر سے دلگی منہ مل لکھوں گور و نامکا حال لے اُس سے قطرہ تو ہو دکھات نہ انگو رکھ ہونے کا پاتا نہیں کہ یہ وقت جانا ہر سار اضراب نور و دعوات میں کر لا جواب کہ ہمت نہ دے ہاتھ سے زینہار تو جو جیسی شکلی وہ آسانی پاک میں نہ لگی کا نہ اوجست ہار گھڑی ایک گھنٹی ہر شل یک سال کہان شیخ سعدی نظامی کہان قیامت تک اُنکا زندہ ہر نام</p>	<p>کہ ہر علم جھکے نہ ہر کچھ بہت گردن شکر شیرا میں کیونکر بیان جو دنیا کی نعمت میں کین ب عطا مری وہ جو نعمت بہت خوب ہر یہی شغل میرا خوش اسلوب ہر اگر یہ خط گور کھی ہر تمام ہر گور کھی وہی جو پڑے گور کھی گور کھا کر بن اب زمانہ نہیں کیا کرتے ہیں کوئی ایسا نہیں راویز تک کچھ بس و پیش بھی تو کہ وہ گور اور اُنھا تو تسلیم ہوئی اُس صدا سے جو ہمت بلند یہ جاری غرض رہستم ہر دم دگر دار فانی میں ہر کچھ ہستدار کہان لکھی واسل در کہان ہر دم یہ قیصل ارشاد دل کے جناب</p>	<p>فقط ہر تری جھکے ہر تیرا چشم بدن کے سرے رو گئے گور و زبان ہر شش و ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر جھکے ہی وہی دل سے ہر کچھ ہر شکر تو کہ دربار و ان خوب ہر کھی پڑھی ہر غنم ساکھی ہر نام رہے دو جہان میں غرض وہ شکھی نہ ہر اسطر اسکا چناب کین کرے ہر ہر ہر گور و در کین تشبیب اور فرار و بد اندیش بھی نو سامان ہو جا بگا و ہر ہر کیا دل نے میرے نصیحت و پند چلے جاتے ہیں ہر ہر ہر ہر ہر تو تحریر کا ہر نقطہ اعتبار گئے وہ دے اُنکا قصہ ہر پاس لکھی میں لے ہر غنم میں یہ کتاب</p>
--	--	---	--

یہ جو عرض ابہ در شوق مری جو پہلے سے آدم نگار ہر وگرہ کوئی شخص غلطی کرے تہہ ہمیں کہہ جانا فانی کا کام جو ہر شاعری کا ذرا دہین جوش کسی کا کہیں نہیں کچھ بھی کلام اگر اسے پوچھو کہ وہ غلبہ کیا جہاں سے ہو ہم عصر ہیں ہمیشہ ہر اہ کرم کر دین اسکو معاف	خطا سے نہیں کوئی انسان بری تو کل نسل انکی خصاوار ہر اور الزام غلطی کا و بر دھڑکے نہ جانیں تگنا ہو کیونکر کلام نہ دنیا کی سدھ اور نہ عقلی کا ہوش تو کہتے لیکن ہر غلط کس تمام تو بھاگن وہاں سے وہیں دم با وہ دونوں کی غلطی کو کھینچتے ہیں کرین کلک اصلاح اسکو صفات قدم پر تھکاؤ لگا میں اُنکے سر	شرارت جو آدم نے کی ذی بہت جو ہوتی ہر غلطی کسی سے کہیں جو ہیں لوگ دنیا میں بس عیب ہیں نظر کے دریا میں جو غوطہ کھا جو ہیں عیب ہیں ہر نہ انکو شعور غلط ہر غلط ہر جو انشا غلط نہیں عیب بدوں سے کچھ ہو کر اگر میری غلطی ہی معقول ہو بنائیں وہ غلطی پہ نظری دہین رہوں انکا مشکور میں عمر بھر	اسی سے ہوا نام انکا ہر شر نظر کام کرتی ہر اسکی نہیں ہی ڈھونڈتے ہیں غلطی کہیں تو مضمون گو ہر کہیں اتھ آئے فقط ہر بھرا اُنکے دل میں غور غلط ہر غلط ہر ہر املا غلط جو غلطی نکالیں نہیں کچھ خطر سر چشم وہ ہو مقبول ہو جان بائیں غلطی وہ میری کہیں
--	---	---	---

مناجات پر دستگور و ہمارا راج ہرے ناظرین و سامعین پونہمی ہند

گور و جی سے ہوتا ہے مری و فیض سے اس کے ہونے کی شہادت کوئی شخص بیکار و بیچار ہو ہر اکسیر مرادیں اسکی اسام	دعا مانگتا ہوں یہ میں دوسری پیر میں جس مقاصد سے یا میں مراد یا دیوی اسکو کچھ کار جو میرے در کا ہو جاسے ہم وہ غلام پڑے جو کوئی شخص پونہمی تمام	سُنئے یا پڑھے جو یہ پونہمی تمام مطالعہ سے اس کے جو غلط ہوں پڑے صدق دے وہ پاسے مراد رکھے جو کوئی شخص پونہمی یہ پاس کرے یا د سا طبع کو بھی وہ تمام	برائیں مرادیں بس اسکی تمام دہ آد اگون سے بھی محفوظ ہوں رہے دو جان میں غرض خوش شا کسی فکر سے ہو نہ ہرگز اداس
---	---	--	--

تیسرے پونہمی جنم ساکھی ہند انی ناب مولف

واضح ہو کہ بعد از گور و نامک نرنکار (جی صاحب کی نامری گدی (گور و نامک جی صاحب) نے زبانی (بھائی بالے سندھ) کہ جو ہر
(گور و نامک جی صاحب) کے ہر شاہ و ہر جگہ موجود ہے کل حالات کہ جان جان وہ تشریف لگئے اور جس جس مقام پر جو عیذات و کرامات
و کرمات تہہ دست نزوم گور و نامک جی صاحب کے بارکات سے غور میں آئے تشریح و در مفصل و شہ و حاجت گور و نامک جی صاحب کے
نام اسکا (پونہمی جنم ساکھی) رکھ کر لکھوں کہ بطور یاد گاری نامک نرنکار جی کے تقسیم کر آیا۔ زبان بعد بھائی گور داس جی صاحب نے اپنی
زبان پنجابی میں عبارت نظم مرتب کیا اور نام اسکا (گیان رتنا ولی) رکھا۔ میں بعد بھائی منی سنگھ جی صاحب نے اسی پونہمی نظم کا ٹیکا یعنی
مطلب اسی زبان پنجابی میں اسطرح پر لکھا کہ اوپر وہی نظم اور اس کے نیچے اسکی شرح یا تہہ از نام انجام کو پرچا یا اور نام اس مشہور پونہمی کارٹیکا
گیان رتنا ولی) لکھ کر لکھ کر لکھا کہ ہر خاص و عام فیض پانے میں لطف و شہ و در خط عا قیست اسکا ہے میں اور موفان کو دعا ہے ہر
یاد دے میں نے اپنی حقیقت ہر دو پونہمی مذکورہ بالا کی صفت میں یہ مصرعہ فلسفی داس جی صاحب کا بہت موزون و معطر علم گراہن بن بن بانی جس
اسطرح ان صاحبوں نے اپنی مادری زبان پنجابی میں پونہمی جنم ساکھی لکھ کر دستگور و ہمارا راج گور و نامک جی صاحب کے حالات یعنی ہر تر
و عیذات و کرمات سے ہر خاص و عام کو آگاہ کیا ہے یہ شخص بے بنیاد خاک پاسے استاد عامی پر معاصی ہے استعداد سنگت پر شاہ متخلص سا طبع

کھنوی خاٹ منشی بیچتا صاحب مرحوم انونوی ننگو ار شاہی دربار سلطنت اودھ کے جو قبل لکھنے پونھی ہذا کے ملک پنجاب میں جا کر زبان پنجابی تحصیل کی اور ہر ایک مقامات بعد گاہات نامک شاہی کے درشنون سے فیضیاب ہو کر اس ملک کے باشندگان کی صحبت و خدمت میں رہ کر علم گورکھی تحصیل کر کے اور اسکے قواعد کو بخوبی دریافت کر کے سوچا کہ اگر اب پونھی جنم ساکھی کا ترجمہ کیا جائے چنانچہ پونھی مذکورہ بخط فارسی بجا آورد و بعد چار روز مرہ جیسا کہ زمانہ کی بول چال ہر سرہ پونھی مذکور الصد سے تالیف کر کے اپنے وطنی بھائیوں اور دونوں کے لیے مرتب کر کے گذارش پر دانہ ہو کہ اس پونھی میں مضمون آرائی اور سخن پیرائی کا خیال نہ کر کے اسکے مطالعہ سے لطف اٹھائیں کیونکہ پونھی ہذا میں مکمل حالات (آد گورو نانک نرنکار سی جی صاحب) کے عبارت سلیس برائے فہم ہر خاص و عام لکھ کر تمام کی گئی ہیں گو سب سے دقت سے عاری ہو لیکن مطلب میں بہت بھاری ہو اید کہ اسکے لطیفہ سے دنیا کے مطلب برائیں عاقبت میں نام نیک بھائیوں عقیبی میں بہشت حاصل کریں اپنے تئیں سنگورو و مہاراج کے جرنوں میں داخل کریں - زیادہ پس بانی ہوس -

اب پونھی جنم ساکھی کا آغاز ہر کہ جسکی قدرت بے انداز ہو

خلاصہ سبب تالیف پونھی جنم ساکھی بعد جناب سری گورو انگد جی صاحب دوسری بادشاہی

موضع ہو کہ نئی میا کہ سودی پنجی سنہ ۱۱۹۰ بکرماجیتی سے شروع ہو کر دو ہینہ سترہ روز میں پونھی جنم ساکھی (گورو نانک جی صاحب کی مع کل کیفیت زبان (بھائی بالے سندھ) کہ جو قوم کے جاٹ تھے اور (قصبہ ای بھوی بھٹی ٹونڈی) کے رہنے والے تھے اور وہی مقام سنگورو مہاراج نانک نرنکار سی کے حضور نور کا بھی ہو اور بھائی بالے سندھ صاحب موصوف زمانہ طفولیت سے ہمراہ سنگورو مہاراج کے تھے شاید کبھی کسی وقت میں دو چار روز کے لیے جدا ہو گئے ہوں بلکہ بھائی بالے سندھ صاحب سلطانپور بہ زمانہ ملازمت مودی خانہ بھی ساتھ رہے تھے اور کل کیفیت سنگورو مہاراج کی اُنکے چشم دید پر نہ شید -

شرح سبب تالیف پونھی جنم ساکھی حسب الارشاد سری گورو انگد جی صاحب دوسری بادشاہی

پوشیدہ نہ رہے کہ گورو انگد جی صاحب دوسری گدی بادشاہی گورو نانک جی صاحب کو ایک عرصہ تک اس امر کی جستجو تھی کہ اگر گورو نانک جی صاحب کی تفصیل کیفیت از ابتدا سے تاریخ ولادت تا تاریخ رو انگی سچ کھنڈ مع مقامات سیاحی دریافت ہوں تو قلم لائے جاویں تاکہ ہر خاص و عام اُنکے حالات سے آگاہ ہو جاویں چنانچہ گورو انگد جی صاحب کو یہ تلاش پونھی ہی اتفاق سے بھائی بالے سندھ جی صاحب کو جو بعد مودی حضور نانک اوتار پاک نور کہ جو قدیم موسی سے دور ہو گئے تھے نہایت حیران و پریشان رہا کرتے تھے اور اس امر کی تلاش تھی کہ جو صاحب جانشین سنگورو مہاراج کے ہوں اُنکی قدیم موسی سے فیضیاب ہوں رفتہ رفتہ افتان و جفران بہ تہہ کایک سودی پورنامی مقام گورو انگد جی صاحب پہنچے حالانکہ گورو انگد جی صاحب اس زمانہ تک بہت مخفی و پوشیدہ رہتے تھے جو وقت بھائی بالے سندھ جی صاحب و بان پہنچے اور گورو انگد جی صاحب کی کیفیت سنی کمال مشتاق ہو کر گورو مہاراج مدوح کے مقام پر حاضر ہوئے دیکھا کہ گورو انگد جی صاحب گورو نانک جی صاحب کے جانشین گوشہ نشین ہیں نزدیک پہنچے قدیم موسی سے نذر گزرائی گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ ایسے تم کہاں سے آئے ہو اور کہاں کو جاتے ہو اور کہاں کے رہنے والے ہو کون ذات ہو یہ سن کر بھائی بالے سندھ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ قوم کا جاتا ہوں بالے میرا نام ہوا سندھ میرا گوتہر (قصبہ راسہ بھوی بھٹی ٹونڈی) میں مکان ہر جو سنگورو و گورو نانک جی صاحب کی ولادت کا

استحسان ہو رہی میرا بھی قیدی وطن ہر دلی آرزو قلبی خواہشیں جتنی بھی ہو کہ جو صاحب گوردانک جی صاحب کے جانشین ہوں اُنکے درشنوں سے فیضیاب ہوں پسنگر گوردانک جی صاحب نے دریافت فرمایا کہ تم گورکھ کسکے ہو بھائی بالے نے جواب دیا کہ ارمہ راج میں گوردانک جی صاحب کو جو کالورام بیدی کھڑی کے گھر میں اوتار ہوا تھا اُنکا سکھ ہوں میں نے انھیں سے آپدیش پایا یہی سنگر گوردانک جی صاحب نے بھائی بالے سندھ سے بڑے آئندہ کے ساتھ بوجھا کہ اس سکھ تم نے گوردانک جی صاحب کے درشن کیے ہیں یہ سنگر بھائی بالے موصوف نے عرض کیا کہ ارمہ راج سنگور وماراج گوردانک جی صاحب مجھ سے گھر میں کسی قدر زیادہ تھے اور میں گوردانک جی کے چرنوں میں ہمیشہ ہی رہا ہوں ابتدا سے سن تینرو تینر ملازمت تمام سلطان پور بعدہ لکڑانی مودی خانہ و نیز وقت سیاحی دنیا سفر پوری و تری گل جان بلکہ از زمین تا بہ آسمان کہ جان سے سوچ و چند رمان ہزار دن جو جن نیچے رہ گئے تھے ساتھ رہا ہوں لیکن بوقت روانگی پیچ کھنڈ کچھ دن پہلے از شومی طالع جدا ہو گیا تھا اسوقت سے دل شل سیاب و ماہی بے آب کے مشغور و بقرار تھا اب آپ کے درشنوں سے کچھ قرار پایا اسوجہ سے کہ آپ سنگور وماراج کے جانشین ہیں کیونکہ تسکین نہ ہو جس وقت استقر رایتیں گوردانک جی صاحب نے بھائی بالے سے سینن فوراً اُنکو بیکرگ پیدا ہو گیا بیٹھے و جد میں آگے غرض کہ جب وہ رات گزری اور صبح ہوئی تب گوردانک جی صاحب نے بھائی بالے کو یاد کیا ارشاد ہونے ہی بھائی بالے جی صاحب حاضر ہوئے قدر بوس ہو کر متھائیگا گوردانک جی صاحب نے بعد ایشیر باد کے فرمایا کہ ارمہ بھائی بالے تمکو یہ بات بھی معلوم ہو کہ نرانکار نے گوردانک جی صاحب کا اوتار کس لیے رکھا تھا بھائی بالے نے جواب دیا کہ ہمارا جی یہ امر تو مجھکو بالکل معلوم نہیں مگر ان اکثر زبانی پندت ہر دیال کے کہ جنھوں نے سنگور وماراج کے اوتار ہونے کی کیفیت بروئے علم نجوم معلوم کر کے ادلی ہی ظاہر کی ہو اور وہی کیفیت سنگور وماراج کے جنم پتر میں بھی تحریر کی تھی سننا ہو کہ ماہ کانک سدی پور ناشی ملت شاکر اجیتی میں نانک اوتار ہوا تھا اور پندت جی صاحب یہ بھی کہتے تھے کہ کالورام جی کے گھر میں نرنکار نے نانک چند جی صاحب کے نام سے اوتار لیا یہی سنگر گوردانک جی صاحب نے بھائی بالے سندھ جی سے کہا کہ گوردانک جی کا جنم پتر کیسطح اور کسکے ہاتھ سے اور کس ذریعہ سے دستیاب ہو سکتا ہو بھائی بالے نے جواب دیا کہ سنگور وماراج کے ہاتھ سب کچھ ہے البتہ اگر تلاش کیا جاوے تو یقین ہو کہ ہاتھ آجاوے یہ سنگر گوردانک جی صاحب نے فرمایا کہ ارمہ سکھ تم اسی سرزمین کے باشندے ہو اور اکثر وہاں کے لوگوں سے رقتیت رکھتے ہو تبھیں سے وہ گل کہ جسکی خوشبو کے ہم مشتاق ہیں مشتاقان کے دل و دماغ کو معطر کرے گا یہ سنگر بھائی بالے نے جواب دیا کہ اب تو سنگور وماراج کے مانا پتا نیئے والدین کو ہیکنہ و باش ہو چکا ہو مگر حقیقی چچا سنگور وماراج کے بھائی لاورام جی صاحب ابھی موجود ہیں یقین ہو کہ اُنکے پاس ضرور ہو بہتر ہو کہ حضور اپنا ایک آدمی بھیج دیں اور وہ اُنسے جا کر لے آوے کچھ مشکل بات نہیں ہو یہ سنگر گوردانک جی صاحب نے فرمایا کہ ارمہ بھائی بالے آپ ہی سے یہ کام انجام پادے گا بجز آپ کے اور کون لاویگا بھائی بالے نے جواب دیا کہ مجھکو تو کچھ غدر ہی نہیں ہوتا ہم ایک آدمی آپ کا ہونا ضرور ہو یہ سنگر ایک شخص اسی (لاہ پتو) نامی گوردانک جی ہمارا جی کی خدمت میں جو رہا کرتے تھے موجود تھے اُنکو آپ نے ارشاد کیا کہ تم بھائی بالے کے ساتھ جا کر گوردانک جی صاحب کا جنم پتر لے آؤ جنانچہ لاہ ند کو رنے عرض کیا کہ بہت بہتر آج میری بڑی خوش نصیبی ہو کہ جو حضور نے ایسے کام کے واسطے برے بے ارشاد فرمایا ہو اسی جیلہ سے گوردانک جی کے جاسے تولد فرما گئے جنم پتر کے مجھکو درشن ہونگے میں یہ سمجھو لگا کہ گویا آج مجھکو خاص سنگور وماراج ہی کے درشن ہوئے بعد اسکے بھائی بالے کی جانب مخاطبہ کر گوردانک جی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ بھائی لاورام جی صاحب کے ہمساری طرف سے بہت کچھ پوچھنا اور کہنا کہ آپ کے خاندان کو یکساں ہر کہ جان پر خود نرنکار ہی نے اوتار لیا ہو جسکے ہم سب داس میں اسلئے برائے یادگاری نانک نرنکاری کے اُنکا جنم پتر اگر غایت کیا جا

نوم لوگوں کے زبے طالع اور کیا خوب خوش نصیبی آپ کی بدولت ہم لوگ اُس کے درشن سے فیضیاب ہو جاوین اور آپ کے ممنون و مشکور ہوں
 غور فکر اس طرح سے بہت کچھ سمجھا بوجھا کر ہر دو صاحبوں کے لیے بہ دعاری (کہ تم کو تار جت آوے) اور رخصت کیا رفتہ رفتہ دونوں صاحب مقام
 انصاف رہا تو ہی بھائی انجمن ہاؤس کے اور گورو وانگد جی صاحب کا پیغام از شروع تا بہ انجام بھائی لاو رام صاحب سے کہ سنا یا
 لینے یہ کہ گورو وانگد جی صاحب نے سنگور و مہاراج کا جنم پیرا لگا کر آپ عنایت کر کے عنایت کیجیے یہ سنگور بھائی لاو رام جی صاحب نے جواب دیا
 کہ گورو وانگد جی صاحب کا جنم پیرا اس میر سے پاس تو نہیں ہے لیکن تلاش سے مل سکتا ہے اب پہلے یہ تو بتاؤ کہ گورو وانگد جی صاحب کون صاحب
 ہیں کہ جنہوں نے اس پرشتیاں سے گورو وانگد جی صاحب کا جنم پیرا لگا کر ایسا بھائی بائے نکو تو بخوبی معلوم ہے کہ گورو وانگد جی صاحب کے سنگور
 ہمیشہ ہی رہت ہو گورو وانگد جی صاحب کا گورو وانگد جی صاحب سے کہتا تو سنا ہے کہ جو تم کو لینے کو بھیجا ہے اور تم سے کہو کہ لافاٹ ہوئی اور میں نے
 تو بابا سری چند جی کی نسبت سنا تھا لیکن آج تمھاری زبانی گورو وانگد جی صاحب کا نام سننے میں آیا یہ سنگور بھائی بائے نے بھائی لاو رام
 جی صاحب سے کہا کہ آپ کا سنا غلط ہے کہ بابا سری چند صاحب سنگور و مہاراج کے گدی نشین ہوئے ہیں یا سنگور گرو نہیں بلکہ سنگور مہاراج ہی
 کی زبانی میں آپ سے کہتا ہوں کہ انکا مقام تو اور ہی طرح فرغ پایگا اور گدی تو گورو وانگد جی صاحب ہی کو ہوئی ہے کہ جسکے آگے گورو وانگد
 جی صاحب نے خود پانچ پیر اور ایک ناریل رکھ کر تمھاری دعا اور اب اس سے زیادہ کیا ہو گا اور میں نے بری تلاش اور جستجو سے گورو وانگد جی
 صاحب کے درشن پا لے ہیں بلکہ گورو وانگد جی صاحب تو بہت گنت اور پوشیدہ ہیں یہ سنگور بھائی لاو رام جی صاحب نے کہا کہ آپ لوگ منازل
 و مراحل سفر اٹھا کر آئے ہیں اب آرام کیجیے اور میں بھائی لاو رام جی صاحب کے اسباب میں جنم پیرا نہ کر کے تلاش کرتا ہوں گو کہ جب سے
 بھائی لاو رام جی صاحب پر لوگ کو تشریف لے گئے ہیں انکے اسباب کی طرف مارے نہج کے دیکھا بھی نہیں ہے لیکن اب اس ضرورت
 کے لیے انکے اسباب میں سے جو جو ممکن ہو لوگوں کو دونگا غور فکر انکا اسباب دیکھنے دیکھتے پانچویں دن گورو و مہاراج کا جنم پیرا دینا ہوا
 کہ جسکے درشنوں سے ہر ایک مشتاق پروردہ اندر فیضیاب ہو جاوے بھائی لاو رام جی صاحب نے جنم پیرا گورو وانگد جی صاحب کا بھائی بائے
 ولا پو جی کو دیا اسوقت اسقدر اور بھی عرض کیا کہ اب چونکہ گورو وانگد جی صاحب گورو وانگد جی صاحب کے جانشین ہیں اسلئے ہر کو بھی
 انکی تعظیم لازمی ہے لہذا میری جانب سے کچھ نذرانہ مہاراج کی خدمت میں لے جائیے بھائی بائے نے کہا کہ بہت ہنر آکھوئی مناسب ہے مجھکو اسلئے لیا
 میں کیا غدر ہے جو کچھ آسکے ہیں آپ دیوینگے وہ بسر و چشم ہم بھائی بائے بھائی لاو رام جی صاحب نے پانچ پیر اور ایک ناریل گورو و مہاراج
 کی نذر کے واسطے بھائی بائے کو دیا اور کہا کہ میری طرف سے بہت اچھی طرح سے تمھارا شکنا اور اسقدر اور عرض کیجیگا کہ اگر انفرض سہری
 چند جی صاحب آپ کو کبھی کبھی کہیں ہی تو آپس پر ہرگز خیال نہ کیجیے گا پس اس طرح کی باتیں سمجھا بوجھا کر ہر دو صاحبوں کو رخصت کیا جسوقت
 ہر دو صاحب گورو وانگد جی صاحب کے حضور حاضر ہوئے اور اگر تمھاری کتاب گورو وانگد جی صاحب نے بہت خوش ہو کر دعا دی (کہ تم دونوں
 آدمیوں کو تار جت آوے) اور یہ بھی کہا کہ آج گویا تم لوگوں نے گورو وانگد جی صاحب کے درشن ہو کر اسلئے میں بھائی بائے نے
 گورو وانگد جی صاحب کے آگے سنگور و مہاراج کا جنم پیرا رکھ دیا چنانچہ گورو وانگد جی صاحب نے جنم پیرا کے ہاتھ سے بیکر سر و آنکھوں سے
 لگایا اور جنم پیرا کا بوسہ بیکر کھولا تو دیکھا کہ جنم پیرا کے حوت بخوبی سنسکرت ہیں فرمایا کہ اگر کوئی شخص گورو کھی اور سنسکرت دونوں علم سے
 واقف ہو اسکو لاؤ چنانچہ جس جگہ پر گورو وانگد جی صاحب کا قیام تھا وہاں ایک شخص جسکا نام سسی (مہا) تھا اور وہ شخص قوم کا جاش
 تھا اسنے عرض کیا کہ مہاراج سلطانپور کے راستہ میں ایک مقام ہے وہاں پر ایک شخص سسی (بڑا مولا) نوم کھری رہتا ہے اور وہ دونوں علموں سے

بجانبی وہ نعت ہو یہ سنکر گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ بھائی (مہما) تم اس شخص کو جا کر نور اہی سے آؤ ارشاد ہوئے ہی مہاند کو اس شخص کو جا کر
 ملا لیا جب وہ حاضر ہوا گورو مہاراج کے قدموں پر ہوا تب گورو انگد جی صاحب نے اس شخص کو وہ عادی کر جسم پر سنگور و مہاراج کا اُسکو دیا اور ارشاد
 فرمایا کہ اسکا ترجمہ زبان پنجابی بھٹ گورکھی کرو اسنے کہا کہ بہت بھتر کسی کو ارشاد ہو کہ تلک و دات مع کاغذ لاؤ سہ اس شخص نے فلدا ان لاکر رکھ یا چنانچہ
 بیڑا مولائے جنم پھر مذکورہ بالا کا ترجمہ کر دیا اور گورو انگد جی صاحب سے رخصت ہو کر اپنے گھر گیا۔

ایک اونکار سنگور پر شاد نمبر پہلی ساکھی گورو نانک جی صاحب کے جنم کی شروع ہوئی نمبر

والمح ہو کہ سن ۱۵۲۰ بکر اجیتی ماہ کانک سودی پور نامشی شبہ دن اور شبہ پچھتر اور شبہ مورت سو اپہرات باقی رہے پہلے وہ سر پہ بننے چرخ نور
 مانا تریتا اور کالو رام جی تھا کہ دکھایا مانا تریتا نے ڈنڈ کی بنیتیں کر دیون جی پور نامشی سیدہ نونا تھ چھ جی باؤن پر اور تمام دبی دیتا پیر و پیر
 رکھشرو ویشرو ویشرو جتھد رکھ جتھ لوگ کے جاتے ہیں اگر تمھاریکا اور کہنے لگے کہ دھن ہر زکار جو نے بس گلجک بن پاپی جیون کے واسطے
 انسانی جسم میں رحمانی و ربانی قدرت دکھایا ہو اور نانک اتنا دینا جب کہ وہ سب لوگ استغنی کر کے رخصت ہو گئے اسوقت مانا پنا سے آپ نے فرمایا
 کہ اب میں مغربیت کی شکل ظاہر ہوتا ہوں یعنی بالک سر پہ رکھتا ہوں یہ لکھایا کاجال والدین کے دل میں اساد والا کہ وہ لوگ سنگور و مہاراج
 کو اپنا رکھنا سمجھنے لگے بس آپ ٹکون کی طرح رونے لگے اور تماشا سے طفلانہ دکھلانے لگے دائی بلائی گئی انسانی پیدائش کے سامان ہم ہو چکے گئے
 حضور وہ پاک نور مجسم ہوا پندت ہر دیاں کالو رام جی صاحب کے گل پر وہت تھے صبح ہوئی خود کالو رام جی پندت ہر دیاں صاحب کے مکان پر پہنچے
 آنکو دیکھنے ہی پندت جی نے دریافت کیا کہ تاج آپ ایسے سویرے کیسے تشریف لائے ہیں کالو رام جی نے جواب دیا کہ شب کو گھر میں ٹرکا پیدا ہوا ہے
 جنم پھر لکھنے کی غرورت ہی پندت ہر دیاں نے کہا کہ بتر آپ چلنے میں ابھی آنا ہوں چنانچہ وہ ہٹ کر آئے اور پندت جی صاحب اپنی ضروریات سے
 فارغ ہو کر کالو رام جی کے بیان تشریف لائے اور کاغذ و قلم و دوات اور کسی قدر زعفران یعنی کیسے طلب فرمایا اور یہ بھی دریافت کیا کہ کس قسم کی
 آواز ٹکے کی بوقت پیدائش تھی سے برآمد ہوئی ہو اور کیا وقت تھا کالو رام جی نے جواب دیا کہ ٹھیک وقت پیدائش سے تو جھوٹا آواز ہی ہر لیکن
 آواز کہ جو وقت ولادت برآمد ہوئی ہو اسکی جھکو خبر نہیں ہر لیکن وہ بھی اندر سے دریافت ہو جاوگی یہ لکھ کر کالو رام جی صاحب اندر گئے اور دائی کو
 اپنے ساتھ لائے اور فلدا ان کاغذ اور زعفران بھی لا کر پندت جی کے آگے رکھ دیا اور کہا کہ دربارہ آواز جو کچھ آپ کو دریافت کرنا ہو دائی سے
 دریافت کریجیے چنانچہ پندت ہر دیاں صاحب نے دائی مذکورہ سے پوچھا کہ کون سی آواز لکھ کر پیدا ہوا ہے سنکر دائی مذکورہ نے جواب دیا
 کہ اسی پندت جی مہاراج جھکو خود ہی جرت و تعجب ہو کیونکہ صد ہا پہلے میرے ہاتھوں سے پیدا ہوئے ہیں لیکن یہ ٹرکا صطح سے پیدا ہوا ہے اسطرح کوئی
 نہیں پیدا ہوا ہے کیونکہ اس بچے کی آواز ولادت کے وقت ایسی نکلی ہو جیسا کہ کوئی جوان آدمی اچھی طرح سے ہنستا ہو دے بلکہ یہی نہیں اس ٹکے
 کی کئی باتیں اپنے منہ کی سی ہیں ان باتوں کا خیال کر کے مجھکو بڑا تعجب معلوم ہوتا ہے کہ ان باتیں کی یہ کیا بلا ہے سنکر پندت جی نے دائی سے کہا کہ جاؤ
 اور اب ساعت و صورت جنم پر غور کرنے لگے چنانچہ بعد غور بسیار کے کالو رام جی سے کہا کہ اسی کالو رام یہ ٹرکا ایسے شبہ پچھتر میں پیدا ہوا ہے کہ اگر
 پہلے وہ پھر رات کے وقت اسطرح یہ ٹرکا پیدا ہوتا تو ضرور ہی ساہوکار ہوتا چونکہ یہ ٹرکا پچھلی رات کے وقت اسطرح پیدا ہوا ہے اور جو گرہن اسٹکے پڑے
 ہیں ان سے صاف ثابت ہو کہ اسے سر پر جھپر بھگا گرہن ابھی یہ نہیں کہ سکنا کہ وہ پچھتر کون سا ہے اسقدر لکھ کر پھر غور کرنے لگے چونکہ پندت ہر دیاں
 صاحب موصوف بہت ذی علم آدمی تھے بعد تھوڑی دیر کے کالو رام جی سے کہا کہ اس ٹکے کے جھکو درشن کر آؤ یہ سنکر کالو رام جی اندر گئے

اور کما کر لڑکے کو پندت جی صاحبہ دیکھنا چاہتے ہیں عورتوں نے جواب دیا کہ وہ ایک خوب برتنوئی بات ہوئی بھلا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ لڑکا جو نفٹ پیدا ہوا باہر جاوے کچھ عقل بھی چاہیے اول تو موسم سردی کا ہے اور لڑکا تو ابھی بخون کا تو تھرا ہی ہم لڑکے کو باہر کیسے دے سکتے ہیں ہر سنگر کا لورام جی باہر پٹ کر گئے اور عورتوں کی گفتگو زبان لائے تب پندت جی نے کہا کہ اچھا ہم قریب مکان چلتے ہیں وہاں تک لڑکے کو لاؤ چنانچہ پندت جی ہر دیاں سو صوف قریب مکان رہا خانہ کے آئے اور کہا کہ یہاں تک لڑکے کو لاؤ اگر ایشر نہ کرے کہ لڑکے کو کسی طرح کا گزند ہوئے اس کے ذمہ دار ہم ہیں چونکہ ہر مین کا کتنا برصا کی لکیر سمجھنا فرض ہے عورتوں نے کپڑے میں لپیٹ کر لڑکے کو دیدیا اور کالورام جی خود ہی اپنے ہاتھ میں لائے پندت جی نے لڑکے کو دیکھ کر نہایت ادب سے زمین میں گر کر ڈنڈوت کی اور کہا کہ اب انکو اندر لے جاؤ چنانچہ کالورام جی اندر لے گئے اور واپس آکر کے پندت جی سے کہا کہ اس لڑکے کا نام بھی فرمادیجیے یہ سنگر پندت جی نے جواب دیا کہ بعد تیرہ دن کے اس کا نام رکھا جاوے گا پندت جی اپنے مکان کو بیٹھ آئے من بعد (بدھو نام) برہمن کا روپ دھارن کر کے سری گور و نامک جی صاحب کے پاس آکر درشن کیا تنھا ٹیکا اور کالورام جی وزیر ترپا جی سے کہا کہ آپ لوگ ٹبرے بھاگو ان مین کہ جنکے گھر میں ایسا تیج وان پور کہ لڑکا پیدا ہوا ہے انکی بدولت ہزاروں آدمیوں کی مکت ہوگی چنانچہ والدین سنگور و مہاراج کے پرتاپ سنگر بہت خوش ہوئے اور اس برہمن کو کچھ دان وغیرہ دیکر رخصت کیا تمام خاندان کو خوشی ہوئی جتنے لوگ باقی تھے سنگور و مہاراج کے درشنوں سے مکت پائی غریب دو تین فقیر تو گر ہو گئے ہماروں نے صحت پائی دیونی اور پندون مین خوشی سمائی لوگ چرچے کرنے لگے کہ ہمارا آڈھار کرنے والا پیدا ہو گیا اٹھاسی ہزار دیونی پر تھوئی سمیت حاضر ہوئے گور و نامک جی صاحب کی آرائی اتاری ڈنڈوت کے بعد اسکے تمام گن اور گندھرت سری جت گوپت جی و دھرم راسے جی بھی حاضر ہوئے چوتھ جو گنوں نے بھی آکر تنھا ٹیکا مہا دیو و پارٹی جی بھی وزیر بادن برچ جی جوڑا اسی سہ نو ناتھ اور تمام دیوی اور دیوتا حاضر ہو کر بھولوں کی برکھا کی اور استنی گائی آند کی صد اہر ایک جانب سے آنے لگی لوگ کہنے لگے کہ ای بار برہمن ہر ماتا آپ کو اڈھار لینے کی کیا ضرورت تھی صرف جگت کے کلیان کے واسطے آپ نے یہ جزر اور تماشا دکھا یا ہر فرمکے سمون نے استنی کی خوشی منائی اپنے اپنے استھانوں کو رخصت ہو کر چلے گئے اسطرح کی یلا اس اہم بار کی اہم بار ہوئی اب سینے کہ لڑکے کی خاصیت ر دنے کی ہوتی ہے چنانچہ آپ کی دھن اس رونے کی آواز مین یہ ہوتی تھی کہ (دھن تیرا نام دھن تیرا نام) لیکن یہ بات تو کسی کی سمجھ میں آئی ہی نہ تھی ایلے آپس مین سب لوگ کہا کرتے تھے کہ اس لڑکے کا رونا دینا سے نرا لہو لینے کچھ اور ہی قسم کا پایا جاتا ہے۔ اب ہر ایک رشتہ داران و عزیزان و اقربان و خاندان کے لوگوں کے ہجوم مع پرجون کے لینے کہا رو باری دھام مع باجے و بدھاوے کے بڑی دھوم دھام سے کالورام جی کے گھر مین آنے لگے آپس مین ایک دوسرے سے مبارکبادیوں کے کلام سنانے لگے نواح و رنگ کا چرچا ہوا سب لوگ خوشی منانے لگے خدمت کار دہر ایک پر جانعام و اکرام پانے لگے کالورام جی گاسے دگھڑا دھند و پارچہ ہر ایک کو دینے لگے ہر ایک کے مراسم بدھاوے وغیرہ کے لینے تھے حوز مین شکلا چار گائین تھیں برہمن لوگ اپنے اپنے غلم کے ذریعہ سے گرہ و سا کا بچار کرنے لگے غرض کہ سنگور و مہاراج کی جیٹی کا دن آیا اسکی بھی رسم رسمات ادا کی گئیں اس دن سنگور و مہاراج کی مانا نے خود اشنان کیا اور سنگور و مہاراج کو بھی اشنان کرایا کپڑے پنھائے ہر مین بھوج ہوا برادری کا کھانا ہو کر تمام پر جاؤں کو جوڑے تقسیم ہوئے بطریق مراسم خاندان دیونی و پندرنا کر جگ کیا گیا ہندو و مسلمان سنگور و مہاراج کے درشنوں کو وڑے چلے آئے تھے اور جو لوگ درشن کرتے تھے ان ہی کلام زبان پر لاتے تھے کہ ہونو یہ تو کوئی اڈھار ہی پیدا ہوا ہے۔ قصہ مختصر پندت جی ہر دیاں جی صاحب نے حسب وعدہ تیر موبن دن آکر سنگور و مہاراج کا نام (نانکھ نرنگاری) رکھا جسوقت یہ نام کالورام جی نے سنا پندت جی سے کہا کہ یہ نام کس طرح کا ہے کیونکہ اس نام سے ہندو و مسلمان کی تفصیل پائی نہیں جاتی ہر تب

پنڈت ہر دیالی نے جواب دیا کہ اگر کالورام جی یہ بڑا بھاری اوتار نرنکار نے رکھا تھا اسے گھر میں جہنم لیا ہوا اس سے بڑھکر اور کوئی اوتار آگے نہیں ہوا ہر کوئی کہہ دیتا ہے کہ زمانہ میں جب کہ تریتا جگ میں سہری رام چندر جی اور زمانہ دو اپر میں سری کرشن چندر جی کے جو اوتار ہوئے ہیں انکو ہر ت ہند دی مانتے تھے اور یہ جواب اس زمانہ میں کہ گجگ کہلاتا ہے نامک اوتار ہوا ہوا اسکو ہر ایک فرد کے لوگ سجدہ کرینگے اور شہاٹھینگے اور اسکے نام کا مانتا تمام زمین و آسمان میں مشہور ہوگا اور دونوں جہان میں کوئی مقام ایسا نہیں ہے کہ جہان انکا پرکاش نہ ہو سب شکست مان اور سب بیابی انھیں کا نام ہو ہی خاص نرنکار میں اور نرنکار ہی نرنکار خود جینگے اور تمام خلقت کو بھی نرنکار ہی نرنکار جینگے سو ایک پریشور و دھاترک کے دوسرے کو نہ مانینگے اگر کالورام جی گوردناک جی صاحب کا اوتار تمام جگت کے اوتار کے واسطے ہوا ہے۔ جب پنڈت ہر دیالی نے استغبر ہاتھ میں کین اور یہ نام سنگور و مہاراج کا کہ سنایا تب کالورام جی اپنے دل میں خوش ہوئے اور چپ ہوئے جگور و مہاراج کو کون گمان سکھانے والا تھا جب کہ یہ دو ران انھیں کی زبان پر یہ ایش ہی سے گمان دان تھے ہیراگ بیکر یہ اہی ہوئے تھے کہ کوئی نرنکار نے اپنی ہوشی بانی اپنے پیشین گوئی میں پہلے ہی سے کہ رکھا تھا کہ گجگ میں ایک وقت میں سامع اوتار و مہاراج کرونگا پس اسی پیشین گوئی کے موافق یہ اوتار نامک نام کا طور ہوا اسلئے پہلے ہی سے ہیراگ ہی کمانی کی۔ جب سنگور و مہاراج کی عمر ایک مہینہ کی ہوئی تو چھوٹے میں بیٹے ہاتھوں و پیروں کے انگوٹھے ٹرکین کی سی سیرت اس صورت کی وجہ سے چوستے تھے۔ اور جب عمر آپ کی پانچ مہینہ کی ہوئی تب ڈکون کی طرح کھلنے کی جاب مخاطب ہوا خواہ جنگی بھانٹا تھا یا اور کسی طرح اشارہ کرتا تھا تو آپ انھیں دیا کرتے تھے۔ اور جب آپ کی عمر سات مہینہ کی ہوئی اور کچھ بیٹے لگے تو چوڑی مار کر آپ بیٹھے تھے جوگ سادھن کے آسن لگاتے تھے مہاراج کی مانا اس طرح کی نشست دیکھکر اس جہاں سے کہ شاید انکے پیر مرکز و نو حصین میں بیٹھے نہ ہو جاوین سنگور و مہاراج کے پیروں کی چوڑی کھول دیا کرتی تھی بلکہ اسی خیال سے پیر بھی عزم تک پکڑے رہتی تھیں غرض کہ جب تک تاہی صاحب پیر پکڑے رہتی تھیں چوڑی کھولے رہتے تھے اور جوہن وہ پیر چھوڑ دیتی تھیں ویسے ہی پھر چوڑی لگ جاتی تھی اور جو گون کے سے آسن مار کر آپ بیٹھ جابا کرتے تھے اور کبھی کبھی آپ تازی بھی لگایا کرتے تھے سب لوگ یہ کرشمہ دیکھکر تعجب کیا کرتے تھے عورتیں آپس میں گفتگو کرتی تھیں کہ یہ لڑکا کس طرح سے بیٹھا ہے ہلو گون کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا ہے۔ جب سنگور و مہاراج کی عمر آٹھ مہینہ کی ہوئی اور اپنے پیروں کے زور سے کھڑے ہونے لگے تو اس وقت جو کوئی شخص بھانا خواہ اشارہ کرتا تو آپ ہنسکر اس شخص کو لپٹ جابا کرتے تھے اور بھانا کا دودھ بھی آپ ہنس ہنسکر پیا کرتے تھے اور پچھلی رات کو آپ ہی سب سے پہلے جگا کرتے تھے بعد آپ کے اکثر بھانا و پتا آپ کے جگتے تھے چنانچہ والدین خود اس وقت ہشتان کرتے تھے اور سنگور و مہاراج کو بھی ہشتان کرتے تھے والدین معمولی بوجا و پاٹ کرتے تھے اور سنگور و مہاراج وہی آسن جاکر اور سونا سچرھا کر نرنکار میں دھیان لگاتے تھے سنگور و مہاراج کے پرگٹ ہونے ہی جہاں سے اگیان کا اندھیا لا جاتا رہا اور لوگوں سے قبروں اور منڈپوں کی پرستش جاتی رہی جو جو اعتقاد لوگوں کے دو نہیں نا جائز بڑھکے تھے سنگور و مہاراج کے جلال آفتاب کی روشنی سے جاتے رہے غرض کہ لوگوں کے دونوں سے تاریکی دل جاتی رہی جس طرح کہ آفتاب کے روشن ہونے ہی شب کی اندھیا کی شب کے سارے جاتے رہتے ہیں اسی طرح سنگور و مہاراج کے نام کے پرکاش سے اگیان کا اندھیا راز اور خیالی خدائی کی پرستش جاتی رہی جیسے کہ شیر کی آواز سے چھوٹے چھوٹے جانور اس جنگل سے بھاگ جاتے ہیں ویسے نامک نرنکار ست کرتا رہے آگے خیالی پیر فرضی پیر فرضی بنی چھوٹے اولیا جعلی والی بھی بھاگ گئے غرض کہ سب لوگوں نے ست کرتا نامک اوتار کے دشمن کرنے ہی اپنے اپنے خیالات بدل ڈالے اور سچے نرنکار پر ایمان لائے۔

النام آسانی یعنی کلام ربانی از جانب نرجس زنگار در بارہ نانک اوتار

ایک دن آکاسس بانی یسوع مسیح کلام ربانی اسطرح پر ہوا کہ جس جگہ گوردانک جی صاحب کے قدم پڑینگے وہی مقام قابل پرستش کے ہو جائینگے اور جس مقام پر سنگور و مہاراج ست سنگ کرینگے وہ مقام رکھیشرون اور نیشرون اور پیر اور پیغمبر کی پرستش کے قابل ہو جائینگے اور جن جن پونہیوں اور کنہیوں میں سنگور و مہاراج و نیرانکی بانی کا ذکر آدیا گیا وہی گرتھ مستند سمجھا جاوے گا کیونکہ میرے نام کی گنگا سنگور و مہاراج کو روان کرنی ہے جو گنگا کہ خلقت میں بہتی ہے وہ میرے قدموں سے پرگٹ ہوئی ہے اسکا رخ جانب سمندر ہے پس جو لوگ اس گنگا میں استنان کرتے ہیں اس کے پچھلے پاپ دور ہو جائے ہیں گرا گلی پاپ مٹانے کی آئینہ سامنے نہیں ہے اور گوردانک جی صاحب کی زبان سے جو گنگا پرگٹ ہوگی اسکا رخ برسی جانب ہو گا پس جو شخص اس بانی کو پڑھے گا وہ پڑھنا ایسا سمجھا جاوے گا کہ گویا اس گنگا میں استنان کیا وہ میرے چرون میں غرق ہو ہی ہوئے گا اور اس کے پچھلے پاپ بھی کٹ جاوینگے اور آئندہ کو ان لوگوں سے ہرگز پاپ نہ ہو گا سنسار میں وہ گنگا ایک ہی مقام پر بہتی ہے اور سنگور و مہاراج کی زبان سے جو گنگا پرگٹ ہوگی وہ پینڈ پینڈ گانوں گانوں گھر گھر ایک انسان کے دل میں فردا فردا ہوگی غرض کہ چاروں کونٹ اور نوکھند میں انھیں کے بانی کی گنگا کا دھارا نیسا میرے نام کے بچے بائیں دہائی سے کھینکے سنسار کی کشنی کو پار لگائیے میرا روپ ہی خود مجسم ہو کر کھلے گا میں نانک اوتار پرگٹ ہوا ہے غرض کہ میں نے اپنا روپ بدل کر نانک سروپ میں پرگٹ کیا ہے مجھ میں اور گوردانک جی صاحب میں کچھ بھید یعنی فرق نہیں ہے۔

جس وقت

پس جس وقت یہ النام آسانی یعنی کلام ربانی مانا ترپتا اور تپا کا اور ام جی نے شناہت آتہ ہوئے اور گوردانک جی صاحب کے چرون میں گر کر متھا بیٹھا اور سنگور و مہاراج کی خدمت اور روپ سمجھ کر کرنے لگے۔

جبکہ سنگور و مہاراج کی دستھا ایک سال کی ہوئی تو والدین نے ساگرہ کیا اور برادری کے لوگوں کی دعوت کی برم بھوج ہوا غریب و غریبا کا ایسا بھلا ہو گیا کہ کچھ دن کے واسطے بے فکر ہو گئے۔

اب سنگور و مہاراج بہت اچھی طرح سے بیٹھنے لگے گزشت کا وہی طریقہ یعنی چوڑی مار سدا آسن بیٹھ کر بران کے بیچ میں سنگور و مہاراج (سری واہ گورو) کا جب کیا کرتے تھے۔

جب سنگور و مہاراج کی دستھا ڈیڑھ برس کی ہوئی تب اچھی طرح سے بولنے لگے اس آواز میں بھی (واہ گورو واہ گورو) ہی بولتے تھے حالانکہ اپنا پتا و نیز تمام خاندان والے۔ دادا۔ دایا۔ کنہا سکھانے تھے لیکن سنگور و مہاراج سواے واہ گورو کے دوسری لفظ بھی نہ کہنے دیتے تھے جب سنگور و مہاراج کی عمر دس برس کی ہوئی تو آپ کے دانت شل بوتیوں کے چکلتے ہوئے نکلتے تھے اور جب آپ کچھ کھینے تھے تب دیتوں اور اوتاروں کی موتیں بنا بنا کر کھیل کرتے تھے اور انھیں کی پرستش کرتے تھے اور ایسے ہی کھیل میں آپ مصروف رہتے تھے اور کسی قسم کا کہیں کا غند پا جانے نہیں تو انکی پوتھیاں بنا کر اچھے اچھے رومال ان کا غند پر چڑھایا کرتے تھے آپ کے ہم جلس و برابر والے لڑکے اگر انکو کھیلنے کو بلاتے تھے تو آپ فرماتے تھے کہ میں پونہی پڑھ رہا ہوں۔

اسی طرح سنگور و مہاراج کی ساگرہ سال بسال ہوا کرتی تھی اور دان و پن ہوتا تھا۔

جب سنگور و مہاراج کی دستھا میں دس برس کی ہوئی تو ایک دن والدین سنگور و مہاراج کے اتفاق سے آپ کے پاس آگئے اور پوچھے لگے

اور انا تک جی تم کون سی پونجی پڑھتے ہو یہ سنکر آپ نے جواب دیا کہ میں اس وقت (سپت اشلوکی) گیتا کا پاٹ کرنا ہوں والدین نے سنکر کہا کہ اے
بھگت جی بھوکھی سناؤ جو جواب اسکے آپ نے فرمایا کہ سنو۔

کرشن چندر مہاراج ارجن سے فرماتے ہیں

ॐ मित्येकाक्षरं ब्रह्म व्याहरन्मा-
मनुस्मरन् यः प्रयाति त्यजन् दे-
हं स याति परमां गतिम् । १ ।

स्थाने हृषीकेश तव प्रकाश्या
जगत्प्रहृष्यत्यनुरज्यते च र-
क्षांसि भीतानि दिशो द्रवन्ति स-
र्वे नमस्यन्ति च सिद्धसंधाः । २ ।

सर्वतः पाणि पादं तत्सर्वतोऽक्षि
शिरोमुखं सर्वतः श्रुतिमीलो-
के सर्वमावृत्य तिष्ठति । ३ ।

कविं पुराणामनुसासितारमनो-
रणीयां समनुस्मरयः ॥ सर्व-
स्य धातारमचिन्त्यरूपमादि-
त्यवं शीतमसः पुरस्तात् । ४ ।

سری کرشن مہاراج ارجن سے فرماتے ہیں کہ اے ارجن (ایک اونکار)
جو اچھے بھنے حوت ہر وہی شبد برہمہ ہر جو لوگ اُسکو اور چارن کرتے ہیں
اور میرا دھیان کرتے ہیں وہ آخر کو جسم فانی چھوڑ کر جب ملک جادوئی کو
جاتے ہیں تو ضرور مجھ برہمہ کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔

سری کرشن مہاراج فرماتے ہیں کہ اے ارجن تم یقین کر دو کہ میں (جین)
ہوں اور داد ہوں اور (سکھ) سے میں نہایت سکھ ہوں اور میں ہی سب کا اور ہوں
یعنی سب کچھ کو دھارن کرتے ہیں اور میں ہی سب پر دھار ہوں اور سب میں پرکاش
کرنا والا میں ہوں بلکہ سورج کو روشن کرنا والا میں ہوں (گیتا) کے اندھیا رہنے
علحدہ میں ہوں جس مقام پر میری کتھا اور کیرتن ہوتی ہے اُسکی حفاظت کرنا
میں ہوں جان پر کتھا اور کیرتن ہوتی ہے راج جس غیر اُس مقام سے جسے خود
اُسے بھاگ جاتے ہیں وہ میں ہوں جس مقام پر میری کتھا اور کیرتن
ہوتی ہے اُس مقام کو اتنا وسیع لوگ اور جنی دستی و سنجوگی نسکار
کرتے ہیں۔

سری کرشن جی مہاراج فرماتے ہیں کہ اے ارجن میں سرپ بیابی ہوں سب کے
ہاتھ میرے ہاتھ میں اور سب کے پیر میرے پیر اور سب کی آنکھیں میری
آنکھیں اور سب کے کان میرے کان غرض کہ سب کا انگ میرا انگ ہے
اور سب میں میری ہی جیتنا ہے۔

سری کرشن مہاراج فرماتے ہیں کہ اے ارجن یہ جو ہر اٹ روپ ہے اُسکو
ایک درخت فرض کر لیا گیا ہے لیکن اُسکا سری اور مینون لوگ اسکے پوریا
میں پس وہی اسکی ڈالیں میں اور یہ مقدس اُسکے پتے ہیں جو کہ پتے
شیر سے دور بھی ہو جاتے ہیں اس طرح بید بھی چلائے ان ہی گیتا کی لوگ
کو کہ اُسکو ستانتے ہیں لیکن جو چیز چلائے ان ہی اُسکو گیتا کی پورشن
است ہی مانتے ہیں ان میں مقدس کا بید انت یعنی اُسکا مطلب اُس
شجر کا ٹمڑی پس بھل اُسکا یعنی مطلب اُسکا بیشک و شبد امر و اجر ہے لیکن

جو شخص چہون کہ جادوئی سمجھتا ہو وہ غلطی میں ہو اور جو شخص اسکو فانی
مانتا ہو وہ شخص البتہ بیدانت کا مطلب پاتا ہو پس جس شخص نے یہ جانا
اسی نے پرانا نا کو پہچانا۔

سری کرشن جی مہاراج فرماتے ہیں کہ اے ارجن نام خلقت کے انشرا
انشرا جامی میں ہوں اسلئے میں نے سب کے سر دسویں اپنی سکونت
اعتبار کی ہے یہ مقدس جگہ بھی کو بھانے میں کیونکہ اسکا اصول میں ہوں
اور ستر روپ میں ہوں۔

سری کرشن جی مہاراج فرماتے ہیں کہ اے ارجن تو میرا ستے والا ہے اور
میرا جگت ہے جھکو پہچانتے والا ہے کھی کو پوجنا ہے کھی کو سنا ہے کھی اور
جھکی کو سہر جگہ حاضر و ناظر دیکھتا ہے اسلئے مجھ سے کتنا جوں کو میرے ساتھ
رہو اور کھی سے امید رکھو۔

سری کرشن جی مہاراج فرماتے ہیں کہ اے ارجن سوا میرے کوئی دوسرا
نہیں ہے وہ ہوا ہے وہ ہوگا۔

ऊर्ध्वं मूलमधःशाखमप्रवृत्तं-
प्राहुरव्ययम् छन्दोसि यम्यपशो-
नियस्तं वेद स वेदवित् । ५ ।

सर्वस्य चाहं हृदि सनि विद्यो मतः त्म-
ति शीनमपोहन च वेदे ऽथ सर्वैरहमे-
वं वेद्यो वेदान्त कृद्वेदविदेव चाहं । ६ ।

मन्मना भव मद्रक्तो मद्याजीर्णमस्कुरु मा-
मेव सस्य युक्तेव मात्मानं मत्परायणः । ७ ।

جملہ

ان سبت اشلوکی گیتا کا اترجہ یعنی مطلب سری سنگور و مہاراج نے اپنے والدین کو سنایا تو والدین سنگور و مہاراج کے خیر و تعجب میں ہو گئے
اور کہنے لگے کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ تم ایسے اشلوک کسے سنا رہے ہو یہاں تو کوئی اسلئے کہنے والا بھی نہیں ہے یہ سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ
اگر آنکھیں موند تو تو تم کو سننے والے بھی دکھائی دیوین ان آنکھوں سے اسلئے کہ سننے والے نظر نہیں آتے ہیں یہ سکو والدین سنگور و مہاراج
نے آنکھیں بند کر لیں تو دیکھا کہ تمام دیوتا اندر سے لیکر کچھ شرمینہ شرمینہ ہاتھ جوڑ رہے ہیں اور دھیان لگا کے سنگور و مہاراج کی زبان
مبارک سے بدت اشلوکی گیتا سن رہے ہیں اسلئے میں اندر سے دیوتوں سے کہتا کہ یہ دیوتوں شخص سری گورو نانک جی صاحب کے اتا پتا میں
انکو بان پر چڑھا کر سڑک لوک بجاؤ اور بدت اچھی طرح سے انکی خدمت کرایہ سنتے ہی سنگور و مہاراج کے والدین کو چند دیوتا سڑک لوک کو لے گئے اور
بڑی خدمت کی بیانت کہ بارہ برس تک سنگور و مہاراج کے والدین نے سڑک لوک میں آرام فرمایا ایک دن سنگور و مہاراج کے والدین نے ان
دیوتوں سے کہا کہ ہکو مر ت لوک میں گورو نانک جی صاحب جہاں پر میں پہلو چنانچہ دیوتوں نے یہ کہتے ہی سنگور و مہاراج کے والدین کو سنگور
مہاراج کے پاس لاکر بٹھا دیا سوقت سنگور و مہاراج نے والدین سے کہا کہ آنکھیں کھولو یہ سنتے ہی ان لوگوں نے آنکھیں کھول دیں تو دیکھا کہ
سنگور و مہاراج آنکھیں اشلوکوں کا مطلب بیان فرما رہے ہیں بلکہ بھلا سات اشلوک کے ایک ہی اشلوک کا مطلب ابھی ختم نہیں ہوا یہ کیفیت
دیکھ کر سنگور و مہاراج کے والدین نے دریافت کیا کہ اے نانک جی بڑے تعجب کی بات ہے کہ ہم لوگ بارہ برس تک سڑک لوک میں رہ کر واپس
آئے لیکن تم انہیں سنانے اشلوکوں کا اترجہ بیان کر رہے ہو یہ نہایت حیرت کا مقام ہے یہ سنگور و مہاراج نے جواب دیا کہ مہاراج کی دایا
کا انت نہیں ہے اور اسکی دایا میں کچھ تعجب نہ ہونا چاہیے کیونکہ دیکھو ایک گھڑی کے خواب میں ہر ایک آدمی کو برس کے بھوگ بھوگتا ہی سنتے ہی

ستگور و مہاراج کے والدین نے کہا کہ کیا ہنسنے یہ خواب دیکھا تھا ہرگز نہیں ہرگز نہیں بلکہ ہوش و حواس کے ساتھ بارہ برس تک ہم لوگوں نے شکرگ لوک میں باس کیا ہی اور بعد بارہ برس کے تمہارے پاس واپس آئے ہیں یہ سنکر ستگور و مہاراج نے فرمایا کہ یہ دنیا مثل ایک خواب خیال کے ہے اور ہم اور تم مثل ایک خواب کے ہیں اور حالت خواب میں گیان کمان پس بغیر گیان کی سب خواب کی ایسی حالت ہے جس بہتر ہے کہ آپ لوگ مہاراج کا نام چپے اور سنتوں اور ماتاؤں کا ست سنگ کیجئے تب البتہ اسکی کیفیت کھلیگی۔

جب ستگور و مہاراج کی عمر چار سال کی ہوئی تو رکھو کے ساتھ کھیلنے لگے اور اس کے چہرے میں میٹھکر انکو برہمہ گیان کی ہدایت اور رہنمائی کرنے لگے جو لوگ ہوشیار تھے اور اس وقت ہو کر وہاں نکلے ستگور و مہاراج کی تقریر برہمہ گیان کی سن کر کہنے لگے کہ ہونہو جو شخص غور سے ہر شے کا سرور ہی کرے کیونکہ ابھی اس سین میں ایسی گیان کی باتیں کرتا ہے۔

ستگور و مہاراج اس عمر تک کہیں ہی میں کھیلنے وقت اگر کوئی سادھو سنت نظر آجاتا تھا تو کھیل کود کو چھوڑ کر اور ہم جلسہ میں سے منہ موڑ کر سادھو خواہ سنت کے ساتھ ہو کر اسکو اپنے گھر لاتے تھے اور اپنے والدین سے اس کے کھلانے پلانے کی بابت سخت تاکید کرتے تھے اور خود باوجود صغیر سنی کے اسکی خدمت گذاری میں لگے رہتے تھے۔

ستگور و مہاراج کے گھر میں ستگور و مہاراج کی تاریخ پیدائش سے روڑہ ہندو دولت کی ترنی ہونے لگی۔ ستگور و مہاراج کا یہ قاعدہ تھا کہ جو کچھ والدین سے پایا کرتے تھے یا سر سچا کر لوگوں کو بات دیا کرتے تھے ایسے فضول اخراجات و تصرفات سے کالورام جی نے ایک دن پٹت ہر دیال صاحب سے جا کر کہا کہ پٹت جی صاحب آپ کا قول تھا کہ اس لڑکے کے سر پر پتھر پھر لگا اب تو برعکس اس کے گھر کی دولت بھی یہ لڑکا گنوا تا ہی پٹت ہر دیال جی نے سنکر جواب دیا کہ اگر کالورام جی جب وہ دن وقت آدینکا تو آپ منہ سے بھی نہ بولیں گے کالورام جی یہ بات سنکر طے آئے اور خاموش ہو کر بیٹھ رہے۔

آگے ساکھی گوپال پٹت کے ساتھ ہوتی

مہر

جب ستگور و مہاراج کی عمر پانچ برس کی ہوئی تو والدین نے صلاح کی کہ اب انکو کچھ تعلیم کی طرف رجوع کرنا چاہیے چنانچہ اس مقام پر ایک شخص گوپال نامے پٹت رہنے تھے اور وہ اکثر چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو پڑھایا کرتے تھے ان کے پاس پڑھانے کی غرض سے کالورام جی مع تختی اور قلم و دوات کے ستگور و مہاراج کو بلکر اور ایک تھال میں شکر بھر کر پانچ روپیہ اس کے اوپر رکھ کر پٹت جی کی خدمت میں چند اتوار کو پہلی تھ اور اچھی مورت نذر ستگور و مہاراج سے دوائی اتفاق سے شکر کا تھال کج جو وہاں پر رکھ دیا تھا اٹھا دھاک گیا اور چاٹریان کو جو پنجابی زبان میں طالب علموں کو کہتے ہیں اس تھال دھاکے ہوئے کو جمع ہو کر کھانے لگے اس وقت پٹت جی نے کالورام جی سے کہا کہ تمہارا لڑکا بڑا بھاگوان ہو گا کیونکہ شکر گن اچھا ہوا ہے اس لڑکے سے بہت لوگوں کو فیض پہنچے گا۔

بعد اس کے ستگور و مہاراج کی طرف پٹت گوپال صاحب موصوفی مخاطب ہو کر کہا کہ پڑھو۔

(اونگ سنگ سدھنگ ساروہا سواستوتھ)

یہ سنکر ستگور و مہاراج نے پٹت گوپال سے فرمایا کہ اے پٹت جی اسکا مطلب بھی آپ جانتے ہیں جو اب اس کے پٹت موصوفی نے کہا کہ اے مانک جی تم ہم سے پڑھنے آئے ہو یا بحث کرنے اور مطلب پوچھنے اگر تمہیں جانتے ہو تو بیان کرو ستگور و مہاراج نے فرمایا کہ اچھا پٹت جی سنئے۔

سارو دھار ایک دھبی پر برسمہ نوک سے وہ سرگ نوک کو آتی ہے جو کوئی اسکو اڈنکار کا نام اوجارن کرنا ہی تو وہ دھبی خود بھی پوتر ہوتی ہے اور اسل چارن کرانے والے کو بھی پوتر کرتی ہے اور جتدر یہ جسم میں وہ سب است یعنی فانی بن صرف ایک واہ گورو کا نام ہی ست ہے اور سب شرفانی ہی ہے ہر شخص کا پیرا اسی کی بدولت پار ہوگا۔

سنگور و دھاراج کے کلام سنگور و پال پنڈت نے کالورام جی سے کہا کہ تمھارا لڑکا بڑا گیان مان ہے تمام سندسار میں یہ شخص نئے سرے سے شاستر پرگت کر لیا بلکہ یہ شخص بڑا بھاری مہا پورکھ ہو گا پنڈت جی کے ایسے کلمات سنگور کالورام جی سنگور و دھاراج کو گھرواپس لائے اور اکشر لوگوں سے اسکا ذکر کیا تب لوگوں نے کالورام جی کو صلاح دی کہ ایک پنڈت بہان (قصہ تلونڈی) جی بن (برج ناتھ) ناسے رہتے ہیں انکے پاس انکو لیجاؤ کیونکہ وہ نہایت دی علم اور فہمہ آدمی ہیں اور سین رسیدہ بھی ہیں وہ البتہ انکی تعلیم کے لائق ہیں چنانچہ کالورام جی سنگور و دھاراج کو ایک دن پنڈت (برج ناتھ) کے پاس لیکر گئے اور انھیں سنگور و دھاراج کی تعلیم کی بابت کہا پنڈت جی نے کہا کہ کاغذ اور قلم و ادوات لاؤ تو میں بارہ کھڑی لکھیں دن انکے کہنے کے موافق کالورام جی قلم و ادوات و کاغذ و جادل مع و چھ پنڈت جی کے آگے لاکر رکھ دیا چنانچہ پنڈت (برج ناتھ) موصوت نے بارہ کھڑی لکھ کر سنگور و دھاراج کی جانب مخاطب ہو کر کہا کہ تو ناناک جی پڑھو جو اب اسکے سنگور و دھاراج نے فرمایا کہ اسی پنڈت جی صاحب تم بھی کچھ پڑھو ہو یہ سنگور پنڈت برج ناتھ مذکور نے کہا کہ میں سب کچھ پڑھا ہوں یہ سنگور و دھاراج کے ایک شبہ فرمایا۔

سری راگ محل

پہلا

پوٹری اول

جال موہ دھیس مس کر مت کا گج کر سار

جال موہ گھیس مس کر مت کاغذ کر سار۔

भाव कलम करचित लिखारो गुरु पूछाहि लिख बिचार

بھاؤ قلم کر چت لکھاری گورو پوچھ لکھ بچار۔

लिख नाम सलाह लिख २ न पारा नार

لکھ نام صلاح لکھ لکھ انت نہ پار اوار

एक रहस्य

ایک رباؤ۔

बाबा यह लेखा लिख जान

بابا یہ لکھا لکھ جان۔

जेधे लेखा मंगये तेधे होवे सच्चा निशान

جیئھے لکھا نیگھے تھی ہووے سچا نشان

ارکھ

سنگور و دھاراج پنڈت برج ناتھ سے فرماتے ہیں کہ سنو پنڈت جی اس پورکھ اپار کے اپار ہی مہان ہے اسوای جی یہ جوین نے کہا ہے وہ سچ کا گھنا پڑھنا ہے پس یاد رکھیے کہ جو کوئی شخص برے کلمے جوے کو لکھے یا پڑھے گا اسنے بائباںکا وہ شخص فرد رہی برم گت کو باباںگا۔

یعنی

جس قدر بابا کا موہ ہے وہی خیم مرن کو پراپت کرنا ہی ہے ہر شخص کو لازم ہے کہ اسکو گیان کی آگ سے جلا کر گورو کے یجن میں ابھاس کرنا اس جلا ہوے کا جل کا گھنا ہے اور آپدیش کا ڈنڈا اپنے دستہ بنا کر خوب گھسکر روشنائی بنانا ہے اور بدہ بننے جو اپنی عقل پر اسکو بجائے کاغذ کے تصور کرنا اور سادہ سنگت اور مہاتماؤں کے ست سنگ سے جو کچھ پراپت ہو اسکو یقین ماننا اور دھاراج کے بھجن میں دل کو اتند دکن رکھنا

یسی لکھنا اور پڑھنا ہر خط صہ کلام کہ گور دون کے بچوں کو اپنے غمہ دل پر نقش کا لکھ کر تانبے پر پیش کا نام یاد رکھنا ہی لکھنا اور پڑھنا راست ہی کیونکہ اسکا انت ودار بار نہیں ہے

سنگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ ای نڈت جی صاحب اگر اسطرح کا لکھنا اور پڑھنا آپ جانتے ہوں تو آپ بھی لکھیے اور مجھے بھی لکھائیے کیونکہ دھرم سہا جی لکھا یعنی حساب مانگینگے تو جن گور لکھیوں کہ انھ میں آئے گور دون کے شبد کا جھنڈا یعنی نشان ہو دیگا انکو دھرم سہا کے جی بھی لکھا کیونکہ ای نڈت جی صاحب اگر آپ اسطرح کا لکھنا پڑھنا جانتے ہوں تو مجھکو بھی سکھائیے ورنہ آپ مجھ سے سبکے لیجیے جس سے آپ کا ابکار ہو دیگا اور آپ کے سر سے جم کی پھانسی کٹ جاوے گی یاور لکھنے اور پڑھنے جی صاحب کہ جس لکھنے پڑھنے سے جنم مرن کی پھانسی کٹ جاتی ہے اگر آپ ایسا لکھنا پڑھنا سکھینگے تو یہ نہیں جانتے کہ تمھارے ہاتھ سچ نام کا نشان ہو دیگا اسوقت دھرم راج جی صاحب نہ طلب کریں گے ای نڈت جی صاحب تم یقین انکو کہ جو مرن میں تم کو بتاتا ہوں وہ سچی دکان کا جھنڈا یعنی نشان ہو پس اگر تم پر پیش کی دکان میں صاف ہو چاہتے ہو تو سچ پر پیش کرنا لکھنا تم کو دیکھو اور دیکھو گو بھی لکھا یعنی دی مرن خود پڑھو اور دوسرے کو بھی پڑھاؤ ای نڈت جی صاحب جسکی پیشانی پر اسطرح کا لکھنا پڑھنا لکھا ہو دیگا اسکو پار پریشہ پھانسی نہ دیگا اور پڑھنے جی صاحب فضول لکھنے پڑھنے سے پریشہ نہیں پڑاوت ہوتا ہر فضول شوق فضول ہی ہر اصل اصول ہی ہو ای نڈت جی صاحب پریشہ کو وہی شخص پڑاوت ہو سکنا ہے اور یہ بھی یقین رکھو کہ جس پر وہ گورو کی کہ پاموتی ہو وہی پریشہ کے نام کی بڑائی جانتا ہے اور وہی آئندہ بھی جائیگا ای نڈت جی صاحب ہر نام کے نام کے کتب پڑھنا پڑھنا محض بیکار ہے۔

جب استاد ربائن سنگور و مہاراج نے نڈت جی صاحب سے کہیں اب نڈت مودھن نے بواب دیا کہ ای نڈت جی صاحب جس پریشہ کی آپ استفادہ فرماتے کرتے ہیں وہ پڑھنا کس قسم کا ہے کہ جسکی وجہ سے یہ خاصہ دھرم راج سے انسان بری و پاک ہو جاتا ہے یہ سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ سنو دیوتا جی چراغ کے کاہل کی رہنمائی اور سن کا کاغذ سینھے کا قلم بنا کر دو کہتے ہیں وہ تو وہی بابا کا جہاں ہے اور اسکا لکھنا پڑھنا محض خواب و خیال ہے اور سوای جی جو سچ کا لکھنا پڑھنا ہے وہ اسطرح ہے کہ بابا کو جلد کر اسکا کاہل بنائے اور دیا کا کاغذ کر کے اس کے اندر جو سہا یعنی اعتقاد اسطرح کا ہو دے اسکو قلم سمجھو اور اپنے ہی دل کو لکھنے والا خیال کرے پس ایسے سامان سے جو لکھے وہ پریشہ کا نام ہی لکھے کہ جو اپنا اور بے انت ہے ایسے لکھنے پڑھنے سے تمام بیکار خیالات مٹ جاتے ہیں اور اسطرح کے لکھنے پڑھنے سے دانے کے خیالات کو مستقل مزاجی آجاتی ہے پس دے لوگ نور لکھ کھلاتے ہیں اور جو لوگ ایسا لکھنا پڑھنا نہیں جانتے ہیں وہ من کھی کھلاتے ہیں ای نڈت جی صاحب اگر اسطرح کا لکھنا پڑھنا آپ جانتے ہوں تو آپ بھی پڑھیے اور ہم کو بھی پڑھائیے اور اگر آپ خود ہی سچ کا لکھنا پڑھنا نہیں جانتے ہیں تو آپ مجھکو پڑھانے سے متا کیجیے استاد ربائن سنگور و مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سنگور نڈت جی صاحب نے کہا کہ ای نڈت جی صاحب بھلا یہ تو بھلا کہ یہ بات سننے کمان سے پائی علاوہ اسکے ایک اثر اور بھی مجھکو دریافت طلب ہے کہ جو لوگ پریشہ کا نام جپتے ہیں انکو کیا پھل ملتا ہے۔

سنگور و مہاراج نے جواب دیا۔

پوری دوسری

जेथे मिलै बड़ा दुयां सद खुशियां सद चाव
तिन मुख रकी निकलये जिन मन सच्चा नाव
करम मिले तो पाइये गाही गेली वाद वाव

جیتھے ملی بڑا دیان صد خوشیاں صد جاؤ
زن کہ ملی نکلے جن من سچا ناؤ
کرے ملے تو پائیے ناہن گلین وادواؤ

ارتھ

سنگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ سنو بندت برج ناتھ جی صاحب جس جگہ تمھاری روح جاوے گی وہاں مرث بھیج ہی کام آویگا جس شخص کا بھجن ہو اس کو اسکو پویشہ ہی خوشی ہوتی رہیگی اور جن لوگوں نے ایک دل ہو کر پریشکر کو یاد کیا ہو انکو سچی درگاہ میں بڑا یگانہ ملے گی بندت برج ناتھ مہاراج کی باتیں سنکر میرے پس و پیش میں ہوئے اور کہنے لگے کہ اے مالک جی صاحب مجھ کو ایک بڑا تعجب ہو کہ جو لوگ پریشکر کا نام لیتے ہیں یا نیک راہ چلتے ہیں انکو تو کوئی جانتا ہی نہیں ہے اور بلکہ وہ لوگ روٹیوں کے محتاج رہتے ہیں اور دنیا کے کچھ عجیب کارخانہ میں لے کوئی بادشاہی کرتا ہے اور ہر طرح سے آرام پاتا ہے اور جو دیکر وہ کبھی پریشکر کا نام تک زبان پر نہیں لانا ہے وہ نہ پریشکر کا ذرا بھی خوف کرتا ہے اسکا کیا سبب ہے کہ ایک چال والے آدمی کا یہ حال ہو اور پھر آدمی ہر ایک امر سے فارغ اہمال ہو انکو کیا پھل ملے گا اور انکا کیا نتیجہ ہوگا یہ جواب دینا سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ جن لوگوں کے دلوں میں گوردے کے نام کی خواہش ہو انکو اس لوگ میں بھی اور ہر لوگ میں بھی آرام ہے بلکہ یوں کہو نا چاہئے کہ جنگ پورب جنم کے کرم اچھے ہیں انھیں کو پریشکر کا نام بھی پراپت ہو ویگا اور جن لوگوں کے کچھلے جنم کے کرم خراب ہیں وہ لوگ یہاں پریشکر کی ساری کے دل رکھتے ہیں کہ ایک سو راخ سے بھونک ماری اور دوسرے سو راخوں سے آواز لگ گئی ہیں ویسے ہی کہانی لوگ اس کان سے سنت مانتا ہے بھن امیک سنگور فرما ہی بھول جاتے ہیں گو بادوسرے کان اپنے سو راخ سے آواز نکال دیتے ہیں انکو خیال بھی نہیں ہوتا ہے کہ کس نے کیا کہا تھا یہ ککر سنگور و مہاراج نے تیسری پوڑی فرمائی۔

پوڑی تیسری

एक आवैं एक जाइयें उठ ररवये नाव सलार

ایک آوین ایک جاوین اٹھ رکھئے ناوسلار

एक उपाइ मंगते एक ना बडे दरबार

ایک اُپائی سنگتے بکنا ترے دربار

आगे गया जानिये निन नामो बेकार

اگے گیا جانئے نین نامی بیکار

ارتھ

سنگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ سنو بندت برج ناتھ جی صاحب ایک برائی آئے ہیں اور ایک جاتے ہیں اس سنسار کا کارخانہ عجیب طرح کا ہے کہ ایک سا ہو کار ہوتا ہے اور ایک بادشاہ اور ایک سکیم مانگتا ہے اور کوئی تو عیش سے بسر کرتا ہے ایک آدمی روتا ہے اور ایک ہنستا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ جو بادشاہی کرتے ہیں اور اپنی زندگی بہ آرام بسر کرتے ہیں لیکن پریشکر کا نام کبھی نہیں لیتے ہیں پس غاہرا تو انکی سرخوئی ہوتی ہے لیکن باد رکھو کہ جیسے بھوئی کپڑے کو بانے پر چنگتا ہے ویسے ہی بادشاہی کرنے والے وہ آرام بسر کرنے والے بھی چنگے جا دینگے یا انکے جیسے جلے ہیں دانہ درے جاتے ہیں ویسے ہی یہ لوگ بھی کہ جو پریشکر کو بھول کر عیش و عشرت میں بسر کرتے ہیں اور پریشکر کو یاد نہیں کرنے میں جہراج کے ہاتھوں سے سزا دیا دینگے جیسے تلی تون کو کوٹھو میں ڈالکر پیر داتا ہے ویسے ہی پرمانا کے نام نہ لینے والے بھی پیسے جادینگے جنھوں نے پررب جنم میں دان پڑ نہیں کیا وہ لوگ اس جنم میں ہیکم مانگتے ہیں اور جن لوگوں نے پچھلے جنم میں دان اور جن کیا ہے وہ لوگ اس جنم میں سا جو کا ہوتے ہیں یہ سب کمائی نیک اور بد پورب جنم کی ہے اور جو لوگ اس جنم میں کچھ نہیں ہیں وہ آئندہ کچھ نہ پادینگے اور جن لوگوں نے پورب جنم میں سادہ کی سنگت کی ہے وہ لوگ اس جنم میں سادھو ہوتے ہیں اور بعض لوگ اپنے ٹوکوں کے نام جن جن کر اچھے رکھتے ہیں لیکن وہ لوگ پریشکر کا نام نہیں لیتے ہیں اور جو لوگ پریشکر کا نام لیتے ہیں گو کہ اسوقت یہاں پر وہ لوگ ہیکم مانگ کر گذر کرتے ہیں اسی

پنڈت جی صاحب اُنکو پریشہر کے دربار میں بُرائی لیلی اور جن لوگوں نے پریشہر کے نام میں پریت و محبت، یقین کی آئینہ کے توہن میں ان لوگوں کو
 بہادیا جاویگا۔ باتیں سنگور و مہاراج کی زبان مبارک سے پنڈت برج ناتھ نے سُکر بُری دہشت کھائی اور اس کے دل میں پریشہر کے
 فوت آئے اُسوقت پھر پنڈت برج ناتھ نے سنگور و مہاراج سے کہا کہ اگر ناک جی صاحب یہ باتیں تم نے کہاں سے باتیں کیں تھیں۔ تم کو
 ایسی ٹھوڑی عمر میں آئین ابھی تو تمھاری عمر بہت ہی کم ہے تم ابھی محض رُشکے ہواں باپ کا زمانہ کسی کو نہیں ملتا جس زمانہ کو درہوت
 کو غنیمت جانو کہ تمھارے والدین موجود ہیں پتریکہ انکے وقت میں خوشی سے بسر کرو جب تمھاری عمر ایسے کام کے قابل ہوگی تب ہی
 کچھا جاویگا پنڈت جی صاحب کے منہ سے ایسی باتیں سُکر سنگور و مہاراج نے جو بھی پوڑی فرمائی۔

پوڑی چوٹی

भयती हा अगल्ला विप २ चीजे देह
 नामांना सुल्लान खां होदे दिठे खेह
 नानिक उठे चला तया सब कुडे दूहे नेह

بہا تیری ڈرا گلاب کجیب کجیب پھجے دینو
 نام خان سلطان خان ہندی دینے کھینہ
 ناک آٹھ چیا سب کوڑی ٹوسے نہ

ارتھ

سنگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ ان پنڈت جی صاحب مجھ کو اس صاحب کا ایسا خوف غالب ہو کہ جسکے باعث سے میں آٹھ پہر دریا سے نکر
 میں غوطہ زن رہتا ہوں کہوں کہ جسکے نام پر بیان یاوشاہ اور مہاراج کہے جاتے تھے میری چشم دید میں وہ لوگ دم کے ام میں خاک میں مل گئے ہیں یہ
 جسم جو فانی ہے اور اسکے ساتھ جو روح ہے وہ بھی فانی ہے اور بیکار محبت میں لگی ہے کہوں کہ جسوقت اسکا حکم آویگا وہ اسی وقت نورانی اس
 جسم کو چھوڑ کر اس زینکار کے دربار میں حاضر ہو جاویگی اور اپنے ساتھ سوا سے نیکی بادی کے کچھ بھی نہ لیا دیگی اسوا سے داہ گورو کے فوت
 سے اکثر آدمی درتے ہیں مثلاً اُنکے ایک بھٹو بھی تصور کرنا چاہیے کہوں کہ مجھ کو بھی نہایت ڈر خوف لگتا ہے جن لوگوں کا یہاں پر کیا کیا
 سامان تھا اب کچھ بھی باقی نہ رہ گیا طرفہ یہ کہ وہ سامان اُنکے ساتھ بھی نہ گیا۔

مگر سنگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ ان پنڈت جی صاحب میں یہاں پر کسکے ساتھ محبت کروں کہوں کہ مجھ کو تو بخوبی یقین ہے کہ وہ سب لوگ جسم
 انسانی کو اور ملک فانی کو چھوڑ کر ایک نہ ایک دن ملک جاودانی کو چلے جاویں گے پس اس جسم کا بعد وہ نہ کرنا محض حق ہی خیال رکھیں گے
 جسوقت روح اس جسم کو چھوڑتی ہے اُسوقت صرف ایک پریشہر کا بھجن یا اُسکی اطاعت و بندگی ہی روح کے ساتھ جاتی ہے وہی جسم راج کے
 اُٹنے سے چھوڑاتی ہے اسلئے جسم انسانی اور اس جہان فانی کو جاودانی سمجھنا محض نادانی ہے اور اخیر میں خیرانی و شہبانی اسوا سے اسکے اور
 کچھ بھی نہیں ہیں۔ باتیں سننے ہی پنڈت برج ناتھ موصوف سنگور و مہاراج کے قدموں پر دوڑ کر گر پڑے اور ڈنڈوٹ کر کے عرض کیا کہ اے
 ناک جی صاحب آپ دھن میں کوئی کسی کا ہو مگر میں تو آپ کا غلامان غلام خادم بے دانہ و دام ہوں۔ بعد اسکے سنگور و مہاراج نے
 پنڈت برج ناتھ سے دریافت کیا کہ اگر پنڈت جی صاحب جو کہ بھگوان کا نام ہے آپ نے اپنا نام کیوں رکھا بھاب اسکے پنڈت جی نے کہا
 کہ اگر ناک جی صاحب لفظی معنی اس نام کے یہ ہیں کہ (گوادن) کے بیٹے کی جگہ کو برج کہا جاتا ہے اور اُنکے الگ کو ناتھ کہتے ہیں پس دونوں
 لفظوں سے یہ نام مرکب ہو کر برج ناتھ کہلا تا ہے پس یہ جسم اس زمین کے مانند ہے کہ جسکو برج کہتے ہیں اور اندریاں جو اسکے اندر ہیں وہ مثل
 گوادوں کے ہیں اور جو اندریوں کا حکم ہے وہ ناتھ کہا جاتا ہے پس انھیں دونوں لفظوں کو یکجا کرنے سے (برج ناتھ) کا لفظ ہو گیا اب آپ

خیال فرمائیے کہ میں ہوں اس جسم کا محافظ یعنی نگران ہوں اسلئے مجھکو بھی اگر برج ناتھ کہا جاتا ہو تو بجا و سزا ہی سنگور و مہاراج انترجامی تو تھے ہی اتنی دیر تک پندت برج ناتھ کے ساتھ گفتگو کیا کیے گو ایک گیان کا اشارہ کیا ورنہ پندت برج ناتھ کی کیا طاقت تھی کہ گوردانگ جس صاحب کو پڑھاتے جو کہ خود عالم الغیب تھے۔ بعد اسکے سنگور و مہاراج سے پندت برج ناتھ نے پھر کہا کہ گوردانگ جی صاحب اب بارہ کڑی زمین لکھ دیتا ہوں تم پڑھو یہ سنگور و مہاراج نے راگ آسا میں شہد فرمایا۔

راگ آسا محل پہلا
نمبر ۱

سستے سوئی سرشت جن سا جی سدا صاحب ایک بھیا
سستے سوئی سرشت جن سا جی سدا صاحب ایک بھیا
سستے سوئی سرشت جن سا جی سدا صاحب ایک بھیا
سستے سوئی سرشت جن سا جی سدا صاحب ایک بھیا

ارکھ

سنگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ جو تمام خلقت کا خالق اور تمام جہان کا رازق ہے جن لوگوں نے اسکو سچے اعتقاد سے دل لگا کر بارہ کڑی اسکا جنم و پھل ہو گیا اور جو لوگ کلام - کرودھ - توبہ - مودہ - انکار - مین پیٹے ہیں انسے ضروری و مہم راہ جی حساب ہوینگے اور من تو کیوں بھلا ہوا ہے یہ جسم انسانی کہ جو اشرف المخلوقات ہے اسکو کیوں راہ گان کو تباہ اسکو اپنے سچے اعتقاد سے جو لوگ باور کرتے ہیں یا کرینگے ان لوگوں کو بھی حساب نہ دینا ہوگا۔

مبسر

اٹھری آد پر کہ ہوتا آپے سچا سوئی
ان اکھ میں جو گورنگہ بوجھے تیس سربیکہ نہ ہوئی
اٹھری آد پر کہ ہوتا آپے سچا سوئی
ان اکھ میں جو گورنگہ بوجھے تیس سربیکہ نہ ہوئی

ارکھ

سنگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ اٹھری آد پر کہ پریش کی قدرت یعنی شکست ہے اور سب کا وہی داتا ہے جو کہ پریش ہے جو شخص اس طرح کے مطلب سے اٹھکر اس حوت سے اسکا نام لینگا اور جت لگا کر اسکے نام کو سنیکا اور اس سے ہوئے کو چپ کرینگا اس شخص کو بیشک و شبہ و مہم راہ سے اس سے بلکنا نہ طلب کرینگے۔

مبسر

اٹھری اوپان تاکی کیجیے جا کا انت نہ پایا -
سیو اکر سے سوئی پھل پاد سے بننے چچ کایا
اٹھری اوپان تاکی کیجیے جا کا انت نہ پایا -
سیو اکر سے سوئی پھل پاد سے بننے چچ کایا

ارکھ

سنگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ اٹھری نام اونکار کا ہے اور اونکار ہی شہد ہے اور اسی شہد سے نرنکار نے تمام سرشتی رچی ہے ان صنعتوں کا وہی صانع ہے اسوجہ سے اسکا انت کسی نے نہیں پایا اور نہ آئندہ بھی کوئی پاویگا پس جن لوگوں نے سنتوں اور مہاتماؤں سے ملکر شہد کایا ہے انہیں کو گیان ہوا ہے وہ لوگ آئندہ میں اپنا جنم سو پھل کرتے ہیں۔

بسم

نہاں تان بھجے جو کوئی پڑھیا پڑھن سوئی

سیان گیان و چھ بے کوئی پڑھیا پڑھن سوئی

سर्व जियो में सेवा जाने - ताहें में कहै न कोइ

سرب جهان میں ایکو جانے تان ہوں میں کہے نہ کوئی

سنگور و ہماراج فرماتے ہیں کہ بیان اچھر سے مراد ہے کہ جو شخص سنئون اور ہما تاون کا ست سنگ کر کے شاستر اور بید و پوران آدم کو شکر و سپر عمل کرتا ہے اسی کا پڑھنا لکھنا سچا ہے اور اسی کے حاصل کرنے سے ہندت کہلاتا ہے اور حسین بر بات نہیں ہر اسکی زندگی مفت راہگان جاتی ہے پس جس شخص نے ایسا پڑھا پڑھا ہے وہ واقف کلام ربانی ہے اور جس نے نہیں پڑھا وہ غرور سے ابھالی ہے۔

بسم

कका केश पुंउर जव होये - बिन साबुन उजलियां

کلی کیش پندر جب ہوئی بن صابون اوجلیان

यमराज कहैरो - आये माया के संग लवि न्धलिया

جم راج کہے رو آئی مایا کے سنگل بندہ لیا

ارتم

سنگور و ہماراج فرماتے ہیں کہ حوت (ک) یعنی لگی سے مراد ہے کہ ان کا سے ہاون کو صابون سے لاکھون بار کوئی شخص دھوئے تو کیا ممکن ہے کہ کوئی اپنے کا سے ہاون کو سفید کرے ہرگز نہیں ہرگز نہیں ہاں جو وقت سفیدی کا آویگا تو خود بخود سفید ہو جاوے گی علی نہ اقباس دنیا کا بھی یہی قاعدہ ہے کہ جان کہیں ایک دو بال سفید ہونے لگے نہ ان لوگ کہنے لگے کہ اب جو انی جلی اور بڑھا یا آبا جیسے کہ کھیت میں جس وقت بچ بویا گیا اور آکا اور خوشہ یعنی بانی نکلی اُسوقت سے ظاہر ہو گیا کہ اب بانی بختہ ہو کر نہ رہے دون میں جانی رہی پس وہی وقت رو آئی کہ ہوتا ہے یا دیکھنا چاہیے کہ جس شخص نے ہر مہر کا نام لیا اور سنئون اور ہما تاون کا ست سنگ کیا اُسکا منہ نرنگا و کے دربار میں آج ہو جاوے گا اور اُسکے پچھلے کل پاپ دور ہو جاوے گا اور جس نے کہ اجر و ثواب بھی اپنا کھو دیا تو حسین کر لو کہ ہماراج کے دوت فرد ہی اُسکو پڑھیا دے۔

بسم

खखे खुद कार शाह आलम कर खरीद जिन खचे दिया

خکھو کھود کار شاہ عالم کر خرید جن خچ دیو

बन्धन जाके सब जग बांधिया उर काई नाहीं हुय भया

بند من جا کے سب جگ باندھیا اور کا سے این حکم پیا۔

ارتم

سنگور و ہماراج فرماتے ہیں کہ (کھکھے) اچھر سے مراد ہے کہ وہ رب العالمین اور حاکم الٰہی کیس تمام خلقت کا جو خالق اور تمام عالم کا جو رازنق ہے وہ صرف ایک واہ گور وہی ہے دوسرا کوئی نہیں جس نے اپنے نام کی دولت دیکر تمام دنیا کو خرید کر لیا ہے جو لوگ گیدان سے منتقل مزاج ہو گئے ہیں ان لوگوں سے دھرم راج کبھی حساب نہ سمجھینگے اور نہ اُنکے اوپر کوئی دوسرا حکم کر سکتا ہے۔

بسم

गगे मोई गाई जिन छोड़ी गल्ली - गोबिन्द गार्ह भया

گے کوئی گا ئی جن چھوڑی گلیں گو بند گرب بھیا

घड़ भाँड़े जिन आवे साजी बड़न बाहे ताहि किया -

گھر بھانڈی جن آدے سا جی چارن وا ہی تا کی کیا

ارتھ

شکور و مہاراج فرماتے ہیں کہ نرنکار نے سب جیوں کو اپنے ہاتھ سے خود ہی بنایا ہے لیکن یہ جو بابا میں پھنس کر مہاراج کو بھول گیا ہے اور بھول ہی نہیں گیا بلکہ اجماع کرنے لگا اور یہ نہیں سمجھتا کہ جس نے مجھ کو بنایا ہے اسی کی تمام برہمائی ہے جو ہوئی میں پس جس نے بنایا ہے اسکو اختیار انھیں بنائی ہوئی چیز کے بگاڑ دینے کا بھی ہے۔

مبشر

گھگھے گھگھے جو گھگھے گھگھے گورو کے لاک رہے
بڑا بھلا ہے ستم کر جانے ان بدو صاحب رمت رہے
بچے چالے سے بک جے چالے شاد گورو کے لاگ رہے
بڑا بھلا ہے ستم کر جانے ان بدو صاحب رمت رہے

ارتھ

شکور و مہاراج فرماتے ہیں کہ (گھگھے) حوت سے مراد ہے کہ جو کوئی گوروؤں کے شبد میں لپٹ رہا ہے اور سنتوں اور مہاتماؤں کی خدمت اور سیوا میں اپنا وقت صرف کر رہا ہے اور سوا سے اس نرنکار کے دوسرے کو مطلق خیال میں نہیں لانا ہے جو شخص رنج اور خوشی کو یکساں دیکھا ہے وہ شخص ہی کھنڈ میں مہاراج کے حضور درپیش جا دیکھا یقین مانو کہ وہ ہر دھرم کے دربار میں جگہ پاویگا۔

مبشر

جے چار جید جن سا جے چارے کہانی چار جگا
جگ جگ جو کی گمانی بھو کی پرمیا پنڈت آپ تیا
بچے چار جید جن سا جے چارے کہانی چار جگا
جگ جگ جو کی گمانی بھو کی پرمیا پنڈت آپ تیا

ارتھ

شکور و مہاراج فرماتے ہیں کہ (چچا) حوت سے مراد ہے کہ جس واہ گورو نے تمام جیوں کو رہبری کے واسطے چار جید اور چچا شاستر اور اٹھارہ پورن بنایا ہے اور اسی چار اقسام کی پیدائش یعنی کہانی اور چار ہی قسم کی بانی بھی ظاہر کی ہیں اور ہر ایک شخص کی رائے اور ہر شخص کی صورت و سیرت جدا گانہ بنایا ہے اور خود آپ ہی نے تمام جگہوں میں بھوک کیا ہے اور سب سے علحدہ بھی رہا ہے بلکہ خود ہی کہیں پنڈت ہو کر مدیت کرنا ہے پس ایسے محسن کی اطاعت سے منہ پھیرنا جائز و دانہیں ہے۔

مبشر

بھگت جی یا برتی سب انتر تیرا کیا بھرم ہوا
بھرم آپاے بھولا میں آبی تیرا کرم ہو پاؤں شکر ملیا
بھگت جی یا برتی سب انتر تیرا کیا بھرم ہوا
بھرم آپاے بھولا میں آبی تیرا کرم ہو پاؤں شکر ملیا

ارتھ

شکور و مہاراج فرماتے ہیں کہ (چچھا) چھو کا مطلب یہ ہے کہ نرنکار کی بابا کا جو سایا ہے وہ تمام خلقت میں بھلا ہوا ہے جس طرح مہاراج نے بھرم کو پیدا کیا اور تمام خلقت کو اس بابا میں بھولا دیا ہے یہی جس شخص پر اپنی کراہتا ہے اسکو اس بابا سے نکال لینا ہے پس جس شخص کو بابا سے نکال لینا ہے اسکو شکر و کے درشن پر اپت ہوتے ہیں۔

مبشر

जजे जानमंगतजिनजांचे लखचौरासी भोख भविष्या
ऐकेलेवे ऐके देवे और न दूजा में सुनया

جے جان منگت جن جانچے لکھ چوراسی بھوکہ بویا
ایکو لیکو لیکو دیوے اور نہ دو جا میں سنیا

ارتھ

شکور و ہمارا ج فرماتے ہیں کہ (ججا) ابھر کتا ہے کہ میں تو یہ دان مانگتا ہوں کہ تم کو چوراسی لاکھ جون میں رکھا کرے یا اس سے جب چاہے
برکت کرے کیونکہ میرے سوا دوسرا کوئی دینے والا ہے اور نہ لینے والا ہے۔

بسم اللہ

भभाभूर मरेक्योप्राणीको सु देना मे दे रहया
दे दे रे रे हकम चलावै ज्यों जिहाँ कारि क पिया

بھبا بھور مرے کیوں پرانی جو کچھ دیا سو دے رہیا
دیوے دیکھے حکم چلائے جو جان کا رزق پیا

ارتھ

شکور و ہمارا ج فرماتے ہیں کہ (ججھا) حوت کتا ہے کہ اے پرانیوں جو رکیوں ہونے میں جس ہمارا ج نے تم کو پیدا کیا ہے اسی نے تمہارے
پیشانی میں بھی لکھ دیا ہے کہ تم کو رزق ضروری ملے گا کیونکہ وہ خود ہی دیکھتا ہے اور خود ہی دیتا ہے سب خلقت کا وہی خالق ہے اور تمام سنسار کا وہی
رازق ہے اس کے سوا دوسرا کوئی نہ ہے نہ ہوا ہے نہ ہو گا۔

بسم اللہ

जजान नजर करै जां देरवा दूजा कोई नाहीं
ऐकै रम रहिया सब ठाई ऐक बांखिया मन माहीं

جے جے نظر کرے جان دیکھا دو جا کوئی ناہیں
ایکی رم رہا سب ٹھائیں ایک بیا من اہیں

ارتھ

شکور و ہمارا ج فرماتے ہیں کہ (جے جے) حوت کتا ہے کہ جان دیکھتا ہوں سو اے دادگر و دے دوسرا کہیں نظر نہیں آتا ہے اس لیے وہی واہ گورو
لینے حقیقی معبود کہ جو تمام مقام اور تمام جگہ پر حاضر موجود ہے اور وہی ہمارے من میں ہی مقیم ہے اس لیے تو اسی معبود موجود کا وصیان
کو سمجھو یہی لازم ہے۔

بسم اللہ

ढटे ढं च काहु क्या प्राणी छड़े के मोहित को उठ चलना
जोई जन्मन हारो अपना भाज परो तुम हारि सरना

ڈٹے ٹنچ کر ہو کیا پرانی گھڑی کے موہت کو اٹھ چلنا
جونی جہم نہ بارو اپنا بھلج پرو تم ہر سدا

ارتھ

شکور و ہمارا ج فرماتے ہیں کہ (ڈٹے) حوت سے اشارہ ہے کہ اے پرانیوں کپت کی ٹٹی اپنے دلوں میں کیوں رکھتے ہو یہ تو جانتے ہی نہیں ہو کہ
کس گھڑی پر ان یہاں سے بھاگیں گے اور نہ یہ جانتے ہو کہ اب زندگی کی کد گھڑی باقی ہیں پس جب تم اس قدر بے اختیار ہو تو تم کو مناسب
ہو کہ جسکے اختیار میں یہ سب ہے لینے چھانند پارہر ہمہ اسی کے نام میں اور اسی کے کام میں دل و جان سے مصروف رہو اور یہ نادر وقت
اپنا جسم انسانی کا کہ جس میں حکم ربانی بجالا سکتے ہو بیکار اپنا وقت ضائع نہ کرو پس یہی بہتر ہے کہ بیکار کاموں سے دل مٹا کر فضول باتوں کو

چوڑ کر سنون اور مہانوں کی مرگت میں جا پڑو کہ جس میں تمہارا کلیان ہو۔

نمبر ۱۷

ٹہے ڈاڈ باری تین اہنتر ہری باری جا کاویتا لگا

کھٹے شامہ باری تین اہنتر ہری جا کا جت لگا۔

بیت لگا سہی جن نس ترے تو پر شادی شکہ پایا

جیت لگا سہی جن نس ترے تو پر شادی شکہ پایا

ارتھ

ستگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ (کھٹے) حوت سے مراد ہے کہ جنکے دونوں میں سانت آگئی ہو اور انکا دل ستگور کے شبہ میں لگ گیا ہو وہ دل سے آسین لگے ہوئے ہیں پس ایسا ہو تو یقین جانو کہ آنکھیں کا کلیان اور ستار ہوگا۔

نمبر ۱۸

ڈڈے ڈڈ کرو کھا پانی جو کھو ہو یا سو سب چلنا

ڈڈے دھنہ کرو کیا پانی جو کھو ہو یا سو سب چلنا۔

تیس ہو سر ڈتاں سورب پاوہ سبے نیر اہنتر ہری دھیا

نس ہی سہ ہوتاں شکہ پاوہ سبے نیر اہنتر ہری دھیا

ارتھ

ستگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ (ڈڈا) حوت کہتا ہے کہ ایسا ہونے نافی کو بیکار جھک جھک بک بک میں اپنا دانت ضایع کرنے ہو یہ سنسار سب چلائے مان ہی لینے فانی ہر صرت ایک (ست نام) کا جو شری دی جاودانی ہر سنون اور مہانوں کی خدمت کر دو تو شکہ پاوہ کیونکہ سری واہ گوردی ہی تمام خلقت کے خالق اور تمام جہان کے رازق ہیں اسی کو بخشنے کی طاقت ہے سو اسے اسکے کوئی دوسرا نہیں ہر دھنہ ہر دھیا ہوگا

نمبر ۱۹

ڈڈے ڈاڈی اہنتر آہی جیو تیس ماہے تیاں کرے

ڈڈے ڈھاسے ڈھاسے آہی آپے جیو تیس بھاسے تینوہ کرے

کرے دے دے دھن چلا بے تیس نیستارے جا کو نجر کرے

کرے دیکھے حکم چلا بے تیس ستارے جا۔ کو نظر کرے۔

ارتھ

ستگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ (ڈڈے) حوت سے اشارہ ہے کہ سری واہ گوردی سب سامنے ہی لینے ڈھالی کو اٹھاتا ہے اور ہنہ کو بگاڑتا ہے ہر فرنگہ آسین سب طرح کی طاقت ہے کہ وہ خود مختار ہے دونوں جان اسی کا فرمان بردار ہے جس کسی کو کرم اور مہ کی نگاہ سے دیکھا ہو اُسکا ستار ہو جاتا ہے اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے اور اسی کے بھجن میں لگا رہنا چاہیے۔

نمبر ۲۰

راہار مہارے- پٹ اہنتر ہری گون گاوے سوڈے

راہارے رست رہے گھٹ اہنتر گون گاوے سوڈے

آہی آہی بولایے کتو پون نرپ جمنن سوڈے

آپے آپ لکے کرتا پرپ جمنن نہ ہوئی

ارتھ

ستگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ (راہاری) حوت سے مراد ہے کہ سب میں سری واہ گرتو (رٹا) ہوا ہے جو شخص اس رمی کے گن گاتا ہے اسکو وہ خود بخود اپنے میں لایا ہے جس کسی کے اوپر وہ کر باکرتا ہے اسکو سادہ اور ست سنگ بھی پڑت کر لیتا ہے اور جس شخص کے ستارے

اور مہاتماؤں کا ست سنگ پراپت ہو گیا پھر اُسکو جانو کہ وہ آدا گن سے چھوٹ گیا اور بلکہ وہ چوراسی لاکھ جون کی سرگردانی اور پریشانی کی گرداوری سے نجات پایا۔

نمبر ۱۹

न तातारु भव जल होया ताका अन्त न पाया
ना तरना तुलहा हम बूढ सनार लेहु तारना राया

تھے تار پہو جل ہو یا تا کا انت نہ پایا۔
تا تر نا تو لھا ہم بوڈس تار بے ہوتا رن را یا۔

ارکھ

ستگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ (سنئے) حوت سے مراد ہے کہ اگلیاں کا ہو جل سمندر بڑا بھاری ہے بلکہ اٹھا ہے کہ جسکی انتہا ہی نہیں ہے اُس کے بطور پہنچے بار جانے کے واسطے نہ کوئی کشتی ہے نہ جہاز نہ ناو نہ دھونگی بغیر سادھو سنگت اور مہاتماؤں کی نہ مت کے تمام خلقت کو تپتی جلی جاتی ہے ان خبر سہری واہ گوردکی کراہو جاتی ہے اُنکو صحبت عارفان خود بخود پراپت ہو جاتی ہے بغیر اُسکی کہ پائے کچھ سہر نہیں ہوتا۔

نمبر ۲۰

यथा यान यनन्तर सोई जाका किया सब हुया
कया भर्म किया माया कहिये ज्योतिष भावे सोई भला

تھے یھاں تھنر سوئی جا کا کیا سب ہوا
کیا بھرم کیا یا کئی جس بھادے سوئی بھلا

ارکھ

ستگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ (تمھنھا) حوت سے مطلب ہے کہ اندر اور باہر سب میں صرف ایک واہ گورد ہی بیاب رہا ہے کیونکہ اس خلقت کا خالق اور تمام سنسار کا وہی رازق ہے اور سب کچھ اُسی کے ہاتھ ہے اُسی کی بایا کا جو بھرم ہے وہ محض جھوٹ اور محض بے ثبات ہے جسکے ہر دے میں سری واہ گورد بس گیا ہے وہی سب میں اور سب سے بہتر ہے اور جس گل میں اُسکی خوشبو نہیں وہ کچھ بھی نہیں۔

نمبر ۲۱

ददो दोष नेदव किसे दोष कर्म आपनिया
जो मै किया सो मै पाया दोष न दो जै और जना

دو سے دو ش نہ دو یو کے دو ش کرمان آپنیاں
جس میں کیا سو میں پایا دو ش نہ دیجے اور جنان

ارکھ

ستگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ (دوری) حوت سے مراد ہے کہ دو ش کسی کو نہ دینا چاہیے کیونکہ جسکے جیسے پچھلے کرم ہوئے اُس کو ویسے ہی اس جنم میں پراپت ہوگا اور سب سری واہ گورد کے جوہر میں اور وہ سب کا حاکم الحاکمین اور سب کا رب العالمین ہے اُسکے سوا کوئی دوسرا نہ ہے اور نہ آئندہ ہوگا اور نہ ہوا ہے ہر مقام پر وہ موجود ہے۔

نمبر ۲۲

धधे धार कला जिन छोटी हरबू जी जिन रंग किया
तिस दा दिया सवहिन सिया करमी रह कन पिचा

دھ دھ سے دھار کلا جن چھوڑی ہر بھو جی جن رنگ کیا
تیس دا دیا سبھن تیس کر می رہ کن پیا

ارکھ

سنگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ (دعہ می) حرف سے مراد ہے کہ سری واہ گوردنے اپنی قدرت کاملہ سے ایک لالینے تماشا دکھایا اور یہ سب جیو جنم جو پیدا کیا وہ بھی ایک بجز وہ دکھایا ہے پس جس شخص کے پچھلے کرم ہیںے پاپ و پین جیسے ہوئے اُسکو سنگور و مہاراج سنسٹا و جزا دینے میں قصہ مختصر ہر بشر اپنے کرموں کا پھل پاتا ہے۔

مبشر

منے ناہ بھوگ نت بھوگے ناؤٹھے ناٹھلیا
مگن ہوں سو اگن بن کنت نہ کہوں بن لیا
مہنے ناہ بھوگ نیت بھوگے ناؤٹھے ناٹھلیا
مگن ہوں سو اگن بن کنت نہ کہوں بن لیا

ارتھ

سنگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ (دعنا) حرف سے مراد ہے کہ جو واہ گورد سب کا مالک ہے وہی سب میں بھوگتا ہے اور سب کا وہی دیکھنے والا ہے سوائے اُسکے کوئی دوسرا نہیں دیکھ سکتا ہے۔

مبشر

پے پادشاہ پر بشر دیکھن کو پہنچ کیا
دیکھتے بوجھے سب کچھ جانے انتر باہر م رہیا
پے پادشاہ پر بشر دیکھن کو پہنچ کیا
دیکھتے بوجھے سب کچھ جانے انتر باہر م رہیا

ارتھ

سنگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ (پے) حرف سے مراد ہے کہ سب کا بادشاہ صرف ایک واہ گورد ہے اسی نے اپنی مایا کی بلا سے اس سنسار کے دیکھنے کے واسطے اپنا ایک کرشمہ بنا رکھا ہے اور اُس کرشمہ کو خود ہی دیکھتا ہے اور سب کا انتر جامی وہی ہے کیونکہ وہ سب میں رہا ہے اور سب پر شکست ان ہے اور سب بیانی ہے۔

مبشر

پھیمے پائی سب جگ بھانا جم کے سکل بندہ لیا
گور پر شادی سے جن اُبرے جو ہر سر ناگت بھیج پیا
پھیمے پائی سب جگ بھانا جم کے سکل بندہ لیا
گور پر شادی سے جن اُبرے جو ہر سر ناگت بھیج پیا

ارتھ

سنگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ (پھیمے) حرف سے مراد ہے کہ سارا جگت بابا کی بھانسن میں پھنس گیا ہے اسوجہ سے جم کے سنگل کے ساتھ چھپا ہوئے ہیں ست گورد کی کرپا سے اُس سنگل سے چھوٹ سکتے ہیں بجز اسکے اور کوئی تدبیر نہیں ہے جنھوں نے سنتوں اور ماتاؤں کی سنگت پایا ہے وہ لوگ اس جال و بھانسن سے چھٹنے۔

مبشر

بے بازی کھیلن لاگا چڑھتے چار جگن
جیا جت سب ساری کھینے پانسا ڈھالن آپ رگا
بے بازی کھیلن لاگا چڑھتے چار جگن
جیا جت سب ساری کھینے پانسا ڈھالن آپ رگا

ارتھ

سنگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ (بے) حرف سے مراد یہ کہ دواہ گورونے بابا کے ذریعہ سے چاروں جگہوں پہنچے۔ ست جگہ - ترپنا - دواہ پر۔
 جگہ - کی چوڑ بنائی اور چوراسی ہا کہ جون کو اُس چوڑ کے خانہ قرار دیے اور خود ہی چوڑ کھیلنے لگا پس جس طرح سے چوڑ کی جو گٹ بخت
 ہو جاتی ہے اُسکا سر نیچا ہو جاتا ہے اور جب تک گٹ کچی رہتی ہے اُسکا سر اوپر اُٹھتا ہے اور جب تک گٹ کچی ہو کر گٹ ہو جاتی ہے اُسکا سر نیچا کر لیتے ہیں پس اُسی
 خانہ چوڑ کی گٹ کے اندر ہو جانے میں اُنھیں لوگوں کا جسم مرن بھی چھوٹ جاتا ہے اور من کہ لوگ اُسی کچی گٹ کی طرح بابا کی چوڑ کے خانہ
 میں اپنا سر اوپر اُٹھا کرے ہوئے چوراسی لاکھ جونوں میں بھرا کرتے ہیں اور جب تک سنگور و کے سرن میں نہ جاوے گئے کبھی آرام نہ پاوے گئے نہیں
 سہم کب سے بھرتے ہیں اور کب تک پھر گئے۔

بشر

भभे भालह सोफल पावै गुरु परशारी जनको मोपया
 मम मुख फौरे न चेतै मूढे लख चौरासी फेर पया

بے سہ سو بھل بادے گور پرشادی جن کو بھوپیا
 من کو پیرے نہ چیتے موڑے لکھ چوراسی پھیر پیا

ارکھ

سنگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ (بھسے) اچھر کہتا ہے کہ جو لوگ سنگور و کو سچے عقدا سے مانتے ہیں اُنکو گیان اور نام کے جسد ریکل میں
 پراپت ہو جانے میں اور سنساری بابا کی باتیں اُنسے چھوٹ جاتی ہیں اور جو سور کو گورون کے شبد پر عقدا نہیں جانتے ہیں اور جو کچھ اُنکے
 جی میں آتا ہے کرتے ہیں وہ لوگ من کہ کہلاتے ہیں اور وہ لوگ چوراسی جونوں میں بھرا کرتے ہیں۔

بشر

ममे मोह मरन मद सूदन मरणा भया तब चेतविया
 काया भीतर उर्ध पड़या ममा अक्षर वीसरया -

مقی موہ مرن مدہ سودن مرن کھیا تب چیتو یا
 کا با کھیر اور دھڑ با تکا لکھ ویر یا

ارکھ

سنگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ (ما) اچھر سے مراد یہ کہ جو کوئی اپنے من کو مارتے ہیں وہ مدہ سودن روپ ہو جانے میں بابا اور
 وہ ایک تعجب کا مقام ہے جو شخص اچھی طرح سے دل سنگور و مہاراج کے چرون میں رجوع نہیں کرتا ہے وہ شخص انجام کو بھٹاتا ہے۔

بشر

य्ये जन्म न होवे कबहूं जे कर सच पिभाने
 गुरु मुख अकवे गुरु मुख बुभे गुरु मुख से को जाने

یہ جنم نہ ہووے کبھوں بے کر سچ پیچھانے
 گور کو اعلیٰ گور کہے جو جیسے گور کہے ایکو جانے

ارکھ

سنگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ (بے) حرف سے مراد یہ کہ جو شخص تمام کامناؤں کو مار کر اپنی زندگی میں گورون کے شبد کو کاتے ہیں
 وہ لوگ بیشک شبد جنم مرن کے جال سے چھوٹ جاتے ہیں یہ نرنکار لاہن ہے گور کہ اُسی کو کہتے ہیں اور گور کہے لوگ اُسی کو سمجھتے ہیں
 اور اُسی کو ایک کہتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ دوسرے کو وہ نہیں جانتے ہیں پس جو لوگ ایسا جانتے ہیں یا ایسا مانتے ہیں اُنھیں سے برابر و وہ
 کام اور کردہ و بوجہ و مونہ اوک سب چھوٹ جاتے ہیں۔

نہد

راری مدد بیا سب انتر جینے کے چنا

جنت آپاسے دھندے سب لاسے کرم بہن نام لیا

ارنہ

ستگور و مہاراج فراتے ہیں کہ (راری) اچھے سے مراد ہے کہ جقدر جو دھندے اس سنسار میں ہیں انہیں وہ نرنکار رہا ہوا ہے لیکن تا وقتیکہ
محنت شائق نہ کیجھا دے کسی طرح سے وہ نام نہ آدے جیسے کہ دہی سے گھی بغیر محنت نہیں نکلتا ہے ویسے ہی بغیر کنواں و تالاب کو دوسے
جوسے پانی ہاتھ نہیں آتا ہے پس اس طرح سنتوں اور مہاتماؤں کے بغیر خدمت و سید و است سنگ کے اور ستگور و کے بچوں کو بچے بغیر
کسی سیک کو سانت و استقلال نہیں آتا ہے اور ہرگز ہرگز ان سکھوں کے دلوں سے دو اتنا نہیں جاتی ہے۔

ارنہ

لی لاسے دھندے جن چھوٹی ٹھٹھا یا مودہ کیا

کھانا پینا سم کر سنا بھانے تاکے حکم پیا

ارنہ

ستگور و مہاراج فراتے ہیں کہ (لا) حوت سے مراد ہے کہ تمام خلقت کو مہاراج نے یا مودہ کی دھندے میں ایسا لیٹا رکھا ہے کہ جسطرح
کتنی شہد میں اسکی ٹھٹھا کی وجہ سے لٹتی رہتی ہے ویسے ہی انسان بھی یا مودہ کی خواہش میں پٹے ہوئے ہیں اب بجز مہاراج کی کرپا
کے اور سنتوں اور مہاتماؤں کے ست سنگ کے ہرگز ہرگز نہیں چھوٹ سکتا ہے اسکی محبت کو چھوڑنا ایک امر محال ہے گو کہ یہ جی کا جھال ہے لیکن
اس سے کٹھ کا موڑنا انسان کے لیے چوراسی لاکھ جونوں سے فائز البالی ہے۔

ارنہ

دوسے واسد بوج پریشور دیکھیں کو جن دیس کیا

دیکھے جاکھے سب کچھ جانے انتر ہارم رہا

ارنہ

ستگور و مہاراج فراتے ہیں کہ (دوی) حوت سے مقصد ہے کہ واسد بوج پریشور اسی نے جگت کے کونک لینے کھیل دیکھنے کیواسطے
ستگور و کاروپ و صاران کیا ہے اور تمام خلقت کو ست کا پرکاش ہو کر دیکھا ہے اسوجہ سے جو لوگ اسکا حکم سچ کر کے مانتے ہیں مرث اسی
ایک اونکار کو نرنکار مانتے ہیں اس خلقت کا اسی کو خالق جانتے ہیں دے گور کہ سجن جو ہیں۔

ارنہ

راری راز کرے کیا پہانی نس ہے دھیادہ جی امبر ہوا

تیس ہی دھیادہ جی سادہ اُس دھو قرآن کیا

ارنہ

ستگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ (ڈرائی) اچھ سے مراد ہے کہ ای پر انہوں آپس میں ٹراڑ و جھکڑاؤ نہ ساد کیوں کرتے ہو جو کچھ مہاراج کا حکم ہے اسی کی تعمیل کرنی چاہیے اور جو لوگ اس کا حکم ماننے میں انہیں فرمان ہوتا ہوں۔

مبشر

ہا ہا ہو نہ کوئی و آتا جیوں آپا سے جن رزق دیا
ہر نام دھاؤ ہر نام سداؤ آندن لاہر نام لیا
ہا ہا ہو نہ کرے داتا جیوں اُپاویہ جین سنجک دیا
ہر نام دھاؤ ہر نام سداؤ آندن لاہر نام لیا

ارتھ

ستگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ (ہا) حرت سے مراد ہے کہ جو خالق اس خلقت کا پیداکندہ ہے وہی تمام جزو کل کا رزق دہندہ ہے وہی ستگور نے جیسر کرپا کر کے گورنٹر دیا ہے وہی گبان کا داتا ہے سوا سے ستگور دے کے اور کوئی گبان کا دے والا نہیں ہے پس تمام جزو کل کو اُن کے گروں کے موافق رزق پہونچا کر ہر طرح کی پرورش کرتا ہے سوا سے اُس کے نہ کوئی ہوا ہے نہ ہوگا۔

مبشر

ایڑی آپ کرے جن چھوڑی جو کچھ کرنا سو کرہیا
کرے کرے سب کچھ جانے نانک شاعریوں کیا
ہیڑی آواہ کرے جین کھوڈے جی کھس کرنا سو کر رہیا
کرے کرے سب کچھ جانے نانک شاعریوں کیا

ارتھ

ستگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ (ایڑی) حرت سے اشارہ ہے کہ جس واہ گوردنے اس سرشتی کو رہا یعنی پیدا کیا ہے، کچھ اُس کو کرنا ضرور تھا وہ کر چکا اور اب بھی جو کچھ چاہیگا وہ کریگا غرضیکہ اُس کو سب طرح کی طاقت و سامان ہے اور میں تو صرف اُس کا کٹنے والا ہوں چاہے مجھ کو شاعر کہو یا کبیر شاعر۔

یہ کہہ کر ستگور و مہاراج نے پھر فرمایا کہ ای پنڈت بر جانا جی صاحب میں نکو مہاراج کا نام سنا ہوں خیال کر کے اور کان دھ کر سنئے۔ دہندہ کی کی بدیا کو چھوڑ دیجیے یہ جو بدیا لوگوں کے پڑھانے کے واسطے تھے سیکھی ہے وہ تمام دہندہ ہوں کی جڑ ہے اور جو بدیا پورب جنم کے واسطے سیکھی ہے وہی بدیا اور اُس کی کمائی بندھن کے کھولنے کی کنجی ہے ورنہ اسی دھندھی میں ہمیشہ ہی بند ہی رہیگا۔

جب اتنا بچن ستگور و مہاراج نے فرمایا اور پنڈت بر جانا جی تمام پیشیں اچھروں کا ارتھ یعنی مطلب اپنی زبان فیض ترجمان سے شریعہ سنایا پنڈت موصوف کو سنئے ہی گبان آبا مان کا اورام جی صاحب سے کہہ کہ ای کا اورام جی اس زمانہ گلجک میں چارون بیدون کی بدیا گبت ہو گئی تھی اسلئے یہ سادہ روپ دھارن کر کے نہ نکارنے تمہارے گھر میں اوتا رہیا ہے غرضیکہ اپنا سر روپ اُن کے روپ میں چھپا یا ہے۔

بعد اُس کے پنڈت بر جانا جی کو ایسا گبان ہو گیا کہ دنیا کی بیکار مایا سے اپنا دل پھیر کر ہر بشر کی طرف رجوع کیا اور ہر اے عبادت و ریاضت کے جنگل کو چلا گیا۔

اب گو رو نانک جی صاحب کی یہ کیفیت ہوئی کہ اندر مکان کے اگر بیٹھ گئے تو ایسی سادھی لگا دی کہ اٹھنا محال ہو گیا اور اگر دریا کے کنارے پر جا بیٹھے تو وہاں بھی وہی کیفیت ہوئی غرضیکہ جان پر آپ جا کر بیٹھ جاتے تھے وہیں پر ہر بشر کا چرچا کیا کرتے تھے یہاں تک کہ دن کا دن اصرات کی رات چرچا اور ست سنگ ہی میں گنڈ جابا کرتا تھا سوا سے اُس کے نام کے چرچا کے اور ذکر کچھ مطلق نہیں کرتے تھے سنا کہ ستگور مہاراج

کو پریشہ کر کے نام کے چرچا کا شوق تھا کہ کھانا کھانے گھر میں نہیں آتے تھے تو ہمارا ج کا اورام جی تلاش کر کے آپ کے لیے کھانا وغیرہ وہیں پہنچا کر دیتے تھے آپ بھی آپ کا یہ قاعدہ تھا کہ اگر بھوجن کے وقت کوئی سداوہ یا فقیر آ جانا تھا یا کہیں آپ سناں پاتے تھے کہ سداوہ موقع میں تو آپ وہیں کھانا پہنچا دیا کرتے تھے اور آپ بھوکے رہ جاتے تھے صرف ست سنگ کی غذا ہے آپ جیتے تھے بڑست سنگ کے اور آپ کچھ بھی شوق نہ تھا۔

اب سامعی مولوی قطب الدین کے ساتھ ہوئی

نہایت

ایک دن اسے بولار رئیس قصبہ ٹکونڈی سے کما کر اگر تم گوردانک جی صاحب کو فارسی علم سکھلاؤ تو بعد ہوشیاری و تحصیل علم کے انھیں کو کام ریاست کا سپرد کر دیا جاوے چنانچہ بوجہ ارشاد اسے بولار کے گوردانک جی صاحب کو کما اورام جی نے ایک شخص مسمی مولوی قطب الدین کو جو اکثر کام معلم گری کا قصبہ ٹکونڈی میں کیا کرتے تھے اور چھوٹے چھوٹے رٹوں کو تعلیم علم فارسی کی دیا کرتے تھے انکے پاس گوردھاراج کو لیکر گئے اور کھنے لگے کہ ای مولوی صاحب نانک جی بھی آپ کے پاس پڑھنے کی غرض سے حاضر ہوئے ہیں یہ سنکر مولوی موصوف نے کما کہ بہت اچھا یہ لڑکا بھلا مان اور وہیں نظر آتا ہے کلچہ روز چار شنبہ یعنی بدھ کا دن جو فردا آٹھ لائے اور اس کتب میں بٹھلائے۔ اس دن تو کما اورام جی پلٹ آئے اور صبح اٹھ کر مولوی قطب الدین صاحب کے پاس گوردانک جی صاحب کو پھیلانے جو وقت سنگور و ہماراج مولوی قطب الدین کے پاس پہنچے باقاعدہ ہندو دی اور بیٹھ گئے چنانچہ ایک تختی پر حروف تہجی یعنی از حروف (الف تا آخر) لکھ دیا اور کما کہ یہ قاعدہ کے حروف میں انکو یاد کرو یہ سنگور گوردانک جی صاحب نے جواب دیا کہ ای مولوی صاحب ان حروف کے سنے بھی آپ کو معلوم ہیں جواب اس کے مولوی صاحب نے کما کہ بھکو تو معلوم نہیں اگر تمہیں کو معلوم ہوں تو بیان کرو چنانچہ سنگور و ہماراج نے حروف تہجی کے معنی فرمائے۔

جیسا کہ نقشہ مندرجہ ذیل سے واضح ہوگا

الف ب با معنی فرمود گوردانک جی صاحب

حرف	معرفہ اول مع معرفہ ثانی
الف	الہد کربا در غفلت مشو بار
ب	سانس پٹے نام بن دھرگ جیون سنار
پ	بدعت دور کرت دم طریقت راکھ
پ	سبھن آگے نیو چل مند اکسے نہ آکا
ت	تو بہ کر عاجزی ماسے بے پردہ
ث	ساتھ نہ چلے قطب الدین تسدا کی دے ساء
ث	ثنا بت کر خاقی کو کر یاد
د	یاد نہ کیو قطب الدین جہم گنواں یاد
ا	اے الہ کو یاد کر غفلت مشو بار
ب	سانس پٹے نام بن دھرگ جیون سنار
پ	بدعت دور کرت دم طریقت راکھ
پ	سبھن آگے نیو چل مند اکسے نہ آکا
ت	تو بہ کر عاجزی ماسے بے پردہ
ث	ساتھ نہ چلے قطب الدین تسدا کی دے ساء
ث	ثنا بت کر خاقی کو کر یاد
د	یاد نہ کیو قطب الدین جہم گنواں یاد

अलिफ - अल्लह को याद कर राकसत मन हुं विसार
 " सांस पल्ले नाम बिन धिर्गे जीवन संसार
 वे बिदधत दूर कर कदम तरीकत राख
 " सबहुन आगे नियू चलै मंदा कसे न आख
 ते तोबा कर आ जजो माई वे पर बाह
 " साथ न चले कुत बुदीन निमिदा कोवे साह
 से सनायत बहुत कर रबालक को कर याद
 " यादन को तो कुत बुदीन जन्म गवांयो बाद

जीम जमायत अमा कर पंज निमाज गुजार
 " बांभों याद खुदाय दे होसी बहुत खुबार
 हे हिमायत दूर कर साथ न चले कोय
 " इजराईल फिर शता मारै बहुत बिगोय
 खे स्थानत मना कर कादर नों कर चेत
 " यह सब कुदरत नाम का तू कर जाने अश्वेत
 दाल दलालत मसरद आवै ऊपे कम
 " बद अमलयां नों छोड़ कर करो याद हरदम
 जाल जलील न होवे तू जे मानेगा फरमान
 " सोई सब पुस्तक कहें सोई कहे कुरान
 रे रियाजत जो करै सोई होवे शाद
 " बांभों याद खुदाय दे जन्म गंवाई बाद
 जे जिघान न होवे जे हरदम चेत करै
 " बांभों सोई आपने भूटे सब भरै
 सीन सीने में सरबर हक जो दम होवे याद
 " जो दम खाली जाय सी सोकधी न होसी शाद
 शीन शुक्र कर हक का जिन सेहत बदनी दीन
 " लाख चौरासो मून का राजा मानुष कीन
 स्वाद सबर करचित में जे पहुंचै रिक्त न सीब
 " भूख रोग जे लाईया सोई हक तबीब
 ज्वाह जलालत छोड़ दे देखे रियायत माल
 " सब कुदरत का जान के हरदम सब सम्हाल
 तो तरीकत दिट करो माफ़ेत नो पाई राख
 " यह तन तेरा क़बर में होसी ठेरी खाक
 जो जरीफ़ सो जगत में जो संगत भली करै
 " गुरु पीरां के कहे ते साबित कदम धरै
 येन इनायत इनां को जो लिदमत कर दे पीर

जायत जमै कर नैज नार गदार
 " बांभों याद खुदाय दे होसी बहुत खुबार
 ज हात दोर कर साथ न चले कोय
 " इजराईल फिर शता मारै बहुत बिगोय
 खे स्थानत मना कर कादर नों कर चेत
 " यह सब कुदरत नाम का तू कर जाने अश्वेत
 दाल दलालत मसरद आवै ऊपे कम
 " बद अमलयां नों छोड़ कर करो याद हरदम
 जाल जलील न होवे तू जे मानेगा फरमान
 " सोई सब पुस्तक कहें सोई कहे कुरान
 रे रियाजत जो करै सोई होवे शाद
 " बांभों याद खुदाय दे जन्म गंवाई बाद
 जे जिघान न होवे जे हरदम चेत करै
 " बांभों सोई आपने भूटे सब भरै
 सीन सीने में सरबर हक जो दम होवे याद
 " जो दम खाली जाय सी सोकधी न होसी शाद
 शीन शुक्र कर हक का जिन सेहत बदनी दीन
 " लाख चौरासो मून का राजा मानुष कीन
 स्वाद सबर करचित में जे पहुंचै रिक्त न सीब
 " भूख रोग जे लाईया सोई हक तबीब
 ज्वाह जलालत छोड़ दे देखे रियायत माल
 " सब कुदरत का जान के हरदम सब सम्हाल
 तो तरीकत दिट करो माफ़ेत नो पाई राख
 " यह तन तेरा क़बर में होसी ठेरी खाक
 जो जरीफ़ सो जगत में जो संगत भली करै
 " गुरु पीरां के कहे ते साबित कदम धरै
 येन इनायत इनां को जो लिदमत कर दे पीर

* باہوں خید مات ٹھل دے مرسن ہڈی ہکیر
 گنم گنوی سہیڈ مہی ہر دم نام سہماں
 * باجھو سچے نام دے مندا ہو سی حال
 کھ فراغ ہو دنی سے اپنی نہ کر جان
 * جے جاوے گا ر ب دے نا ہووے گا ہیران
 کاف کناایت یکڈ توں ساں س ن بیٹھا جاپ
 * بدھم لانیہ سہوڈ کے چنگے اہم ل کماہ
 گاف گبار یھ منہ ہے جو اس نوں ب س کائے
 * اہر راہ ہکری کتو سچی کد م پھرے
 لام لاننٹ ہے تینہا کو جو جکا ت ن کپو دے مال
 * دھ کا پھار ب داہاں دا سب جبال
 مام منا ہے رھو د ر کھو دے چل
 * دان ن کتو نان کا تاں ماہا جاسی چل
 نون نجر کائے سب دے دنی یا بھو دی جان
 * جو دنیانے سب جان دے سو مہی ہو دے ہیرام
 باو بلی سہیڈ مہی جے کر دے س ن سگ
 * جیو ۲ ساہب بیت کر ن تہو ۲ چڈ دا رن
 ہ ہر دم نوں بیت رر ب دم دانہیں بے ساہ
 * آوے مائلن آوے ن رھ بے گوم راہ
 ل لاف ن مارو بی نا گوسا آوے ناہوں کام
 * نانک دم ۲ یا د رر ب موشیڈ پاس سلاہ
 چوڈ تک بھر گومرہی ڈاڈا ر ب پچان
 لکھا دے سی نانکا پو سی دے پر وان
 * ی یکیام پری ت کائے نا پائے کبूल
 * نانک اکھ بے کت بھو دی ن پھنچے جاپ رسل

* باہوں خید مات ٹھل دے مرسن ہڈی ہکیر
 غ غنی سولی بے ہر دم نام سہماں
 * باجھو سچے نام دے مندا ہو سی حال
 ف فراغ ہو دنی سے اپنی نہ کر جان
 * جے جاوے گا ر ب دے نا ہووے گا ہیران
 ق قناعت پکڑ توں سانس نہ برتھا جاکے
 * بدھم لانیہ سہوڈ کے چنگے اہم ل کماہ
 گ گبرین ہر جاس نون ب س کائے
 * اہر راہ ہکری کتو سچی کد م پھرے
 ل لغت ہر تہان کو جو کات نہ کھو دے مال
 * دھ کا پھار ب داہاں دا سب جبال
 م منع ہر خود دے کئے پیر دی چل
 * دان نہ کتو نانکا تاں ماہا جاسی چل
 ن نظر کرے سچ دے دنی بھوئی جان
 * جو دنیانے سب جان دے سو مہی ہو دے ہیرام
 و ولی سولی بے کت بھو دی ن پھنچے جاپ رسل
 * جیو ۲ ساہب بیت کر ن تہو ۲ چڈ دا رن
 ہ ہر دم نوں بیت رر ب دم دانہیں بے ساہ
 * آوے مائلن آوے ن رھ بے گوم راہ
 ل لاف نہ مارو بنا گن آوے ناہوں کام
 * نانک دم ۲ یا د رر ب موشیڈ پاس سلاہ
 یہ چھوڑ تیکر گرہے ڈاڈا ر ب پچان
 * لکھا دے سی نانکا پو سی دے پر وان
 ی یقین پر بت کرے تا پاوے قبول
 * نانکا اکھ بے کت بھو دی ن پھنچے جاپ رسل

جبکہ کل حرف (الف) سے حرف (سے) تک ست گورو مہاراج نے بذریعہ شہید اپنی زبان فیض ترجان سے بیان فرمائے تب مولوی قطب الدین
 نے کاورام جی سے کہا کہ آپ کا لڑکا بڑا بھاری ولی پیدا ہوا ہے شیخ شخص ہندوؤں اور مسلمانوں کے مذہب سے بخوبی واقف رکھنا ہے کیونکہ مولوی

یقیناً ماننا کہ اس کی کیرتن کا شئی بنارس کیا گنگا جمن کیا بلکہ تمام ہندوؤں کے معبد گاہ و مسلمانوں کی عبادت گاہ بلکہ (کے) (و) (مدینہ) تک مشہور و معروف ہونے سے یہ لکھ کر کا لورام جی کو مولوی قطب الدین نے اُس روز رخصت کیا۔

دوسرے روز جب پھر گورونامک جی صاحب کو کالورام جی مولوی قطب الدین کے پاس لے گئے تب ہماراج کے ہم عمر واسے لڑکے یہ خبر سن کر گورونامک جی صاحب فارسی علم تحصیل کرنے کے واسطے مولوی قطب الدین کے پاس گئے مین لڑکے بھی آپہنچے اور پڑھنے لگے گورونامک جی صاحب کا یہ قاعدہ تھا کہ جو مولوی مودود ایک مرتبہ پڑھا دیا کرتے تھے وہ اُنکو فوراً یاد ہو جایا کرتا تھا اور کبھی نہ بھولتے تھے یہ کیفیت دیکھ کر مولوی صاحب ہمیشہ حیرت میں تھے اور وہ کون سے کتنے تھے کہ یا انہی یہ کیسا شخص ہے اور اس کا کیا قدرتی ذہن ہے کہ چاہے جقدر رُعلم مشکل ہو یاد جو دیکھ ابھی یہ لڑکا بہت کم سن ہے کہ نہایت ہی ذہین ہے اور اس کا عجیب حافظہ ہے کہ جو نہ دید ہے نہ شنید دوسرے لڑکوں کو جقدر برسوں کی محنت میں حاصل ہوتا ہے وہ اس لڑکے کو ایک دفعہ کے بتا دینے میں آجاتا ہے یہ لکھ کر خدا کا شکر بھی تھا تھا اور کہتا تھا کہ ای خداوند کریم اس لڑکے پر تیری کمال عنایت ہے کیونکہ بعض لڑکے دس دس برس گزر چکے ہیں اور آج تک خط و کتابت بھی نہیں کر سکتے اور یہ لڑکا تیری عنایت سے ایک دفعہ کے بتلائے ہے یا دکر لیتا ہے۔

اب گورونامک جی صاحب کا یہ دستور تھا کہ ہندو مسلمان جس فرقہ و مذہب کا آدمی ہماراج کے پاس آتا تھا اُسکو پریشکر کی راہ کی ہدایت کرتے تھے اسوج سے سب لوگ شگوردھاراج کے اوصاف حمیدہ اور واعظ پسندیدہ ہر ایک خرد و کالان کے بر زبان تھا اور تمام لوگوں کا یہ امر مسئلہ تھا کہ یہ شخص خرد و ہی پریشکر کا پیارا ہے اور سنگوردھاراج کا یہ قاعدہ تھا کہ اپنے داغ دین ہندوؤں کے مقابلہ میں بدو شاستر و پوران کا اور مسلمانوں کے مقابلہ میں انکی حدیث اور قرآن کا حوالہ دیکر سمجھا یا کرتے تھے غرض کہ جو شخص جس قسم کا سوال سنگوردھاراج سے کرتا تھا اُسکو اُسی کے اطمینان کے موافق جواب دیتے تھے یہاں تک کہ سنگوردھاراج سے جس شخص نے جس زبان میں اکربات چیت کی اُسکو اُسی زبان میں جواب دیا جبکہ اس طرح پرکھی چھینے گذرے تب سنگوردھاراج نے تنہائی اختیار کی اب اُنکا کچھ اور ہی رنگ ہوا یعنی نہ آرام سے کام نہ کھانے پینے کا نام نہ پڑپ کی سہ سہ بد نہ آگے سے سدہ صرف ایک سکوت کا عالم کہ جس سے تمام خاندان میں نامہر جان بیٹھے وہیں بیٹھے رہے جان کھڑے ہوئے اسی جگہ اڑے ہوئے اگر لیٹ گئے تو رات و دن پڑے ہی رہے سنگوردھاراج کی یہ کیفیت دیکھ کر والدین مع جملہ عزیز واقارب ہماراج حیران و پریشان ہوئے کالورام جی نے ایک دن مولوی قطب الدین کے مکان پر آ کے سنگوردھاراج کی کل کیفیت بیان کی کہ آج دور و زل لڑکے کا عجیب حال ہے یعنی نہ کھانا کھاتا ہے نہ پانی پیتا ہے نہ ہنستا ہے آج ذرا جل کر آپ بھی دیکھ لیجئے کہ کیا اسرار ہے یہ سنتے ہی مولوی صاحب کالورام جی کے ساتھ ہوئے اور نامک جی صاحب کے پاس آپہنچے اور اپنے اعتقاد کے موافق سنگوردھاراج کے اوپر کسی منتر کا دم کر کے یہ مولک ماری لیکن اُنکے منتر نے کچھ بھی اثر نہ دیکھا یا یہ کیفیت دیکھ کر مولوی قطب الدین کے فرشتوں کے ہوش جاتے رہے اب اسکا جرجا پھیلا کہ نہیں معلوم کہ گورونامک جی صاحب کو کیا ہو گیا ہے کہ بالکل خاموشی اختیار کر لی ہے یہ خبر جب مشہور ہوئی عزیز واقارب دیکھنے آئے تھے جو لوگ سنگوردھاراج کی اسی حالت دیکھنے آئے آپس میں کہنے لگے کہ بار بار اسکا تجربہ ہو چکا ہے کہ ذہن و ہوشیار لڑکے اچھی طرح سے رہتے ہیں بائیں ناخن ہا ریوں میں ستائے جاتے ہیں دیکھو گورونامک جی صاحب کو کیا تھا اور کیا ہو گیا کہ کسی سے بولنے تک نہیں ہیں غرض کہ مولوی قطب الدین علوی و سفلی منتر ختم کر چکے اور جب کچھ اثر نہ ہوا تب مجبور ہوئے اور سنگوردھاراج کے پاس کر بیٹھے گئے اور کہا کہ اے نامک جی صاحب۔

اپنے صاحب کی واسطے

کچھ بولے بہ سنتے ہی سنگور و مہاراج مولوی قطب الدین کی طرف متوجہ ہوئے اور آٹھ بیٹھے اس وقت مولوی صاحب موصوف نے سنگور و مہاراج سے کہا کہ اے نانک جی صاحب آپ کو آپ کا صاحب بہت ہی پیارا ہے کہ اُسکا واسطہ دیتے ہی آپ بیٹوشی سے ہوش میں آ گئے تھے یہی تعجب ہے آپ خداوند کریم کے بخشے ہوئے ہیں اور کمال مہربانی اُس خالق کی آپ کے اوپر ہے اب یہ بات آپ ہی خیال کیجیے کہ آپ کے نہ بولنے سے تمام خاندان آپ کا حیران و پریشان ہو رہا ہے انکی دجوائی کے واسطے آپ کو مناسب ہے کہ اپنے عزیزوں اور اقاربوں سے بات چیت کیجیے تب سنگور و مہاراج نے راگ تلنگ میں ایک شعر فرمایا۔

شعر راگ تلنگ

ایک عرض گفتم پیش تو در گوش کن کرتار
حقا کیسہ کریم تو سبے عیب پر در دگار

اور تھ

سنگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ اے صاحب میری خدمت میں میری ایک عرض ہے اُسکو توجہ کر کے سن لیجئے تو ہی فعل فاعل مفعول پر کرن کارن کرتار تو ہی ہے اور یہ بندہ تمام عیوب سے بھرا ہوا ہے بے عیب صرف میری ذات اور پروردگار ہی اور جعفر جیو میں سب کا پیدا کنندہ اور رزق دہندہ تو ہی ہے سو اسے تیرے دوسرا کوئی نہیں ہے نہ ہوا ہے نہ آئندہ ہوگا۔

جواب مولوی قطب الدین

یہ سنگور و مہاراج مولوی قطب الدین نے کہا کہ اے نانک جی صاحب تمہارے سکوت سے تمام خاندان پشیمان ہے اس سے بہتر ہے کہ تم اٹھو نہ بانہ دھو تاکہ سب کو تسلی ہو۔

تب سنگور و مہاراج نے دوسری پوٹری فرمائی شعر

دینا مقام فانی تحقیق دل دانی
مم سر سوئے غزائیل گرفتہ دل بیچ نہ دانی

اور تھ

سنگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ اے مولوی صاحب میں کیسے ساتھ باتیں کروں دینا تو فنا ہی ہوتی جاتی ہے یہ امر تحقیق کر کے میں نے اپنے دل میں سمجھا لیا ہے کہ جس وقت اس بندہ کا ہاتھ غزائیل فرشتہ پکڑ کر سچ کھنڈ میں نیچا دے گا کہ ابھی کسی کو خبر نہیں ہے کہ میرا ہاتھ غزائیل کے ہاتھ میں کس واسطے ہوگا اور سچ کھنڈ میں پہنچنے کے بعد میری کیا حالت ہوگی کیونکہ مرنے کے بعد کی کیفیت تو کسی کو معلوم ہی نہیں ہوتی کہ کیا ہونا ہے پس اے مولوی صاحب میرے سکوت اور میری خاموشی کا باعث صرف اُس بات کی وقعت کا سبب ہے اور ہر وقت مجھکو یہی خیال رہتا ہے کہ لوگوں کو کیوں نہیں یہ بات سوچتی اور کیوں نہیں ہر شخص کو اس بات کی فکر ہوتی۔

جواب مولوی قطب الدین

اے نانک جی صاحب تم ابھی اس کے ہوتے ہو تمہاری غمراہی کم ہے اس عمر میں تم کو ایسی باتوں کا خیال دلیں نہ لانا چاہیے جس وقت تمہاری عمر

اس قابل ہوگی دیکھا جاویگا بان اسوقت تک اختیار ہوگا کہ جو تمہارے جی میں آوے وہ کرنا تم سے کوئی مزاحم نہ ہوگا کیونکہ وہ عمر تمہاری خود مختاری و آزادی کی ہوگی۔

جواب شگور و مہاراج

شگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ اے مولوی قطب الدین صاحب اگر کوئی کسی کا ملازم ہو اور بالفرض کہ آقا اسکا کم سن ہو تو تا بعد از اسکی عمر کا خیال کرے کہ یہ بالغ ہوگا تب اسکی اطاعت و تعمیل حکم کرنا گہر گز نہیں ہرگز نہیں بلکہ اسکی اطاعت اور فرمانبرداری شل بالغ کرتا ہے اور اسی آقا کی خدمت اپنا فرض سمجھتا ہے پس اسطرح مجھے اپنی کم عمری کا خیال مطلق نہیں ہے بلکہ اپنے آقا سے نامدار کی خدمت گذاری ہی کا خیال ہر وقت بنا رہتا ہوں یہ دُر اگر تا ہوں کہ اگر آقا سے نامدار کی خدمت گذاری میں کچھ بھی پہنوسی ہوئی تو حرام خوری میں شامل ہے۔

جواب مولوی قطب الدین

یہ شگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ اے گور و نانک جی صاحب دراصل یہ آپ کا فرمانا بجا و منرا ہے۔

جواب شگور و مہاراج

اے مولوی صاحب جسوقت اخیر وقت میں غزائیل فرشتہ ہاتھ بکڑ کر بیجا تاہر اسوقت اس جو کا کوئی مددگار نہ ہوتا ہے یا کوئی یار و غمسار کام آتا ہے ہرگز نہیں ہرگز نہیں بغیر پریشہ کے نام کے اس جگہ دوسرا کوئی نہیں ہے کہ اسوقت کسی قسم کی مدد کرے یا بری کت سے بچا دے۔

جواب مولوی قطب الدین

اے گور و نانک جی صاحب آپ سچ فرماتے ہیں کہ بجز اسکی ذات کے اور کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ اسوقت مدد کرے پس جس شخص پر اسکی ہر بانی ہوتی ہو تو اسی کو اس مصیبت سے خود ہی بچانا ہے لیکن اے نانک جی صاحب تمہاری عمر تو ابھی بہت ہی کم سن ہے تم کو ایسے خیال ابھی سے نہ چاہئیں ہاں مانا کہ تم پر بیشک خدا کی بڑی عنایت ہے کہ جو اسقدر کم سن میں تمہارے ایسے خیالات ہیں کہ جو اسقدر خدا کا خوف دل میں آیا ہو اے تمہاری نیک رندی تمہاری شاہد ہے کہ تمہاری طبیعت بدی کی طرف جانی ہی نہیں ہے کسی قسم کی بُرائی تم میں پائی ہی نہیں جاتی۔

تب شگور و مہاراج نے پُوری پُوری فرمائی

نہن پسر پدر برادران کس نیست و شکر
آخر بنیت کس ندارد چون شود تکبیر
जमपिसरपिदरबिरादरा कस नेस्त दस्तगीर
आखिरबनकृतम कस नदारद चुं शयद तकबोर

دیگر

شب در درگشتم در ہوا کر دیم بدی خیال
کا ہے نہ نیکی کار کردم میں چین احوال
शबदरेजगशतम दरहवा करदेम बदेरव्याल
गाहे ननेकी कार करदम मम ई चुनीं अहवाल

ارحہ

شگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ میں نے مولوی قطب الدین یہ نہن اور پسر اور برادر کوئی کام نہ آویگا بان اگر دل سے غور و جانار ہے تو بیشک پریشہ اسپر کر پا کرتا ہے۔ اور ہے مولوی قطب الدین صاحب بن رات اور دن ہوا کہ کس بدی کے خیال میں ہی رہتا ہوں یہ دل خدا کو کبھی بھی نہیں پا کرتا ہے اور دوام و دہام بدی ہی میں مصروف رہتا ہے یہاں تک کہ کچھ ذرا بھی نیکی نہیں ہو سکتی ہے جس میں سے تو ایسے افعال میں پہنچتا ہے

اس باب کے تحت سے تھا کہ وہ رہتی ہو انجام تو ظاہر ہے کہ کیا احوال ہے۔

جواب مولوی قطب الدین

ایرانک جی صاحب آپ نواس صاحب کے پیشہ ہی ساتھ رہتے ہیں تم میں اور آئین کچھ فرق نہیں ہے جیسے آفتاب اور اسکی پرچھائیں۔

جواب شگورو مہاراج
شعر

बदवत्त हम बुवखाल गाफल बेनजर बेधाक
नानक बगोबद तुनतुरा तेरे बाकरां पाखाक

بدنعت ہم جو بخل غافل بنے نظر بے باک
نانک بگو بد چون ترا تیرے چاکران باخاک

ارکھ

شگورو مہاراج فرماتے ہیں کہ ای مووی قطب الدین صاحب پر بشر کا راز جانتا اس بندے کے لیے آسان نہیں ہے کیونکہ یہ بندہ تو ہر وقت تیرا ہی کرتا رہتا ہے اور اسوجہ سے مدام خواب غفلت میں پڑا ہوا ہے سو اسے اپنے اور کسی دوسرے کی بابت فکر ہی نہیں ہوتی ہے بلکہ برعکس اس کے برسی کی طرف مدام خیال رہتا ہے اور اسی غفلت کی وجہ سے پر بشر سے نڈر اور بیخوف ہو گیا ہے ای مووی صاحب یہ بندہ ناپاک ایک تیلہ خاک ہے بھلا یہ اس کے وصف کیا بیان کر سکتا ہے ہاں جو لوگ پر بشر کے خاص بندہ ہیں وہ البتہ آٹھ پر موت کو اپنے سامنے حاضر و ناظر موجود دیکھتے ہیں پس جو لوگ ایسے ہیں میں ان کے پیروں کی خاک ہوں اگر وہ بندہ جو کہ آٹھ پر موت کو اپنے سامنے دیکھتے ہیں میرے اوپر مہربان ہو جائیں تو بیشک میں نہان ہو جاؤں لیکن یہ بندہ تو نڈر و بے خطر ہو کر بد افعا لیون ہی ہیں معصوم رہتا ہے اس لیے اسکو ضروری حساب دینا ہو گا کہ اپنی غفلت سے یہ سمجھتا ہے کہ ہم سے کوئی محاسبہ ہی نہ لگا لیکن یہ اسکی سراسر غفلت و نادانی ہے کہ جسکا انجام و دام سرگردانی و بربتانی ہے ہاں جو لوگ کہ محاسبہ سے پاک ہیں وہ البتہ حساب دینے میں بھی بیباک ہیں اور میری تو پر بشر کے حضور ہی عرض ہے کہ میرے اُن بندوں کی میں خاک ہوں جو جھکو آٹھ پر نہیں بھولتے ہیں اسوجہ سے سب کی طرف سے میرے دلیں نہایت بخروا نکساری رہا کرتی ہے۔

جواب مولوی قطب الدین

ایرانک جی صاحب بیشک آپ اس بار برعم سے واصل ہیں اور آپ کو اس کے جسد راز میں کل حاصل ہیں کیونکہ آپ اسکو اپنا خاوند آٹھ پر تصور کرتے ہیں ایسے میری خواہش ہے کہ آپ کو اپنا صاحب جانوں اور آپ ہی کو اپنا خاوند مانوں۔

جواب شگورو مہاراج

شگورو مہاراج فرماتے ہیں کہ ای مووی قطب الدین آپ بھی اس صاحب کو کچھ نہ کچھ ضرور یاد کیا کیجیے کہ جس میں آپ کا بھلا ہوا اور میں بھی اسکی درگاہ میں آپ کی مدد کرونگا یہ سنتے ہی مولوی قطب الدین فوراً شگورو مہاراج کے قدموں پر گر کر قدموں ہوسے اور اجازت لیکر اپنے گھر کو چلے آئے شگورو مہاراج کے اُپدیش نے مولوی قطب الدین کے دل پر ایسا اثر کیا کہ پر بشر نے اسنے اپنی لوگادی یہاں تک کہ بڑی بات پر اسکو کبھی یاد نہ آئی اور گشتہ نشینی اسنے اختیار کی انجام کو شگورو مہاراج کی کراپ کے بدست سے پر بشر کی درگاہ میں داخل ہو گیا۔

اس کے ساتھ ہی پندت ہر دیال کل پر وہت سے بابت جگپو پوت کے ہوئی
نمبر ۱۰

جس وقت سنگورو وماراج کی ٹر تو برس کی ہوئی تو براسے اداسے مراسم (جگپو پیت) کا لورام جی والد ماجد سنگورو وماراج نے بندت ہر دیاں پہننے کل پر وجہت کو بنا کر ساعت گھڑی پچھتر مورت و کلن کر کل ساگری لینے سامان سنگوایا اور تمام اہل برادری وغیرہ و آثار بد دست و آشتا کو نوید پہنچا کر لہوایا اور تمام برہمنان شہر کو نوید دیا بغیر کسی جو وقت تمام برادری وغیرہ برادری جمع ہوئی اور مراسم (جگپو پیت) کرنے کی دد اکی تمام مکان بید بید کے ساتھ چکر چاکر پاک و صاف کیا تمام بیدی کل کے گھڑی بوجب برہمن جھڑی اور تمام بندت بید خواں منتر کے ساتھ گورو وماراج کو ہشتان کر یا چکر پر بٹھایا اس وقت کی سوجھا کسی زبان پر کہ بیان کرے کیسے نام میں طاقت پر کہ کھے جس طرح سے چند رمان مستاروں کے حلقہ میں خوبصورتی دکھاتا ہر ویسے ہی سنگورو وماراج اس جلسہ میں سوجھا سے ان کھے بندت ہر دیاں نے جھڑی برہمن کے دھرم کے موافق گورو وماراج کی (جگپو پیت) کے مراسم ادا کیے اور جو کچھ اس خاندان کا طریق تھا پینے کھٹ کرم۔ سجدہ صیاد ترچن و دھلیا و مہر و دھوئی و خنیو۔ مالا و ملک۔ وہ سب سنگورو وماراج کو بٹھایا اور کان میں منتر سنایا اور گلے میں گورو وماراج کے (جگپو پیت) بٹھایا و دھرم کے مراسم بٹھائے تب وہ سر پر شکت مان مانک زہن داسان ملک و بھکت کے داتا پینے گورو نانک جدرجی صاحب پورن پر کہ بدھا مانے بندت ہر دیاں جی صاحب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے مہر جی صاحب ایسے خنیو کے پینے سے کیا فضیلت ہوتی ہے اور اس طرح کے خنیو پینے کا کیا دھرم ہے اور دنیا کے لوگ ایسے خنیو کے پینے داسے کو کس خطاب سے پکارتے ہیں بالفرض کہ اگر اسکو کوئی شخص نہ پینے تو اسے لینے لوگ کیا کہتے ہیں۔

جواب بندت ہر دیاں جی صاحب

اے نانک جی صاحب اس سنسار میں جو لوگ اوتھم کل لینے شریف خاندان سے ہیں اگر وہ لوگ خنیو نہ پینے تو (اسم) و (اپو تر) لینے ناپاک سمجھے جاتے ہیں اور چکر میں لینے جگ کی جگہ جانے کے قابل نہیں ہوتے ہیں یہاں تک کہ اس آدمی کو لوگ اوتھم کل میں شمار نہیں کرتے ہیں بلکہ اسکو بیچ لینے سود سمجھتے ہیں اور وہ لوگ بے دھرم کہے جاتے ہیں کیونکہ جب تک اوتھم کل داؤن کا جگپو پیت نہیں ہوتا تو تب تک ہسود کر سمجھا جاتا ہے اور جو وقت وہ جگ کے ساتھ پوتر لینے بدانت کے منردن سے بوجب خاندان۔ برہمن و جھڑی و بس کو بدھ کے ساتھ خنیو بٹھایا جاتا ہے تو وہ کل کے مراسم ادا کرنے کے قابل لینے کرم و دھرم کے لائق ہوتا ہے اور اپنے وقت لینے مذہب سے واقف ہوجاتا ہے۔

جواب سنگورو وماراج

سنگورو وماراج نے فرمایا کہ اے بندت ہر دیاں جی صاحب۔ برہمن و جھڑی۔ جو کر گے میں خنیو پینے اور برے کرم کرے تو ایسے خنیو سے کیا فائدہ ہو گا صرف دنیا کے واسطے جس شخص نے خنیو پینا اور خنیو پنکر برے کرم کیے تو کیا وہ شخص برہمن و جھڑی ہی رہا ہرگز نہیں بلکہ اسکو جائنڈال کہیں تو بجا ہے اور بہ افعال کہیں تو روا ہے کیونکہ وہ شخص تو ضرور ہی جم راج کے ماتھ سے سزا بدلیگا اسے خنیو کے پینے سے کیا بھل اور کیا نتیجہ نکلا ہے کیونکہ یہ تو ظاہر ہے کہ جو شخص پاپ کرے گا ضرور ہی ترک لینے و نیک میں جا دیگا۔

جب کہ ایسی باتیں سنگورو وماراج نے بندت ہر دیاں سے کہیں تو اس جگہ خنیو لوگ بیشی تھے سب منہ پر گئے اور آپس میں لوگ کہنے لگے کہ اے پریشرا بھی تو یہ ترکا محض ترکا ہے اور ثابت ہی کم سن ہے اور خیالات اسکے بہت بڑھے ہوئے ہیں کہ اے باتیں اس عمر میں کرتا ہے بندت ہر دیاں نے گورو نانک جی صاحب سے کہا کہ اے نانک جی وہ خنیو کو نسا ہے کہ جسکے پینے سے آدمیوں کا دھرم رہتا ہے۔

جواب گورو نانک جی صاحب

اشلوک

दया कपोह संतोष सुत जत गांधी सुत बट
यह जनैव ज्ञा का है तां पांडि घर

دیا کپوہ سنو کو سوٹ جت گانھی ست دث
یہ جینو جی کا ہر نان پاٹھ سے گھٹ

دیگر

ना यह दृष्ट न मल लगे ना यह जलै न जाय
धन सो मानुष नानका जे गल चले पाय

نا یہ دوشے نامل لگے نایہ جلے نا جاے
دھن سو مانس نانکا جو گل چلے پاے

ارٹو

سنگور دھاراج فرمائے ہیں کہ سنو پنڈت جی صاحب اس رستم کا دھرم ایسے جینو کے پنہنے سے رہتا ہے۔

یعنی

دبا کا لباس سنو کو کاسوت۔ ست کی ایتھ لگا کر جت کی گرتھی پنے کا سنو دیکر جو شخص جینو پنہنے کا تو وہ شخص پاٹھ سے کے خطاب سے مسوب ہو گا پس ای پنڈت ہر دیاں جی صاحب آپ بھی خیال فرمائیے کہ اس لباس کے سوٹ کو پٹ کر جو لوگ جینو پنہنے میں نایق کو اپنا وقت بیفائدہ کھوتے ہیں یہ جینو کسی کام کا نہیں ہر کیونکہ اس لباس کے سوٹ کو آگ جلا دیتی ہر پانی سے گل جاتا ہے اب فرمائیے کہ ایسا جینو پنہنے والا کیا بھل پاتا اور کچھ دن پنہنے سے سیلا بھی ہو جاتا ہے آخر کار پرا نا ہو کر ٹوٹ بھی جاتا ہے اور جو میں نے بیان کیا ہے پنے۔ دیا و سنو کو وجہ اور ست کا جو جینو ہر اسکی صفت سننے کے برعکس اسکے وہ جینو کہ جو آگ سے جلے دن پانی میں گلے نہ پھل گلے نہ پھلا ہو کر ٹوٹے دھن ہیں وہ لوگ کہ جنھوں نے ایسا جینو پہنا اختیار کیا ہے ای پنڈت جی صاحب اس لباس کے سوٹ کا جینو تو کچھ بھی نہیں ہر بلکہ آگے آگے اسکی کچھ بھی حقیقت نہیں ہے پس جیسا کہ جینو میں نے نم سے بیان کیا ہے اگر ایسا جینو تمھارے پاس ہو تو بیشک تمھارے گلے میں پھلاؤ اور اگر ایسا جینو آپ کے پاس نہیں ہے تو ہم کو اس لباس کے سوٹ کا جینو نہ بچھائیے۔

جواب پنڈت ہر دیاں صاحب

ایر نامک جی صاحب جیسا کہ آپ کہتے ہیں ایسا جینو تو بیشک میرے پاس نہیں ہے مگر اس سنسار میں ہمیشہ سے ایسا ہی جینو ہوتا چلا آیا ہے۔

جواب گورو نامک جی صاحب

سنگور دھاراج فرمائے ہیں کہ ای پنڈت جی صاحب یہ جینو تو نہیں رہا اور بگا پر لوک تو ساتھ نہ جاو بگا پھر ایسے جینو کے پنہنے سے فائدہ جی کیا ہوگا

جواب پنڈت ہر دیاں جی صاحب

ایر نامک جی صاحب تمھارا کتا بھت سچ ہے لیکن اس جینو کو (سنکا دک) وغیرہ نے بھی پہنا ہے اسوقت سے اور اسوقت تک اس جینو کا رواج دیا ہی چلا آیا ہے پس جو کہ سنسار دھرم ہے آپ اسکو کس طرح منع کرتے ہیں۔

جواب گورو نامک جی صاحب

اشلوک

चोकर मूल अवनया बहु चोके पाया

جو کر مل انا تیا بہ جو کے پایا

सिखां किन चढायां गुरु ब्रह्मणा विधा

बह मुद्रा बह भडमयावे लगा गया

سکھان کن چڑھیاں گور برہمن پیا
ادھ متھادہ جہنم پیا وے لگا گیا

اشلوک محل پہلا

लख चोरयां लख जारयां लख कोरयां लख गान्

लख ठगयां पहना मयां रात दिन स जिया नाल ॥

لکھ چوریاں لکھ جاریاں لکھ کوریان لکھ گال

لکھ ٹھگان پٹنا میان رات دن س جی ہاں

اربع

سنگور وماراج فرماتے ہیں کہ جسے پنڈت ہر دیاں جی صاحب یہ باتیں تو سب کہانی وقتہ میں اب آپ فرض کیجئے کہ کسی شخص نے خود ہی تو جو گالگیا اور خدھی اُس میں جا بیٹھا پس ایسی ہی کسی نے کسی شخص کو گورو کر کے یقین کیا کہ میں اسکا چیلہ ہوں گورو نے اُس کفن کو خینو پٹنا یا پس اسی وقت سے اُس شخص نے خینو پٹھا نے واسے کو گورو کہنا شروع کیا اب یہ مقام غور کا ہے کہ جس برہمن نے اُس شخص کو خینو پٹھا یا تھا وہ مر گیا یا آنکہ وہ شخص کہ جسکو خینو پٹھا یا گیا تھا وہ ہی مر گیا اور بعد مرنے کے اُسکو لوگوں نے جلا دیا تو ہر در ہے کہ وہ خینو ہی اُسکے گلے کا اسکی فٹ کے ساتھ ہی جل جائیگا پس ایسے خینو پٹنے سے کیا فائدہ ہے ہر انسان کو لازم و واجب ہے کہ ایسا خینو پٹے کہ جو پر بشر کی درگاہ میں بھی کام آوے اور یہ امر تو ظاہر ہے کہ دُنیا کے کام دنیا ہی میں رہیں اور دنیا میں جو باتیں ہیں سب دنیا ہی کے واسطے ہیں اور پنڈت جی صاحب یاد رکھیے کہ دُنیا کی زبانش کی باتیں پر بشر کی درگاہ میں کچھ کام نہیں آتی ہیں اور پر بشر کی درگاہ کی باتیں گو کہ اچھی نہیں بھائی ہیں لیکن آخر کار اُنکے دربار میں دے کام نہ آتی ہیں اسلئے پر بشر کا حکم ماننا فرض ہے اب سنگور وماراج بہت تسلی کے ساتھ فرماتے ہیں کہ ان پنڈت جی صاحب آپ ہمکو سندھاری یعنی دُنیاوی معاملہ میں کیوں لگاتے ہیں وہ ہمارا کام نہیں ہے۔

پس جو وقت سنگور وماراج کی زبان فیض نرجہاں سے یہ باتیں لوگوں نے سنیں سب کو ایک جہت سی چھا لگی اور واہ واہ لکھ سب لوگ اٹھ کھڑے ہو گئے اور آپس میں کہنے لگے کہ ای پر بشر اتنے کم سن لڑکے پر آپ نے ایسی کرپاکی کر کہ جو بیان سے باہر ہے۔

گزارش پنڈت ہر دیاں جی صاحب

ایرانک جی صاحب آپ کے پتا کا اور ام جی نے آپ کے مراسم خینو کے واسطے بہت کچھ خرچ کر کے سامان منگوایا ہے اور تمام عزیز واقارب کو جو ابابہ اور جسد عزیزان و اقربان تکلیف گوارا کر کے تشریف لائے ہیں اُنکے ساتھ اور لوگ بھی آئے ہیں آپ کے والد ماجد نے بڑی خوشی سے انکی خدمت کی ہے ہر ایک کو اُنکے رشتہ کے موافق نذر و نیاز وغیرہ بھی دی ہے پس اگر آپ نے خینو نہ پٹنا تو وہ سب سامان خراب ہو جاوے گا ہر ایک شخص ناخوش ہو کر اپنے گھر کو واپس جلا جاوے گا اور کبھی آپ کے بیان نہ آئے گا کھانے پینے کا سامان جو کچھ تیار ہے وہ بھی بیکار جاوے گا پس جس وقت کہ یہ سب لوگ بون ہی پٹت جاویں گے کمال بدنامی کا باعث ہو گا آئندہ آپ کی جیسی مرضی ہو وہ کیجئے۔

اب سنگور وماراج نے دوسرا اشلوک فرمایا

तग क्या हों केतयां ब्रह्मणा वटे आय ॥

कहु बकरा चिन्ह खाया सब कोई अखे पाय

تگ کیا ہوں کیتیا برہمن وٹے آئے
کو بکرہ چنھ کھا یا سب کوئی اُنکے پاس

دیگر

होय पुगना सुटये भये फिर पाये होर
नागक तगा न दूटये जे तय होये जोर

ہوے پورا سوے ہٹے پھر پاسے جوڑ
نانک ننگ نہ ٹوٹے بے ننگ ہووے جوڑ

ارتھو

ستگور وماراج فرماتے ہیں کہ اگر سوامی دیوتا جی چار سے لگے مین نوہری خینو پنہا بے کہ جو کبھی نہ ٹوٹے اور جینو کہ ٹوٹے وہ ہر ایک پنہے سے
تو کو فائدہ نہیں ہر کیونکہ ایسے تاکے ایک نہیں اگر ہزار پنہا بے تو انکے پنہے سے کت پدارتھ کبھی حاصل نہ ہوگا۔
یہ ستگور نہت ہر دیاں نے کاتورام جی سے کہا کہ اگر کاتورام جی تمہارا لڑکا وہ لایا بلکہ خود لڑکا رہی ہو دیکھنے کو تو جسم آدمی کا جو لیکن آدمی نہیں
اگر یہ جو بچہ نہ تو وہی پنہیلے اور کسی کے کھنے سننے خواہ سمجھنے نے پنہا نے سے تو ہرگز نہ پنہیلے یہ ستگور کاتورام جی نے گور و نانک جی صاحب سے
کہا کہ اگر تیا سنا تین سے ما پور کہ لوگ جی سنسار کے سنسار کے کرم کرتے آئے ہیں ایسے لوگ بھی سنساری ہو یا رانا کیا بلکہ کرنا چاہیے یہ ستگور
ستگور وماراج نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی جو مین رہی کر دیں اسے مین پھر نہت ہر دیاں نے کہا کہ اگر نانک جی صاحب اس سوت دیکھا
کے خینو کو آپ ہوتر کیجیے یہ سنتے ہی نور استگور وماراج نے خینو مین لیا اسوقت پھر نہت ہر دیاں نے کہا کہ اگر نانک جی صاحب وہ جو آپ
کہا تھا کہ جیج کاتا گا ہر وہ بہت مضبوط ہوتا ہر اور بیلا بھی وہ ناگائیں ہوتا ہر اور ٹوٹتا بھی نہیں ہر اور آگ مین بھی نہیں جلتا ہر اور نہ وہ پانی مین
گھٹا ہر اور اسکے پنہے سے پریشہ کار و بار لغیب ہوتا ہر اسکی صفت آپ کی زبان سے ایسی سننے مین آئی ہر اور اسکی صفت ہر گاہ کان سے سننے
کے مشتاق مین یہ ستگور وماراج نے ایک اشلوک فرمایا۔

اشلوک

नाई मोनय पत उपजे सालाहो सच भूत
दरगाह अंदर पाइये तग न दूट सपूत ॥

نائبین نمئے پت اوچے صالاہین سج سوت
درگاہ اندر پائے تگ نہ ٹوٹ سبوت

ارتھو

ستگور وماراج فرماتے ہیں کہ ہر آدمی کو لازم ہر کہ پریشہ کی سوا مین لگا رہے اور سچ کے گھر مین سکونت اختیار کرے ست کے سوت کا خینو
پنہے سے ست کا زور ہر کیونکہ وہ ناگا ہمیشہ ہی مضبوط بنا رہتا ہر اور نہت جی پریشہ کا دھیان دلین لانا یہی لباس کے درخت کا اگنا ہر اور ریشی
یعنے بجائی پر چھدا ریشی سوت کا لانا ہر سنتون اور ماتا دن کا ست ننگ کرنا جی تاکے مین بٹ لگنا ہر اور انکے آپدیش پر عمل کرنا یہی سوت کا
لانا ہر یعنی اسی کو مانجھا آجھنا ہر انکی ہر ایت پر قائم رہنا یہی گرتھی یعنی گانٹھ کا لگانا ہر۔
گور و - گور و ستر - عمل - یہ تینوں ٹرین اس ترکیب کا خینو پنہنا اصلی خینو پنہنا ہر اسکے سوا اور جو کچھ ہر وہ سب نقلی ہر اور نہت جی صاحب
ایسا خینو پانی مین گلے اور نہ آگ مین جلے نہ مہل لگے نہ کبھی ٹوٹے لیکن اور نہت ہر دیاں جی صاحب خوب یاد رکھیے کہ پریشہ کی ہی کرپا
ایسا خینو کبھی کسی کو ہر اپت ہوتا ہر پریشہ کی جس کسی کو دنیایت کرتا ہونی ہر تب ابتدا اسکے ایسا خینو ہوتا ہر اور جس کسی کو لگیا تو ہر ایک مقام پر
یہ خینو اسکے سامنے رہتا ہر جوت نہت ہر دیاں نے ستگور وماراج کی زبان فیض تر جواں ہے۔ باتن سنبن دلین کھنے لگے کہ گور و نانک جی صاحب
کہہ دے ہر دھن جو یہ کبار اور کھڑے ہو کر دست بستہ عرض کیا کہ اگر نانک جی صاحب تمہارے دھان نہیں جانو۔
اور قدر باتن جو لے کے بعد تمام غریب و غارتھے جو کہ نوید مین شریک ہوئے تھے کھانا کھایا اور لگنے اور جاچکون نے انعام و اکرام پایا بعد فرغت

موت و توالیع کے دان و چھنا برہمنوں کو دیا گیا برہمن لوگ اشریاد دینے ہوئے رخصت ہو گئے عزیز و اقارب بھی دو دو چار چار روزہ تقیم رکھ کر اپنے اپنے مکانوں کو گئے۔

آگے ساکھی سنگورو و مہاراج کے گوڈو چرانے کی چلی

نمبر ۵

اب سینے کے گور و نانک جی صاحب نے اپنے آپ کو چھپانے کی غرض سے بیوشی کا عالم بنا کر اودر سین برت رکھ لیا تھا کہ کوئی راز نہ جانے اور ہم کو نہ پہچانے اسلئے چپ چاپ خاموشی اختیار کر لی سچ سمجھاؤ سے شب و روز انتر لکھی برت بنائے سب سے علیحدہ تنہائی میں بیٹھے رہنے لگے اور دنیا کو عالم فانی سمجھ کر کسی طرح مخاطب نہ ہونے لگے اسی حالت مہاراج کی دیکھ کر تمام مرد و عورت مدد باطرح کے خیالات بجا بھگوت و پریت و آسید و جنات پر کرنے لگے کوئی کہتا تھا کہ یہی وجہ ہے کہ کسی کے کہنے و سننے کو خیال نہیں کرتے ہیں سوال کا جواب بھی نہیں دیتے ہیں غرض کہ اس طرح پر کچھ مدد گذرا اور یہی حالت بدستور آئی رہی اور تمام لوگ اپنے دیرانے عزیز و اقارب و ہمسایہ سمجھا بھجا کر تھک گئے اور کسی کے کہنے پر خیال نہ کیا ایک دن خود کالورام جی گور و نانک جی صاحب کے پاس آ بیٹھے اور مہاراج کو بہت دلا سے سے سمجھانے لگے اور میٹھو اور سر پر کمال شفقت پرانہ سے ہاتھ پھرنے لگے پیشانی پر بوسہ دیا اور تھپاچھا اور بہت آہستہ سے کہا کہ ایڑیا کبھی کبھی کچھ کام گزرتی ہیں کابھی کیا کرو خالی بیٹھے رہنے سے طبیعت گھبراتی ہے جی نہیں لگتا ہو اور اگر تمھارا دل پریشانی ہی جانب لگا ہو تو بہت بہتر ہے پریشانی کی کرن بھی کیا کرو دیکھو اور غور کرو کہ ہمارے ایک بھینس لڑکے ہو بھیر کچھ کام کیے ہوئے کس طرح گزر ہو گا بالفرض کہ اگر کسی اور کام میں تمھارا دل نہیں لگتا ہو تو گھر میں گائین و بھینسین میں چرا یا کرو گویا اسی ایک کام سے بھگت و فرمت ملی کیونکہ نوکر چاکر جو کام کرتے ہیں وہ محض میکار ہوتا ہے بلکہ اس وجہ سے تمام جانور بھی دبے ہو گئے ہیں اور دودھ نہیں دے سکتے ہیں اور اگر یہ کام تم خود کرو گے اور ہری ہری گھاس ڈھونڈ کر چراؤ گے تو دودھ بھی بخوبی ہو گا جانور اچھے رہیں گے غرض کہ اسی گفتگو و درامیز کالورام جی نے سنگورو و مہاراج سے کی کہ وہ چپ ہو گئے اور کہا کہ بہت اچھا جیسا کہ آپ کہیں گے ویسا ہی میں کروں گا غرض کہ صبح اٹھ کر ٹیرے علی الصبح گور و نانک جی صاحب اپنے مویشی لینے گائین اور بھینسین لیکر جنگل کو چلے گئے ایک ہاتھ میں جھوٹی سی چٹھری گویا گوپال جو نام ہو اس نام کو پر تپال کرنے لگے تمام دن گوڈوں کے پیچھے پیچھے رہ کر چرانے رہے شام کو مکان آ گئے اور روزانہ اب یہی معمول ہوا کہ سارا دن مویشی چرانے لگے اور شام کو گھر میں لاتے تھے اس طرح پر چند دن گزرے اور کالورام کو بخوبی اطمینان ہوا کہ اب نانک جی صاحب اپنے گزشتہ کے کام میں لگ گئے بلکہ اسی محنت کا کام اگیز کیا کہ جسکا اٹھانا دشوار تھا یہ سچ سمجھ کر اپنے دل میں بہت خوش ہوئے ایک روز کالورام جی ٹیرے سویرے اٹھے اور آواز دی کہ بیٹا نانک جی اٹھو باب کی آواز سن کر چونک پڑے اور اٹھ کر حسب معمول اپنی گائین اور بھینسین کھول کر باہر نکالیں اور جنگل کی جانب لے چلے اور ایک مقام پر میٹھو گئے صبح کا وقت تو تھا ہی آپ اسی مقام پر سادھ میں استھاپت ہو گئے اور مویشی ایک بھت بن جا پڑیں اور وقت فرمت پا کر خوب کھیت کھایا اور اسی کھیت میں ٹھہر گئیں اور سنگورو و مہاراج پریشانی بندگی میں یوں ہو گئے جب کچھ دن زیادہ چرھا اور کاشتکار اپنے کھیت میں آئے چنانچہ اس کھیت کا کاشتکار بھی آہو پچا تو اس نے اپنے کھیت کی حالت دیکھی کہ سراسر نقصان ہو گیا ہے کچھ باقی نہیں رہا ہے بھت سب کھیت مویشیوں نے چرایا اور کھیت ہی میں مویشی بیٹھے بھی ہیں کاشتکار مذکور یہ کیفیت دیکھ کر بہت رنجیدہ ہوا اور کہنے لگا کسی نے دیدہ و دانستہ میرا کھیت چرا لیا ہے اسوس کہ میں نے کس تکلیف اور مصیبت سے اس کھیت کو ترقہ و آبپاشی سے سربز کیا تھا اب اس بھت کون آدمی ہے اپنے دل میں یہ بات کہی رہا تھا کہ اتنے عرصہ

میں کسی دوسرے شخص کو دیکھ کر یہ ذکر کرنے لگا ایک ایک اسکی آواز سن کر سنگور و مہاراج بھی چونک پڑے اور مویشیوں کو دیکھ کر کہتے ہیں سے مویشی
 ہانکنے لگے کاشتکار نڈ کو سنگور و مہاراج کے پاس آیا اور سخت و سخت بائیں سنائیں اور کہا کہ تم نے میرا بڑا نقصان کیا ہے اسلئے میں تم کو
 ہرگز ہرگز جانے نہ دوں گا تب سنگور و مہاراج نے جواب دیا کہ سنو بھائی بالفرض کہ اگر کسی جانور نے تمہارے کھیت میں کچھ چر بھی لیا ہے تو کیا
 مضائقہ ہے جسکی جتنی پر ابد ہوتی ہے اسکو اسی قدر تمہاری نفع یا نقصان جو ہونے والا ہوتا ہے ضروری ہوتا ہے یہ باتا ہی ہر کام کا ہانے والا اور
 بگاڑنے والا ہے اسکے سوا دوسرا کوئی نہیں ہے جو بگڑنے والی چیز پر وہ ضروری بگڑ جاتی ہے اور جو بھنے والی چیز پر وہ ضروری بھجاتی ہے غرض کہ ایک ایک
 دی پر ہوتا ہے سوا اسکے نہ کوئی شخص کسی چیز کو بنا سکتا ہے اور نہ بگاڑ سکتا ہے اگر بھائی اس بات کو سچ جانو اور یقین مانو کہ یہ سب امور نیک
 ہوں خواہ بد صرف اسی جگت تا تم کے ہاتھ پر تم ان مویشیوں کو چھوڑ دو جو ہونا تھا سو ہو گیا اب اسکا ذکر کرنا ہی فضول ہے اور اسکا قصہ بڑھانا
 محض طول ہے ایسی باتیں جب سنگور و مہاراج کے کاشتکار سے کہیں تو کاشتکار نے جواب دیا کہ واہ صاحب واہ ہمارا ہی تو نقصان کیجئے اور
 ہمیں کو گیان بتائیے یہ قصہ میں کچھ نہ سنو زگا کیونکہ میرا دل جلا جاتا ہے اب مجھکو کچھ نہیں بھانا ہے سراسر اپنا نقصان و زیان دیکھتا ہوں جو میرے
 تمام خاندان کی زبستہ کا باعث ہے غرض کہ اسے بولار کی خدمت میں کاشتکار نڈ کو روک دہائی دیتا ہوا جاہو پچا اور پکار پکار کر کہنے لگا کہ اے مالک جی
 صاحب آپ کے چواری کا لورام جی کے ٹکے نے بھکا تم نانک ہے آج بڑے سویرے سے میرا تمام کھیت اپنے مویشیوں سے چرا لیا ہے اب آپ کے
 پاس فریاد لایا ہوں انصاف آپ کے ہاتھ ہے اسے بولار نے اسکے شور و غل کو سن کر فرمایا کہ کوئی جلد جاوے اور لورام کو اپنے ساتھ لاوے
 یہ سن کر ایک آدمی گیا اور لورام جی کو اپنے ساتھ لایا لورام کو دیکھ کر اسے بولار نے کہا کہ تمہارے (ٹکے نے کیا عمدہ کام کیا ہے یہ کروت اپنے
 ٹکے کی دیکھو اور سنو کہ تمام مویشی اس کاشتکار کے کھیت میں چھوڑ کر آپ سو رہے اور کل کاشت چرا لیا ہے اس کاشتکار کا بڑا نقصان کر ڈالا
 پس انصاف یہی کہ اسی دیتا ہے کہ جس قدر نقصان اس کاشتکار کا ہوا ہو وہ تم پورا کرو ورنہ یہ مسلمان لوگوں کے پاس فریادی ہو گا تو اسوقت بہت
 خرابی آدگی میری اسے یہی ہے آئندہ تم جانو مانو یا نہ مانو سمجھانے سے مجھکو کام تھا سو سمجھا دیا اور ہم کچھ نہیں جاننے میں یہ سن کر کہ روٹا تک جی ہمارا
 بھی جو کہ وہاں اسی کاشتکار کے ساتھ اسے بولار کے پاس گئے تھے فرمایا کہ اے جی صاحب اسکی کاشت کا ایک بٹہ بھی نقصان نہیں ہوا ہے
 یہ کاشتکار محض جھوٹ کہہ رہا ہے اگر یقین نہ آوے تو کسی آدمی کو بھیج کر دکھاں گائیے جو اب اسکے اسے بولار نے اس کاشتکار سے کہا کہ اگر تم نقصان
 نہیں ہوا ہے اور جھوٹ شور و غل نا حق کو کرتا ہے تو سزا بادین گاہ لکرا ایک آدمی کو حکم دیا گیا کہ جا کر موقع دیکھو آوے اور تخمینہ کر لاوے کہ اس کاشتکار کا
 کس قدر نقصان ہوا ہے کہ موافق تخمینہ کے لورام جی سے کاشتکار کا ہر جہ دلا یا جاوے حسب الحکم اسے بولار صاحب رئیس قصبہ تونڈی کا
 ایک آدمی موقع پر گیا اور جا کر دیکھا بلکہ ہر چار طرف کھیت کے خوب گشت کر کے دیکھا اور واپس آکر اسے صاحب سے عرض کیا کہ یہ کاشتکار محض
 جھوٹا آدمی ہے یہاں تک کہ اسکے کھیت کا ایک بٹہ بھی نقصان نہیں ہوا اور مویشیوں کے پیروں کا نشان تک وہاں نہیں ہے اس شخص کے تمام کھیت
 لہلہا رہے ہیں نقصان خواہ زبان پر نام لانا ہی گناہ ہے جسوقت اسے بولار صاحب کے سامنے ملازم نے یہ کیفیت بیان کی کاشتکار
 نڈ کو سن کر چلا آیا اور کہا کہ حضور یہ چواری کا لڑکا ہے اسکی رعایت سب کو منظور ہے ہر شخص اسکی حکومت سے راست گفتاری سے مجبور ہے خود حضور
 اپنی چشم سے دیکھیں اور بعد ملاحظہ کے جو سزا یا جزا مناسب سمجھیں مجھکو دین مجھکو کچھ قدر نہو گا اسے بولار نے اسکی عرضداشت کو منظور کیا اور
 خود اسکی تختہ ماتہ کو کھینچے اور موقع پر پہنچے کاشتکار سے پوچھا کہ نقصان کا نشان کیا آسوقت خود کاشتکار متحیر ہو گیا اور اپنے دل میں کہنے لگا
 کہ اس پر ہوتا ہے کیا خواب ہے جو میں دیکھ رہا ہوں یا کہ وہ خواب تھا کہ جو میری نظر سے سراسر نقصان اور زیان ہی نظر آتا تھا یا کہ اب ایک بٹہ کا بھی

نقصان دیکھائی نہیں دیتا ہے جبکہ اُسکے جواب میں تاخیر ہوئی تب مکرر اسے بولار صاحب نے کاشتکار سے پوچھا کہ بتائیں نقصان کس کیفیت کا اور کس مقام پر ہوا ہے کہ جس کا ہر جہ دلا یا جاوے یہ سنکر کاشتکار نے کور شر مندہ ہو کر کہنے لگا کہ حضور کیا عرض کروں خود ہی نام ہوں کا نورام جی کا یہ لڑکا جس کا نام نانا ہے خود ہی خدا ہی پر دینے والا ہے سب تاجدار ہیں غرض کہ اگر یہ خود خدا ہی ہے خود اسے ہرگز جہ انہیں دینا نانا علی دونوں جان کا ایک معلوم ہوتا ہے کیونکہ جو وقت میں حضور کے قلعہ کو گیا تھا اس وقت تمام کھیت اجڑے تھے میرے بھائی کے کھیت کیا بلکہ کوئی درخت پھیرے ہوئے نہ تھا لیکن اب جو آپ کے ہمراہ آیا ہوں یہ عجیب و غریب تماشہ دیکھتا ہوں یا اس لڑکے کا بغیرہ دکر شہد دیکھتا ہوں کہ جو میری سہمے سے باہر ہے یہ سنکر ماسے بولار نے بھی آنکھیں میچی کر لیں اور سنگور و مہاراج کے قدموں پر گر کر مٹھا ٹپکا اور اپنے قلعہ کو واپس چلے آئے کا نورام جی گور و نانا کو ہمراہ اپنے گھر لائے اور کاشتکار زمامت کے دربار میں غوطہ لگا کر واپس گیا۔

آگے ساکھی درخت کے سایہ کی گور و مہاراج پر قائم رہنے کی چلی

نمبر ۶

اس سب سے پہلے سنگور و مہاراج ہر روز ایک اور نشت لیا کرتے تھے گل کے پھول کی طرح آپ کا رخ خندہ دہن تھا جو وقت سے کہ مہاراج کا نورام جی نے مویشی جو اسنے کی ہدایت کی تھی مدام اپنے مویشی جنگل کو بجا یا کرتے تھے اور جنگل میں حسب معمول مویشی جوڑ کر جہان پر جنگل خوشنما بھول و پھل عمدہ نظر آتے تھے اُس مقام پر بیٹھ کر آپ آرام کیا کرتے تھے ایک روز ایک مقام ایسا خوشنما نظر آیا کہ جہان پر پھول و پھل عمدہ و خوشبو دار تھار کی قطار لگے تھے ٹوڈ کا شور ہو رہا تھا کوئل کی کو کو پیسے کی آواز پو پو کی ہو رہی تھی و نیز دیگر جانور ان خوش الحان اپنے حافی کا نام بر زبان کر رہے تھے تمام جنگل سرسبز و شاداب تھا غرض کہ وہ مقام ایک مقام نانا بھائی سنگور و مہاراج نے اُس مقام کو دیکھا پسند کیا ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے دوپہر کا وقت تو ہو ہی گیا تھا دھوپ کی شدت سے چہرہ پر اوداسی جھاگئی تھی روٹی بھی آپ کے مکان سے آگئی تھی اُس جگہ پر آپ نے کھانا اور چند سے استراحت فرمایا اُن درختوں میں جو ٹھنڈک پائی تھیں بھی سنگور و مہاراج کے آرام کو واسطے دوڑی آئی آپ نے آنکھیں بند کر لیں آرام کرنے لگے تازت آفتاب سے گور و مہاراج کے چہرے پر گرمی کی وجہ سے پسینا آگیا تھا گویا گل کے پھول پر موتی کے دانہ رکھے تھے باکہ ریشم کے تانگے میں ایک دوسرے کے برابر موتی جڑے تھے جب کہ آفتاب کی دھوپ بعد دوپہر کے اور درختوں سے دھل کر نیچے آگئی تھی اس وقت اتفاق وقت سے ماسے بولار صاحب مالک قصبہ ٹوڈی براسے سر و شکار اُس مقام پر آ نکلا اور ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر غور کرنے لگا تو عجیب تماشہ نظر آیا یعنی جملہ درختوں کا سایا تو معمول سے درختوں کے نیچے سے آگے جا رہا ہے لیکن جس درخت کے نیچے سنگور و مہاراج آرام فرماتے تھے اُس کا سایا بجائے اپنے مقام پر برقرار ہی پہلے تو سوچا کہ کوئی چرودا یا سورما ہو کچھ خیال نہ کیا لیکن جب یہ کیفیت نظر آئی تب زیادہ تر عقل دوڑائی کہ کیا وجہ ہے کہ اس درخت کا سایا جیوں کا تیون مستقل طور سے درست بستہ ہے ادب کھڑا ہوا ہے بعد غور و سبار ماسے بولار نے اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ دیکھو تو یہ کون شخص سورما ہو کوئی کلا دھاری آدمی معلوم ہوتا ہے چنانچہ حسب احکام ماسے صاحب کے ہمراہیوں میں سے ایک آدمی نے جا کر دیکھا اور واپس آکر ماسے صاحب سے کہا کہ خداوند تعالیٰ نے یہ وہی لڑکا کا نورام پواری کا ہے کہ جس کا نام نانا ہے اس درخت کے نیچے سورما ہو ماسے بولار نے سنکر جواب دیا کہ اے بھائیو یہ لڑکا بیشک پر بشر کا روپ ہے بلکہ انکو اس طرح سمجھا جاتا ہے کہ جس طرح آگ راکھ میں پوشیدہ رہتی ہے اور جو لوگ خواہش کرتے ہیں اُس راکھ سے آگ تلاش کر کے اپنے مطلب براری کر لیتے ہیں اس طرح انکو بھی بعض بعض اشخاص جو کہ خدا پرست و خدا شناس ہیں مثل اُسی آگ کے

دہان کی راکھ سے تلاش کر کے اپنے دشمنوں سے نجات حاصل کر لیا کرتے ہیں بوجہ نفور (کہ جو انکو جانتے ہیں دسے انکو مانتے ہیں) ہم نے پہلا
 معجزہ انکا اس کا شکار کے کھیت چر جانے اور وقت تحقیقات اپنے ہر بھر پانے کا دیکھا تھا ادا اب یہ دوسرا معجزہ ہے کہ اس درخت کا سایا
 و یکسو مستقل طور پر دست بستہ کھڑا ہے باوجود دو پہر وصل جانے کے ایک ہی جگہ اپنے آرام کے لیے اثر ہے بلکہ گور و ناگ جی صاحب کو پیش
 کار وپ مانگر ہاتھ جوڑے اور سکار کیا اور اپنے قلعہ کو واپس آئے اتفاق وقت سے کالورام جی بھی اسی وقت اسے بولار صاحب کی خدمت
 میں حاضر ہوئے چنانچہ اسے بولار صاحب کالورام جی کو دیکھ کر بڑی غرت سے پیش آئے اور کہا کہ اے کالورام جی آپ بڑے بھاگوان ہیں کہ جگہ گھر
 میں خود پروردگار شریعین نرنگار نے اتار لیا ہے غرض کہ آپ پر آئے آنت آنت مہربانی اور اپنی دیا کی ہے یہ آپ کا لڑکا جسکا نام ناگ ہے خود نرنگار
 کار وپ ہے بلکہ زمین و آسمان لینے دونوں جہان کا مالک ہے آپ میں تم سے ایک بات کتنا ہون خیال رکھنا ہے کبھی اس لڑکے سے سخت گفتگو سے
 مخاطب نہ ہونا کیونکہ تمہارا مزاج بہت سخت ہے اور یہ سننے کے لائق نہیں ہیں بلکہ میرا تجربہ ہے کہ جس روز سے یہ لڑکا پیدا ہوا ہے اس ہستی میں جو فخر
 کر کے دیکھتا ہوں تو اس روز سے مایا بہت پرگٹ ہوئی ہے بلکہ میں اپنی ہی برکت کو نہیں کتنا ہوں تمام باشندگان قصبہ بھی اس بات کے مغربین
 اور سب بہت خوش و محرم نظر آتے ہیں غرض کہ چھوٹے سے عمر سے مک سب کی آمدنی میں فرق نظر آتا ہے یہ سنکر کالورام جی نے کہا کہ خدا کی
 بانیں خدا ہی جاسے۔

آگے ساکھی سانپ کے سیاہ رنگی گور و مہاراج کے چہرہ پر کی چلی

نمبر ۷

اب بیٹے گور و مہاراج کے ایسے ایسے معجزہ ہمیشہ ہی ہونے لگے آپ کا قاعدہ معمولی ہے ہوا کہ سادھو میں زیادہ معروف ہونے لگے مگر باہر جہان
 ہون سادھی میں اس خدمت زمین اور جب کبھی باہر جادین تو وہیں سادھو لگا دین اور جب مکان پر ٹھہرے تو بھی سادھی ہی کے آسن سے بیٹھیں
 اور جب کبھی کوئی سادھو خواہ سنت نظر آوے تو مکان کو چھوڑ کر سادھو کی خدمت میں پہلے جادین اور شب و روز سادھو کی ست سنگ میں
 رہیں گھر کو واپس نہ آویں اور اگر کہیں برادری خواہ قوم جلسہ دعوت و تواضع کا بھی ہونو وہاں آپ نہ جادین و دام نرنگار کی کنٹھا و بارتا
 میں اپنا وقت صرف کرین پھر اس کے اقد کوئی چرچانہ رکھنے نہیں اور اس میں ریت سے رہا کرتے تھے ایک دن کی کیفیت اس طرح پر ہوئی کہ سنگور و
 مہاراج رکان سے بولہاں گئے جنگل میں ایک درخت کے نیچے جا بیٹھے اور سادھو لگائی پھر دوسری طرف آنکھ نہ اٹھائی بلکہ ایسے مراقبہ میں ہو گئے
 کہ رستہ قیبت سے خود میں لپٹ گئے گری کا موسم یہاں کہ کا مہینہ دھوپ کی شدت لون کا چلنا زمین کا جلنا اسوقت درخت کا سایا جاپنا
 ٹھنڈا اتفاق سے غیند آگئی اور آپ سو گئے پر بشر کی بیلا اپرم پار ہے اسکی قدرت دیکھیے کہ اسے بولار رئیس قصبہ بھی اسی مقام پر جس جگہ
 سنگور و مہاراج آرام فرماتے تھے آپو نیچے ٹھیک دو پہر کا وقت تھا ہی سنگور و مہاراج کے چہرہ پر دھوپ جو آگئی تھی ایک سانپ سفید
 رنگ نے کہ جسکی رنگت گاسے کے دودھ سے بھی زیادہ تھی سنگور و مہاراج کے چہرہ پر دھوپ دیکھ کر اپنے دل میں کہا کہ یہ وہی ادا ہے کہ جس نے
 (چمبر سمندر) میں میرے جسم کو اپنی سیج سمجھ کر آرام کیا تھا آج وہی ٹھہرنا تھا ایک درخت کے نیچے دھوپ میں براجمان میں مجھ کو یہاں
 ابھی انکی خدمت فرض ہے یہ سوچ سمجھ کر سنگور و مہاراج کے سر کے پاس آ بیٹھا اور دھوپ کی حفاظت کے لیے اپنا چہن پھیلا دیا اور سنگور و مہاراج
 کے چہرہ پر سا بکر لیا بیان یہ سب کرشمہ ہو ہی رہا تھا کہ یکایک اسے بولار کی نظر دور سے جا پڑی اور یہ دیکھا کہ ایک سانپ ایک آدمی کے
 قریب بیٹھا ہے اور آدمی زمین میں لیٹا ہے مگر اسے بولار نے اپنے ملازموں سے کہا کہ دیکھو بھائیو وہ ایک آدمی سوتا ہے اور اسی سے ملا ہوا

سفید رنگ کا سانپ بھی بیٹھا ہوا اور پھین بھی پھیلائے ہوا اب اس آدمی کو دیکھا چاہیے کہ اُسکی کیا کیفیت ہے اگر یہ شخص زندہ ہو تو بیشک کلاہار کا
 اوتار ہے اور اگر اسکو سانپ نے کاٹ کھا ہوا ہو تو اسکی شناخت کر کے اسکے ورثا کو خبر ہو چنانا چاہیے اور اسکو فردہ ماننا چاہیے یہ بات رابو لار
 اپنے حاکم من سے کہی رہا تھا کہ جو اور ہر اسی پیچھے رہ گئے تھے وہ بھی آگئے چنانچہ ایک آدمی کو اسے بولار نے اجازت دی کہ جا کر دیکھو کہ یہ شخص
 زندہ ہے کہ مردہ اس آدمی نے جا کر دیکھا تو کالورام پٹواری کا لڑکا کہ جسکا نام نانک جی ہے پچانکر اسے بولار سے آکر عرض کیا کہ حضور یہ وہی
 کالورام جی کا لڑکا ہے کہ جسکا نام نانک جی ہے بات ادھر ہو رہی تھی کہ آدمیوں کی آواز سنکر سانپ مذکور دست کو رو دھاراج کے پاس سے چلا گیا
 تب اسے بولار صاحب موصوف نے اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ اسی بھائیو اب اس لڑکے کو اٹھانا چاہیے دیکھو تو کہ یہ زندہ ہے کہ مر گیا ہے سنکر ان
 آدمیوں نے سنگور دھاراج کو جگایا وہ گور دھاراج چونک پڑے اور اٹھ بیٹھے دیکھا کہ اسے بولار گانون کا سردار سر پر کھڑا ہے سنگور دھاراج
 نے زمانہ کے رواج کے مطابق اسے بولار کی تعظیم کی اسوقت اسے بولار نے گھوڑے سے اتر کر سنگور دھاراج کو اپنی بغل میں لے لیا اور سنگور دھاراج
 کی پیشانی پر بوسہ لیا اور بڑی غرت اور وقار سے پیش آیا اور اپنے ہمراہیوں سے کہنے لگا کہ دیکھو بھائیو اس سے پہلے اس کا شتکار کے کیفیت کا
 معجزہ دیکھ چکے ہیں دوسرا وہ دیکھا کہ درخت کا سایا مستقل آپ کے آرام کے واسطے دست بستہ کھڑا تھا تیسرا معجزہ یہ ہوا کہ انکے سر پر سانپ
 سارے باکیے ہوئے بیٹھا رہا یہ سب بانیوں کے ہلو گون کے چشم دید ہیں نہ کہ شبہ پس ان سب باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ یہ شخص کوئی بڑا بزرگ آدمی
 ہے اور نئی کیفیت بہ بندہ خدا ہی کا بندہ ہے بلکہ سری دانست میں خود خدا ہے کہ جو کالورام جی کے بیان آکر اوتار لبا ہے کالورام جی نے اسے ہی
 بھائیو ان آدمی ہیں کہ جنکے گھرمین ایسا شخص پیدا ہوا ہے بلکہ کھجکے تو یہ یقین ہے کہ جس رذر سے یہ لڑکا ہماری علمداری میں پیدا ہوا ہے نہ سام
 باشندگان ہماری علمداری کے خوش و خرم میں تمام کا شتکار دن کے بیان مویشی اس کثرت سے ہو گئے ہیں کہ دودھ دیکھن وغیرہ
 ایسا انفراد ہے کہ کوئی کسی کا خلق نہیں ہے غلہ وغیرہ کی بھی پیدائش اس جگہ پر انھیں کی قدمنوں کی برکت سے بافراط ہے ہوا اور ہماری تمام
 رعایا کو انکی ذات سے بہت آرام ملا ہے اسوقت جتدر ہر اسی اسے بولار کے سانچہ تھے یہ داستان عجیب و غریب دیکھ و سنکر تعجب ہو گئے
 اور کہنے لگے کہ اس بستی کے مالک اسے بولار پر پریشتر کی بڑی ہی کرپا ہے کہ جو یہ اوتار بیان پیدا ہوا ہے بعد اسکے اسے بولار صاحب موصوف
 جنگل سے واپس اپنے قلعہ کو آیا اور کالورام جی کو خاص ایک آدمی بھیجکر بلایا جو وقت کالورام جی اسے بلار کے پاس پہنچے معاذ کیتے ہی
 اسے جی تے کہا کہ اے کالورام تمہارے گھرمین جو نانک اوتار ہوا ہے انکو اپنا لڑکا نہ سمجھنا بلکہ انکو تو نرنکار ہی کر کے ماننا جو کہ یہ کہہ کر جس
 سے یہ لڑکا تمہارے گھرمین پیدا ہوا ہے ہلکو اور تمکو اور ہماری ساری رعایا کو موجب ترفی و آرام ہے تمام پر جاننا و کام ہے یہ سنکر کالورام جی
 نے جواب دیا کہ پریشتر ہی کو اس بات کی خبر ہے اسے جی سے رخصت ہو کر کالورام جی اپنے مکان پر آئے اور تمام کو حسب معمول مویشی لے کر
 سنگور دھاراج بھی تشریف لائے۔

آگے ساکھی سنگور دھاراج کے کھیتی کرنے کی چلی

نمبر

ایک دن والدین ست گور دھاراج سنگور دھاراج کی یہ کیفیت دیکھ کر بہت پریشان ہوئے اور کالورام جی نے اپنے دل میں خیال کیا
 کہ اول تو نانک جی نے کچھ پڑھا اور لکھا ہی نہیں اور کچھ کام بھی نہیں کرتے اس سے بتر ہے کہ اگر کچھ کام یہ کیا کریں تو ہوشیار ہو جائیں اور
 بغیر کام کیے ہوئے خالی بیٹھنا بھی اچھا نہیں ہے یہ سوچ سمجھ کر گور دھاراج کو اپنے پاس بلا کر بٹھایا اور سمجھا کہ کمال ہے کہ تم کچھ کام دنیاوی

کا بھی کیا کر دے جس سے شرافت کی بات پائی جاوے اور یہ موشیوں کا چرانا تو تمہارے لائق نہیں ہے بلکہ اس سے کثافت پائی جاتی ہے اور
 خالی بیٹے رہنے سے جی بھی گھبراتا ہے یہ سنکر سنگور و مہاراج نے جواب دیا کہ بہت اچھا بتا جی جو تم حکم کر دے اسکی تعمیل میں ضرور ہی کرونگا
 یہ کلام سنکر و مہاراج کا سنکر کالورام جی بہت خوش ہوئے اور کہا کہ اے پتھر وہ مکر از میں کا جو اُس مقام پر بیکار پڑا ہے اگر تمہاری خوشی ہو
 تو اس سال اُس زمین میں کچھ کاشت کرو اور جو سامان کا شتکاری کے لیے مطلوب ہوں از قسم نہر گاؤں و نیر ملازم و غلہ وغیرہ جسکی ضرورت ہو
 وہ وہ میا کر دیا جاوے یہ سنکر سنگور و مہاراج نے جواب دیا کہ بہت اچھا چنانچہ کالورام جی نے کسی قدر غلہ برائے تخم ریزی وغیرہ خرید کر دیا
 کہ جو غلہ ایک من ۱۰ سیر تھا چنانچہ سنگور و مہاراج اُس غلہ کو بیکر جس جگہ وہ زمین کا ٹکڑا دافع تھا تشریف لائے اور زمین کو درست و
 ہموار کر کے تخم ریزی کرائی اور اُس میں خود بھی بہت سی محنت کی ملازمن سے بھی کام لیا یہ کیفیت دیکھ کر ایک دن کالورام جی بہت خوش
 ہوئے اور کہا کہ اے ناناگ جی تمہاری کاشتکاری بہت اچھی ہے بلکہ اب پھولی و پھلی غیار ہے یہ سنکر سنگور و مہاراج نے کالورام جی سے کہا کہ
 بتا جی تم تو بہت دولت کی خواہش کرتے ہو اور زمین پر بیشتر کو بہت اچھا جانا ہوں مجھکو پریشانی کی بندگی کے کھیتی لینے کاشت منظور ہے جس سے
 تمام خلقت کو رہبری ہوگی اور عوام کو اُس کھیتی سے نفع پہونچے گا اور اس کھیتی سے تو صرف آپ ہی کو فائدہ ہوگا اسوجہ سے پریشانی ایسی
 کھیتی سے کہ جس سے صرف ایک آدمی کو فائدہ پہونچے خوش نہیں ہوتا اسیلئے انسان کو لازم ہے کہ جس بات سے پریشانی خوش ہو وہی کام کرے
 پس اے بتا جی مجھکو تو ایسی کھیتی پسند نہیں ہے جس سے کہ پریشانی خوش ہو علاوہ اسکے اس کھیتی میں ایک بڑا نقص یہ ہے کہ اگر جانور کھیت کھاتا
 ہیں تو مجھکو اُن جانوروں کو کھیت کھانے سے منع کرنا پڑتا ہے اور مجھکو جانوروں کا کھانا کھیت سے غلہ کو بہت پسند ہے اسیلئے میں اُن جانوروں
 کو کھیت کھانے سے منع نہیں کر سکتا ہوں غرض کہ ایسی کھیت سنگور و مہاراج نے کالورام جی سے کی بعد اسکے کالورام جی اپنے مکان کو چلے
 آئے اور سنگور و مہاراج وہیں مقیم رہے پس جو وقت کھیت میں بابا ان آئین اور بنگلی پر کھیت آتا تو سنگور و مہاراج نے اپنی خاصیت
 طبعی سے کسی جانور کو کھیت کھانے سے منع نہ کیا کسی کا کوئی جانور ہو بلا مزاحمت کھانے دیتے تھے رفتہ رفتہ یہ خبر کالورام جی کو پہونچی جس پر
 سننے ہی کالورام جی فوراً ہی کھیت کے موقع پر آ پہونچے جو بچہ دیکھا تو تمام کھیت موشیوں کے کھانے سے ختم ہو چکے تھے یہ کیفیت دیکھ کر
 کالورام جی سنگور و مہاراج سے بہت ناخوش ہوئے اور سخت و سست بھی کیا اخیر میں یہ بھی کہا کہ تم بڑے لائق لڑکے ہمارے گھر میں
 پیدا ہوئے ہو کیا اچھی ساعت و صورت و تنہ و گھڑی تمہارا جنم ہوا ہے کہ جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ جب پہلے میں نے اس کھیت کو دیکھا تھا تو نہایت
 خوش ہوا تھا اور سوچا تھا کہ اب تم اپنا گھر بناؤ گے کھیتی میں محنت کی ہر نفع اٹھاؤ گے میں نے اپنے دل میں اُس محنت کو دیکھ کر سوچا تھا کہ
 اگر اس سال تمہارا کام اچھا انجام پانا تو آگے کے سال کچھ اور کھیت تم کو ملے دوں گا بھانٹک کہ ایک جھوٹا سا موضع خرید کر دوں گا کہ جس میں تمہاری
 بسر بہ کثرت ہوگی لیکن افسوس کہ تم نے کل کھیت موشیوں سے چرا لیا اور اپنا نفع نہ سوچا نقصان کا جو چھاسر پر اٹھا لیا اس طرح کی باتیں
 کہ سن کر اسی غصہ میں پنڈت ہر دیاں کے پاس پہونچے اور گورو نانک صاحب کی شکایت کرنے لگے اور کہا کہ واہ پنڈت جی صاحب واہ واہ
 واہ واہ اس لڑکے کے سر پر بڑا بھاری چھتر بھرا آپکا شتر وید بہت اچھا ہے کہ برخلاف تعبیر بتاتا ہے دیکھیے پنڈت جی صاحب کھیتی بھلی جنگلی
 آپ کے چھتر داری نے موشیوں سے چرائی اور تمام کھیت اجاڑ کر ادبے یہ سنکر پنڈت ہر دیاں نے جواب دیا کہ اے کالورام جی تمکو ابھی اس
 امر کی اور اس خبر داری راز کی خبری نہیں ہے کہ کوئی گورو نانک جی صاحب سے تمکو کچھ حاصل نہ ہوتا ہی نہیں ہے حالانکہ گورو نانک جی صاحب
 سے ایک جہان فیضاب ہوگا اور انکی بدولت ایک لوگوں کا آؤ صا رہوگا اے کالورام جی یاد رکھو کہ گورو نانک جی صاحب سے ہندو مسلمان

کیا بلکہ ساما جان فیض آٹھایا گیا اور تمام خلقت میں آپ کا نام مشہور ہو گا بھری بات آپ فکر رکھیے کہ گور و نانک جی صاحب کی زبان سے انک باتیں نہیں بلکہ انک کتھا بن لکھنگی اور کالورام جی تم ایمین درابھی شک نہ لاؤ یہ اوتار ایسا ہی بڑا ہوا ہے اور کالورام جی دینو دھاری پہچانے نہیں جانتے ہیں میرے علم سے تو گور و نانک جی صاحب پر بشر کا روپ ہی میں اور پروردگار و نرنکار ہی میں آئندہ تم چاہو جو خیال کرو جب کہ ایسی باتیں پندت ہر دیاں جی نے کالورام جی سے کہیں تو کالورام جی خاموش ہو گئے گو کہ پندت ہر دیاں نے کالورام جی کو بہت کچھ سمجھایا لیکن انکے دل سے غصہ و ملال دور نہ پایا بلکہ اسی غصہ میں اپنے گھر آئے اور سنگور و مہاراج بھی کالورام جی کی تنگی کی وجہ سے کھیت پر سے گھر کو چلے آئے تھے اور ایک گوشہ میں چپ چاپ بیٹھے ہوئے تھے اپنی سادہ میں استعجب ہو گئے تھے اور بالکل خاموشی اختیار کر لی تھی بعد اسکے آپ کا یہ قاعدہ جو کہ اگر کبھی گھر سے نکل گئے تو جنگل ہی میں سادہ لگا کر بیٹھ رہتے تھے غرض کہ کالورام جی سنگور و مہاراج کی یہ کیفیت دیکھ کر ارشد ناراض تھے اور اکثر کہتے تھے کہ اگر نانک جی تم میرے گھر میں کیوں یہاں ہوئے ہو تمہارے پیدا ہونے سے مجھ کو تو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا بلکہ جہتقدر میرا نام دنیا میں نہادہ سب ڈوب گیا تمہاری ایسی صورت اور یہ حالت دیکھ کر مجھ کو کمال ملال ہر یقین جانو کہ مجھ کو تو اپنا غریب اس سفار میں نظر نہیں آتا کیونکہ تم سے پہلے جو اولاد ہوئی وہ ذخیرہ کہ جس کا نام نانکی ہے لیکن وہ ہر اسکے گھر کی ہے اور تم جو اولاد میں بسر پیدا ہو رہے ہو جس سے زندہ مردہ میں ہر طرح کی امید ہوتی ہے اب سے نکلے حالانکہ مجھ کو تو یہ امید تھی کہ تم کماؤ گے اور ہم کھائینگے سو تم نے ایسا سو انگ بنا کر تمہاری ولادت سے ہم پر جانے تھے کہ تمہاری کمائی کے درخت کے ہم بھل کھائینگے لیکن برخلاف برے خیال کے تمہاری پیدائش سے میرا نام صاف ڈوب گیا غرض کہ کالورام جی ایسی ہی باتیں کرتے تھے اور سنگور و مہاراج انکی باتوں کو چپکے بیٹھے ہوئے سنتے رہے کچھ جواب نہ دیا بعد چند عرصہ کے پھر ایک دن کالورام جی ست گور و مہاراج کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ اگر نانک جی میں تو بکتے بکتے تھک گیا اور تم جواب تک نہیں دیتے ہو بلکہ خیال بھی نہیں کرتے ہو کہ میں کیا بک رہا ہوں اور پھر تمہارا انعم مجھ کو کھائے جانا ہے اور تم کچھ بھی نہیں سمجھتے ہو یہ سنگور و مہاراج نے جواب دیا کہ اگر چاہیے ابکی مرتبہ تصور معاف فرمائیے آئندہ جو ارشاد فرمائیے گا اسکی تعمیل میں فرق نہ ہو گا۔

آگے ساکھی والدین کی گفتگو ہونے کی سنگور و مہاراج سے چلی

نمبر ۹

اب سنگور و مہاراج کا ڈھنگ اس طرح کا رہنے لگا کہ نہ کسی سے کچھ واسطہ اور نہ کسی سے کچھ سرور کار نہ کبھی کسی سے بولنا چلنا اور نہ کسی سے مخاطب ہو کر کچھ کہنا بلکہ چپ چاپ خاموش سکوت کا عالم تنہائی میں بیٹھے رہنا یعنی اگر بیٹھے ہیں تو بیٹھے ہی ہیں اور اگر لیٹے ہیں تو چپکے پڑے ہیں اسوجہ سے تمام خاندان بیدی کھتری حیران و پریشان رہا کرتے تھے بلکہ آپس میں سب لوگ بیٹھے گفتگو کرنے تھے کہ گور و نانک جی صاحب پر کوئی آسیب ہے اسی خیال سے ایک دن سنگور و مہاراج کی والدہ ماجدہ بیٹھے اتانرتنا سنگور و مہاراج کے پاس آئیں اور کہنے لگیں کہ اگر بیٹا تم صرف بڑے ہی رہتے ہو اس سے کیا فائدہ ہے اور یہ کس طرح گزریگا اور کیسے بنے گا کیونکہ تمہاری عمر بھی جوانی پر آئی ہے کچھ روز گار کی فکر جستجو چاہیے نیکم کرنے سے دنیا میں آدمی نیک نام ہوتا ہے اور خوشی سے بسر کرتا ہے یہ سہل انکاری اور کاہلی جو بڑبنا چاہیے کیونکہ تم کو سب لوگ بڑا کہتے ہیں اور تمام برادری و قریب و دور کے آدمی تمہارے باپ کا نام رکھتے ہیں آپس میں سب لوگ کہا کرتے ہیں کہ فلان شخص کا لڑکا بھول دیکھا پڑا رہتا ہے ایسی باتیں تمہاری نسبت سن کر ہم لوگوں کو کمال ملال گذرنا ہے غرض کہ بڑے و صغیر ایک ایسی نصیحتانہ باتیں سنگور و مہاراج سے انکی والدہ نے کہیں لیکن سنگور و مہاراج نے کچھ جواب نہ دیا چپ چاپ بیٹھے سنا کیے انکی باتوں سے آپ کا دل پریشانی جانب سے کچھ بھی نہ بھرا اسی طرح جیسے کہ

آپ پہلے پڑے رہتے تھے پڑے ہی رہے اور وہی خاموشی و سکوت اختیار کیے رہے اور لوگ جو اُس جگہ پر جمع تھے سمجھاتے رہے مگر کسی کے کہنے پر مطلقاً آپ کا خیال نہ بھرا جب کہ آپ نے کسی کی بات کا جواب نہ دیا اور آپ کی والدہ بھی سمجھا کر ٹھٹھکی گئیں اور جواب تک نہ پایا تو مجبوراً کالورام جی سے جا کر کہا کہ دیکھو لڑکے کو کئی روز گزر گئے نہ کچھ کھانا ہوا نہ کچھ پیتا ہوا درم خاموشی اختیار کیے بیٹھے ہو یہ سنکر کالورام جی سنگور دمہاراج کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اسی بیٹا نانک جی تمہارے اسطرح پڑے رہتے اور سکوت اختیار کرنے سے کیونکر بات بنے گی اٹھو اٹھو دیکھو یہ بھڑکے ہوئے کچھ کھیت پات کی بھی خبر لینی چاہیے کبھی اُسکی بھی خبر لے لیا کرو اور کچھ روز گار بھی کرنا چاہیے اسی بیٹا نام کو دیکھ کر تمام خاندان رنجیدہ و آندہ رہتا ہوا کیونکہ ہم صرت چپ چاپ بیٹے رہتے ہو نہ کسی سے ہنسی نہ دنگلی بیکار غلین پڑے رہتے ہو اسلئے تمکو سمجھا کر کہتے ہیں اور تم سے پوچھتے ہیں کہ تم کس فکر میں غلطان و پیمان رہا کرتے ہو ہر انسان کو دنیا میں کچھ نہ کچھ شغل چاہیے کہ جس سے انسان کی زندگی مقصور ہو دیکھو غور کرو کہ جس کھڑی کے لڑکے کے پاس کچھ بھی اُٹا نہ ہوتا ہوا کچھ نہ کچھ روز گار ضرور بالضرور اپنے حتی المقدور کرنا ہوتا تھا اسی طرح خاموش کبھی نہیں رہتا ہوا سنو بیٹا بغیر کسی روز گار کے مرد کا اعتبار نہیں ہوتا ہوا بلکہ اُسکی زندگی تلف ہو جاتی ہوا اور حیات میں خلل پڑ جاتا ہوا بیکار رہنے سے ہچکچون اور اصحاب برادری میں عزت نہیں ہوتی ہوا اسی بیٹا فی الحال دیہات کی سیر بھی بہت اچھی ہو کیونکہ یہ عین وقت فصل کا ہوا اور کھیت بھی پختہ کر کے ہیں اگر صرت تم وہاں موقع پر کھڑے ہو جاؤ تو بھی نقصان نہ ہو اگر تم کچھ بھی کھاؤ تو تمہاری تعریف ساری دنیا میں ہو اور پھر سب لوگ برخلاف آجکل کے ہو کہنے لگیں کہ واہ بھائی واہ کالورام جی کا لڑکا کیسا کماؤ نکلا دیکھو اپنا کاروبار خود اپنی آنکھ سے دیکھ کر انجام ہو چکا ہوا اور اسی بیٹا کا شتکار ہی بھی نہایت عمدہ چیز عیش مشورہ ہوا (کہ کھیتی انسان کے واسطے خصل ہے) بیٹے خاندان ہی۔

استدرا باتیں سننے کے بعد سنگور دمہاراج نے جواب دیا کہ اسی بیٹا جی ہمارے کھیتی تو وہی کھیتی ہوا اور وہی اہل ہوا اور وہی زمین ہوا اور وہی ہوا اپنا پتہ اُس کھیتی کی ہم بہت نگرانی رکھتے ہیں اور بہت ہی نگہبانی کرتے ہیں ہم اپنی کھیتی کو اسی بیٹا جی صاحب ہمیشہ ہی دیکھا کرتے ہیں اور اُس کھیتی کی ترکیب بھی اُنکو بخوبی معلوم ہوا اُسکی کیفیت ہم کچھ بیان کیا چاہتے ہیں اُسکو سنئے اور دل سے خیال کیجئے یہ سنکر کالورام جی کو بہت تعجب ہوا اور چہرہ پر حیرت سی چھا گئی جو لوگ وہاں قریب موجود تھے اُنکی طرف کالورام جی مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ دیکھو تو یہ لڑکا کیا کتنا ہوا تھے عرصہ میں کالورام جی نے سنگور دمہاراج سے کہا کہ اسی نانک جی اگر تم نے کوئی نئی قسم کی کھیتی ہوئی ہوا تو اب کی فصل میں کہتے ہیں کہ تمہاری کھیتی کس طرح کی ہوتی ہوا یہ بھی دیکھینگے کہ تمکو اس کھیتی سے کیا فائدہ ہوا ہوا یہ سنکر سنگور دمہاراج نے جواب دیا کہ ہاں بیٹا جی میں نے ایک نئے انداز کی کھیتی کی ہوا اور اُسکے لیے نہایت عمدہ زمین تردد ہوئی ہوا یہ سنکر کالورام جی نے جواب دیا کہ اسی بیٹا وہ کھیتی تمہاری میں سنو دیکھی ہوا تب سنگور دمہاراج نے فرمایا کہ اسی بیٹا جی میری کھیتی وہی ہوا کہ جان وہ زمین ہوا ہم فرد دیکھو گے اور سنو گے یہ کہہ کر سنگور دمہاراج نے ایک شہد کہا۔

راگ سورٹھ محل پہلا

منہا لئی کیرسانی کرنی شرم پانی تن کھیت
نام بیج سنو کو سو باگا رکھ غری بیسک
بھاو کر م کر جیسی سے چر با چر دے
یا یا ما یا سا چن ہوئی ॥

من ہا لئی کیرسانی کرنی شرم پانی تن کھیت
نام بیج سنو کو سو باگا رکھ غری بیسک
بھاو کر م کر جیسی سے چر با چر دے
یا یا ما یا سا چن ہوئی

ان بابا جگ موہیا برلاو جھے کوئی

یہ سنسکر کا اور ام جی نے کہا کہ اگر نالک جی اسکا مطلب سمجھو تو بے شک وہ ہمارا راج نے فرمایا کہ اے تیا جی جو من ہر اسکو میں نے سادہ سنگت میں جسد راجا وقت مرزا کیا ہے اسی کو لے سمجھا ہے اور اس تن کو کیت سمجھ کر سو کر م پیسے نیک کام وغیرہ میں جسد راج وقت مرزا ہے
اگر کسان پیسے ہشتکار ہی اسی تن کے کیت میں ہوت کی باہن میں ہیں اور سادہ نمودن کا ست سنگ کرنا اسی کھیتی کی آبپاشی ہے اور ہر بشر کا
نام چنا اسی کھیتی سے چل کھانا پینے والہ ہے اٹھانا ہے سنتو کہ کھنا کھیتی کی تدویضے سہارا دینا ہے اچھے کر مون کا خیال رکھنا بھی اسکا بڑا فائدہ
ہے اے تیا جی دہی گھر بھاگو ان ہر جس گھر میں ایسے کا شتکاری کا غلہ آنا ہے دھن دھن دھن لوگ جو ایسی کا شتکاری کا غلہ کھاتے ہیں انکی تعریف
میں کے منہ میں زبان ہے کہ جو بیان کرے اے تیا جی مایا کی رچنا اسکے آگے خاک کے مانند ہے کیونکہ بابا پریشور کو بھلائی ہر طرف یہ کہہ بابا اسی دھن ہے
اور اوقات کا سہرا باغ دکھلا کر ہر بشر کو چھوڑتی ہے اور خود ہی ساتھ نہیں دیتی ہے یہ سنسکر کا اور ام جی نے کہا کہ خیر اگر تمکو کھیتی کا روزگار پسند نہیں ہے
تو نہ کر سکتے ہو تو بازار غاٹ ہی کا سودا کیا کرو اور ہماری قوم کھڑی ہے اس کے واسطے بازار غاٹ بجائے کاشت کے ہے اور ہماری یہی کھیتی ہے یہ
سنسکر سنگور و ہمارا راج نے دوسری بوڑھی فرمائی۔

हान हटकर आरजासब नाम करवध
मुर्ते सोब कर भांड साल तिस बिचतिस नों रख
बन नारयां सो बन ज करले लाहा मन हस

بہن بہن کر آج سچ نام کر دے
میرت سچ کر بھائی سال نس چ نس نوں رکھ
بھائی بان سوخ کر سٹا ہون ہنس

سنگہ رو مہاراج فرماتے ہیں کہ اگر تاجی اسطرح کا باٹ بازار کا سودا بھی میں نے کر لیا ہے یعنی آدمی کی جو زندگی یعنی جہات ہو اسکو میں نے جس تصور کیا ہے میں وہی نو سودا ہو اور سرتی کو ابھرتی میں ملا کر برسے کو مون سے علیحدہ ہونا اسی کو پاکی یعنی پوتر تائی سمجھنا ہے اور اسی سودے کے گھنٹہ سال و بند سال میں بہا ہوا اور پھر پیشہ کا جو (مشت نام) ہے اسی کو یاد رکھنا گویا میری غلہ کی خریداری ہے سنتون اور مہتاؤں کی خدمت کرنا یہی میرا بیچارہ ہے اور اس خدمت سے جو کیا ان پر گٹ ہو جاوے وہی نفع ہے اور شاید نادر سنتون کی خدمت چھوڑ کر کہو سنگت میں جو ملو وہی اس سوداگری میں نقصان ہے یہ سنگت کا اور رام جی نے بھر کہا کہ اسی نامک جی اگر اس میں بھی تمہارا دل نہ لگتا ہو تو اور یہی کچھ یعنی گھوڑے ہی کی سوداگری کرو یہ سنگت شگور و مہاراج نے فرمایا کہ اسکی بھی سوداگری میں کر چکا ہوں یہ لکھ کر آپ نے ایک بوڑھی فرمائی۔

सुनशास्त्रसौदागरीसतधोड़ेलेचल
खर्चबिनाचिंगायथांमतजानेकल
निरंकारकेदेसजायतांसुखलहैमहल

سُن شاستر سوداگر می مت کھوڑے لے چل
 فرج بنا جنگا بیان مت جانے کل
 نرنکار کے دیس جاے تان تیک لے محل

6

سنگورو وماراج فرماتے ہیں کہ اے تاجی سب شائستہ کا سمن کرنا بیٹے شائستہ دن کا سننا اور انکو سنکر اپنی عمل کرنا یہی ہماری سوداگری ہے اور راست گفتاری بیٹے بیچ بولنے کو ہم نے جنس بیٹے گھوڑا تصور کیا ہے اور نیک کاموں میں مصروف رہنا اور کو کم بیٹے بڑے کاموں سے بچنا یہی جائیداد ہے اور ہر دے بیٹے من میں یقین لانا کہ وہ ہر برہمہ پریش سرب شکست مان اور سرب بیابی معبود ہر جگہ حاضر و ناظر موجود ہے آٹھ پہر حضور ہے کچھ بھی دور نہیں بس اسی ہلکوت کی کرپا سے نرنکار کے دیس میں جا بابت ہونگے بیٹے نرنکار کے مقام پر ضرور ہی جا پہنچینگے یہ قائمہ اس گھوڑے کی سوداگری میں ہلکوت پر اپت ہوا ہے اے تاجی اس سبب سے ہم بڑے آند میں ننگن رہا کرتے ہیں یہ سنکر بھڑکا اور ام جی نے کہا کہ اے نانک جی بانہض کہ تم گھوڑا کا کام کچھ بھی نہ کیا کرو لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ تم خوشی سے مکان میں رہا کرو کیونکہ ہلکوتھاری طرف سے بڑی مسکراہٹ کرنی ہے اور نرنکار رنجیدہ اور غمگین دیکھ کر مخالف لوگ کہتا کرتے ہیں کہ کالورام کا نرنکار کا محض نالائق ہے اور اگر تم کہیں رنجیدہ خاطر ہو کر مکان سے نکل گئے تو مخالفوں کو اور بھی کہنے کا موقع ملے گا کہ کالورام کا نرنکار کا محض نالائق نکلا کہ جو فقیر ہو گیا غصہ اے نانک جی ایسی باتوں سے بستی اور برادریاں اہم ہمشہوں میں سدا سے ذلت کے اور کیا ظاہر ہو گا اور سنو بیٹا اگر تم اور کچھ کام نہیں کر سکتے ہو تو کہیں کسی کی نوکری ہی کر لو یہ سنکر سنگورو وماراج نے جو کھنی پوڑی فرمائی۔

پوری

لاہ جت کر چاگری من نام کر کم
بن بدیان کر دھا وانی تا کو اکھی دھن
نانک دیکھے نظر کرے چڑھے جو گن دن

ارتھ

سنگورو وماراج فرماتے ہیں کہ اے تاجی میں نے نوکری بھی کر رکھی ہے اسکی کینیت اسطرح ہے کہ ہر پیشہ کے آدمیوں میں جو شخص جت بیٹے دل لگاتا ہے وہی اسکی ملازمت اختیار کرتا ہے اور ہر پیشہ کا نام یاد رکھنا بھی کام ملازمت کا ہے پس ہی کام ہمارے تعلق ہے بڑے کر مون کو تیاگ اور دل کو بڑی باتوں سے ہیراگ بھی اسکی ملازمت کا کام انجام دیتا ہے چونکہ میں اپنے منصب کو بخوبی انجام دیتا ہوں اسوجہ سے سب لوگ مجھکو دھن دھن کہتے ہیں اور جسطرح بچے کاٹھن سے دنیاوی مالک خوش ہوتا ہے اور اپنے ملازم کو انعام دیتا ہے ویسے ہی اگر نرنکار کے احکام کی تعمیل بخوبی ہو دے تو خاص نظر ترحم سے نرنکار دیکھے تب دیکھے کہ اس کے دربار دربار سے کیا انعام ملتا ہے جسکی کوئی حد ہی نہیں ہے اے تاجی جن لوگوں کے اوپر سنگوروں کی کرپا ورثت ہوئی ہے ان کے ہر دے کے آسمان پر گیان کا چاند و سورج پر کاش ہو جانا ہے اسوقت میں بیشک وہ ملازم نرنکار کا نرنکار کے دیس میں جا پہنچتا ہے غرض کہ جب اسطرح کی باتیں سنگورو وماراج نے اپنے تبا کالورام جی سے کہیں تو کالورام جی کو سکوت کا عالم ہو گیا اور خاموش ہو کر بیٹھ رہے اور سنگورو وماراج کی وہی رفتار و گفتار قائم و بدستور ہے۔

آگے ساکھی سنگورو وماراج سے اور ہر واس بید کے ساتھ کی چلی

نہیر

سنگورو وماراج اپنی حالت ستانہ و مجذوبانہ بنا کر بیٹھے نہ دن کو کسی قسم کا کام نہ شب کو آرام نہیں نہ بولنے کا ذکر نہ کھانے و پینے کی فکر دنیا سے برکت ہو کر سنار سے کنارہ اختیار کیا تمام خانہ ان کے لوگ عموماً اور بیدی کھڑی بیٹھے برادری واسلے صومنا سنگورو وماراج کو دیکھ کر

شک ہو جاتے تھے آپس میں ایک دوسرے اُنکے آثار پرکت ہوئے بتانے مجھے آخر کار خلقت کی تفریق نے یہاں تک ہول مبینہا کہ سب
 ایک آپس میں کہنے لگے کہ کالورام جی کا لڑکا جسکا نام ناک ہے دیوانہ ہو گیا یہ خبر سن کر سنگورو و مہاراج کے ہم عمر داسے لڑکے بھی دانت
 کے آنے لگے اور ہم عمری طبیعت سے سنگورو و مہاراج کو سمجھا گئے لیکن سنگورو و مہاراج کب ادب کی غریب آشنا اور کب اقارب
 ہی سے مخاطب تک نہیں ہوتے تھے اور ایسی بے مروتی سے پیش آتے تھے کہ کو با کسی سے کہی کی طاعت ہی نہ تھی اُس وقت سب لوگ
 سنگورو و مہاراج کی صورت دیکھ دیکھ افسردہ دل رنجیدہ منزل جہان و پریشان ہوتے تھے اور سنگورو و مہاراج ان لوگوں کی حالت دیکھ کر
 اپنے من میں گن ہونے لگے لیکن کھانے دینے کی وہی کیفیت تھی کہ ضرورت طعام و نہ آب سے کام سب سے الگ ایک انت جگہ میں بیٹھے
 رہتے تھے لوگوں کے کہنے و سننے پر مطلق خیال نہ کرتے تھے تمام قائدانہ داسے و غیرہ خاص و عام سنگورو و مہاراج کی حالت پر افسوس کرتے
 اور آپس میں ہر ایک کہتے تھے کہ کیا نہ میرا کچا دے کہ جس سے اُنکا سر من جاوے اور شفا و صحت پانچ آدھے آخر کار ایک دن سنگورو و مہاراج
 کی والدہ نے اپنے دل میں خیال کیا کہ میں نے دودھ پلایا ہی تو نہیں شک میں رکھا ہی کیا عجیب ہے کہ میری محبت اُنکو جوش کرے ایسے بہتر ہے کہ میں
 خود ہی جا کر بھجواؤں اگر سے کو مشاؤں یہ امر سوچ سمجھ کر سنگورو و مہاراج کے پاس آکر بیٹھ گئیں اور کہنے لگیں کہ اے بیٹا تھے یہ کیسی صورت بنا رکھی
 ہے تمکو چاہیے کہ اپنے گھر کا کام کرو باہر سے کمالاؤ ہم لوگوں کو کھانا اور خود خوش رہو اور دن کو خوش رکھو فیروں کی محبت ترک کر دو غموں
 کی صحبت و نشست و برخاست اختیار کرو دیکھی کے ساتھ بیٹھ ہو کر بوبار و بیوپار کرو اور بیٹا اپنی ذات و برادری میں ہر ایک آدمی کو اُنکھا
 پہننا چاہیے دیکھو خیال کرو کہ اجاب و احباب برادری تمہاری صورت و شکل دیکھ کر کیسے رنجیدہ خاطر ہوتے ہیں اور جو کلمات تمہاری نسبت
 وہ لوگ کہتے ہیں اُنکو ہم لوگ سن سن کر روتے ہیں اور کڑھ کڑھ کر نہا رہے ہیں رنج و غم میں اپنی جانیں کھونے ہیں اتو تم پر ہنسی کر رہے
 ہو شیار ہونا دان نہیں لڑکے نہیں بچے نہیں اپنے گھر کی آمدنی و خرچ دیکھو سمجھو کہ تم پر ظاہر ہو اور اُسکی فکر کرو اور ایسا کام کرو کہ روپیہ کما کر
 کھلاؤ تمہارا چال و چلن جب لوگ آجھا دیکھنے کوئی کھڑی تم کو پسند کر کے تمہاری شادی پر آمادہ ہوگا اور تم کو کمالاؤ لڑکا دیکھ کر اسی لڑکی
 دیکھا اگر ایسا ہو نہ سمجھو بھی خوشی حاصل ہوگی تمام لوگ برادری و غیر برادری تمہاری تعریف کرینگے نہ کہ اب جو شخص تمکو دیکھتا ہے ہنستا
 ہے تمہاری صورت مستانہ و مجددانہ دیکھ کر ہم لوگ خون کے آنسوؤں سے رونے ہیں تمہارے غم میں ہم لوگوں کی وجہ سے غیر لوگ بھی
 اپنی جانیں کھونے ہیں مخالف لوگ ہنسی و مذاق کرتے ہیں اور علانیہ کہتے ہیں کہ یہ لڑکا محض مالا لاق ہے کیونکہ اسکو معاش کی تلاش نہیں ہے
 نہ روزگار سے کام نہ کوئی نوکری کی جستجو غفلت آثار ایسے ہیں کہ والدہ ہی ہوگا کوئی کتہا ہے کہ محض بیوقوف و بے عقل ہی کوئی کتہا ہے کہ کفر
 ہو پس لوگوں کا تمہارے واسطے بڑا بھلا کتنا ہمارے دل پر بھر کے پیچھے کے موافق و کھد و ایک ذرخم کاری لگنا ہے اور بیٹا ایسی کٹھور بانی
 لوگوں کی زبانی سن سن کر میرا کلیجہ جلا جاتا ہے سمجھو ایسا سخت ملال ہے کہ رونے سے آنسو نہیں آتے ہیں غم و غم والدہ نے سنگورو و مہاراج
 کو دیر تک سمجھا سمجھا کر ایسی باتیں کیں کہ اگر سنگورو و مہاراج کو دنیا سے کچھ بھی سروکار ہوتا تو اُنکے ساتھ ہی خود بھی روتے ہی جی نہ لڑکا
 کو دنیا دی بیوپار و بیوپار سے کیا واسطہ سنگورو و مہاراج وہی اپنی خاموشی اختیار کیے رہے چپ چاپ بیٹھے ہی رہے کچھ بھی جواب نہ دیا
 رات دن پڑے ہی رہتے تھے یہاں تک کہ کسی سے باتیں نہ کرنے لگے جیسا کہ کوئی مست آدمی ہوتا ہے ویسے ہی آپ بیٹے رہتے تھے اکثر
 آپ کی والدہ ماجدہ جوش مادی سے کچھ کھانا اپنے ہاتھ سے کھلاوا کرتی تھیں وہ بھی صدمہ و خاشاک اور دیرین سے کھلائی تھیں یہ بھی ذمہ
 نہیں گاہت مابے کچھ کھایا کرتے تھے اسلئے نہایت نجف و ضعیف ہو گئے تھے اس طرح پر بھی جب کچھ عرضہ گذرا اور بہت کمزور صورت ہو گئی

تب پھر ایک دن سنگورو مہاراج کی والدہ ست گورو مہاراج کے پاس آکر رونے لگیں اور کہنے لگیں کہ اے بیٹا نانک جی بالخصوص کہ اگر تمہاری طبیعت کچھ بیمار ہو تو ہم تمہاری جان میں ہم سے نہ چھپاؤ بلکہ صاف صاف بتاؤ اسکا علاج کیا جاوے صحت پر طبیعت آئے دیکھو تمہارا چہرہ اور وہ ہو گیا ہے تمہارے ہاتھ پاؤں کمزور ہو گئے ہیں رات دن پرے ہی رہتے ہو کھانے پینے ہی کچھ نہیں ہو جو لوگ تمکو دیکھتے آتے ہیں ان سے تم ہوتے بھی نہیں ہو تمہاری صورت دیوانہ وار دیکھ کر افسوس سے لوگ واپس جاتے ہیں اور تمہاری نسبت حدیث طبع کی باتیں سناتے ہیں کہ جو ہم لوگوں سے سنی نہیں جانی ہیں جب کہ سنگورو مہاراج کی والدہ ماجدہ نے اس قدر باتیں کیں اور اپنی باتوں کا کچھ بھی اثر نہ دیکھا تب پر بشر کے آگے برآ کر تمہارے لگنے لگنے اور بند نا کرنے لگیں اور دعا مانگنے لگیں کہ اے بھگوان میرے بچے کو جو کچھ بیماری ہو آپ وہ دور کیجیے تاکہ میرا لڑکا بزرگ ہو جاوے ہر طرح کے مرض و بیماری سے شفا پاوے ہارم ہار پر بشر سے بچتی رہے اور زمین پر سر نیکی نصیب لیکن سنگورو مہاراج کو سندھاری ہو بار سے تو کچھ سروکار ہی نہ تھا کیونکہ سنگورو مہاراج تو - کام - کرودہ - توجہ - تھوٹ - ہنگامہ - کو تو کھو بیٹھے تھے آنکھوں سے آنسو نہ کھڑا نہ والدہ کی گریہ و زاری محض دنیا داری سمجھ کر کچھ بھی خیالی نہ کیا بعد اسکے کچھ عرصہ کے بعد پھر ایک دن سنگورو مہاراج کی والدہ آکر سنگورو مہاراج کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگیں کہ اے بیٹا اپنا درد دکھ دو ہو مجھ سے نہ چھپاؤ صاف صاف مجھکو بتاؤ اگر تمہاری مرضی پاؤں تو کسی بید خواہ حکیم کو بلاؤں اور تمہارا علاج کراؤں تم کو تو یہاں بلواؤں یا تم کو انھیں کے پاس ہو پناؤں حاضر کے بنانے میں شرم نہ چاہیے بیماری کے چھپانے میں سراسر نقصان ہر اس طرح سنگورو مہاراج کی والدہ نے گھنٹوں باتیں کیں لیکن سنگورو مہاراج کے نزدیک کیا مجال تھی کہ وہ قریب آجانا اسوجہ سے آپ نے کچھ جواب نہ دیا چپ چاپ خاموش سنانا ہوا دل بندھا ہوا وہاں آپ بیٹھے رہے وہ بھی چپ ہو کر اٹھ گئیں برادری کے لوگ اکثر خیر و عافیت دریافت کرنے آتے تھے سنگورو مہاراج کی حالت دیکھ کر دل میں بھجھانے تھے برادری کے لوگ کیا بلکہ اس جو اردو بار کے لوگ سنگورو مہاراج کی صورت دیوانہ وار دیکھ کر افسوس کرتے تھے اور زیادہ تر لوگوں کو انہوں نے اس امر کا تھا کہ سنگورو مہاراج کی بیماری جو کسی کو معلوم ہوتی نہ تھی آخر کار ایک دن سب لوگ جمع ہوئے تھے اسوقت کا اورام جی سے سب لوگ کہنے لگے کہ کیوں محتاجی تم بنکر خاموش بیٹھے ہو اور تمہارے نانک جی کو ایسی سخت بیماری ہو کہ انکی طبیعت اٹھنے بیٹھنے سے عاجز و عاری ہو تمہیں خیال کرو کہ کس قدر عرصہ گزرا اور اب روز بروز کمزور ہو کر انکا مرض بڑھا جاتا ہے ہاتھ ٹوٹ پونچ گئی ہو کہ ہونے چاہئے سے اور اٹھنے بیٹھنے سے مجبور و معذور ہو گئے رات دن پرے ہی رہتے ہیں اب اس سے زیادہ اور کیا ہوگا معلوم نہیں کہ تم کو کس کا انتظار ہو کسی حکیم خواہ بید کو بلا کر دکھاؤ علاج کراؤ تاکہ وہ صحت ہوں اور تم آرام پاؤ ایک ہی تمہارے لڑکا ہر وہیہ وہیہ آدمی کی جان پر تمہارا ہر وہیہ کی محبت نہ کرو کہ پر شفقت کرو اگر تمہارا لڑکا موجود رہے گا وہیہ بہت آویگا اسوقت لڑکے کو دیکھنا چاہیے یا یا کو لڑکے پر تصدیق کرنا چاہیے اگر لڑکا چھپا ہو جاوے گا تو تم کو کس قدر خوشی ہوگی اے کالورام جی انسان کے پاس چاہے جس قدر روپیہ ہو لیکن اگر اسکے اولاد نہیں ہو تو سب تمہاری بیکار سمجھیں گے اب یہی مصلحت ہو کہ کسی حکیم خواہ بید کو بلا کر انکو دکھاؤ یہ سنتے ہی مہاراج کالورام جی اٹھ کھڑے ہوئے اور بھائی لا اورام جی اپنے سنگورو مہاراج کے جو چچا تھے آکر سنگورو مہاراج کے پاس خبر گیری کے واسطے بیٹھ گئے اسوقت سنگورو مہاراج نے منہ پر چادر اپنے ڈال لیا اور عامی بے بیٹھے رہے کالورام جی ہر دس باسے بید کو جو وہاں قریب میں رہتے تھے جاکر بلا لائے جس جگہ پر سنگورو مہاراج بیٹھے تھے ہر دس بید آکر بیٹھ گئے اسوقت کالورام جی نے ذہن جمع غریبان نے بید موصوف سے کہا کہ اے بیٹا راج جی نانک جی کی نبض تو دیکھیے او کچھ بیان کیجیے کہ کیا بیماری ہو کیونکہ دن رات اس لیے ہوئے بیٹھے رہتے ہیں کھانے پینے سے کچھ سروکار نہیں ہر شے بیٹھے بیٹھے رہنا مرغوب طبع ہر اسوجہ

شبه
اشوک مثل پیل

یہ بلا یاد کی پلڑا و حوڑ ہو پلے بانہ
 ہو لایہ نجانے کرک کلچہ مانہ
 دید دید سو دیدنوں پہلے روگ پہچان
 ایسا داز و نوڑ لیو جت دیکھے روگان گمان
 جب دار و روگ اٹھئے تن سکھ دسی آے
 روگ گنواے آیتا نانک دید سد اے

11/5

شگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ چاکا اور ام جی نے بید نہایا ہر بیدک و دانانک کے علاج کے واسطے اسلئے اسے بید راج جی میں آپ سے دریافت
 کرتا ہوں کہ اتیو آپ نے سیری نبض دیکھ لی ہر اب بتلایئے کہ کھو بیماری کیا ہے اور اس مرض کا کیا علاج آپ نے تجویز کیا ہے اگر تم کو اس امر میں غیب
 ہو جاوے تو اچھے ہو جانے کا بھی اعتقاد دے یہ ککر پھر آپ نے فرمایا کہ ہر داس بید راج جی انسان کو ایسا علاج کرنا چاہیے کہ یہ روگ کیا
 بلکہ تمامی عوارض جسمانی و روحانی دنیا اور عاقبت کے جاتے رہیں فقط جسم ہی کے نہیں بلکہ روح کا بھی عارضہ وہ دو اکھو دیوے شگور و مہاراج
 کی زبان فیض ترجمان سے جیون میں یہ کلام نکلا ہر داس بید کو گیان آگیا اور اندرونی تاریکی جاتی رہی کھڑے ہو کر شگور و مہاراج کے سامنے
 دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے سرب شکست مان مالک زمین و آسمان وہ بیماری جسکو آپ بیماری جانتے ہیں مجھ کو خود ہی لگی ہوئی ہے اس مرض
 میں میں خود ہی بیمار ہوں یہ شکر شگور و مہاراج نے جواب دیا کہ اے بید راج جی جس تدبیر سے یہ (جیون من) یعنی کلمہ غور اپنے دل سے نکلا کہ
 تو ہمیشہ کو آزادگی ہو جاوے ہر بیماری کو ایسا علاج کرنا چاہیے کہ دل سے کلام - کرودو - توبو - موٹو - اہنگار - کی بیماری کھو دیوے وہ بیشک
 اچھا بید ہے یا حکیم کال ہر ایسے حکیم خواہ بید کے علاج سے مرین جنم مرن کی بیماری سے شفا پاتا ہے اس س بیمار کو پھر ایسی بیماری نزدیک نہیں آتی ہر
 اس قدر ککر پھر آپ نے فرمایا کہ اے ہر داس بید راج ہم اپنے پیارے پر مشرین لوہین ہو رہے ہیں اس بیماری بیماری کا کوئی علاج نہیں ہے
 اور جو بیماری عوام کو ہوتی ہے اس بیماری کے صد ہا کیا ہزار با علاج میں اے ہر داس بید راج (منا) روگ جو جنم مرن کا عارضہ ہے اسکو دور کرنا چاہیے
 تاکہ جنم مرن کی بیماری جاتی رہے لیکن یہ بھی یاد رکھنا کہ یہ امر سخت مشکل ہے اسلئے ہر انسان کو لازم ہے کہ ہر پیشہ کو حاضر و ناظر سرب شکست مان

سب بیانی جان کر کسی سے بڑائی نہ کرے اور یہ سمجھے رہے کہ آتما ایک رس پہنچا نہ سب میں یونہی ہی یہ باتیں شگور و مہاراج کی شکر
ہر داس مید نے کالورام جی سے کہا کہ اسی کالورام جی نانک جی صاحب کو کوئی بیماری نہیں ہے تم کچھ فکر نہ کرو یہ تو پریشہ کے رنگ میں گئے
ہوئے ہیں اور اسی کالورام جی یہ تمام جبر و اجبر کے دور کرنے کو سامنے واں میں یہ کہہ کر ہر داس مید نہ کو نے شگور و مہاراج کے قد شون پر
گر کر متھاٹھا اور رخصت ہو کر گھر کو چلا گیا۔

آگے ساکھی شگور و مہاراج سے اور سادھوؤں سے کھڑے سو کی بابت ہوتی

نمبر ۱۱

ایک دن شگور و مہاراج اپنے مکان پر برہما جہان تھے صورت شکل آپ کی وہی ستانہ و مجذوبانہ بنی ہوئی تھی جیسے نئے اُس وقت کالورام جی
بھی اسی مقام پر پہنچے دیکھا کہ شگور و مہاراج کی رفتار و گفتار میں کچھ فرق نہیں ہوا چنانچہ کالورام جی کو شگور و مہاراج کی کیفیت دیکھ کر کمال
ملا لیا ہوا اُس وقت شگور و مہاراج سے کالورام جی مخاطب ہو کر دروازہ کھات کھاتے گئے کہ اسی تو تمہارا غم مچھو کھاتے جاتا ہے اور تمہاری سمجھ میں
اسطی نہیں آتا ہے یہ سن کر شگور و مہاراج نے جواب دیا کہ اسی بنا جی اب میرے پچھلے گناہ آپ معاف فرمائیے اور بخش دیجیے آئندہ کو جو ارشاد ہو
اسکی تعمیل میں فرق نہو گا اُس حکم کو میں بسر و چشم انجام دوں گا یہ شکر کالورام جی نے کہا کہ خیر اب بھی بہتر ہے کہ اب تم نیچ دیو بار کیا کر دے شگور و مہاراج
نے کہا کہ بہت اچھا جو ارشاد ہو اسکی تعمیل کی جائے بعد اسکے کالورام جی نے شگور و مہاراج سے کہا کہ اب میں مبلغ ۵ روپیہ تم کو اس شرط سے
دیتا ہوں کہ (کھرا سودا) خرید کرو اگر تم ان روپیوں سے کھرا سودا خرید کر کے نفع اٹھاؤ گے اصلی جمع سے زیادہ بڑھاؤ گے تو آئندہ ہم سے
اور بھی کچھ پاؤ گے ورنہ اسکو کھو کر بھجواؤ گے یہ سمجھا یا اور بھائی باپے سندھ کہ جو ہم جنیس شگور و مہاراج کے تھے انکو کالورام جی نے اپنے
پاس بلوایا اُن سے کالورام جی نے کہا کہ سنو بابر تم ہوشیار ہو ایلے بہتر ہے کہ تم نانک جی کے ساتھ جاؤ تا کہ نانک جی کچھ نیچ دیو بار کرنا سیکھیں کیونکہ
تم انکے دست بھی ہو بھائی باپے نے کہا بہت اچھا یہ لکھ بھائی باپے نے شگور و مہاراج کا اسباب و بھونا وغیرہ لے لیا اور مبلغ ۵ روپیہ کالورام
جی نے گور و نانک جی صاحب کو واسطے کپڑا سودہ خرید کرنے کی دیا تھا انکو بھی باپے نے اپنی کمر میں باندھ لیا اور شگور و مہاراج کے ساتھ ہوئے
چنانچہ شگور و مہاراج جب مکان سے باہر نکلے تو کالورام جی شہر کے باہر تک دونوں آدمیوں کو خرید و فروخت کی باتیں تیا تے زمانہ کے
نشب و خزاں سکھاتے پہنچانے چلے گئے شگور و مہاراج سے کہا کہ اسی نانک جی تم اگر میری زندگی میں اپنا کام کاج کرنے لگو تو ہماری عین غشی
کا باعث تصور ہے اور ہکو تمہاری جانب سے جو فکر و انگیر زہنی ہے بے فکری و اطمینان ہو جاوے کیونکہ تمہارے پیدا ہونے سے مجھکو کمال ملنا
تھا کہ جقدر میں نے کیا ہے اس سے بہت زیادہ تم کاؤ گے اور ہمارا نام ترقی پر پہنچاؤ گے جس طرح چند زمانہ دیکھ کر سب خوش ہوتے ہیں اسی طرح
تم ہلو گوں کی آنکھوں میں شل دیوچ کے چاند کے سماے ہوئے ہو اس سے مجھکو کمال امید ہے کہ تم ضروری ہو بار کر دے اور اپنے کام میں جی لگاؤ
کیونکہ ہر بشر کو اپنی قوم کا راج و چال و حال ضروری امر ہے وہی تم بھی اختیار کرو گے دیکھیں بیٹا کہ میں جو بیہ سے اب تم کیسا سودا عمدہ و بھلا
خرید کر دے اگر اس مرتبہ نفع دکھلاؤ گے دوسری مرتبہ جمع زیادہ پاؤ گے اور ہم لوگوں کا بھی جی خوش ہو گا غرض کہ شگور و مہاراج کو کالورام جی ایسی
ایسی باتیں تیا تے بازار کے رنگ و دھنگ سکھانے شہر باہر سے بھی کچھ دور آگے پہنچا کر آپ داپس پھرے اسطرح پہ تو گھر میں پہنچے اسطرح
بھائی باپے اور شگور و مہاراج روانہ ہوئے گو کہ بوقت جدائی شگور و مہاراج کو کمال ملال تھا لیکن رشک کی تعلیم و ترتیب کو ضروری امر تصور
کر کے مدد جیانی گوار کیا اور دل کو تسلی ہی جب تک دکھائی دینے تھے تب تک بھائی کالورام جی کھڑے ہوئے شگور و مہاراج کو دیکھا کہ گئے تھے

جب نگر سے دور ہوئے گا تو رام جی بھی مجھ سے مندر ہوئے اب راستہ میں سنگور و مہاراج بھائی بائے کو سیراگ اور گیان کا ابدیش کرتے ہوئے
 جے جاتے تھے جبکہ بارہ کوں سنگور و مہاراج مکان سے نکل گئے تب دیکھا کہ ایک جنگل میں (سنت منڈی) پڑی ہوئی ہر حمام پیشری لوگ
 تپ کرتے ہیں بیٹے کوئی تو ہانپا اٹھائے پریش سے نو لگائے کھڑے پریش کے دھیان میں آڑے کوئی پدم آسن مارے پریش کے نام کے سہارے
 کوئی بیخ آگن تاپتے کوئی پیکر مان کر کر زمین ناچتے کوئی سدہ آسن کسی کے گلے میں مہاراجی کا سنگسٹن کوئی صرف ایک لنگوٹی ہی باندھے کسی کے
 پاس صرف ایک کٹل کا ندھے کوئی سیراگی کوئی تیاگی کسی کے سر پر جڑا دھاری کوئی دودھ دھاری کوئی چل سین کر کے پانی کے اندر بڑا ہو
 کوئی ایک پیسے کیس کھڑا کوئی کسی مقام پر بیٹھے ہوئے پونجی پڑا رہا کوئی آٹے جھونے کے ارادہ سے درخت پر چڑھ رہا کوئی یون ہاری
 اور کوئی ٹون دھاری غوغا وہ ساری منڈی پر لوگ کے آسی اس لوگ سے اُدا سی اس جنگل میں اپنے معبود پر بھروسہ کے ساتھ موجود ہیں اور
 ان سنتوں میں ایک منت جی صاحب براجمان مرگ چھالا بھائے کسی درخت کی چھال کی لنگوٹی لگائے سر پر جڑا کو کس ہر طرح سے فقیرانہ جھیر
 چند سادہ مودن کے ساتھ پیٹھے ست سنگ کر رہے ہیں اس منت بھاکو دیکھ کر سنگور و مہاراج بھی مع بھائی بائے کے کھڑے ہو کر دیکھنے لگے اور
 بعد دیکھنے کے بھائی بائے سے کہا کہ اے بھائی بائے ایسے کھڑے سو دے سے میری نظریں کوئی کھرا سودا کیس نہ ملیگا اس مولک سودے کو چھوڑنا
 بھگوار کر نہیں بھانا ہو اور تیاگی اجازت بھی یون ہی کہ کھرا سودا کرنا پس اس سے زیادہ کھرا سودا کہاں ملیگا کبھی نہیں کبھی نہیں اب ہنری کہ وہ
 کل روپیہ انکو دیدے جا دیں تاکہ یہ سنت لوگ اس سے بھوجن پاویں اور کپڑا وغیرہ لیکر خوش ہو جا دیں سنگور و مہاراج کی زبان سے یہ بات
 سنگور بھائی بائے نے کہا کہ بھگوار سے تیا کا خوف ہی کیونکہ انھوں نے جو پارکے واسطے یہ روپیہ دیا ہے اور انکا مزاج بھی بہت سخت ہے سو اس
 کو آپ خوب غور کر لیجیے کیونکہ میں تو نا بعد ازیں ہوں آپ اپنے پنا کا تو رام جی کو سمجھا لیجیے گا کہ جیمن بھگوار کسی جھگڑے سے کچھ واسطہ نہ رہے کیونکہ
 میں تو بندہ ہی ہوں آگے بھی اور اب بھی میرے لیے جو ارشاد ہو اسکی تعمیل کروں یہ کہہ کر بھائی بائے نے مبلغ مٹھ روپیہ جو انکے پاس واسطے
 خرید سودے کے تھے سنگور و مہاراج کے آگے رکھ دیے اور سنگور و مہاراج ان روپیوں کو لیکر ان منت جی کے پاس جا کر منجے گئے اور نہایت
 شیریں زبانی سے بہت بھگوار کر فٹکا کر کہا اور بھگوار دیکھا کہ اے سنت جی آپ لوگ کپڑا کیوں نہیں پہنتے میں کیا آپ لوگوں کو ملنا ہی نہیں ہے یا پہنتے ہی
 نہیں ہیں اور رات دن دھوپ دھالاسردی دگری ستنے ہو پانی پرستا ہو گا بھگوار جاتے ہو گے آپ لوگوں کی ایسی عمدہ صورت و شکل و جسم ہے
 آئینہ راکھ دھاگ لگا رکھی ہے یہ سنگور کسی سنت نے جواب دیا کہ اے بھائی ہم لوگ (نربان) سادھو ہیں ہم لوگوں کو بستر کا سنجہ ہی نہ رکھنا چاہیے
 اور تم کو ان باتوں سے کیا مطلب ہے اور اسکے دریافت کرنا کیا سبب ہے اسوقت بھائی بائے نے کہا کہ اے نانک جی تم جھگڑا سودا خرید کر دھیا
 کہ کا لو رام جی نے ہدایت کی ہے یہ سنگور و مہاراج نے جواب دیا کہ اے بھائی بائے مجھکو تو بتا جی نے کھرا سودا خرید کرنے کی اجازت دی ہے
 اور نہ مجھے بھی لازم ہے کہ کھرا سودا خرید کرنے کی مصلحت دونا کہ میں کھرا سودا خرید کروں بھائی بائے نے کہا کہ میں کیا کہوں تم انکے ٹکے ہو اور وہ بھگوار
 باب میں نہیں سمجھو کیونکہ جیمن کو انھیں سمجھانا ہو گا یہ سنگور و مہاراج سنتوں کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اے سنتو آپ لوگ کپڑا کیوں نہیں پہنتے
 ہیں اور اگر بالفرض یہ خیال کیا کہ آپ لوگ (نربان) سادھو ہیں کپڑے کا سنجہ نہیں کرتے ہیں تو کیا کھانا بھی نہیں کھاتے ہیں یہ سنگور منت جی
 صاحب نے جواب دیا کہ اے نرکو جو پریش پیچید تیا ہر وہ ہم لوگ کھا پیتے ہیں اور ہمارا پتھہ تو اوداسی ہے اسوجہ سے ہم لوگ دیرانہ میں بسر کرتے ہیں
 ہستی اور آبادی میں قیام نہیں کرتے ہیں یہ سنگور و مہاراج نے دریافت کیا کہ اے منت جی صاحب آپ کا نام کیا ہے منت جی نے جواب دیا
 کہ ہمارا نام (سنت ترن) ہے یہ نام سنگور و مہاراج بہت خوش ہوئے اور بھائی بائے سے کہا کہ اے بھائی بائے ایسا کھرا سودا میں ہرگز نہ چھوڑنا

کیونکہ یہ نہایت گھرا سودا ہوا ایسے سودے خرید کرنے میں نقصان نہیں ہوتا ہر ایک فائدہ ہی ہو گا یہ سنکر بھائی بالے نے کہا کہ اے نانک جی صاحب تم
 جانو یا کہ لاو رام جانیں اس معاملہ میں میں کچھ نہیں جانتا ہوں کہ یہ سودا کھرا ہی یا کھوٹا بعد اسکے شگور دھاراج نے وہی روپیہ منت جی کے
 اسکے رکھ دیے اسوقت منت جی نے کہا کہ اے لڑکے یہ روپیہ ہمارے کام کا نہیں ہے کیونکہ تمہارے باپ نے بوبار کے واسطے دیا ہے اور تم فقروں کو
 کھلائے دینے ہو اور تم لوگ ابھی بچے ہو تمہارے کھیلنے کھانے کے ابھی دن میں پنج رنگ نماشہ دیکھنے کے تمہارے سن میں سب کام تمہارا بھی
 تمہارے بزرگوں کے تعلق ہو خود مختار نہیں ہو تمہارے باپ نے کسی خاص کام کو دیا ہے تم اسکو دوسرے کام میں صرف کرنے ہو انکو کیا جواب
 دو گے یہ سنکر شگور دھاراج نے فرمایا کہ سنبھلے منت جی صاحب میرے باپ کی اس روپیہ کی بابت مجھکو یہ ہدایت ہے کہ اس روپیہ کا تم کھرا سودا
 خرید کر نا پس میرے نزدیک اس سے زیادہ اور کوئی گھرا سودا نہیں ہے دنیا کے کل سودے مجھکو کھوٹے نظر آتے ہیں اس سے اچھا سودا کو
 کوئی نظر نہیں آتا ہے یہ سنکر منت جی موصوف مشعب ہو گئے اور کہنے لگے کہ اے لڑکے تیرا نام کیا ہے اور تو کون ذات ہے یہ سنکر شگور دھاراج
 جواب دیا کہ میرا نام نانک نرنکاری ہے اور کاوڑم کھتری کا لڑکا ہوں یہ سنکر منت نے جواب دیا کہ بیٹا یہ کیا کہاں نانک نرنکاری اور
 کہاں کاوڑم کھتری کا لڑکا ہے سنکر شگور دھاراج نے جواب دیا کہ اے منت جی صاحب پہلے زمانہ (ست جگ) میں میں نے نرنکاری
 بھگت کی ہے وہ بھگت ہماری پوری نہیں ہوئی ہے اور بعد اسکے زمانہ (تریتا) اور زمانہ (دواپر) میں بھی بننے نرنکاری کی بھگت کی وہ
 پوری ہوئی ایسے تب بھی ہم نرنکاری تھے اور اب بھی ہم نرنکاری ہی میں ہیں یہ سنکر منت جی نے شگور دھاراج کی زبان فیض رحمان سے سنی تب کہا کہ اے نانک جی
 اچھا ہوا لگو تب شگور دھاراج نے کہا کہ میں کیا مانگوں صرف ایک نرنکاری ہی مانگتا ہوں تب تو منت جی نے جواب دیا کہ اے نانک لے آپ
 نرنکاری ہی ہو رہا ہے اور ہم اور تو کیا دو میں خیر اب ایک کام کر کہ روپیہ تو ہمارے کام کا نہیں ہے کیونکہ یہ دھات ہے اور دھات پر ہم ہاتھ نہیں
 لگاتے میں پس بہتر ہے کہ اس روپیہ کی جنس خرید لاؤ تو ابدتہ فقروں کا بھوجن بنجاوے اور یہ لوگ کھایوں یہ سنکر شگور دھاراج مع بھائی بالے
 کے روپیہ اٹھا کر ایک گانوں کی طرف گئے اور وہاں سے جنس خرید لائے بننے - آٹا - دال - شکر - گھی - دودھ - برتن - لکڑی - غرض کہ
 سب سامان لا کر رکھ دیا اور سنتوں کو تمنا ٹیکا اسوقت منت جی نے کہا کہ اے نانک جی تم آپ ہی نرنکاری ہو یہ نانک روپ خود نرنکار نے
 دھارن کر کے تم میں پرگٹ ہوا ہے یہ امر مجھکو بخوبی یقین آگیا ہے کیونکہ اے نانک جی ان سادھوؤں کو سات دن ہو گئے کہ ہاں ان لوگوں کو بھوجن
 نہیں ملا تھا آج نرنکار نے تمہارا روپ دھارن کر کے یہ بھوجن پہونچایا ہے یہ لکھ کر پھر منت جی صاحب سے شگور دھاراج مع بھائی بالے رخصت ہو کر
 اپنے گھر کو چلے اسوقت شگور دھاراج نے تمنا ٹیکا اور مع بھائی بالے کے وہاں سے اٹھ کر جلدیے بعد تھوڑی دیر کے کہ جب شگور دھاراج وہاں
 سے رخصت ہو گئے تب ایک سادھو نے آکر اپنے منت جی سے پوچھا کہ اے منت جی صاحب اس لڑکے کی آپ نے بہت تعظیم کی اور بڑا ادب کیا
 کیونکہ اس لڑکے کے خیال سے آپ نے اس چھوڑ دیے اور اٹھ بیٹھے اور اسقدر جلد اس لڑکے کو رخصت بھی کر دیا اور مجھکو اسکے طرز طریقہ سے معلوم
 ہوا تھا کہ اسکی دلی خواہش حضور کے پاس رہنے کی تھی یہ سنکر منت جی صاحب نے جواب دیا کہ اے سادھو جی وہ لڑکا نہیں ہے میری دانست
 میں وہ آپ ہی نرنکار ہی ہم سب کی خبر گیری کے واسطے نرنکار کا بھیجا ہوا آیا تھا اور مجھکو تو اسقدر جس اس لڑکے سے پہلی تھی سو پایا نہ کہ اس
 شخص سے خدمت کرانی منظور تھی اور اس لڑکے کا اقبال و جلال بڑے زور پر تھا کہ جسکی آتش نور مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتی تھی ایسے بننے
 اسکو جلد رخصت کر دیا اب سنبھلے کہ جب شگور دھاراج مع بھائی بالے کے ان سادھوؤں سے رخصت ہو کر دوہین کو س نکل آئے تب بھائی
 بالے سے شگور دھاراج پوچھنے لگے کہ اے بھائی بالے بننے یہ کیا کیا یہ سنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے نانک جی صاحب یہ روپیہ تو بچتے ہیں تو

روپیہ نہ کو رو آپ کے ہاتھ پرین نے دیدیا میں تو حساب سے صاف ہوں۔ جواب اسکے شگور و مہاراج نے فرمایا کہ اگر بھائی بالے کیا مجھ سے غلطی ہوئی ہے یہ سن کر بھائی بالے نے عرض کیا کہ اس امر کو آپ ہی جانتے یا کالورام جانیں اور میں تو آپ کا حکمی بندہ ہوں اور میں کچھ نہیں جانتا ہوں۔ غرض کہ ایسی ہی باتیں کرنے کرنے شگور و مہاراج مع بھائی بالے کے واپس تلونڈی آ گئے اور نزدیک میں ایک تالاب جو خشک تھا والد کی غلطی حکمی کے خیال سے غریب بستی کے پوشیدہ ہو رہے اور بھائی بالے اپنے مکان کو چلے آئے جبکہ یہ خبر کالورام جی کو معلوم ہوئی کہ بالے اپنے مگر واپس آیا اور گورونانک جی صاحب کا پتہ نہیں ہے شاید سفر میں انکو تنہا چھوڑ کر آپ جلا آیا ہے یہ خبر سن کر کالورام جی کو بہت تشویش ہوئی اور فوراً ہی ایک آدمی بھائی بالے کے مکان پر بھیجا کہ بھائی بالے کو جلد لاوے تاکہ اس سے گورونانک جی صاحب کا حال دریافت ہو جاوے چنانچہ وہ آدمی گیا اور بھائی بالے کو اپنے ساتھ لایا جو وقت بھائی بالے کالورام جی کے پاس آئے مکمل کیفیت ان روپیوں کی سادھوؤں کے دعوت کر دینے کی کہ سنائی یہ سن کر کالورام جی کو غصہ آیا کہ اس شخص بالے میں نے تو بھگت ہو شیار بھگت گورونانک جی کے ساتھ بھیجا تھا اور بخوبی سمجھا دیا تھا کہ میری وجہ سے یہ روپیہ ضائع نہ جا دیگا میں یہ نہیں سمجھا تھا کہ کبھی پہلی رقم میں نقصان ہوگا بلکہ فائدہ ہوگا چنانچہ اسکے برعکس یہ ہوا کہ نفع کیسی فائدہ کو کون جانور کا نام ہے اصل ہی نہ اندیشہ بھلا بالے اب تو یہ تو تفصیل کہ سننا کہ کس مقام پر اور کس طرح کیونکر روپیہ کھوایا اس وقت بھائی بالے نے جواب دیا کہ جب آپ سے رخصت ہو کر کے ہم لوگ چلے تو چلتے چلتے بارہ کوس پر پہونچے وہاں پر ایک جنگل ملا اور اس جنگل میں ایک سنت منڈی آتری ہوئی تھی اس سنت منڈی کو شگور و مہاراج دیکھ کر فوراً وہیں کے اوپر رک گئے اور روپیہ نہ کو رو مجھ سے لیکر ان سنتوں کو کھلا دیا اور مجھ سے کہا کہ میرے والد نے مجھ سے کھرا سودا کرنے کی اجازت دی ہے اور میرے نزدیک یہ سودا بہت ہی کھرا ہے لیکر ان لوگوں کو خنسنگا کر کھلا دیا اب آپ خیال فرمائیے کہ اس میں میرا کیا تصور ہے کہ جو مجھ پر خفا ہونے ہیں یہ سن کر کالورام جی نے کہا کہ خبر وہ تو بعد کو دیکھا جا دیگا۔ بالے تو جلاؤ کہ نانک جی کو تم نے کہاں چھوڑا یہ سن کر بھائی بالے نے جواب دیا کہ نانک جی صاحب میرے ساتھ ہی آئے ہیں بستی کے باہر کہیں پڑ گئے ہیں یہ لکھ کر کالورام جی کو ساتھ لیکر گورونانک جی صاحب کی تلاش کرنے کو بستی کے باہر نکلے جو وقت یہ خبر شگور و مہاراج کی والدہ کو معلوم ہوئی نہایت تشویش و فکر شگور و مہاراج کی والدہ کو بھی ہوا اور کہنے لگیں کہ آج بہت خفگی میں باہر کو گئے ہیں دیکھا چاہیے کہ نانک جی سے اس طرح پیش آتے ہیں یہ لکھ کر ادبی بی بی نانکی جی صاحبہ کو سمجھا کر فوراً دوڑا یا اور کہا کہ تمہارے والد نانک جی کے دھونڈنے کو گئے ہیں اور بہت غصہ میں ہیں اور نانکی تو جلد جاتا کہ میرے والد نانک جی کو کچھ کہنے نہ پا دیں غرض کہ آگے آگے بھائی بالے اور ان کے پیچھے بھائی کالورام جی اور سب اور سب کے پیچھے چلے سے بی بی نانکی بستی کے باہر شگور و مہاراج کو تلاش کر رہے تھے بلکہ ان لوگوں کی نگاہ پڑی کہ شگور و مہاراج دسپے بادشاہ ایک مقام پر براجمان ہیں پہلے کالورام اور بھائی بالے شگور و مہاراج کے نزدیک گئے شگور و مہاراج کو دیکھتے ہی آتش غضب کالورام جی میں بھڑک اٹھی کہ ضبط نہ کر کے اور شگور و مہاراج سے پوچھنے لگے کہ تم تو بتاؤ کہ وہ میرا روپیہ کیا ہو گیا اور تم نے کیا سودا خرید کیا شگور و مہاراج نے بی نگاہ کیے ہوئے بیٹھے رہے کچھ جواب نہ دیا تب کالورام جی کو اور غصہ زیادہ آیا اور شگور و مہاراج کے منہ پر دو طانچہ ایک اسطرت اور ایک دوسری طرف مارے اتنے ہی عرصہ میں بی بی نانکی جی صاحبہ بھی وہاں پہونچ گئیں اور کالورام جی کے ہاتھ جوڑنے لگیں اور قدموں پر سر رکھ دیا اور زبانی بھی عرض کیا کہ اب صاف کیجیے آئندہ سے اس تصور کو بھی نہ ہوگا لیکن شگور و مہاراج نے بی نگاہ کیے ہوئے بیٹھے رہے اب بیٹھے کہ بیان تو یہ امر یہی رہا تھا وہ کسی نے جا کر اسے بولا کہ ریکس فضا تلونڈی سے جا کر کہا کہ آج کالورام جی نے اپنے لڑکے کو کہ جس کا نام نانک ہو ڈنڈے سے بہت مارا ہے یہاں تک کہ جب اس کی لڑکی نانکی نام سے نہایت منت و سماجت کر کے چھوڑا یا تب چھوڑا ہوا اور بہت دیر تک ہاتھ دپیر جوڑتی رہی تب نانک کی خلاصی ہوئی یہ خبر

سننے ہی اسے بولا نے ایک آدمی اپنے لازم کو حکم دیا کہ کالورام جی کو فوراً ہی بلا لاؤ چنانچہ آدمی نے کالورام جی سے کہا کہ آپ کو اسے جی صاحب
 نے بلایا ہے اور نانک جی صاحب کو بھی ساتھ ہی لینے چلیے گا یہ سنکر کالورام جی اس آدمی سے بھی سنگور و مہاراج کی شکایت کرنے لگے کہ اسی بھائی
 اس لڑکے کو میں سکھانے سکھانے تک گیا لیکن اسکو مطلق عقل نہ آئی میری سکھائی ہوئی بات اسکے ذہن میں نہ سوائی پس ایسے شخص کو دہان کیوں
 سے چلون اس لڑکے نے میری جان نوح کر رکھی ہے یہ سنکر اس آدمی نے کہا کہ اسی کالورام جی اسے جی صاحب کا حکم ہے کہ نانک جی کو بھی ساتھ لینے آنا
 یہ سنکر کالورام جی مجبور ہوئے اور سنگور و مہاراج کو بھی اپنے ساتھ لے لیا اور اسے بولا کہ پاس جا پوچھے اسوقت کالورام جی کا غصہ جاتا رہا اور
 براگ چھوٹ گیا اسے بولا نے نانک جی صاحب کو اپنی بغل میں بٹھالیا اور پیشانی پر بوسہ لیا اور کالورام جی پر بہت تیز نگاہ سے دیکھ کر کہا کہ سنو
 کالورام میں نے یہ بات تم سے چند بار آگے بھی کہی تھی کہ نانک جی صاحب سے تم کبھی سخت کلامی سے نہ پیش آنا اور انکو کبھی خیال میں بھی اپنا لڑکا
 نہ سمجھنا لیکن تم نے میرے کہنے کو کچھ بھی خیال نہ کیا اور نہ اپنی کچھ قدر جانی بلکہ برخلاف میرے کہنے کے تم نے آج انکو اس قدر مارا ہے کہ اکثر لوگ جو
 اس راستہ ہو کر بھی نکلے ہیں وہ لوگ بھی ترس کھا کر کہتے تھے کہ آج کالورام جی نے نانک جی کو نہایت بے دردی سے مارا ہے کہ اگر انکی لڑکی بی بی
 نانکی نہ آجانی تو نہیں معلوم کہ کیا کرنے اسی بیجاری نے آکر چھوڑا یا تب چھوڑا اور نہ چھوڑنے ہی نہ تھے غرض کہ تم انکے ساتھ آج اسطرح سے پیش
 آئے ہو کہ دیکھنے والے بھی نہایت افسوس کرتے تھے اسی کالورام جی نہایت افسوس کا مقام ہے کہ تم نے نہ ہمارے کہنے کو خیال کیا و نہ میرا
 کچھ ڈر کیا اور نہ لڑکے کی محبت کی یہ بھی نہ سمجھا کہ میرے ایک ہی اولاد ہے اسی کالورام جی یہ حرکت تمھاری شیطانی ہوئی ہے نہ کہ انسانی بیج تو یہ ہے کہ
 گوردانک جی صاحب تمھارے گھر کے لائق ہی نہیں ہیں اور تمھارے اپنے اوپر کمال افسوس ہوتا ہے کہ میں خود انکی خدمت کے لائق نہیں ہوں اسوجہ
 سے اپنے گھر پر رکھ نہیں سکتا اور قبول شخصے کہ جبکہ انکو اپنے من سے فراہوشی اور تن سے بیہوشی پر تیب دوسرے کے کہنے سننے کو کب اثر ہو سکتا
 ہے پس تم جو کچھ انکے ساتھ کرتے ہو اچھا نہیں کرتے ہو انکو جس قدر تم تکلیف دیتے ہو بہت بچا کرتے ہو اسی کالورام جی تم اپنے دل میں یہ یقین
 ماننا کہ جس قدر چوٹ گوردانک جی صاحب کے جسم پر لگی ہے وہ سب میرے جسم پر لگی ہے کیونکہ یہ شخص بڑا اقبال در آدمی اور دلی اقدار پیدا ہوا ہے
 یہاں تک اسے صاحب کو رنج ہوا کہ وہ کالورام جی سے باتیں تو کرتے تھے لیکن انھوں سے آنسو نکلنے تھے غرض کہ اسے بولا کہ اگر تمھارا
 نہ تھا اور سنگور و مہاراج کو گلے لگائے بیٹھے رہے اسقدر غصہ کالورام پر اسے بولا صاحب کا تمھارا کانپتے تھے بعد تھوڑی دیر کے کالورام
 جی سے پھر اسے صاحب موصوف نے کہا کہ اسی کالورام جی آج تک میں تم سے کبھی سخت کلامی سے بھی نہیں پیش آیا لیکن آج تم سے میں یہ کہنا
 ہوں کہ تم کو لازم نہ تھا کہ تم نانک جی صاحب سے اسطرح پیش آئے اور ایسا مارنے کہ منہ پر طمانچہ کے دلع پڑ گئے ہیں بیج ہے کہ تم نے جلدی کا کام کیا ہے
 یہ کلام سنکر کالورام جی بہت خوفناک ہوئے اور کہنے لگے کہ اسی صاحب جی صاحب میں نے کیا ایسا قصور کیا ہے کہ جسکے عوض میں حضور اسقدر
 ناراض ہیں اب اسکی کیفیت حضور مجھ سے سنیں کہ اس لڑکے کو میں نے بار بار سمجھا یا اور ہر طرح پر سکھایا لیکن اسکے دل پر کچھ اثر نہ کیا
 آخر کار میں بھی تنگ آ گیا ایک دن بہت سہولیت کے ساتھ میں نے اس سے کہا کہ اسی نانک جی میرے گھر میں نہیں ایک ہی لڑکے ہوا اور اب تم
 ہوشیار ہو کر سن تیز کو پوچھو کہ کچھ اپنا کام دیکھو اسطرح سے سمجھا بچھا کر انکو میں نے مبلغ مثلہ روپیہ دیئے اور سہراہ انکے بھائی باسے کو کر دیا
 اور شیب و فرار و نما کے بت سے بتا دیئے اور یہ بھی ہدایت کی کہ بہت کھرا سودا خرید کر بنا باوجود ایسی بہایت کے انھوں نے روپیہ نہ دیا کہ
 فقیر دن کو کھلا دیا اب حضور ہی فوراً کریں کہ جس دن سے یہ پیدا ہوئے ہیں اسوقت سے اور اسوقت تک کتنی ہی مرتبہ اس شخص نے گھر
 آجا کر دیا لیکن میں انکے خیال کرتا تھا کہ اسکے سن کا قصور ہے اسی واسطے اس مرتبہ انکو بہت ہوشیار کر دیا تھا اور ہر طرح سے سمجھا بچھا دیا تھا

کہ دیکھنا یہ روپیہ خراب نہ کرنا اگر تم ایسا کرو گے تو پھر کبھی نہ پاؤ گے ورنہ اس سے زیادہ تم کو واسطے تجارت کے دیا جاویگا لیکن پھر بھی انھوں نے
 وہی حرکت کی کہ بیان سے روپیہ بچا کر فقیر کو کھلا دیا حالانکہ بھائی بالے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ ایسا مقام تھا کہ پانی تک بسر نہ تھا اس مقام پر کچھ لوگ
 پہنچے تھے اُن سے یہ شخص خود ٹکڑا اور ان لوگوں سے مغلسی کو دریافت کر کے کھلا دیا یہ کل کیفیت بھائی بالے کے زبانی تو سننے میں آئی لیکن اسنے اپنے
 منہ سے اسوقت تک کچھ اقرار خواہ انکار نہیں کیا بلکہ گھر بھی چھوڑا بالے تو اپنے مکان کو واپس آیا لیکن یہ برعکس اُسکے باہر ہی رہ گیا جبکہ میرے
 مکان تک یہ خبر پہنچی کہ بالے واپس آیا اور نانک جی کو ساتھ نہیں لایا تب مجھ کو زیادہ فکر ہوئی اسوقت بالے کو بلا کر کل کیفیت دریافت کی یہ
 سننے ہی سے بولا جی صاحب موصوف نے بھائی بالے کو بھی بلا بھیجا چنانچہ بھائی بالے فوراً ہی حاضر ہوئے اور کل واقعہ کھرے سودے کا
 کہنا یا بعد سننے اس کیفیت کے اسے بولا صاحب کا ورام جی کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے ورام جی تمہاری تقدیر بڑی کمزور ہے
 اب مجھ کو معلوم ہوا کہ تمہاری سب ابد ہی بڑی ہی کمزور ہے کیونکہ تم نانک جی صاحب کی قدر نہیں جانتے ہو تمہاری وہ مثل ہے کہ جیسے کسی نافع آدمی کے
 پاس پارس بچہ ہو اور وہ اُسکی قدر نہ جانتا ہو ایسے اُس بچہ کو بھی عام طور کا پتہ خیال کر کے بھلا جلی سے بھیکہ مانگتا ہو اور اس بچہ کو معمولی
 پتھر سے کسے قدری کے ساتھ بھینک دیوے یا بون بھونے جیسے کسی نامہمج کے ہاتھ میں آجی جو اہرات لگے اور وہ اُسکی قدر نہ جانتا ہو سوچ
 سے وہ مصلح ہی بنا رہے تو اُسکو بجز اُسکی بد قسمتی کے اور کیا کتنا چاہیے پس اس طرح یہ تمہاری تقدیر پھر ہی مجھ کو افسوس آتا ہے اور میرا جسم مسلمان
 کا ہے ایسے میں انکی خدمت مطلق کر نہیں سکتا ہوں اسی خیال سے آپ کو اپنے مکان پر رکھ نہیں سکتا کہ وہ انکا جسم ہندو کا ہے اور ہم مسلمان
 فرق از زمین تا آسمان اے ورام جی تمکو دین دولت کی بڑی خواہش ہے اسی خیال سے میں تم کو اجازت دیتا ہوں کہ جس قدر اسکے معارف
 کے واسطے خرچ کی ضرورت ہو میں تم کو بڑی خوشی سے اجازت دیتا ہوں کہ تم میرے خزانہ سے بھلاؤ یہ لکھ کر ایک لازم کہ جس کا نام (امید)
 تمہارے جی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اندر سے مبلغ عیش روپیہ کا ورام جی کو ابھی لاوے چنانچہ لازم مذکورہ اندر گیا اور یکم صاحب سے اس جی صاحب
 کے نام سے مبلغ عیش روپیہ اندر سے لا کر کا ورام جی کے ہاتھ میں رکھ دیا اسوقت کا ورام جی نے روپیہ لینے سے انکار کیا اور دست بت عرض کیا کہ
 حضور یہ روپیہ میں کس طرح ڈون بجاؤں اسکے واسے بولا رنے کہا کہ آپ یہ روپیہ ہمارے بھی کام کا نہیں رہا مجھ کو تو کمال ہی افسوس ہے کہ نانک جی صاحب کے
 مکان پر تمام ہی نہیں کر سکتے ورنہ میں آپ کو اپنے پاس سے ایک دم کو بھی جہان نہ کرنا افسوس انکی قدر نہیں جانتے ہو کہ انکو کس طرح سے رکھنا چاہیے اور
 رانے کس طرح سے پیش آنا چاہیے یا انکی کس طرح خدمت کرنی چاہیے خیر میں اپنی طرف سے نانک جی صاحب کو تمہارے سپرد کرتا ہوں بعد اسکے اس
 امر کی بحث پیش ہوئی کہ کا ورام جی تو وہ مبلغ عیش روپیہ لیتے نہ تھے اور اسے بولا صاحب واپس نہ لیتے تھے مگر رسد کر کا ورام جی نے عرض کیا
 کہ جناب اسے جی صاحب یہ روپیہ کس کا ہے اور یہ ٹرکا کس کا ہے یہ سب کچھ حضور ہی کی بدولت ہے اور یہ بات بھی حضور پر ظاہر ہے کہ اس قدر روپیہ سے
 میں کچھ غریب نہ ہو جاؤنگا صرف انکے بے بھیمتا نہ جو کچھ کیا گیا تھا کیا تھا تاکہ آئندہ سے ایسی غلطی نہ کریں ورنہ ان روپیوں کی حقیقت ہی کیا
 ہے یہ شکر اسے بولا رنے جواب دیا کہ خبر کچھ ہو اسو ہوا اے ورام جی اب یہ روپیہ تم لے لو اور جب تک نانک جی صاحب کی عمر اس قابل نہ ہو
 کہ یہ اپنی قوت بازو سے کچھ پیدا کریں تب تک انکی خدمت میں کہہ دوں گا اور انکے پیٹے مصارف میں اپنے خزانہ سے دوں گا جو اب اسکے پھر کا ورام جی
 سندہ عرض کیا کہ حضور اپنے جی میں سوچیں کہ یہ روپیہ میں کس طرح سے لون اور میرا اسکے لینے کا حق کیا ہے یہ شکر پھر اسے بولا رنے جواب دیا کہ ہمارا
 خزانہ میں تو اب روپیہ جمع ہی نہیں ہو سکتا ہے اسوجہ سے یہ روپیہ تمکو ضرور ہی لینا چاہیے آخر کار جب کا ورام جی نے از حد انکار کیا اور
 اسے جی صاحب نے از حد اُسکے لینے کے بارہ میں اصرار کیا چند بار کہا بلکہ حد بار انکار و اصرار دونوں طرف سے جب ہوئے تب یہ بات

طر پائی کہ کالورام پر روپیہ آپ نے لیون چنانچہ کالورام جی کو مجبوراً وہ روپیہ لینا پڑا گو کہ کالورام جی نے وہ روپیہ اسوقت لے لیا لیکن دل میں نہایت ہی پس و پیش رہا کہ کیا کرنا چاہیے پھر اسے بولاجی صاحب نے مکر کر کہا کہ اس کالورام جی آج سے جو صرفہ نانک جی صاحب کی ذات خالص کا ہونا ہے میرے بیان سے بجا بکار و نانک آپ کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہو اور پہلا حساب بھی کر لو کہ جتنی دفعہ ان کی وجہ سے تمہارا ہوا ہو وہ بھی ہم سے سب اپنا بیباق کر لو کیونکہ تم روپیہ کے ترے طالب ہو اور آئندہ سے کبھی ایسے ست و صدم آدمی کو لینے نانک جی صاحب کو کہ خاص پر میرے پیار میں تم کسی طرح بے عنوانی سے پیش نہ آؤ ورنہ اس بیعت کی باتیں ایک عرصہ تک رہیں راسے بولاجی صاحب کالورام جی سے بیٹھے کہنے تھے کہ اس کالورام جی یہ نانک جی صاحب کی ذات اس سنسار کے آدھار کے واسطے جو جسم انسانی رکھتا تھا اسے گھر میں نازل ہو گیا جن یہ نانک جی صاحب تو پورے سنت ہیں انکو کبھی ہرگز مرکز تکلیف ہونے نہ پادے یہ سنکر کالورام جی بہت شرمائے اور راسے جی صاحب سے رخصت ہو کر اپنے گھر چلے آئے اب جبکہ روگ نصیبہ تلونڈی کے تھے کالورام جی کو انگشت نمائی کرنے لگے اور کہنے لگے کہ دیکھو تو بھائی کالورام جی کو کیا ہو گیا ہے کہ پہلے تو نردی سر پہ ہو کر اپنے رشکے نانک جی صاحب کو بہت بید روی سے مارا اور جبکہ راسے بولاجی صاحب نے روپیہ یادہ کیا اپنے گھر لے آئے غرض کہ یہ بات زبانزد خلائق ہوئی تو ایک دن کالورام جی نے راسے بولار کے پاس پھر مع روپیہ کے حاضر ہو کر عرض کیا اور قدموں پر گر کر پڑے اور کہا کہ اس روپیہ کو حضور واپس لے لیون ورنہ زمانہ بھر میں میری ہنسی ہوگی بجا اب اسکے راسے بولار نے کہا کہ امی کالورام جی یہ روپیہ ہنسنے تم کو نہیں دیا بلکہ جھک کر تو گور و نانک جی صاحب کا قرضہ ادا کرنا تھا وہ دیا ہے اس وجہ سے آپ پر روپیہ قرضہ کا میں پھر کیونکر دے سکتا ہوں یہ سنکر پھر کالورام جی نے عرض کیا کہ امی راسے جی صاحب بھلا اس رشکے کے پاس روپیہ کہاں تھا کہ جو آپ کو قرض دینا یہ سب آپ کی بندہ پر دوری ہے کہ جو اس طرح پر آپ فرماتے ہیں یہ سب آپ کے ریسائے مزاج کی غاصبت ہے یہ سنکر پھر راسے بولار صاحب نے جواب دیا کہ اس کالورام جی نکو اس بات کی مطلق خبر نہیں ہے کہ جتنی دولت اس سنسار میں کیا بلکہ دونوں جان یعنی زمین و آسمان میں ہر وہ سب انھیں نانک جی صاحب کے قدموں کی برکت ہے غرض کہ بنی نانک جی صاحب ساری دولت دین و دنیا کے مالک ہیں جتنی کہ میرے گھر میں تر و نقد و اسباب و گھوڑے ہاتھی و زچہ وغیرہ ہیں وہ سب انھیں کی قدموں کی برکت سے ہیں بلکہ میرا دل اعتقاد ہے کہ انھیں کا دیا ہوا میں کھاتا ہوں اور میری کیا اصل تھی کہ میں آپ کو کچھ دیتا اس کالورام جی یہ سارا سنسار انھیں کا دیا ہوا کھاتا ہے یہ بات سنکر جبکہ روگ وہاں بیٹھے تھے سب کو حیرت ہو گئی اور سب کو یقین آگیا کہ سنگور و مہاراج یعنی نانک نرنکاری کے جسم میں بڑا اوتار بھاری پریش خودی و صانع کر کے پرگٹ ہوا ہے۔

آگے ساکھی جے رام ملٹی کی سنگور و مہاراج کے ساتھ ہوئی

نمبر ۱۲

ایک زمانہ میں کہ مینہ چیت خواہ بیسا کہ کا تھا مسمی جے رام جی صاحب کہ جنکا گو تر ملٹی مشہور تھا اور جنکے ساتھ شادی بی بی نانکی جی صاحبہ کی ہوئی اور وہ سلطان پور کے رہنے والے تھے کسی چیز کی خریداری کے واسطے بقام تلونڈی کہ جہاں سنگور و مہاراج گور و نانک جی صاحب کا مکان تھا آئے اور اپنے خرید و فروخت کے کام میں مصروف ہوئے ایک دن کا واقعہ یہ ہوا کہ جے رام جی صاحب موصوف راسے بولار رئیس نصیبہ تلونڈی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے راسے جی نے دریافت کیا کہ جے رام جی تمہاری شادی ہو گئی ہے یا نہیں یہ سنکر جے رام جی نے جواب دیا کہ ابھی نہیں ہوئی ساتھ اسکے یہ بھی جی رام جی نے کہا کہ اس نصیبہ میں ہماری قوم کے بہت گھرا باد ہیں اگر اس نصیبہ میں شادی ٹھہر جائے

تو ہم منفرد کر لیونگے اگر حضور کی کچھ توجہ اس معاملہ میں ہو تو میں نہایت مشکور ہوں گا یہ مشکور رہے گی صاحب نے جواب دیا کہ ہاں اس قصہ میں
 تو اکثر قوم کھتری بدی زیادہ رہتے ہیں اگر اُن سے تمھاری رشتہ داری ہو سکتی ہو تو کیا مضائقہ ہے تم بھی کوشش کریں گے اور اگر رشتہ ہی نہیں ہوتا
 ہو تو پھر دوسری ہوجے رام جی کے پاس ایک برہمن کہ جس کا نام (ندھا) تھا ملازم تھا اُس سے جی رام جی نے بلا کر دریافت کیا کہ تم تو ہماری قوم کے
 رشتہ داریوں سے بخوبی واقف ہو ہمارے خاندان کی نسبت و رشتہ داری بیدی کھتریوں میں ہو سکتی ہے یا نہیں یہ مشکور اُس برہمن نے جواب دیا
 کہ اکثر بیدی کھتریوں میں آپ کے خاندان کے رشتہ دار ہاں موجود ہیں اور برابر ہوتی ہیں جو وقت یہ بات راسے بولار نے سنی خیال کیا کہ یہ
 شخص جس کا نام ہے رام جی کو ایک سا ہو گا رادی ہو اور کاٹورام جی کہ ہمارے دربار کا کاروبار کرتا ہو اُس کے ایک دختر ہے اگر اس شخص کے ساتھ
 اس دختر کی نسبت ہو جاوے تو بہت عمدہ بات ہے بعد دو ایک روز کے راسے بولار صاحب نے کاٹورام جی سے پوچھا کہ ایسا کاٹورام جی ہے رام
 کھتری کا کوثر پلٹی کے لقب سے ہو اور تمھارا کوثر بیدی کھتری مشہور ہو تمھاری اور اُنکی شادی دیاہ آپس میں ہو سکتی ہے یا نہیں یہ مشکور کاٹورام
 جی نے جواب دیا کہ جی ہاں ہو سکتی ہے اور برابر ہوتی ہے بعد اسکے کاٹورام جی نے راسے صاحب کے اشارہ کو سمجھا کہ شاید بی بی نانکی جی صاحبہ
 کے واسطے راسے صاحب نے یہ گفتگو فرمائی ہے جواب دیا کہ جی ہاں لیکن ہماری قوم کا کچھ عجیب دستور ہے کہ شادی کا پیغام سنجاب پسر ہوتا ہے نہ کہ ان کا
 دختر اور یہ رواج سلف سے ہے کہ لڑکے ہی کی طرف سے پیغام آتا ہو اور بلا اس امر کا یہاں تک رواج ہو گیا ہے کہ اگر کسی دختر کی طرف سے شادی کا
 پیغام بھیجا جاوے تو خوب نہیں بلکہ معیوب سمجھا جاوے چنانچہ اسی حضور کے اشارہ کو میں بخوبی سمجھ گیا حضور کی تجویز میری سبکدوشی کا باعث
 ہو لیکن رواج ملک و خاندان سے مجھ پر کیا بلکہ غدواری ہے یہ مشکور راسے بولار صاحب نے جواب دیا کہ ایسا کاٹورام جی دختر کا بار سب کے سر پر
 برابر ہوتا ہے کیا ایلہ و کیا غریب خیر و کھیا جاوے گا آخر کار ایک دن کاٹورام جی بھی وہاں موجود تھے اور جے رام جی بھی بیٹھے تھے اُس وقت راسے بولار صاحب
 نے جے رام جی سے چپکے سے کہا کہ اپنے برہمن ملازم کہ جس کا نام (ندھا) ہے کاٹورام جی سے اُسکی زبانی اشارہ و کنایہ کچھ کھلاؤ تو سہی یہ مشکور
 جے رام جی نے (ندھا) برہمن سے کہ کہ آج کاٹورام جی سے کہ اس وقت موقع بھی بہت اچھا ہے کچھ ذکر کرو تو سہی چنانچہ وہ دن سنبھلنے لگے شنبہ کا
 تھا اور قریب دیر پہر دن کے باقی تھا (ندھا) برہمن نہ کہ راسے کاٹورام جی سے کہا کہ اے محتاجی آپ بھی کھتری ہیں اور جے رام جی بھی کھتری
 ہیں آپ کو واجب ہے کہ جو کچھ جے رام آپ سے درخواست کریں اُسکو آپ قبول فرمائیے یہ مشکور کاٹورام جی نے جواب دیا کہ ہاں جو کچھ وہ کہیں یا تم کہو وہ
 میں سنوں تو سہی یہ مشکور راسے بولار جی صاحب بول اُٹھے کہ ایسا کاٹورام جی بھلا تم اس بات کو غور تو کرو کہ ایسی بات ہے رام جی اپنے منہ سے
 کہہ کر کہہ سکتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو کچھ یہ برہمن یعنی (ندھا) جے رام جی کا ملازم کہہ رہا ہو وہ گویا انھیں کی تقریر ہے یہ مشکور کاٹورام
 جی نے جواب دیا کہ ایسا جے صاحب آپ کا ارشاد سمجھو بس و چشم قبول و منظور ہے قصہ مختصر آئندہ ماہ بیساکہ پر شادی مقرر ہوئی جس جو وقت
 ساعت معہودہ شادی کی آئی بہت دھوم دھام سے بی بی نانکی جی صاحبہ کی شادی جے رام پلٹی کے ساتھ ہوئی اور شادی ہی میں بی بی نانکی
 جی صاحبہ رخصت ہو کر اپنی سسرال کو تشریف لے گئیں بعد کچھ عرصہ کے ایک روز کاٹورام جی نے گورونانک جی صاحب سے کہا کہ سلطانپور
 جا کر بی بی نانکی جی صاحبہ کو رخصت کرالو یہ مشکور گورونانک جی صاحب نے پہلے تو انکار کیا لیکن جب کاٹورام جی نے بہت سا امرار کیا
 تو اور سمجھا یا کہ اے بیٹا سوا سے تمھارے اور کون ایسے کام کو جاسکتا ہے اپنی ہمیشہ کو جا کر رخصت کرالو اور سب طرح پر والدہ نے بھی بہت کچھ کہا
 کہ تم کو ضرور سلطانپور جانا چاہیے کیونکہ جو دنیا کے مراسم میں اُنکو ضرور ہی کرنا چاہیے بعد اسکے کاٹورام جی کے منہ سے نکلا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم کو
 میں انھیں کے پسر بھی کروں غرض کہ جو کچھ مراسم رخصت کے تھے سب سامان و تیر بھائی بالے کہ جسے شکر و مہاراج سے زیادہ محبت تھی

انکو بھی ساتھ کر پا چنانچہ سنگور و مہاراج مع بھائی بالے کے سلطانپور کو تشریف لیگئے اور جیوت سنگور میں پہنچے بی بی نالکی جی صاحبہ نے
 وینو جے رام جی صاحبہ نے بہت خوشی منائی اور کمال خاطر داری سے پیش آئے اور صبح اُسکے سنگور و مہاراج کے واسطے
 رخصت کرانے بی بی نالکی جی صاحبہ جے رام جی سے درخواست کی کہ جواب اُسکے جے رام جی نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ آپ بھی یہیں
 تشریف رکھیں اور اپنی ہمیشہ کو بھی یہیں رہنے دیجیے مجھکو تو تم دونوں کو یہیں رکھنا منظور ہے جواب اُسکے سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ
 بستر جو آپ ارشاد فرمائیے اُسکی تعمیل میں مجھکو کیا غدر ہے لیکن اس مرتبہ مجھکو مع ہمیشہ صاحبہ کے اجازت دیجیے تاکہ والدین کی ناخوشی کا
 باعث نہ ہو اور جناب ہمیشہ صاحبہ بھی سب لوگوں سے ملاقات کر آویں پھر جو کچھ حکم ہوگا اُسکی تعمیل کی جاوے گی یہ سنکر جے رام جی اندر
 مکان کے آئے اور بی بی نالکی جی صاحبہ سے کہا کہ تمہارے بھائی تمہاری رخصت کے بارہ میں درخواست کرتے ہیں یہ سنکر بی بی نالکی
 جی صاحبہ نے کہا کہ جو آپ کی مرضی ہو وہ کیجیے لیکن میری بھی مصلحت یہی ہے کہ اس مرتبہ مجھکو رخصت کر دیجیے تاکہ والدین و دینر بھائی کی خوشی
 کا سبب ہو جاوے اور یہ لفظ کہنے کی نوبت نہ آئے کہ میں بغیر رخصت کے واپس چلا آیا اگر ایسا ہی ہو تو جلد رخصت کرانے کا بیٹا سوچا
 اور بھی کتنی ہون کہ اکثر میں دہان کی بابت خواب دیکھا کرتے ہوں قطع نظر اسکے مجھکو بارہا اس بات کا تجربہ ہو چکا ہے کہ اکثر جو میرے بھائی
 کے منہ سے نکل گیا ہے وہ بیشک و شبہ و سیاہی ہو گیا ہے اسلئے اس بارہ میں آپ سے میں مکرر عرض کرتی ہوں کہ مجھکو اجازت جانے کی
 میرے بھائی کے ساتھ دیجیے ایسا نہ ہو کہ میرا بھائی کچھ کہے کہ اُسکے یہ باتیں سننے ہی جے رام جی نے بی بی نالکی جی صاحبہ کی رخصت فوراً
 منظور فرمائی اور بعد اسکے پوچھا کہ کب تک آنا ہوگا جواب اُسکے بی بی نالکی جی صاحبہ نے کہا کہ جب آپ اُس وقت آئے مجھکو بھی ساتھ لیتے آئیے
 کیونکہ یہ مقام ایسا ہے کہ بغیر لائے ہوئے خود میرا آنا تو مناسب ہی نہیں ہے خیر بعد ان سب باتوں کے بی بی نالکی جی صاحبہ ہمراہ گورداناک جی صاحبہ
 مع بھائی بالے سلطانپور سے رخصت ہو کر بمقام (توندی) تشریف لائیں اور اپنے والدین سے اگر ملین یہ خبر اسے بولار جی صاحبہ کو
 بھی پہنچی کہ گورداناک جی صاحبہ اپنی ہمیشہ کو رخصت کر کے واپس آگئے ہیں چنانچہ اسے جی سو صوف سنگور و مہاراج کو اپنے اعتقاد
 کے موافق ہمارے قدموں میں ہوئے اور عرض کیا کہ اگر نالک جی صاحبہ جلد رخصت ہو جائیں تو اسکا حال بہتر ہوگا آپ کے قدموں میں ہی برکت سے
 حاصل ہے بعد اسکے سنگور و مہاراج اپنے اسی نہ نکار کی جھگت میں مشغول و موقوف ہوئے آخر کار ماہ چیت و مہاک کے دن جب پھر آئے
 تو جے رام پتی جی صاحبہ برائے تجارت جیسا کہ ہمیشہ آئے تھے تشریف لائے اور اپنا تجارت کا کام شروع کیا جب کہ تجارت کا کام ختم
 ہو گیا اور جے رام جی کا امادہ واپس جانے کا ہوا تو اسے بولار نے جے رام جی کی دعوت کی اور اپنی خوشی ظاہر کی اس وقت جے رام جی
 نے عرض کیا کہ میں بھی کسی خدمت کا امیدوار ہوں کہ کچھ خدمت مجھ سے بھی پیداوے جواب اُسکے اسے بولار نے کہا کہ ای جے رام جی
 آپ کے شکر کا تو رام جی کا فراج نہایت سخت ہے اور گورداناک جی صاحبہ سادھو آدمی ہیں اکثر انکے ساتھ بھی کا تو رام جی اُس طرح جیسے کہ غرض
 سے پیش آئے ہیں گورداناک جی صاحبہ کے ساتھ بھی پیش آئے ہیں اور مجھکو بوجہ انکے سادھو ہونے کے یہ امر ناگوار گذر تا ہے لیکن کیا کروں
 کہ میں اپنے پاس انکو رکھ نہیں سکتا اسلئے میں مصلحتاً تم سے کہتا ہوں کہ گورداناک جی صاحبہ کو آپ اپنے پاس رکھیں کیونکہ گورداناک جی صاحبہ
 خدا کی عبادت میں زیادہ دل لگانے ہیں اور کا تو رام جی انکو اس کام سے ہٹانے میں اسلئے میں یہی چاہتا ہوں کہ گورداناک جی صاحبہ
 آپ ہی کے پاس رہا کریں اور بہتر ہو گا کہ وہاں آپ کی صحبت میں کوئی کام بھی کیجئے یہ سنکر جے رام جی نے کہا کہ اسے جی صاحبہ یہ کوئی
 بات ہے بلکہ بہتر ہو گا کہ گورداناک جی صاحبہ اسی مرتبہ میرے ساتھ چلیں اور میں انکی شادی کی بھی فکر کروں گا یہ سنکر اسے بولار نے جواب دیا

کہ اسی جے رام جی اب اس وقت تمہارے ساتھ گورداناک جی صاحب کا جانا مناسب نہیں ہے اگر تم اس بات کو منظور کرتے ہو تو میں
بعد ایک ماہ کے گورداناک جی صاحب کو تمہارے پاس بمقام سلطان پور بھیج دوں گا لیکن اس امر کا خیال رکھنا کہ انکو کسی کاروبار دنیاوی میں
بھی لگا دینا تاکہ انکو کسی سے کچھ واسطہ نہ رہے یہ سنکر جے رام جی نے تسلیم عرض کیا اور اپنا مکلا وہ بیٹے گونا یا سکر بی بی نانکی جی صاحبہ کو نصبت
کرا کے سلطان پور کو گئے۔

آگے ساکھی گوردھاراج سے اور ایک اہیت سے جو بائیں ہونین وہ چلی

نمبر ۱۳

جب گورداناک جی صاحب کی عمر میں برس کی ہوئی جلت کے اودھار کرنے والا بیدی کھری کی کل میں پور ناشی کا پورا چندرمان کر دھرم
کا پریش کیا کرتے تھے ایک دن کا واقعہ یہ ہوا کہ ایک اہیت فقیر شہر کے باہر آؤ گورداناک جی صاحب نے جب سنا کہ کوئی فقیر شہر کے باہر آؤ اتر آئے اسکے
پاس گئے اتفاق وقت سے گورداناک جی صاحب کے ہاتھ میں ایک لوٹا از قسم گڑا اور ایک انگشتری طلائی تھی جب کہ اس فقیر کے پاس سنگور و مہاراج
پر پکے تو اس اہیت فقیر نے سنگور و مہاراج سے دریافت کیا کہ کیوں تیرا نام کیا ہے اور تو کون ذات ہے یہ سنکر سنگور و مہاراج نے جواب دیا کہ
اے ساو جی نام تو میرا نام نرنکاری ہے اور غوثیت میری کھری ہے یہ سنکر اس فقیر نے کہا کہ اے نانک نرنکاری تم بھی نرنکاری ہو اور میں بھی
نرنکاری ہی کا ہوں اسوج سے تم میں اور مجھ میں کچھ فرق نہیں ہے جواب اُسکے گوردھاراج نے فرمایا کہ دراصل کچھ فرق نہیں ہے یہ کہہ کر اور اس فقیر کو
اپنی روشنی میری سے اپنی انگشتری طلائی و نیز وہ لوٹا بیٹھے گڑا نور آئی دید با اسوقت پر فقیر نے کھانے کا اب بہ دونوں چیزیں بھوکھو بیچ گئی ہیں
انکو آپ اپنے ہی پاس رہنے دیجیے اسوقت سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ اے دو با جی دی ہوئی چیز کو واپس لینا مثل اُسکے ہے کہ بقول شخصہ کہ ٹھوک
منہ سے گرا کر اسکو پھر نہ من لینا جو لوگ دی ہوئی چیز واپس لینے ہیں بعینہ وہی کہتے ہیں یہ سنکر پھر اس فقیر نے کہا کہ اے نانک نرنکاری تم
اصلی ہی نرنکاری ہو اور تم تو فعلی نرنکاری میں یہ سنکر سنگور و مہاراج نے کچھ جواب نہ دیا اور کھڑے ہو گئے اور اس فقیر سے رخصت ہو کر اپنے
مکان کو چلے آئے اور اسطرح وہ فقیر وہ دونوں ہتھیاے بیٹھے انگشتری طلائی اور گڑا لیکر روانہ ہو گیا جسوقت سنگور و مہاراج گھر پہنچے تو
کا لورام جی نے دریافت کیا کہ اے نانک جی تمہارے ہاتھ میں لوٹا از قسم گڑا تھا کہاں بھول آئے یہ سنکر سنگور و مہاراج نے کچھ جواب نہ دیا
خاموش ہو رہے انکی خاموشی سے کا لورام جی کو غصہ آبا اور کہنے لگے کہ اے نانک اب تم میرے گھر سے نکل جاؤ کیونکہ میں نے تم کو بہت کچھ سمجھایا
لیکن تم نہ سمجھے ہمارا کہنا تمہارے دل پر مطلق اثر نہیں کرتا اور افسوس یہ ہے کہ میرا ہی تو تم نقصان کرنے ہوا اور مجھی کو ہر لوگ قائل کرنے میں
یہاں تو یہ گفتگو ہو رہی تھی وہاں اسے بولنا صاحب کو کسی نے جانبر کی یہ سنکر اسے صاحب نے ارشاد فرمایا کہ کوئی آدمی جا کر کا لورام جی کو
جلد بلاؤ چنانچہ ایک آدمی گیا اور کا لورام جی کو نور آئی بلالایا جسوقت کا لورام جی اسے صاحب کے پاس پہنچے اسے صاحب نے کہا کہ
کہ کا لورام کیا حال ہے کا لورام جی نے جواب دیا کہ حضور میرا تو اب کیسین ٹھکانا نہیں ہے نانک اپنے فعل سے باز نہیں آتا ہے اور برعکس اُسکے
مجھی کو ہر ایک شخص اٹ پیر کے سمجھا تا ہے حضور بھی مجھ پر خفا ہوتے ہیں کیا کون دیکھیے آج بھی نانک جی نے ایک لوٹا از قسم گڑا اور ایک انگشتری
طلائی نہیں معلوم کیں کو دے آبا اور طرفہ یہ کہ جواب تک نہیں دیتا ہے جب کچھ کو تو خاموش رہتا ہے یہ سنکر اسے بولارے جواب دیا کہ
اے کا لورام جی نانک جی صاحب تمہارے پاس رہنے کے لائق نہیں ہیں اور تم نہ انکے مرتبہ و منزلت سے واقف ہو اس سے بہتر یہ ہے کہ انکو
جے رام جی کے پاس بھیج دوں گا کیونکہ انکی وجہ سے ٹھوکی چلی طال رہتا ہے اور گورداناک جی صاحب بھی رنجیدہ خاطر رہا کرتے ہیں اور مجھ کو ان کا

خیال رکھتا ہوں اب بھی مناسب ہے کہ انکی سلطنت پر میں جا کر مقیم ہوں وہاں جے رام جی کی صحبت میں عقل بھی آجادیگی یہ کلمہ اسے بولار
صاحب نے سنگورو وماراج کو بلا بھیجا اور ایک خط اپنے قلم سے لکھ کر سنگورو وماراج کے حوالہ کیا اور بانی کہا کہ ہنسی کہ آپ اپنا مقام سلطنت پر میں
قبول فرمائیے اور میں نے اس خط میں جے رام جی کو لکھ دیا اور آخر میں یہ فقرہ بھی لکھ دیا کہ میں گورو نانک جی صاحب کو تمہارے پہلے
کرتا ہوں اسلئے آپ سے جو کچھ انکے بارہ بن ہو سکے گا وہی نہ کیجئے گا مرقوم سن ۱۵۵۵ ہجری بمقامی مئی گھسریئے لکھن بدی تیرس چنانچہ سنگورو
و ماراج خط لکھ کر اسی جانب سلطنت پر ہوئے۔

آگے ساکھی سنگورو وماراج سے اور جے رام جی سے گفتگو کی جلی

نمبر ۱۲

سنگورو وماراج اسے بولار سے رخصت ہو کر کے پانچوین دن توڑی سے سلطنت پر میں ہوئے مہ گھسریئے لکھن بدی ستمی کو گورو نانک
جی صاحب نے بی بی نانکی جی صاحبہ اپنی ہمشیرہ سے ملاقات کی بی بی نانکی جی صاحبہ نے جسوقت سنگورو وماراج کو دیکھا فوراً ہی قدموں پر گر پڑیں
اسوقت سنگورو وماراج نے فرمایا کہ اسی بی بی جی تم مجھ سے بڑی ہو مجھ کو واجب ہے کہ آپ کے قدموں پر ہوں نہ کہ برعکس اسکے آپ ہمارے
قدموں پر گر پڑیں سنگورو وماراج نے فرمایا کہ بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ بیشک یہ بات تو آپ سچ کہتے ہیں لیکن یہ مراسم دنیاوی انسانی ہیں اور تم تو میری نظروں
سے پریشکار روپ جو مرتد دیکھنے کو آدمی کا سروپ ہو اتفاق سے اسوقت جے رام جی مکان پر موجود نہ تھے بی بی نانکی جی صاحبہ نے سنگورو
و ماراج کی نہایت ہی خاطر داری کی اور سب کی خبر و عافیت دریافت کی سنگورو وماراج نے جواب دیا کہ جی ہاں سب خبر و عافیت ہے اسی
عرصہ میں جے رام جی بھی مکان پر آگئے اور سنگورو وماراج کو پا کر نہایت خوش ہوئے چنانچہ سنگورو وماراج اٹھ کر جے رام جی کے قدموں پر
گر پڑے جو کہ جے رام جی نہایت نصیبہ آدمی تھے فوراً سنگورو وماراج کو پکڑ لیا اور اپنے قدموں تک آگئے انھوں کو جانے نہ دیا اور خود سنگورو
و ماراج کے قدموں پر ہوئے اسوقت سنگورو وماراج نے جے رام جی سے کہا کہ یہ اسی بات آپ کرتے ہیں بھو اب اسکے جے رام جی نے کہا
کہ اسی نانک جی صاحب آپ سب جانتے ہیں یہ رسم دنیا کی سائے اور سنوئی کا میں آپ کے ساتھ خیال میں بھی نہیں لاتا ہوں بلکہ میں تو آپ کو پریشکار
خیال کرتا ہوں اور اپنی بہت ہی خوش نصیبی سمجھتا ہوں کہ جو آپ کے قدم پر گر پڑے ہیں اور میں تو آپ کے دشمن ہی سے آئندہ ہو گیا گویا آپ
مجھ کو نہالی کر دیا ہنسی کہ آپ تشریف لائے میری دلی آرزو اور خواہش قلبی یہی تھی اب یہاں کچھ آپ کام نہ کریں بلکہ بیٹھے ہوئے پریشکار
کام کیا کریں اور پنجویشی رام کریں یہ سنگورو وماراج نے فرمایا کہ خیر اب تو آئے ہیں جو ہو گا دیکھا جاوے گا مگر میرے نزدیک اگر کچھ کام
ہوئے دیکھا دے تو بہت عمدہ بات ہے سنگورو وماراج نے فرمایا کہ اسی نانک جی صاحب آپ کچھ علم فارسی بھی جانتے ہیں یہ سنگورو وماراج
و ماراج نے فرمایا کہ میں تو ہر انتہائی ہی علم جانتا ہوں اسکا بھی حروف شناسی ہی ہوں یہ سنگورو وماراج نے فرمایا کہ اسی نانک جی صاحب
میں آپ کو مودی خانہ کا کچھ انتظام کرادوں گا یہ سنگورو وماراج نے استفسار کیا کہ کس نواب صاحب کے مودی خانہ کا انتظام کرادوں گا
یہ جواب اسکے جے رام جی نے کہا کہ نواب دولت خان صاحب کے مودی خانہ کا کام ہے اگر تمہاری مرضی ہو تو انکا مودی خانہ تم کو دواؤں
تا کہ تمہارا دل بہل جاوے اسوقت سنگورو وماراج نے فرمایا کہ اسی بھائی جے رام جی جو کام کرتا رہا سپرد کر دیا وہی انجام کو پہنچ جاوے گا
اس عرصہ میں بی بی نانکی جی صاحبہ بھی اس مقام پر آگئیں اور یہ گفتگو دونوں صاحبوں کی سنگورو وماراج نے لکھن بدی نانک جی صاحب
اتھم تو پریشکار کے چارے ہو کھاؤ اور پریشکار کا بھجن کرو کیونکہ تم فقیروں کے ٹھنے والے ہو تم کو ایسے کام سے کیا سروکار ہے سنگورو وماراج

فرمایا کہ بی بی جی جیسی آپ کی مرضی ہوگی وہی کیا جاویگا لیکن جو لوگ محنت و مشقت سے کھاتے ہیں انکا کھانا بہت پاک اور پوتر ہوتا ہے بلکہ غیر پڑا
 واپس لے بھی کہا ہرگز کہ حق حلال کر کے کھانا بہتری یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے جواب دیا کہ اے بھائی جی جیسے آپ کی مرضی ہو وہ کیجے گا
 اور آپ کے دل میں جو بات آئی ہر وہ بہت عمدہ بات ہے یہ ککڑی بی نانکی جی نے بے رام جی سے پوچھا کہ تم انکے راز سے واقف ہو سکتے کہ نہیں
 سنکر جیسے رام جی نے جواب دیا کہ میں بخوبی واقف ہو گیا اسوقت بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ بہتر یہ ہے کہ انکو ایسے قصہ جات سنائے جائیں
 کہ جس میں انکی طبیعت گریہ کی جانب راغب ہو جاوے اسوقت ان سے کچھ کام بھی کرنے بیگا یہ سنکر جیسے رام جی نے جواب دیا کہ اسوقت انکے
 کام نفعی ہو جاویگا اسوقت انکے خیال خود پلٹ جاوینگے ایسے معاملہ میں جلدی بجا ہے برعکس اگر پاس سے سب اچھا ہی ہوگا بلکہ بقول انکے
 کہ انسان کو خود محنت کر کے کھانا بہت اچھا ہے اور جسوقت آپ کے پاس چار بیسے ہو جاوینگے اسوقت غربت و آبرو بھی بڑھ جائیگی اور اعتبار بھی زیادہ
 ہو جاویگا تو البتہ اکثر لوگ انکی غربت و آبرو کی کیفیت دیکھ کر انکی شادی کی بھی خواہش کرتے ہیں یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ ہاں تمہاری
 وسعت بہت ہی بہتر ہے کیا عجیب ہے کہ اس طرح سے انکی خانہ آبادی ہو جاوے کہ جو ہم لوگوں کا باعث شادی ہے اور میں نے تو انکو اب تمہارا
 سپرد ہی کر دیا ہے۔ غرض کہ بعد چند عرصہ کے نواب دولت خان صاحب سے اور شگور و مہاراج سے بے رام جی نے ملاقات کرادی پھرے تاریخ
 ملاقات نواب دولت خان صاحب و شگور و مہاراج کی مئی گیسر یعنی ماہ اگھن سودی جو دس ہوئی اور جیسے رام جی ہی نے خود شگور و مہاراج
 کی ملاقات اپنے ساتھ لیا کرکائی تھی اور بوقت ہونے ملاقات کے جیسے رام جی نے عرض کیا کہ حضور نے مودی خانہ کے انتظام کے واسطے ایک
 شخص طلب فرمایا تھا چنانچہ نانک جی نامے شخص برائے انجام کار مودی خانہ حافر ازین امیدوار ہوں کہ انکے تعلق مودی خانہ کا کام کر دیا
 جاوے چنانچہ وعدہ داشت جیسے رام جی کی نواب دولت خان صاحب نے فوراً ہی منظور فرمائی اور شگور و مہاراج کی نسبت کہا کہ اے جیسے رام جی
 کے حکم کو یہ آدمی بہت ہوشیار نظر آتا ہے بلکہ یقین ہے کہ یہ شخص مودی خانہ کا کام بہت ہوشیاری سے انجام دے گا یہ کہہ کر حکم دیا کہ نانک جی کو مودی خانہ
 کا کام انجام دینے کے واسطے سپرد کیا جاوے جب یہ خبر بی بی نانکی جی صاحبہ نے سنی نہایت خوش ہوئیں اور کہنے لگیں کہ اب میرے بھائی دینا
 کے کاموں میں مصروف ہو جاوینگے۔

آکے ساکھی گور و مہاراج کے مودی خانہ کے کام کی بابت چلی

نمبر ۱۵

اب مودی خانہ کا کام شگور و مہاراج نے شروع کیا اسوقت جیسے رام جی نے بہمنات اپنے مبلغ ایک ہزار روپیہ پیشگی برائے انجام کام نواب
 دولت خان صاحب سے شگور و مہاراج کو دلوا دیا اور اسی روپیہ سے ست گور و مہاراج بخوشی تمام مودی خانہ کا کام انجام دینے لگے غرض کہ ایک
 عرصہ تک کام کرتے رہے اسوقت بھائی بالے بھی شگور و مہاراج کی خدمت میں موجود تھے ایک دن بھائی بالے نے شگور و مہاراج سے عرض کیا کہ
 اب آپ نے تو مودی خانہ کا کام شروع کیا ہے اسلئے میرے لیے بھی اجازت ہووے کہ جس میں بھی کچھ کام کرنا شروع کروں یہ شگور و مہاراج
 نے بھائی بالے سے فرمایا کہ سنو بھائی بالے ابھی ہم سے مجھ کو بہت کام لینا ہے اور میری محنت تم سے بہت ہے میں تمہارے ساتھ اس روز کار کو
 چھوڑ کر چلوں گا تب بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے نانک جی تم کو تو تمہارے کہنے میں ذرا بھی غدر نہیں ہے اسوقت شگور و مہاراج
 بھائی بالے سے فرمایا کہ اے بھائی بالے تم نرکار کے تو چرند دیکھو کہ وہ کیا کھانا ہے اور ہمارا کام ہے ہم تو ہی کرتے ہیں اسیلئے بہتر ہے کہ تم جاکر
 ساتھ رہو یہ سنکر بھائی بالے نے کہا بہت اچھا جیسی آپ کی مرضی ہوگی وہی عمل میں آوے گی اسوقت شگور و مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بالے

جو کچھ نرنکار کی مرضی ہوتی ہر وہی بن کر تاہوں یہ سنکر بھائی باسے خاموش ہو گئے اور سنگور و مہاراج کی خدمت میں رہنے لگے سنگور و مہاراج
 مودی خانہ کا جمع خرچ ماہ وار نواب دولت خان صاحب کو دکھا دیا کرتے تھے اور ہر ایک جمع خرچ میں کچھ نہ کچھ سنگور و مہاراج ہی کی رقم حاصل
 نکلا کرتی تھی اور طرفہ اجراء نہ تھا کہ جو کوئی شخص سنگور و مہاراج سے جس شے کی بابت سوال کرتا تھا سنگور و مہاراج اس کا سوال پورا کرتے تھے
 بیٹے پتر سے واسطے کو پترا اور نقدی واسطے کو نقدی تقسیم کیا کرتے تھے اور جنس تو ہر خاص و عام تھا جن کو ہمیشہ ہی دیا کرتے تھے خرچہ محتاجوں
 کا مجموعہ سنگور و مہاراج کے پاس رہا کرتا تھا اور عام قاعدہ سنگور و مہاراج کا یہ تھا کہ اگر سرکاری رقم کسی شخص کو آتا تھا تو سنگور و مہاراج
 اس شخص کی تعداد رقم سے کچھ کچھ زیادہ ضروری دیا کرتے تھے اسوجہ سے سب لوگ سنگور و مہاراج سے نہایت ہی خوش تھے جب کہ یہ خبر
 سنگور و مہاراج کی فیاضی کی مشہور ہوئی اور رفتہ رفتہ ٹونڈی میں بھی جا کر بیان کیا جس وقت سنگور و مہاراج کے والد ماجد بیٹے کا نورام جی نے
 سنا کہ گورونانک جی صاحب نے فیاضی پر اسطرح کرنا بھی ہو کہ جو کوئی جس چیز کی بابت اس سے سوال کرتا ہو اس کا سوال پورا کرتے ہیں اور بتاتے
 سائل کی تمنا بھی چیز دیدیتے ہیں یہ خبر سننے ہی کا نورام جی سے غبطہ ہو سکا اور آپ سدا ہنور کو راہی ہوئے اور جھوٹ آپ سلطان پور میں
 ہو چکے سنگور و مہاراج کی فیاضی کا ذکر ہر خاص و عام سے سنا پہنچنے دل میں نہایت رنجیدہ ہوئے خبر آ کر سنگور و مہاراج سے ملاقات کی سنگور و
 مہاراج کا نورام کو دیکھ کر اٹھ بیٹھے اور قدموں میں ہوئے کا نورام جی نے سنگور و مہاراج کو سینہ سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ لیا بہت پیار
 سے گلے لگایا اتنے عرصہ میں بھائی باسے بھی آہو چکے اُن سے بھی کا نورام جی سے صاحب و سلامت ہوئی من بعد سنگور و مہاراج ہمراہ کا نورام
 جی کے جے رام جی سے آکر ملاقات کی جے رام جی بھی ان لوگوں کو دیکھنے ہی اٹھ بیٹھے اور کا نورام جی سے بادب پیش آئے چنانچہ جے رام
 جی کو کا نورام جی نے گلے لگایا خیر و عافیت دریافت کی بی بی نانکی جی صاحبہ بھی آئیں چنانچہ کا نورام جی جو جو اشیاء از قلم زیور و بارہ
 بی بی نانکی جی صاحبہ کے واسطے لے گئے تھے انکو دیا سب لوگ آپس میں مگر نہایت خوش ہوئے اس وقت کا نورام جی سنگور و مہاراج کی طرف
 مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ اے بیٹا نانک جی اتنا عرصہ تم کو بیان آئے ہوئے ہو اب مجھ کو بتاؤ کہ کیا پیدا کیا اور کیا خرچ کیا اور کیا باقی ہو یہ سنگور
 سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ بان بیا جی اس عرصہ میں بیشک میں نے بہت کچھ پیدا کیا اور بہت کچھ خرچ بھی کیا لیکن باقی کے نام سے ایک
 دھڑی بھی نہیں ہے یہ سننے ہی کا نورام جی بھائی باسے پر نہایت ناخوش ہوئے اور بہت سخت زبانی سے پیش آئے اُس وقت سنگور و مہاراج
 نے بھائی باسے کو اشارہ کیا کہ خاموش رہنا کچھ جواب نہ دینا اور نہ ہرانا چنانچہ بھائی باسے سنگور و مہاراج کا اشارہ پا کر خاموش
 چپ چاپ بیٹھے رہے اور بالکل سکوت کر گئے یہاں تک کہ کچھ بھی جواب نہ دیا بعد اسکے پھر گورونانک جی صاحب کی طرف مخاطب ہو کر
 کا نورام جی نے کہا کہ اے بیٹا میں نے تو یہ سمجھا تھا کہ اب تم روزگار کرنے لگے ہو کچھ کہ میرا ادائیں عمر میں کھو باہر پورا کر دے لیکن تم نے کچھ
 بھی نہ کیا ادھر کا نورام جی سنگور و مہاراج سے یہ کہی رہے تھے اُدھر جے رام جی کی جانب بھی مخاطب ہو کر شکایتا کہنے لگے کہ مجھ کو
 تم سے قوی امید تھی کہ تم انکے خیر گیران رہو گے لیکن تم نے بھی انکی جانب سے لاپرواہی کی یہ بات سنگور و مہاراج جی صاحب نے
 عرض کیا کہ بیا جی آپ خفا کیوں ہوئے ہیں جس دن سے نانک جی اس طرف کو آئے ہیں آپ کا کچھ نقصان تو نہیں کیا آپ کو اسی امر
 کا شکریہ ادا کرنا چاہیے اور بلکہ زیادہ شکریہ اس امر کا سمجھنا چاہیے کہ نانک جی اب روزگار وغیرہ تو کرنے لگے اور ایسے کام میں بھلا انکا
 دل تو لگ گیا ہو پہلے تو آپ کو اسی امر کی شکایت تھی کہ گورونانک جی صاحب کو کی روزگار وغیرہ نہیں کرنے ہیں بلکہ سکوت کے عالم میں
 بیٹھے رہنے میں اور اب تو بھلا یہ کام کج تو کرنے لگے اسی کو آپ غفلت جانچے کہ اطمینان سے بیٹھے تو ہیں اور انکی فکر سے آپ کو نجات نہ

لی اور اس درمیان میں آپ کا نوکچ نقصان نہیں ہوا اور اب میں یہ بھی عرض کرتی ہوں کہ اگر آپ سے کچھ انکا انتظام ہو سکے تو آپ کو اختیار ہو کہ وہ کیجیے جقدر آپ کو انکی بابت خیال ہو اسکا دونا اسکے بنوئی و نیز مجھ کو بھی انکا خیال رہا کرتا ہوں یہ سنکر کالورام جی نے کہا کہ اسی پتہ پر انکی جو کچھ انتظام انکی بابت مجھ سے ہو سیکر گاہ میں کرونگا لیکن اب انکی شادی کی بابت بھی کچھ اچھے خاندان میں کین سنکر کرتی ہے ایسے تاکہ باعث انکی دلہنگی کا ہو جاوے اور اچھے خاندان میں ہو جانے سے باعث انگشت ثنائی کا نہ ہووے یہ سنکر بے رام جی نے کہا کہ مستحکم میں نے تو ابھی خود ہی منہ نہیں کیا در نہ ایک شخص اسی (مولا) کہ جسکا گھر (چڑا) تر اور وہ موضع (کھوری رند حادی) کا رہنے والا اور وہ اسی موضع کا پتواری بھی ہے لیکن کچھ دینے لینے کا انداز نہیں کرتی حضرت کو روٹا تاکہ جی صاحب کے ساتھ اپنی دختر کی شادی کر دینے کو لکھا ہے بیٹے پن اسکی ہی شادی چاہتا ہے کہ کہ مجھ کو بھی اسکے اچھے خاندان کی وجہ سے شادی کر لینی منظور ہے آئندہ جو آپ کی مرضی اور پیشہ کا حکم ہو گا وہ ہو گا یہ سنکر کالورام جی نے جواب دیا کہ اسی شیا میرے دو اولاد ہیں چنانچہ دختر کا اسکے تو نظروں کے سامنے آگیا ہے اب تاکہ جی کا بھی اسکے ان نظروں میں آجاوے تو دل چین پاوے یہ سنکر بے رام جی نے جواب دیا کہ تمہا جی میری خوشی تو یہ ہے کہ آپ بھی یہیں رہیے اور نگہ آن جی کی بھی یہیں ننگا لیجئے تاکہ سب آدمی کجا ہو کر خوشی سے بسر کریں یہ سنکر کالورام جی نے جواب دیا کہ اسی بتا ہے رام جی میرا بیان کا رہنا مناسب نہیں ہے کیونکہ میں ایسا وہاں چھٹا ہوں یعنی تم جانتے ہو کہ راسے بولار کی ریاست کا کل کام میرے ہی تعلق ہے پس میرا آنا کیونکر ہو سکتا ہے بے رام جی نے جواب دیا کہ آپ میرے بزرگ ہیں مجھ کو آپ کی خدمت گزار رہی میں کبھی کچھ غدر نہ ہو گا بعد اسکے کالورام جی نے کہا کہ یہ موضع محل کے تعلق ہے جو سوت نانک جی کی شادی تو راسے بولار کی ریاست کا اور نانک جی کی خبر گیری و نگہانی تمہارے ہی تعلق ہے اور اسکا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ یہ روپیہ میاں بیکار خرچ نہ کرنے پاوے یہ سنکر بی بی نانکی جی نے کہا کہ اسی بتا جی آپ ٹکڑ نہیں کھینچتے ہیں اور برعکس اسکے آپ بھی کہہ کرتے ہیں کہ تم خیال رکھنا کہ یہ بجا صرف کرنے نہ پاوے یہ سنکر بے رام جی نے کہا کہ اگر کوئی بھی انکی طرف سے مل وہ کھو دیا خراب آپ کو اس کھو دینے کی فکر تو جاتی رہی اب اگر کھوئے بھی میں تو اپنی ہی کمائی کا کھوئے میں اس پر بھی میں انکی طرف سے کہتی ہوں کہ نانک جی روپیہ پسہ کبھی بیکار نہیں کھوئے ہیں اگر کھوئے تو البتہ منع بھی کیا جانا سمجھا یا بھی جاتا ہوں اب اس خرچ آپ کا البتہ ہر کم و فقیروں اور سنٹوں اور بھگتوں میں کچھ صرف کرنے میں تودہ اپنی کمائی کا اگر ایسے نیک کاموں میں صرف کرتے ہیں تو انکو منع کون کر سکتا ہے اور کون ایسے نیک کام کے کرنے میں مایوس ہو سکتا ہے ہاں اگر کسی خراب دکھوئے کرٹوں میں صرف کرتے تو البتہ میں یا اسکے بنوئی بہت کچھ سمجھاتے اور جب فقر و غم کو کھلاتے ہیں تو ایسے کام کے صرف کرنے کو منع کرنا باعث خوفست معلوم ہوتا ہے کیونکہ پہلے تو مجھ کو بھی خوف آتا تھا کہ جب دو تھان رئیس کی ڈیوڑھی پر نانک جی کے پاس فقر و غم کا بھوم رہتا تھا اسوقت مجھ کو بھی یہ خیال ہوا تھا کہ اگر ایسا نہ ہو کہ سرکاری تحویل صرف ہو جاوے تو نانک جی و نیز اسکے بنوئی کو بدنامی آوے اور روسیاسی کا باعث ہووے لیکن اسی بتا جی صاحب جب اور جس جس وقت نانک جی کا حساب ہوا تب انھیں کی رقم فاصل بڑھی اسوجہ سے مجھ کو یقین ہے کہ یہ نانک جی صاحب صرف آدمی کا جسم ہی رکھتے ہیں در نہ انکے پر ہشرونے میں در ابھی فرق نہیں ہے یہ خود ہی نرنگا رہیں اسوجہ سے ہم انکو کچھ نہیں سکتے ہیں یہ سنکر کالورام جی نے کہا کہ اسی پتہ پر خیال رکھنا کہ اب جو سوت کبھی انکا حساب ہووے اور اگر انکی کچھ قسم فاصل نکلے تو تم ضرور ہی لے لینا اور پہنچ بھائی بالے کو بھی سمجھا یا کہ اسوقت بھائی بالے ہاں پر موجود نہ تھے ایسے بھائی بالے کو بے رام جی نے خاص ایک آدمی بھیج کر لایا تھا اور آتے ہی بے رام جی موصوف بھائی بالے سے کہ اٹھو کہ دیکھو بھائی بالے آپ خاص گو رو

نانک جی صاحب کے پاس ہمیشہ ہی رہتے ہیں آپ ہی اُنکے خبر گیران رہے کہ جہنم فضول خیر جی میں روپیہ خراب نہ کریں یہ سنکر کالو رام جی بھی
 اُن اُنکے کہ اسی واسلے بات ہے رام جی میری کسی ہوئی تم سے کہتے ہیں چنانچہ میں بھی تم سے کہتا ہوں کہ اگر تیرے واسلے تم تو ہمیشہ ہی اُنکے ساتھ
 رہتے ہو مجھ کو امید ہے کہ تم اسی رہسری کرو کہ جہنم نانک جی اپنی کمائی سے کم خرچ کریں اور زیادہ جمع کریں اور جے رام جی کے کہنے کو بُرا نہ ماننا پس
 بھائی واسلے روئے گئے اور کہنے لگے کہ اسی چاہی آپ اگر یہ خیال رکھتے ہیں کہ واسلے نانک جی کے پاس رکھ کر نانک جی سے فضول خرچ کرنا ہر نو
 اس بارہ میں میں ہم قسم کہتا ہوں کہ مجھ کو کوئی اچھی چیز کھا نا شل مگی وغیرہ کے برابر بُری چیز کے ہر مان البتہ میں تو اس بات کا اتند ہوں کہ
 کہ سرخی نانک جی صاحب جو چاہیں کریں اُنسے میں کچھ غدر کر ہی نہیں سکتا ہوں اس سے ہنریہ ہر کہ آپ وقتاً فوقتاً تشریف لا کر کریں اور جو کچھ
 اُنکے پاس جمع ہو کر کے وہ لے جایا کریں اور مجھ سے تو کچھ بھی نہ ہو سیکے گا کہ میں کبھی کچھ نانک جی صاحب سے گستاخانہ کہوں یہ سنکر جے رام جی نے
 کہا کہ سنو تیرا جی بھائی واسلے بہت سچ کہتے ہیں کیونکہ نانک جی صاحب تو ہم سب کی نظروں میں آدمی نہیں معلوم ہوتے ہیں بلکہ ہر بشر کا روپیہ
 رکھائی دیتے ہیں یہ لکھ کر جے رام جی نے کالو رام جی کو چھٹ کیا اور کہا کہ جس وقت نانک جی کی سگائی قرار پاو گی اُس وقت میں فوراً ہی آپ کو
 مطلع کروں گا اور جس وقت انکی شادی ہو جاو گی اور تعلقہ گھر آو گی وہ خود ہی سمجھ جاوینگے یہ باتیں جو وقت ختم ہوئیں کالو رام جی جانب توندی
 اپنے مکان کے روانہ ہوئے اور جب کہ اپنے مکان میں پہنچے تو گورو نانک جی صاحب کی والدہ نے اپنے صاحبزادہ گورو نانک جی صاحب
 دینر نو خشی بی بی نانکی جی صاحبہ کی خیر دعائیت دریافت کی تو کالو رام کی زبان سے معافی نکلا کہ کیا کہیں نانک کی رفتار تو وہی ہے کچھ بھی فرق
 نہیں ہوا بلکہ زیادہ ہو گئے کہ یہاں تو کچھ خرچ وغیرہ کم پائے تھے اور وہاں تو اپنی کمائی کا ہر جو چاہا اُڑا دیا کوئی اُنکا سمجھانے والا تو ہی نہیں
 ایسے اُنھوں نے اپنا طریق کچھ بھی نہیں چھوڑا اور فقروں کا ہجوم اُنکے پاس لگا ہی رہتا ہے غرض کہ جو شخص اُنسے آکر کچھ طلب کرتا ہے اُسکی
 فرمائش بلا تامل ادا کرتے ہیں گویا اُنکے یہ فرض ہے کہ یہ تو میں غرض کہ ایسی ایسی شکایتیں بہت دیر تک کیا کیے آخر کار بہت دیر کے بعد چپ ہوئے
 اب سینے بعد ایک مہینے کے ایک شخص نے آکر جے رام جی سے کہا کہ گورو نانک جی آپ کے سایے جو موڈی خانہ کا کام کرتے ہیں اُنکو آپ نمائش
 نہیں کرنے میں کیونکہ بھانوں کے مزاج سچ بخوبی واقف ہیں اور گورو نانک جی ابھی ان لوگوں کے مزاج کو جاننے ہی نہیں ہیں آپ جانتے
 ہیں کہ ان لوگوں کی خاصیت کیسی ہوتی ہے اور نانک جی ہر روپیہ پیسے کے اٹھانے اور صرف کرنے میں ذرا بھی تامل اور غور نہیں کرتے ہیں
 اب آپ خیال کریں کہ جو وقت نواب صاحب کو یہ خبر معلوم ہوگی اور جب قدرائے درغائب نکلیگا وہ قسم آپ سے نواب صاحب فوراً ہی داخل
 کر ایونینگے مجھ کو تو اس معاملہ میں کچھ واسطہ نہیں ہے لیکن چونکہ میں آپ کا دوست ہوں ایسے میں نے آپ سے خبر کر دی یہ کہ سکر وہ
 آدمی چلا گیا اب جے رام جی کو بہت تشویش پیدا ہوئی اور اسی تشویش میں اپنے مکان چلے آئے اُنکے چہرہ پر ملال کو دیکھ کر بی بی نانکی
 جی صاحبہ نے اپنے دل میں کہا کہ اسی پر ہنریہ آج کیا ہوا ہے کہ جس وجہ سے فکر مند ہیں بعد تھوڑی دیر کے بی بی نانکی جی صاحبہ کو جے رام
 جی نے نتیجہ میں بجا کر کہا کہ آج ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ تمہارے واسلے جنکا نام نانک ہے بیٹھے جنکے تعلق موڈی خانہ ہے از حد فضول
 خرچہ کرتے ہیں اُنکو آپ سمجھاتے کیوں نہیں نہیں اگر اُنکے ذمہ خیانت ثابت ہوئی تو اُنکے بارہ میں آپ کی ضمانت ہے کس کو روپیہ
 دینا پڑے گا یہ سنکر مجھ کو کمال ملال ہوا اور اسوجہ سے آج دربار سے بلا وقت چلا آیا اور تم سے پوچھنا ہوں کہ میں کیا کروں اب جیسی
 صلاح تمہاری ہو وہ کیا جاوے یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے عرض کیا کہ بھلا اس میں میری کیا صلاح ہے جو کچھ آپ مناسب سمجھے
 وہ کیجیے میں اس معاملہ میں کیا کہہ سکتی ہوں ہاں میں تو اس قدر ضرور کہوں گی کہ آجک آج گورو نانک جی صاحب کا یقین نہیں آیا کہ وہ وقت

میرے کہنے کو آپ یہ خیال کرینگے کہ اپنے بھائی کی طرف داری کرنی بہت نامہم بن بہ بات ضروری کہ کوئی کہ سنسار میں جتنی دولت و مال و
 خزانہ ہو اسکا مالک ہی نانک ہو دوسرا کوئی مالک نہیں ہو جتنی خرچ ہوتا ہو وہ سب انھیں نانک جی صاحب کی مرضی ہی سے خرچ ہوتا
 ہو عرض نہ کی یا انھیں کے حکم کے تابع ہو جو کچھ آپ کا حکم ہوتا ہو اسکو سب بجالاتے ہیں اور دیا بھی وہی فرمان برداری کرنی ہو لیکن اب
 تمھارے خیال کے موافق یہ امر ضروری ہو کہ انکا حساب و کتاب دیکھا جاوے اور بعد حساب و کتاب کے جو بات باقی جاوے وہ کیجاوے
 تاکہ آپ کو بھی معلوم ہو جاوے کہ آیا انکا حساب کبسا ہو یعنی رقم باقی نکلتی ہو یا فاضل پڑتی ہو اور اگر بالفرض کچھ رقم گئے ہوں تو خبردار کسی سے
 اس امر کا ذکر اسنے نہ پاوے تاکہ اپنی بات نہ جاوے یہ سنکر بے رام جی نے کہا کہ اگر کو ایسا ہی یقین ہو تو کوئی ضرورت نہ حساب نہیں کی نہیں ہو تمھارے
 یقین سے مجھ کو بھی یقین ہو یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے جواب دیا کہ بہتر یہ کہ ابھی آپ اس امر کو کسی پر ظاہر نہ کیجیے میں اپنے بھائی کو بتاتی
 ہوں اور جگہ دریافت کر کے انکو اصلی واقعات کہ سناتی ہوں بعد اسکے جو کچھ ہو گا آپ سے کوئی یہ کلمہ تلمشی خدنگاری کو بھیجا اور کہا کہ
 بھائی سے میری جانب سے عرض کرنا کہ آج کسی دفت میں مجھ کو آپ اپنے درشن دیوبن چنانچہ تلمشی خدنگاری سنگور و مہاراج کی خدمت میں
 گئی اور عرض کیا کہ آگوبی بی جی صاحبہ نے یاد کیا کہ یہ سننے ہی سنگور و مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ اے بالے آج بی بی نانکی جی صاحبہ نے
 مجھ کو یاد کیا کہ میرا دل گواہی دیتا ہو کہ شاید کسی شخص نے میری شکایت کسی قسم سے کی ہو جسکی وجہ سے انکو تشویش ہوئی ہو سنکر بھائی بالے
 ہی نے جواب دیا کہ مہاراج آپ کی کیا کوئی شکایت کر لگا سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ رہا تاشون کا گھڑا اٹھلاؤ چنانچہ بھائی بالے رہا تاشون
 کا گھڑا لائے اسوقت اس گھڑے میں ڈھائی سیر تاشے موجود تھے وہ سب سنگور و مہاراج نے کسی رد مال میں لے لیے اور بی بی نانکی جی
 صاحبہ کے یہاں تشریف لے گئے اسوقت بی بی جی نے سنا کہ سنگور و مہاراج تشریف لائے ہیں سننے ہی سنگور و مہاراج کی خدمت میں بی بی جی موصوفہ
 آہو نہیں اور کہا کہ آگوبی جی ایک پیر صاحب بیٹھے کھواسے بچھا دیا چنانچہ سنگور و مہاراج مع بھائی بالے کے بیٹھ گئے بعد مہراج برسی کے سنگور و مہاراج
 نے دریافت کیا کہ آپ نے مجھ کو کیا یاد کیا ہے بی بی جی نے جواب دیا کہ اے بھائی جی عرصہ گزرا کہ آپ کے درشن مجھ کو نہیں ہوئے تھے اسلئے
 میں نے آپ کو تکلیف دی ہو کہ آپ کے درشنوں سے فیضیاب ہوں بجا اب اسکے سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ آپ کی بات مجھ کو پہلے ہی معلوم ہوئی تھی
 جس لیے آپ نے مجھ کو یاد کیا ہے یہ سنکر بی بی جی نے عرض کیا کہ آپ تو انتر جامی ہیں آپ کو سب کچھ معلوم ہو میرے کہنے کی کیا ضرورت ہو کہ
 کہہ سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ اے بی بی جی میرے پاس کل حساب صاف موجود ہو جسکا جی چاہے دیکھ لوں گے کہ یہ امر بھی مجھ کو معلوم ہو
 کہ میری شکایت اس بارہ میں بے رام جی سے ہوئی ہو اب یہی بہتر یہ کہ مجھ سے حساب سمجھ لیا جاوے یہ سنکر بی بی جی بہت تسکین سے کہنے لگیں
 کہ اے بھائی جی آپ ہر طرح سے اطمینان رکھیے یہ سنکر سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ یہ معاملہ حساب و کتاب کا ہے اسکی لئے مفائی ہی اچھی بات ہے اسلئے
 معاملہ میں شرم و لحاظ بہتر نہیں ہے یہ سنکر بی بی جی نے جواب دیا کہ نہیں بھائی آپ ہر طرح سے اطمینان رکھیں غرض کہ ستمبر ۱۵۵۱ء ماہ ماگو سودی
 بیچمی کو جس وقت نواب دولت خان مودسی نے سنگور و مہاراج سے حساب سمجھا تو مبلغ ماہرے سنگور و مہاراج کے فاضل نکلے اسوقت سنگور و
 مہاراج نے بے رام جی اپنے بہنوئی سے کہا کہ اب تو آپ کا منہ سنج رو ہوا اب بہتر یہ کہ اس مودسی خانہ سے مجھ کو نجات بخشے اور اب یہ خدمت
 کسی اور شخص کے تعلق کیجیے اور میں کرنا کر تار کروں یہ سننے ہی بے رام جی بہت محو ہوئے اور سنگور و مہاراج کے قدموں پر گر پڑے
 اور بی بی نانکی جی صاحبہ نے جب یہ بات سنی تو اب دیدہ ہوئیں اور کہنے لگیں کہ اے بھائی جی پہلے آپ مجھ کو مار ڈالیں بعد اسکے آپ یہاں سے
 کہیں قدم نکالیں سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ اے بی بی جی اس مرتبہ تو حساب و کتاب پورا ہو گیا ہے شاید کسی دفت میں کمی و بیشی حساب

و کتاب میں ہو جاوے تو آپ کے ذمہ بدنامی آوے یہ سنکر جے رام جی نے عرض کیا کہ اے بھائی نانک جی صاحب مجھ سے وہ دوا سنتے تو ایسا قصور نہیں ہوا کیونکہ آپ روشن ضمیر ہیں اگر ہوا بھی ہو تو اسکو معاف کیجئے اور میرے قصور کو بخش دیجئے کیونکہ مجھ سے تمہاری ہمشیرہ نے کہا تھا لیکن افسوس کہ میں نے اُنکے کہنے پر خیال نہ کیا اتنے ہی عرصہ میں بی بی نانکی جی صاحبہ نے عرض کیا کہ اے بھائی جی صاحب آپ سودی خانہ کا کام شروع سے کیجئے اور اگر شاید کبھی حساب و کتاب میں کمی و بیشی ہوگی تو میں اسکو پورا کر دینی بعد اسکے بی بی جی صاحبہ نے دینر جے رام جی نے بھائی بالے سے اپنی سفارش چاہی اسوقت بھائی بالے نے سنگور دھاراج سے کہا کہ اے ہماراج آپ نور و شمس میں آپ پر سب کچھ روشن ہو اسوقت آپ کی ہمشیرہ صاحبہ وزیر ہنوتی صاحب کس بھاجت سے پیش آ رہے ہیں مجھکو تعجب ہے کہ آپ کیوں نہیں خیال فرماتے ہیں اسوجہ سے میں بھی کچھ عرض نہیں کر سکتا ہاں اسقدر گزارش ہے کہ ان لوگوں کی دنیا است پر نظر توجہ ہو جو اب اسکے سنگور دھاراج نے فرمایا تمہارا کتنا میں نے قبول کیا یہ سنتے ہی بھائی بالے سنگور دھاراج کے قدموں پر گر پڑے اور تمہاٹکا اس وقت بی بی نانکی جی صاحبہ وزیر بھائی جے رام جی صاحب بھائی بالے کا شکریہ ادا کر ننگے اور کٹے لگے کہ آپ نے آج سنگور دھاراج کو گویا اپنی طرف سے ہم لوگوں کو دیا ہے ورنہ امید نہ تھی غرض کہ نواب دو تھان نے مبلغ مائتھ رقم فاضلات اور مبلغ الٹ روپیہ پیشگی سنگور دھاراج کو عنایت فرمائے چنانچہ سنگور دھاراج روپیہ لیکر اپنے مقام پر واپس تشریف لائے جتنے لوگ وہاں پر اسوقت موجود تھے سنگور دھاراج کو مبارکباد دینے لگے ہندو و مسلمان دونوں فرقہ کے لوگ آپس میں کہنے لگے کہ نانک جی صاحب بیشک کوئی اویہا میں غرض کہ سنگور دھاراج نے نئے سرے سے سودی خانہ کا کام شروع کیا جن لوگوں نے سنا تھا کہ سنگور دھاراج نے سودی خانہ کا کام چھوڑ دیا ہے یہ سنکر جن لوگوں کو ملال تھا وہ لوگ خوش ہو کر مبارکباد دینے لگے سنگور دھاراج کی بھرپوری رفتار ہوئی یعنی جو شخص اُنسے جو کچھ آکر کتنا تھا اسکو وہ ضروری دیدیا کرتے تھے کسی کو کبھی محروم نہیں رکھتے تھے اسوجہ سے اب زمانہ آپ سے خوش تھا۔

آکے ساکھی گورو نانک جی صاحب کی گرامی یعنی سگائی کی چلی

نمبر ۱۶

سنت ۱۵۴ بکریا جیتی بہا اگھن سودی پنچبی کو سنگور دھاراج کی گرامی یعنی سگائی ہوئی جس دختر کے ساتھ سگائی قرار پائی اُنکا نام (سوجن) تھا اور موقع کا نام (کھو کی زندہ صادی) تھا سنگور دھاراج کے خسر کا نام (مولا) تھا اور اُنکا گوترا (چوڑا) تھا اسلئے اکثر گوترا کو ملا کر مولا چوڑا کہا جاتا تھا اور اس موقع کے وہ بھی پواری تھے جسوقت سگائی کا سامان سلطان پور میں پاس بی بی نانکی جی صاحبہ وزیر بھائی جے رام جی صاحب کے پہونچا مر اسم سگائی کو دیکھ کر دونوں صاحب نہایت خوش ہوئے جو برہمن کہ مر اسم سگائی کی لایا تھا اسکی نہایت خاطر داری کی اور نام خانہ ان دوبرادری کو نوید دیکر بلایا اور رسوم سگائی کی بہت خوشی کے ساتھ ادا کی اور جو جو کشتیوں اور مر اسم تھے باحکام شاستری کو نوید کے خطوں پر زعفران چھڑک کر تحریر کیا چنانچہ ایک خط بخدمت کاؤرام جی صاحب کے کہ جسین سنگور دھاراج کی والدہ کے تشریف لانے وزیر جمع خانہ ان کو ہمراہ لانے اور شریک جلسہ ہونے کی بابت ذکر تھا روانہ کیا جسوقت اس مقصود کا خط مقام تلونڈی پہونچا جسے صغارہ کبار اُسکے پڑھتے ہی خند ان دبشاش ہو گئے اور قاصد خط کو شکر اپنے ہاتھ سے کاؤرام جی نے کھلائی اور کہا کہ تم نے ایسی خوشخبری مجھکو آکر سنائی ہے کہ جسکی انتہا نہیں ہے اور اُدھر سنگور دھاراج کی والدہ ماجدہ بھی پریشرا دھن باد دینے لگیں اور کہنے لگیں کہ ہزار ہزار شکر اس نرنجن نرنکار کا کہ جس نے آج مجھکو یہ دن دکھایا اور دھن باد اس برہمن کے ہتھ کو کہ جس نے مجھکو آکر ایسی خوشخبری

سنائی اور گانے بجانے کا جلسہ شروع ہوا اور تمام مستورائیں آپس میں یہ تقریر کرتی تھیں کہ ہمارے تمام خاندان میں کاٹورام جی کا
 بڑا بھائی ان پیدہ ہوا ہے ایسے رُکے کو ٹھل دیکھ کیا بلکہ سوبج خاندان کنجا بجا و سنرا جی بیان تلونڈی میں تو بہ خوشی ہو ہی رہی تھی
 کہ ایک آدمی سنگور و مہاراج کی نانہال کو مع خط مسرت خط مشعلہ سگائی سنگور و مہاراج کے روانہ ہوا اور اُس خط میں یہ بھی لکھ دیا
 گیا کہ اصل جلسہ وزیر مہاراج سگائی بمقام سلطانپور ہو گا اسلئے آپ اس طرف سے تشریف لائے تاکہ ہم اور آپ لوگ ساتھ ہو کر سلطانپور
 چلیں جس وقت یہ خبر فرحت اثر سنگور و مہاراج کے نانہال میں پہونچی وہاں سے فوراً ہی - رام شہجہ جی صاحب نانہال سنگور و مہاراج
 و گنیش جی صاحب امون سنگور و مہاراج - دنانی صاحبہ سنگور و مہاراج کی - روانہ تلونڈی ہوئیں اور جس وقت یہ سب لوگ تلونڈی میں
 پہونچے اور کاٹورام جی صاحب سے ملاقات ہوئی آپس میں بکے بعد دیگرے مبارک و سلامت کرنے لگے غرض کہ اُس روز سب لوگ تلونڈی میں
 میں مقیم رہے مہر مہر کے ہر دو مقامات کے صاحبان سلطانپور چلنے کو طیار ہوئے اُس وقت کاٹورام جی صاحب اپنے آقا سے نامہ اریئے رکھا
 اور صاحب رئیس تلونڈی کی خدمت میں جا کر عرض کیا کہ خداوند نعمت نالک جی کی سگائی ہونے والی ہے اسلئے رجائزت چاہتا ہوں چنانچہ
 اسے بولار نے فوراً بہت خوشی کے ساتھ کاٹورام جی کو اجازت جانے کی دی اور کہا کہ اب ہم کو یقین آیا کہ گورو نالک کا دل سنسار میں
 لک جاوے گا لیکن اسی کاٹورام جی تم بہت خبردار رہنا یہ سنکر کاٹورام جی نے عرض کیا کہ حضور میں نے اس فقرہ کو نہیں سمجھا اُس وقت راکھ
 پور صاحب نے کہا کہ یہ ہمارا اشارہ اس واسطے ہے کہ گورو نالک جی صاحب سادہ صفت ہیں اور تم سخت زبان ایسا نہ ہو کہ تمہاری سخت زبانی
 باعث زبان دہر عکس خوشی و شادمانی کی ہو کر پریشانی نہ دیکھا دے یہ سنکر کاٹورام جی نے جواب دیا کہ نہیں حضور ایسا کبھی قصور نہ ہو گا
 اور اکثر جواباً مہر مہریت گورو نالک جی صاحب برخلاف میری مرضی کے کام کرتے تھے تو بھی میں دل سے ناخوش نہ ہوتا تھا اور یہ کام
 تو میں میری مرضی و خوشی کا ہی کیونکہ ایسے کام سے انکی باندھی کا باعث تصور ہر آئینہ میں یہ بھی کہا کہ اگر حضور کا اقبال ہو گا تو کل کام چھٹے
 طرح سے انجام کو پہونچینگے اب اجازت کا خواستگار ہوں یہ سنکر اسے بولار نے اجازت دی اور فرمایا کہ جاؤ پر مہر تمہارے ہر کام میں
 کریگا اور جلاکار اہل مدد سے نیک انجام ہونگے اور میری طرف سے بہت بہت عجز و انکسار کے ساتھ گورو نالک جی صاحب کے قدمبوس
 ہونا اور بے گھر ہو کر پریشانی پر بوسہ لینا اور دست بستہ ہو کر عرض کرنا کہ قدمبوسی کا مشتاق ہوں اور تسلیات بجالانا اچھا جاؤ خدا حافظ
 چنانچہ کاٹورام جی اسے بولار سے رخصت ہو کر مع جملہ صاحبان کے سواری گاڑی پل روانہ سلطانپور ہوئے اور پانچ روز کے بعد
 سلطانپور میں پہونچے اور بھائی جے رام کے والد کا نام پرمانند جی صاحب تھا انکے مکان پر پہونچ کر خوشی و خرم سب سے ملاقات
 کی اور مبارک و سلامت کی صدائیں جانیں سے آنے لگیں اور سنگور و مہاراج کا قیام مودی خانہ میں تھا جس وقت سنگور و مہاراج کو
 یہ خبر ہوئی کہ والدین و وزیر چچا لاٹورام جی و وزیر نانا و نانی و امون صاحب تشریف لائے ہیں اور انکے ہمراہ مردانہ ربانی بھی آیا ہے فوراً ہی
 مودی خانہ سے اٹھ کر انکے پاس آنے اور آتے ہی کاٹورام جی کے قدمبوس ہوئے چنانچہ کاٹورام جی نے سنگور و مہاراج کو نیشن میں
 آتھا یا اور پریشانی پر بوسہ لیا اُس وقت سنگور و مہاراج نے کاٹورام جی سے دریافت کیا کہ چچا جی اسے جی صاحب بہت اچھی
 طرح سے خوش و خرم ہیں یہ سنتے ہی کاٹورام جی نے جواب دیا کہ بیٹا تم نے خوب یاد دلایا بارے جی صاحب نے تمہاری پریشانی
 پر بوسہ لینے کو مجھ سے کہا تھا وہ میں بھول گیا تھا یہ کہہ کر کاٹورام جی نے اسے جی صاحب کی جانب سے سنگور و مہاراج کی پریشانی کا
 بوسہ لیا اور دست شفقت سر پر پھیرا بعد اسکے سنگور و مہاراج وہاں سے اٹھ کر اندر مکان کے پہونچے اور والدہ صاحبہ کے آکر قدمبوس

ہوئے شگور و مہاراج کو بھائی لاو رام جی نے گلے لگایا اور کہا کہ اسی پتھر تک جی تم نے ہمارے گلے کو صاف کر دیا اس لئے کہ
 تو میں بھی کتا ہوں آئندہ پریشہ ہی واقف ہو بقول شخصے کہ وہاں کے معاملے تو وہی جانے اس سنسار میں تو تمہاری بدولت ہم لوگ
 صاف و پاک ہو گئے بعد ازاں شگور و مہاراج ناناک کے فہم ہوس ہوئے اور انھوں نے بھی شگور و مہاراج کو گلے لگایا اور ایسا
 چٹا لیا کہ چھوڑتے ہی نہ تھے اور نظر کر کے ہر طرف دیکھتے تھے کہ اگر محتاج نظر آوے اسکے سر پر سے بچھاؤ اتار کر اسکو دجاوے کیفیت
 دیکھ کر نانی صاحبہ نے کہا کہ اس کے کو چھوڑ تو دو یہ سنکر نانا صاحب نے کہا کہ میں مبلغ عسہ روپیہ اپنی بچھاؤ کر کیا چاہتا ہوں جو قیمت
 اسکے اوپر سے بچھاؤ اتار لوں تو میری خواہش پوری ہو یہ سنکر نانی صاحبہ نے کہا کہ کسی طرح سے جلد بچھاؤ اتار لو اور اس کے کو چھوڑ
 نانا صاحب نے کہا کہ یہاں تو کوئی محتاج نظر ہی نہیں آتا ہی اتنے میں بی بی نانکی جی صاحبہ نے اپنی خدمتگار سی ٹنڈیا کو حکم دیا کہ دیکھ
 کوئی محتاج ہو اسکو بلا لے چنانچہ کشی خدمتگار سی کسی محتاج کو بلا لائی تو بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ وہ محتاج آگیا میرے بھائی
 پر سے جو کچھ تصدق و بچھاؤ کرنے ہو کر کے اس محتاج کو دے دو اور یہ بھی کہا کہ اگر خلافت مرضی نہ ہو تو ان روپیوں کے پیسہ ننگا کر
 منجاہن کو تقسیم کر دیجیے یہ بات نانا صاحب کو بھی پسند آئی اور اپنے صاحبزادہ اسی (کشن) جی کو اجازت دی کہ ان روپیوں کے
 پیسے ننگاواتنے عرصہ میں نانی صاحبہ نے کہا کہ اگر کشن مبلغ عسہ روپیہ کے پیسے میرے لیے بھی لیتے آؤ چنانچہ کشن جی نے کہا کہ باوجود
 کے پیسے میں اپنی طرف سے لا کر بچھاؤ کر دوں گا غرض کہ جلد مبلغ عسہ روپیہ کے پیسے آئے اور جس جس نے جس قدر کے پیسے ننگا لے
 تھے اپنے اپنے لیے اور بھون نے شگور و مہاراج کے اوپر سے بچھاؤ کر دیے غرض کہ جو تھما ماہ اکھن سودی پنچمی روز برہمت سبت ۱۵۴۲
 بکرماجینی رسم سگائی کی قرار دی تھی تاریخ معودہ پر اچھی ساعت میں خاندان مادری و پدری دجے رام جی بھنوی و نیز اسکے والد
 بیٹے پرمانند جی صاحب و نیز چار ملازم دیگر اور ندھارہن موضع (مکھو کی رند صاودہ) کو روانہ ہوئے جب قریب پہونچے یہ مصاحت
 قرار پائی کہ ندھارہن کو پہلے روانہ کرنا چاہیے تاکہ وہ خبر آمد مہمانان کی پہلے پہونچا دے اس موضع کا رئیس چودھری جینا ناسے
 تھا کہ جسکے ملازم سسی (مولا جوڑا) تھے کہ جنگی و خضر کے ساتھ شگور و مہاراج کی سگائی قرار پائی تھی چنانچہ ندھارہن کو روانہ کیا گیا
 اور مولا جوڑا کے مکان پر پہونچکر آشیر باد سنایا چنانچہ مولا جوڑا نے پالاگن کر کے پوچھا کہ سب خبر و عافیت ہو ندھارہن نے خبر و عافیت
 کہہ کر کہا کہ میں سلطان پور سے آتا ہوں اور کل صاحبان برائے ادا سے مراسم سگائی سلطان پور سے تشریف لائے ہیں واسطے اطلاع کے
 میں پہلے آیا ہوں یہ سنکر موچند نے جواب دیا کہ ایسا دھاجی ان لوگوں کا آنا گویا جھکوسر فراز کرنا ہے اب اُسے میری طرف سے
 عرض کیجئے کہ آپ لوگ تشریف لائیے یہ سنکر ندھارہن مذکور واپس گیا اور جہان پر یہ صاحبان تعین تھے اُس مقام سے
 اٹھکر جہان پر (مولا جوڑا نے) شامیانہ وغیرہ درست کر رکھا تھا یہ سب لوگ جاؤ اترے چنانچہ تاریخ معودہ (پرمانند پٹیا)
 کہ جو بے رام جی صاحب کے والد تھے اپنے ہاتھ سے کل مراسم سگائی ادا کیے اور ہر ایک پر جادو وغیرہ کو حقوق طرفین سے تقسیم کیے
 گئے اور نہایت خوشی کے سامان ادا کیے گئے اُس وقت کاو رام جی نے پرمانند جی اپنے سمدھی سے کہا کہ ایسا جی صاحب اب
 آپ ہی سارا بیٹے تاریخ شادی بھی مقرر کرائیے چنانچہ پرمانند جی صاحب موصوف نے (مولا جوڑا) سے تاریخ شادی کی مقرر
 کرنے کی بابت تخیلہ میں جا کر کہا اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی کہا کہ کنبا و بر دونوں اپنی عمر کے ہو چکے ہیں اسلئے اسب ہی کہ تاریخ شادی
 بھی مقرر ہو جاوے یہ سنکر مولا جوڑا نے کہا کہ بہت اچھا جھکوا آپ کے ارشاد میں کبھی عذر نہ ہو گا لیکن کچھ دنوں کے واسطے ملت

دیکھتے تھے سے کوئی تاریخ تک شادی کے واسطے دریافت کر کے لکھو ننگا پر ہند جی نے مولچند جی کی معذرت کو قبول کر لیا اور وہاں سے
 ہنسی خوشی کے ساتھ رخصت ہو کر بمقام سلطان پور پہنچے اور ہر خاص و عام کی زبان پر مبارک و سلامت کا لفظ بر زبان تھالی بی
 ناگی جی صاحبہ نے گانا بجا یا شروع کیا چار یوم تک سلطان پور میں یہ سب لوگ مقیم رہے بعدہ کچھ لوگ سلطان پور اپنے مقام ہی
 پر رہ گئے اور کچھ لوگ ٹونڈی کوروانہ ہوئے بوقت روانگی مردانہ میراثی نے عرض کیا کہ جہان بھکھو حضور سے رخصتہ ملنا چاہیے سنگور
 ہمارا راج نے مردانہ سے فرمایا کہ کیا یگا اور ہم کو تو نجی سے ابھی بہت کام ہے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور جو چیز بہت عمدہ ہو وہ حضور بھکھو
 عطا فرماویں سنگور و ہمارا راج نے فرمایا کہ مردانہ عمدہ چیز لیکر تو رنجیدہ خاطر ہوگا مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کوئی ایسا بھی ہے کہ عمدہ چیز
 پا کر رنجیدہ ہو آپ جس چیز کو عمدہ جانتے ہوں وہی بھکھو عطا فرما دیں اس وقت سنگور و ہمارا راج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو قوم کا میراثی
 ہے اسلئے بھکھو تیری قوم کا پیشہ یعنی تار کا کام بخشا جاتا ہے اور اس کام کی بھکھو بھی کسی وقت میں ضرورت ہوگی یہ سنتے ہی مردانہ آداب بجا
 لایا اور تھکانک کر عرض کیا کہ میں تو نابعدا رہی ہوں جس وقت حضور بھکھو یا فرما دیں گے نابعدا رہے اور بسر و چشم حاضر ہوگا بعد اسکے سنگور و
 ہمارا راج نے اپنی بہن ہوئی پوشاک اتار دی چنانچہ مردانہ اس پوشاک کو پنکر آداب بجا لایا اس وقت پھر سنگور و ہمارا راج نے
 مردانہ سے فرمایا کہ اے مردانہ مجھ سے ایک اور بات بھی کہی جاتی ہے اس سے عدول نہ کرنا مردانہ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ حضور کے
 فرمانے کی دہر ہر اسکی تعمیل میں کبھی مجھ سے فرق نہ ہوگا اور کبھی عدول حکمی نہ ہوگی یہ سنگور و ہمارا راج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو
 (بیدی کھتری) کی قوم کا میراثی ہے اسلئے اب آج سے اپنی حاجت لیکر دوسری قوم کے پاس نہ جانا یعنی کسی دوسری قوم کے آگے ہاتھ نہ
 پھیلا نا مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ حکم تو میں اسی وقت تعمیل کر سکتا ہوں کہ جب حضور میری برابر خبر گیران رہیں یہ سنگور و ہمارا راج
 نے فرمایا کہ اے مردانہ کرنا سب کا خبر گیران ہے سنگور و ہمارا راج نے فرمایا کہ جب اس قدر باتیں ہو چکیں تب سب لوگ رخصت ہو کر
 جانب ٹونڈی روانہ ہوئے اب سنگور و ہمارا راج ہی اپنے مودی خانہ کے کام میں مصروف ہوئے لیکن سنگور و ہمارا راج کی رفتار سابق
 دستور رہی یعنی جو کوئی کچھ سوال آ کر کرتا تھا بیشک شہ ناگی بات پاتا تھا محروم کوئی نہ جاتا تھا قصہ مختصر اب پھر سلطان پور میں اس امر
 کا چرچا شروع ہوا کہ نانک جی صاحب مودی خانہ کا کام کس بے عنوانی سے کرتے ہیں کہ انکے خرچ کی کوئی انتہا نہیں ہے اب قریب سے معلوم
 ہوتا ہے کہ چند ہی دن میں نانک جی صاحب کسی طرف کو چلے جاویں رفتہ رفتہ یہ خبر بی ناگی جی صاحبہ و نیز بھائی بے رام جی صاحب کے پاس
 پہنچی بساں تک کہ ایک شخص نے کھل کر بے رام جی سے جا کر کہا کہ اے بے رام جی تم تو غافل بیٹھے ہو بھکھو یقین ہے کہ امر و زفر دامن ضرور انفراد
 نانک جی صاحب کسی طرف کو نکل جانا چاہتے ہیں کیونکہ انکے خرچ کی کچھ انتہا نہیں ہے چونکہ مجھ سے اور آپ سے قدیمی رسم ہے اسلئے میں آپ کو
 خبردار کیے دیتا ہوں تاکہ تم ہوشیار ہو جاؤ اور کچھ اپنا انتظام کر لو کیونکہ تمہاری عزت و وقار نوا بھاحب کے دربار میں بہت ہی وہ کسی طرح سے
 بنی رہے اور بیفائدہ کا نادان تم کو دینا نہ پڑے جس وقت بے رام جی نے یہ بات سنی فوراً اپنے مکان آئے اور آئے ہی بی ناگی جی
 صاحبہ سے بلا کر کہا کہ مجھ سے آج ایک شخص نے اس طرح کی گفتگو کی ہے اس میں تمہاری کیا رائے ہے میں اس معاملہ میں کیا کر دوں اور نانک
 جی کی رفتار تو بدلتی ہی نہیں ہے سابق کی باتیں آج تک حکم میں یہ سنگور و بی ناگی جی صاحبہ نے فرمایا کہ دیکھیے ہمارا راج آپ کسی کے
 کہنے پر عمل نہ کیجیے گا اور بھر متا میں ہرگز ہرگز نہ پڑیے گا یہ سنگور و بے رام جی خاموش ہو رہے ادا اپنے دل میں آٹھون پہر سوچا کرتے تھے
 کہ دیکھیے اس بات کا کیا انجام ہوتا ہے لیکن اپنے منہ سے ہا ہرنہ نکالتے تھے غرض جبکہ چند دن اس طرح گزرے ایک دن سنگور و ہمارا راج نے خود ہی

اپنی زبان سے جہ رام جی کے پاس آکر کہا کہ بھائی صاحب سرکاری حساب بہت عرصہ سے صاف نہیں ہوا ہے اور اسکا صاف ہو جائی اچھا
 ہے اسلئے بہتر ہے کہ اسکو صاف کر دیجئے جو کہ جہ رام جی کو یہ بات پہلے ہی منظور تھی سننے ہی نواب صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض
 کیا کہ نانک مودی کی درخواست ہے کہ عرصہ سے مودی خانہ کا حساب صاف نہیں ہوا ہے اسلئے صاف ہو جانا چاہیے بہتر ہے کہ حساب کتاب دیکھ لیا جاوے
 نواب صاحب نے حکم دیا کہ نانک مودی طلب کیا جاوے اور مودی خانہ کا حساب سمجھ لیا جاوے چنانچہ جہ رام جی نے نند صاحب بن کو بھیج کر
 نانک جی صاحب کو بلا بھیجا سننے ہی شگور دھاراج تشریف لائے اور کل حساب مودی خانہ کا بھی ساتھ لیتے آئے کل کتابیں اور بیان و دغا
 کی جہ رام جی کے آگے رکھ دیں جہ رام جی صاحب موصوف شگور دھاراج کو اپنے ساتھ لیکر نواب صاحب کے سامنے آ پہنچے اور حساب کی
 جانچ ہونے لگی اتنے عرصہ میں نواب دو تنخان صاحب نے دریافت کیا کہ اے مودی تمہارا نام کیا ہے شگور دھاراج نے فرمایا کہ میرا نام نانک نرکار ہے
 ہر یہ سنکر نواب صاحب نے کہا کہ اے جہ رام بن تو اس بات کو مطلق نہیں سمجھا کہ انھوں نے اپنا نام کیا بتلایا یہ سنکر جہ رام جی نے نواب صاحب سے
 عرض کیا کہ حضور جسکو فارسی میں کہتے ہیں کہ خدا واحد ہے اور وہ بچوں و بے نمون ہے کہ جسکی کوئی تمثیل نہیں ہے اس کے مثل ہونے کی کوئی دلیل نہیں
 ہے وہ سب کا صانع ہے اسکی سب صفت ہے وہ موصوف ہے اسکی سب صفت ہے صفت کرنے والا بندہ ہی میں ہوں نواب صاحب نے جو وقت یہاں
 ہنس پڑے اور پوچھا کہ اے جہ رام جی بھلا یہ بتاؤ کہ اس مودی کی شادی ہو گئی ہے یا نہیں جہ رام جی نے عرض کیا کہ اسوقت تک تو شادی
 نہیں ہوئی لیکن اب ہونیوالی ہے اگر حضور کی پرورش ہوگی تو بہت جلد ہو جاوے گی یہ سنکر نواب دولت خان صاحب نے فرمایا کہ جتنی آجکو اسطرح
 کی باتیں یاد آتی ہیں اور کہتے ہیں کہ میں بچوں و چرا کا بندہ ہوں جسکو تمام شاستر بید و پوران و قرآن کہہ رہے ہیں کہ حساب ہے جسکی انتہا نہیں
 اور وہ تمام صفوں کا مالک ہے اور کل صنعت کا وہی صانع ہے اسکا میں بندہ ہوں پس یہ گفتگو اسوقت تک ہے جو وقت تک انکی شادی نہیں ہوتی ہے
 یا اور کہو کہ جو وقت انکی جوڑو گھر آوے گی تو صفی بندہ ہو جانا محمول جاوے گا بلکہ جوڑو کا بندہ ہو جاوے گا کیونکہ سلف سے بہت سے پیر و فقیر رکھیں و پیشہ
 گذر چکے ہیں کہ ایسی ایسی باتیں سب بناتے رہے ہیں مگر جس وقت جوڑو کا نکاح دیکھا انکی عمل ٹھکانے نہ رہی وہ سب باتیں فراموش ہو گئیں سنکر
 شگور دھاراج نے جواب دیا کہ سننے نواب صاحب فی الحقیقت آپ کا کتنا بہت سچ ہے لیکن جن لوگوں کی محبت عشق حقیقی میں پوری نہیں ہوتی
 ہے انکے ہی طریق میں اور جکی محبت عشق حقیقی میں پوری ہے وہ عشق مجازی کو سفلہ بن جاتے ہیں اور دنیا کو ایک جناب پر آب مانتے ہیں اور جکا
 دل ہمیشہ سے کبھی جدا ہی نہیں ہوتا ہے وہ ہر وقت اسکی بندگی میں لگے ہوئے رہتے ہیں اور وہ لوگ آٹھ پہر اپنے مالک کو حاضر ناظر جانا کرتے ہیں
 اور اپنی نظروں کے سامنے اسکی مورت مانا کرتے ہیں اپنے سے دور اسکو چھن مانر کو بھی نہیں جانتے ہیں انکے دلوں میں عورت کیا کوئی شرمیلی ہے
 نہیں ہے اور عورت کو نول مورت کا جھم جانتے ہیں اور خون و گوشت کا پتلہ مانتے ہیں اسکی صورت پر انکی پاک نظر جا ہی نہیں سکتی ہے اور نہ اسکی
 ہوشم جاوے گا چنانچہ ان پر اثر کر سکتا ہے اور نہ انکی نیخ ابرو کچھ کارگر ہو سکتی ہے وہ ہمیشہ کے پیارے ہمیشہ کے روپ ہی ہو جاتے ہیں جب استعد
 باتیں شگور دھاراج نے نواب دو تنخان سے کیں تب نواب موصوف کو انکی ترشح تقریر سے ثابت ہوا کہ یہ ہمیشہ کی محبت میں صدق دل
 سے ہے انکا غیر ہمیشہ کی محبت کے آب دگل سے ہے اسلئے نواب صاحب نے اس بات کو مائل دیا اور کہنے لگے کہ اے نانک جی میں نے میرا نام
 بہت آدمیوں سے سنی ہے کہ تم بہت فضول خج کرتے ہو اور مودی خانہ کا روپیہ بہت زیادہ اور بیفائدہ صرف کرنے ہو پس شاید میری عادت سے تم سے نہیں تم
 یا اور کہو کہ میرا نام دو تنخان مودی ہے یہ سننے ہی شگور دھاراج نے فرمایا کہ سنئے آپ اپنا حساب سمجھ لیجئے اور اگر میرے ذمہ کچھ غلب نکلے تو اسوقت لے لیجئے
 اور اگر میری کچھ رقم فاضل نکلے اسکا میں آپ سے کبھی طالب نہ ہوں گا اگر آپکی مرضی ہوگی عنایت کیجئے گا دہن میں فارغ غلطی داخل کر دوں گا اور اس امر کا جو

دیج ابھی ظاہر ہوا جاتا ہے یہ سنکر نواب صاحب نے جے رام جی کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہ مودی کس بھروسہ پر اس جزات کے ساتھ کتنا ہی جبرام جی
نے عرض کیا کہ حضور اسکی تقریر سے صاف ثابت ہو کہ یہ خیانت آلود نہیں ہے اس سے قیاس ہوتا ہے کہ خیانت کا الزام اسپر محض بے سود ہے یہ
سنکر نواب دولت خان صاحب نے حکم دیا کہ جادو راسے کو بلاؤ اور شاد کے ساتھ ہی جادو راسے کے پاس آدمی گیا اور بلا لایا جس وقت
جادو راسے آئے آنکو حکم ہوا کہ نانک مودی کا حساب جانچو آٹھنے عرض کیا کہ بہت اچھا لیکن عرصہ کا حساب ہے دیکھا چاہیے کہ کس قدر رقم
لکھتی ہے جمع ذریعہ کو جانچنا ہے چونکہ نواب صاحب کے کان لوگوں نے سنگور دھاراج کی طرف سے بہت بھر رکھے تھے کہ نانک مودی خانہ
کو لوٹ لیا ہے اور فیروز کو لٹا دیا ہے اسلئے نواب صاحب نے جادو راسے سے کہا کہ انکا حساب بخوبی جانچنا لوگوں نے اکثر مجھ سے فغول چڑی
کی شکایت کی ہے جادو راسے کو سنگور دھاراج سے پہلے ہی سے رجسٹر نہیں کہ کچھ حق وغیرہ نہیں پاتا تھا اب نواب صاحب کے کہنے سے کمال
پر حاش ہوئی اور کہا کہ اکیلے ہی مال اڑایا ہے مگر کبھی نہیں دیکھا کہ سنگور دھاراج سے کہا کہ ای نانک جی جقدر رقم تمہارے ذمہ برآمد
ہوگی اسکو جمع کر کے آٹھنے دونگا اور آئندہ کو تم کو کبھی مودی خانہ میں بیٹھے نہ دونگا کیونکہ تم نے ہم کو تو کبھی کچھ سمجھا ہی نہیں یہ کہہ کر بیٹھ گئے
اور حساب جانچنے لگے پانچ یوم میں کل حساب جانچ لیا حالانکہ جادو راسے سنگور دھاراج سے کہہ رکھتا تھا اور چاہتا تھا کہ سنگور دھاراج
پر خیانت کا الزام لگائے لیکن بقول سنکھے کہ (سناچ کو آج نہیں اور دروغ کو فرغ نہیں) جادو راسے کی کوئی بات پیش رفت نہ کی سنگور
دھاراج نے اسطرح پر حساب سمجھا یا کہ جقدر رقم نواب صاحب کے یہاں سے حاصل ہوئی تھی اسکو ایک طرف جمع کر دیا اور جقدر خرچ میں نواب
صاحب کے نام لکھی تھی جمع کی مدین لکھا اور باقی نکلی تاریخ دار لکھا دیا آخر کار مبلغ تین سو ایک روپیہ سنگور دھاراج کا خزانہ نواب صاحب
سے واجب الادا نکلا جادو راسے یہ کیفیت دیکھ کر شرمندہ ہوا اور خاموش ہو کر سکوت کر گیا بعد حساب و کتاب کے جے رام جی کچھری میں بیٹھا
صاحب کے سلام کو حاضر ہوئے چنانچہ نواب صاحب نے جے رام جی سے دریافت کیا کہ مودی خانہ کا حساب کیا صاف ہو گیا ہے رام جی نے
عرض کیا کہ جانچ مودی خانہ کی جادو راسے کے تعلق بھی چنانچہ جادو راسے طلب ہوئے جادو راسے حاضر ہوئے تسلیم بجالائے نواب صاحب نے
جادو راسے سے فرمایا کہ مودی خانہ کا حساب ہو گیا جادو راسے نے عرض کیا کہ صاف ہو گیا نواب صاحب نے فرمایا کہ کیونکر اور کس طریق پر
حساب سمجھا گیا چنانچہ جادو راسے نے کل حساب دکھلایا حساب کے اخیر میں مبلغ تین سو ایک روپیہ سنگور دھاراج کا فاضل مندرج تھا
حساب دیکھتے ہی نواب صاحب چونک اٹھے اور کہنے لگے کہ ہمارے اوپر اس کے زائد ہیں یا ہمارے اس کے ذمہ عائد ہیں بوجاب اس کے جادو راسے
نے عرض کیا کہ جناب عالی سرکار میں مودی کی رقم مبلغ تین سو ایک روپیہ فاضل نکلی ہیں کہ جو اسکو ملنے چاہیے یہ سنکر نواب صاحب
نے فرمایا کہ ارے جادو راسے اور لوگوں کے قطع نظر تمہیں خود مجھ سے آٹھ پر کہتے تھے کہ نانک مودی خانہ لٹا دیتا ہے اور لوگ بھی
نہ سمجھتے بہت کچھ کہتے تھے جادو راسے خاموش ہو گیا بھے رام جی نے عرض کیا کہ حضور نانک جی سے دشمنی رکھتے ہیں اس وجہ سے اکثر
بالتعمیل بوجہ کہ آٹھ چنانچہ نواب صاحب نے (بھوانی داس) خزانچی کو حکم دیا کہ جو رقم مودی کی ذمہ مودی خانہ فاضل ہو جادو
اور مبلغ تین ہزار روپیہ واسطے مصارف مودی خانہ کے مودی کو فاضل دیے جا دیں بھوانی داس خزانچی نے سنگور دھاراج کو
تورار روپیہ بقایا دینے زربشکی دیدیا چنانچہ سنگور دھاراج دو پیوں کی پھیلیاں بھر کر اپنے مکان لے گئے منجھ انکے اپنی رقم تین سو
ایک روپیہ سنگور دھاراج بازار لے گئے اور سرکاری رقم امانت رکھ دی یہ کہ شہ سنگور دھاراج کا دیکھ کر جے رام جی نہایت خوش
ہوئے اور جب اپنے مکان آئے تو بی بی نانکی جی صاحبہ نے دریافت کیا کہ نانک جی صاحب کا کیونکر حساب ہوا سوقت جبرام جی نے

بہت تعجب ہو کر کہا کہ اس مقام پر مجھ کو خود سخت تعجب ہو کہ جو لوگ عموماً اس بات کو کہتے تھے کہ نانک جی فضول خرچ ہیں اور روپیہ ٹھانے دیتے ہیں لیکن جب جب انکا حساب و کتاب ہوا انھیں کی رستم فاضل نکلی اور نکلتے ہی جو حساب اس مرتبہ ہوا وہ آئین میں آئین سو ایک روپیہ نانک جی کے فاضل نکلتے ہیں باوجود اسکے کہ ایسی فضول خرچی کھلانے و پلانے فقروں میں نانک جی کرتے ہیں کہ جسکو دیکھ کر سب لوگوں کو بھی گمان ہوتا ہے کہ ضرور بالضرور سرد کاری رستم انکے صرت میں آئی ہوگی لیکن انھیں کا روپیہ فاضل نکلتا ہے یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ اسکے تو بہت مرتبہ راسے بولار نے معجزہ دکرا تھے دیکھے ہیں اور انھیں نے اچھی طرح سے پہچانا ہے یہ سنکر بے رام جی نے کہا کہ ایک راسے بولار نے کیا انکو پہچانا ہے سچ تو یہ ہے کہ ایک زمانہ نے انکو جانا ہے اور آئندہ بھی پہچانے گئے یہ بات سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ بہت خوش ہوئیں۔

آگے ساکھی گوردنانک جی صاحب کی شادی کی چلی

نمبر ۱۷

واضح ہو کہ شمس الکریم جی ۱۹ سالہ سودی شمس کو سنگور و مہاراج کی شادی کا دن قرار پایا کہ جسکی اطلاع جانین کو ہوئی جس وقت تاریخ شادی از جانب دفتر مقرر ہو کر مقام سلطان پور تھری آئی فوراً اندر بیٹہ نہ صاحبہ میں خط لکھ کر اور زعفران چھڑک کر خدمت والدین سنگور و مہاراج کے مع پانچ روپیہ تلونڈی کو روانہ کیا گیا جس وقت یہ خبر فرحت اثر والدین کو پہونچی خوشی کے شاد بانے بچنے لگے آسمان پر دیوتاؤں کے شور سے بادل گر بنے لگے کالورام جی نے اسی وقت ایک خط بجانب اپنی سسرال یعنی سنگور و مہاراج کی ناناں کو مشعر اطلاع تاریخ شادی سنگور و مہاراج کے روانہ کیا اور اسی دن راسے بولار صاحب کی خدمت میں بھی اطلاع دی اور رخصت کی درخواست اپنے مالک کی اور اطلاع کے ساتھ ہی ایک لفظ سطح پر کالورام جی کے منہ سے نکلا کہ آپ کے سادھک یعنی داس نانک کی شادی قرار پا چکی ہے اسلئے مجھ کو اطلاع جانا ہے یہ فطنت ہے ہی راسے بولار نے تجید ہو کر کالورام جی سے کہا کہ تمھاری عقل پر تیرے پرے ہیں تو تم نانک جی صاحب کو اپنا لگا اور میرا داس بناتے ہو اجی وہ تو تمام زمین و آسمان کے مالک ہیں ایسے مالک دو جہان زمین و آسمان کو میرے سانم داس کے لفظ کے ساتھ استعمال کرتے ہو اے کالورام وہ داس نہیں ہیں انھیں کے ہم سب داس ہیں بلکہ ہم سب سکود پرورش کنندہ و زرق دہندہ ہیں یہ سنکر کالورام جی نے راسے بولار صاحب سے اپنے تصور کی معافی مانگی اور عرض کیا کہ ایسی خطا آئندہ سے نہ ہوگی یسکر راسے صاحب نے کہا کہ اے کالورام تمھاری عادت نہایت خراب ہے اور تم نہایت سخت زبان ہو ویکھنا خبردار ایسی سخت زبانی کبھی وہاں نہ کر بیٹھنا کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ تمھارا سسرال بھی کہ جسکا نام مولچند ہے وہ بھی بہت بد زبان ہیں غرض کہ تم اور وہ دونوں ہم بلہ وزن میں برابر ہو اور سوجھ بھجھ کو اندیشہ ہے کہ ایسا نہ کہ تم ایسے کا رخیہ میں ہاں جو عادی یہ سنکر کالورام جی نے کہا کہ نہیں حضور میرے ایک ہی اولاد ہے بھلا اسکی کار شادی کہ جس سے اسکی بیوی خاں آبادی ہے میں کیوں ہاں ہوں گا یہ سنکر راسے صاحب نہایت خوش ہوئے اور کہا کہ ہاں ایسا ہی چاہیے کالورام جی نے کہا کہ آپ مالک ہیں آپکے اقبال سے سب کام بخیریت انجام پاونگی یہ سنکر راسے صاحب نے کہا کہ جاؤ خداوند کریم تمھاری کل مرادیں پوری کرے وہ اب تم روانہ ہو بعد اسکے کہا کہ گوردنانک جی صاحب کی خدمت میں میری طرف سے تسلیات عرض کرنا بلکہ انکے قدموں پر میری جانب سے گرنا اور بے لگیا ہونا بعد اسکے کالورام جی راسے صاحب رخصت ہوئے اور سب کے ہمراہ روانہ سلطانپور ہوئے۔ علاوہ دیگر ہمراہیان کے حسب ذیل خاص صاحب تلونڈی سے روانہ سلطانپور ہوئے۔ کالورام جی صاحب۔ لالورام جی صاحب۔ پرنس

اتر من جی صاحب - فرزند امی صاحب - جگت من جی صاحب - لعل چند جی صاحب - جگت رائے جی صاحب - جسد دل جی صاحب
 یا بھدرام جی صاحب - اب سلطان پور میں جو پنگرو مان سے رات با سامان بیکریا سخت نیک کہ جبکی رات شب رات اور دن عید گنا
 پاپیے بمقام (لکھو کے رندھا دی) بر مکان لالہ موچند جی صاحب جو بونجی اور قریب ہو چکے نہ تھا بہرین کہ روانہ کیا کہ جسین اطلاع آمد
 سامان کی دیو سے - غرض کہ نہ تھا بہرین مذکور نے بر مکان لالہ موچند جی صاحب کے جا کر خبر دی کہ برات آگئی ہو اور بھکھو پرانند جی نے سٹے
 اطلاع کے بھیجا کہ تاکہ آپکو خبر دون یہ سنکر موچند نے جواب دیا کہ بہت اچھا پر بہت جی یہ امر ہماری بہت ہی خوش نصیبی کا باعث ہو چکا
 ایک ملازم ساتھ کر دیا کہ بہان جو اسات قرار پایا تھا ہو چکا دیو سے اور اس طرف اپنی بستی میں برادری وغیرہ برادری کو نوید ہو چکا دین تاکہ سب لوگ
 بہت کی پیشوائی کے واسطے تشریف لادیں اور ایک شخص معزز اس بستی کا منجانب موچند ہو بہت جو دھری بہت رندھا دی کہ جکا لڑکا
 جو دھری بھٹا رندھا دی تھا پاس جا کر گزارش کی حضور بھی تکلیف فرمادیں موچند کی دختر کی شادی میں چکر شریک ہوں یہ سنکر
 جو دھری بہت رندھا دی نے جواب دیا کہ نہایت خوشی کا مقام ہو اس میں شریک ہونا فردر ہی ہمارا کام ہو لیکن جاتا ہی نہیں
 ہوں اور بجائی میا رام جی صاحب کہ جو اکثر جایا کرتے تھے ضعیف ہو گئے ہیں اجیت ضرور شریک ہونگے یہ کہہ کر اجیت کو طلب کر کے
 لڑایا کہ دیکھو اکثر بجائی میا رام ایسے کام میں شریک ہو کرتے تھے لیکن اب وہ ضعیف ہوئے شریک نہیں ہو سکتے تم فردر جا کر شریک
 ہو اور یہ بھی ہدایت کی کہ جیسی موچند کی رائے ہو اس مطابق مراسم ادا کرنا اور جو شخص پیغام موچند کا واسطے شرکت جلسہ بارات
 کے گیا تھا اس سے کہا کہ ہماری طرف سے موچند سے کہنا کہ اب مجھ میں طاقت نہیں ہو اسلئے میں اجیت کو بھیجا ہوں یہ سنکر اس
 معزز آدمی نے عرض کیا کہ وہ بھی تو حضور ہی ہیں اگر آجکا لڑکا بھی جاتا تو ہمارے لیے باعث افتخار کا تھا من بعد جو دھری صاحب نے
 یہ بھی کہا کہ موچند سے میری طرف سے کدینا کہ یہ لوگ بیدی کھڑی اور بہت معزز آدمی ہیں اور ہماری بدزبانی کی عادت ہو اسلئے انکو
 واجب ہو کہ زبان سنبھال کر گفتگو کرنا کیونکہ میں نے یہ بھی سنا کہ کہ کالورام جی رئیس تلونڈی کے پٹواری ہیں اور یہ بھی سننے میں آیا کہ
 کہ کالورام جی بھی سخت زبان ہیں بلکہ یہاں تک بھی سنا گیا کہ وہ اپنے لڑکے سے بھی بدزبانی سے پیش آتے ہیں لیکن یہ خبریت ہو کہ اس
 کے کار پر راز پرمانہ ہیں کہ جو بہت ہی نیک آدمی ہیں اکثر انکی تعریف سننے میں آئی ہو تاہم انکی بد مزاجی سے کام نہیں ہو اسوقت چکر تھا کہ
 دختر کی شادی ہو چکا تھا اور انکا ادب و تعلیم کرنا واجب ہو یہ سنکر اس شخص نے عرض کیا کہ جو کچھ حضور فرماتے ہیں بہت بجا ہو کیونکہ اب موچند
 کے بہت پناہ ہیں جسطرح کہ آجکا بہت پناہ خداوند کریم ہو ویسے ہی دنیا میں آپ موچند کے ہیں یہ سنکر جو دھری صاحب نے کہا کہ پریش
 سب کی اوٹ ہو اسی کا اسرا سب کو رکھنا چاہیے یہ کہہ کر اس معزز آدمی کو رحمت کیا آپ نے دختر کی جانب سے اگوائی کے مراسم کا سامان
 ہو چکا اور سب لوگ مع تمام برادری وغیرہ برادری بقول شخصے کہ پریشرو بیچ ایک ہی ہو بارات کی پیشوائی کو گئے اور جو دھری صاحب کے صاحبزادہ
 قسمی اجیت بھی ساتھ تھے جس مقام پر جنسو اسات قرار دیا گیا تھا شامیانہ وغیرہ استادہ ہو گئے طرفین سے رسم و نیات ادا ہوئیں اور بعد
 اوار چار کے بارات جنسو سے کوہائیں آئی ابتدا روانگی بارات دوار چار کے تادوہی ایک جانب کالورام جی اور ایک جانب جبرام جی کے
 پرانند جی صاحب روپیہ و پیسہ لٹاتے تھے غرض کہ مایا سنگورہ ہمارا ج پر سے بچا اور ہو کر باہر پھینک دی جاتی تھی تمام لوگ موچند کی خوش قسمتی
 کی تعریف کرتے تھے علاوہ خلقت انسانی کے کلی دیوی اور دیوتے انسانی ہزار مع اندر و برتھا و نقش و تمیش مع تمام اپنی سینیا یعنی
 لشکر کے سنگورہ ہمارا ج کے براتی تھے اور بارتی و بھجی دائرانی و برتھا ہاتھ میں آرتی پٹے ہوئے مع تمام سالن بوجا کے سنگورہ ہمارا ج کے

सामंजीव

बल्लन पूरे दोष धरिया चक्र शंख बिधारिया
व्याह मकमिणी ग्रह में आई और भक्त निवाहिया
अरदास नानक लाऊँ ती जी रुकमिणी कृपा जी वरपाइया

(कालि युग)

राम कैयी लोडं कालियुग भग राइया बलराम जीव
जिना हरि सों प्रीति नाही ते संग भर में माइया बलराम जीव
माया ते लागे भर्म जगमे सकल वज्रतिन धारिया
नाम दान स्नान नहीं किया थम का पन्थ न कारिया
निहकल की आप होइया द्विपे नाहिं छिपाइया
अरदास नानक लाऊँ चौथी प्रभु सभना माहिं समाइया

(गग सोहे वीच श्री मुख बाक्य)

(मंगल सत युग)

राम पहलडी मंगलह कि हरि नाम च्याइये
मेरे मन तन श्री रंग अगर चन्दन धिपलाइये
अगर चन्दन घिस लाय कपूर कंगू टोइये
राम नाम उच्चरत गगना सदा हरि रस गोइये
घिस लगाइये अगर चन्दन कंगू प्रेम प्रभू का पाइये
कुर्बान कीता गुरु बिदों जिन यह काज रचाइये

(त्रेता युग)

राम हिजड़े मंगल फूलन मांग भराइया
फूलन तौ मांग भराय आप कतौ पुरुष व्याहन आइया
सुर नर गण गन्धर्व्य सब ही कौतुक देख बिस्माइया
कुर्बान कीता गुरु बिदों जिन यह काज रचाइया
बिन वन्त नानक सुनो सब सुफल यह काज सोहाइया
उत्साह होइया शुभ सुतौ मंगल काज सोहाइया

(द्वापर युग)

राम तीजे मंगल पडिता जिन स आये

بچن پورے دوس دھند یا بیکر شکہ بداریا -
بیاہ رکنی گرہ میں آئی اور بچات بنا بیا -
اور اس نامک لاؤں تجی رکنی کرشن جی بر پیا -

کامک

رام جو تھی لاؤں کرتے کامک پر گنا یا بلام جو -
بچان ہر سون پر بیت ناہن نے سنگ بھری مایا بلام جو -
بیسے لاگے بھرم جاگے سکل دجیوتن گناٹیا
نام دان اشنان تین کیا جسم کا فیتہ نکاٹیا -
شکل کی آپ جو کیا چھے ناہن چھیاٹیا -
اور اس نامک لاؤں جو تھی پر بھو شہنا مانہ سماٹیا -

راگ سو ہی بج سری کھ باگ

شکل ست جگ

رام پہلوی شکل کہ ہر نام دھیاٹے
میرے من تن سری رنگ اگر چندن گھس لایے -
اگر چندن گھس لاسے کپور کنگو ڈھویٹے -
رام نام او جرنٹ رستنا سدا ہر رس گوٹے -
گھس لگا لے اگر چندن کنگو پریم پر بھوکا پائے -
قربان کیتا گور درون جن بہ کاج رچاٹے -

ترتیا جگ

رام دو جے شکل پھولن مانگ بھداٹیا -
پھولن نان مانگ بھراے آپ کرتا پور کھ بیاہن آٹیا -
شہر زغن گند ہر پ سبھی کو تک دیکھ بھائیٹا -
قربان کیتا گور دون جن یہ کاج رچاٹیا -
بنوت نامک ستوستو سب سو پہل یوہ کاج سوٹیا -
ادت ساہ ہو یا سو بہ سستی شکل کاج سوٹیا -

دوا پر جگ

رام تیجے شکل پڑ نا جن یے آئے -

इन्द्र पूर वीच जन्मता जिन सुरगों जिन मंगाइये
गल सच गन्धन पायता जिन लगाम दुरुस्त कराये
अजब शोभा पायता जिन टाकुर आप सजाइये
जित चढ़े श्रीरंग आप स्वामी अजब शोभा सोहाइये
बिनबन्त नानक तो गढ़ भंगल पड़िता जिन लाइये

(कलियुग)

राम चोपड़ी मंगल सत गुरु व्याहन आइया
यह अजब दरस अशर तोरियाँ सन्ता के मन भाइया
तैंतीस करोड़ बे सर्वे संगति नाल गणपति आइया
सद ब्रह्म शारदादिक मोतियाँ चौक पुराइया
धरदु खारे दह फरे सत गुरु व्याहन आइया
बिनबन्त नानक भंगल चौधे सर्वे काज सोहाइया

اندر پوری ختماجن سرگون میں لگائے۔
گل سج گندمن پاسے تاجن لگام درست کرائے۔
عجب شربھ پاسے تاجن ٹاکر آپ سجائے۔
جت چڑھے سری لگا آپ۔ سواي عجب سربھ سرائے
بنوت ناک نکل بھلے نکل بڑ تاجن لائے۔

کلیاں

رام چوڑی نکل سنگور ویاہن آئی۔
یہ عجب درس آیار تیریاں ستان کے من بھایا۔
تینتیس کروڑ بے سرب نکل تالی گیت آئی۔
سد بڑھ سار وادک سوتیان جوک پورایا۔
دھر دھارے دیوہ پھیرے سنگور ویاہن آئی۔
بنوت ناک نکل چوٹھی سرب کلج سونایا۔

غرضیکہ ست گورو مہاراج کی شادی ہوئی

اب بھائی بے وقت لکھانے جنم ساکھی کے گورو انگد جی صاحب سے کہنے لگے کہ اسے انگد گورو مہاراج یہ گل کیفیت اپنی انکھوں
کی دیکھ ہوئی عرض کرتا ہوں کہ کسی کی زبانی سنی ہوئی لکھا ہوں پس جو وقت گورو انگد جی صاحب نے ان شہدوں کو بھائی بے کے
ریائی سکھا اور یہ بھی تصدیق ہوئی کہ بھائی بے کی چشم دید ہو۔ یہ سنکر بیہوش ہو گئے اور اس شب نام شب بیراگ ہی میں رہے
بلکہ صبح ہوئی اور پھر بھائی بے جنم ساکھی کی سرگذشت بیان کرنے لگے کہ بعد شادی کے صبح کے وقت سنگور مہاراج نے مجھے فرمایا کہ
بھائی بے تم میرے پاس ہی رہنا میں نے عرض کیا کہ بہت اچھا میں حضور ہی کی خدمت میں حاضر ہوں گا بلکہ ست گورو مہاراج کا روپیہ پیش
جو کہ تھا سو روپے ہی پاس تھا غرضیکہ تین دن برات جزا سے میں رہی اور چوتھے دن برات رخصت ہوئی اور ڈولا سمیت سلاطین اور
آئی صبح کے کھانے کا کام میری لے لیا کہ جو کچھ کا ڈولا مقام تلونڈی ہمارے ساتھ چلیگا یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحب نے اصرار کیا کہ میری بھانج
میرے ہی گھر رہے گی اور ساتھ آئے براہ منڈی بھی رہیں اٹھے کہ فیصل شادی کے سوچنے والے لے لیا کہ میری دختر سلاطین اور بہن
رہے گی تلونڈی میں قیام نہ کرے گی اور انکے اقرا کو میں نے قبول کر لیا کہ یہ شادی انھوں نے منظور کی اور وہ شادی ہی منظور کرنے کے بعد
ایکے گورو نانک جی صاحب کے فریضہ ملازمت جب ہمیں ہو تو تلونڈی جانے ہی کی کیا ضرورت ہو کہ یہ سب باتیں براہ منڈی صاحب نے ہم
لیکن بہت گورو مہاراج کی والدہ نے اس امر کو منظور نہ کیا بلکہ ڈولا اپنے ساتھ تلونڈی لیگئیں اور بلکہ سنگور مہاراج کو بھی ہمراہ لے گئیں
روانگی ست گورو مہاراج کی سنگور مہاراج نے بھائی بے سے کہا کہ جب تک میں تلونڈی سے واپس نہ آؤں اس وقت تک تم کام مودی خانہ
کا انجام دینا کہ بھائی بے نے خبر کیا کہ اس مہاراج بھلا مجھے مودی خانہ کا کام انجام پاوے گا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے بھائی
بے کے اندر انجام کو پہنچا دینا صرف تم یہاں بیٹھے رہنا میں اندر ایک پہلنے کے ضرور ہی حاضر ہو جاؤں گا۔

مستدر کھتے کے بہائی باسے نے گوردانگد جی صاحب سے عرض کیا کہ جسوقت سنگورو مہاراج نے یہ فرمایا میں نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ
جو حکم چاہو اسکو بسر و چشم میں تعمیل کرونگا۔

سنگورو مہاراج مع ڈولا کے سب صاحبوں کے ساتھ روانہ تلوٹدی ہوئے اوس وقت کی کیفیت سے مجھے آگاہی نہیں ہو کہ وہاں سنگورو
مہاراج نے کیا کیا لیلہ کی اسلئے میں اوس قدر عرصہ تک کی کیفیت کچھ عرض نہیں کر سکتا اب سینے کہ سنگورو مہاراج ایک ماہ تلوٹدی میں رہ کر آپس
تشریف لائے اور بی بی نانکی جی صاحبہ و جیرام جی صاحب سے ملاقات کی اور صبح اسکے اپنے کام مودی خانہ میں معروف ہوئے اور
دھرتی سنگورو مہاراج کا بیٹے تھا وہی بدستور رہا اور وہی اخراجات اور وہی مصارف خیرات وہی فقروں کا ہجوم تصرف کے وہی دھوم
محب جاری رہی آخر کار لوگوں کی پھر وہی تقریر شروع ہوئی کہ مودی خانہ کو نانک جی لائے دیتے ہیں اور کوئی لوگ جو پچھلے حساب و کتاب سے
واقف تھے وہ یہ بھی کہتے تھے کہ شاید نانک جی کے پاس پارس پتھر ہو کہ جسکے ذریعہ سے اس قدر خیرات کرتا ہو سچ تو یہی خیرات کا تجسم یہ شخص جسم جو
ہوا اسکے چند روز کے بعد ایک دفعہ کالورام جی بھی اور لالہ موہن جی آئے اور سنگورو مہاراج کی کیفیت دیکھ کر واپس گئے غرض کہ چند دن
تو اپنے بی بی نانکی جی صاحبہ ہی کے یہاں بسر کی آخر کار اپنا جدا مکان بنا کہ سلطان پور رہنے لگے بعد پتھر سے عرصہ کے سنگورو مہاراج
کی والدہ صاحبہ بھی سلطان پور تشریف لائیں اور پھنی و خوشی سے رہتی تھیں سنگورو مہاراج بھی اُنکے خیر گیران اچھی طرح سے
مزدوریات کے رہتے تھے لیکن اپنے متعلقان کی طرف متوجہ بہت کم ہوتے تھے اسوجہ سے (سو بھنی جی) بی بی نانکی جی صاحبہ
یہاں زیادہ رہتی تھیں اور بی بی نانکی جی صاحبہ بھی اسی وجہ سے اپنی بھانج کی دلجوئی زیادہ کیا کرتی تھیں اور یہ امر بھی پوشیدہ
نہ رہے کہ چونکہ آپکا ماوری ویدری گو تر (چوڑا) تھا یعنی لالہ موہن (چوڑا) کی آپ دختر تھیں اسوجہ سے اکثر لوگ آپ کے نام میں بھی
دہی گو تر یعنی بلفظ چوڑی استعمال کرتے تھے بلکہ سنگورو مہاراج تو اکثر چوڑی ہی کہاتے تھے اور (سو بھنی جی) مہارانی اکثر بی بی
نانکی جی صاحبہ سے سنگورو مہاراج کی شاکی رہتی تھیں کہ تمھارے بھائی ہماری طرف متوجہ ہی نہیں ہوتے ہیں غرض کہ پہلے تو کچھ کچھ
شکایت تھی جب سنگورو مہاراج دنیا کی طرف متوجہ نہ ہوئے تب۔ (سو بھنی جی) مہارانی علانیہ شاکی ہوئیں یہاں تک کہ
ایک روز اپنے والد سے بوقت ملاقات آپ نے کہا کہ تم نے بھکو کہاں ڈال دیا ہو یہ بات لالہ موہن نے ایک روز جیرام جی سے کہا کہ تم
میری لڑکی کو گویا کوئین نہیں ڈبوا دیا ہو یہ سنکر جیرام جی نے سنگورو مہاراج کو بولا بھیا جبکہ سنگورو مہاراج تشریف لائے تو جیرام جی
نے جو امر شکایت کا تھا بیان کیا لیکن ست گورو مہاراج نے کچھ جواب نہ دیا سب لوگ خاموش ہو گئے اتفاق سے سنگورو مہاراج
کی خوشدامن صاحبہ کہ جکا نام (جند رانی) تھا تشریف لائیں اور اُس شکایت کو بی بی نانکی جی صاحبہ سے بر زبان لائیں اور بہت
کچھ سخت و سخت کہا بلکہ یہاں تک کہا کہ پہلے تو تمھیں مالگنی تھیں لیکن اپنے بھائی کو اب نہیں سمجھاتی ہو کہ وہ میری بیٹی کی طرف متوجہ
نہیں ہوتے ہیں اور نہ تمھارے خامد جیرام جی ہی اپنے سائے نانک کو سمجھاتے ہیں کہ یہ بات اچھی نہیں ہو اب میں تم سے پوچھتی ہوں
کہ تم لوگوں نے اسکا انجام کیا سوچا ہو یہ کوئی اچھی بات ہو جو سوچا ہو تم مجھے بیان کر دے بی بی نانکی جی صاحبہ مجبوراً اس طرح پر جواب
دینے لگیں کہ سینے میں اپنے بھائی کو کیا سمجھاؤں گی کہ نہ میرا بھائی کہیں چوری تو کرتا ہی نہیں ہو کہ اسکو اُس حرکت سے باز رکھنے کی ہدایت
کروں نہ وہ جو اکیلا ہو نہ اس میں کسی طرح کی بد چلنی ہو نہ کوئی تشابہ ہو ان اُس میں ایک بات یہ ہے کہ اسکو اپنی کمائی سے بھوکوں اور ننگوں
کو کچھ دیدیا کرتا ہو دان پن کوئے کی اُسکی عادت تو کہیں سے ہو ایسے کام کو منع کرنا اپنے سر پر گناہ کا بوجھ لینا ہی باپ کے سمندر میں ڈوبنا

آپ کی صاحبزادی کو کسی بات کی تکلیف نہیں ہو کہ زور پر میشر کی کر یا سے سب موجود ہو بلکہ منت نیا ملا کر تاہو اب اس پر بھی ناخوشی کر تو
آپ کی خوشی ہو اور میرے منہ سے تو کبھی کسی کی بدگوئی ہو ہی نہیں سکتی ہو کیونکہ زور و کیر کی تو کسی دیکھی نہیں جاتی اور یوں تو ایسے محکوم
بعض عورتوں کو آیا ہی کیا کہتے ہیں بس اگر تم ناحق کسی کو بدنام کرو تو تم جاؤ اس میں میرا کچھ اختیار نہیں ہو میری طرف سے کسی قسم کی برائی نہ ہو گی
آپ اپنی صاحبزادی کو تو سمجھاتے ہی نہیں ہیں برعکس اس کے پرانے لڑکے کو برا بھلا کسی کے کہنے سے پر آپ بھی کہ اٹھتی ہیں عمر ضلک کی بی
نانکی جی صاحبہ ایسی باتیں سن کر بی بی چند رانی لینے خوشہ امن سنگھ رو مہاراج کی خاموش ہو گئیں اور اٹھ کر چلی گئیں اور اپنی گفتگو
کچھ نام بھی ہوئیں اور اپنی دختر (سو بھینجی جی) کے پاس آکر کہنے لگیں کہ تمہاری منہ نے تو آج مجھ کو بڑے اڑے ہاتھوں لیا اور تمہارے
کہے ہوئے پر مجھ کو بہت شرمندہ ہونا پڑا بیان تک مجھ کو انکی بات کا ایک جواب بھی نہ آیا اب تم کو لازم ہو کہ تمہیں اپنی نیک روی اختیار
کر ونا کہ کسی کی جگہ شکایت نہ ہو نہ تم کو شکایت کرنے کا موقع ملے یہ بات سن کر (سو بھینجی جی صاحبہ) بول اٹھیں کہ ہاں اماں جی جینک
بقول منہ جی صاحبہ کے میں بھر کھی دنگی تو نہیں رہتی ہوں بلکہ کل سامان موجود ہو زور اور پارچہ ہر قسم کا میرے پاس ہو یہ سن کر
چند رانی جی صاحبہ نے کہا کہ بھر تھیں اپنے منہ سے قائل ہو کہ جو پرانے لڑکے کو بدنام کرتی ہو یہ سن کر (سو بھینجی جی صاحبہ) تو آہستہ سے
بولیں کہ میری طرف انکی وجہ تو نہیں یہاں تک کہ منہ سے بات بھی نہیں کرتے ہیں یہ امر کسی کے گوش زد کرنے کے تو لائق ہی نہیں بھر
سوا تم سے اور کس سے کہا جائے یہ تقریر سن کر بھر (چند رانی جی صاحبہ) بی بی نانکی جی صاحبہ کے پاس واپس آئیں اور آکر کہنے لگیں کہ سونو
بی بی جی تمہاری بھانج کی شکایت اسی امر کی ہو کہ تمہارے بھائی صاحبہ انکی طرف توجہ ہی نہیں کرتے ہیں اور سب کے لیے تو وہ خود
اقبال کرتی ہو کہ مجھ کو کھانے دینے و کپڑے کی تو کیس طرح کی کمی نہیں ہو بلکہ خواہش سے زیادہ میرے پاس موجود ہو بس اگر شکایت ہو تو منہ
اسی بات کی ہو کہ میری طرف انکا رجوہان نہیں ہو بیان تک کہ اول گھر ہی نہیں آتے ہیں اور اگر بالفرض کہ آئے بھی تو منہ سے بات تک
نہیں کرتے ہیں یہ سن کر بی بی نانکی جی صاحبہ نے اس طرح پر تقریر اٹھائی کہ بیٹے خاں جی صاحبہ میری بھانج کے بھی عادات ایسے ہی ہیں
کہ کہنے کے لائق نہیں ہو اکثر جب میں کبھی بلا بھیجتی ہوں تو آتی ہی نہیں ہیں جب کہ سہ کر آدمی پر آدمی بھیجے گئے تو اوپر آئیں
اور ہر جاور اٹھائی چلنے پر طیار ہو گئیں مجھ کو تو اس امر کا خیال رہتا ہو کہ میری چھوٹی بھانج ہو جس میں یہ خوش رہیں دی میں کروں انکی ناخوشی
مجھ کو ہر حال منظور نہیں جب یہ چلنے لگیں کچھ میں نے روکا جب اٹھوں نے نہ نایا میں خاموش ہو گئی یہ سب اور اس وجہ سے میں کہ اول تو
کم عمر و مر سے شریف کی دختر میں جاہتی ہوں کہ انکی کیس طرح و لشکری نہ ہو کہ میں تو آٹھ پیر بھانج ہی بھانج کہا کرتی ہوں لیکن وہ مجھ کو
اتنا بھی نہیں سمجھتی ہیں کہ جیسے اور دو برسیدی میں تو انکا منہ دیکھا کرتی ہوں وہ مجھ کو دودھ کی ایسی کھی پھینک دیتی ہیں بس انکی عادت
بھی قابل تعریف ہیں یہ باتیں سن کر بی بی چند رانی بولیں کہ اسے بیٹی نانکی یہ بات تو مجھ کو بخوبی معلوم ہوئی کہ میری بیٹی کو کھانے دینے کی
کسی قسم کی تکلیف نہیں ہو سب سامان آرام موجود ہو لیکن تم اپنے دل میں خیال کرو کہ عورت کے لیے خاوند کا بولنا تہ نایا مطلب ہونا اسکی
دل اندازی کا کیس قدر باعث ہو موجب خوشی باعث یہودی سب اطمینان ہو کہ نہیں یہ سن کر بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ فی الحقیقت آپ کا
کہنا بجا و سزا ہو پر میشر آپ کی گفت و شنید کو تیز کر لیا الا اپنی صاحبزادی کو آپ اپنے طور سے سمجھا دیجئے اور فحاشی کیجئے کہ مردوں کی خفا
طبی ہو کہ جو سوت مرد باہر سے آوے عورت اس کے لیے بانی لیکر دوڑے خندہ پیشانی سے پیش آوے اور اس کے ساتھ ایسی تقریر کرے کہ اس کا دل
اپنے جانب کھینچ لادے اسے خاں جی صاحبہ اگر مرد عورت سے ہر طرح کا آرام پاوے کیونکہ اپنا دل اس پر لادوے گو کہ آپ اس وقت اپنے دل میں غم و خوار

کئی ہوئی کہ اپنے بھائی کی طرف داری کرتی ہو لیکن اگر منصفی کیسے تو آپ ہی فرمائیے کہ بعض عورتیں کم بخت ایسی ہی ہیں کہ ایدھر اُنکے مرد نے
 دوسری میں پیر رکھا اور ہر روز اُنکے سر پر سوار ہوا دوسرے درجہ سر لیٹ چار پائی پر پڑ گئیں ناحق کو کاٹنے لگیں وہ سوارہ کہیں کا مارا تھا کارا
 اب اُنکی عداوت میں مصروف ہو ادا ان بقول شخصے کہ اگر درد ہو جاتا رہے جب درد ہی نہیں تو جاسے کیا خاک اُنکی جانب وہ سوارہ کیا
 صاحب ہوا اس سے کس چیز کا طالب ہوا اور اسے خالہ جی صاحبہ میں گوروانک جی صاحب کو نہ نگار پار برہمہ پر مشیر کا اوتار بنتی ہوں سر فیکٹ ہا
 سر بیانی اُنکو جانتی ہوں اس بات کو آپ یقین کر کے مائیے گا کہ اس میں ذرا بھی فرق نہیں ہوا اب آپ تشریف لے جائیے اور بھاجی صاحبہ کی
 دعویٰ کا باعث پیدا کر دنگی یہ سنکر حیدرانی جی صاحبہ اپنے مکان کو تشریف لیگئیں بعد کئی روز کے ایک دن سنگور و مہاراج بی بی نانکی جی صاحبہ
 کے مکان پر تشریف لائے بی بی جی موصوفہ نے بہت خاطر کی اور کہا کہ آج میرے اوپر پر مشیر کی بڑی ہی کرپا ہوئی ہے کہ جو آپ نے درشن
 دیا ہے یہ سنکر سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ اے بی بی جی میں آپ سے بہت چھوٹا ہوں بہر حال آج کا تا بعد از و فرماؤ ہوا ہوں یہ سنکر بی بی جی
 نے فرمایا کہ آپ مجھے ایسی گفتگو کیا کیجیے کیونکہ میں آپکو پر مشیر ہی کہے جانتی ہوں پھر بھی آپ نے فرمایا کہ آپ مجھے بہر حال پر مشیر ہی میں مجھ
 سے بی بی جی نے کہا کہ ان میں گوکہ عمر میں بڑی ہوں لیکن آپ میں اور مجھ میں بڑا فرق ہے تو یہ کہ جسکے کام آپ مجھے ہوں سب میں وہی
 بڑا ہوا اور یوں تو سب میں مجھ کو کا درخت بڑا ہوتا ہے لیکن کس کام کا یہ سنکرست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بی بی یہ بات پر مشیر کی جانب سے
 آپ پر ملین آئی ہو اس سے صاف ثابت ہے کہ پر مشیر آپ پر بہت مہربان ہے اسوقت بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ میں تو جی بھی پر مشیر کو اپنے اوپر
 مہربان سمجھوں جب میں کچھ عرض کروں اور وہ قبول ہو جاوے یہ سنکرست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جی ہاں بہت جلد کہے کیا آج آپ کچھ کہیں گی کچھ
 آپ کہیں گی اُسکو میں ضرور ہی مانوں گا کیونکہ تم میری بڑی بہن ہو اور آپ کا اور میرا کچھ جہنم میں سے بہن بھائی کا ساتھ تھا اور آئندہ بھی یہی رہے
 ہو گا اور تم نے ہمیشہ ہی میری خدمت بہت کی ہے اُسکا بوجھ میرے سر پر ہوا اس بوجھ سے مجھے سکدوش ہونا چاہیے ایلے جو آپ کہیں گی وہ میں
 ضرور کروں گا یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے عرض کیا کہ اے بھائی جی صاحبہ میں نہایت شرمندہ ہوتی ہوں کہ آپ میری بھاجی کی طرف
 توجہ نہیں کرتے ہیں اور یہ کم بخت عورتوں کی خاصیت ہے کہ جب تک اُسکا خاوند اُسکو تسلی نہیں دیتا تو بت تک اُسکو تسلی نہیں ہوتی ہر ملک
 وہ نہایت پریشان رہتی ہے اور اپنی ذاتی و صفاتی خاصیت سے ناام ہوئی ہو گو کہ آپ تو سادہ و سادہ ہیں لیکن ہساری بھاجی تو گرہست ہیں
 اب اپنے وطن اب ہی غور فرمائیے کہ جب گرہستی بھاء نہیں تو گرہست کیسے یہ سنکرست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بی بی جی کیون ہمارے گلے میں
 بھانسی ڈالتی ہو یہ سنکر بی بی جی نے کہا کہ نہیں بھائی جب پر مشیر نے ہی دی ہے تو بھانسی کیون ہوئی عورت کے لیے اُسکے خاوند کا منہ سے بولنا ہی
 اُسکی کمال دلجوئی کا باعث ہوتا ہے یہ سنکرست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بی بی جی اگر آپ اس لفظ کو اس لیکر اور جو کچھ مانگیں اُسکو میں فوراً ہی
 قبول کروں اور اُسکی تعمیل میں ذرا بھی فرق نہ ہو الا اس لفظ کو چھوڑ دیجئے یہ سنکر بی بی جی نے عرض کیا کہ بھائی جی میری تو یہی عرض ہے اور یہی
 میری غرض ہے کہ تمہاری اولاد اپنی آنکھوں دیکھوں اور ہاتھوں کھلاؤں یہ سنکرست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بی بی جی جو تم چاہتی ہو وہ
 سب ہو گا یہ کہہ کرست گورو مہاراج چلے گئے اور بی بی جی اپنے کاروبار میں مصروف ہوئیں۔

آگے ساکھی پاٹ پر تہی گو بند لوک کی بابت ہوتی

نمبر ۱۸

اب سنئے کہ سنگور و مہاراج مودی خانہ کا کام بخوبی انجام دیتے تھے اور سب لوگ آپ سے خوش تھے اور اپنے مکان کو بھی اکثر تشریف لاتے تھے

بیات شکر بنی ناکی ہی صاحب نہایت خوش ہوئیں سنگو رو ہماراج تمام دن مودی خانہ کے کام میں مصروف رہتے تھے در سابق دستور
 ایک خیرات کا دریا پر رہا تھا جو کوئی آپ سے سوال کرتا تھا کبھی محروم نہ جاتا تھا جب وہی کارخانہ فیضانہ جاری رہا تو ایک دن ایک حاشیہ
 کہ جو دہان کا دیوان تھا نواب دو لکھان صاحب سے جا کر شاکی ہوا کہ نانک مودی کبھی ہمارا حق دیوان گری کا نہیں دیتا اور حساب بھی اٹکا کچھ
 میں نہیں آتا ہے یعنی جب حساب اٹکا ہوتا ہے تو انھیں کی قسم فاضل نکلتی ہو اسکی وجہ ہی کچھ سمجھ میں نہیں آتی ہے پس اگر اجازت ہو تو اسکے جمع
 و طرح کی پرتال میں خود کوں تاکہ معلوم ہو کہ کھچ پر ہمیشہ ہی انھیں کی قسم فاضل نکلی ہو بھلا میں بھی تو دیکھوں کہ جھٹھ اٹکا حساب ہو کر ہر مرتبہ
 اٹکو فاضل دیا جاتا ہے اور یہ بھی دیکھنا منظور ہو کہ خیرات کی مدین کتھر صرف پڑتا ہو غرض کہ اجازت لیکر اور مودی خانہ اگر ایک دن کا حساب کیا
 تو ظاہر ہوا کہ ایک دن کے جمع و خرچ میں نواب صاحب کے نام تو صرف دو تین سو روپیہ مندرج تھے اور بدخیرات میں خواہ چار سو روپیہ لکھے
 ہیں یہ دیکھتے ہی دیوان صاحب مذکور باطن کو رکھنا مودی خانہ کے ہیکر نواب صاحب کے حضور آ پہنچا اور عرض کیا کہ خداوند نعمت کل عطا فرما
 کی آمدنی نانک مودی لجاتا ہے جو تھ آپ کے تعلق مودی خانہ ہوا ہے اسوقت سے حقہ درآمدی ہو کل مودی خانہ کو جاتی ہے صرف سار کی قسم
 مثل راہ داری وغیرہ سے مصارف دیگر ریاست کے انجام پاتے ہیں اور نانک مودی اس رقم کو اپنے صرف میں نہیں لاتا ہے بلکہ فقیر دن کو
 مفت کھلا دیتا ہے یہ سنکر اور کاغذ دیکھ کر نواب صاحب نے ارشاد فرمایا کہ جہرام جی کو بلا کر حساب جانی جائے۔

ست گورو ہماراج کے پاس ایک دیوی کے سکھ کا حسب اجازت دیوی اپنے ایشٹ کے
 مکت ہمارے کے واسطے حاضر آنا

اب سینے کہ اس مدت میں ست گورو ہماراج کی عمو تیس برس کی ہوئی اور جا بجا سنگو رو ہماراج کے معجزات و کرامات جات معروف و مشہور ہو چکے ہیں
 کہ قریب سلاہنور کے ایک موضع (بلہا) نامی تھا اس میں ایک شخص سہی بھاگیرتھ رہا کرتا تھا اور وہ ایک دیوی جی کی بہت ہی پرستش کرتا تھا اور
 شب و روز انھیں کی پرستش میں اپنا وقت صرف کرتا تھا اور آٹھ پہر انھیں کا دھیان رکھتا تھا اور بھاگی رتھ مذکور کو اولاد و دولت و ثروت پریش
 نے سب کچھ دے رکھا تھا کہ کسی بات کی اسکو آرزو نہ تھی صرف اسکی خواہش یہ تھی کہ اپنے سروپ کا بھکوں گیان ہو جاوے اور اگیان کا اندھیالا
 جاتا ہے کہ جس میں میری مکت ہو جاوے اور آداگون کا بیڑا پار ہو جاوے دیوی جی کی پرستش کرتے کرتے کچھ عرصہ گزرا ایک روز اتفاق سے
 ایک بادشی کا رت تھا بھاگی رتھ نے رت تو رکھا ہی تھا جاگرت آتی کے واسطے اس دیوی کے مندر میں بھاگی رتھ مذکور آیا اور بدھ کے ساتھ
 دیوی جی کی پرستش کی آتی اتار کر ہا منتر دیوی جی کے منتر کا جاپ کیا اور شبن بدراگ کا باغ فرنگ تمام رات جاگرت آتی میں صرف کی جب
 صبح ہوئے تو ہوئی اور پھل رات کا وقت آیا بیٹھے بیٹھے بھاگی رتھ کو کچھ سستی سی معلوم ہوئی اسی جگہ لیٹ گیا اسی غزوگی میں ایک خواب
 بھاگی رتھ مذکور نے دیکھا کہ دیوی جی مجھ آکر کھڑی ہو اور اپنی زبان سے فرمائی ہو کہ اے بھاگی رتھ تجھ سیدی بڑی کر یا ہوئی ہے تیری عبادت
 مقبول ہوگی اب مانگ جو تجھے ضرورت ہو بھاگی رتھ نے عرض کیا کہ دنیا کے کل پر رتھ آپ کی کرپائے بھکوں جاں ہیں اب بھگوان کے پانی
 کے اور کوئی خواہش نہیں ہے یہی آرزو ہے کہ اگیان کا اندھیالا جاتا ہے یہ سنکر دیوی جی نے جواب دیا کہ اے بھاگی رتھ یہ بات ہمارے اختیار سے
 باہر ہے یہ بات تمھو کسی سنت کی خدمت کرنے سے حاصل ہوگی اور ہم لوگوں کو تو سناری ہی پر رتھ دینے کے نزاک کی جانب سے اختیار حاصل
 ہوئے ہیں وہ بھکوں سب جاں ہیں اور مکتی پر رتھ اور گیان کی دولت تو ست سنگ سادھو ان ہی سے مل سکتے ہیں اسلئے اب تمھو میں
 ایک سنت کا نشان بتائی ہوں تو وہاں جا اور انھیں کی خدمت کر تو تمھو جی آرزو ملیگی اس کلجگ میں ان پر رتھوں کے دینے والے بھگوان کی

ذات کے اور کوئی نہیں ہر سلطان پور کے مقام پر نامک نامی ایک سنت رہتے ہیں اور وہ مودی خانہ کا کام کرتے ہیں گزستی سادھوین
 نہ کار جو پر مشر ہو اُسے وہ جسم رکھ کر اتار دھارن کیا ہو۔ غرض کہ اسے بھاگی رتھ تو میری بات کو یقین کرنا کہ پر مشر میں اور نامک جی میں ذرا بھی
 فرق نہیں ہو۔ پس تو انھیں کی خدمت اور انھیں کی سیوا کر کے اپنی آرزو پر لاج تک تو زندہ ہو اُنکے قدموں سے جانا نہ ہونا اب تجھ کو
 میں نے ہی بردان دیا ہو اور جوت تو اُنکے پاس پہونچا وہ تجھ پر ہی کر پارینگے اور تجھ کو وہ گیان اُپدیس کرینگے انجام کار حیرت سہ گئی انھیں کے
 پاس ہوگی اس قدر یا تین دی ہی جی نے بھاگیرتھ سے کہیں تھیں کہ اتنے عرصہ میں بھاگیرتھ کی آنکھیں کھل گئیں اور اُس مندر سے اُٹھ کر سلطان
 کی طرف راہی ہوئے اور ست گورو ہماراج کی خدمت میں مصروف ہوئے ست گورو ہماراج انتر جامی رتھے ہی بھاگیرتھ کو گیان کا اُپدیس
 دیا اور سنسار کو خواب و خیال خفا کر من کا بھوم دور کر دیا۔ غرض کہ ست گورو ہماراج کی خدمت میں بھاگیرتھ مذکور نہیں مہینہ تک مقیم رہے اور
 جو کچھ کہ ست گورو ہماراج ارشاد فرماتے تھے بھاگیرتھ سے اُسکی تعمیل میں دنیا بھی فرق نہ آتا تھا اور ست گورو ہماراج کے چرفون میں ہر روز
 پریم زیادہ پڑھتا جاتا تھا جسطرح بھاگیرتھ مذکور ست گورو ہماراج کی خدمت میں اپنا دل زیادہ لگاتے تھے اُسی طرح اُسکو صاف دلی حاصل
 ہوتی تھی اور اُسے بھاگیرتھ مذکور کا ہر دیکل ہی نام معروف لکھا ہوا ہوا اتفاق سے ایک دن مردانہ ربانی تلونڈی سے شگورو ہماراج کی خدمت
 میں سلطان پور آیا اور ست گورو ہماراج کی خدمت میں جو جو پیغام تلونڈی سے لایا تھا سب سنایا راسے بولار و نیز عموئی لاو رام جی وغیرہ
 کی طرف سے بعد مزاج پرسی کے بہت بہت اشتیاق عرض کیا۔ یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ تو کیلے حاضر ہوا ہو یہ سنکر
 مردانہ نے عرض کیا کہ حضور نے اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا تھا کہ توبیدی کھتر یون کا بیڑا تھی، اب تو دوسرے سے سوال نہ کرنا اور
 تیری گدڑاوقات اسطرح سے بودیگی اور دوام تیری بسر سی طرح سے ہو کر گی چنانچہ حضور کی زبان مبارک سے جب سے یہ الفاظ نکلے ہیں
 نہایت پر تاثر رکھے ہیں کہ اُس دن سے مجھ کو کھانے پینے کی تو کسی قسم کی ضرورت نہیں ہوئی بلکہ بخوشی تمام انجام ہونے میں لیکن اب یہ
 ایک ضرورت اشد آگئی ہو کہ غلام کی دختر شادی کے قابل ہو گئی ہو اور یہ کام بغیر روپیہ کے انجام نہیں ہو سکتا ہو دختر کے واسطے لڑا کچھ
 ہو چکا ہو وہ موجود ہو ایسے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ اب جو ارشاد ہوا اُسکی تعمیل دربارہ شادی دختر مذکورہ کے کچھ
 اتنے میں بھاگیرتھ مذکورہ بالا حاضر خدمت سرکار والا تھا اُسکی طرف ست گورو ہماراج نے دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ اسے بھاگی رتھ تم اُسکی لینی
 مردانہ کی ضرورت کو رفع کرو اور شادی کے اخراجات کی فہرست داخل کرو۔ چنانچہ بھاگی رتھ نے مردانہ کی دختر کے اخراجات شادی کی
 فہرست مرتب کر کے پیش کی اسوقت ست گورو ہماراج نے مردانہ سے دریافت کیا کہ جلد خراج شادی کی تعداد کس قدر ہوگی۔ مردانہ نے اپنے حوصلہ
 کے مطابق مبلغ مائیکھ روپیہ عرض کیے اُسکو سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اس فہرست کی تعداد کا دو چند یعنی مائیکھ کا سامان لکھا جاوے
 چنانچہ مردانہ نے ویسا ہی کیا جوت یہ فہرست دوبارہ تیار ہوئی ست گورو ہماراج نے بھاگی رتھ مذکورہ بالا کو حکم دیا کہ تم خود لاہور میں جا
 یہ سب سامان خرید کر دو کیونکہ اگلے پر اچھا سامان ملتا نہیں ہو اور بخوبی دیکھ بھال کے خرید لینا لیکن ایک شب سے زیادہ لاہور میں
 قیام نہ کرنا۔ دن ہی میں یہ سب سامان خرید کر کے راوی اتر کر کے۔ بخوبی بھاری اور سادھا بڑی میں پہونچ جانا جب تمہارا جنم سوچل ہوگا
 اور تم نہال ہو جاؤ گے۔ غرض کہ بھاگی رتھ ارشاد حضور کا پا کر اور روپیہ لیکر ہماراج کے قدموں پر مستحکم کر لایا اور کی طرف روانہ
 ہوئے اور بہت جلد جا کر لاہور میں پہونچا ایک شخص سہی (من کھ) بہت بڑا سا ہو کار اور بیو پاری تھا اُسکو وہ فہرست سامان
 شادی دختر مردانہ کی دکھائی اور جلد روپیہ لیکر گئے تھے (من کھ) مذکور کے ہاتھ میں رکھ دیئے اور یہ کہا کہ کل سودا آج ہی مجھ کو خرید کر

مرث ایک ہی شب اس شہر میں رہ سکتا ہوں۔ یہ سنکر (من مکھ) نے جواب دیا کہ اس قدر جلدی کیوں کرتے ہو اب اس وقت رات تو چھ گئی
ہر کل صبح میں کل سامان خرید کر دو لگا کیونکہ یہ سب سامان جلدی اچھا نہ ملے گا۔ بھاگی رتھ نے جواب دیا کہ اے ساہ جی میں دوسری رات
اس مقام پر رہی نہیں سکتا ہوں اور اگر رگیا تو جہم میرا بے رتھ ہو جاویگا۔ یہ سنکر (من مکھ) نے جواب دیا کہ کیا بات تے کہی اے بھاگی رتھ جی
تمہاری بات سنکر مجھ کو بڑا بھاری خیال ہوا اور میرے دل کو نہایت تشویش پیدا ہوئی ہر اسیلے آپ ہی میرے دل کی تشویش دور کیجیے یہ سنکر
بھاگی رتھ نے جواب دیا کہ سو ساہ جی جس میرے گورو کا میرے لیے یہ حکم ہوا اس کا کوئی لفظ بیکار نہیں جاتا ہر جو منٹھ سے نکلتا ہر وہی ہوتا ہر پس
اگلی اجازت اس شہر میں رہنے کے لیے مرث ایک ہی شب مقرر ہو تو میں بغیر انکی اجازت کے کہ جس کا ارشاد و زبانی کلام ربانی کہیں تو بجا ہر اور
وحی آسانی کہیں تو روا ہر یہ سنکر (من مکھ) نے جواب دیا کہ اے بھاگی رتھ جی اس زمانہ کلجگ میں تو یہ سب قصہ دکھانی سمجھو ایسا ہونا بہت
دشوار ہو۔ بھاگی رتھ نے جواب اس کے کہا کہ اے ساہ جی تم میرے کہنے میں ذرا بھی شک نہ کرو کیونکہ اس زمانہ کلجگ میں اُس کے جسم میں خود زنگار
آکر قرار کیا ہر کیونکہ میں جس شخص کی بات کرتا ہوں وہ پورا راست گورو ہو کیونکہ جی صفت خود دی نے اپنے منٹھ سے خدائی اور مجھ کو اپنے قدموں
سے انکی خدمت میں بھیجا ہر اور میں نے سنا دیا ہی پایا ہر کیونکہ جو وقت سے میں انکی خدمت میں گیا ہوں اور اُن کے درشن کے ہر اسی وقت
سے میرے دل کو استقلال آگیا ہر لینے مجھ کو سانس ہو گئی ہر پس جبکہ میرے دل بقرار کو قرار آگیا اسیلے انھیں کے قدموں میں بڑا ہوں انھیں
جروں میں اڑا ہوں میری تو دنیا آخرت کی فکر ہی جاتی رہی ہر اور میرے دل کو اس معاملہ میں ایسا یقین کال آگیا ہر کہ ہر اُن کے دوسرے کوئی
ملک دانا دکھانی ہی نہیں دیتا ہر اُن کے درشن جنم مرن کی پھانس کاٹنے کو سوچیل ہیں اس زمانہ کلجگ کے پانی بجز انکی قدبوسی کے ہر
نجات ہی نہیں پاسکتے ہیں سچ تو یہ ہر کہ جکی بچھے جنم کی بہت اچھی نیک افغانیاں ہونگی وہی اُن کے جروں میں جائیگا اور اُن کے درشن کر کے
اپنا جنم سوچیل کر لگایا کہ بھر بھاگی رتھ جی نے کہا کہ (اے من مکھ) میں تم کو بھی صلاح دیتا ہوں کہ تم بھی اُن کے قدموں میں جا کر اپنا جنم
سوچیل کرو یہ سنکر (من مکھ) نے کہا کہ اے بھاگی رتھ جی جو سنون کے بچھ میں اگر وہ مجھ کو اُنہیں دکھانی دیوینگے تو میں بھی ضروری
اُن کا سیکھ ہو لگا ورنہ میں نے اس تھوڑی سی عمر میں بہت سے اس سنار میں ڈنھیں وکھٹی دیکھے ہیں اور اس زمانہ میں بہت سے لوگ ایسے
ہوتے ہیں کہ جس کا ذکر فضول سمجھکر نہیں کیا جاتا ہر اسی واسطے اب میری پریت و پریت کسی سادھو و فقیر میں نہیں آتی ہر میں تے شریہ ایترا
کرتا ہوں کہ اگر میں نے انکی کچھ بھی عظمت دیکھی تو البتہ مجھ کو یقین آ جاویگا۔ یہ سنکر بھاگی رتھ نے جواب دیا کہ اے ساہ جی اپنے دل کے دوسرے
شیطانی اور خیالات لایانی دور کرو اور حق یقین سے و صدق دل سے چل کر اُن کے درشن کیجیے اور بہت عاجزی کے ساتھ دست بدھا ہو جیے
اور اُن کے قدموں پر گر لیے اور دو چار دن اُن کے منٹھ سے کچھ بچھ بنے تو البتہ اُسی وقت تمہارے دل کو سانس پراپت ہو جاوے یعنی تسلی آ جاوے
اور اپنے سر و پ کو پہچان لو کہ ہم کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں اور کہاں کو جائیگے اور جو تم عظمت کرات کی خواہش کرتے ہو یہ تو محض حقیر
بات ہو مثل تو مثلاً کہ کوئی شخص سمندر کے کنارے پر جا کر کچھ تھوڑے پانی کا خواستگار ہووے تو کچھ بھی نہیں کیونکہ مراد تو ضرور ہی پوری ہو جاوے گی لیکن
سمندر کے نزدیک تھوڑا پانی دنیا کی بڑی بات ہو پس آپ سچے اعتقاد سے میرے ساتھ چلیں تو آپ کی مراد دل ضرور ہی پوری ہو جاوے گی (من مکھ)
کہ یہ بات بہت ہی پسند آئی اور اعتقاد سے آیا غرض کہ صبح کو کل سامان خرید کر کے (من مکھ) بھی چلنے کو خود تیار ہووے سب سامان تو خرید کر لیا اور
اُن کے واسطے کہا کہ میرے ہی مکان میں موجود ہو وہ میں لپیٹ لگا کر اس کے خرید میں مصروف ہوا تو دوسری شب یہاں کا رہنا ہو گا کہ جو آپ کو منظور
نہیں ہو۔ یہ سنکر بھاگی رتھ نے کہا کہ بہرہ ہی آٹا جو آپ کے مکان پر موجود ہو لپیٹو اور جو سامان خرید ہو چکا ہو وہ سب لیکر آج ہی

اس شہر سے چلیجیے اب جہنم (من مکہ) ست گوردھاراج کی خدمت میں چلنے کو تیار ہوئے سوقت اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ میری شہزادی کو جہنم میں بھاگی رہے گی کے گورو کے پاس پہنچوں اگر وہ میرا نام لیکر یہ کہیں کہ آؤ من مکہ تو میرا اعتقاد غرور و انہر آجاو لگا ورنہ نہیں اگر دیا ہوا تو اللہ میں انکو سچ کر جان لگا اور اپنا گورو انکو یاد لگا اسوقت مجھ کو ضرور یہ یقین آجاو لگا کہ میرا جہنم میں بھی یہ سنت جی دور کر دیوے۔ غرض کہ (من مکہ) مذکور ست گوردھاراج کی حضور میں آہونے اور تمنا ٹیکا۔ مہیا گرتھ نے سب سامان شادی و خیر مردانہ کا ست گوردھاراج کے ساتھ رکھ دیا یہ دیکھ کر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ آؤ مہیا گرتھ بھائی براد بھاری جھلج کہ چند دن اپنی خوشبو تمام درختوں کو دیکر خوشبو دالکر دینا کہ جس طرح تم بھی ہو کیونکہ پہلے یہ (من مکہ) کہتے تھے اب سچے ہو گئے۔ ست گوردھاراج کے ایسے جن سنگرمین مکہ) مذکور نے دوڑ کر سنگوردھاراج کے قدم پر ٹیلے جیسے کہ کسی پیاسے کو پانی لمباوے اور وہ کہیں گوان دیکھ کر دوڑا آوے وہی کیفیت (من مکہ) کی ہوئی بھاگی تھ نے یہ کیفیت دیکھ کر ست گوردھاراج سے عرض کیا کہ حضور پر سب کچھ روشن ہو میں کچھ کہ نہیں سکتا تاہم یہ وہ کوئی سے عرض کرتا ہوں کہ یہ شخص جسکا نام (من مکہ) ہو آجکا نام بت پاون سنگر اپکا لکھ ہوئے کو آیا ہو یہ سنگر ست گوردھاراج نے (من مکہ) مذکور کو حکم دیا کہ بھٹو اور دونوں شخصوں کو اپنے پاس بٹھالیا۔ پھر مردانہ کو نکالیا اور کل سامان شادی کا اُسکو دیدیا اور نقد سجدہ بھر کر کیا تھا دیدیا اور رخصت کیا چنانچہ مردانہ روانہ ہوئے اور اپنے مکان پر پہنچ کر اسی سامان سے مردانہ نے اپنی دختر کی شادی کر دی اور ہر خاص و عام سے سنگوردھاراج کی تعریف کرنے لگا۔ غرض کہ اب ست گوردھاراج کی توصیف و تعریف معجزات و کرشمہ جات کا ذکر جا بجا پھیلنے لگا اور (من مکہ) مذکور بھی سلسلہ پور میں ست گوردھاراج کے قدموں کے تلے رہنے لگا اور بہت اعتقاد سے سنگوردھاراج کی خدمت میں مصروف ہوا۔ اب سنیے کہ (من مکہ) مذکور کی یہ کیفیت چند ہی دن میں ہوئی کہ ایک دن ست گوردھاراج کے قدم دابتے دابتے یہ عرض کیا کہ اسے ہزار جہنم سنسار بڑا اندھ چلا جا رہا ہے اس کے رہنے والے بیشک اندھ گھوڑے میں ہیں اب آپ اس سنسار سے میری حفاظت کیجیے اور اسی وجہ سے میں حضور کی سزا گت میں حاضر ہوا ہوں۔ ست گوردھاراج نے اُسکی ارداس سنکر اُسکے سنگرتی کی بات حسب ذیل فرمائی یعنی

سہری مکھ باک

ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ اسے (من مکہ) مکھ بھی ہوتا ہے کہ جب میں کالفظ اور میرے کالفظ نہ چوٹ جاتا ہوں لیکن یہاں تو سب سہن بندھے ہوئے ہیں بلکہ جو بھی سہن بندھا ہوا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ یہ میرے لڑکے ہیں اور یہ میری عورت ہے اور یہ میرے رشتہ دار ہیں۔ بس اسی وجہ سے اسکو تکلیف ہوتی ہے ہاں اگر کہیں ست گوردھاراج لگے اور اُنکی کہ باہو لگی تو یہ ہوں میں کیا بلکہ آؤ گون جہنم میں سب نجات ہوگی لیکن بغیر ست گوردھاراج سے چھوٹا امر حال ہو میں ہر بشر کو لازم ہے کہ کسی ست گوردھاراج کی خدمت میں پہنچے اور اس ہون میں کوتاہی کر پریشہر کا نام جو وہ گورہ ہو اُسکا جا پ کرے اور پریم کے ساتھ ست گوردھاراج کے حکم کی تعمیل بہت خوشی سے مان کر اسکو برہما کی لکیر جان کر لینے جو اُسکی مرضی ہو اور وہ جو کرے اُسکو بہت اچھا سمجھ کر مان لے اور پریشہر میں کوئی عیب نہ لگا اے اپنا ہون میں اپنے خودی و متکبری و غرور کو دور کرے اور اُسکے دھیان میں اپنا من و دھن لگا دے تو ضرور یقین کامل لکھ کر ہم پر پہنچے ہو جاوے اور ضرور بالضرور ست پد کو پاوے گا اور جگت یعنی سنسار کے بندھن ٹوٹ جاوے گا اور مکت پد کو پراپت ہو جاوے گا۔

غرض کہ جب اس طرح کی بانی ست گوردھاراج کی زبانی کہ جسکو کلام ربانی اور وحی آسمانی ماننا اور جاننا بجا و سزا ہے (من مکہ) نے سنیے نہایت آئندہ میں ہو گئے اور بہت عرصہ تک ست گوردھاراج کی خدمت میں حاضر رہ کر خدمتگذاری کی بعد اس کے ست گوردھاراج سے

اجازت لیکر جانب لاہور کی تیاری کی۔ لاہور میں پہونچکر ست گورو ہماراج کی ہر روز آنتسی پوجا کرنے لگے اور بھرم انکا صاف دور ہو گیا اور انجام کو سد گئی کو پرایت ہوا۔

اب بھاگی رتھ کی کیفیت سینے کہ انکو وہی ست گورو ہماراج کی خدمت سے کام اور اُسی سے انکو آرام تھا اور بھائی بائے بھی سنگورو مہاراج کی خدمت میں رہ کر اسی مودی خانہ کے کام میں مدد دیا کرتے تھے جو کہ فرد رات بید رجات کی ہوا کرتی تھی کیا کرتے تھے اور ست گورو ہماراج کے ہاتھ سے سودا وغیرہ دیا جاتا تھا اسی طریق پر مودی خانہ کا کام انجام پاتا تھا اور لینا دینا جاری رہا کرتا تھا۔

اسی زمانہ میں ست گورو ہماراج کے پہلے صاحبزادہ کہ جنکا نام سری چند جی رکھا گیا تولد ہوئے یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نہایت خوش ہوئیں بلکہ بی بی جی موصوفہ نے کہ سری چند جی کی حقیقی پھوپھی تھیں اپنی زبان سے صاحبزادہ کا نام سری چند رکھا تھا جنکی مثال کسی سے دی نہ تھیں جاسکتی ہر خود ہی بے مثال رہے۔ سنگورو ہماراج کے جیوت بیہر گوش گزار ہوئی فوراً زبان مبارک سے فرمایا کہ اسکا بڑ بھائی پنتھ چلیکا اسوقت بی بی نانکی جی صاحبہ وہاں موجود تھیں کہنے لگیں کہ اے بھائی جی کیا اسکا بھی پنتھ چلیکا اور کیا پھی سادھو ہوگا اور اسکے بال بچے بھی ہونگے یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ ایک اور بھی ہوگا اسکا نام (لکھمی داس) رکھنا اور اسکے اولاد بہت زیادہ ہوگی لیکن اسکا پنتھ ہی چلیکا اور اسکے پنتھ داسے بکثرت ہونگے اور اسکی اولاد داسے گیاتی اور گوبیر دان اور دھیرج مان اور مایا دھاری اور کلاوان ہو اس بات کو سنکر ست گورو ہماراج کی زبان فیض ترجمان سے بی بی نانکی جی صاحبہ کو دینی خوشی ہوئی۔

فرزند ارجمند کے تولد ہونے کی خبر فرحت اثر تلونڈی بھیجی گئی اور وہاں بھی نہایت خوشی منائی گئی خبر سرت نط سنکر کالورام جی فوراً سلطان پور تشریف لائے اور پہونچکر پوتے کے دیدار سے آنکھیں شاد ہوئیں نہایت خوشی ہوئی اور کہا کہ اب البتہ میرے جگر سوختہ کو ٹھنڈا کر آئی کیونکہ اول تو یہ سنکر کہ نانک جی کو مجھ سے زیادہ آمدنی ہو اور جیوت کہ آکا صاحب ہوتا ہو اسوقت کچھ نہ کچھ انھیں کی رقم فاضل نکلتی ہو وہ انکو ملتی ہو اور انھیں کی وجہ سے گھر میں بھی رونق رہتی ہو وہاں کی دکان سے بھی لوگ اکثر لجا یا کرتے ہیں دوم اب آپکی اولاد کو دیکھکر مجھکو نہایت خوشی ہوئی بعد چند یوم کے تلونڈی واپس گئے وہاں بھی بہت خوشی منائی۔

اب سیلے کہ جب سری چند جی کی عمر تین برس کی ہوئی تو زنگار طوطہ مجسم ہو کر دروازہ پر آکر موجود ہوا اللہ لباس اسوقت سلما نی تھا ست گورو ہماراج نے تعلیم کی تسلیم بجلائے بٹھایا اسوقت اُس ولی اللہ نے فرمایا کہ اے نانک تمھارا نام زنگاری جو اسیلے اب زنگار کا نام پر سیدہ کرو گے یا کہ اسی مودی خانہ ہی میں لگے رہو گے یہ کہہ کر وہ ولی اللہ چل دیے۔

اسطرف وہ روانہ ہوئے اسطرف ست گورو ہماراج نے بھائی بائے سے کہا کہ اے بھائی بائے اب ہم اس سنسار کی چال کو چھوڑنے میں لیکن تم تھوڑے دن تک بی بی نانکی جی صاحبہ کے پاس مقیم رہنا اور بھاگیرتھ کو بھی ارشاد فرمایا کہ تم بھی بھگوت کی یاد میں مصروف رہو کہ جس سے تمھارا بھی جنم سو بھل ہو جاوے گا۔ علاوہ انکے اور جو بھگت لوگ سلطان پور میں تھے انکو بھی ہدایت کر کے رخصت کیا اور پھیلی رات کو جیسا کہ مدام راوی ندی پر اشٹان کو سنگورو ہماراج جایا کرتے تھے اور بعد اشٹان کے جوگ ابھاس کے طریق سے بھگوت کے دھیان میں مصروف رہتے تھے۔ ایک مقام پر ست گورو ہماراج نے (داون) کر کے رکھ دی تھی اُس مقام پر وہی داون درخت ہر اچھل بھولگا اُس مقام کو اسوقت تک عام لوگ (ست گھاٹ) کہتے ہیں اور اُسی راوی ندی کے کنارے وہ مقام موجود ہے۔

اب سینے کہ جب ہماراج سری لکھمی چند جی صاحب کا وجود محل میں ہوا اور ہماراج سری چند جی صاحب بن شورو کہ پہونچے اسوقت سنگورو ہماراج

سکھن کے اوجھار کے واسطے مودی خانہ کے کام کو چھوڑنے کا خیال کیا لیکن کچھ اور ہی بلادل بن آئی زمین سے آسمان کی سیر کرنے کی
 دشمن دلیمن سائی جیسے ہی یہ شکلیں دلیمن سنگورو مہاراج کے آیا اس طرہ سہری دکھار ٹھاکری نے اپنے رتھ سواری کو ارشاد فرمایا اور
 راجہ برن کو ارشاد ہوا کہ تم مرت لوگ سے نانک جی کو جا کر لے آؤ اونکی سواری کے واسطے میرا خاص رتھ لیا اور ارشاد کے ہوتے ہی
 سواری کا رتھ لینے سکھ پال جو خاص ٹھاکری کی سواری کا تھا سلطان پور کے مقام پر راوی ندی کے درمیان میں راجہ برن نے لا کر
 کھڑا کر کے خاص اس مقام پر جہان پر سنگورو مہاراج اشتنان کو تشریف لیجا کر گئے تھے۔

اگلے دن پھیلی رات کو جب حسب معمول سنگورو مہاراج سوامی پیرات باقی رہے واسطے اشتنان کے تشریف لائے اور ندی کے کنارے
 بسوٹ سنگورو مہاراج کے قدم مبارک آئے آپ نے (داتون) وغیرہ سے فراغت کر کے اور کچھ لے آئے دریا کے اندر تشریف لیگے
 اسوقت راجہ برن دروازہ دست بستہ عرض بردار ہوا قدموں پر کھڑا کر کے نانک جی صاحب آپ کو سہری ٹھاکری مہاراج نے
 یاد فرمایا جو سنگورو مہاراج نے فرمایا کہ بہتر چلو یہ لکڑی جو میں غوطہ لگایا راجہ برن نے سکھ پال پر چڑھا کر سنگورو مہاراج کو پار پہنچانے
 لکڑی کے سامنے جا آنا سنگورو مہاراج کے پہنچنے کی خبر ہوا خواہان حضور نے سہری ٹھاکری کے حضور میں عرض کیا کہ مہاراج نانک جی کا
 بہت حاضر ہو حکم ہوا کہ میرے بھگت کو بہت لاؤ ارشاد ہوتے ہی لوگ آئے اور کہا کہ چلیے سنگورو مہاراج زکھار کے حضور حاضر ہوئے دریں
 جگہ انکار کے ڈنڈوت پر نام کر سامنے بہادب کھڑے ہو گئے جب کچھ در دست بستہ کھڑے رہے تب کہرا پور کے سنگورو مہاراج پر بہت مہربانی فرمائی

اب سلطان پور کی کیفیت سنئے

کہ دست گورو مہاراج کے خدمت گزار لوگ سنگورو مہاراج کے کپڑے ہاتھ میں لیے کھڑے ہوئے تھے معمول سے جب انتظار بیکار ہو گیا راہ
 دیکھتے دیکھتے تھک گئے کھڑے سے بیٹھ گئے لیکن جب بہت ہی عرصہ گزرا یہاں تک کہ دن بھی چڑھ آیا اسوقت دست گورو مہاراج کے سید کوٹن نے
 آپس میں مصلحت کی کہ اب کیا کیا جاوے سنگورو مہاراج اشتنان کو گئے تھے براہ نہیں ہوئے جب انتظار بیکار سمجھا مکان کو واپس آئے اور
 نواب دولتان صاحب سے باکر عرض کیا کہ حضور نانک مودی حسب معمول دریا کے اشتنان کو گئے تھے لیکن اسوقت تک نہیں نکلیے ہم لوگ فریب
 دوپہر کے دریا کے کنارے کھڑے رہے اور اُنکے براہی کی انتظار کیا کہے لیکن انتظار بیکار ہوا اور اب تک براہ نہیں ہوئے اسلئے حضور میں
 اطلاع کرنے کے واسطے حاضر ہوئے ہیں یہ سنتے ہی نواب دولتان صاحب موصوف نے سواری طلب کی اور سوار ہو کر خود دریا کے کنارے پر
 جا پہنچے گھاٹ پر پہنچ کر کمال افسوس کیا غوطہ خورون دلاوون کو طلب کیا دریا میں جال ڈلوایا غوطہ خورون کو غوطہ کھلوایا غرض کہ جو
 تیرا برن ممکن نہیں وہ سب کہیں لیکن سب تیرا برن محض بے سود ہوئیں کہیں پتہ نہ پایا آخر کار نواب دولتان صاحب اپنے مکان کو واپس
 آئے اور یہ کلہ بر زبان لائے کہ نانک جی بہت ہو شیار آدمی تھے اور ہمارے مودی خانہ کا کام بہت خوش اسلوبی سے انجام دیا اور بہت
 خوبصورت جوان آدمی تھے ہلکا افسوس کیا بلکہ کمال افسوس ہو کہ ایسا آدمی اب فنا محال ہو انکی نیک روی کی خوشبو ایک زمانہ میں پھیلی ہوئی تھی
 اور طرفہ ماجرا یہ تھا کہ خبرات اپنی اوقات سے زیادہ کرتے تھے غرض کہ دیر تک نواب صاحب نے ایسی ہی باتیں کہیں اور افسوس کیا
 جو وقت یہ خبر وحشت افزا جہرام جی نے سنی انھوں نے بھی بہت دوا دوش کی اور روتے بیٹھے اپنے مکان کو آئے اور مقام عزیز واقارب
 گریبان و نالان تھے (سو بچھنی جی صاحب) بھی مارے غم کے بیہوش ہو گئیں غرض کہ تمام سلطان پور میں کہرام مچا تھا ہر کہ وہ غم سے کوئی نہ بچا تھا
 اور اپنے فائدہ کا ہر بشر افسوس کر رہا تھا لیکن بی بی نانکی جی صاحبہ کے چہرہ پر ذرا بھی ملال نہ تھا بلکہ اپنے خاوند و نیز بھائی کو ہر طرح تسلی

و دلا سادہ رہی تھیں اور خمارش کرتی تھیں کہ آپ لوگوں کے خیال کیسے خام بین گورو نانک جی صاحب پاربرہمہ پریشکار دپ ہی اٹکا کر
چرتی ہو کر دیکھو دیکھو دھوکہ اٹکی کیا مرضی ہو اور اسکا نتیجہ کیا ظہور ہوتا ہے کیونکہ گورو نانک جی صاحب جہنم مرق سے غلط دین اور اپنی صحابہ
کو دین میں لیے ہوئے تھے دے رہی تھیں اور کتنی تھیں کہ تم بہت ہی کمزور ہو تمہارا جسم بیخ اٹھانے کے قابل نہیں ہے کچھ بھی فکر نہ کرو میرے مجال
کہیں نہیں گئے آئے ہی جانتے ہیں غمکہ ہر فرد بشر بلکہ تمام شہر کو ایک طرف لی لی نانکی جی صاحبہ ہی اسوقت تسلی دینے والی تھیں اور تمام
سلفا پور پر غور و دکان گریان دمالان تھا وہ ہمارے ایسا ٹھہر کھان سے لائیں کہ ہر بشر کو سمجھائیں اخرا کار دن گذرا اور رات ہوئی
اسوقت لی لی نانکی جی صاحبہ نے ست گورو ہمارا ج کو اپنے دل میں یاد کیا اور دل میں آئی کہ رات کا دھیان کیا اور میں کیا کہہ سکتی ہوں
اگر میری محبت آپ کے قدموں میں صدق دل سے ہو کہ جسکو آپ ہی خوب جانتے ہیں تو مجھکو ایسے وقت میں ضروری ہی درشن دے کہ کیونکہ
آپ بارہ عالم الغیب میں اسوقت سے اور صبح تک مجھکو درشن ضروری ہونے چاہئیں۔

اب زنگار کے دربار کی کیفیت سنئے

زنگار نے ست گورو ہمارا ج کے واسطے امرت کا گھڑا بھر کر دیا اور کہا کہ اسے نانک جی یہ جو امرت جو سویرے نام کا پیالہ ہے اسکو تم پیو
شکر ست گورو ہمارا ج نے زنگار کو متھانیک کر امرت کا پیالہ نوش فرمایا اسوقت زنگار نے شکر و ہمارا ج پر بہت ہی ہر بان ہو کر کہا کہ اے
نانک جی میں تم پر بہت ہی خوش ہوں اور آٹھ پیر تمہارے ہی ساتھ ہوں کبھی ایسا نہیں ہو کہ جہاں تم ہو اور میں نہ ہوں میں نے تمکو
نہال کر دیا ہے جس جو شخص تمہارا نام لے گا خواہ جیسے گا یا کسی دوسرے کو چائے گا وہی نہال ہو جائیگا اور جو کوئی تمہارے پیچھے میں
آئیگا اسکی میں موت کر دینگا ایلے اب تم میرا نام سننا میں جا کر جیآؤ اور خود بھی جیو لیکن تم سننا سے صاف غلط رہنا اور جب ذیل
کاموں کو پرکھ کرنا۔ نام۔ دان۔ استھان۔ دیا۔ دھرم۔ براہکار۔ کیونکہ میں نے تمکو اپنا نام دیا ہے جس میں تمکو بھی لازم ہے
کہ پرارہ کے خیال سے سناریوں کو نام جیآؤ۔ یہ شکر ست گورو ہمارا ج نے عرض کیا کہ اسے پاربرہمہ پریشکار یہ وقت مہاکال کا ہے اکثر لوگ
سناریوں کو بھرم میں ڈال کر بڑے کام کی کمانی کرینگے اور آپ انتر جی ہیں آپ پر کوئی بات غفی نہیں ہے آپ سب کچھ جانتے ہیں ایلے
میری خواہش دلی ہے کہ مجھکو اپنے ہی قدموں میں رہنے دیجئے یہ شکر زنگار نے جواب دیا کہ اے نانک جی تم خوف نہ کرو میں نے تمکو اپنا
نام دیا ہے اسوجہ سے تمہارے نزدیک کوئی بھی نہیں آویگا اور اے نانک جی تمکو زمین و آسمان کا راستہ دینگے لیکن تم صرف میرے ہی
دھیان میں لگے رہنا اور میں اپنی قدرت کی کیا تمہارے ساتھ کیے دیتا ہوں یہ شکر ست گورو ہمارا ج نے متھانیک کر کے پھر زنگار نے
کہا کہ اے نانک جگت جی تم میرے نام کی بڑائی جسطرح کرو گے دیکھنے میں آئیگا اسوقت ست گورو ہمارا ج نے ایک شدید فرمایا۔

ہندی

سری راگ محل پہلا

کوٹ کوٹی میری آرا ج پون پینن اپیٹا

چندر سورج دو بن گوپے نہ کھیاں سو پنے سوون نہ تھا کو۔

بے تری قیمت نہ پون میں کیو واکھان ناؤ۔

ساخا زنگار رنج ٹھاؤ۔

سن سن اکھن رکھنا ہے بھاوے کرے ناؤ۔

کوٹ کوٹی میری آرا ج پون پینن اپیٹا

چندر سورج دو بن گوپے نہ کھیاں سو پنے سوون نہ تھا کو۔

بے تری قیمت نہ پون میں کیو واکھان ناؤ۔

ساخا زنگار رنج ٹھاؤ۔

سن سن اکھن رکھنا ہے بھاوے کرے ناؤ۔

دیکھ رہا ہے

اک رہاؤ

کوئی کونسیاں وار ۲ پوسن پوسن پوسن آگے سے تو جانی
یا ماس سے تو کونسیاں
مہر تیری کوئی مہر نہ پوچھوں کہ کونسیاں
پہر تو کونسیاں مہر سے آسمان تو جانی
نہر تو کونسیاں مہر سے کونسیاں پوسن
مہر تیری کوئی مہر نہ پوچھوں کہ کونسیاں
نہر تو کونسیاں مہر سے کونسیاں پوسن
مہر تیری کوئی مہر نہ پوچھوں کہ کونسیاں
نہر تو کونسیاں مہر سے کونسیاں پوسن

کونسیاں گہان وار وار پس میں بائی آگے سیتی جانی
مہر تیری قیمت نہ پوچھوں کہ کونسیاں
پہر تو کونسیاں مہر سے کونسیاں
نہر تو کونسیاں مہر سے کونسیاں
مہر تیری قیمت نہ پوچھوں کہ کونسیاں
پہر تو کونسیاں مہر سے کونسیاں
نہر تو کونسیاں مہر سے کونسیاں
مہر تیری قیمت نہ پوچھوں کہ کونسیاں

ارٹھ

ست گورو ہمارا ج ذہن ہے کہ اسے جگرت تیری ہمان ایا ہو کہ جسکی انتہا دھند پائی نہیں جاتی ہو کہ کہ جیسے کوئی جیسا ہی سہی
کے تو جی اسکی تعریف نہیں کر سکتا ہو یہاں تک کہ کسی شخص کی گردن برس کی حیات یعنی زندگی ہووے اور وہ شخص پون اہاری ہو کہ
لینے کھانا دینا اسکا صرف براہی ہو یہاں تک کہ جو مقام اس شخص کی عبادت کا ہو وہ ایسا سخت ہو کہ وہاں نہ آفتاب نہ مانتا
کا ہی گذر ہو اور آرام اس شخص کو خواب میں بھی نظر نہ آوے بلکہ وہ مقام ایسا تنگ ہو کہ اس میں لیٹنے کی جگہ مطلق نہ ہو اور وہ بلکہ
خودی خواب میں بھی نیند کو آنے نہ دے یعنی اول تو وہ مقامی ہی ایسا ہووے کہ اس میں لیٹنے و آرام کی جگہ ہی نہ ہو دوسرے وہ شخص غریب
اور ریاضی ہو کہ اپنی ریاضت کے خیال سے خواب میں بھی آرام نہ کرے بوجہ سخت ریاضت کے اگر کوئی جیسے کہ اسکی تعریف کرے تو بھی
مہر مکن ہو۔ ست گورو ہمارا ج نہ نکال سکتی کہ تیری صفت کسی سے نہیں ہو سکتی ہو باوجود ایسی سخت ریاضت کے بھی تیری صفت
ایسا ریاضی شخص بھی نہیں کر سکتا ہو جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہو غرض کہ تیرا نام بڑا بھاری ہو اور تیری تو صفت کے آگے جپ پ سب کے
پہ ترازد ہلکا ہو۔ اسے نہ نکال سکتا ہو اب کیسا ہے۔

یعنی

سچا ہو۔ نہ نکال ہو۔ اسے مقام برقی ہو۔ ست گورو ہمارا ج فرماتے ہیں کہ اسے نہ نکال تجھ تک کہا بلکہ تیرے مقام تک بھی کوئی
نہیں پہنچ سکتا ہو دنیا کے لوگ کیا بلکہ جہاد کہ تجھ خالق کی خلقت ہی ایک دوسرے کے لیے ہوے کو جانتے ہیں پس صاف تو یہ ہو
کہ جہاد تو جیسے اور جہاد تیری نظر غایت ہووے اسی کو تیری طرف توجہ ہوتی ہو کہ کہنے اور سننے کو تو سمجھتے کہتے ہیں لیکن سچ ہی ہو
کہ جہاد تو غایت کہ تیری طرف راغت ہوتا ہو اور بغیر تیری غایت کے تیری فوہش ہو ناغیر مکن ہو کہ اگر کوئی شخص جیسے کہ
ہمارے ریاضت و عبادت کے کوہ کے غار میں رہنا کیسا بلکہ اپنے تئیں چا تو سے کاٹ ہی ڈالے اور ٹکڑے ٹکڑے ٹکڑے کر دیوے بلکہ
ہوئی ہوئی جہاد کر ڈالے اور جی میں اپنے تئیں پس ہی ڈالے اور آگ میں ہی اپنے تئیں جلا دیوے کہ جہاد خاک ہو جاوے لیکن اسے
جگرت تیری قیمت وہ بھی نہیں پاسکتا ہو اور میں با چیز تیرا نام کو نہ کرے سکتا ہوں۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ اسے نہ کار اگر کوئی شخص ایسی ہی ریاضت کرے کہ اپنے بازو میں بڑ لگا کر آسمان پر بھی جا پہنچے بلکہ ایک ہی آسمان پر نہیں بلکہ گردن آسمان پر جا پہنچے بلکہ یہاں تک کہ وہ ریاضی نہ کچھ کھائے اور نہ کچھ پیئے وہ بھی تیری قیمت نہیں پاسکتا ہو کہ کتنا بڑا تیر نام ہو۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ لاکھوں سن کا فکھ خواہ پڑے اور انکی شرح بھی کرے اور اُسکے لکھنے کے واسطے روشنائی بھی ہندو بنائے کہ کبھی کم نہ پڑے اور تمام درختان و بنیاد کے قلم بنا ڈالنے اور تھر بھی اس تیر دی کے ساتھ کرے کہ خود ہوا ہی گویا وجود ہو ایسے سامان جو میری تیری قیمت نہیں پائی جاسکتی ہو بلکہ یہاں تک بھی کوئی نہیں کہ سکتا ہو کہ کتنا بڑا تیر نام ہو غرض کہ تو (بے انت ہو)۔

پس

جو قوت کہ اسقدر استغنی ست گورو مہاراج نے نہ کار کے آگے کی اسے سنکر ست گورو مہاراج سے نہ کار نے فرمایا کہ اسے نانک جی جی تیری نظر اس پر تیرا کم کیونکہ (میرا نام پیر برہمہ پر مشیر ہو) اور تھارا نام (سری ست گورو پر مشیر ہو) یہ سنکر ست گورو مہاراج نہ کار سری ٹھاکر جی کے قدموں سے نہ کار نے اسوقت اپنی قدرت کا خلعت سر دیا عطا فرمایا اسوقت ست گورو مہاراج نے عرض کیا کہ اسے پیر برہمہ پر مشیر جمکاوہ خلعت ملتی جاوے کہ جسین ہمیشہ تیرا نام ہی وظیفہ کیا کر دین یہ سنکر نہ کار نے فرمایا کہ اسے نانک جی میں اپنے نام ہی کے سر دیا کی خلعت تلو دیتا ہوں پس تم خود ہی نام چوادر سنسار کو بھی اُپر بس کر کے جھاؤ۔ وہ خلعت یہ ہو۔

مست

(ایک اونکار ست نام کرتا پور رکھ نہ ہو نہ میرا کال ثورت اجونی سی ہنگ گورو پرتا دھپ)

نہ کار نے فرمایا کہ اسے نانک جی یاد رکھو کہ جو کوئی تمھاری پنتھ میں آدیا ضرور وہ نجات پا دیا کیونکہ اُسکو میں بخش لوں گا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے دست بستہ کھڑے ہو کر عرض کیا کہ آپ کی کرپا مجھ پر از حد ہوئی ہو اگر کہ ست گورو مہاراج نے ڈنڈوت کی اسوقت سری ٹھاکر جی زرخن نہ کار نے ارشاد فرمایا کہ اسے نانک جی اب دوکان کا کام چھوڑ کر سنساریوں کو میرا نام جھاؤ اور جگت میں میرے نام کا چکر پھراؤ یہ لکھ سری ٹھاکر نہ کار نے ٹوندھی اور اٹھارہ مٹھھی ست گورو مہاراج کے قدموں میں لگا دیا اور رخصت کیا اور حکم دیا کہ نانک جی کو اسی کھانے پر پہنچا دو حکم ہوتے ہی ہوا خواہان سرکار نے ست گورو مہاراج کو سلطانی پور کے مقام پر راوی ندی کے کنارے سنت کھانے پر پہنچا دیا

اب سلطانی پور کی کیفیت سنئے

کہ جو قوت ست گورو مہاراج سواپہرات باقی رہے دریا کے اشخان کے واسطے تشریف لایا کرتے تھے اُسی وقت جب معمول شگورو مہاراج کا خدمتگار روزمرہ اسی طرح پوشاک سرکار نانک اوتار کی لیکر حاضر ہوا کرتا تھا اور بعد انتظار بسیا ہر روز محروم ہو کر واپس آیا کرتا تھا علیٰ ہذا اقیاس اُس دن بھی خدمتگار اپنے معمول سے حاضر تھا اور حساب سے ست گورو مہاراج کو تشریف لیکے ہوئے تھے اور دن تھا صبح ست گورو مہاراج پہلے غوطہ لیکر نکل آئے تھے تیسرے دن دریا سے باہر تشریف لائے شگورو مہاراج کو دیکھتے ہی خدمتگار مذکور کہ جو حضور خاقان قدموں پر اگر گر پڑا اور مٹھیا کا ست گورو مہاراج کی پوشاک آگے رکھ دی اسوقت ست گورو مہاراج نے زبان مبارک سے فرمایا (کہ نہال بھائی) یہ سنتے ہی خدمتگار کی اندرونی آنکھیں کھل گئیں دل سے اکیان کا اندھیا لاجا ناں اکیان ہو گیا اسوقت شگورو مہاراج نے

نہ سگار سے ارشاد فرمایا کہ تم گھر جاؤ اور بی بی نانکی جی صاحبہ سے کہو تمہارا بھائی آیا ہے ارشاد ہوتے ہی خدنگار مکان پر جا پہنچا اور
ست گورو ہماراج کی تشریف آوری کی خبر ہر بشر کو سنائی چنانچہ (سو کچھی) جی نے سنی گو نہ تکلیف ہوئی جیوت جیرام جی نے شاورا سنگورو
ہماراج کی خدمت میں جا پہنچے ملاقات کی جگہ ساتھ ہی ست گورو ہماراج دریا کی طرف سے جانب شہر روانہ ہوئے۔ سنگورو ہماراج کو ہر فرد بشر
دیکھا تعجب ہوتا تھا اور آپس میں سب لوگ کہتے لگے کہ اسے پریشہ یہ کیا تماشہ ہو کہ آج تین دن گذریں کہ سنگورو ہماراج دریا میں ڈوب گئے تھے
نواب دولتخان صاحب نے انکی تلاش میں جال بھی ڈلایا تھا اسوقت انکا کچھ پتہ بھی نہ لگا تھا کہ کہیں لسان پایا جاتا تھا اب یہ کیا ہوا کہ
سنگورو ہماراج تین دن غائب ہو مکان سے نکل آئے، لوگوں کی تقریر سے ست گورو ہماراج سننے ہوئے مودی خانہ کی طرف تشریف لائے وکان کو دیکھا
نہ عقل پایا آپ نے دریافت فرمایا کہ ہمیں عقل کس نے لگا دیا ہے یہ سنگور جیرام جی نے جواب دیا کہ نواب صاحب کے حکم سے وکان عقل
کری گئی ہے یہ سننے ہی آپ نے فرمایا کہ عقل کدل دو اور اگر نہ لگے تو تالا توڑ دو اور ساتھ ہی اسے یہ بھی آپ نے ارشاد فرمایا کہ بکا جی
بابے لوٹ لے حکم ہوتے ہی لوگوں نے عقل توڑ ڈالا اور لوٹا شروع کر دیا۔ اسوقت ست گورو ہماراج کا یہ حکم تھا۔

کہ نہ کوئی ہندو ہی نہ کوئی مسلمان ہی نہ

جیرام جی یہ سب کیفیت دیکھ کر حیران تھے عقل رنگ تھی کہ کیا ہوتا ہے اور کیا ہوگا اتنے عرصہ میں یہ خبر نواب دولتخان صاحب کو جا پہنچی
اسی وقت نواب صاحب موصوف فوراً آئے لیکن ست گورو ہماراج نے نواب صاحب کی طرف دیکھا کیا خیال بھی نہ کیا کہ کون ہے جب اسطرح
ست گورو ہماراج مخاطب ہی نہ ہوئے حامدون کو موقع ملا۔ برعکس نواب دولتخان صاحب سے لوگ کہنے لگے لیکن کچھ لوگ یہ بھی کہتے تھے کہ
انکا غوطہ لگانا ایک تعجبات سے خالی نہیں ہے کہ تین دن تک پانی میں رہے اور کچھ صدمہ نہ پہنچا اس سے صاف ظاہر ہو کہ انہر خدا کی ضرور
عنایت ہوتی ہے میں نواب دولتخان صاحب نے جو لوگ وکان کو لوٹ رہے تھے ہٹوا دیا اور جیرام جی کو حکم دیا کہ وکان بجنسہ بند کر دو
یہ حکم دیکر اور بخیدہ خاطر ہو کہ نواب صاحب موصوف اپنے مکان کو واپس تشریف لائے اور ست گورو ہماراج اسی طح یا ہر کھڑے رہے
اور غلام دو وزن مذہب کی بات اب فرماتے تھے کہ اصلی کوئی نہیں ہے۔ یہ سنگور ایک قاضی صاحب جو وہاں رہتے تھے سنگورو ہماراج سے
اس کہنے لگے کہ آپ یہ کیا کہتے ہیں کہ نہ کوئی ہندو ہی نہ کوئی مسلمان اب آپ ہی فرمائیے کہ آپ نے کیا پایا ہے کہ جو بے ساختہ یہ فرمایا ہے۔ یہ سنگور
ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے قاضی جی بیشک میں سچ کہتا ہوں کیونکہ جو شخص جس مذہب کا کام کرے وہ وہی کہا جاسکتا ہے یعنی جو ہندو
کام کرے وہ ہندو ہے اور مسلمان ہو کہ جو خدا کا کام کا پابند ہو وہ اصلی مسلمان ہے یہ سنگور قاضی نے دریافت کیا کہ اسے انانک جی صاحب
مسلمانوں کے واسطے کیا فرض ہے یعنی کیا کرنا چاہیے یہ سنگور ست گورو ہماراج نے اشلوک فرمایا۔

شلوک

مسلمان کہا دن مشکل جو ہووے تو مسلمان کہاوے
اول اولیا دین کریمٹھا مشکل مان مال موسادے
ہوئے مسلم دین مہا فری مرن جیون کا بھرم چکاوے
رب کی رضاے مانے سزاؤ پر کرتا مانے آپ گنواوے

مسلمان کہا دن مشکل جو ہووے تو مسلمان کہاوے
اول اولیا دین کریمٹھا مشکل مان مال موسادے
ہوئے مسلم دین مہا فری مرن جیون کا بھرم چکاوے
رب کی رضاے مانے سزاؤ پر کرتا مانے آپ گنواوے

تو انکے سب جیوں میں رمت ہووے تو موسلمان کہاوی
 مہر مہر سجدہ سجدہ موسلمان ہک ہلال کران شرمسہ سوچتو
 سہل روتا ہے موسلمان
 کرنی کاوا سب پیر کلمہ کرم نیماز ت سبھی سبھی
 سوبھا کی نانک رکھے لاج

تو نانک سب جیوں میں رمت ہووے تو موسلمان کہاوی
 مہر مہر سجدہ سجدہ موسلمان ہک ہلال کران شرمسہ سوچتو
 سہل روتا ہے موسلمان
 کرنی کاوا سب پیر کلمہ کرم نیماز ت سبھی سبھی
 سوبھا کی نانک رکھے لاج

ارتھ

سنت گورو ہمارے ہیں کہ اسے قاضی جی صاحب مسلمان کہنا سب نہیں جی بلکہ بہت ہی مشکل ہے لینے جس شخص میں اتنی باتیں ہوں
 اُسکو مسلمان کہنا بجا و سزاوار اور اُسی کے واسطے یہ لفظ زیبا ہے۔
 اوٹیا لوگوں لینے سنتوں کے طریق کو بہت اچھا سمجھے اور مان لینے جو غور ہو اُسکو سطح دور کر دیوے کہ جیسے اس جسم میں کھادی نہ تھا۔
 منتقل ہو کر دین پر مسلّم لینے اسنت رہے اور تینا سچ لینے آواگوں کا بھرم اپنے دل سے دور کر دیوے۔
 رب کی رضا کو سب و جسم قبول کرے اور اپنی عقل کو ناپ خیر جانے بلکہ خودی کو کھو دے۔
 اُسے نانک اپنے دل میں اس بات کا یقین کال کر کہ وہ سب میں رہا ہی سوجھ سے سب جائداروں کی جان کو برابر اپنی جان کے
 جالے اور اس خالق کی خلقت سکھو مانے جو شخص ایسا سمجھے اُسی کو مسلمان کہنا بجا ہے۔
 شب پر مہربانی کرنی یہ سجدہ ہو راست گفتاری پاس اقرار ہی مسئلہ حق حلال کھانا قرآن پڑھنا ہر باتوں سے شرم کرنا سنت ہے۔
 با مروت ہونا روزہ رکھنا ہے۔ غرضیکہ ان باتوں کی پابندی کرنا ہی مسلمان ہوتا ہے۔
 اچھے کام کرنا ہی ہے۔ راست گفتاری کو پیر جانے دینداری کو کلمہ مانے نیک اطواری کو نماز سمجھنا پیرشیر کے احکام پر عمل کرنا ہی سمجھنا ہے
 جن لوگوں کی ایسی نیک عادت ہو انھیں کی پیرشیر لاج رکھیگا۔
 سنت گورو ہمارے اُس قاضی کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے ہیں کہ اسے قاضی جی صاحب اب آپ فرمائیے کہ یہ نشانات نیک روی کے کسی مسلمان
 موجودہ حال میں ہیں تو اُسکو میں الیہ مسلمان سمجھوں اسوقت قاضی مذکور مجبور ہو کر کہنے لگا کہ اب آپ ہندو ہونے کے بھی علامات فرمائیے
 یہ مسکرت گورو ہمارے نے یہ اشلوک فرمایا۔

اشلوک

ش্লوک

ہندو بھولے اُرخوٹی جاہی
 ناراد کھ اس پُنج کراہی
 اُنھے گُنگے اُنھ اُنھی یارا
 پتھر سے پُنجے مِغادھ مَوارا
 اُرو جیوں پدھے توم کھ تارن ہارا
 پَر ہر کام کُرو بھڑ نیندا تاجی مایا اُہنکار چکاوی
 تاجی کام کامنی مہا تہرتا اُنجن مہا نینجن پائی
 تاجی مان اُہن مان پرتی سون دھار تاجی پیاس اُہن رات پتیل لائی

ہندو بھولے اُرخوٹی جاہی
 ناراد کھ اس پُنج کراہی -
 اُنھے گُنگے اُنھ اُنھی یارا
 پتھر سے پُنجے مِغادھ مَوارا
 اُرو جیوں پدھے توم کھ تارن ہارا
 پَر ہر کام کُرو بھڑ نیندا تاجی مایا اُہنکار چکاوی
 تاجی کام کامنی مہا تہرتا اُنجن مہا نینجن پائی
 تاجی مان اُہن مان پرتی سون دھار تاجی پیاس اُہن رات پتیل لائی

نانک سا بنجاسن بے سانج شہید ہر نام سواوے

نانک ساں چا من بے ساں چا شہد ہر نام سواوے

انجھ

بند و لوگ جوئے ہوئے ہین اور کھوئے کم میں مصروف ہین اور اسی کی خواہش میں لگے ہوئے ہین۔

نارو میں کی طرح گاہے ابد ہر اور گاہے اودھر مستقل نہیں ہین۔

وہ نہ تو برحق درستی کے اندھے ہین اور بوجہ نہ ہونے برحق گیان کے گونگے ہین اسوجہ سے ہما اندھیاے میں اندھے پڑے ہین۔

بھروسے ہوئے خود سنگ دل ہو گئے اور سر اسر جہالت میں ہو کر گنوار کی طرح بالکل بوقوفی کر رہے ہین۔

شری عقل دنگ ہو کر اُنکی کس طرح سے مُکت ہوگی اور کون اُنکا تار سے والا ہوگا۔

شہوت پرستی - غصہ - جھوٹ - نیند آئینے بڑائی کرنا - لالچ - اہنکار لینے غور - انکو دُور کر دیوے۔

بد اُمالی - عورت - موہ لینے محبت سواے پریشہر - انکو جو شخص جھوڑ دیوے تو انھیں آنکھوں سے زہن زنگار دکھائی دیوے۔

ست گورو ہمارا ج فرماتے ہین کہ جبکہ دل میں سچائی اور صفائی سے یہ باتیں مندرجہ بالا آجاو ہن وہی ٹھیک ہندوہی۔

انج - اچھاں - اولاد - عورت منکوہ - ہر قسم کی خواہش ان سب کو چھوڑ کر رام نام سے لو لگائے گا وہی پائیگا۔

ست گورو ہمارا ج فرماتے ہین کہ جس شخص کے من میں سچا شہید ہوگا وہی ہر نام میں سواوے لگا۔

حسوت

حسوت ست گورو ہمارا ج کی دہائی کہ جسکو کلام ربانی کہیں تو بجا ہو اور وحی آسمانی کہیں تو سزا ہو۔ قاضی مذکورہ بالا نے شہید

مندرجہ بالا سنا خاموش ہو گیا اور اسوقت ست گورو ہمارا ج کی مورت مجذوبانہ و ستانہ صورت کی سی تھی ایسے جگل میں نکل جانتے

تھے اور بستی و آبادی میں برعکس مانتے تھے شہر میں آتے ہی نہ تھے میدان میں جہاں جی چاہتا تھا بیٹھے رہتے تھے اب ایسی حالت سنگورو ہاراج

کی دیکھ کر مخالفین کو موقع ملتا تھا آیا غیبت میں یہ کہ سنا یا کہ دیکھو بھائی نانک جی نے مودی خانہ میں فضول خرچی کر کے مال فقیروں کو کھلا دیا

اسوقت وہ تھوڑی دیر کی تعریف بہت اچھی معلوم ہوتی تھی آخر کار انجام کیا ہوا کہ یہ صورت بنائی وہ دولت مفت میں گنوائی۔

بعض لوگ جو اچھی روش پر تھے - جن - جھوٹ - استیث - وغیرہ کا خیال دلیں لانے تھے آسیب زدوں کی سی حالت بتاتے تھے

اکثر لوگ پاگل خفقان کہہ سنا تے تھے رفتہ رفتہ یہ خبر نواب دولتان صاحب کو پہونچی کہ نانک جی کو خلل دماغ ہو بعض حضرات

مفسدہ پرداز سے نواب صاحب موصوف سے یہ بھی کہ اُنکے کہ کوئی بیماری نہیں ہے تحویل سرکاری جو کھا گئے ہین اسکے تحلیل کا ہنا نہ ہو۔ یہ خبر

نواب صاحب موصوف نے حیرام جی کو بکا کر فرمایا کہ نانک جی تمہارے سارے جو مود بخانا کا کام کرتے تھے اُنکی تو یہ کیفیت ہو کہ جو ظاہر ہو

اور مود بخانا کا حساب پاک و صاف نہیں ہوا وہ ہو جانا چاہیے تاکہ کچھ بھی معلوم ہو جاوے وہ تمہارے عزیز تھے بہتر ہو کہ تم حساب سمجھاؤ

اگر کچھ رقم اُنکے تصرف میں تھی اپنے گھر سے لادو یہ سنتے ہی حیرام جی کے موش جلتے رہے کہ یہ وہ گورو نانک جی صاحب کی فضول خرچی کو

بخوبی جانتے تھے کچھ سوچ کر عرض کیا کہ میں نانک جی صاحب کے پاس جاتا ہوں جسطرح پتہ ہو اُنکو لاتا ہوں بواب اسکے نواب صاحب کے کہا کہ بہتر

ہم جاؤ اور اُنکو لادو حسب الارشاد حیرام جی ست گورو ہمارا ج کی خدمت میں گئے اور جا کر کہا کہ اے نانک جی صاحب نواب صاحب مود بخانا کا

حساب اگتے ہین ایسے مناسب ہو کہ تم جلد اور اُنکا حساب سمجھاؤ یہ سنتے ہی سنگو رُو ہمارا ج حیرام کے ساتھ نواب دولتان صاحب کے مکان پر آئے

نواب صاحب نے ست گورو ہماراج کو دیکھ کر کہا کہ اسے نانک جی ہمارے مودی خانہ کا حساب سمجھا دو۔ بجواب اسکے سنگورو ہماراج نے کہا کہ میں کسی مقدس کو حکم ہو کہ وہ اگر سمجھ لے جو خانہ جادو اور اس کے نام حکم ہوا کہ تم حساب نانک جی سے سمجھ لو۔ حسب الحکم نواب دو تھان صاحب کے جادو کا جی محل کا غذات و درختان سے نکال کر لائے اور حساب سمجھنے لگے جادو اور اسے کو خود ہی منظور تھا کہ اسکے حساب میں کچھ غبن نکلے اسلئے کہی طرح پر حساب سمجھنے لگے لیکن ست گورو ہماراج کے آگے کچھ پیش رفت نہ گئی غرض کہ بعد جانچ حساب و کتاب کے ست گورو ہماراج کے مبلغ سات سو ساٹھ روپیہ فاضل نکلے جادو اور اسے کے بھی ہوش نہ گئے آگشت حیرت در وہاں ہو کر بے زبان ہو گئے اور کل حساب نواب صاحب کے سامنے جا کر رکھ دیا اور کہا کہ مبلغ سات سو ساٹھ روپیہ نانک جی کے فاضل نکلے ہیں اسوقت نواب دو تھان نے کہا کہ اسے نانک جی تم سابق دستور مووی خانہ کا کام انجام دو اور جیسا کہ کرتے تھے ویسا ہی کر دو اور تنہا ہی تم جو فاضل نکلی ہو تمکے ہی وقت دیکھا دینی علاوہ اس تم کے اور جو ضرورت ہو وہ تمکو بطور منگی دیکھا دینی یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے نواب صاحب یہ ہماری رقم فقروں کو دیدی جاوے کیونکہ ہم اس پتے پر پیشہ کے کام میں آئے آپ لگ گئے ہیں اب مودی خانہ کے کام سے کچھ معاف کیجیے یہ سنکر ست گورو ہماراج وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے گھر کی طرف بھی نہیں گئے بلکہ کھل ہی پسند ہوا۔ ویرانہ میں رہنے لگے رفتہ رفتہ یہ خبر وحشت اتر آپ کے خسر لالہ موچند کھتری کو پہنچی یہ خبر سنا کر موچند موصوف نہایت رنجیدہ خاطر ہوئے لیکن اسی وقت میں چھوٹے صاحبزادہ اسمی (لکھی چند جی) کا نور اس جہان میں چمکایا خبر فرحت افزہ ہو لالہ موچند کو پہنچی یہ سنکر لالہ موچند موصوف مع ایک پنڈت (سیاما) نامی کہ وہاں رہتے تھے اُسے جا کر موچند نے کہا کہ اسے بندت جی دیا نانک جی کا کچھ عجیب حال ہو گیا ہے آپ کچھ بھی کام نہیں کرتے ہیں ویرانہ میں پڑے رہتے ہیں آن ایک اور خبر سننے میں آئی کہ اُنکے گھر میں ایک اور لڑکا پیدا ہوا ہے آپ دیکھیے کہ اُنکا نام بار میر سے سر پر آگیا ہے بندت جی نے جواب دیا کہ اسے لالہ موچند کو بھارت سے کام میں درینے نہیں ہے کسی دن جلو او میں بھی دیکھوں کہ اُنکی کیا کیفیت ہے۔ یہ سنکر موچند نے جواب دیا کہ اسے بندت جی تم سے تو کوئی پردہ نہیں ہو تمکو کیا بناؤں اور اُنکی کیفیت تمکو کیا سناؤں وہ تو اب فزون اور مسائون میں اپنا قیام رکھتے ہیں بندت جی نے جواب دیا کہ کیا مضائقہ ہے دیکھا جاوے گا اسکی بھی کچھ تدبیر کر دیکھا دینی غرض کہ دو دن صاحب سنگورو ہماراج کے پاس پہنچے اور جانے ہی دریدہ دہنی سے کہ اُنھے کہ اسے نانک جی یہ کیا سوانگ بنایا ہے یہ کیا تنہا رہی خام خیالی ہو تم عیال و اطفال والے ہو تمکو یہ امر مناسب نہیں ہے یہ فعل اس شخص کو چاہیے کہ جسکے کوئی نوا اور تمہارے تو پریشانی کر پائے تمام خاندان موجود ہو تمکو کوئی روزگار کرنا چاہیے کہ جس سے تمہاری نام آوری کا باعث ہو۔ یہ سنکر راگ بسنت میں ست گورو ہماراج نے ایک شبہ فرمایا۔

راگ بلسنت محل پہلا

راگ بسنت محل پہلا

राजा बालक नगरी कच्ची दुष्टा माल प्यारू
दुई माई दुई बाप पढ़िया पण्डित करो विचारू
स्वामी पण्डित तुम देव मती
किन विध पावो प्राणा पती

राजे बालक नगरी कच्ची दुष्टान नाल प्यारू
दो माई दो बाप पढ़िया पण्डित करो विचारू
स्वामी पण्डित तुम देव मती
किन बिधा पावो प्राणा पती

اور تھ

ست گورو ہماراج فرماتے ہیں کہ میں نے سوامی پنڈت جی صاحب کا پایہ یہ جو جسم ہر وہ کچھ نگرہی ہے اور میں جو راجہ ہر وہ اس نگرہی کا مالک ہے

راجہ ہر جس راجہ مانگ یعنی نابالغ ہو جو نابالغی کے کلام - کرودھ - توجہ - ہنکار - یہ پانچوں جوڑ میں سے یہ راجہ محبت رکھتا ہے اور دیا - دیا - اور ایشر دجو - یہ دونوں اسکے والدین ہیں کہ جس سے انکی بددیش ہوئی ہو اسی وجہ سے اس میں خرابی واقع ہوئی ہو تم پیسے ہوئے ہندو ہوا سکو بجا کر دے -

اسے سوامی ہندو موت سر پر کھڑی ہو جسوقت موت گرفتار کیلگی تو یہ ظاہر ہو کہ صرف جیوتی گرفتار کیا جاوے گا کیونکہ یہ جسم تو محض غالی ہے نہ ہی ہو جائیگا اب آپ ہی فرمائیے کہ اسکے نیک ہونے کا کوئی ذریعہ ہے مچھن کوئی راستہ دے کہ یہ کیونکر درست ہو سکتا ہے - آپ غور کر کے چھکو جواب دیجئے کہ کس تدبیر سے باربر جو بدیش سے بری ملاقات ہوتا کہ میں اسکے جڑوں میں جا لوں -

اسٹین

ہم سوچندہ ست گورو ہماراج کے خسر بڑے کہ اے نانک جی اگر یہ آگ تم میں لگی ہو تو کتنے اپنی شادی ہی کیوں کی تھی اگر تم اپنی شادی کر کے تو تمہارے پیچھے یہ بلا گزرتی کیوں لگتی اور تمہارا خاندان کیوں بڑھتا اب بعد شادی واداد کے کہنے یہ کیا کہ جو کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ یہ کہ روزگار کی حالت میں سب لٹا دیا کوڑی پاس نہ رکھی تم نے تمام ناموس و ننگ کو شاکر بہ رنگ بنایا یہ سنکر گورو ہماراج نے ایک دوسری بوڑھی مندر مائی -

بوڑھی

بھیر گئی بنا سیتی موئے ساگر پنڈ سے پایا
چندر سوچ دواد گھٹلی بھیر ایسا گیان نہ پایا
موتار آگنیو بینا شکتی مومے ساگر پیرا دے پایا
چندر سوچ دواد گھٹلی بھیر ایسا گیان نہ پایا

ارتھ

ست گورو ہماراج فرماتے ہیں کہ ہر بشر کے اندر تو شنارویلی گئی ہے آتش خواہش بھری ہوئی ہے اور یہ جسم جو مثل ایک درخت کے ہے تمام غجر میں از شاخ تا بتر یعنی لڑکا - لڑکی - جوڑو - دولت - روزگار - کسب - داماد - دیگر آشنا و رشتہ داران وغیرہ جملہ کہ سمندر میں ہوئی جبر سے ہوئے ہوتے ہیں اسی طرح اسکی بھی رانگی ہوئی ہے -

چندر اور سوچ یعنی ماہتاب اور آفتاب کی روشنی سے اندرونی اندھیلان نہیں جاتا ہے کیونکہ یہ آتش خواہش سب کو جلا دیتی ہے ایک تنکا گاس سے اور سو میر پر بت کے برابر - تر - زیتور - دولت - مال - خزانہ - کسی کو بلا محبت ہی لمبا دے تو بھی اسکی خواہش نہ جاوے ہاں اگر کسی کو گورو سے گیان پراپت ہو تو البتہ اُسکا ہر دے روپی کل سب جا ہو جاوے وہ روحانی روشنی پاوے ورنہ کچھ نہیں - یہ سنکر شہیمان ہندو نے جواب دیا کہ اے نانک جی سب سے بہتر تو یہ ہے کہ اب گزرتی ہی رہ کر رام کا سہن کر دو کیونکہ رام تو سب جگہ موجود ہے کچھ جنگل کے واسطے خصوصیت نہیں ہے - بہتر یہی ہے کہ گھر میں رہ کر اُسکی کیرن کیا کیجیے کیونکہ گھٹ گھٹ میں وہ رام رہا ہوا ہے یہ سنکر ست گورو ہماراج نے ایک فیرتی بوڑھی مندر مائی -

بوڑھی

رام راتان جانئے یک مائی بولگ کر اے
تامن کے کچن جانئے جہان دھن سنگ راکھ
رام رما تاں جانئیے یک ماہی بولگ کر اے
تا کے لکھراں جانئیے کسما دھن سنگ راکھ

ارتھ

ست گورو ہماراج فرماتے ہیں کہ پہلے پنڈت جی ریشک رام تو سب میں رام اور سب جگہ وہ معبود موجود ہو لیکن یہ بھی خوب یاد رکھیے کہ
 کہ جسیر اسی رام کی کیا ہوتی ہو وہی اُس رام کو سب جگہ حاضر و ناظر جانتا ہو اور اُسکے ہر ایک جگہ پر موجود ماننا ہو اور یہ بھی اُسکے ساتھ ہی رہی
 اور لوگوں نے اُس رام کو محبت دلی اور پریت قلبی سے جان لیا ہو وہ لوگ اپنی تمام سنساری مایا اُسکے نام پر تصدیق کر دیتے ہیں اُسکے
 نام پر اپنی دولت و بربادی کو تصرف کرنے میں ذرا بھی نہیں ڈالتے ہیں۔
 اُسکے پیغمبر بن بچانے جلتے ہیں کہ اُن لوگوں میں جہان اور آدھین تائی سنگ ہی رہتی ہو۔

یہ سنگ

لاہ موچند نے کچھ جواب نہ دیا اور پنڈت سیماں سے کہا کہ پہلے انکو تو خلل داغ ہو گیا ہو کسی کے کہنے کو خیال ہی نہیں کرتے ہیں کہ
 طبیعت پر حیاں ہی نہیں دھرتے ہیں آخر کار پنڈت سیماں نے سب گورو ہماراج سے کہا کہ کسی کے تو کہنے کو ماننا چاہیے۔
 یہ سنگ ست گورو ہماراج نے ایک چوکنی بوڑھی مندرائی۔

بوڑھی

کیا سیٹے نہ کیا مانے تھی سیتی داس
 پر روت ناک داس نہ داس کہیں تو لا کہیں داس
 کاہیا سونین کاہیا مانے تین تری سونو واس
 پر رات ناک داس نہ داس کہیں تو لا کہیں داس

ارتھ

ست گورو ہماراج فرماتے ہیں کہ اے سیماں پنڈت جی یہ دل کسی کے کہنے سننے پر نہیں عمل کرتا نہ کیونکہ دیکھیے کسی کی تعریف یا کسی کو
 کثیف یا بھلا کا غواہ بننا کسی کے کہنے سننے سے کوئی نہیں جانتا ہو بلکہ جیسا اُلٹھ و مڑا پاتا ہو وہ کہہ سنا تا ہو اور یہ بھی ظاہر ہو کہ آٹھ پر سبھی
 جسم اُسکا مسکن ہو پس جسیر وہ پار برہمہ پر میسر مہربان ہوتا ہو وہ ہی ان خواہشات سے علو ہو ورنہ انھیں کا وہ داس رہیگا۔
 میری موندت ہو کہ جنکو پر میسر اندریوں کے مرے اور خواہش سے چھوڑا دیتا ہو میں تو اُن لوگوں کا داس ہوں چاہے تو لا بھر ہوا کہ
 ماشہ بھر سکی طرف جگا ہوجان ہو۔

نورنگہ جب اسقدر باتیں سیماں پنڈت نے ست گورو ہماراج کی زبان فیض ترجمان سے سنیں خاموش ہو گیا اور کچھ دیر کے بعد سنگ
 ہماراج کے قدموں پر گر کر ستمی کا اور کہا کہ اے گورو ناک جی صاحب آپ بڑے بھاری ست ہیں اور بہت سے الفاظ تعظیمی و تکریمی سنگور ہماراج
 کی شان میں سیماں پنڈت نے عرض کیے کہ جسکو سنگور ہماراج نے مہربان ہو کر پنڈت نہ کر کو چشم فیاض سے دیکھ کر نہال کر دیا۔

لیکن

لاہ موچند اسی طرح جھک جھک بک بک کرتے ہوئے اپنے مکان کو گئے۔
 آگے سا کھی ست گورو ہماراج سے جو گفتگو لاہ موچند خسر ہماراج سے ہوئی وہ چلی۔
 نمبر ۱۹

نورنگہ ست گورو ہماراج اسی طرح مستانہ و مجذوبانہ طریق سے راکرتے تھے نہ کسی سے بات چیت سے کام نہ لگے نہ اگر آرام بلکہ بیان ہو

احتیاط تھی کہ ہستی دشمنوں کو بھی آئے ہی نہ بنے آج کا قیام گاہ گورستان دسان و قبرستان میں تھا۔

اتفاق سے

ایک دن وہ (من کھ) نامی کہ جس کا ذکر ساکھی اٹھارہ میں اس ذریعہ سے آچکا ہو کہ جبکہ بھائی رتھ لاہور سے وقت جانے لاہور کے واسطے فریاد سودا و بصرہ بنا بر شادی دختر مردانہ کے اپنے ساتھ لائے تھے ست گورو مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج کی یہ کیفیت سنکر اسی قبرستان وغیرہ کے مقام پر جا کر حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج کے قدموں میں سوکڑے ست کر کے چڑھ کر ست گورو مہاراج کے وقت رحبان میں تھے کچھ جواب نہ دیا (من کھ) مذکورہ خاموش ہو کر ایک گوشہ میں بیٹھ گیا اور حسب نزل ارادہ اس کی۔

(بچے بادشاہ کو ہمارا کرتا رہ گورو دھی)

یہ ارادہ اس سنکر ست گورو مہاراج نے آنکھیں کھول دیں اور فرمایا کہ تو من کھ! کہو بھائی پریشان بیوی خوش ہو یہ سنکر (من کھ) نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج آپ کے درشن پاتے ہی تن میں کا جو دکھ تھا سب جا کر رہ گیا اور وہ کھڑی اجازت لینے کو حاضر ہوا۔ ابھی مرتبہ میں نے جو سودا فریاد کیا ہو اُسکی فروخت کے لیے (سنگل دیپ) کے چھلکے کے گرد بیٹھ کر بیٹھ کر اس ملک کی کچھ فرمائش حضور فرمائیں تاکہ اُسکو ہم بجلائیں کہ جس سے میری سہ گئی ہو جائے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے (من کھ) تم ایک کام ضرور ہی کیا کرنا۔

حکم سری نکھ پاک

پچھلی رات کو اٹھ کر اشنان کرنا پاک و صاف ہو کر کیسوی دل سے پریشتر کا دھیان کرنا اور
سری واہ گورو کا جاپ کرنا ست نام کے جب سے تمہارے سب کام پورے ہونگے۔

اتنا (پاک ست گورو مہاراج نے اجازت دی کہ اے (من کھ) اب تم جاؤ اور نرکار کا جاپ کرو۔
پھر اسکے ست گورو مہاراج نے اپنی خدمت سے بھاگی رتھ جی کو بھی رخصت کر دیا۔

اب سینے کہ ایک روز لالہ موہنجہ خسر ست گورو مہاراج نے نواب دولتان کے پاس جا کر فریاد کی اور وہ فریاد بہت زور شور کی مدد کے تھے
عرض کیا کہ صدا خاص نواب دولتان کے کان تک جا پہنچی اسوقت نواب موصوف نے ایک شخص (یارخان) نامی تھا اس سے کہا
کہ دیکھو کون شخص ہو اور کس شخص پر اور کس بات کے واسطے فریاد کرتا ہو بوجہ حکم نواب صاحب موصوف (یارخان) مذکور فوراً آیا
اور دریافت حال کیا کہ اے بھائی کس شخص پر اور کس بات کے واسطے تمہاری فریاد ہو اور کیوں ناشی آئے ہو یہ سنکر لالہ موہنجہ نے کہا
کہ اے بھائی میں (نانک مودی) کا خسر ہوں اور انھیں پرناش کر لے آیا ہوں یہ سنکر (یارخان) مذکور واپس آیا اور نواب دولتان
صاحب سے عرض کی کہ خداوند نعت جو شخص فریاد ہی ہو وہ (نانک مودی) کا خسر ہو اور نام اُسکا موہنجہ ہو اور انھیں پرناش آیا ہو سینے ہی
نواب صاحب موصوف نے کہا کہ بہتر بولا جو بچہ (یارخان) مذکور بھر آیا اور لالہ موہنجہ کو بولا کہ نواب صاحب کی خدمت میں حاضر
لایا نواب صاحب نے دریافت کیا کہ کہ بھائی کیا فریاد ہو یہ سنکر لالہ موہنجہ نے عرض کیا کہ حضور نانک مودی میری لڑکی کو خراب کر کے اب
فقیر ہو گیا اور اپنے عیال و اطفال کا بار میرے سر پر ڈال دیا۔ خیر اُسکا ذکر تو اسوقت فضول ہو وہ قصہ اسوقت محض طول ہو حضور سے صرف
استقدر عرض ہو کہ مبلغ سات لاکھ ساٹھ روپیہ بابت حساب و کتاب مودی خانہ کے اُنکے سرکار میں فاضل لکھتے ہیں اسلئے گزارش ہو کہ وہ رقم

انکی قید کو ملنا چاہیے تاکہ وہ اس رقم سے چھوٹے چھوٹے بچوں کی پرورش کرے۔ یہ منکر نواب دو لکھان نے جواب دیا کہ اسے بھائی نانک دی نے اس رقم کی بابت کہا ہے کہ فقیروں کو تقسیم کر دیا دے یہ منکر لاد مولچند نے عرض کیا کہ حضور اس سے پہلے ہی وہ کیا کم فقیروں کو تقسیم کر چکے ہیں کہ ایک جگہ گھر میں نہ چھوڑا اور حضور پر ظاہر ہو کہ وہ تو محض پاگل اور خفائی و خلل دماغ کا آدمی ہے سراسر مسلوب الحواس ہو گیا۔ منکر نے براہ اعتبار نہ کیا چاہیے۔ یہ منکر نواب دو لکھان صاحب نے کہا کہ ہاں بیشک اگر کل نہیں تو جزو اسکا اسکی قید کو میرے نزدیک ضروری ملنا چاہیے مگر تم تو محض غافل ہو چلا یہ تو کہہ کر کہ نانک مودی کو کسی عامل کا مل کر دکھاؤ کچھ دوڑ دو چوب کر دیکھ جھاڑ پھونک کر دستر خیز و دادرش بھی کرنی چاہیے بعد اسکے ایک شخص کو انکے ساتھ کیا کہ انکو نانک جی کے پاس لیجاؤ۔ ادھر وہ شخص انکو اس طرف کو لیجلا ہی تھا اور منکر گورو صاحب اپنے آسن پر بگن ہو کر بیٹھ گئے جسوقت لاد مولچند ست گورو مہاراج کے پاس پہونچے کچھ جھاڑ پھونک کا چر چا چلا یا اور کچھ کیا بھی لیکن ست گورو مہاراج کے اوپر کچھ بھی اثر نہ ہوا۔ فسوت ست گورو مہاراج نے ایک اشلوک فرمایا

اشلوک

شلوک

کھیتی جنکی اد جوی کسل ماڑے نہیں مٹا
نانک دھرگ ننان کا جیران ہے لکھ لکھین نام

سب تو جین کی اونچ دی خال واڈے نہیں ہانک

نانونک دھرا تینا کا جیواں جے لکھ لکھین نام

ارہ

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ جنکی کھیتی اڑی ہو انکو کہیں بھی ٹوکنا نہیں ہے یعنی جسکا اس جنم میں کچھ مجھن نہیں ہے انکو کہیں نام نہ نہیں انکی زندگی کو دھر کار ہے یعنی انکی زیست پر سنت ہے جنکی کتاب اعمال میں مجھن نام ہی نہیں لکھا ہے۔

یہ منکر

لاد مولچند نے کہا کہ اسے بھائی تو کون ہے کہ جو میرے دلا دے سر پر چڑھ کر بول رہا ہے اپنا نام تو مجھ کو بتا یہ منکر ست گورو مہاراج نے ایک شعر فرمایا۔

(راگ مارو محل پہلا)

راگ مارو محل پہلا

کوئی اکے بھوتمنا کوئی کے جیٹا

کوئی اکے بھوتمنا کوئی کے جیٹا

کوئی اکے آدمی نانک بیچارا

کوئی اکے آدمی نانک بیچارا

بھیا دیوانا شاہ کا نانک بورانا

بھیا دیوانا شاہ کا نانک بورانا

ہن ہری بین اور ن جانا

ہون برن اور نہ جانا

(یگر رٹا)

اک رہا

توین دیوانا جاننیه جادی دیوانا ہو

تون دیوانا جاننیه جاو دیوانا ہو

سکی ساہب باہرا دوجے اور نہ جانیے کو

ایکی صاحب باہرا دوجے اور نہ جانیے کو

توین دیوانا جاننیه-جو سکے کار کما

تون دیوانا جاننیه جو اسکے کار کما

دھرم پیٹھانے رستم کا-دجے اور سمانو کو

حکم پھانے ختم کا دوجے اور سانب کا

توین دیوانا جاننیه جانی ساہب دھرے پیار

تون دیوانا جاننیه جانی صاحب دھرے پیار

مندا جانے آپ کو اور بھلا سنار

مندا جانے آپ کو اور بھلا سنار

ارتھ

- ۱۔ ست گورو ہمارا ج فرماتے ہیں کہ اس پانچ ت کے پتہ کو کوئی بھوت کتا ہی اور کوئی اسکو گٹا بیٹا کہ سنا نہ ہو۔
- ۲۔ کوئی اسکو آدمی ہی کہتا ہو سچ تو یہ ہو کہ محض پیارا ہوں۔
- ۳۔ میں اگر دیوتا بھی ہوں تو اپنے بادشاہ کے فراق میں بورا یا بوا ہوں۔
- ۴۔ میں سوائے ایک ہر کے نام کے اور کچھ نہیں جانتا ہوں۔
- ۵۔ دیوانگی کا حال جھی ظاہر ہو سکتا ہو کہ جب بھو کی دیوانگی جاتی رہے۔
- ۶۔ سوائے ایک صاحب کے دوسرے نہانے کہ کوئی اور بھی میرا مالک ہو۔
- ۷۔ دیوانگی کی کیفیت تو جھی جان سکتا ہو کہ جو ایک ہی کام کما دے۔
- ۸۔ اپنے مالک کا حکم پہچانے دوسری کچھ عقائد ہی اپنی نہ دکھا دے۔
- ۹۔ دیوانگی جھی معلوم ہو سکتی ہو کہ جب صاحب بھگو سار کیسے۔
- ۱۰۔ اپنے کو سب سے بڑا جانے اور سارے سنار کو بھلا سمجھنے۔

اخیر میں

ست گورو ہمارا ج فرماتے ہیں کہ جو جسم بھگو سنتون نے دیا ہو اس جسم کو میں اپنا شاہ سمجھتا ہوں اور جو جسم والدین کے نزدیک سے
 ہوا تھا وہ کام - کرودھ - توبہ - موٹہ - اٹھکار - سے بھرا تھا ایسے میں اللہ پاگل ہو گیا ہوں جو وقت سے شگورہن کے
 آپس کو میں نے مستقل طور سے یقین کا لیا ہو اور اسکو عین یقین جان لیا ہو اسوقت سے میرا جسم پاک و صاف
 ہو گیا ہو کہ آتما سے پرہیز آتما میں بھید نہیں ہو اسوجہ سے میں بغیر اس گورو کے اور کچھ نہیں جانتا ہوں میری بھ سے یہ جسم ہی ہند
 ہو اور یہ جسم ہی مسلمان اور میں تو اس جسم کا محض شاہد بننے کواد ہوں اور اس جسم سے صاف علیحدہ ہوں۔

جب اسقدر بائیں لادہ مونجہ نے سکورو ہمارا ج کی زبان فیض تر جان سے سین ست گورو ہمارا ج کے قدموں پر گر کر متھاٹکا اور اسوقت
 اگو بھی بہت کچھ عقائد آگیا اور جو لوگ دہان اسوقت موجود تھے ست گورو ہمارا ج کی تقریر پر تاثیر سنکر تعریف و توصیف کر لے لگے
 بعد اسکے لادہ مونجہ نواب دولتان صاحب کے پاس گئے اور عرض کیا کہ خداوند نعمت ناناک میرے داماد کو خفقان نہیں ہو اب مجھ کو
 معلوم ہوتا ہو کہ اسکو کوئی کامل درویش مل گیا ہو کیونکہ اسکی تقریر تو عجب پر تاثیر ہو اور راز پر دانی سے بھر دار ہو بعد اسکے نواب دولتان
 صاحب نے ارشاد فرمایا کہ کوئی جا کہ حیرام جی کو لے آوے۔ بوج حکم نواب صاحب کے ایک آدمی گیا اور حیرام جی کو بلالایا جو وقت
 حیرام جی حاضر آئے اور آداب بجالائے نواب دولتان صاحب نے کہا کہ اے حیرام بھگو ناناک جی کی فاضل رقم رتھی سنو نہیں ہو اسکا
 میرے بیان سے نکل جانا ہی بہتر لیکن امر تصفیہ طلب یہ ہو کہ ناناک جی نے تو کہا تھا کہ یہ کل روپیہ فقیر دن کو تقسیم کر دیا جاوے اور اب ناناک جی
 کے خسر اس روپیہ کی بابت درخواست کرنے ہیں کہ وہ روپیہ ناناک جی کے قبیلہ کو دیا جاوے ایسے میں نے انکے خسر کو انھیں کے پاس بھیجا لیکن
 اب انکے خسر کی تقریر پہلی گفتگو سے برعکس ہو کیونکہ پہلے تو وہ ناناک جی کو پاگل اور خفقانی بتاتے تھے اور اب دافنہ راز پر دانی و رحمانی سناتے ہیں

اس بارہ میں جیسی تمہاری رائے ہو وہ کیا جاوے کیونکہ مجھکو وہ رقم اپنے گھر سے نکال دینی ہی منظور ہے یہ مستحکم حیرام جی خاموش ہو رہے ہیں
 کچھ جواب نہ دیا تو دوبارہ نواب دولتان صاحب نے اصرار کیا کہ مجھے میرے سوال کا جواب دیا اور خاموش ہو رہے اسکی کیا وجہ ہے یہ سنکر
 حیرام جی نے عرض کیا کہ آپ پر سب کچھ روشن ہو اور آپ سب کچھ جانتے ہیں جملہ میں آیکو کیا جواب دون یہ سنکر نواب دولتان صاحب نے کہا کہ
 حیرام جی حق تو ان کے قبیلہ کا ہی ضرور اس روپیہ میں ہے۔ جواب اس کے حیرام جی نے عرض کیا کہ حضور نانک جی بھی خود ہی بیان اسوقت موجود ہیں
 انھیں سے کیوں نہ دریافت کر لیا جاوے یہ سنتے ہی نواب دولتان صاحب نے فرمایا کہ ہاں کیا خوب خوب یاد دلایا کوئی جا کر نانک جی کو بلا
 چنانچہ ایک آدمی شگور و مہاراج کی خدمت میں جا کر عرض کیا کہ حضور کو نواب صاحب نے بلایا ہے یہ سنکرست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جگہ معلوم ہے
 نہیں ہے کہ کون نواب ہے اور کون قاضی ہے یہ سنکر وہ آدمی پلٹ آیا اورست گورو مہاراج کی تقریر آزاد سنائی اسوقت نواب دولتان صاحب نے
 کہا کہ کوئی جاوے اعدا نانک جی کو گرفتار کر لاوے چنانچہ ارشاد کے ساتھ ہی ایک آدمی گیا اورست گورو مہاراج سے کہا کہ اب چلیے نواب دولتان صاحب
 کو اب سخت غصہ ہے۔ شگور و مہاراج نے جوابے ہاں میں انکا ملازم نہیں ہوں کہ انکے غصہ کو ڈرون ہاں جب انکا ملازم تھا انکے غصہ کا خیال تھا
 کہ اب تو آزاد خوش و شاد ہیں ہاں اس نانک زمین و آسمان کے ملازم میں اس کے غصہ کا خوف ہے یہ سنکر وہ ملازم پلٹ آیا اور کھنسنے پر
 ست گورو مہاراج کی نواب دولتان صاحب سے کہ سنائی یہ سنکر نواب صاحب موصوف خود اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ خبر ہمیں خود نانک جی
 کے پاس چلیے میں اسوقت ایک حاسد قاضی بھی موجود تھا انکے غصہ سے بے ساختہ یہ کلام نکلا کہ حضور ہندو کے پاس تشریف لیٹنے میں حضور کو
 نہ جانا چاہیے بلکہ اسی کو خود آنا چاہیے یہ سنکر نواب دولتان صاحب نے اپنا جانا التوا کیا اور ایک معزز عمدہ دار کو بھیجا کہ میری طرف سے
 اس طرح پر نانک جی سے جا کر کہو کہ جس خدا کے تم ملازم ہو اسی کے واسطے سے مجھکو دیدار دیجیے غرض کہ اس ملازم سرکاری باہر نے
 شگور و مہاراج کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ جا کر عرض کیا کہ نواب دولتان صاحب نے حضور کی خدمت میں عرض کیا ہے کہ جس
 کے آپ ملازم ہوئے ہیں اسی کے واسطے سے مجھکو دیدار دیجیے یہ واسطے سنتے ہی ست گورو مہاراج اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ چلو یہ کہہ کر
 چل کھڑے ہوئے اور نواب دولتان صاحب کے پاس جا پہنچے لیکن نواب صاحب کو سلام نہ کیا یہ امر نواب دولتان صاحب کی باعث
 دل شکنی و رنج کا ہوا اسوقت غصہ سے کہا کہ اے نانک جی اب تم بلائے سے بھی نہیں آتے ہو یہ سنکرست گورو مہاراج نے جوابے ہاں کہ جوت
 آپ کے ملازم تھے کبھی عدل حکمی نہ کرنے تھے ہمیشہ حاضر رہتے تھے سلام کرتے تھے اور اب ہم جسکے ملازم ہیں اسکی اطاعت فرمانبرداری
 میں حاضر ہیں اسوقت نواب دولتان صاحب نے کہا کہ اے نانک اگر تم ایسے ہی متوجہ ہو گئے ہو تو ہمارے ساتھ چلکر نماز پڑھو۔ آج
 جمعہ کا دن بھی ہے۔ بجواب اس کے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بہتر چلو یہ تو بہت عمدہ بات ہے یہ سنتے ہی نواب صاحب و وزیر قاضی صاحب
 ست گورو مہاراج کو اپنے ساتھ لیکر بہت خوشی سے چل کھڑے ہوئے یہ خبر شہر ہوتے ہی ایک بہت بھاری بھیڑ لوگوں کی جمعہ کی نماز
 کے دیکھنے کے واسطے مسجد میں جامع ہوئی۔ غرض کہ تمام سلاطین و خاص و نیز اہل علم و ادب میں اس بات کا شور مچ گیا اور بہت سے
 تماشائی دور آئے قعہ مختصر جماعت نماز پڑھنے کو اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہوئے اور ہندوؤں میں بھی یہ چرچا پھیلنا دیکھ کر بھائی نواب
 دولتان صاحب آج نانک جی کو مسلمان کرینگے جوت یہ خبر حیرام جی کو پہونچی نہایت پریشان ہوئے اور اپنے کھر آکر اپنی بیوی بی بی نانکی جی صاحبہ سے
 کہا کہ دیکھا جاوے کہ آج نانک جی کا کیا حال ہو یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے دریافت کیا کہ خیر تو ہرمان آجے چہرے سے طلال ٹپک رہا ہے یہ سنکر حیرام جی
 جواب دیا کہ کیا کہیں کچھ کہا نہیں جاتا ہے کہنے کے لائق بات ہو تو کہی جاوے یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے اور اصرار کیا اور کہا کہ کہو تو سہی یہ سنکر

جہرام جی نے کہا کہ آج تمہارے بھائی نانک جی کو نواب دو لہان صاحب نماز پڑھانے لگے ہیں مسجد میں ایک ہجوم جمع ہوا اور تمام شہر میں یہ عوفا بچا ہو کہ آج نانک جی مسلمان ہونے کے واسطے نواب صاحب کے ساتھ مسجد میں گئے ہیں یہ کہہ کر جہرام جی نے کہا کہ تمہیں سوچو کہ بھوکو بیچ کیون ہو یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ دست بستہ ہو کر کھڑی ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ اسے ٹھاکر جی آپ ذرا بھی فکر کیجیے بے فکر ہو کر بیٹھے میرے بھائی کے لیے کچھ ضرور نہیں ہو سکتا ہو بلکہ میں دعویٰ سے کہتی ہوں کہ میرے بھائی کی طرف کوئی بڑی نظر سے دیکھی نہیں سکتا، جہرام جی نے مکان جلنے سے پیشتر اپنے ملازم ندھار بہن کو متا شایون کے ساتھ بھیج دیا تھا اور ہدایت کی تھی کہ اس معاملہ کی خبر تصدیق لیکر آنا کہ انجام کیا ہوا اور حق یہ تقریر بی بی نانکی جی صاحبہ جہرام سے کر رہی تھیں کہ ندھار بہن واپس آنا ہوا دکھائی دیا دونوں شخص نے بہت گھبراہٹ کے ساتھ کہا کہ کہو ندھار صاحبہ کیا ہوا ندھار نے کہا کہ جہان ہر طرح کی خوشی ہو شاید تم میرے کہنے کو یقین نہ لائو یہ بات سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ بھلا کچھ کہ تو سہی کہ کیا ہوا اس وقت ندھار بہن نے کہا کہ اسے جہان کو کہ میں سچ میں نہیں گیا اگر جلنے کا میں قصد بھی کرتا تو جانے نہ پانا مگر جوت مسلمان لوگ نماز پڑھ کر باہر آئے انکی زبان میں نے یوں سنا کہ نواب دو لہان صاحب وزیر قاضی نے نماز پڑھی اور گورو نانک جی صاحب انکی پاس کھڑے ہی رہے جوت نواب صاحب نے دیکھا کہ یہ کھڑے ہیں تو اسنے دریافت کیا کہ تم تو ہمارے ساتھ نماز پڑھنے آئے تھے اب کھڑے کیون رہے اور کیون نماز پڑھی بجا اب اسکے گورو نانک جی صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے نواب صاحب جوت آپ وضو کرتے تھے اسوقت البتہ آپ کا دل خدا کی طرف رجح تھا لیکن جوت نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو آپ کا دل قدر اور پیوچا اور گھوڑا خریدنے کی طرف رجح ہو گیا تو جب آپ یہی کی کیفیت ہوئی تو میں نے کہا کہ ساتھ نماز پڑھتا یہ سنکر نواب صاحب نے کہا کہ اسے نانک جی میں تو نہیں آجود تھا قندھار تو نہیں گیا سنگور و مہاراج نے جواب دیا کہ فی الحقیقت آپ کا جسم تو زمین تھا لیکن آپ کا دل بیان نہ تھا یہ سنتے ہی قاضی نے کہا کہ نہیں قاضی صاحب نانک جی صاحب بہت ہی سچ کہتے ہیں کیونکہ جوت میں مسجد گیا تھا جوت دینک میری روح قندھار کی طرف واسطے خرید کر گھوڑے کے فرو دہی گئی تھی لینے میرے دھیان میں یہی آیا تھا کہ قندھار میں جاکر گھوڑے خریدنے جا رہیں لیکن قاضی کی روح کہ جو سر اسر کو رباطن تھی روشن فیر کی بات سنکر یقین نہ لایا ہمارے جوت کے نواب صاحب کو جھوٹ تو کبھی نہ سکا گو اس کو اس کو اسطور پر کہا کہ حضور نانک جی میرے ساتھ نماز پڑھیں اور میرا دھیان کسی طرف نہ جا دیگا یہ سنکر خود ہی سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ حضور قاضی دل تو اسوقت ٹھکانے پر نہیں ہو کیونکہ قاضی صاحب کی گھوڑی بچہ دینے والی ہو اور انکے مکان میں ایک گڈھا ہی انکو خیال ہو کہ ایسا نہ ہو کہ گھوڑی بچہ دیوے اور میں نہیں رہوں اور بچہ مذکورہ اس گڈھے میں گر جاوے یہ سنکر قاضی مذکور خاموش ہو گیا اور اپنے دل میں کہنے لگا کہ بیشک یہ شخص کوئی ولی اللہ روشن فیر ہو غرض کہ ارندھار بہن جہرام جی سے یہ مسلمانوں کی زبانی بات سنی ہوئی کہتا ہی تھا لیکن جہرام امیر ناوش ہوئے تو کیون مسجد کے اندر نہ گیا اب جا اور جلد خبر لا جوت نانک جی مسجد کے باہر نکلیں اُسنے لکر ہلکے ہو چکا وہ سنکر ندھار بہن نے جواب دیا کہ اب تو وہاں کوئی ہوگا نہیں کیونکہ میرے سامنے ہی سب لوگ مسجد سے نکلا اپنے اپنے گھر کو چلے گئے تھے جب سب لوگ جا چکے تھے تب میں وہاں سے آیا تھا لیکن نانک جی صاحب کو میں نے دیکھا نہیں انکی کیفیت بھر بھکو معلوم نہ ہوئی کہ اُس مجمع سے نکلا کی طرف کو چلے گئے یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ جہرام کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگیں کہ میں کہتی ہوں کہ میرے بھائی نانک جی کو کوئی ضرور پہنچانے والا پیدا نہیں ہوا آپ بالکل نہ گھبرائیے ذرا بھی فکر نہ کیجیے تسلی رکھنے ذرا ہی دیر میں آنے چاہتے ہیں غرض کہ بیان تو یہ باتیں ہوتی ہیں تھیں کہ سنگور و مہاراج جہرام جی کے مکان پر آ پہنچے انکو دیکھ کر مسماۃ نشی کہ جو بی بی نانکی جی صاحبہ کی خدمت گامی تھی یاہر سے دوڑی ہوئی اندر کو آئی اور کہنے لگی کہ بی بی جی

بیک بھائی صاحب تشریف لائے ہیں۔ یہ سنکر بی بی نانکی جی دماجہ نے جیرام جی سے کہا کہ دیکھو میں نے کہا تھا کہ میرے بھائی گوردھار سنگ صاحب ایسے بہت ہیں مجھے تو یہ یقین ہے کہ انکی طرف کوئی بشر جڑی نظر سے دیکھی نہیں سکتا ہوا تھے میں ست گوردھاران کو دیکھ کر حیران جی رہا ہوں۔ نانکی جی صاحبہ سے کہا کہ بیشک انکا ہر یقین کامل ہے اور یہ کہہ کر ست گوردھاران کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگیں کہ کیسے نانک جی صاحب جو وقت آپ مسجد میں گئے تو کیا ہوا کچھ سناؤ تو سہی کہ کیونکر بیجا ہوا وہاں پر کیا کیا واردات گذری اب تمہیں اپنی زبان سے کہہ سناؤ کیونکہ مجھ کو بہت ہی اندیشہ تھا اب تمہاری زبانی سنکر اطمینان ہو گا تمہیں اپنی حقیقت حال نیکو مال کہہ سناؤ۔ یہ سنکر ست گوردھاران نے فرمایا کہ جو کچھ ہوا ہوتا ہے وہ اُس وقت ہو جاتا ہے اسکی کوئی ضرورت تاخیر و تمہید کی نہیں ہوتی جو میرے کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے دوسرے شخص جو اُس موقع کے دیکھنے والے تھے اُسے دریافت کرو تو انکو بخوبی معلوم ہو جاوے۔ جو اب اسکے حیران جی نے کہا کہ اے بھائی نانک جی صاحب اگر بالفرض کہ مجھے کوئی دوسرا شخص دریافت کر چکا تو میں کسی دوسرے شخص کی کہی ہوئی بات کیونکر کہوں گا بلکہ اسوقت لوگ مجھے یہ کہنے لگے کہ جبکہ نانک جی صاحب یہاں تھے تو انکی زبانی جو تقریر تھی انکو نہیں کہتے ہو پس بہتر یہی ہے کہ تمہیں وہاں کی کل گفتگو کہہ سناؤ کیونکہ لوگوں کی انواری خبر کا کیا اعتبار ہے۔ ان جو کچھ کہ تمہاری زبانی سننے میں آئیگا اُس پر دل قرار پاویگا۔ یہ سنکر ست گوردھاران نے فرمایا کہ جو وقت نواب دولتان مع قاضی وغیرہ کے نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے تو میں ان لوگوں کے پاس کھڑا ہی رہا جبکہ وہ لوگ نماز پڑھ چکے تو میری طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ اے نانک جی تم ہمارے ساتھ نماز پڑھنے آئے تھے چنانچہ ہم لوگوں نے تو نماز پڑھی اور تم نے کیوں نہ پڑھی اسکی کیا وجہ یہ سنکر میں نے ایک شبہ کہا۔

شब्द

मध्या टेको जमीन पर दिल जावै कन्धार

खरीद न घोड़े को गये दौलत खान पठान ॥

یہ سنکر نواب دولتان نے مجھے کہا کہ اے نانک جی تم سیدھی طرح باتیں کرو تو ہم سمجھیں گے یہ سنکر میں نے اسکا مطلب کہہ سنایا۔

شبہ

ستھاٹیکو زمین پر دل جاوے قذحار

خرید ن گھوڑی کو گئے دولتان بٹھان

ارتھ

ستھاٹیکو ہوزمین پر اور دل جاتا ہے قذحار کے ملک کی طرف واسطے خریدنے گھوڑے کے نواب دولتان بٹھان کا۔ تو میں کہے ساتھ نماز پڑھون اسوقت ایک قاضی بھی اُس محفل میں تھا وہ بول اٹھا کہ دیکھیے نواب صاحب یہ ہندو کس قدر جھوٹ بولتا ہے یہ سنکر نواب دولتان صاحب نے کہا کہ نہیں قاضی جی یہ ہندو جھوٹ نہیں بولتا ہے بلکہ بہت ہی سچ کہتا ہے کیونکہ جو وقت ہم مسجد میں نماز پڑھنے کو گئے تھے بیشک اُسوقت ہمدی روح واسطے خریداری گھوڑے کے جانب قذحار گئی تھی یہ سنکر قاضی نے کہا کہ اگر بالفرض کہ آبکاروں نماز سے جھٹک کر گھوڑے کی خریداری کے واسطے چلا گیا تھا تو میرا دل تو کہیں نہ جاوے گا میری روح تو ہمیں موجود ہے انھوں نے میرے ساتھ کیوں نیاز نہیں پڑھی اب میرے ساتھ پڑھیں۔ یہ سنکر میں نے قاضی جی کو بھی یہ جواب دیا۔

शब्द

साजी जुम्मा मसजद अब्दु-डगडहा खान

मसजद ह करै जमीन में रुह बचेड़े साथ ॥

شبہ

قاضی جمعہ مسجد پنج انگریز گٹھا کھات

سجہ و کرے زمین میں روح بچہڑے ساتھ

یہ سکر ذاب دو تھانے پھر کہا کہ اسے نانک جی یہ ہم نہیں سمجھتے صاف صاف کہہ دو ہم سمجھیں۔

ارکھ

یہ سکر ذاب دو تھانے پھر کہا کہ اسے نانک جی یہ ہم نہیں سمجھتے صاف صاف کہہ دو ہم سمجھیں۔
 ایک دن گدڑی کے پیشے کے ساتھ لگی ہوئی ہو کہ ایسا نہ ہو کہ گھوڑی کا پھیرا صحن کے گڈھے میں جا پڑے گا خیال تو اس وقت بھی انتقال نہیں ہو
 یہ سکر ذاب دو تھانے صاحب نے فاضی مذکورہ سے دریافت کیا کہ اسے فاضی صاحب اب آپ سچ سچ کہیے کہ نانک جی صاحب کیا کہتے ہیں
 اس وقت فاضی مذکورہ نے راست راست جواب دیا کہ ہاں حضور نانک جی بہت سچ کہتے ہیں۔ یہ سکر ذاب دو تھانے نے کہا کہ سنیے فاضی صاحب
 ایک ہی تو بڑا کالی درویش ہو سکے ساتھ چالاک پیش نہیں جاتی ہو۔

یہ سکر ذاب دو تھانے گورو ہمارا ججرام جی سے کہتے ہیں کہ اسی وقت ذاب دو تھانے نے ہم سے کہا کہ اسے نانک جی ہکو تمہارا روپیہ اپنے یہاں رکھنا
 منظور نہیں ہو اور انہیں رقم کی بابت تمہارے خسر و بچہ نہ دے در خواست دی ہو کہ وہ روپیہ نانک جی کی قبیلہ کو لے جاسیے اور تم نے مجھے فیر دن کو
 کھادینے و لوٹا دینے کو کہا تھا تمہارے خسر فیر دن کے دینے کو مانع ہوتے ہیں چونکہ اب تم خود ہی موجود ہو چکے واسطے کو اسکو دیا جاوے
 یہ سکر ذاب دو تھانے نے جواب دیا کہ مجھکو تو جو کچھ کہنا تھا کہ دیا ہم دوسری بات ایک منٹہ سے بات ایک شے کے نہیں کہتے ہیں لیکن آپکو اختیار ہو سیکر
 مجھے پھر ذاب صاحب نے کہا کہ میری رائے تو یہ ہو کہ نصف نصف تقسیم کر دیا جاوے یعنی نصف روپیہ تمہاری قبیلہ کو دیا جاوے اور نصف
 فیر دن کو تقسیم کر دیا جاوے اور اس تقسیم کی وجہ یہ ہو کہ تمہاری جائیداد میں تمہاری قبیلہ کا حق ضرور ہی ہو اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی ہو کہ تمہاری اولاد اس
 روپیہ سے پرورش پالو گی یہ سکر ذاب صاحب نے کہا کہ اسے نانک جی اس بارہ میں میں نے اپنی رائے ظاہر کر دی ہو آئندہ جیسی تمہاری خشی
 ہو وہ کیا جاوے صرف تمہارے پیشے کے کہنے کے مطابق اب نصف ہی جائیداد تمہاری قبیلہ کو دیا جاتی ہو ورنہ کل جائیداد انھیں کو ملنی چاہیے یہ سکر
 ذاب صاحب نے جواب دیا کہ جیسا آپ چاہیں آپکو اختیار ہو غرض کہ سہ بارہ پھر ذاب صاحب نے مجھے کہا کہ اگر تمہاری مرضی کے خلاف
 ہو تو میری رائے کے مطابق نصف نصف تقسیم کر دیا جاوے تاکہ تمہارا قول بھی پورا ہو جاوے اور تمہارے قبائل کی بھی شکایت نہ رہے
 یہ جواب سنا کہ میں نے کہا کہ آپ کو اختیار ہو بعد اسکے میں دہان سے چلا آیا جس قدر باتیں ہوئیں تھیں میں نے آپ سے کہہ سنایا یہ سکر جیرام جی
 نے کہا کہ خیر اب آپ جگہ بھوجن طیار ہو کھا لیجئے بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ آج پریشہ ہی نے ہج رکھی ورنہ ایمان ہی گیا تھا اور ہکو
 یہ نامی ہوئی جیرام جی بول اٹھے کہ تم بھی تو گورو نانک جی صاحب کی بہن ہی تو ہو اسوجہ سے تمکو بھی کچھ اثر ہو کہ جسکی وجہ سے تمہارا بھم جاتا رہا
 لیکن میں تو ابھی بھرم کے چکر ہی نگار ہوں دھن ہو وہ بار بھدہ اور تم بھی دھن ہو اور مجھکو بھی دھن ہو کہ جو تمہارا راست سنگ مجھکو کچھ ملا ہو
 کیونکہ جس جس مقام پر گورو نانک جی صاحب کی کیرتن ہوگی دہان پر تمہارا اور ہمارا بھی نام لیا جاوے گا اور جو لوگ پریشہ کے بھگت ہو گئے وہ لوگ
 نانک جی صاحب کے ساتھ ہی ہم لوگوں کا بھی نام لوبینگے انکی وجہ سے ہمارا اور تمہارا کلیان ہوگا۔

یہ سکر ذاب دو تھانے نے کہا کہ بھائی جیرام جی دینر بھائی بابے جی نے سگورو ہمارا جج کے ہمراہ بھوجن کیا بی بی نانکی جی صاحبہ نے اپنے ہاتھ سے سکو تقسیم کیا
 بعد تمہاری دیر کے بھائی جیرام جی دینر بھائی بابے جی نے سگورو ہمارا جج کے ہمراہ بھوجن کیا بی بی نانکی جی صاحبہ نے اپنے ہاتھ سے سکو تقسیم کیا
 بعد اسکے سگورو ہمارا جج نے بی بی نانکی جی صاحبہ کے مکان پر آرام فرمایا۔

آگے ساکھی موچند خسر و نیز چند رانی صاحبہ خوشدامن سگورو ہمارا جج کے گفتگو
 ہونے کی چلی

نمبر ۲۰

غرض کہ جب صبح ست گورو ہماراج مع بھائی پیرام جی و بی بی نانکی جی صاحبہ کے مع بھائی ایلے مکان پر بیٹھے تھے اتنے میں ست گورو ہماراج خسر لادو لچند و نیز خوشدامن صاحبہ سماہ چند رانی تشریف لائیں ان ہر دو آدمیوں نے جیون ہی ست گورو ہماراج کی صورت دیکھی اسے شفقہ کے آگ ہو گئے اور زیادہ تر غصہ کی وجہ یہ ہوئی کہ ست گورو ہماراج کے سر پر ایک مختصر سارسند اور گلے میں کفنئی اور یہ سب پوشاک رنگین نہیں لباس بغل میں صرف ایک جادر و دھبی رنگین دیکھ کر نہایت غصہ میں ہو کر کہنے لگے کہ اسے نانک جی اگر تلو بھی منظور تھا تو تم نے اپنی شادی کیوں کی ہو اب جب خاندان زیادہ ہو گیا تو یہ بھیک بنایا اسوس کہ تمہیں بتاؤ کہ تمہاری عورت اور تمہارے لڑکے کیا کھاتے ہیں اب ان لوگوں کی کیونکہ بھر جواب وہ سب لوگ ہم لوگوں کو کوسنے اور بدو عادیوں کے کہنے چکے کہاں ڈال دیا ذرا اپنے دل میں غور کرو کہ تم کا دوام ہو ہی کھڑی کے کچھ پیدا ہو کر یہ بھیک بنایا اور تمہاری کیا کو گھر میں جٹا کے اسکا جیم نکوایا آپ فقیر ہو بیٹھے اگر یہ قصد تمہارا پہلے ہی سے تھا تو تلو شادی کرنی لازم نہ تھی اور اگر شادی بھی کی تھی تو حقہ رکھ مال و دولت پیدا کی تھی تو مارتہ دیتے اب جب سب دولت وال ٹوٹی بیٹھے اب تو فقیر ہو گئے عیال اطفال چھوڑا تو انکی کیونکہ بھر ہوگی علاوہ اسکے اب بھی جو روپیہ کہ نواب دو تھان صاحب کے یہاں تھا راجہ جی ہر اگر وہی اپنے پسر سری چند جی کو دلا دو تو بھی اگلے کچھ کام آوے اسی سے کچھ دن بھر جو جاوے برعکس اسکے اس کو تم کو فقیروں کو دوائے دیتے ہو اگر وہ رقم انکو لمبا دیگی تو تمہارے لڑکے کچھ دن آدھ پرورش پا کر ہوشیار ہو جاویں گے ورنہ انکی کوئی صورت بھر اوقات نظر نہیں آتی ہر جب وہ اس طرح کہا گئے اور ست گورو ہماراج خاموش رہے تو چند دن جی صاحبہ نے کہا کہ اسکا جواب کیوں نہیں دیتے ہو چونکہ انکو تو پہلے ہی سے غصہ تھا اسی غصہ میں یہ بھی کہا کہ اسے نانک تمہارے لڑکے تو ابھی بہت کم عمر و سال ہیں ان پر بھی تلو جیم نہیں آتا ہر اور پریشہ کا خوف بھی نہیں ڈراتا ہر اب جب تمہارا خاندان ترقی پرا یا اسوقت تم نے فقیری اختیار کر لی تلو اپنے لوگوں کو دیکھا درد نہیں آتا ہر تمہیں کہو کہ تم کو کس بات کی کمی تھی۔ نواب دو تھان صاحب کے یہاں تھا راجہ بھاری کارخانہ تھا تمہاری سب سے زیادہ آمدنی تھی ہر شخص کے یہاں تمہاری توقیر و عزت ہوتی تھی تلو خود کیا کمی تھی بلکہ تم تو اور دن کو دیکر کہاتے تھے اب خود تم دوسرے کے محتاج ہو سے عورت و آبرو چھوڑ کر عیال و اطفال سے منجھ کو موڑ کر بیرحمی اختیار کر لی گدگروں کی طرح کو بچہ گردی کرنے پھرتے ہو گھر کا کل آرام چھوڑ کر جنگل میں مارے مارے پھرتے ہو کچھ پریشہ کا خوف کرو غرض کہ جب اس قدر انین چند رانی خوشدامن صاحبہ کی زبانی سگورو ہماراج نے نہیں ایک شبہ

(راج مارو محل پہلا)

میل مات پیتا پیلاڈ کما یا
تین کرتے لیرخ لیربا یا
لیرخ دات جوات بڈیا ڈ
میل ما یا سورت گنڈا ڈ
میرخ من کاہے کر سمران
وٹ चलना खस्मै भान

(یکرہا و)

تیز स्वाद सहज सुख होई

راگ مارو محل پہلا

ل مات پنا پٹ کما یا۔
تن کرتے لیکھ لکھ یا۔
لکھ دات جوت بڈیا۔
ل یا اسرت گنڈا۔
مور کہ من کا ہے کر سمران۔
اٹھ چلن خستے بھان۔

اک رہا و

تج سواد سچ شکھ ہوئی

घर छोड नारहे मा कोडे
कुछ खावै कुछ धर जाई
जिन बाहन
सज काया पर हंड हाई
फर्माइश बहुत चलाई
कर सेज सुखाले सोवै
हंथ पौंटी काहे रोवै
घर धूमन वाली भाई
पाप पिथर तण न जाई
भू भेड़ा जीव चढा वो
कहु नानिक देवै काहु

گھر چھوڑنا رہے نہ کوئی۔
کچھ کھاوے کچھ دھڑجائی۔
جن باور دینار آئی۔
سج کا پاٹ ہنڈھائی۔
فرمائش بہت چلائی۔
کر سچ سکھائے سو دے۔
جینے پونڈی کا ہے رُودے۔
گھر گھومنے والی بھائی۔
باب بھر تھن بھائی۔
بھو بھڑا جو چہ ہاؤ۔
ہونا لگ دیوے کا ہو۔

ارکھ

ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ والدہ کا فون اور والد کا پانی ملکر یہ جسم بنایا جب یہ جسم تیار ہو جاتا ہے تب ذہن کا رہنے پر مشورے لکھا لکھا کر
چمکو سر نوشت کہتے ہیں اس میں ذات - جوٹ - بڑھائی لکھ دیا ہے۔
لیکن اس جھوٹی ایما کے ساتھ ہونے کی وجہ سے پریشکام خیال چھوڑ دیا ہے اس کی سُرئی ہی گنوا دی۔
اسے من نور کہہ تو کسوٹے غور کرتا ہے۔
جس وقت خاوند کا حکم آدیا اسی وقت بیان سے اٹھ چلنا ہوگا۔
ریشم کے سوا دینے اس سنسار کا مودہ دیا جو شخص پہلے ہی سے جدا کر دیا آخر وقت میں ہوا خواہ ان زنگار اس جسم کو اس جو سے جب جدا
کر کے لیا دینگے تو اگر اسکو بیان کی محبت کچھ نہ ہوئے تو اسکو بہت خوشی حاصل ہوگی وہ شخص بہت آسانی سے اور شکیہ کے ساتھ جا دینگا اور جو شخص اس گھر کو
اپنا گھر اور اس مندر کو اپنا مندر سمجھے گا اسکو اسکو چھوڑنے وقت رنج لینے دکھ پرانت ہوگا۔
ہر بشر کو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ یہ گھر جھکو چھوڑنا ہی بیان کسی طرح برہنہ نہ ہوگا جیسے کہ بعض لوگ سفر کو جاتے ہیں اور وہاں پر بیوی بچہ شادی وغیرہ کر لیتے
ہیں اپنا گھر بنالیتے ہیں پس انکی جورو والد کا دگر ہستی کے سب سامان دھنس ساہو جاتے ہیں وہ پھر اپنے گھر کو لیا بھول جاتے ہیں کہ وہ اس آنا گیا
خواہ میں اپنے عزیز واقارب اور ہم وطنی بھائیوں کو یا نہیں لاتے ہیں پس ایسے ہی جو لوگ مایا میں پھنس کر اس سنسار کو اپنا گھر جانتے ہیں ان کو
خدائی سے ہمیشہ ہی جدائی رہیگی لینے آگاہوں سے کہی نجات نہ پاویں گے کیونکہ انھوں نے تباہ گھر میں بنا لیا ہے۔
آگاہوں کی وجہ سے اس سنسار کے گھر ایسے ہیں کہ آج بیان مقام ہی اور کلہ دوسری جگہ ایک گھر میں جا کر دوسری بار اس گھر میں آسمانی نہیں ہوتا ہے
ان اگر ایسا ہی ہوتا کہ آج اس گھر میں ہیں اور بالفرض کہیں چلے بھی گئے اور پھر کہیں یقین ہو کہ اس گھر میں ضرور ہی آجا دینگے۔ (والبتہ کچھ کہنا ہے
اور کچھ رکھ جاوے) لیکن بیان تو ایسا ہی نہیں۔

خازنادر کوئی ایسا شخص ہو کہ جو اس دنیا میں اس طرح رہے۔

اس جسم پر چاہے بیشمنہ درلشم بیٹے یا سوت کی بھی لنگوٹی پہنے۔

یا کسی ملک کا بلکہ سفت اقلیم کا بادشاہ ہو کہ بہت فرمائش یا حکم یا ارشاد کرے۔

یا دولت و عزت پا کر کے پلنگ و سیج پر آرام سے سوئے۔

۱۵ جمہور کے وقت جس وقت اقدار کے لہجہ بنگے اُس وقت یہاں کے آرام چھوٹ جاویں گے اور جب وہ لوگ تجھ پر غنی کرینگے پھر کوئی نہ ہو۔

۱۶ یہ سنسار میں ایک بھول بھلیان کے مکان کی طرح برہم کہ اسکا بھولا بڑی شکل سے نکلتا ہو۔

۱۷ جس طرح کہ پھر پانی میں ڈوب ہی جاتا ہے تیر نہیں سکتا، تو اسی طرح یہ باب کا بھی جو جہاں میں پھر ہی کے لیکر ڈوب دیتا ہے۔

۱۸ پریشہ کے حکم کی جو کشتی ہو اگر اس پر وار ہو گئے یعنی اگر اُس کے حکم کی تعمیل کر دے۔

تو وہ سرکار بھاری بھی کشتی کو پار لگا دے گا۔

آخر میں ست گوردھاراج نے فرمایا کہ جس شخص کو ست سنگ پر اپنا ہوگا اسی شخص کو پریشہ بھی براہت ہوگا۔

باوجود

باوجود اس قدر باتیں اور شبہ فرمانے کے لالہ مویچند خسر چند رانی خوشدا من ست گوردھاراج کے دل پر کچھ بھی اثر نہ ہوا بلکہ برعکس اس کے یہ کھا کہ اے نانک جی تھے قبل شادی کے یہ کیوں زوجہ لیا تھا اب گھر بار کر کے اور خاندان بڑھا کے فقیر ہوئے اگر تم لوگوں کو ذرا سمجھاؤ کہ کیفیت معلوم ہوتی یا اس بات کا علم ہوتا کہ تم ایسا کر دینے تو ہم تمہارے ساتھ کبھی شادی نہ کرتے افسوس کہ حکما بھاگ ایسا ہوا اور حکما خاندان بھی ایسا ہوا وہ شخص فقیر ہووے اور وہ یہ نہ سوچے کہ میرے لڑکے کیونکر پرورش پاویں گے کیسے بڑھیں گے کس طرح لکھیں بڑھیں گے افسوس اے نانک جی کہ تمہاری اولاد تم کو کیا یاد کرے گی دنیا کے لوگ اپنے عیال و اطفال کی پرورش کے لیے کیا کیا تدابیر کیا کرتے ہیں لیکن تم برعکس ان لوگوں کو ایسی حالت میں چھوڑتے ہو افسوس کہ جب قدر و عین دولت ہو وہ سب فقروں کو کھلا دیا اب فقیر ہو بیٹھے خبر یہ بھی سہی اب جو مبلغ ۱۹ لاکھ روپیہ جو تمہارے حساب کے نواب صاحب کے یہاں نکلتے ہیں اگر وہی رقم انکو دلا دو کہ جس سے ان بچاروں کو کچھ روپے بہانہ لالہ مویچند نے یہ بھی کہا کہ میں تو اسی وقت یہ بات جان گیا تھا کہ تم جو بخت فقیر بن کو کھلا رہے تھے کہ انجام کو ایک دن یہ ہوتا ہو و لیا ہی ہوا غرض کہ وہ دونوں شخص ایسی ہی شکایت امیز گفتگو باتیں کرتے۔ میں ست گوردھاراج و جیرام جی نیز بی بی نانکی جی صاحبہ خاموش بیٹھے تاکہ کچھ بھی جواب نہ دیا سکوت میں رہے اسی عرصہ میں نواب و دولتان صاحب کا آدمی آیا اور ان مبلغ لاکھ کا نصف ۲۰ روپیہ لایا اور ان لوگوں کے پاس لاکر رکھ دیا اور نواب صاحب کا پیغام کہ سنایا کہ نواب صاحب نے عرض کیا کہ اب تو اسکا جسم بہت ڈبلا ہو گیا ہے کیونکہ آپ نے اب تو کھانا دینا بالکل ہی چھوڑ دیا ہے یہ سن کر ست گوردھاراج نے ایک شبہ فرمایا۔

شبہ

ہے میری در اگلا کب کب پیچے دینہ۔

نام جناب کا سلطان خان ہو پڑی ڈوٹی کینہ۔

نانک ادھ چلے سب کوڑی ٹوٹے منہ۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ پریشکر کے خوت کا مجھ کو بہت ہی خوت ہو اور میرا جسم اس فکر میں گھلا جاتا ہے اور بلکہ اسی وجہ سے سلاو برود
 ہوتا ہوتا جاتا ہے کیونکہ جو حق یہ ظاہر روح اپنے نفس جسم سے پروا کر گئی تو یاد رکھو کہ حقدار جھوٹے دوست ہیں سب جھوٹ جاوینگے اس قدر
 بائیں کر کے ست گورو مہاراج اٹھ کھڑے ہوئے اور اُس مقام سے باہر آکھڑے ہوئے حیرام جی نے روپیہ مذکورہ بالا مہاراجی (سومکھن)
 کو دیدیا اور وہاں وہ نصف رقم نواب دولتان صاحب نے فیروز کو تقسیم کر دی غرض کہ وہ تمام شب و روز لالہ مولچند و نیز مسماہ چند رانی
 کی بیک بیک و جھک جھک میں گزری صبح ہوتے ہی حسب معمول ست گورو مہاراج دریا کے کنارے جا کر ضروریات سے فارغ ہو کر بھگونت
 کے دھیان میں دھیلن لگا یا جب کچھ دن چڑھا ایک برہمن اُس گھاٹ پر ایک گاسے لایا گھاٹ کے ٹھیکہ داسے کہ جسکو وہاں کی زبان میں
 جگانی کہتے تھے اُسے اُس گاسے لانے والے کو پیر کے محمول گھاٹ کا طلب کیا اتفاق سے اُس برہمن کے پاس کہ جو اُس گاسے کو
 لایا تھا محمول دینے کے واسطے کچھ موجود نہ تھا آپس میں دونوں شخصوں کے غل دشور ہوا باوجودیکہ وہ جگانی لینے حصول لینے والے نے
 جو کا وغیرہ لگایا تھا کہ جسکا اصول یہ ہوتا تھا کہ ایماندار آدمی ہو لیکن حصول لینے قوم برہمن سے عموماً اور گاسے کے لانے پر خصوصاً ایسی سختی
 کرتا تھا ست گورو مہاراج بھی اپنے دھیان سے فراغت پا چکے تھے ان دونوں شخصوں کے جھگڑے دیکھ کر ست گورو مہاراج نے ایک انشوک لڑایا

ش्लोक

गऊ ब्राह्मण को कर लावो गोबर तृण न जाय
 धोती टिक्काते जय भाली धान भलिखाँ खाय
 अन्तर पूजा पढ़ै किताबों संजम तुरकाँ भाय
 भोड़ी लें पाखराडा

नाय लाय अज ही तर न्दा

(महल पहिला)

मास खाय करै निमाज
 छडियो गायंतिन गल नाग
 तिन घर ब्राह्मण पूरे नाद
 ऊना भुवावे ओही स्वाद
 कोड़ी रास कोड़ा व्योपार
 कोड़ा बोले करहु अहार
 कर्म धर्म का वेड़ा दूर
 नानिक कूढ़ रहा भरपूर

(महल पहिला)

اشلوک

گورو برہمن کو کر لا دو گو بر زن بخاے -
 دھوئی ٹھکی تے چپ مالے دھان لمبھیان کھاے -
 انڑ پو بخا پڑے کتا بان سخم ترکان بہاے -
 جھو پڑے بے پاکنڈا -

تاسے لاسے اجہین زننڈا -

محل پہلا

مانس کھاے کرین مناس -
 پھڑ پو گاین تن گل ناگ -
 تن گمر برہمن پوری ناؤ -
 ادنہان بھاو بن ادھے سواد -
 کورے راس کوڑا بیو پار -
 کوڑا بولے کر ہو امار -
 کرم دھرم کا بیڑا دور -
 نانک کوڑہ رہا بھبر پور -

محل پہلا

مایہ ڈی کا تہ ڈے پوئی ک پھا ڈے
 ہا پھ ڈی جگن ک سا ڈے
 مہل و سب پھیر ہو پربان
 مہل س دان لے پُنج پورا
 مہل مہیاں کا کٹا بکرا رانا
 مہل کپڑے کیسے نہ جانا
 مہل بھوکا کدے کار
 مہل مہل بے مہل مہل
 مہل مہل مہل مہل
 مہل مہل مہل مہل
 مہل مہل مہل مہل
 مہل مہل مہل مہل
 مہل مہل مہل مہل
 مہل مہل مہل مہل

ماتے ہیکا توڑے دھوتی کا کھاسے
 ماتے چھوڑے جگت نصاے
 نل بستر پر ہو بے پردان
 پتہ دان بے یو بخو پوران
 اہلیا کا کوٹھا بکرا کھان
 جوئے اور کسی بھان
 دے کے ہکا کدے کار
 اور اسے بیٹے کو زار
 مہل بیٹے دی مہل بیٹے
 اہوان اساد حاشیے
 تن ہٹے ٹیسہ کرن
 من جھوٹے جھوٹے بھرن
 کو نامک سج دھاسے
 سچ ہونے تان سچ پاسے

ارٹھ

مہل گورہ مہاراج فرماتے ہیں کہ سونو جگاتی جی تم لوگ برہمنوں سے گاسے کا مھول لیتے ہو اور اسی گاسے کے گوبر کا چوکا لگاتے ہو
 پس اُس جوکے سے انکو کیا فائدہ ہوگا اور اُس سے کیا تمہارا اور دھاراد بکار ہو سکتا ہے۔
 دھوتی اور تنک اور چپ دالا تو رکھتے دھرتے ہو لیکن رزق خلال نہیں کھاتے ہو بلکہ دھان کو لمچہ کر کے کھاتے ہو۔
 انڈر جوکے کے بیٹھ کر چاکر کرتے ہو اور بارہ کنہا بن اور پوٹھیاں پڑھتے ہو لیکن برتاوا و محبت دست سنگ پھان سے رکھتے ہو۔
 یہ پاکھن محض فضل ہی بستر ہی کہ اسطرح کا پاکھن نہ کرو۔
 صرف برہمن کا نام صدق دل سے جو تو تمہارا اور دھاراد بکار ہو جاوے۔
 یاد رکھو کہ یہ لمچہ لوگ کہ جو انسانی جسم صرف دکھلانے کے واسطے ہی رکھتے ہیں کیونکہ مانس یعنی گوشت تو کھاتے ہیں اور غماز پڑھتے ہیں
 تو کیا انکو وہ نماز کچھ فائدہ دیتی ہے۔
 انھیں کی طرح تم بھی یلون اور گایون پر چھری چلاتے ہو اور گلے میں تانے بھی پہنے ہو پس جسطرح برقصائی لوگ مولویوں کو بولا کر
 جانور دن کی گردن پر چھری چلا کر انکی آہ اپنی گردن پر لیتے ہیں ویسی تم لوگ بھی گھاٹ کی جگات لیکر سب لوگوں کو تکلیف پہنچاتے ہو
 دیکھو یہ برہمن اول تو تمہارا سہمان ہوا ہو کہ خدا سے یہاں آکر آتا ہے دوسرے مسافر ہی تیسرے مفلس ہو کہ پکار کر تا ہو کہ خرچ نہیں ہے
 تمہارے ہی ابکار کے دھن میں مت بھنگ ہو گئی ہے۔

لیکن تمکو برحمی کا ذایفہ پسند ہو۔

بیچ کر یون کی وجہ سے بیچ ہی ہو پار ہو نا ہو۔

بہتر بانی سے بیچ فعل والا بھی مصلحت دیتا ہے کہ بدی ہی امارت کو پس تم لوگ حاکون اور غریبون کو تو کہنے ہو لیکن دونوں کے درمیان کا مال بھین چکے جاتے ہو۔

کرم اور دھرم کا بیڑا دور کر دیا۔

نانک کہتے ہیں کہ تمام جہان میں بدی ہی ہو پار ہو پار ہو پار اور سارے جگت میں بدی ہی بیاب ہو ہی ہو۔

سچے بریک لگانے ہیں اور دھوتی بھی بہت عمدہ صاف رکھتے ہیں اور لعل میں انگو چھا بھی لیے ہیں۔

انہ میں چھوری قصائی کی طرح جگت کے مٹال کرنے کے واسطے لیے ہیں۔

بلکہ رنگ کا بارہ جو پہنے ہوئے ہیں سیاہ دل وہ نہیں ہیں بلکہ جو لوگ صاف دکھلا دیکھے ہیں دے شل قصائی کے ہیں۔

افسوس کہ رُسے کر مون کا روپیہ حاصل کر کے پورا دن کو پونجتے ہو۔

انکھوں کی غذا لینے بکرا وغیرہ کہ جو چیز کھانے کے لائق نہیں ہو اسکو کھاتے ہیں۔

اور اس ابکھی غذا کے واسطے جو کالگا کر منگ کرتے ہیں کہ اس ہمارے چوک کو کوئی چھوے نہیں۔

بلکہ اُس چوک کے گرد لکیر بنا دیتے ہیں تاکہ اس چوک سے کوئی چھو نہ دے پس ہر ایک شخص کو چاہیے کہ اُس چوک کو چھوئے کیونکہ جو شخص

اسکو چھو لگا وہ بھی ویسا ہی ہو جا دیگا غرض کہ جو شخص یا پس کرنے والا ہو اسکا دھان کھانے والا بھی پالی ہو جا دیگا پس اسکا نہ چھونا ہی بہتر ہے

اور جو لوگ سچ کمائی کرتے ہیں وہ لوگ سچے پر مشر کو پاتے ہیں لیکن جو لوگ لچھون کی غذا لینے جاندار بھیڑا بکرا وغیرہ کھانے ہیں اور ہمیشہ ہی

جھوٹ بولا کرتے ہیں ذرا بھی سچ نہیں بولتے ہیں وہ پر مشر سے ہمیشہ ہی دور رہینگے پس اگر سچ و صاف ہو تو تم ضرور ہی سری واہ گور وین جالو

ابکھی غذا کے جو کہ میں جو بیٹھا وہ بیچ لینے شروع ہو گیا۔

ابکھی غذا کھانے سے مت ہیں ہو جاتی ہو اور ابکھی غذا کھانے والا کا جو ست سنگ رکھتا ہو اسکی بھی ست خراب ہو جاتی ہو۔

یہ غلط لینے اناج جو امرت بھوجن ہو اسکے کھانے اور اسکے کھانے والے کے پاس بیٹھنے سے مت سومت ہو جاتی ہو۔

تن ٹٹر ہو اس سے کچھ کام نہیں نکلتا ہو من سانچا رکھنا چاہیے۔

اگر میں جھوٹا ہو تو جو لا بھی خراب ہو جا دیگا۔

نانک کہتے ہیں کہ سچ کو دھاؤ۔

اگر سچ ہو تو ضرور سچے کو پاؤ۔

جس وقت ست گورو ہمارا ج نے یہ شبہ ستایا تو وہ ٹھیکہ دار گھاٹ کا لینے جگاتی ست گورو ہمارا ج کے قدیون پر آکر گر پڑا اور عرض کیا کہ

اے ہمارا ج جی میں محض ناواقف تھا اور اب تک ناواقف ہی ہوں اب آپ مجھ کو سہستہ بتا دیں اور مجھ پر کیا کرنا میرا دل لالچ کی چیز ہے

بھگتا بھگتا ہو آپ مجھ پر دیکھیے کہ آپ کی بدولت نام کی پریت مجھ میں آوے جب ست گورو ہمارا ج کے آگے اُس جگاتی نے اسطر جہر عاجزی کی

ست گورو ہمارا ج بھی دیا تو تھے ہی دیا فرمائی اور اسکو سری واہ گورو کا آپس دیا اور فرمایا۔

(کہ بھلی رات کو جاگو نام وان شنان کرو)

اس سے تمہارا بھلا ہوگا۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج جنگل کو تشریف لے گئے مسلمانوں خاص میں نہیں آئے اور دیرانہ ہی میں شب دروڑ رہنے لگے گھر کو مطلق نہیں آتے تھے ست گورو مہاراج کی یہ کیفیت دیکھ کر لالہ موہن چند وزیر انکی زوجہ مسماۃ چندانی بعد کچھ ایام کے اپنے گھر چلنے کو آمادہ ہوئے اسوقت ایک دختر کو بیٹے (مہارانی سوکھن) کی جو بابتیں کلام کہا کہ ہمارے ہی ساتھ جلو اب بیان رہ گیا کہ رگی بیان رہنا تمہارا فنول ہو کیونکہ تمہارا لڑکے ابھی محض نابالغ ہیں اور تمہارے خاوند تو ٹوک لالچ اور خاندانی رواج کو چھوڑ کر فقیر ہو گئے گھر کو آئے ہی نہیں اب بیان تمہاری گزر کس طرح سے ہوگی اس سے بہتر کہ ہمارے گھر جلو جلیج سے گندہ چھوڑ کر یہ تمہاری قسمت کا قصور ہو کہ آباد گھر ویران ہو گیا جس سے تمہارا حال اس طرح پریشان ہو گیا جب اس طرف یہ مصلحت پھری تو بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ بھلا یہ بات ہم سے کس طرح دیکھی جاوے گی کہ ہمارے جیتے جی ہماری بھانج بہان سے کہیں دوسری جگہ جاوے اول تو انکے خاوند ہی نے یہ کام کیا دوسرے اب تم انکو اپنے ساتھ لجاؤ گے تو میری تسلی و استیلا کا کون سا ذریعہ ہو یہ شکر لالہ موہن چند نے کہا کہ اسے بی بی جی تعین خیال کرو کہ یہ میری دختر بیٹے (سوکھن) بیان لکھا پاس رہے کیونکہ وہ ارث یعنی خاوند نہ فقیر ہی ہو گیا انکو تسکین کس طرح اور کس ذریعہ سے ہو علاوہ اسکے خسر خواہ خوشدامن بھی بیان نہیں تھا اب سب کے قطع نظر دروڑ کا خراج انکا بیان کیونکہ مل سکتا ہے اور ان کے لڑکے ابھی محض نابالغ ہیں چون کا باب انکا دل بھلانے والا دروڑ نہیں ہو سکتا میرے ساتھ ہی جانا مناسب ہے آئندہ ان لڑکوں کی جیسی قسمت ہوگی اس طرح گزران کریں گے ان وہ دن پریشہ لاوے کہ جوق یہ لڑکے ہوشیار ہو جاوے تو خود ہی لکھا دینگے اگر مجھ کو سکھ ہو تو انکو بھی ضرور ہی آرام ہوگا یہ سن کر بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ اسے خالو کا صاحبہ تم خود سمجھ دار آدمی ہو تم جانتی ہو کہ میرا بھائی پریشہ کا روپ ہے انکے فعل کو کون کہہ سکتا ہے انسان کی سمجھ سے باہر ہے کیونکہ تم نے سنا ہوگا کہ جوق یہ مودی خانہ کا کام کرتے تھے تمام دولت فقیروں کو لٹاتے رہے کہ جسکو نام جہان یہ کہہ رہا تھا کہ نانک جی کو سراسر نقصان و زیان ہوگا لیکن جوق انکا حساب ہوتا تھا اسوقت کچھ نہ کچھ انھیں کاروبار پر نواب صاحب کے بیان فاضل نکلتا تھا علاوہ اسکے تین دن تک دربار میں غائب رہے اور نواب دولت خان صاحب نے جال بھی ڈکوا یا اور غوطہ خوردن سے بھی ڈھونڈا یا بیان تک کہ ڈھونڈتے تھے وہو ڈھونڈتے تھک گئے اور تھکونہ پایا لیکن انکی مرضی نہ تھی بعد میں ان کے اسی دربار سے برآمد ہوئے اور دربار سے نکل کر مودی خانہ کی دوکان لٹا دی یہاں تک کہ لوٹنے والے تھک گئے اور دوکان میں کمی نہ آئی بعد اسکے نواب دولت خان صاحب وزیر لکھے قاضی انکو مسجد میں لے گئے ان لوگوں کو قائل ہو قول بذریعہ غائبیہ کے کر کے اپنے گھر خوشی کے ساتھ چلے آئے لیکن ان باتوں سے یقین کرنا چاہیے کہ یہ سب باتیں انسانی حاجت سے باہر ہیں انکے بارہ میں تو مجھ کو کچھ خیال ہی نہیں ہو سکتا لیکن انکے چلے جانے میں البتہ مجھ کو یہ خیال ہے کہ شاید کہیں انکے خلاف نہ ہو اور اگر یہ بیان رہیں اور ان پر کبھی وہ غصہ بھی ہوں تو یہ امر ممکن ہے کہ میں عرض و معروض کر کے معاف کرادوں گی میرے بھائی میں کسی قسم کا عیب و نقص نہیں ہوا ان صرف یہ بات البتہ ہے کہ انکے ولین جو بات آجاتی ہے دوکر اٹھاتے ہیں اس پر ہمارا کیا کسی کا ان پر اختیار نہیں ہے کیونکہ وہ خود فعل مختار ہیں ان دو بات سے بہتر ہے کہ ان کو بیان میں رہنے دیجئے اور اگر تم اپنے ساتھ ہی لیکن تمہاری مجبوری ہو اور اگر رہنے دیجئے تو داخل مہربانی ہے یہ مسکرمو چند نے جواب دیا کہ بی بی جی مانا کہ یہ سب باتیں سچ کہیں فی الحال انکا رہنا بیان مناسب نہیں ہے جانا ہی مصلحت ہے یہ مسکرمو بھلی بی جی نے کہا کہ یہ آپ کیا کہتے ہیں پریشہ کی پرورش کرنا ہے اور میں انکی خدمت جسطورہ کہ سکونگی کرونگی اور اگر آپکی مرضی میرے پاس کی انکے لیے نہیں ہے تو مقام (تلونڈی)

جہاں کے پاس بھیج دے، وہاں انکا تمام خاندان اور بزرگان کہ جو مثل آب ہی کے ہیں روانہ کر دیجے اور یہ لڑکے انکے نور نظر و محنت جگرست لچھڑے
 سے وہ لوگ انکی پرورش کرنے لگے گو کہ بھائی جیرام جی کی بھی مرضی ایسی ہی تھی لیکن موہن نے ہرگز نہ مانا اسوقت مجھوری لوگوں نے کہا کہ بہتر چھاری
 مرضی ہو کہ مجھے لیکن اتنا کہنا تو ہمارا بننے کہ (سری چند جی) کو ہمارے پاس چھڑو دیکھو یہ سنکر ان لوگوں نے بہت عذر کیا لیکن جہاں لوگوں
 نے بہت ہراس کیا جب ان لوگوں نے انکے چھڑنے کا اقرار کیا اسوقت بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ اے خالہ جی صاحبہ جب آپ جہاں انکو لے گئیں
 تو مسئلہ بعد گفتگو اختتام کے بی بی نانکی جی صاحبہ ہمارا بی بی نانکی جی صاحبہ گئے لگ کر بہت روئیں کہ جسکی انتہا نہیں ہو دو دن آپس میں ایسی
 بات گئیں کہ چھڑنا انکا محال ہو گیا آخر کار لوگوں نے چھڑا دیا اسوقت سو بھیجی جی صاحبہ نے بی بی نانکی جی صاحبہ کے قدموں پر گر کر استعفا
 دے چکا تھا بی بی نانکی جی صاحبہ نے اشیر باد دیا اور سری چند جی کو اپنے گود میں لے لیا اور لکھمی چند جی کو بہت پیار کیا اور سر پر ہاتھ پھیرا اب وقت
 رات کا آیا اسوقت ایک عجیب حالت تھی کہ ایہ حور لالہ سو چند اور چند رانی جی صاحبہ روئی تھیں اور ادھر بی بی نانکی جی صاحبہ اور بیجائی
 جیرام جی نہایت روتے تھے علاوہ انکے جتنے عزیز واقارب دوست و آشنا تھے یا اور بقدر نوکر جا کرتے تھے وہ اہل محلہ و اہل برادری تھے سمون
 میں ایک کھرام بھائی صاحبہ کا قصہ مختصر یا با سری چند جی صاحبہ بمقام سلطان پور یا بی بی نانکی جی صاحبہ کے رہنے اور لالہ سو چند و چند رانی اپنے
 اپنی دختر سو بھیجی جی صاحبہ و اپنے لڑا سہ بابا لکھمی چند جی صاحبہ کے روانہ اپنے مکان کے ہوئے اور وہاں رہنے لگے۔

آگے ساکھی گورو نانک جی صاحبہ کی سلطان پور سے چلے جانے کی چٹلی

نمبر ۲۱

اب سنئے کہ ست گورو مہاراج سلطان پور سے روانہ ہو گئے اور بعد چند عرصہ کے یہ خبر قصبہ (ٹونڈی) میں پہنچی جو وقت کا اورام جی نے یہ خبر سنی
 کہ گورو نانک جی صاحبہ فقیر ہو گئے اور کاروبار مودی خانہ کا بالکل ترک کر دیا اور سلطان پور سے باہر چلے گئے خبر کے سنتے ہی مردانہ میرانی کو بلا کر
 کہا کہ تم فوراً بی بی نانکی جی صاحبہ کے پاس جا کر دیکھو کہ جو خبر گورو نانک جی صاحبہ کے بارہ بن سنئے میں آئی ہو صحیح ہو یا کہ غلط ہو خبر کو
 کہ غلط ہی ہو دے ارشاد ہوتے ہی مردانہ اسی وقت گورو نانک جی صاحبہ کی خبر گیری کے واسطے سلطان پور آیا جنوں ہن شہر کے کنارے
 پہنچا عوام کی زبانی سنا کہ گورو نانک جی صاحبہ فقیر ہو کر تنہا جنگل میں بیٹھے ہیں یہ خبر سننا ہوا بی بی نانکی جی صاحبہ کے مکان پر پہنچا اور
 پرچھا کہ بی بی جی یہ کیا ہو گیا مجھکو تو کا اورام جی نے خبر گیری کے واسطے بھیجا تھا بیان یہ کیفیت ہوئی بی بی جی نے جواب دیا کہ اے بھائی مردانہ
 جو تھے سادہ وہ سب سچ ہو اور بستی میں تھے خود ہی سنا ہو گا اور کیفیت دیکھتے ہو اگر تمکو اصلی خبر لینی ہو تو ست گورو مہاراج کے پاس جا کر
 دیکھو اور اُنسے والدین کا پیغام کہو جو کچھ وہ جواب دیں وہ والدین سے جا کر کہہ سنا اور سنئے ہی بھائی مردانہ اٹھے اور ست گورو مہاراج کی
 خدمت میں جا پہنچے کہ مہاراج میرے جہان آپ نے یہ کیا کیا کہ عہدہ روزگار چھوڑ کر سر پر ایک انگو چھا باندھ لیا اور یہ صورت بنائی ست گورو مہاراج
 نے بھائی مردانہ کے سوال کا تو کچھ جواب نہ دیا بلکہ یہ کہا کہ اگر مردانہ میں نے تجھکو تار کا کام سکھایا تھا وہ اسی دن کے واسطے بہتر ہو گا تو آگیا
 اب تو ہمارے ساتھ ہو لے یہ سنکر مردانہ نے کہا کہ اے ست گورو مہاراج کھٹن کا آجکا قصد ہے جواب اسکے آپ نے فرمایا کہ مردانہ جہاں کرتا رہا
 لہجہ دے اسی طرف چلیئے اسوقت مردانہ نے عرض کیا کہ مہاراج مجھکو تو کا اورام جی نے حضور کی خبر گیری کے واسطے بھیجا تھا آپکے والدین انتظار
 میں رہیں گے کیونکہ اب آپ مجھکو ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے ساتھ چل۔ ساتھ ہی اسکے اب یہ بھی حضور ہی فرماتے ہیں کہ میں کیا کروں اسوقت میرے پاس
 ایک برسی شکل ہو یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ ہمارے ساتھ دو کھ بھوکھہ شنگے بھوکھہ رہنا ہو گا اگر یہ تکلیف اٹھانی

منظر ہو تو ساتھ ہو ورنہ اگر آرام کی خواہش ہو تو دور ہو (تلوٹڈی) بٹ جا یہ سنکر مردانے جواب دیا کہ اسے ست گورو ہمارا جگہ آنا
 تو سر پریشانی ہو لیکن میری نظر میں جیسا کہ آسما سٹے ہوئے ہیں دوسرا کوئی نظر ہی نہیں آتا ہی بعد اسکے ست گورو ہمارا جگہ نے فرمایا
 کہ اسے مردانہ تو تار بجا یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور میں نے تو کبھی بجا یا ہی نہیں ہی کس طرح بجاؤں یہ سنکر ست گورو ہمارا جگہ نے فرمایا کہ
 اسے مردانہ میں نے تو تھکوتا رکھا کلام عطا کیا تھا اُسکو کہاں چھوڑ آیا جواب اسکے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور میں نے تو کہیں نہیں چھوڑا تھا
 حضور نے رکھ دیا ہو گا وہیں پر رکھا ہو گا بعد اسکے پھر ارشاد ہوا کہ اسے مردانہ اب تار بجا اسوقت مردانہ کے پاس پر باب موجود نہ تھا اور
 دل مکی بھی نہیں کر سکتا تھا ارشاد کی بجا آوری کی اور اٹھ کھڑا ہوا اور سلطان بنجد میں اندر شہر کے آیا اور ہم قرومن کے مکان پر جا پہنچا
 اور بابا تلاش کرنے لگا اتفاق وقت سے درست گورو ہمارا جگہ کے کرشمات سے ایک میرانی ایک پٹھان کے سامنے بیٹھا ہوا کچھ کارا
 مردانہ اُسکو بہت غنیمت سمجھ کر اُس ڈوم سے ملا اور سلام کیا ست گورو ہمارا جگہ کی ایسی کر بیا ہوئی کہ مردانہ کو دیکھتے ہی وہ پٹھان اٹھ کھڑا
 مردانہ نے اُس ڈوم سے کہا کہ اسے بھائی تھکوا ایک پر مشیر کا بندہ سنت بلاتا ہی یہ سنتے ہی وہ ڈوم جو بیٹھا گا رہا تھا مردانہ کے ساتھ بیٹھا
 انتظار راہ میں اُس ڈوم نے مردانہ سے دریافت کیا کہ اسے بھائی تم کون ذات ہو اور تمھارا کیا نام ہو اور کہاں کے رہنے والے ہو جواب
 اسکے مردانہ نے کہ قوم کا تو میں بھی میرانی ہوں اور نام میرا مردانہ ہو اور وطن میرا (راے سوئی) ٹٹی تلوٹڈی ہے یہ قصہ مختصر یہ باتیں کرتے
 آپس میں کہتے سنتے دونوں ست گورو ہمارا جگہ کی حضور میں جا پہنچے مردانہ نے کہا کہ اسے بھائی اب تم پر باب بجاؤ اور وہاں ست گورو ہمارا جگہ
 سادہ میں بہت تھے غرض کہ اُس ڈوم نے تار بجا یا بجا سنکر ست گورو ہمارا جگہ کی سادہ کھل گئی اسوقت ست گورو ہمارا جگہ نے فرمایا کہ اسے مردانہ
 تو تار بجا یہ سنکر مردانہ نے ست گورو ہمارا جگہ کے ارشاد کی بجا آوری کی اور بابا لیکر بجانے لگے اسوقت کے بابجے کی تعریف خواہ توصیف کسی
 زبان ہو کہ جو بیان کرے اور کسی ظلم میں طاقت ہو کہ جو لکھے غرض کہ تحریر و تقریر سے وہ امر باہر ہی بیان تک کہ انسان کیا جھگل کے حیوان بھی
 بیہوش ہو گئے بابجے کو سنکر ست گورو ہمارا جگہ آئندہ میں ہو گئے اسوقت مردانہ اپنے دل میں کہنے لگا کہ اسے پر مشیر میں نے تو کبھی اپنی عمر میں
 تار بجا ہی نہ تھا یہ سب گو بند کی کر پڑے ست گورو ہمارا جگہ کی دیا سے فتح ہوئی ہو اور ڈوٹھاڑی بھی کجسا بجا تھا تعجب میں آگیا اور اپنے
 دل میں کہنے لگا کہ یا خدا میں نے اس عمر میں بڑے بڑے ڈھارمی و میرانی اس فن کے جاننے والے صاحب ہتھوڑا کیا بلکہ استاد دیکھے ہیں
 لیکن یہ ہنر تار بجانے کا کسی میں نہیں پایا و نہ اب تک ان آنکھوں سے دیکھنے میں آیا اتنے میں ست گورو ہمارا جگہ مردانہ کی طرف مخاطب ہو
 مخاطب ہوتے ہی مردانہ دست بستہ کھڑا ہو گیا تاکہ جو ارشاد ہو گا وہ سب جب غلوڑی ویر گزری خود آداب بجالا کر عرض کیا کہ اسے ہمارا جگہ
 تیری عجب قدرت ہو جو مجھ سے میں تو آپ کو خدا ہی مانتا ہوں اور اب جو کچھ حکم ہو بجالاؤں یہ سنکر ست گورو ہمارا جگہ نے اپنی زبان سے فرمایا
 کہ اسے مردانہ کہیں سے جا کر کوئی پر باب لے آ۔ مردانہ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ حضور بابا از قسم تمہو سے کے لاؤں ست گورو ہمارا جگہ
 نے فرمایا کہ مردانہ گورو کہ لوگوں کا پر باب یا جا ہی دوسرے بابجے سب بیکار ہیں مردانہ نے عرض کیا کہ بہر حضور پر باب ہی لیا جاوے گا یہ سنکر
 ست گورو ہمارا جگہ نے ارشاد فرمایا کہ مردانہ تم لی بی نالکی جی صاحب کے پاس جا کر کہو کہ اسے بی بی جی ایک سوال گورو ہمارا جگہ نے کیا ہو اور
 سوال سے پہلے یہ بھی ہدایت کی ہو کہ اگر وہ مانیں تو کہنا و اگر نہ مانیں تو ہرگز نہ کہنا یہ اقرا بی بی جی سے پہلے لیکر سوال کرنا یہ سنتے ہی مردانہ
 کھڑا ہو گیا اتنے میں دور بابی بیٹے ڈھادی جو پر باب لیکر مردانہ کے ساتھ پیشتر آیا تھا اتنے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ حضور پر باب جو جو ہو اور
 حضور کی نذر ہو جواب اسکے ست گورو ہمارا جگہ نے فرمایا کہ بہتر بھائی کہو پہنچ گیا لیکن یہ پر باب ہمارے کام کا نہیں ہے اتنے میں مردانہ نے

بلکہ بی بی نانکی جی صاحبہ کے پاس آیا مردانہ کو دیکھ کر بی بی جی نے دریافت کیا کہ اسے مردانہ کمان آئے ہو یہ شکر مردانہ نے جواب دیا کہ آج ست گورو ہمارا ج نے تمہارے پاس بھیجا ہو یہ سنتے ہی بی بی نانکی جی صاحبہ نے دریافت کیا کہ اسے مردانہ بھائی جی بہت خوش ہیں اور آج پریشی کی میرے اوپر بڑی ہی مہربانی ہو کہ جو بھائی جی نے مجھ کو یاد کیا ہو مردانہ بیٹھ گیا اسوقت بی بی نانکی جی صاحبہ نے فرمایا کہ اسے مردانہ بھائی جی نے تنکو کس لیے بھیجا ہو مردانہ نے جواب دیا کہ آپ سے ست گورو ہمارا ج نے ایک سوال کیا ہو لیکن ساتھ ہی اُسکے یہ بھی کہا ہو کہ بی بی جی سے اقرار لے لینا تو کتنا اچھے میری گزارش ہو کہ اگر آپ کا سوال ہوا کہ میں کون در نہ چپ ہی رہوں یہ سن کر بی بی جی نے کہا کہ اسے مردانہ میری بڑی ہی خوش نصیبی ہو کہ جو بھائی جی نے مجھے کچھ فرمائش کی ہو اسے مردانہ جو کچھ میرے بھائی جی نے مجھ کو ارشاد فرمایا ہو وہ تکلف و حرج نہ تھے کہ یہ شکر مردانہ نے عرض کیا کہ اسے بی بی جی صاحبہ ست گورو ہمارا ج نے ایک عدد درباب آپ سے کہا ہو کہ مجھ کو لے دیں یہ سن کر بی بی جی نے فرمایا کہ اسے مردانہ ایک عدد درباب کیا بلکہ اگر وہ حکم دیں تو ایک تو عدد درباب لے دوں لیکن قبل اسکے تو بھائی جی کے پاس جا کر عرض کر عرصہ ہوا کہ آپ نے مجھ کو درشن نہیں دیا اس لیے مجھ کو جلد درشن دیجئے یہ شکر مردانہ ست گورو ہمارا ج کی خدمت میں ابس آیا اور عرض کیا کہ حضور بی بی جی نے کہا ہو کہ ایک عدد درباب کیا اگر حضور حکم دیں تو ایک سو عدد درباب لیکر بھیج دوں لیکن قبل اسکے مجھ کو عرصہ سے حضور کے درشن نہیں ہوئے درشن دیجادین یہ سنتے ہی ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ مردانہ بی بی جی کے پاس چلنا ضرور ہو کہ نوکری بی بی جی کا کمان میں ایک بال ٹال نہیں سکتا ہوں اور بی بی جی سے ہمارا پچھلے جنون کا بھی بشت ہو یعنی یہی تہن اور بھائی کا چنانچہ ان جنون میں بی بی جی نے میری خدمت بہت کی ہو یہ مکر مردانہ مع ست گورو ہمارا ج کے بی بی جی کے مکان پر پہنچے جوقت بی بی جی نے ست گورو ہمارا ج کو آتے دیکھا فوراً اٹھ کھڑی ہوئیں اور تینوں شخص اندر مکان کے آئے بی بی جی نے مردانہ و نیز ست گورو ہمارا ج کو بیٹھنے کے لیے چنانچہ وہ لوگ بیٹھ کے اسوقت ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اسے بی بی جی آج سے ہم کچھ کہنے والے ہیں یہ سن کر بی بی جی نے کہا کہ میری بڑی خوش قسمتی ہو کہ جو آپ مجھ کو ارشاد فرما دیں اور میری فوری خواہش ہو کہ آپ میرے گھر ہی میں رہیں یہ شکر ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اسے بی بی جی میں تو تمہارے پاس موجود ہوں جوقت تم مجھ کو یاد کر دے گے میں اسی وقت پہنچ جاؤں گا اتنے میں بی بی جی نے مردانہ سے کہا کہ تم جاؤ اور رباب تلاش کرو اور جو قیمت اسکی ملے وہ میرے پاس سے آکر لے جاؤ۔ یہ سن کر مردانہ نے ست گورو ہمارا ج سے پوچھا کہ حضور کس قیمت کا رباب لاؤں یہ سن کر ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ یہ بات بی بی جی سے دریافت کرو جس قیمت کا وہ کہیں اُس قیمت کا لاؤ مردانہ نے بی بی جی سے اگر عرض کیا کہ حضور کس قیمت کا رباب لایا جاوے بی بی جی نے فرمایا کہ مردانہ قیمت کا خیال مطلق نہ کرو جس قیمت کا دستیاب ہو فوراً لا دو لیکن یہ خیال نہ کرنا کہ جسکو دیکھ کر ست گورو ہمارا ج خوش ہوں مردانہ نے عرض کیا کہ بہت اچھا یہ مکر مردانہ واسطے لینے رباب مذکور کے ہوا نہ ہونے لگا اسوقت بی بی جی نے کہا کہ مردانہ رسوئیں تیار ہو کھا کر چلا اور تم بھائی باسے کو بھی بولا لاؤ چنانچہ مردانہ بھائی باسے کو بولانے گیا اور بھائی باسے سے کہا کہ آپ کو بی بی جی و نیز ست گورو ہمارا ج نے یاد کیا ہو چلے بھائی باسے نے پوچھا کہ کیوں بولا یا ہو یہ شکر مردانہ نے جواب دیا کہ بی بی جی نے کہا ہو کہ رسوئیں تیار ہو تم جا کر بھائی باسے کو بولا لاؤ یہ سن کر بھائی باسے نے جواب دیا کہ اسے مردانہ ہم تو (تلونڈی) جانے کو تیار ہیں تاکہ گھر پہنچ جاویں لیکن چونکہ اب بی بی جی نے طلب فرمایا ہو تو وہاں جانا ضرور ہو کہ ست گورو ہمارا ج بھی وہیں تشریف رکھتے ہیں اُنکے بھی درشن کر لیں اتنے میں بھائی باسے اور بھائی مردانہ بی بی نانکی جی صاحبہ کے مکان پر آئے ست گورو ہمارا ج کے قدموں پر گر کر متھاٹھا اسوقت ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ او بھائی باسے (تنکو کراچت آوے) اتنے میں بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ رسوئیں تیار ہو آؤ۔ یہ سن کر

ست گورو مہاراج سج بھائی بلے اور بھائی مردانہ کے بھوجن کرنے کو تشریف لے گئے اور بعد فراغت بھوجن وغیرہ کے بھائی بلے نے عرض کیا کہ حضور میرا ارادہ جانب (تلونڈی) کے ہے اجازت کا خواستگار ہوں۔ جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے بھائی بلے کیا ہم کچھ رنجیدہ ہو گئے ہو یہ سنکر بھائی بلے نے عرض کیا کہ میری کیا طاقت کہ میں رنجیدہ ہوں اور مجھکو فوکسی شو کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے بھائی بلے جس چیز کی خواہش ہو وہ کرتار سے دلا دوں۔ یہ سنکر بھائی بلے نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ حضور میری خواہش یہی ہے کہ مجھکو (کرتار چیت آوے) اور آپ کی بصورت دیکھ کر جرم ہو کیونکہ اکثر لوگ آپ کے واسطے صدمہ طبع کی باتیں کہتے ہیں میرا دل لوگوں کے موافق نہ ہو دوا می استقلال رہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے بھائی بلے کو ابشر باد دیا اور کہا کہ (دواہ گورو تمکو ڈول رکھے) اور سنساری لوگ اپنے گھسے کو جھک ماریں کہ سنساری لوگ مثل (گتھ) کے ہیں یہ سنکر بھائی بلے نے ست گورو مہاراج کے قدموں پر ہو کر متھاٹھا کا اور (تلونڈی) جانے کے واسطے رخصت ہوئے اسوقت بی بی نانکی جی صاحبہ نے زبانی بھائی بلے کے والدین کو متھاٹھین کھلا بھیجا تاہو بھائی بلے سب سے رخصت ہو کر روانہ (تلونڈی) ہوئے۔

اب ست گورو مہاراج نے بھائی مردانہ سے کہا کہ اب تم جلد جاؤ اور رباب خرید کر لاؤ چنانچہ بی بی جی نے بھی مردانہ سے کہا کہ بلا خیال قسٹ کے جس قیمت کا رباب دستیاب ہو فوراً ہی لاؤ تاکہ اسکو دیکھ کر بھائی جی خوش ہوں یہ سنکر مردانہ آداب بجالایا اور شہر میں آکر میرٹھین اور اور ڈھارڈیوں کے مکان تلاش کرنے لگا عرض کہ جسے مکان پر مردانہ جاتے تھے انکو دیکھ کر وہ لوگ ہی بھی کہتے تھے کہ یہ اُسی کوراہی کا آدمی ہے یہ لکھ بھر مردانہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا کوئی شخص مردانہ کی کسی قسم کی توقیر نہ کرتا تھا بلکہ نظر تحقیر ہی سے دیکھتا تھا غرض کہ بھائی مردانہ رباب کی تلاش میں ایک عرصہ تک پھرتے رہے اور کہیں دستیاب نہ ہوا آخر کار مجبور ہو کر ست گورو مہاراج کی خدمت میں واپس آئے مردانہ کو دیکھتے ہی ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ کیوں مردانہ کیا ہوا مردانہ نے جواب دیا کہ حضور کو سب کچھ معلوم ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جو لوگوں کی تقریر ہو تو بلا خوف کہہ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور خوف کی کوئی گفتگو نہیں ہے لیکن حضور پر سب کچھ روشن ہوا تھے عرصہ میں ست گورو مہاراج سادھ میں ہو گئے بعد تھوڑے عرصہ کے جب سادھ سے نکلے تو پھر فرمایا کہ ہاں مردانہ وہ گفتگو بلا تکلف بلا تامل تو کہہ اسوقت ست گورو مہاراج کا جلال دیکھ کر مردانہ کانپ گیا اور کہتے ہی ہوئے عرض کیا کہ حضور مجھکو دیکھ کر سنساری لوگ کہتے ہیں کہ دایا یہ کوراہی کا ڈوم) اور رباب بھی کوئی نہیں دیتا ہوا اب جہاں حضور فرمادیں وہاں جاؤں اور جس سے حضور اجازت دیوں اُس سے جا کر لے آؤں جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ سنساری لوگ بون ہیں جھک مارتے ہیں اور یہ بھی یاد رکھنا کہ یہی سنساری لوگ تمہاری ہی خوشامد کرینگے خیر اب پھر تم جاؤ اور کوئی رباب تلاش کر کے کہیں سے لاؤ یہ سنکر پھر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مجھکو تو کوئی ہم قوم بھرائی خواہ ڈھارڈی عزت کی نظر سے بھی نہیں دیکھتا ہے اور آبادی میں جا کر میری سراسر بربادی ہے اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ جنگل کے آگے جنگل کے آگے ایک موضع ہے جاؤ گن کا اور ان دونوں جنگلوں کے درمیان میں ایک شخص قوم ربائی تہا اور اُس شخص کا نام (پیر بندہ معروف ہرو) ہے اب تم وہاں جاؤ اور اُس شخص سے رباب مانگ لاؤ اور اگر شاید تمکو بوجہ عدم وقتیت کے رباب نہ دیوے تو تم میرا نام لینا پھر وہ شخص تمکو اسی وقت رباب دیدیگا مردانہ نے کہا کہ بہت بہتر لیکن قیمت بھی اُسکی موجود ہونی چاہیے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ جو اُسکی قیمت ہو وہ بی بی نانکی جی صاحبہ سے جا کر لے لینا یہ سنکر مردانہ بی بی جی صاحبہ کی خدمت میں گیا مردانہ کو دیکھتے ہی بی بی جی نے دریافت کیا کہ کوہ مردانہ کیا کیفیت ہے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور تمام شہر رباب ڈھونڈ کر تھک گیا ہوں لیکن

سو قوت نکاس کوئی رباب دستیاب نہیں ہوا، چنانچہ اب پھر ارشاد ہوا، اور قیمت کے واسطے آپکی خدمت میں حاضر ہوا ہوں یہ سنکر لی بی بی جی نے فرمایا کہ جس قدر قیمت مطلوب ہو لیجاؤ۔ مردانہ نے عرض کیا کہ لی بی جی تمہیں اسات کو پیہ دیدیجئے باقی جو کچھ ہوگا دیکھا جاوے گا یہ سنتے ہی لی بی جی نے مردانہ کو سات روپیہ دیدیے چنانچہ مردانہ لیکر سست گوردھاران کی خدمت میں حاضر ہوا مردانہ کو دیکھ کر سست گوردھاران نے فرمایا کہ اسے مرداد پر جلد جاؤ اور رباب لا۔ یہ سنکر مردانہ اٹھا اور جلدیاس جلتے جلتے تیسرے دن اُس مقام پر پہونچا اور وہاں تلاش کرنے لگا لوگوں سے پوچھنے لگا کہ اسے یہاں وہاں پر کوئی شخص سمی پھر بندہ خواہ بیرو قوم کا ربابی خواہ میراثی یا دھارشی رہتا ہو۔ لیکن کسی شخص نے اسکا پتہ بتایا غرض کہ مردانہ پھر چاروں دن برابر ہر بندہ دھارشی کو تلاش کیا لیکن کہیں کہیں پتہ نہ پایا آخر کار تھکا کر ایک درخت کے پتے بیٹھ کر اپنے دل من کہنے لگے کہ اب کیا کیا جاوے کچھ پتہ نہیں چلتا ہو غرض کہ جب تیسرا دن شروع ہوا اسوقت سمی پھر بندہ ربابی خود ہی اگر مردانہ کو ملا اور کہنے لگا کہ اسے بھائی تم کون ہو اور کیسی تلاش کرتے ہو جواب اسے مردانہ نے لکھا کہ بھائی کیا کہیں ایک شخص اسی پر بندہ خواہ بیرو قوم کا ربابی ہو اسکو تلاش کرنا ہوتا ہے اس مقام کا ہو لیکن آج تین دن ہوئے پتہ نہیں چلتا ہو اُس شخص سے مجھکو ملاقات کرنی ہو یہ سنکر پھر بندہ نے مردانہ سے دریافت کیا کہ اسے بھائی تمہارا کیا نام ہے اور تم کون ذات ہو اور کہاں سے آئے ہو اور رہنے والے کہاں کے ہو۔ مردانہ نے جواب دیا کہ اسے بھائی میرا نام مردانہ ہے اور ذات میری میراثی ہے اور مکان میرا (راے شہوی بیٹے تلونڈی) ہے اور اسوقت بھیجا ہوا نانا تک بیدی فقیر کا ہوں اللہ بیان بغرض رباب خریدنے آیا ہوں یہ سنکر پھر بندہ نے جواب دیا کہ اسے بھائی مردانہ میرا ہی نام پھر بندہ خواہ بیرو ہو اور نانا تک بیدی ہے ٹکومیرے ہی پاس بھیجا ہے یہ سنتے ہی مردانہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ اسے بھائی پھر بندہ اب تم مجھکو بہت جلد رباب دو یہ سنتے ہی پھر بندہ نے لکھا کہ تم بھائی یہ رباب و مردانہ کو حیرت ہوئی کہ پہلے تو پھر بندہ اسے پاس رباب تھے ہی نہیں اب کہاں سے رباب فوراً دیدیا اور رباب کے دیکھتے ہی رباب قدرتی شرف نظر آئی بعد اسے پھر بندہ سے مردانہ نے لکھا کہ اسے بھائی پھر بندہ اس رباب کی قیمت کیا ہو یہ سنکر پھر بندہ نے لکھا کہ اسے بھائی مردانہ اسکی قیمت تو مجھکو کہنی نہیں ہو مردانہ نے لکھا کہ وجہ سبب موجب اسے بھائی پھر بندہ تم اسکی قیمت کیوں نہ دےو یہ سنکر پھر بندہ نے جواب دیا کہ اسے بھائی مردانہ یہ رباب مجھکو قدرتی دستیاب ہوا ہے یہ سنکر مردانہ متعجب ہو گیا اور اپنے ولس کہنے لگا کہ اسے پریشانی کون شخص ہو اور یہ کیا واقعہ بیان کر رہا ہے یہ اس خیال ہی میں تھا کہ اتنے میں پھر بندہ نے لکھا کہ اسے بھائی مردانہ مجھکو تو یہ رباب قدرتی دستیاب ہوا ہے اور اس میں سے آواز یہ نکلتی ہے بیٹے (گھر گھر گھر گھر) اور اس بات کا بھی خیال رکھنا کہ اس رباب کو سوا سے گوردھانگ جی صاحب کے اور کسی دوسرے شخص کے آگے نہ بجانا۔ مجھکو یہ امر لازمی ہوا کہ میں تمکو اس بات سے واقف کر دوں اور یہ بھی مجھکو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں خود جلد دیکھوں کہ آیا وہی نانا تک جی یہ شخص ہیں یا کوئی دوسرے مردانہ نے سنکر جواب دیا کہ ہاں بھائی یہ تو بہت ہی عمدہ بات ہو کہ تم خود جلد نانا تک جی صاحب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لو مگر اسے بھائی پھر بندہ اگر تم اجازت دو تو میں اس رباب کو بجا کر دیکھ لوں پھر بندہ نے لکھا کہ اسے بھائی گو کہ اس رباب کو دوسرے شخص کے آگے بجانے کی سخت نفی ہے مگر یہاں اگر تمکو گوردھانگ جی صاحب نے ہی اس رباب کے لانے کے واسطے بھیجا ہو تو بیشک تم بجاؤ۔ یہ سنکر مردانہ نے رباب ہاتھ میں لیکر بجا تو اس میں سے آواز نکلتی لگی (تو ہی نرکار تو ہی نرکار نانا تک بندہ تیرا) علاوہ اسکے سنگوردھاران کی جانب سے عجوزانکسار کے الفاظ اس رباب سے نکلتے تھے سوا سے اس امر کے اور کسی قسم کی آواز نکلتی ہی نہ تھی مردانہ یہ آواز سنکر تعجب میں ہو گیا اور پھر بندہ کی جانب مخاطب ہو کر کہا کہ جلد بھائی پھر بندہ میری کو اب بہت ہی جلدی چلو اور سست گوردھاران کے درشن کرو۔

آگے ساکھی گورو نانک جی صاحب سے سیر مندا میرانی کے ساتھ جو گفتگو ہوئی وہ چلی

۲۲

دفع ہو کر مردانہ جو بھر مندا میرانی کے ست گورو مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوئے اور باب مذکور ست گورو مہاراج کی حضور میں رکھ دیا اور منجائیکہ ست گورو مہاراج نے مردانہ سے دریافت کیا کہ اسے مردانہ مقدر عرصہ کیوں ہوا مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کا جو بھر مندا میرانی کے ساتھ ہو گیا تھا تو اتنی عقل ہی نہیں ہو کر بھگت ہو گیا معلوم ہوا ہو کر آپ اس کے بھگت ہیں یا کہ خود ہی خود ہیں حضور کے ارشاد کے موافق اس مقام پر گیا اور تلاش کیا لیکن بہت نہ جلا بہت لوگوں سے دریافت کیا سمجھوں نے ان کے نام سے تا وقت بیان کی یہاں تک کہ جب تیسرا دن ہوا اس وقت میں نہایت مایوس ہو کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا اور قصد کیا کہ واپس جاؤں جب یہ وقت آیا تو یہ سادہ گھر خود آئے اور میری کیفیت مجھے خود ہی دریافت کی اتنی گفتگو مردانہ نے ست گورو مہاراج کی حضور میں کی تھی کہ ست گورو مہاراج بول اُسے کہ آؤ بھائی سیر مندا (تکو کر تارچت آوے) یہ سن کر سیر مندا نے جواب دیا کہ حضور یہ آپکار باب جو میرے پاس امانت میں رکھا ہوا تھا میں اور میں خود ہی حضور کی امانت پکڑ کر حاضر ہوا ہوں یہ سن کر مردانہ بول اٹھا کہ اسے بھائی سیر مندا یہ باب آپ کے پاس کس طرح سے آیا تھا یہ سن کر سیر مندا نے جواب دیا کہ اسے بھائی مردانہ یہ باب بہت دنوں سے میرے پاس امانت رکھا تھا اور اس کی کیفیت اسطور پر ہوئی ہو کر ایک مقام پر جگنا (سیون پور) پر اس مقام پر میں رہتا تھا اور پریشی کی بھگتی کرتا تھا میرے دل میں یہ آرزو تھی کہ جوت نامک اوتار ہوگا اس وقت پریشی کی خدمت میں پہونچاؤنگا یہ سن کر مردانہ نے استفسار کیا کہ اسے بھائی سیر مندا تم کو کیوں معلوم ہوا تھا کہ نامک اوتار ہوگا جواب اس کے بھر مندا نے لگا کہ اسے بھائی مردانہ (سیون پور) سے تین کوں باہر پر ایک مقام تھا جہاں پر میں تنہا عبادت کرتا تھا ایک دن ست گورو مہاراج ہی کی کربا سے یہ آکاس بانی ہوئی۔

کہ اسے سیر مندا گلک کے زمانہ میں سنت روپی نامک زنگاری نام میں اوتار لونگا اس وقت یا امانت تم اس اوتار کے نذر کرنا اور جس وقت تم ان کے درشن کرو گے اس وقت تمہارا اُدھار ہو جاوے گا۔

اسے بھائی مردانہ اس الہام ربانی یعنی آکاس بانی سے ست گورو مہاراج کے درشن کی امید تھی اور یہ امانت بھی میرے پاس ہی تھی جہاں وہ دن آج پریشی نے مجھ کو دکھایا دکھایا بلکہ میں نے آج اس زنگار نامک اوتار کا درشن پایا یہ کہ ست گورو مہاراج کے سیر مندا کو کدھوس ہو کر طرد یا چنانچہ بھائی مردانہ سیر مندا کو کدھوس کو انسا نیت کی وجہ سے کچھ دور رخصت کرنے گئے چنانچہ مردانہ سیر مندا کو کدھوس کے ساتھ کچھ ہی دور گئے تھے کہ سیر مندا کو کدھوس ہو گیا اس وقت مردانہ نے خیال کیا کہ یا پریشی یہ کیا اسرار ہو خواب دیکھتا ہوں کہ میرا ہون یا کہ میری نظر ہی میں فرق آگیا ہو مگر ساتھی اس کے یہ بھی خیال کرتا تھا کہ اگر میری نظر کا قصور ہوتا تو کل چیزوں کے دیکھنے میں قصور ہوتا لیکن سب چیزوں کو بخوبی دیکھتا ہوں صرف سیر مندا ہی نظر نہیں آتا ہو غرض کہ اسی سوچ و فکر میں غلطان و بھان ہوتا ہوا مردانہ واپس آباؤ ست گورو مہاراج کی خدمت میں پہونچا اُس وقت سنگور و مہاراج نے اسے جامی تو تھی ہی ہنر فرمایا کہ اسے مردانہ کیا ہو کچھ کو تو سہی کہ سیر مندا کو کہنا تک پہونچا آئے یہ سن کر مردانہ نے جواب دیا کہ ست گورو مہاراج کیا عرض کروں وہ تو بھولے (دھلاوہ) ہو کر نورانی میری نظروں سے غائب ہو گیا یہ سن کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ وہ شخص ان باتوں سے صاف ہو جائے کہ سب سے غلط ہو پریشی نے ایک بلا تھی کہ جو تنکو دکھائی دیا ہو یہ کہ ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ مردانہ باب بجاؤ ارشاد کے ساتھ ہی مردانہ باب

ایکریچھ گیا اور عرض کیا کہ اسے پتے بادشاہ میری سمجھ سے یہ بات باہر ہو کہ آپ کون شخص ہیں لیکن آپ خود ہی پریشور ہیں یا کہ پریشور کے
 جگت ہیں کیونکہ جہاں آپ کی دنیا سے زالی ہی دیکھی اب ایک شخص اگر حضور کو رباب خود ہی نذر کر گیا اسے دینا ناخدا اس راز کو
 آپ ہی کہہ کر کے مجھ پر ظاہر کیجئے کیونکہ میری چشم دید کی یہ بات ہو کہ وہ شخص لیکن میرے سامنے ساتھ جاتا جاتا غائب ہو گیا اب میرے
 تھامس سے مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ کسی پرستار بھی کوئی کال شخص تھا کیونکہ اس کے بھی گرنہ دیکھ کر مجھ کو تعجب و حیرت ہو یہ سن کر کہ ہمارے
 نے فرمایا کہ اسے مردانہ اب جو تو یہ امر دریافت ہی کرتا ہو تو مجھے کہا جاتا ہے کہ یہ سنت لیکن میرے خدا (گنہ گار لوگ) سے آیا تھا اور پریشور
 لیا کہ رباب پر نہایت ہی ہو کہ ان لوگوں میں یہ شخص بڑا بری ہو شب و روز فی شخص پریشور کی بندگی ہی میں لگا رہتا تھا اور ایک عرصہ سے یہ رباب
 کے پاس تھا اور اسی رباب کے ذریعہ سے پریشور کا یہ شخص بھی لیا کرتا تھا اور اس کے دل میں عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ یہ رباب میں گور و ناک
 کی نذر کر لگا سوچے یہ رباب پر میرے مجھ کو بھی لگا گیا ہے اب تو اسکو بجا وقت نکر یہ سن کر مردانہ رباب کے نذر کر کے لگا اسے میں
 ست گورو ہمارے لئے کرار کیا فرمایا کہ مردانہ رباب کے بجائے میں دیر کر یہ وہ چیز ہو کہ اس کے تار و ساز سب بونہیں درست ہو جائے
 یہ سن کر مردانہ رباب بجائے لگا اسوقت غور کیا تو اس رباب سے یہ آواز برآمد ہوتی تھی۔

(تو ہی زنگار تو ہی زنگار نامک بندہ تھا)

یہ آواز سننے ہی ست گورو ہمارے کی سادھی لگ گئی چنانچہ مردانہ کی نظر جب ست گورو ہمارے پر پڑی تو دیکھا سوار لگی ہوئی ہے مردانہ
 بھانے میں مصروف رہا غرض کہ ست گورو ہمارے دو رات اور دو دن سدا دھوی میں جمے رہے اب لیکن کہ مردانہ کو جبکہ فودن اور دورا میں
 گذرین تو جو کھنے پریشان کیا اور تھک بھی گیا اب اسوقت مردانہ کو نہایت مشکل کا سامنا پڑا کیونکہ اُدھر تو بوجہ سادھی لگنے کے رباب چھوڑ
 نہ سکتا تھا اور اُدھر بھی کھنے پریشان کر لیا تھا اب گو کہ مردانہ رباب بجا رہا تھا لیکن دلیں ہی خیال تھا کہ اگر کسی طرح ست گورو ہمارے کی
 سادھی کھل جاتی تو میں اجازت لیکر روانہ ہو جاتا غرض کہ قیصران ہوا جب ست گورو ہمارے نے آنکھیں کھولیں لیکن اُٹھائیں تو مردانہ
 سے دریافت کیا کہ کو مردانہ کیا کیفیت ہو اور آؤ کیا کہتے ہیں یہ سن کر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کی بھوکہ کو کرار نے حضور کے قابو میں کر دیا
 لیکن مجھ کو بھوکہ چھوڑتی ہی نہیں ہی ہے یہ فرمائیے کہ ہمارا اور آپ کا ساتھ کیونکر اور کس طرح پریشور کا میری تو زندگی آپ مردانہ پر منحصر ہے اور آپ کی
 بدن ہی بسر ہے اب آپ ہی غور کیجئے کہ آج قیصران ہو کہ میں نے بانی ہی پیکر گذر کی ہو کیونکہ کوئی شہر سے پاس موجود نہ تھی کہ اسکو
 کھانا اور یہ مقام بھی ایسے شائے کا ہو کہ جہاں ہر کوئی انسان دکھائی نہیں دیتا ہے کہ اس سے بجا کر کچھ مانگ لائے طرف یہ کہ جہاں کے
 حیوانات و نباتات و جہادات کو بھی غشی کا سا عالم ہو یہ سن کر ست گورو ہمارے نے فرمایا کہ اسے مردانہ ہمارے پاس تو دو کھ بھوکہ ہی کر
 اگر اس بات کو انگیز کر دو البتہ ہمارے پاس بسر ہو سکتی ہے اور اگر اسکے ستمل نہ تو رخصت ہو (تو ٹوڈی کو جائے) یہ سن کر مردانہ نے عرض کیا
 کہ ہمارے یا تو حضور میری بھوکہ ہی کا علاج کیجئے تاکہ حضور کی خدمت میں رہ کر جو کچھ ہو سکے خدمت گزاری کروں یا بھوکہ کو مٹا ہی دیجئے یہ سن کر
 ست گورو ہمارے نے فرمایا کہ اسے مردانہ مجھ کو یہ طاقت نہیں ہو کہ میں کسی چیز کا علاج کروں اسے مردانہ یہ دونوں باتیں لیکن میرے ساتھ
 رہنا اور بھوکہ دو کھ کو انگیز کرنا کرنا ہی کے ساتھ ہے اب تیری خوشی کہ جا ہے میرے پاس رہو یا نہ رہو۔ (تو ٹوڈی) ہی چلا جائے سن کر مردانہ
 نے عرض کیا کہ حضور اگر بھی بات ہو تو میں (تو ٹوڈی) جاتا ہوں بجا اب اسکے ست گورو ہمارے نے فرمایا کہ اسے مردانہ یہ رباب بی بی ناکی جی
 صاحبہ کے بسر کر دینا یہ سن کر مردانہ بی بی جی صاحبہ کے پاس آیا اسکو دیکھ کر بی بی جی نے اپنے دلیں کہا کہ آج کیا ہو کہ مردانہ مع اباب

کے آتا ہے اسنے میں مردانہ ہو چکا گیا۔ بی بی جی نے دریافت کیا کہ اسے مردانہ یہ رباب کس قیمت کا آیا ہو اور اسقدر عرصہ تک تم کہاں سے
 کہ جواب پلٹے ہو اور یہ تو بتاؤ کہ ست گورو ہمارے کہاں ہیں یہ سنکر مردانہ نے جواب دیا کہ بی بی جی صاحبہ کیا کہوں وہ تو فقیر اور سادہ ہیں
 انکو تو دیکھو کہ بھوکہ مسنائی ہی نہیں ہو اور جھک رہے ہیں تو کیونکر ہمارا اور انکا ساتھ ہو سکتا ہو اسلئے میں نے ہمارے سے یہ بھی
 عرض کیا تھا کہ یا تو اسکو کھو دیجئے یا اسکا کچھ علاج کیجئے لیکن میری عرض قبول نہ ہوئی تب میں مجبور ہو کر اب (تلمونڈی) ہی جاتے ہوں کہ
 جہاں پر بٹ پیر کو روٹی کھاتا ہوں اسوقت یہ ارشاد ہوا کہ یہ رباب بی بی جی کے سپرد کرو چنانچہ رباب لیکر حاضر آیا ہوں یہ سنکر بی بی جی
 کو نہایت ملال ہوا کہ بخود ہی کی حالت ہوئی یہ کیفیت دیکھ کر تلخی خدشگاری نے بی بی جی کو بہت کچھ سمجھایا تاہم آسودہ نہ ہوئے اسوقت
 میں جیرام جی بھی آگئے اور بی بی جی کی یہ حالت دیکھ کر تعجب میں ہوئے اور خدشگاری مذکورہ سے غلپن ہونے کی کیفیت دریافت
 کہ کیا سبب ہو کہ جو اسقدر روٹی ہیں کہ کھانے سے بھی جب نہیں ہوتی ہیں یہ سنکر خدشگاری نے جواب دیا کہ آج مردانہ ست گورو ہمارے
 کو تنہا چھوڑ کر چلا آیا ہو اور اب اپنے مکان کو جاتا ہو اسوجہ سے ہو جی صاحبہ کو نہایت ہی غم ہو یہ سنکر جیرام جی نے کہا کہ بھوکہ تو کوئی
 غدر ہی نہیں ہو اب ایسی کوئی نہ ہو سکتی ہے چاہے کہ جسین مردانہ ست گورو ہمارے کے پاس ہی رہے انکا اطمینان ہو اسوقت بی بی
 نے بھی افسوس سے رونے ہوئے یہ کہنا کہ بھوکہ مردانہ کے رہنے سے آجک اطمینان تھا کہ ست گورو ہمارے کے پاس ایک شخص لینے
 مردانہ موجود تو ہو لیکن یہ بھی انکو چھوڑ کر چلا آیا اسلئے اب طبیعت زیادہ منتشر ہو کہ اب تنہائی ہو شاید کیا کریں کہاں جل دیں یہ سنکر
 جیرام جی نے کہا کہ اسے پریشہ کے بندے آج بھوکہ نہایت تعجب ہو کہ یا تو تم مجھکو سمجھاتی تھیں یا آج تم خود ہی اسقدر نا سمجھ ہو کر بخود
 خاطر ہو اب بہتر ہو کہ تم رنج و دوبرک دو اور ایسی تدبیر سوچو کہ جیل مردانہ ست گورو ہمارے کے پاس پہلے سے رہتا تھا ویسے ہی رہے یہ سنکر
 بی بی جی نے فرمایا کہ اب تمہیں مردانہ کو سمجھاؤ شاید سمجھ جاوے اسوقت جیرام جی نے مردانہ سے کہا کہ اسے مردانہ تم کیون سنکر رو ہمارے
 کی خدمت سے جدا ہو تم ہو کیونکہ تمہارا اور انکا تو بہت ہی ساتھ تھا جدائی کی کیا وجہ ہوئی یہ سنکر مردانہ نے جواب دیا کہ اسے بھائی
 جیرام جی صاحب میں ہرگز ہرگز انکی خدمت سے جدا ہونا نہیں چاہتا ہوں لیکن مجھکو تو مجبور ہی اُنسے جدا ہونا پڑتا ہو اور وہ یہ ہے کہ
 ست گورو ہمارے دو دو تین تین دن تک تو سادھی ہی میں است رہتے ہیں انکی آنکھیں تو کھلتی ہی نہیں ہیں اور طرفہ یہ کہ قیام کا
 آبادی میں نہیں ہو بلکہ صاف ویرانہ ہی میں رہتے ہیں کہ جہاں کچھ بھی میسر نہیں آتا ہو اگر کسی بستی کے بھی کنارے مقیم ہوں تو بھی کسی طرح
 سے گذرہ ہو سکتا ہو لیکن اسکو تو ویرانہ ہی پسند ہے کہ جہاں پر کھانے پینے کا دروازہ ہی بند ہے یہ سنکر جیرام جی نے مردانہ سے
 کہا کہ اسے مردانہ اگر تم مرت کھانے اور کپڑے کی تکلیف سے جدائی اختیار کرتے ہو تو اسکی فکر کچھ بھی نہ کرو وہ ہمارے یہاں سے
 انکو ملا کر لگا کیونکہ بجز تمہارے اور کون شخص انکی خدمت میں رہ سکتا ہو اب آئندہ انکو اختیار ہو کہ جو منظور ہو وہ کو اسنے میں بی بی جی
 بھی و نیز جیرام جی بھی دو دن آدمی مردانہ سے کہنے لگے کہ اسے بھائی مردانہ جب تک تم اس شہر میں رہو تب تک دو دن وقت کھانا
 یہاں سے کھا جا یا کرو اور اگر بالفرض کہ یہاں سے کہیں باہر جاؤ تو یہاں سے خیر لیا جا کر یہ بات سنکر مردانہ نہایت خوش ہوا اور مردانہ
 نے جیرام جی کو جواب دیا کہ بہت اچھا بھائی جیرام جی صاحب جو کچھ اب فرمائیں گے وہی میں کروں گا مردانہ کے منہ سے یہ بات سنکر بی بی جی
 بہت خوش ہوئیں غرض کہ اس شب کو بی بی جی نے مردانہ کو اپنے گھر میں رکھا اور کھانا کھلا یا جب صبح ہوئی مردانہ نے کہا کہ بھائی جیرام
 جی صاحب اب میں ست گورو ہمارے کے پاس جاتا ہوں جیرام جی نے کہا کہ اسے مردانہ بھوجن تیار ہوتا ہو بھوجن کر کے جانا اور کچھ خیر

بھی پتے جانا مردانہ نے کہا بہت اچھا حضورؐ سے عرس کے بعد مردانہ نے کھانا کھایا سوقت حیرام جی نے بی بی جی کو اجازت دی
 مردانہ کو کچھ خج بھی دیدو چنانچہ بی بی جی نے کہا کہ اسے ٹھاکر جی جو ارشاد ہو وہ خج مردانہ کو دیا جاوے یہ سنکر حیرام جی نے
 جواب دیا کہ جو یا ہو دیدو یہ سنکر بی بی جی نے مبلغ عٹھ روپہ مردانہ کو دیدیے اور ایک اپنا زور بھی لگے سے نکال کر دیا کہ اسے
 مردانہ یہ لو تاکہ ٹکڑ ٹکڑ نہ ہو اور بھائی جی سے میری طرف سے عرض کرنا کہ اب تو عرس ہوا کہ آپ کے درشن نہیں ملے بہتر ہو کہ بھکو
 درشن دیا جائے چنانچہ مردانہ وہ زور لگے میں پہنچے ہوئے اور مبلغ عٹھ روپہ لیے ہوئے شکر و ہماراج کی خدمت میں گیا۔ اور
 ست گورو ہماراج کے قدموں پر ہتھ ٹیک کر بیٹھ گیا ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ مردانہ رہا بس کون واپس لایا ہو یہ سنکر مردانہ نے
 عرض کیا کہ حضورؐ میرے چلے جانے پر بی بی جی صاحبہ نے بہت رنج و ملال کیا اور حیرام جی صاحبہ نے بھی سنکر میرے جانے کی وجہ
 بھکے دریافت کی میں نے بیان کر دی کہ حضورؐ بھونکے کے مارے جدا ہوا چاہتا ہوں ورنہ جدائی تو گوارا نہیں ہے چنانچہ یہ سنکر بی بی جی
 صاحبہ و نیز حیرام جی صاحبہ نے بھکو بہت تسلی دی اور ہدایت کی کہ تم ست گورو ہماراج کی خدمت سے جدا نہو چنانچہ بی بی جی صاحبہ
 نے اپنے گلے سے بھکو یہ زور نکال کر عطا فرمایا اور نقد مبلغ عٹھ روپہ غایت کے اور زبانی کہا کہ جب تک اس شہر کے قریب
 رہو یہاں کھانا کھا جا یا کرو اور جب کبھی باہر جانا اُسکے واسطے یہ دیا جاتا ہے علاوہ اُسکے بی بی جی صاحبہ نے یہ بھی عرض کیا کہ بہت عرس
 سے بھکو درشن نہیں ہو سکے ہیں اپنے درشن بھکو جگہ کرنا چاہو یہ سنکر ست گورو ہماراج نے مردانہ سے فرمایا کہ اسے مردانہ اپنے
 کہا کیا آخر کار اپنی قوم سے ملنے دوں واسطے ہی بات کہہ اور وہی چال چلا یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضورؐ میں نے اُسے اٹھا تو تھا
 نہیں اُن کو گون نے بھکو خود ہی دیے ہیں یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ تو ابھی جاؤ تو تیرے روپہ واپس کر آؤ کہ
 تمہارے لیے سب سہاوت ہے لیکن اگر تیرا پرہوسہ رکھنا چاہیے اور پریشانی برائے کرنا چاہیے اور اُس پر ہوسہ نہ کرنے سے سناؤ کہ
 آتا ہے بس یہی بہتر ہے کہ جلد جا اور روپہ مذکور واپس کر آ۔ یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ بہتر ہو کہ حضورؐ ہی چلیں سوقت اسیں دون
 قلع نظر اس کے بی بی جی نے بھی درخواست درشنوں کے لیے کی ہے یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ بہتر تھا کہ ابھی کھانا کھاؤ تا سنا
 منظور نہیں ہے کیونکہ ابھی ہماؤم سے بہت کام لینا ہے یہ سنکر ست گورو ہماراج نے بھائی مردانہ کے بی بی نانکی بی صاحبہ کے مکان پر
 تشریف لائے چنانچہ تلمشی خدمتگار نے ست گورو ہماراج کو دیکھتے ہی اندر جا کر کہا کہ بھو جی آپ کے بھائی صاحب آ رہے ہیں ایک ایک
 غیر سنکر بی بی جی نے کہا کہ ناشیا تو جھوٹ کہتی ہے چنانچہ خدمتگاری مذکور نے عرض کیا کہ حضورؐ ایسا بھی کہیں ہو سکتا ہے کہ میں خلاف
 عرض کر دوں اور حضورؐ سے جھوٹ بولوں یہ باتیں ہوا ہی رہیں تھیں کہ ست گورو ہماراج نے بھائی مردانہ کے مکان پر پہنچ گئے
 چنانچہ بی بی جی صاحبہ اگر ست گورو ہماراج کے قدموں پر ہوئیں یہ دیکھ کر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ بی بی جی میں تمہارے
 پاس اس واسطے نہیں آتا کہ تم میری قدموں پر ہو کیونکہ تم مجھے بڑی ہو اور پریشانی پیاری ہو تمہارا قدموں پر ہونا میرے سر پر ایک
 بوجھار کہنا ہے اگر ایسا کر دو گی تو آئندہ میرے کبھی نہ آؤ گے یہ سنکر بی بی جی نے عرض کیا کہ اچھا بھائی جی جو آپ کی مرضی ہوگی وہی
 میں کر دوں گی کبھی بھکو آپ ضرور ہی درشن دیا کریں اور بھکو ہرگز ہرگز آپ نہ بھولاؤں جواب اس کے ست گورو ہماراج نے فرمایا
 کہ اسے بی بی جی تم میری بڑی بہن ہو مجھ میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں ہے اسیلے ٹکڑ منگ کیا ہے کہ تم میری قدموں پر نہ ہو کر بی بی جی
 نے جواب دیا کہ بہت اچھا بھائی صاحب لیکن آپ بھکو ضرور ہی درشن دیا کریں بعد اسکے ست گورو ہماراج نے مردانہ سے ارشاد

فرمایا کہ اسے مردانہ بی بی جی کو وہ روپیہ واپس کر دے سنکر بی بی جی صاحبہ نے فرمایا کہ اسے ہمارا ج مردانہ کے پاس میرے روپیہ نہیں لے گا۔
 لکھو وہ سب آپ ہی کے ہیں یہ سنکر ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اب تو میں نے ٹکڑے پریشکر کے پیر کو دیا ہے کیونکہ تم پریشکر کی بجائے
 اور مجھے بڑی بھی ہو اور بڑوں کا کنا پریشکر ضرور ہی سنتا ہے یہ سنکر بی بی جی نے کہا کہ اسے بھائی صاحب میں آپ کو پریشکر کے نام
 جانتی ہوں اور بزرگوار کے مثل مانتی ہوں بہت سچ ہے کہ آپ سچے رنگا رہی ہیں اور میں آپ کو اپنا بھائی کر کے کبھی نہیں مانتی
 اسوقت ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ بی بی جی یہ بات کوئی نہیں جانتا ہے لیکن اس بات کو تم قبول کر دو کہ یہ روپیہ واپس
 لے لو ہاں ایک بات یہ اللہ کے لئے لائق ہے کہ جو قوت مردانہ تمہارے پاس کبھی آوے تو اسکو خالی واپس نہ بھیجا کیونکہ
 ابھی اس سے بہت کام ہیں اور میں نے اسکو بردان دیا ہے کہ سوا سے بیدی گھڑاؤں کے اور کسی شخص سے تم کبھی سوال نہ کرو
 اب مجھ کو یہ دیکھ کر نہایت خوشی حاصل ہوئی کہ سری چند جی تمہاری گود میں ہیں اب تم انہیں خوش رہو اور ہمارا رہنا اب یہاں
 مناسب نہیں ہے چونکہ میں رہنے رام رہنا بہتر ہے یہ سنکر بی بی جی صاحبہ نے کہا کہ اسے بھائی صاحب اگر آپ ہمیں بہت
 نویرے دل کو شکین ہوئی کہ میرے ہی پاس میں اسوقت چاہتے تھے کہ آپ کے درشن نہ ہوتے الا دل کو اطمینان رہتا
 اور اگر آپ یہاں سے کسی طرف کو دور چلے گئے تو مجھ کو ہرگز اطمینان نہ ہو گا بلکہ برعکس اُنکے ثابت رنج ہو گا کیونکہ آپ جانتے
 ہیں کہ آپ کے چروڑن سے کس قدر محبت ہے آئندہ آپ کی مرضی پر منحصر ہے جیسی مرضی ہو وہ مجھے میرا کچھ اور تو اختیار ہی نہیں ہے یہ سنکر
 ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اے بی بی جی آپ اپنا اطمینان ہر طرح سے رکھیں جو قوت آپ مجھ کو یاد کرنے کے اُسی وقت
 میں آپ کے پاس موجود ہو جاؤنگا گو کہتے ہی فاصلہ پر کیوں نہ ہوں۔ یہ سنکر بی بی جی نے ایسی سے کہا کہ اب تو آپ
 ہم لوگوں سے محبت تو کر جاتے ہیں یہ سنکر ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اے بی بی جی اسوقت سب سے محبت توڑنا ہی اچھا ہے
 زنگار کی مرضی میں ہی جو سنسار سے محبت رکھنا اچھا نہیں ہے آخر کلمہ یہ فرما کر اور وہ روپیہ مردانہ سے واپس کر اکر بی بی جی سے
 رخصت ہوئے اندر سے بیون میں باہر نکلے مردانہ سے آپ نے فرمایا کہ اسے مردانہ کو کس طرف چلے ہو مردانہ نے عرض کیا کہ حضور
 میں کیا جانوں آپ ہی اس بات کو جانیے جو چاہے آپ کی خوشی ہو اور ہر چلے میں تو حضور کے ہمراہ ہوں یہ سنکر ست گورو ہمارا ج
 نے فرمایا کہ اے مردانہ اب سادھو مقام (دین آباد) رہتے ہیں چلو اُنکے بھی درشن کرتے چلیں مردانہ نے عرض کیا کہ بہت
 چلے اُنکے بھی درشن چل کر کوہن حضور کی بدولت یہ نعمت غیر مترقبہ مجھ کو بھی نصیب ہو جاوے گی ورنہ میری قسمت کہاں تھی کہ جنکو حضور
 اپنی زبان سے سادھو کہیں اُنکے درشن مجھ کو ملے۔

آگے ساکھی بھائی لاو پڑھنی کے ساتھ ست گورو ہمارا ج کی جو گفتگو ہوئی چلی

نمبر ۲۳

والح ہو کہ ست گورو ہمارا ج سلطان پور سے جانب (دھیم آباد) سے بھائی مردانہ کے روانہ ہوئے ساتویں دن بھائی لاو
 مکان پر پہنچے چونکہ بھائی لاو قوم کے بڑھئی تھے اپنے کام میں مصروف تھے یکایک بھائی لاو کی نظر ست گورو ہمارا ج کے قد و
 پر پڑی نظر اٹھا کر دیکھا تو ایک تپیشری کمرے میں اور ہمراہ اُنکے ایک شخص قوم کا ڈھانچا بھی تھا تپیشری کے گلے میں (جینو) بھی
 ہو بھائی لاو اپنا کام چھوڑ کر اُٹھ کمرے ہوئے اور قد نون پر گر کر مستحاضکا اور دست بستہ کمرے رہے یہ کیفیت دیکھ کر ہمارا ج

فرمایا کہ بھائی لاو بیٹھ کر کیرت کرو۔ ارشاد کے ہوتے ہی بھائی لاو بیٹھ گئے اور مکان سے ایک چارپائی لا کر ڈال دی اس پر
 سہ گورو ہماراج سچ بھائی مردانہ کے بیٹھ گئے بعد پتھوری پر کے بھائی لاو نے عرض کیا کہ اسے سنت جی صاحب میں آپ کے
 اور سے قربان ہوتا ہوں اب آپ ہی اپنی صفت بیان کیجئے کیونکہ میں حضور سے واقف نہیں ہوں یہ سنکر ست گورو ہماراج نے
 اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ اسے بھائی لاو میں ایک مسافر پر دیسی ہوں جواب اسکے بھائی لاو نے عرض کیا کہ اسے
 سنت جی صاحب مسافر پر دیسی تو سبھی میں یہ سنساری باتیں مجھ سے آپ چھوڑ دیں میری نظر سے آپ بے نظیر الکل دی نظر آتے
 ہیں اسلئے خواہش ہے کہ میں حضور سے آگاہی پاؤں کیونکہ ہم لوگ محض نالائق آدمی ہیں اور آپ سنت لوگ ہیں کہ جو پریشکے نزدیک
 آدمی ہیں۔ یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے بھائی لاو تم سب کچھ جانتے ہو اگر کوئی ناواقف ہو تا تو البتہ اس سے کہایا تا
 جانتے اور پہچانتے آدمی سے کیا اور کیونکر کہا جائے یہ سنکر بھائی لاو نے عرض کیا (کر تار کی کرتار ہی جائے) لیکن ہاں یہ بات اللہ
 پر کہ جو ایک شخص (نانک پچا) مشہور ہو میری نظر سے آپ ہی نظر آتے ہیں یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے بھائی لاو
 پھر پوچھتے کیوں ہو یہ سنکر بھائی لاو نے جواب دیا کہ ہم خام عقل کے آدمی ہیں اس قدر کہاں تیز ہو یہ سنکر ست گورو ہماراج نے
 فرمایا کہ اسے بھائی لاو خام عقل والے کی گفتگو ایسی نہیں ہوتی تو جواب اسکے بھائی لاو نے عرض کیا کہ اسے سنت جی صاحب آجکا
 ہم کیا ہو یہ سنکر مردانہ نے جواب دیا کہ آجکا نام (نانک زنگاری) جو یہ سنکر بھائی لاو نے دریافت کیا کہ اسے بھائی جی تمہارا کیا نام ہو
 مردانہ نے جواب دیا کہ اسے بھائی لاو میرا نام مردانہ ہو اسوقت پھر بھائی لاو نے خاص ست گورو ہماراج کی خدمت میں گزارش کی کہ اس
 سنت جی صاحب آپ ابنا نام اپنی زبان سے کیوں نہیں فرماتی ہیں یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے لاو مردانہ نے تو میرا نام
 یہاں ہی کیا ہو اسوقت بھائی لاو نے عرض کیا کہ حضور ابنا نام اپنی زبان سے کہنا کوئی گناہ تو نہیں ہو اسوقت خود ست گورو ہماراج
 نے فرمایا کہ اسے بھائی لاو (میرا نام نانک زنگاری ہو) یہ سنتے ہی بھائی لاو نے سگورہ ہماراج کے قدموں پر گر کر سجد کیا اسوقت
 ست گورو ہماراج نے آخر باد دیا (کہ بھائی لاو ٹکڑا کر بھلا کرے) اور ساتھ اسکے یہ بھی فرمایا کہ بارگاہہ تمہارا یہی قول تھا یہ سنکر
 بھائی لاو نے عرض کیا کہ بس حضور میں اب اس معاملہ کو یوں ہیں گو گورہ بنے دیجئے ظاہر نہ کیجئے بس جو وقت یہ باتیں بھائی لاو کے منہ سے
 ست گورو ہماراج نے سنیں فرمایا کہ اسے بھائی لاو میں کسو اسلئے چھپا رکھوں جس بات کو کہتے کہا کہ گو گورہ بنے دیجئے ظاہر نہ کیجئے یہ سنکر
 بھائی لاو نے عرض کیا کہ جیسی مرضی حضور کی ہو اور میں کیا عرض کروں اس قدر گفتگو کی فیت آئی تھی کہ بھائی لاو کے کھانے کا وقت آیا مردانہ
 نے ست گورو ہماراج سے دریافت کیا کہ حضور یہ بھائی لاو بھی کیا کسی وقت کے پرانے ملاقاتی ہیں ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے
 مردانہ بھائی لاو پورا سنت ہو اور پریشک کا پیارا ہو اور اسنے کتنے جگہوں میں (تب) ہی کیا ہو اب اس زمانہ میں اگر اسکی بھگت سوسیل
 ہوئی ہو اب اس پر کرتار کی انتانت کر یا ہوئی ہو کہ جو ہم اور یہ یکجا ہوئے ہیں اسوقت مردانہ نے عرض کیا کہ حضور میں نے تو سنساری
 کو پورن پور کہ لوگ پھر اس سنسار میں پیدا نہیں ہوتے ہیں یہ سنکر ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ سن مردانہ (جو لوگ اوتاروں
 کی پوجا کرتے ہیں وہ آواگون سے رہت نہیں ہوتے ہیں) ان لوگوں کا جنم ضرور دوبارہ ہوا کرتا ہو کہ کہ جاب سے وہ شخص زنگنی ہی کہتا
 ہو جو بیک زنگنوں میں بھی وہ شخص ایسا ہو کہ خواہش کی خواہش ہی نہ لکنا ہو لیکن اوتاروں کی پوجا کرنے والے کو جوڑ ہی ضرور دی
 ہوگ کرنا ہوتا ہو ہاں اسے مردانہ وہ لوگ البتہ جو اسی سے میرا اور ستر ہو جاتے ہیں کہ جو لوگ برہمن کی خواہش کے سنسار کے

بہر حال سے پارہوں کی خواہش رکھتے ہیں اور انکے عمل درآمد یہ ہیں
 ست سنگ ستون و مہاتساؤ لگا۔ و جھوٹی ہر خاص و عام کی۔ پریشکر کی کتھا سننے میں دل دگنا اور پریشکر کے اُبد میں کرنے کے
 کے قد سوس ہونا۔ ست گورو کی مورت کا دھیان کرنا۔ پریشکر کے جن من لگا کر گانا۔ پریشکر کے غوت سے ہر وقت غوت کرنا
 خواہش کو روکنا یعنی نفس کشی۔ اندریوں کی خواہش کو روکنا۔ خلافت حکم شاستر عمل کرنا۔ آپ کو سب سے ملحدہ جانا شکر گ۔ بیٹے
 پشت و پلٹھ کی بھی خواہش نہ کرنا۔ اپنی بھلائی اور غیر کی بُرائی کو یکساں ماننا۔ خوشی و غم کو برابر سمجھنا کشتی کے ساتھ دھاگر
 کرتا رہنا بر سجا اعتقاد رکھنا۔ اپنے اعتقاد سے کہیں جھٹل نہ کرنا۔ سب کو ایک پریشکر کا شروپ ماننا۔ ہر جگہ پریشکر حاضر و ناظر رہا جانا
 ست گورو ہمارا ج مردانہ سے فرماتے ہیں کہ اسے مردانہ جن لوگوں کی ایسی عقل ہوتی ہو اور مدت مند رجہ بالا پر جکا عمل ہوتا ہے
 وہ لوگ خود پریم گت کو پراپت ہوتے ہیں اور جو لوگ انکے نزدیک بھی رہتے ہیں وہ بھی پریم گت کے اہلکاری ہو جاتے ہیں اسے
 مردانہ جو لوگ پریشکر پر دھڑلے لگاتے ہیں انکے نزدیک مایا اور مود نہیں آتی، وہ لوگ اسے بالکل ہی ملحدہ ہو جاتے ہیں خلاصہ یہ کہ
 جو لوگ پریشکر کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں انکے ساتھ اور لوگ بھی تر جاتے ہیں بعد اسکے پھر ست گورو ہمارا ج مردانہ سے فرماتے ہیں
 کہ اسے مردانہ ان الفاظوں کو گوش ہوش سے سنکر یقین کامل کرنا غرض کہ یہ اپادیں ست گورو ہمارا ج مردانہ سے فرمائی ہیں
 تھے کہ بھائی لاوست گورو ہمارا ج کو بھجن کرنے کے لیے بولانے آئے ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ بھائی لاوستم بھوجن نہیں لاؤ
 یہ سنکر ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اسے ہمارا ج آپ کے گلے میں وجینو، اور آپ کی صورت فقیرانہ کی ایسی وضع سے جو کہ پریشکر
 کرنا چاہیے۔ یہ سنکر ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اسے بھائی لاوستم قدر زمین، وہ سب جو گاویں ہیں کیونکہ وہ پریشکر جہاد
 دوست ہیں یعنی ہر جگہ وہ موجود موجود ہیں یہ سنکر بھائی لاوستم خاموش ہو گئے اور بھوجن ست گورو ہمارا ج کے سامنے لا کر رکھ دیا۔
 نے دیکھا کہ بھوجن تو آیا ہی لیکن روٹی باجرہ کی معلوم ہوتی ہو یا جواری کی ہیں کیونکہ دیکھنے میں ابھی نہیں معلوم ہوتی ہیں۔ اور
 ساتھ ہی اسکے یہ بھی خیال کیا کہ کم بھی ہیں مردانہ کے دل میں یہ بات آئی ہی تھی ست گورو ہمارا ج نے فرمائی تھیں ہی مردانہ کی
 مخاطب ہو کر دیکھا اور فرمایا کہ مردانہ کیا سوچ رہا ہے اسنے جواب دیا کہ نہیں حضور کچھ نہیں سب اندر ہی یہ سنکر ست گورو ہمارا ج نے
 فرمایا کہ اسے مردانہ جوت یہ بھوجن تو کیا اسوقت اسکا مزاج پائے گا یہ سنکر مردانہ خاموش ہو رہا اور اس بھوجن سے نفع اُڑ کر
 کھانے لگا اسوقت جسکو دیکھ کر مردانہ گہرا ہنسا کھانے سے نہایت لذت پایا۔ ست گورو ہمارا ج نے اسکا چہرہ بتائش دیکھ کر فرمایا
 کہ مردانہ اب بتلا کہ بھوجن کا مزاج کیا ہے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اسے ست گورو ہمارا ج اس کھانے کی لذت کچھ بیان نہیں کی جاسکتی
 ہے۔ اتنے میں بھائی لاوستم اُٹھے کہ اسے ہمارا ج آپ نانک زنگاری ہیں ایسے اس بھوجن کو آپ ابرت جانتے ہیں اسکو سنس
 خواہ غلہ جس قسم کا ہو آپ نہیں مانتے ہیں۔ یہ سنکر ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اسے بھائی لاوستم جکا نام ہی بیشک تم نے دیا
 اس بھوجن میں بھر دیا ہو یہ سنکر بھائی لاوستم نے شگورو ہمارا ج کے قدموں پر گر کر ستھائیکا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اسے
 سچے بادشاہ آپ نے مجھکو نہال کر دیا اور آپ نے مدام کے واسطے نزدیک غلام بنالیا بعد اسکے ست گورو ہمارا ج نے مردانہ سے
 فرمایا کہ اسے مردانہ اب کس طرف کو جانا چاہیے مردانہ نے جواب دیا کہ اسے ہمارا ج جدھر آپ کی مرضی ہو۔ اسوقت ست گورو ہمارا ج
 نے فرمایا کہ اسے مردانہ اب جو تو کہے گا وہی بن کر دے گا۔ یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور میری کیا طاقت کہ میں اس بارہ میں کچھ عرض

گردن یا زبان کھوٹوں مان البتہ یہ گزارش ہو کہ اس سرزمین میں بھگو نیند زیادہ آتی ہو یہ شکرست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ
 ایسی بھائی لالو کے مکان پر تین دن اور قیام کرینگے بعد اسکے بھائی لالو سے رخصت ہونگے کیونکہ یہاں دل نہایت خوش ہوتا ہو
 اسی انکو دیکھنا اور دکھانا ضروری ہو کہ ہم فقیر اور ایت ہیں ہم سے اور کسی سے کچھ سروکار نہیں ہے لیکن یہ بھی ضروری ہو کہ جس جگہ
 کوئی سادھو ہو یا فقیر ہو وہیں رہنے سے طبیعت خوش ہوتی ہو۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ بات تو آپ نے گویا میرے دل کی ہی
 چیاں کر لیا ہو حالانکہ میں جس گلی کو پہنچا ہوں بھگو دیکھتے ہی لوگ کہنے لگتے ہیں کہ دیکھو بھائی یہ (گورا ہی) کا ہمراہی ہے۔
 لیکن اس بات کو آپ ہی خوب جانتے ہیں کہ یہ بات شکر کستور ناگوار لگتی ہے اگر بالفرض کہ میری ہی نسبت کچھ کہتے تب بھی
 نفیست تھی لیکن چونکہ حضور کے واسطے بھی ایسا لفظ سخت کہتے ہیں کہ جسکے سننے سے دل کو گراں گذرتا ہو لیکن خاموش رہتا ہوں
 غرض کہ شام ہوئی۔ سچوں نے آرام کیا صبح ہوئی سب لوگ اُٹھے۔ ست گورو مہاراج نے بھائی لالو سے فرمایا کہ شکر
 (کر تارچت آدمی)

اتم سے ہم رخصت ہوا چاہتے ہیں۔ یہ شکر بھائی لالو نے عرض کیا کہ اب میرے لیے کیا ارشاد ہوتا ہو۔ یہ شکرست گورو مہاراج
 نے فرمایا کہ اے بھائی لالو تمھارے لیے کوئی ارشاد کی ضرورت نہیں ہو اور میں کو دیکھو کہ یہ سنساری لوگ بڑی نظر سے دیکھتے ہیں یہ
 شکر بھائی لالو نے عرض کیا کہ آپ کی ذات تو پریشہ ہی کی ذات ہو آپ کو وہ لوگ کیا بڑی نظر سے دیکھنے لگے آپ کو کسی کے ساتھ تو رہنا
 نہیں ہو آپ کا ساتھ تو پریشہ کے ساتھ ہو۔ یہ شکرست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی لالو تم سچ کہتے ہو لیکن سنسار بکراں ہوا
 ہو جو انکے دونوں میں آتا ہو وہ کرتے ہیں۔ پریشہ کو ذرا بھی نہیں ڈرتے ہیں۔ یہ شکر بھائی لالو نے عرض کیا کہ اے شکرست گورو مہاراج
 آج چلکر اندر بیٹھے۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ سنو بھائی لالو۔

ش্লوک

इस कल युग पंचभूत्यो क्यों कर रक्खे पत
 जो बोलै तौ अकखे बड़े करै बहुत घुप कर अत
 अकखे दत घर नाहीं मत
 जो बाहर है तौ अकखे बैता शने घर
 जो उठ बह्ला तौ अकखे द्वार गया सच्य घर
 जो करने बाँ तौ अकखे डरना करै भगत
 काई गल्ली तौ मेवनी किये कथा भत
 उते उते नानका कतोर रक्खे पत

اشلوک

स कल युग पंचभूत्यो क्यों कर रक्खे पत
 जो बोलै तौ अकखे बड़े करै बहुत घुप कर अत
 अकखे दत घर नाहीं मत
 जो बाहर है तौ अकखे बैता शने घर
 जो उठ बह्ला तौ अकखे द्वार गया सच्य घर
 जो करने बाँ तौ अकखे डरना करै भगत
 काई गल्ली तौ मेवनी किये कथा भत
 उते उते नानका कतोर रक्खे पत

ادب

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ اس زمانہ کلبجک میں پانچ نمونوں کا جو یہ بتلا ہو دیکھا جائیے کہ کس طرح اسکی پت رہتی ہو۔
 جو شخص کچھ بولتا ہو تو وہ صرت بک بک اور جھک جھک ہی کرتا ہو ایسے ایسے شخص سے چپ ہی رہنا بہتر ہو۔

کہا گیا جائے کہ کسی کے گھٹ میں ہماری ایسی مت نہیں ہو نہ چارارایا خیال نہ ہماری ایسی سمجھ۔

تس جیسے یا ہر میٹھے دے ہی اندر بیٹھے۔

سناری لوگ جو خیر کو چھوڑتی ہو سکو سکو کرتے ہیں پھنے فانی کو جادو دانی اور جادو دانی کو فانی جانتے ہیں۔

پر میٹر کے دہندے میں وہ ہر طرح سے ہر خاص و عام سے جھک کر چلتے ہیں۔

کٹا گلا نا اسکی اطاعت ہو آئندہ اس کرتار کے اختیار ہو۔

بیان اور وہاں وہی کرتار پت رکھیکا۔

یہ فرما کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی لالو اب بھکو بخت دیجئے بھائی لالو نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج
 کچھ دن تو اور بیان آرام فرمائیے بھو اب اس کے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بیشک بھائی لالو جی تمہارے قلب کی یہ صفائی ہو
 کہ تم ایسا کہتے ہو لیکن سناری لوگ شاید میرے رہنے سے رنجیدہ خاطر ہوں سو اے کے مردانہ کا دل کھل گیا ہو یہ سنکر بھائی لالو
 نے عرض کیا حضور زیادہ نہیں تو ایک ہی ہفتہ اور قیام فرمائیے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے مردانہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا
 کہ اے مردانہ بھائی لالو کا بھی کتنا ضرور ماننا چاہیے مردانہ نے عرض کیا کہ جیسی حضور کی مرضی ہو۔ غرض کہ ست گورو مہاراج نے
 سب بھائی مردانہ کے بھائی لالو کے مکان پر ایک مہینہ اور دو دن قیام فرمایا۔ اس وقت مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب تو بیان
 ایک مہینہ سے بھی زیادہ ہو گیا اب اگر حضور اجازت فرماویں تو تھوڑے دن کے لیے (تلونڈی) ہو آؤں یہ سنکر ست گورو مہاراج
 نے فرمایا کہ اے مردانہ تجھ سے بھکو اور بھی بہت کام ہو اب عین وقت پر تو کہاں جانا ہو۔ یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور میں
 بہت جلد حاضر ہوں گا۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی مردانہ جاؤ لیکن بہت جلد آ جاؤ۔ غرض کہ مردانہ
 ست گورو مہاراج سے اجازت لیکر واپس (تلونڈی) ہوئے۔ اب ست گورو مہاراج کا یہ قاعدہ ہوا کہ تمام دن جنگل میں رہتے
 تھے اور رات کو بھائی لالو کے مکان پر رہ کر تے تھے۔ غرض کہ اسی طرح پر پندرہ دن تک ست گورو مہاراج نے بس یہ اتفاق
 وقت سے اس مقام پر ایک شخص بہت امیر آدمی کہ جبکانام (ملک بھاگو) تھا اور قوم کا بھی (دکھتری) تھا اور گوترا اس
 رکھوٹرا تھا ہوتا تھا اسی زمانہ میں اس شخص نے ایک برہم بھوج بڑا بھاری کیا اور اس برہم بھوج میں تمام قوم یعنی چاروں برہمن
 کے آدمیوں کا بھوج دیا اور سب کو نوید راجا بننے کا سب کے ست گورو مہاراج کے پاس بھی آئی (تیجا) نامی برہمن نوید لیکر آیا
 ست گورو مہاراج بھائی لالو کے دروازے پر کھڑے تھے اس برہمن نوید دینے والے نے ست گورو مہاراج کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ
 اے نامک پتا جی آپ کا بھی برہم بھوج میں نوید ہو۔ نامک کے مکان پر چلے آنا۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے برہمن جی یہ
 کس قسم کا نوید ہو۔ یہ سنکر برہمن مذکور نے عرض کیا کہ اے پتا جی صاحب ملک بھاگو نے برہم بھوج کیا ہو سستی و شہر تمام بلکہ خاص
 عام بلکہ ہر اقوام کا برہمن کیا سادھو۔ غرض کہ جو سب کو انکی طرف سے نوید دینے کی بھکو آج اجازت و ہایت ہو اس لیے آپ سے بھی
 میں نے کھدیا ہو کہ چلے آئیگا اور بھوج پاؤں گا۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے برہمن جی میں تو ایک اہمیت فقیر ہوں ایسے
 جیسے بن کسٹھ آسکتا ہوں۔ یہ سنکر اس برہمن نے جواب دیا کہ اے پتا جی صاحب آپ کو پہلے ہی سے لوگ کو راہی کا کرتے ہیں اور اگر
 تب اس برہم بھوج میں شریک نہ ہوئے تو ملک بھاگو کہ جو بہت بڑا آدمی ہو آپ سے ناخوش ہو جادو لگا آئندہ آپ کو اختیار ہو سکتا

وہ اپنے باغ میں لے لیا اور بائیں ہاتھ میں ملک بھاکو کے گھر کا مال لیا اٹھالیا۔ وہ دن بائیں ہاتھ میں لے لیا شروع کیا تو ست گورو ہمارے
کی قدرت دیکھیں کہ بھائی لالو کی روٹی کے ٹکڑے سے دودھ گڑنا شروع ہوا اور ملک بھاکو کی بوری دیکھو ان سے خون ٹھکانا شروع
ہوا۔ یہ کیفیت دیکھ کر تمام حاضرین جلسہ و ناظرین معجزہ تعجب ہو گئے اور اپنے دل میں کہنے لگے کیا یہ میشر یہ کیا ہوا۔ چنانچہ
ست گورو ہمارے انترجامی تو تھے ہی اس وقت ملک بھاکو کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے ملک بھاکو یہ برہم بھوج آدمیوں کے
خون کا کیا گیا ہے۔ دیکھو یہ سودر کے گھر کی روٹی میں صفت ہر چنانچہ دودھ کا برہم بھوج بھائی لالو کے گھر میں روزمرہ ہوتا ہے یہ سنگ
ملک بھاکو خاموش ہو گیا گو دل میں نہایت رنجیدہ ہوا لیکن ظاہر بات کو پوشیدہ کیونکہ کرتا پتھاب کھا کر خاموش ہو رہا ہے
ایسی حالت ست گورو ہمارے نے ملک بھاکو کی دیکھی تو یہ اشوک فرمایا۔

اشوک

हक पराया नानका उस स्थिर उस गाय
गुरु पीरां माँतां भरे जाँ सुरार न स्वाय ।
गली बिहिरत न जाइये छूटी सच्च कामाय
मारन पाहि हराम में होइ हलाल न जाय
नानक गल्ले कोड़ये कोड़ी पल्ले पाय ।

حق پرایانا نکا اوس سوزا اوس گارے
گور پیران ماتان بھرے جان مردار نہ کھارے
گلیں بہشت بنائے جھوٹی سچ کھارے
مارن پاپے حرام میں ہوئے حلال بنائے
نانک گلی کوڑی کوڑی پلے پاپے

ست گورو ہمارے فرماتے ہیں۔ پرایا حق انسان کو شل گارے اور سودر کے سمجھنا چاہیے۔
خدا کے جو بندے ہیں یعنی گورو اور پیر لوگ۔ ایسے مردار شے کو نہیں کھاتے ہیں۔
دھوکھے اور فریب سے بہشت نصیب نہیں ہوتی ہر بغیر سچی کمائی کے کچھ ہو نہیں سکتا ہے۔
لوگوں کے گلے پر جھڑی جلا کر حرام کی کمائی کرنا کس طرح حلال ہو سکتا ہے۔
جو شخص خراب کمائی کرے گا نتیجہ بھی خراب ہی پائیگا۔

ست گورو ہمارے نے ملک بھاکو سے کہا کہ سو ملک بھاکو لوگوں کے گلے پر جھڑی جلا کر نفاق کو دند و تاوان و ٹکس لیکر برہم بھوج
کرتے ہو اسوجہ سے گورو اور پیروں کا دل ایسے برہم بھوج سے خوش نہیں ہوتا ہر کیونکہ ایسے کھانے سے اول تو دل سبوتا
ہو جاتا ہے دوم انکی عبادت میں فرق آتا ہے۔ اسلئے ہم نے تمھارے برہم بھوج میں شرکت نہیں کی تھی یہ تقریر ست گورو ہمارے
کی ملک بھاکو سنکر شرمندہ ہو گیا۔

آگے ساکھی ملک بھاکو کی مالک کے لڑکے کی صحت کے واسطے پنجمہ دیگر فقیروں کے ست گورو
ہمارے کا ملک بھاکو کے اشارے سے قید ہو جانا اور اُس لڑکے کا مر جانا سنگورو ہمارے
کے فرمانے سے فقیروں کا رملائی پانا اور ملک بھاکو کا اپنے مالک کی نظروں میں
ذلیل ہو جانا

دافع ہو کہ ملک بھاگو جس سرکار میں ملازم تھا اتفاق وقت سے اس سرکار کا لڑکا کہ ایک عرصہ دراز سے بیمار تھا بہت سے حکما
یونانی و مغربی نے علاج کیا کچھ افادہ نہ ہوا۔ ایک روز ملک بھاگو نے اپنے مالک سے کہا کہ اب صاحب زادے کی طبیعت حکیموں
اور بیدوں کے علاج سے صحت نہیں ہوتی ہو بہتر ہو کہ اب دو اچھوڑ کر دعائی طرف رجوع کرنا چاہیے کیا عجب کہ کسی کامل فقیر سے
صاحب زادے اچھے ہو جاویں۔ یہ سن کر ملک بھاگو کے مالک نے کہا کہ کیا علم ہو کہ کون فقیر کامل ہو بلکہ میں تو اس کو نیچے سے ایسا
واقف ہوں کہ جانتا ہی نہیں کہ کون کیسا ہو یہ سنکر ملک بھاگو نے موقع پا کر کہا کہ بہتر یہ ہو گا کہ حضور فقیروں کی گرفتاری کا
عام حکم جاری کر دیں اس میں عامل کی عاملیت اور کامل کی کاملیت ظاہر ہو جاوے گی اور اس کا ولی مقصد یہ تھا کہ سنگم رو مہاراج
کو اس عام گرفتاری میں گرفتار کر کے ذیل گردن چنانچہ اس کے مالک نے گرفتاری فقیروں کا عام حکم جاری کر دیا غرض کہ ملازمان
نے تعمیل حکم کی اور بہت سے فقرا گرفتار ہوئے پچھلے اسکے ست گورو مہاراج بھی گرفتار کیے گئے جو وقت ملک بھاگو مذکور کو ست گورو
مہاراج کی گرفتاری کی خبر ہوئی اپنے دل میں برم بھوج کے وقت میں شریک نہ ہونے فہر اُس کے بھوجوں سے خون کے گرنے سے
بہت خوش ہوا اور اس طرف جو وقت بھائی کا ہونے یہ خبر سنی نہایت رنجیدہ ہوئے اور فوراً دوڑے اور موقع پر جا کر دیکھا۔ کہ
ست گورو مہاراج بھی پچھلے دوسرے فقیروں کے گرفتاروں کے غول میں بیٹھے ہیں یہ حالت ست گورو مہاراج کی بھائی لالو
دیکھ کر آنکھوں میں آنسو بھر لائے۔ جو وقت ست گورو مہاراج کی نظر بھائی لالو پر پڑی تو آپ نے فرمایا کہ بھائی لالو رنجیدہ کیوں ہو
ہو۔ یہ سنکر بھائی لالو نے عرض کیا کہ حضور یہ کیا ماجرا ہو۔ بھواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ دیکھو کرتار کی کیا مرضی ہو۔
یہ کہہ کر ست گورو مہاراج نے راگ تیلنگ میں ایک شبد فرمایا۔

راگ تیلنگ محل پہلا

ساگر تیلنگ

جو سی آدے ختم کی بانی تیسے کرے گیان دے لالو
پاپ کے جھوٹے کابل ہی دھائی حوری سنگی دان دے لالو
شرم دھرم دھوی جب کھلے تو کو بیچرے پردھان دے لالو
قاصبان باہنہان کے گل نکبان کا غڈ پڑے شیطان دے لالو
مسلمان پڑھین کتابیان کشت بن کرے خدا دے لالو
خون کے سوہلے گا دھین نامک رت کا کو ان پاپ دے لالو
مہاجب گے گون نامک اکے ماس پورے سچ انکس مولا
جن او پاسے رنگ رواے بڑھادیے دکھ اگولا
سچا صاحب سچ تپاوس سچے عیاد کرے گوم سولا
کا باکیرا ٹوک ٹوک ہوئے ہندوستان سماں سے بولا
آؤں اٹھ ترے جانتا ہوں بھی اوٹھ سے مرد کا چولا

جو سی آدے ختم کی بانی تیسے کرے گیان دے لالو
پاپ کے جھوٹے کابل ہی دھائی حوری سنگی دان دے لالو
شرم دھرم دھوی جب کھلے تو کو بیچرے پردھان دے لالو
قاصبان باہنہان کے گل نکبان کا غڈ پڑے شیطان دے لالو
مسلمان پڑھین کتابیان کشت بن کرے خدا دے لالو
خون کے سوہلے گا دھین نامک رت کا کو ان پاپ دے لالو
مہاجب گے گون نامک اکے ماس پورے سچ انکس مولا
جن او پاسے رنگ رواے بڑھادیے دکھ اگولا
سچا صاحب سچ تپاوس سچے عیاد کرے گوم سولا
کا باکیرا ٹوک ٹوک ہوئے ہندوستان سماں سے بولا
آؤں اٹھ ترے جانتا ہوں بھی اوٹھ سے مرد کا چولا

کج کی بالی ناک۔ اکھے جی سن اسے سے سچ کی بلی۔
 سب کی باری ناک آری سے سب سونہرے سب کی بلی

|| ارحٹ ||

آخر میں ست گورو ہمارا ج فرماتے ہیں کہ سینے بھائی لالو ان لوگوں کے جسم میں کپڑے کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاویں گے اور یہ بات ہندوستان
 یاد کریگی لینے

سہ ۱۵۷۰ بکرہ جیتی میں جو گنا آویگا اور وہ دو سو انیس برس راج کریگا بعد اسکے سہ ۱۷۹۱ بکرہ جیتی میں مثل لوگ آکر
 راج کریں گے اسوقت پھر میرا دسواں اوتار ہوگا اور اوتار (زروپ) ہوگا اسوقت خالہ جو مردین اور سکھ میں وقت پارکیت
 میں ہندوستان کا راج اپنے قبضہ میں کرلیں گے۔ یہ جسکے بھائی لالو نے عرض کیا کہ کب مثل لوگ بھی ایسی ہی سختی بجا طور کی کریں گے۔
 یہ جسکے ست گورو ہمارا ج نے راگ اسامین ایک شبہ فرمایا۔

راگ آسا محل پہلا

میرا سنان ختم مان کیا ہندوستان ڈھایا
 آئیے دوشن دے کتا جمن کر مغل چد آئیے
 مئے مار پے کڈ لایے تاکہ دے نہ آئیے
 کتا توں سنانوں کا سوری
 جو سکتا سکتے کو ماری توں من ریس نہ ہوئے

رکھ رہا

سکتا سہی ماری پیوئے ختم سوں پورسارے
 رتن بیگاڑ بے گویہ بھوتے مویا سار نا کایہ
 آئیے جود بیخوئے آئیے بے رت تیری بڈپایہ
 جو کوئی نام دھراوے بڈا ساد کورے من مایہ
 ریسے نجر کرناوے آئیے جتے بھوگی رادے
 ہر ۲ جیتی توں کڈ پائے ناک نام بھوانے
 کورے کرناوے آئیے کتا مانوہ بے بھانے
 ناک گورگہ کارن سو جے سونے شاہ سلطان

|| ارحٹ ||

ست گورو ہمارا ج فرماتے ہیں کہ سینے بھائی لالو جو کتا کی مرضی ہو وہی میں نے کہا جو اسکو تم اسطرح پر خیال کر دو کہ جو شخص حلیج کا
 کام کرتا جو اسکو دیا ہی پھل ملتا ہو۔ مثل ہو کہ جو جیسا بولے گا ویسا ہی کائے گا اور سینے بھائی لالو جی ان مسلمانوں نے اپنی غلطی
 میں راجیت یعنی انصاف اٹھا دیا ہو بس جیسا کہ انھوں نے انصاف اٹھا دیا ویسا ہی یہ لوگ بھی صاف اٹھ جاویں گے جھکو انعام

ایسا ہی ہوا ہے۔ اب چاہے کسی کو بڑا لگے یا چھوٹا لیکن یہ امر ہونا ہی ہے۔ یہ کہہ کر ایک شبہ فرمایا۔

شبہ

شब्द

जिन्हों भाव तिन नाहीं भाव मूच भावनो भावया

جان بھادتن ناہین بھاو مویج بھاوئی بھاو یا

मानिक यह पदन्तर तित ही बनाय गया

ماک یہ پڑھنترت دے بناے گیا

ارتقا

ست گورو ہماراج فرماتے ہیں کہ سنبھائی لالو جی جس شخص نے پریشہ کا حکم مانا ہے اسکو اور دوسرے کے حکم کی پرواہ نہیں کرے اور جو لوگ پریشہ کے حکم کی تابع نہیں ہیں انھیں کو ہر طرح کا خوف غالب ہوتا ہے۔ سنبھائی لالو جی یہی ایک نکتہ ہے کہ اسکی درگاہ میں جانے سے معلوم ہو گا اور یہ بات یاد رکھنا کہ جن لوگوں نے یہ بات دل سے سمجھ لی ہے وہی لوگ بہت خوشی سے بسر کریں گے۔ یہی ایک اشارہ تمہارے لیے کافی ہے جو قوت بھائی لالو نے یہ بات ست گورو ہماراج کی زبان فیض زجہان سے سنی تھی مگر وہ مبالغہ کے قدموں پر گر کر مٹھا ٹپکا۔

اب سنبھائی لالو نے کہا کہ ماک سے ایک افسر نے جا کر عرض کیا کہ حضور اس شہر کے جقدر فقیر و درویش و سادھو و سنت جس فرقہ کے کیا ہندو اور کیا مسلمان تھے سب گرفتار ہو چکے غرض کہ اس شہر (مین آباد) میں کوئی فقیر گرفتاری سے باقی نہیں رہا ہے لیکن وہ جسکا نام ناناک بنیا ہے سب فقیروں کے ساتھ وہ بھی گرفتار ہوا ہے سب فقیر توجیب چاب خاموش و بچیدہ حالت سے بیہوش بیٹھے ہیں مگر ناناک بنیا لالو مکان سے کہ جسکے مکان پر وہ مقیم رہتا ہے خوف و بلا و سواس جو باتیں کر رہا ہے وہ قابل غور و لائحہ سننے کے ہیں۔ یہ سنکر ماک بھاگو کا مالک جو قوم کا بچان تھا اس افسر کے ساتھ فقیروں کے قید خانہ میں آیا اور ست گورو ہماراج سے کہنے لگا کہ اے ناناک جی کیا کہتے ہو میرا لڑکا بیمار ہے اسکو تم اچھا کرو تو البتہ میں کل فقیروں کو چھوڑ دوں ورنہ سب اسی طرح پر قید رہیں گے اور کوئی نہ چھوڑے گا یہ سنکر ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ اے خان صاحب یہ کونسا اتفاق ہے کہ اگر آپ کا لڑکا اچھا نہ ہووے تو کل فقیر قید رہیں اور اگر لڑکا اچھا ہو جاوے تو چھوڑ دیے جا دیں؟ اب آپ نے جس لڑکے کے واسطے فقیروں کو قید کیا ہے اور تکلیف دی ہے اسکی خبر منگوائیے وہ تو اپنے مقام کو چلا گیا ہے گزر گیا یہ سنتے ہی خان صاحب نے مکان کو ایک آدمی بھیجا اس آدمی نے جا کر مکان میں دیکھا تو بیشک لڑکا نہ کور ختم ہو چکا تھا اور تمام مکان میں کھرام مچا تھا۔ جو قوت یہ کیفیت دیکھ کر وہ آدمی مکان سے واپس آیا اور خان صاحب سے کہا اسوقت خان صاحب نے اپنے ملازم ماک بھاگو کو کہ جسکی ذات کا یہ سب فتور تھا کہ اسے ماک بھاگو لڑکے کی صحت کے واسطے کامل فقیر تلاش کرنا کیا عام فقیروں کی گرفتاری کا حکم جاری کیا تھا وہ کیا خوب صحت ہوا خیر جو کچھ ہوا وہ ہوا اب بھی خیریت ہے کہ کل فقیروں کو بہت جلد رہائی دو ورنہ نہیں معلوم کہ کیا ہو جاوے۔ یہ کہہ کر اور سب فقیروں کے چھوڑ دینے کا حکم دیا چنانچہ ارشاد کے ساتھ ہی سب فقیر اپنے اپنے مقام کو چلے گئے۔ چنانچہ ست گورو ہماراج بھی بھائی لالو کے مکان پر تشریف لائے۔ اب سنبھائی لالو نے کہنے کو چلے تو بھائی لالو نے سندھ بہت گورو ہماراج سے اجازت لیکر سلطانپور ہی سے (تلونڈی) آئے تھے اور مقام (مین آباد) سے بھائی مردانہ اپنے مکان مقام (تلونڈی) گئے چنانچہ کا لورام جی بھائی لالو سے بہت شکایت کر رہے تھے

اور گرا کر رہے تھے کہ تھے میرے لڑکے کو کہ جو ہر طرح کا کماؤ تھا کھو دیا تھا یہی صحبت سے وہ خراب ہو گیا اُنکی شکایت کا جواب
بھائی با لے نے کالورام جی کو یہ دیا کہ اس بار وہ میں آپ بھائی جیرام جی اور بی بی نانکی جی صاحبہ کو لکھکر یاد دہانی جگہ دریافت
کیجئے کہ میرا کیا قصور ہو اگر کچھ قصور ہو تو بال سزا ہوں بلکہ میں نے تو اُنکی رفاقت میں اپنا وقت صرف کیا ہے اور تو روزانہ کالورام جی
سے اور بھائی با لے سے یہ باتیں تھیں کہ اتنے عرصہ میں بھائی مردانہ بھی جا پہنچے اور کالورام جی کو عسادی اُسکو دیکھ کر کالورام جی
نے کہا کہ مردانہ نانک جی کی خیر و عافیت بتا کہ جسکے ہم مشتاق ہیں۔ یہ سنکر مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھجان میں کیا گورونانک جی
صاحب کی تعریف کروں کہ آپکے خاندان میں گورو مہاراج نے تو چندران اور سورج ورام چندر یا کرشن چندر کے مانند اگر ادا کیا
ہو اب آپ اور کچھ خیال نہ کریں بلکہ گھر بیٹھے سگل گائیے کہ آپ رہے بھاگوان ہن کہ جسکے گھر میں ایسا نہ نکار ادا تار لوے اُسکے بھائی
کا کیا ذکر ہے۔ کالورام جی نے جون ہن یہ بات سنی اگ بگولا ہو گئے اور کہنے لگے کہ بھائی سنئے ہو کہ مردانہ کیا کہ رہا ہے بھاسے
اُسکے کہ نانک نے میرا نام اس سنسار میں ڈبو دیا ہے کہ رہا ہو کہ گھر بیٹھے سگل گائیے اور اُنکی تمثیل سورج اور چندران اور رام چندر
کرشن چندر ہی مہاراج سے دے رہا ہو آخر کار ذات کی کچھ تاثیر ہونی چاہیے دُوم تو یہی ہو یہ سنکر مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھجان
آپ کو اس امر کی خبر ہی نہیں ہے کہ وہ کون ہیں۔ اتنے عرصہ میں راسے بولار صاحب کو یہ خبر پہنچی کہ آج مردانہ گورونانک جی صاحب
کے پاس سے آیا ہے۔ راسے صاحب موصوف نے مردانہ کو طلب کیا اور اُنکا آدمی کالورام جی کے مکان پر مردانہ کو بلائے آیا۔
مردانہ سے اُس آدمی نے اگر کہا کہ تجھ کو راسے بولار صاحب نے طلب فرمایا ہے۔ مردانہ اُس آدمی کے ہمراہ ہولیا اور راسے بولار صاحب
کے مکان پر حاضر ہوا اُسکو دیکھ کر راسے صاحب نے مردانہ سے دریافت کیا کہ کہو مردانہ گورونانک جی صاحب کی خیر و عافیت ہے کہ
ست گورو مہاراج کیسے ہیں۔ یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ بات بہت سچ ہے کہ گورونانک جی صاحب بادشاہوں کے
بادشاہ اور شاہوں کے شہنشاہ اور بیرون کے پیر اور فقیروں کے فقیر اور اولیائوں کے اولیا اور پیغمبروں کے پیغمبر اور رسولوں
رسول آگے کہنا فضول و طول ہے۔ یقین مائیے گا کہ ست گورو مہاراج کا مرتبہ خداوند کریم نے بہت بڑا دیا ہے یہ سنکر راسے بولار
صاحب نے کہا کہ تو سچ کہتا ہے وہ ایسے ہی ہیں اے مردانہ اب تم بہت ضعیف ہو گئے ہیں اور ہمارا دل اُنکے درشنوں کے واسطے
بہت ہی خواہش کرتا ہے تو ایسے بن جا ہتا ہوں کہ ایک دفعہ ست گورو مہاراج کے درشن اس زندگی میں اور ہو جاویں۔ بھو اب
اُسکے مردانہ نے کہا کہ اے راسے جی صاحب ست گورو مہاراج میرے قابو میں تو ہیں نہیں بلکہ برخلاف اُسکے میں اُنکا تابعدار ہوں
مگر ساتھ ہی اُسکے یہ بھی عرض ہے کہ حضور کے فرمانے کے مطابق تعمیل ارشاد کرونگا حتی المقدور مجھے قصور نہ ہو گا یہ سنکر راسے بولار
صاحب نے کہا کہ اے مردانہ اگر اس زندگی میں تو اُنکے درشن مجھ کو دیا گیا تو میں تیرا بڑا مشکور ہو نگا یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور
ایک اور کام بھی کریں راسے صاحب نے کہا کہ ہاں مردانہ جو تم کو وہی میں کروں کہ جس میں ست گورو مہاراج کے درشن مجھ کو ہو جاویں
مردانہ نے عرض کیا کہ حضور آج کل بالی سندھ بھی بیان آئے ہوئے ہیں حضور ذرا اُنسے بھی فرما دیں تاکہ میں اور وہ دونوں ملکر
حضور کی تعمیل حکم سجلا دیں اور ست گورو مہاراج سے آپکی طرف سے جا کر بخوبی گزارش کریں کہ جس میں وہ ضرور ہی چلے آویں یہ سنئے
راسے بولار صاحب نے اُسی وقت ایک آدمی بھائی با لے سندھ کے بلانے کو بھیجا بھائی با لے سنئے ہی فوراً دوڑے آئے اُنکو دیکھتے
ہی راسے بولار صاحب نے کہا کہ اے با لے تم سے ایک ہمارا کام ہے کہ وہ تم ضرور ہی کر دو۔ بھائی با لے نے جواب دیا کہ جوار شاد ہو گا

جہاں دن راسے بولار صاحب نے کہا کہ اب ہم بہت ضعیف ہوئے ہیں زندگی کا کوئی قیام نہیں ہو اور ست گورو مہاراج کے درشتون کی
 ٹھیکر ٹی خوش ہوش ہو ایلے تم اور مردانہ دونوں جاؤ اور سطح سے ہو سکے ست گورو مہاراج کو ایک دفعہ بہت جلد بیان لاؤ اور میری
 طرف سے عرض کرنا کہ اپنے خدا کے واسطے اپنے دیوار بھاکو دیکھا جاوے یہ سنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ حضور مجھے ایک دفعہ فرماتے
 ہیں اسکو میں دس مرتبہ کہوں گا۔ یہ سنکر اسے صاحب نے کہا کہ اچھا بھائی بالے یہ کام کرو خدا تمہارا بھلا کرے چنانچہ بھائی بالے اور
 بھائی مردانہ دونوں شخص راسے بولار سے رخصت ہو کر جانب (دین آباد) روانہ ہوئے اور بھائی لالو کے مکان پر پہنچے۔ اور
 ست گورو مہاراج کے قد میں پرگر کر بٹھا ٹھکا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اسے ست گورو مہاراج آپ کی ذات تو انترجامی ہی ہے
 راسے بولار نے آپ کے درشتون کی بہت خواہش ظاہر کی ہے اور گزارش کیا ہے کہ اب میں بہت ہی ضعیف ہوا ہوں اپنے خدا کے واسطے
 اپنے درشن بھاکو دیجائیے۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہنسک راسے بولار مجھے بہت ہی پریم رکھتے ہیں لیکن وہاں کالورام
 وغیرہ بھی ہونگے کہ جس سے میں گھبراتا ہوں۔ وہ وہی دکھڑا روینگے یہ سنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ اسے ست گورو مہاراج آپ
 راسے صاحب ہی کے قلمہ میں آرام فرمائیے گا۔ کیونکہ اب راسے صاحب کو ضروری درشن دینا چاہیے کہ انہوں نے بہت علاج
 سے عرض کیا ہے کہ اب میں بہت ہی ضعیف ہوا ہوں اس زندگی کا کوئی قیام نہیں ہو حضور کے درشتون کو میرا دل بہت چاہتا ہے۔
 یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی راسے صاحب کا تو کتنا میرے سر پر ہے ایلے وہاں جہاں ضرور ہو تاکہ اس سے بھی
 سکھ دشی حاصل ہو جاوے۔ یہ سنکر بھائی بالے اور بھائی مردانہ بہت ہی خوش ہوئے بعد اسکے ست گورو مہاراج نے بھائی لالو
 سے فرمایا کہ اے بھائی لالو میں چند روز کے واسطے (تلموڈی) جاتا ہوں۔ یہ سنکر بھائی لالو نے عرض کیا کہ حضور ایک مہینہ تو یہاں
 اور قیام فرمائیے۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ آج کے پانچویں دن ہم پھر آئینگے بھائی لالو نے کہا کہ بالے سندھم کہاں سے
 آگے جو ست گورو مہاراج کو بھی لے چلے۔ یہ سنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے بھائی لالو آپ ہی کی طرح راسے بولار صاحب کا
 بھی پریم ست گورو مہاراج کے قد میں ہے۔ یہ سنکر بھائی لالو نے کہا کہ اے بھائی بالے زبردست سے کچھ اختیار نہیں جلتا ہے۔

آگے ساکھی راسے بولار دست گورو مہاراج کی گفتگو کی بابت چلی

نہ ۲۵

ست گورو مہاراج سے بھائی بالے و بھائی مردانہ کے (تلموڈی) تشریف لائے قریب شہر کے پہونچکر سکورو مہاراج نے بھائی بالے
 سے فرمایا کہ میرا اندیشہ ہے کہ جانا مناسب نہیں ہو ایلے اب ہم تمہارے کنوین پر بیٹھے ہیں اتفاق سے کالورام جی کو یہ خبر پہونچ گئی کہ ست گورو
 مہاراج تشریف لائے ہیں یہ سنتے ہی کالورام و نیز لالورام و نیز ست گورو مہاراج کی والدہ ماجدہ چندر بھان یعنی بھائی بالے کے والد
 کے کنوان پر آ موجود ہوئے۔ ست گورو مہاراج کی حیثیت اسوقت اسطرح بردیکھی کہ صرف دو گڑ کا انگو جھا سربراؤز ایک چادرہ اوڑھے
 اور ایک چادر بچھائے اور ایک چھوٹا سا انگو جھا ہاتھ میں لیے ست گورو مہاراج اس کنوین پر برجھان میں۔ کالورام کو نہایت غصہ
 آیا لیکن لالورام جی نہایت حلیم المزاج و سلیم الطبع آدمی تھے گو کہ کالورام سے عمر میں چھوٹے تھے اسوقت اپنے بھائی کی صورت
 غصہ کی دیکھکر کالورام جی سے کہا کہ ہم اور آپ حقیقی بھائی ہیں ایلے میری عرض ہو کہ اب اسوقت خاموش رہیے گا کچھ غصہ کا موقع

نہیں ہو گا اور ام جی سے مخاطب ہو کر یہ کہا اور بعد اسکے گورو مہاراج سے کہا کہ اے نانک جی میں تمہارا چچا ہوں مجھ کو بڑا تعجب ہو کہ
میں اور تمہارے والد و نیز تمہاری والدہ عرصہ سے یہاں بیٹھے ہیں لیکن تم کچھ مخاطب نہیں ہوتے میری رائے ہو کہ تم میرے گھر چلے
یہ سن کر گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے چچا صاحب مجھ کو تو ایک ہی گھر ملا ہو نہیں سارا مگر کس قدر چھوڑ دینے میں یہ سن کر گورو ام جی کا
پیری ڈنگ نہ سکا اور اٹھ کر گورو مہاراج کے قدموں پر گر پڑے۔ اس وقت گورو ام جی نے کہا کہ اے جیٹا نانک تم تو سادھو ہو اور
سادھو کے واسطے دیا کا ہونا ضروری ہے۔ عرصہ سے میں تمہارا چچا اور تمہارے والد و نیز تمہاری والدہ تلو سمجھاتی ہیں لیکن تم کتنے ہی
نہیں ہو مجھ کو دیکھو کہ تمہارے والد کا کس قدر لکھا ذکر تاہوں کر اُن کے آگے زبان کبھی نہیں کہتا ہوں نقد اسی خیال سے کہ وہ مجھے
بڑے ہیں لیکن تم کچھ بڑوں کا بھی خیال نہیں کرتے ہو اب بہتر جو کہ میرے کہئے۔ میری خاطر سے ایک دفعہ درمیان چلو۔ یہ سن کر
گورو مہاراج نے رانگ رام کلی میں ایک شبہ فرمایا۔

رامکلی

کیسا ہماری آیتا کہہیے سنانوہ ہمارا پیتا
مانن ہمارا باپا کہہیے جین سنگ مننجا جیتا
سُن لالو گن ایسا
مگال لونا بندن تے بانڈے سوں گورا کہہیے کوسا

سک رہا

مانن ہمارے سنگ ہمارے پریم پریت سوچار
دھیا ہمارے دھیرج بنی ہے ایسا سنگ ہمار
سات ہمارے سنگ سبیل ست ہمارے جلی
یہ کٹب ہمارا کہیے سانس ہمارے جلی
ایک اونکار ہمارا خاوند جن یہ نسبت بنائی
اوسکو تیاگ اور کولا گئے نانک سوکھ پائی

شبہ رام کلی

جہا ہمارے آیتا کہیے سنتو کہ ہمارا پیتا
ست ہمارا چچا کہیے جن سنگ سونا جیتا
سُن لالو گن ایسا
سکل لوگ بند من تے بانڈے سوگن کہیے کیا
ایک رہا

جہا ہمارے سنگ ہمارے پریم پریت سوچار
دھیا ہمارے دھیرج بنی ہے ایسا سنگ ہمار
سات ہمارے سنگ سبیل ست ہمارے جلی
یہ کٹب ہمارا کہیے سانس ہمارے جلی
ایک اونکار ہمارا خاوند جن یہ نسبت بنائی
اوسکو تیاگ اور کولا گئے نانک سوکھ پائی

ارٹھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ۔ چچا ہمارے والدہ ہو اور سنتو کہ ہمارا والدہ ہو۔
ست ہمارا چچا ہو جبکہ سنگ من میرا دل لگا ہوا ہو۔
یہ سن لالو گن ایسا۔

نام خلقت اور بند من میں جو بندھے ہوئے ہیں وہ گن کس کام کا ہو۔
چچا ہمارا چچا ہو وہ ہمارے سنگ پر اُس سے پریم اور پریت سوچار لینے لگی ہوئی ہو۔
دھیر ہمارے دھیرج ہو وہ ہمارے ساتھ ہی ہیں ان لوگوں سے رشتہ داری ہو۔

سائت ہماری سنگھی وساتھی ہی۔ نت یعنی خیال ہمارا ہماری جھولی ہی۔
 جسے سب ہمارا خاندان ہی اور یہ ہر دم ہمارے دم کے ساتھ ہی۔
 ایک اذکار۔ ہمارا مالک جو جیسے یہ سب بنایا ہو۔
 اسکو چھوڑ کر جو شخص دوسرے سے محبت کر لیا اسے نامک وہ بہت دکھ پاؤں گا۔

جسوقت ست گورو مہاراج نے اپنی زبان مبارک سے یہ شہ فرمایا اسوقت لالو رام جی نے اپنے بھائی کالو رام جی سے کہا کہ اسے
 بھائی صاحب انکی سمجھ تو ہماری کچھ سے باہر ہی ایسے بہتر ہے کہ ایک دفعہ انکو اسے بولارے صاحب کے پاس لپکنا چاہیے اسہیں یہ معلوم
 کر کے کہا کہ اسے بیٹا تم اسے بولارے صاحب کے پاس تو چلو یہ شکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مچھ چلو یہ لکھ کر لے آؤ اور اسے بولارے
 اس جا پہنچے اسوقت اسے صاحب نے مومن چار پائی پر بیٹھے تھے اور حالت شغیفی کی تو تھی ہی ست گورو مہاراج کو دیکھ کر اسے
 بولارے صاحب تعظیماً چار پائی سے اُٹھنے لگے انکو دیکھ کر ست گورو مہاراج نے اسے صاحب کو چار پائی ہی پر روک لیا اور خود ہی
 اسے صاحب کے قدموں پر راجہ لگایا یہ حالت دیکھ کر اسے صاحب نے کہا کہ اسے چاہی صاحب اب آپ مجھکو بخشے اور کرتار سے
 مجھکو بخشو ایسے یہ شکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے اسے صاحب آپ تو اول ہی سے بخشے ہوئے ہیں یہ شکر اسے صاحب نے
 کہا کہ اسے نامک جی صاحب ہرے اور آپ ہی کچھ کر یا کیجئے ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اسے اسے جی صاحب جہان پر آپ
 و بہن پر میں بھی ہوں یہ شکر اسے صاحب نے عرض کیا کہ اسے ست گورو مہاراج میری خواہش جب بھی پوری ہوگی کہ جب آپ اپنے قدم
 میرے سر پر رکھینگے یہ لکھ کر اسے بولارے موصوف بہت عاجزی کے کلمات کہنے لگے۔ یہ اسکی غمزہ انگاری دیکھ کر ست گورو مہاراج اسے
 بولارے کی چار پائی پر جا کر بیٹھ گئے اسوقت اسے صاحب نہایت خوش ہوئے اسوقت ست گورو مہاراج کے قدم مبارک خدا اٹھا کر اپنے سر پر
 رکھ لیے اور اپنے خدا شکار کہ حکام امیدہ تھا کہا کہ بہت جلد ایک برہمن کو دست پاک وصاف ہو گا لا۔ چنانچہ امیدہ مذکور اسوقت
 ایک برہمن کو جو بہت اچھا آدمی تھا جا کر بلایا اس برہمن سے اسے صاحب نے کہا کہ اپنے گھر سے برتن لاؤ اور یہاں پر کھانا بچا کر
 صاحب کو بھوجن کرو تاکہ میں اپنی آنکھ سے دیکھ دوں خدا کے ست گورو مہاراج سے اسے بولارے صاحب نے دریافت کیا کہ
 اسے ست گورو مہاراج رسوئی کیا بھوجن کرتے ہو۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے جی صاحب جو کرتا بھیجتا ہی وہی کھا لینے ہیں
 بلکہ وہاں فرمائش کی گنجائش نہیں ہو۔ اسے عرض میں وہ برہمن اپنے رکبان سے برتن لایا چونکہ اس برہمن کا نام بھی (سداھا) تھا
 اس سے اسے بولارے نے کہا کہ چلو کچھ کھا بھوجن بناؤ جو اسے ملین بنانا اسوقت ست گورو مہاراج نے ایک سبب فرمایا۔

रागसार सहाय पहला

मीठा भरस सलाना संजम खटा खारा घाना
 संसा भोजन जो जिन खचये सो मानुष परधाना
 राय ती भोजन रसा करिये
 चोर सगल परिहरिये

इकारनाव

शुद्ध राग मारु محل پہला

सुधामरम सुना सुधम कृष्णकरादधाना
 आसा भोजन जो जिन खचये सो मानुष परधाना
 रास जे भोजन आसा के
 اور سنگل پر ہرے
 ایک رہاؤ

مہارامنگن لگا سب سے تہی جیسے سب سے تہی
 سب گورو ہرکھنکھار ڈالی سہو کھنکھار
 سب گورو ہرکھنکھار ڈالی سہو کھنکھار
 سب گورو ہرکھنکھار ڈالی سہو کھنکھار
 سب گورو ہرکھنکھار ڈالی سہو کھنکھار
 سب گورو ہرکھنکھار ڈالی سہو کھنکھار

سب گورو ہرکھنکھار ڈالی سہو کھنکھار
 سب گورو ہرکھنکھار ڈالی سہو کھنکھار
 سب گورو ہرکھنکھار ڈالی سہو کھنکھار
 سب گورو ہرکھنکھار ڈالی سہو کھنکھار
 سب گورو ہرکھنکھار ڈالی سہو کھنکھار
 سب گورو ہرکھنکھار ڈالی سہو کھنکھار

ار

ست گورو ہماراج فرماتے ہیں کہ۔ میں نے اسکا راز ہی اور سہو نا اسکا ساز ہی کھنکھار اور کھنکھار اسکا دھان ہی یعنی دھان میں نہتی ہی۔
 جو شخص اس طرح کا بھوجن پاتے ہیں وہ آدمی بر دھان لینے قابل تہریف کے ہیں۔
 اسے اسے جی صاحب اس طرح کا بھوجن کرنا چاہیے۔
 اور سب قسم کے ذائقہ اور سواد کو چھوڑنا چاہیے۔
 امرت پیل کارس نام اشیر کا ہو لیکن وہی بنتا ہو جسکو وہ اپنی کریا کر کے دیتا ہو۔
 اس پیل کے کھانے سے اکال مورت کے درشن پر اپت ہوتے ہیں اور ہر دے میں سما جاتا ہو۔
 شگور و ہماراج فرماتے ہیں کہ وہی خوش ذائقہ کا آدمی جو جسے ایک اور نگار کارس پیار ہو۔
 اس شخص کو کل ذائقہ بھیکے معلوم ہوتے ہیں جسکو سچ نام کا شگھ ملتا ہو۔

جو وقت ست گورو ہماراج کی زبان فیض تر جمان سے یہ شہید اسے بولا صاحب نے سنا فوراً اسے ست گورو ہماراج کے قدموں پر گر کر
 متھا ٹیکا اور کالورام جی کی طرف اسے جی صاحب مخاطب ہوئے اس وقت کالورام جی نے اسے صاحب سے دریافت کیا کہ اسے
 اسے صاحب یہ جو پریشہ پریشہ کیا کرتے ہیں ہم نے تو آجکرتہ کچھ بھی نہ دیکھا وہ سنا۔ کالورام جی کے منہ سے یہ فقرہ نکلا
 ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے پتا جی جسے میرا صاحب دیکھا ہو وہی صلاحی لینے قابل تہریف کے ہو یہ کھنکھار گ آسا میں
 ست گورو ہماراج نے ایک شہید فرمایا۔

راگ آسا محل پہلا

راگ آسا محل پہلا

میں بڑا اکتے سب کوئی
 کے بڑو ڈا ڈھٹا ہوئی
 قیمت بے نہ کیا جاتی
 کئے داتے تر سے سمائی
 بڑا میرا صاحب گھر گھر گئی گئی
 کوئی نہ جانے تیرا کیتا کے بڑا جیرا

میں بڑا اکتے سب کوئی
 کے بڑو ڈا ڈھٹا ہوئی
 قیمت بے نہ کیا جاتی
 کئے داتے تر سے سمائی
 بڑا میرا صاحب گھر گھر گئی گئی
 کوئی نہ جانے تیرا کیتا کے بڑا جیرا

سکر رها

سب سرتی مل سرت کماے
 سب قیمت مل قیمت پاے
 گیانی دھیانی گور گور رہاے
 کہن بنائے تیری تل بڈاے
 سب ست سب ست سب چنگاریاں
 سدھیان پور کھیان کیا بڈا بیان
 مدھن سدھی کھنے نہ پائیا
 کرم لے نہیں ٹھاک رہا بیا
 اکھن والا کیا بیچارا
 سستی بھرے تیرے بھنڈارا۔
 جس نوں دے تے کیا چارا
 نانک سج ستوارن ہارا

اک رہا و

سب سرتی مل سرت کماے
 سب قیمت مل قیمت پاے
 گیانی دھیانی گور گور رہاے
 کہن بنائے تیری تل بڈاے
 سب ست سب ست سب چنگاریاں
 سدھیان پور کھیان کیا بڈا بیان
 مدھن سدھی کھنے نہ پائیا
 کرم لے نہیں ٹھاک رہا بیا
 اکھن والا کیا بیچارا
 سستی بھرے تیرے بھنڈارا۔
 جس نوں دے تے کیا چارا
 نانک سج ستوارن ہارا

ارتھ

ست گورو ہمارا ج فرماتے ہیں کہ

شکر بڑا اُسکو سب لوگ کہتے ہیں۔

- ۱۔ لیکن کس قدر وہ بڑا ہو کوئی نہیں کہہ سکتا کیونکہ اُسکو کسی نے دیکھا نہیں ہے۔
- ۲۔ اُسکی ذات اسول ہے یعنی اُسکی قیمت کوئی بیان نہیں کر سکتا اور نہ کہنے کے لائق ہے۔
- ۳۔ اور اگر بالفرض کہ کوئی اس قابل بھی ہو کہ کچھ تیری صفت بیان کرے تو وہ تجھی میں سما گیا۔
- ۴۔ سچ ہے کہ میرا صاحب بہت بڑا ہے اور با وزن اور ہمہ صفت موصوف اور بہت گرائی لیے ہوئے ہے۔
- ۵۔ تیرے وصف و صفت کوئی نہیں کہہ سکتا ہے اور نہ تیری بڑائی ہی کوئی کر سکتا ہے۔
- ۶۔ مصنفان سہنی و سہرتی نے بھی بہت کچھ محنت کی ہے۔
- ۷۔ اگر وہ بھی جاہن کہ تیری قیمت کو کچھ بیان کریں تو اُنکے اسکان سے بھی باہر ہو۔
- ۸۔ گیانی اور دھیانی بڑے بڑے اس معاملہ میں عاجز ہو گئے۔
- ۹۔ کسی سے نہیں ادا ہو سکتی تیری بڑائی ایک برابر تل کے ہے۔
- ۱۰۔ چاہے ست ہو یا چاہے تپ ہو یا اور کسی قسم کی خوبی ہو۔
- ۱۱۔ چاہے سدھن بنوں یا بزرگی ہو یا بڑائی ہی ہو۔

۱۳۔ لیکن بغیر تیری کرپے کوئی نہیں پاسکتا ہے۔

۱۴۔ جیسے کہ بچھا جمع کے کرم ہیں ویسے ہی بھوک کرنا ہوگا۔

۱۵۔ کہنے والا کیا کہ سکتا ہے۔

۱۶۔ صفت کے تیرے بیان بھنڈا رہ بھرے ہوئے ہیں۔

۱۷۔ جسکو تو عطا کرے اسی کو مل سکتا ہے بجز غنايت و مہربانی تیری کے انسان کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی ہے۔

۱۸۔ اسے مالک تو سچا سب چیزوں کا صانع یعنی سنوارنے والا ہے۔

جسوقت یہ بدست گوردھاراج کی زبان مبارک سے کالورام جی نے سنا دیا سخت بول اُٹھے کہ بیٹا ناناک جی یہ باتیں چھوڑ دو اور دنیا داروں کی عادت پکڑو تاکہ تمام تمہارا خاندان آرام پاوے یہ سنکر کالورام جی نے کالورام جی اپنے جانی سے کہا کہ میں نے یہاں سے عرض کر دیا تھا کہ اب خاموش رہیے اور اب پھر عرض کرنا ہوں کہ اب خاموش رہیے اسوقت آپ کے بولنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے یہ کہہ کر پھر کالورام جی نے راسے بولار صاحب سے عرض کیا کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو ناناک جی کو اپنے ہی پاس رہنے دیجیے یہ سنکر راسے بولار صاحب نے ست گوردھاراج سے عرض کیا کہ اسے ناناک جی تمہارے چچا کالورام جی کی بہت ہی خواہش ہے کہ اب یہیں مقیم ہو جائے گو کہ اس بارہ میں میں کچھ عرض نہیں کر سکتا یہ سنکر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اسے راسے جی صاحب جو کچھ آپ کو کہنا ہو آپ بلا تکلف مجھے کہیے یہ سنکر راسے بولار جی نے عرض کیا کہ اسے مہاجی اگر آپ مناسب سمجھیں تو یہیں قیام فرماؤں اور اگر آپ کی طبیعت کاشتکاری وغیرہ کی طرف رجوع ہو تو سیر کے واسطے اراضی مفت میں دوں گا اور اس اراضی کا کچھ بھی اور کبھی لگان نہ لوں گا یہ سنکر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اسے راسے جی صاحب یہ تو ظاہر ہے کہ میری پیدائش کھتری کے گھر میں ہوئی ہے اور یہ بھی حضور خود جانتے ہیں کہ جعفر آدمی میرے والد کو حضور کی سرکار ہی سے ہے وہی میرے خج کے واسطے کافی ودانی ہے اور میرے والد کے بچہ میرے اور کوئی اولاد نہیں قطع نظر اسکے اور تمام میرا خاندان خوش و خرم ہے اگر میں یہیں قیام کروں اور کھیتی پر آمادہ ہو جاؤں تو سب لوگ مجھے خود ہی خوش ہو جاویں لیکن میں جن صاحب کا کاشتکار ہوں وہ بہت بڑا صاحب جائداد ہے بس اسی سے میری لو لگی ہوئی ہے اسلئے کو لگنے کی وجہ سے میں بہت غم رہتا ہوں۔ سنئے اسے راسے جی صاحب جس وجہ جن کے پاس بہت کچھ سامان ہے اسنے مجھ کو بھی بہت کچھ سیر کر رکھا ہے یہ بات سنکر راسے بولار صاحب موصوف حیران و متعجب ہو گئے اور کالورام جی بھی خاموش ہو گئے اسنے میں ست گوردھاراج کی والدہ ماجدہ نے کہا کہ اسے بیٹا ناناک جی اگر ممکن ہو تو تم میرے ہی پاس رہو میں تمہارے بے گھانا لینے بھوجن کچا دیا کر لگی اور تم کچھ کام بھی نہ کرو صرف کھانا کھاؤ اور بیٹھے رہو۔ اور یہ بات میں اسلئے کہتی ہوں کہ مجھ کو تمہاری مفارقت گوارا نہیں ہے تم مجھ کو چھوڑ کر کہیں نہ جاؤ اور مجھے دیکھا نہیں جاتا ہے کہ تم میری زندگی میں ہوں ہی پھر کرتے ہو کبھی نگو کھانا ملتا ہے اور کبھی نہیں ملتا ہے جس دن نہیں ملتا ہے بھوکے رہتے ہو۔ یہ سنکر ست گوردھاراج نے فرمایا۔

رنگ آسا محل پیدا

राम आसा सखल पहला

खवाँ जीवाँ बिसं सर जाँव

आँवन ओखाँ माँचा नाँव

اکھان جیوان بسرے مر جاؤن

اکھن اوکھان مانچا ناؤن

سب سے نام کی علی بڑائی
 کہ تنگ قیمت نہیں پائی
 جو سب ل کے آگن پائے
 بڑا نہ ہو دسے گھاٹ بنجائے
 اور مرے نہ ہو دسے سوگ
 ویندار ہے نہ جو کے بھوگ
 گن یہ ہو رہا ہیں کوئی
 ناکوئی ہو یا نہ کوئی ہوئی
 ہے بڑا آپ تے بڑ تیری ذات
 ہے بڑ دن کر کے کہی رات
 نعم ہمارے تے کم ذات
 نالک نہ آوے مائکھ سنات

۱۔ یہ زندگی برائے نام کی، آخر کار مرنا مقدم ہے اسکو لوگ بھوسے ہوئے ہیں۔
 ۲۔ کھانا اور کھانا اصلی اُس سچے نام ہی کا ہے۔
 ۳۔ اُس سچے نام کی بھونکھ مجھکو لگی ہوئی ہے۔
 ۴۔ جو شخص اُسکے نام کا بھونکھ ہے اُس سے یہ سب دکھ چلے جاتے ہیں یعنی دور ہو جاتے ہیں۔
 ۵۔ اے ماما جی صاحب اسکو کیونکر میں بھلا دوں۔
 ۶۔ کیونکہ وہ خود بھی سچا ہے اور سچا ہی اُسکا نام ہے۔
 ۷۔ اُسکے سچے نام کی بڑائی تل بھر بھی کوئی نہیں کر سکتا ہے۔
 ۸۔ کہنے والے تک جاتے ہیں اور اُسکی قیمت ذرا بھی نہیں پاتے ہیں۔

۹۔ اگر صدمہ یا تدبیرین کرے لیکن مطلق بھی بیان ہو نہیں سکتا۔

۱۰۔ بلا اس کے بیان کرنے کے کنارہ بھی نہیں جاسکتا ہے کیونکہ وہ معبود و محمد و نبیین ہے۔

۱۱۔ وہ موت اور فوت سے بڑا و سزا ہے غم سے بے غم ہے۔

۱۲۔ وہ رازق ہے رزق سب کو پہنچاتا ہے۔

۱۳۔ یہ اس کی صفت ہے سوا اس کے اور کوئی دوسرا توصیف کے قابل نہیں ہے۔

۱۴۔ جو کچھ وہ آپ ہی بڑا ہے غرض کہ سوا اس کے اور کوئی بڑا نہیں ہے۔

۱۵۔ نہ کبھی ہوا ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔

۱۶۔ جسے یہ دن اور رات پیدا کیا ہے اس کو اختیار ہے کہ چاہے دن کرے اور چاہے رات کرے۔

۱۷۔ پس اپنے مالک کو جو بھلا دیتا ہے وہی کم ذات ہے لیکن جی و مالایق ہے۔

۱۸۔ نالک کہتے ہیں کہ ہاتھ عورت کے بھی کبھی اولاد پیدا ہوتی نہیں یعنی جسے اپنے خاوند کو چھوڑ دیا وہ بیشک مثل ہاتھ کے ہو گیا۔

شگور و مہاراج نے اپنی والدہ ماجدہ سے یہ شبہ لکھ فرمایا کہ اسے ماما جی صاحبہ میں پریشہ کے نام کا جب کرنے سے ہمیشہ ہی آسودہ رہتا ہوں اور اسے ماما جی میں اپنے قایم میں نہیں ہوں بلکہ پریشہ کے آدھین ہوں جہاں اور جیلج وہ مجھ کو رکھتا ہے اسے سیرت و مان میں رہتا ہوں۔ یہ شکر اسے نولار جی صاحبہ نے عرض کیا کہ اسے پتا جی صاحبہ بھی کبھی اپنی کسی خدمت کی واسطے ارشاد فرمائیے کہ میں اس ارشاد کو بسر و چشم بھلاؤں۔ یہ شکر ست گور و مہاراج نے راگ سارنگ میں ایک شہید فرمایا۔

راگ سارنگ مہل پہلا

ایک فرمایش اکھی جو مانے سائی
جس تے جو نہ چلے کر جوگ دھائی
ایسا صاحب رائے جی کیسے ہاتھ نہ آوے
ہاتھ جوڑ کر بیتی تان سب کچھ پادے

سکر ہاوی

ہیک مات ہکم چلاوی
پنک کال دھرتی پہ کھڑا ہاوی نہ آوی
بڑے بڑے مہا بلی جو پھر مہر
کھڑا نالک توں دے دے جین دھرتی پھر

راگ سارنگ محل پہلا
ایک فرمایش اکھی جو مانے سائی
جس تے جو نہ چلے کر جوگ دھائی
ایسا صاحب رائے جی کیسے ہاتھ نہ آوے
ہاتھ جوڑ کر بیتی تان سب کچھ پادے
اک رہا و

حکمت حکم چلاے
انت کال دھرتی بے کچھ ہاتھ نہ آئے
بڑے بڑے مہا بل جو دھوم سوار
کو نالک تون دیکھے جن دھرتی دھور

ست گور و مہاراج فرماتے ہیں کہ

- ۱۔ ایک فراموش میری ہو اگرچہ اسکو میرا مالک قبول کرے۔
- ۲۔ لیکن اپنے مالک سے ماتحت کی کچھ طاقت نہیں جلتی ہو بجز اسکی اطاعت و فرمان برداری کے اسمین درادوش کرنا چاہیے۔
- ۳۔ اسے اسے ہی صاحب ایسا مالک کیونکر مانے کہ جو حاکم الحاکمین ہو اور رب العالمین ہو۔
- ۴۔ پس اگر اسکے آگے دست بستہ اپنا مالک سمجھ کر موجود رہے تو بیشک ماتحت سب کچھ پا جاوے۔
- ۵۔ ماتحت کو چاہیے کہ اپنے مالک کے ہر کام کو خالی از حرکت نہ سمجھے اور اس کے حکم کی بلا غدر بجا آوری کرے۔
- ۶۔ کیونکہ انجام کار سب کا یہی ہوگا کہ زمین کھا جاوے گی اور کچھ مانعہ آویگا۔
- ۷۔ بڑے بڑے امیر و کبیر اور بڑے بڑے پہلوان اور شور دان۔
- ۸۔ مالک صاحب کہتے ہیں کہ میرے دیکھتے ہوئے ایسے ایسے لوگ اسی دھرتی میں خاک ہو گئے۔
- ۹۔ شبہ شکر اسے بولا کہ صاحب نے کہا کہ اے پتا جی صاحب آپ یہاں پر تشریف رکھتے اور لنگر چلائے اور کنواں وغیرہ جو ضرورت ہوگی وہ بھی سب طیار کر دیا جاوے گا اور جہد ر زمین ضرورت ہوگی وہ سب حاضر کر دیا وے گی اور اس زمین سے جہد آمدنی ہووے سب نقد و نون کو آپ کھلائے اور خود کھا لیتے۔
- ۱۰۔ یسنگرست گوردھاراج نے ایک شبہ راگ آسامین مسترمایا۔

जग आसा महल पहला

लंगर एक खुदाय का दूसर लंगर नाँव
दूसर लंगर ना चले धिर जग न रहाय
राय सुलार सुन बिनी यक अर्ज हमारा
खालक साँचाँ एक है जिन खलक संचारी
एक रहाव

दाता अरब रहीम है सब जीयाँ नाँ ले
देकन को आपे धनी मंगलयाँ प्रतिपाले
जियाँ प्राणा तन धन दे दीनीँ रस भोग
आपे कुछ ना होविये कीनीँ रस जोग
सबनाँ के सिर एक है सिद्धसाध बेचारे
नानक मंगत सब को दाता सिर्जन हारे

راگ آسا محل پہلا

لنگر ایک خدا کے کا دوسر لنگر نا
دوسر لنگر نا چلے پھر جگ نہ رہے
راے سولار سون بیٹی یک عرض ہماری
خالق سانچا ایک ہے جن خلق سنواری
ایک رہاؤ

داता اکھ رحیم ہے سب جیاں نامے
دیون کو آئے دھی سگیاں پر تپاے
جیاں پر ان تن دھن دے دنی رس بھوک
آپے کچھ نا ہووے کینے رس جوگ
سبنان کے سرا یک ہے سدھ سادھ بھارے
نانک سنگت سب کو دا تا سر جن ہارے

ارحمت

ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ

۱۔ لنگر تو ایک خدا ہی کا ہے دوسرا لنگر کسا ہو سکتا ہے۔

۲۔ دوسرا لنگہ کیونکر چل سکتا ہو کیونکہ یہ مرت وک لینے دنیا تو مقام غانی ہو۔

۳۔ اسے اسے بولار صاحب ایک عرض ہماری لینے۔

۴۔ سچا خالق ایک ہی ہو جس نے یہ تمام خلقت بنائی ہو۔

۵۔ داتا اُسی کو کہنا زیادہ ہو جو رحیم ہو اور سب حیوان کے ساتھ ہو۔

۶۔ دینے کو دوا پیدا دھنی لینے دو لقمہ ہو کہ تمام خلقت کی پرورش کرتا ہو۔

۷۔ جان پران من دھن اُسی دو لقمہ لینے دھنی کی بدولت ہو کہ جو ہم لوگ دس بھوک رہے ہیں۔

۸۔ آپ تو نرکار روپ ہو لیکن تمام جیوان کا وہی جو ہر ہو۔

۹۔ سب کا افسر لینے مالک وہی ایک پریشہ ہو کیا سہ ہو یا سادھ ہو خواہ کوئی اور عرض بھارت ہو۔

۱۰۔ مانگ بھی اُسی سے لگتے ہیں کہ جو شہسکار دینے والا ہو اور پرورش کرنے والا ہو۔

جو وقت ست گوردھاراج نے پرشید فرمایا اس وقت اسے بولار صاحب نے اٹھک ست گوردھاراج کے قدموں پر گر کر مہتا ٹیکا اور پشید ہو کر عرض کیا کہ اسے تباہی صاحب جو آپ کی مرضی ہو وہ کیجیے۔

غرض کہ اسی طرح ست گوردھاراج کہ (کوٹنڈی) کے مقام پر چند دن گزرے ایک دن ست گوردھاراج نے بھائی بالے سے کہا۔ اُس وقت بھائی مراد بھی وہاں موجود تھے آپ نے فرمایا کہ اسے بھائی بالے اب یہاں سے چل جائیے اُن لوگوں نے عرض کیا کہ یہی صورت کی مرضی ہو۔ یہ شکست گوردھاراج کی والدہ ماجدہ ہر بھیدہ ہو کر کہنے لگیں کہ اسے پریشہ راول کو میرے ایک ہی اولاد ہو جسوں کو وہ بھی میرے پاس رہتے کہ قبول نہیں کرنا پر دس جانے پر آمادہ ہو حالانکہ اسے بولار صاحب نے بھی بہت کچھ سمجھایا لیکن کسی کے کہنے کو نہیں ماننا ہر جمل میں رہنا پسند ہی ہو یہ لڑکا کیسا عقلمند ہو اسکو کون شخص عقلمند کیسا کہ اپنے ولین اس طرح کہتی ہو اُن ست گوردھاراج کے پاس آئین اور نروریک اگر کے ست گوردھاراج سے کہا کہ اسے بیٹا اُنک تم کہیں بنادو اور یہاں بھی کچھ کام نکر صرف مکان پر بیٹھو اور ہم لوگ کبھی تم سے کسی کام کو نہ کہیں گے تم پریشہ کے واسطے کہیں دوڑ بنادو میری زندگی میں تمکو کسی بات کی تکلیف کیا اُسکی فکر بھی ہونے نہ پاوگی جس چیز کو تمھارا دل چاہے کھاؤ اُکھو اور اپنے پریشہ کا بھجن کرو اور جس نفل میں تم لگے ہو اُس سے ہم لوگ تمکو بھی روکیا اتنے عرصہ میں کا لورام جی بھی بول اُٹھے کہ اسے بیٹا تمکو کیا ایسی فکر منگی ہوئی ہو کہ جسکے باعث سے تم فقیر ہونے ہو بلکہ تمھارے ادب پریشہ کی ایسی ہی کہ باہر خیال تو کرو کہ تم مودی خانہ میں کس طرح کا بھجن رکھتے تھے کہ جسکے دیکھ کر ہر خاص و عام کچھ کا کچھ خیال کیا کرنا تھا لیکن جو وقت تمھارا حساب ہوتا تھا تمھارا ہی روپیہ اُس سرکار میں فاضل نکلتا تھا حالانکہ تھے اُس وقت میں بہت کچھ کھانا اُسوں کو ایک جگہ پاس نہ رکھا کہ تمھارے کسی وقت پر کام آتا کہ تم نے بلا وسواس و دور اندیشی کے سبب دولت فقیران کو کھلا دی اب میں کیا کروں تمھیں خیال کرو کہ جس دن سے تم پیدا ہوئے ہو تم اپنے اور میری کمائی دونوں کو کھوتے ہی رہے ہو یا جو دیکھ تمکو میں نے اس بارہ میں ہر طرح سے سمجھایا لیکن تم کچھ بھی نہ سمجھے اور میرے کہنے کو کچھ بھی خیال نہ کیا کہ یہ سڑی کیا بکنا ہو دیکھو بیٹا ہم قوم اور ہم چشم والے تمھاری رفتار و گفتار دیکھو دیکھو تمھارا مار کر تہمتے ہیں تا بیان بجاتے ہیں اور جھک کر شہتے ہیں خیر یہ امر تو فقیر ہی میری قسمت کا قصور ہو اس میں تمھارا کیا قصور ہو لیکن اب بھی خیریت ہو کہ بے فائدہ کو مت پھرو جو کچھ گھر میں میسر ہو کھالو اور صرف بیٹھے رہو اور یہ بھی

میں کہے دیتا ہوں کہ تم کو اب میں کبھی کسی کام کو بھی نہ کہوں گا غرض کہ لاورام جی یہ باتیں کرتے تھے اور ست گورو ہمارا جچکے بیٹھے ہوئے سنتے تھے کچھ جواب نہ دیتے تھے آخر کار لاورام جی نے جبکہ اپنی بات کا کچھ جواب نہ پایا تو بخیہ خاطر ہو کر اُس کے سے اٹھ کھڑے گئے اور اپنے کا ہونٹا مانی میں متوجہ ہو گئے آخر کار والدہ کے کہنے سننے سے اُس شب کو مکان میں قیام فرمایا اور صبح اٹھ کر جنگل کو نکل گئے اب سنگورو ہمارا جچکے کا یہی معمول ہوا کہ تمام دن جنگل میں بسر کرنا اور شام کو جانب بستی کے پھرنا اور شب کو گھر میں بہ جبر و جوار ہنا قطع نظر اسکے آئی یہ بھی عادت تھی کہ اگر بوقت واپسی جنگل کوئی سادھ خواہ سنت بلجانا تھا تو اُس کو اپنے ساتھ ضرور لے لیتے تھے آپ کو جو کچھ کہہ جو جن غیر مکان سے لے جاتے تھے اُس سادھ خواہ سنت کو کھلا دیا کرتے تھے خود اُس کے آپ بھی کچھ کھا لیتے تھے۔

غرض کہ سب سے پہلے بیکر باجیتی ماہ پوس پوری تو ہی پچھلے یعنی برہمت کے دن ست گورو ہمارا ج نے (ملو نہ ہی) سے چلنے کا قصد کیا یہ خبر پھر اسے بولار صاحب کو پہونچی کہ ست گورو ہمارا ج باہر تشریف لے جاتے ہیں اور یہ خبر خود ہی لاورام جی اور بھائی لاورام نے اسے بولار سے جا کر کہی تھی تاہم میں یہ بھی عرض کیا کہ شاید حضور نے سمجھانے سے ہمیں قیام فرمایا۔ پھر کے سنتے ہی اسے بولار صاحب نے اپنا ایک خادم کہ جس کا نام (امیدہ) تھا اور اسے صاحب کا بہت رفیق قدیم ملازم تھا اُس کو ست گورو ہمارا ج کی خدمت میں بھیجا اور ہدایت کی کہ تو میری جانب سے آداب بچانا اور عرض کرنا کہ تم کو آپ درشن دیجاوین چنانچہ امیدہ مذکور ست گورو ہمارا ج کے پاس جا پہونچا اور اسے بولار صاحب کے زبانی کل باتیں عرض کیں کہ حضور اسے صاحب نے آداب عرض کیا اور کہا کہ تم کو درشن دینے چاہیے میں سنکر ست گورو ہمارا ج جس مقام پر بیٹھے تھے اُٹھ کھڑے ہوئے اور اسے صاحب کے مکان پر جا پہونچے اور اُن کو درشن دیا اُس وقت ست گورو ہمارا ج کے خدمت پر اسے بولار موصوف نے اپنا سر رکھ دیا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ میری گستاخی معاف فرمائی جاوے یہ سنکر ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اسے صاحب آپ کچھ کام وغیرہ بھی نہ کیجیے صرف بیٹھے رہا کیجئے لیکن ہمیں قیام فرمائے یہ سنکر ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اسے صاحب یہ امر میرے مکان سے باہر ہی اُسی کرتار کے ہاتھ ہی اب تو جہان کرتار مجھ کو رکھے گا دین رہینگے اور میرے لئے جائے کا بھی اختیار اُسی کا ہی غرض کہ میرے اختیار میں کچھ نہیں رہے جدھر کرتار لجاوے لگا آدھ جاوینگے۔

غرض کہ اسے بولار صاحب نے اس وقت ست گورو ہمارا ج کے روکنے کی بہت کوشش کی لیکن سب بیکار ہوئی اور جب آخر کار یہی دیکھا کہ ست گورو ہمارا ج کا قصد مصمم جانے کا ہی اس وقت اسے صاحب نے عرض کیا کہ اب کچھ خدمت بھہ تلافی سے بھی لیجئے ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اسے صاحب مجھ کو تو کوئی ایسی ضرورت نہیں کہ میں آپ کو تکلیف دوں اور آئندہ آپ کی مرضی کے اختیار ہو۔ یہ سنکر اسے بولار صاحب نے عرض کیا کہ میری مرضی آپ کی اجازت و فرمائش پر منحصر ہو۔

اتفاق وقت اور ست گورو ہمارا ج انتر جا ہی اور بھگتوں کی دلجوئی کرنے والے تو تھے ہی حسب معمول پہرات باقی رہے سنگورو ہمارا ج واسطے اشتنان کے اُٹھے اس وقت آپ کی زبان سے نکلا کہ بیان کوئی (ٹوٹا) نہیں کہ جہاں اشتنان کیا جاوے ست گورو ہمارا ج کے منہ سے نکلے ہی ملازم اسے بولار صاحب نے اسے صاحب کو یہ خبر پہونچائی کہ اس وقت ست گورو ہمارا ج کی زبان سے یہ بات نکل چکی ہو یہ سنتے ہی اسے بولار صاحب نہایت خوش ہوئے اور سوچے کہ بھگتوں کی خواہش پوری ہونے کو ست گورو ہمارا ج نے یہ ارشاد فرمایا ہو آپس میں کہنے لگے کہ آج میں نہال ہو گیا کہ جو ست گورو ہمارا ج نے اپنی زبان سے ایک امر کی بابت فرمائش کی پس یہ کہہ کر اسے بولار صاحب نے آدمی تعینات کیے

کہ فوراً (ٹوہا) بنا دیا جاوے چنانچہ بہت جلد تالاب طیار ہو گیا۔

اب سینے ست گوردھارا ج مع بھائی بائے اور بھائی مردانہ کے بھر مقام (مین آباد) بھائی لاو کے مکان پر تشریف لائے سنگور و مہاراج
دیکھ کر بھائی لاو بہت خوش ہوئے اور فوراً ست گوردھارا ج کے قدیوں پر گر کر تھانیکا اور عرض کیا کہ ست گوردھارا ج نے مجھ کو بھائی لاو
کو جو پھر آسے اپنے درشن دیے۔ غرض کہ سنگور و مہاراج نے مع اپنے ہمراہیوں کے بھائی لاو کے مکان پر پانچ یوم مقیم رہ کر بھائی بائے اور
مردانہ سے کہا کہ چلو بھائی اب یہاں سے جانا چاہیے یہ کہہ کر بھائی لاو سے رخصت ہوئے۔

آگے ساکھی دودھی نامے زمیندار اور سنگور و مہاراج کے گفتگو کی بابت چلی

منبر

اب سینے ست گوردھارا ج مع بھائی بائے اور بھائی مردانہ کے (تلوٹڈی) روانہ ہوئے تو ایک مقام راوی ندی کے کنارہ پر پہنچے
جہاں ایک اور اسی مقام پر تپ کرنے لگے۔ جب ست گوردھارا ج اپنے تپ میں مصروف ہوئے تو دو دن ہزار یوں نے یعنی بھائی بائے اور
بھائی مردانہ نے ست گوردھارا ج سے عرض کیا کہ اگر اجازت ہووے تو ہم لوگ چند روز کے واسطے (تلوٹڈی) ہو آویں۔ یہ سکر سنگور و مہاراج
نے فرمایا کہ بھائی لاو جلدی نکرو یہ کہہ کر خاموش ہو رہے اتفاق سے جبکہ ست گوردھارا ج نے قیام فرمایا تھا اُس کے قریب میں ایک شخص کہ جس کا نام
(دودھی) تھا وہاں وہ شخص زمیندار تھا رہتا تھا کسی دن اُس زمیندار کی عورت نے اگر ست گوردھارا ج کے درشن کیے اور درشنوں سے
نہایت آئندہ ہوئی لیکن غریب قسمت سے زمیندار مذکور نہایت غریب آدمی تھا اور کوئی اولاد بھی نہیں رکھتا تھا ایک دن زمیندار مذکور کی
عورت نے اپنے خادمہ سے کہا کہ اسے ٹھاکر جی ایک سنت پیشہری آج کل راوی ندی کے کنارے میں آپ بھی چلے اور درشن کیجیے تو وہ
نے کہا کہ اچھا غرض کہ جب خادمہ کے دو دنوں آدمی لینے عورت و خادمہ ست گوردھارا ج کے درشنوں کو چلے اور کسی قدر دودھ بھی کر جو وہ
تھا لینے گئے۔ پھر بھگت ست گوردھارا ج کے چروڑن میں گر کر تھانیکا۔ ست گوردھارا ج نے فرمایا کہ او بھائی لاو (کہ تاجت ادی) بعد اسکے اُس
عورت کا روزانہ معمول ہو کہ ست گوردھارا ج کے درشنوں کے واسطے روزمرہ آنے لگی اور اُس کا خادمہ سسی (دودھی) زمیندار بھی کبھی آتا تھا۔
غرض کہ ست گوردھارا ج نے کچھ دن اور زیادہ اُس مقام پر قیام فرمایا چنانچہ ایک دن جب معمول (دودھی) زمیندار کی عورت آئی اور کہنے لگا
بھئی ساتھ لائی اور تو دودھی مذکور بھی اپنی عورت کے ساتھ آیا اُس روز ست گوردھارا ج نے دودھی مذکور سے بولا کہ کہا کہ اے دودھی کیا جانتا
ہو جو چاہتے ہو غرض کرو کیونکہ میرے پاس ست گوردھارا کا دیا ہوا سب کچھ موجود ہے اور وہ بھگت ہر جگہ بھر دیکھے ہو اور وہ معبود ہر جگہ ہونے
موجود ہوا ہے اسوقت جو کچھ تم پریشہرے مانگو گے وہ پاؤ گے۔ بالفرض کہ اگر تم دودھی کی خواہش کتنے ہوجنا چاہو پوچھو بلکہ تمہارے لیے اجازت
دیجاتی ہو کہ جس قدر تمہاری خواہش دودھ کی ہو اس دریا سے پی لو یہ سنتے ہی دودھی زمیندار نے دریا مذکور میں مٹھ ڈال دیا اور دودھ چھینے لگا
دودھی مذکور ہی اسوقت کے دودھ کی تعریف بیان کر سکتا ہے۔ اسوقت دودھی مذکور صرف یہی کہتا تھا کہ بیشک یہ دودھ ہی نہیں بلکہ صاف امیر
پڑا ہے دودھ کہہ مینے ہی دودھی زمیندار کو عقل آگئی اور ہوش ٹھکانے ہو گئے اور یقین کامل ہو گیا کہ بیشک یہ درویش کامل ہیں اور دودھی
نے اپنے دل میں اسوقت یہ خیال کیا کہ اسوقت میری قسمت یاوری کر رہی ہو کہ جو ایسے سادھو کے درشن بھگتے ہیں اسوقت ایسا موقع ہے
کہ جو چیزیں مانگو لگا پاؤں گے۔ دودھی مذکور نے یہ سوچ سمجھ کر بھگت ست گوردھارا ج کا قدیموس ہوا اسوقت بھگت ست گوردھارا ج نے فرمایا کہ

۲
بھائی لاو
بھائی بائے
بھائی مردانہ
بھائی لاو
بھائی بائے
بھائی مردانہ

مانگ دووی جو تھکوا غراہش ہو۔ یہ سنکر زیندر مذکور نے عرض کیا کہ حضور میں ایک بات عرض کرتا ہوں کہ میں حضور کی بدولت (دودھ) اور (پوت) سے بھر پور رہا ہوں یعنی دونوں میرے یہاں بہت ہو۔ اب دووی کی تقدیر کی تدبیر آوری دیکھیے کہ وہ تو عمر سن ہی کہ رہا تھا کہ دوبارہ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ دووی اور کچھ مانگ یہ سنکر پھر دووی نے عرض کیا کہ حضور میں حضور کی بدولت (دودھ) اور (پوت) سے بھر پور رہا ہوں اسوقت ست گورو مہاراج نے دووی کو بردان دیا کہ جا دووی کو (دودھ) اور (پوت) سے بھر پور رہیگا۔ لیکن سچی کمانی کرنا سنکر دووی مذکور نے ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر مستی کیا۔ اب ست گورو مہاراج اُسی راوی مذہبی کے کنارے پر قیام کرین تھے۔ اب ست گورو مہاراج کے دشمنوں کو اور لوگ بھی آنے لگے اُس مقام کے قریب ایک شخص ملازم بادشاہی کہ جسکا لقب سرکاری (کروڑی) تھا اسکا بھی ست گورو مہاراج کے تشریف رکھنے کی خبر پہنچی کسی نے اُس سے جاکر کہا کہ فی الحال بیان پر ایک فقیر صاحب آئے ہیں اور انکو لوگ اُنکے پاس جایا کرتے ہیں اُس کروڑی ملازم سرکار نے اپنے قیام خانے سے ست گورو مہاراج کو جادو کر بخیر کیا اور حکم دیا کہ گھوڑا تیار کرو کہ میں خود جا کر اُس فقیر کو اُس مقام سے اٹھاؤں یا قید کر کے اُنکو بیان لاؤں اسنے عرصہ میں سائیں نے سواری طیار کی اور کروڑی مذکور گھوڑے پر سوار ہو کر کچھ دور آگے گیا ہی تھا کہ گھوڑے پر سے کروڑی مذکور نیچے آگیا اور صدمہ سے کروڑی مذکور کا ایک پیر ٹوٹ گیا کہ ایک عرصہ تک کروڑی مذکور جاربائی سے اٹھنے نہ پایا آخر کار جب کچھ اچھا ہو چلا اور کچھ چلنے پھرنے لگا تو ایک روز پھرتے پھرتے ست گورو مہاراج کے بھی قریب ہو کر کروڑی مذکور آنکلا اور اسوقت پھر اُس سیاہ دل کے دلین ہی بات آئی کہ آج ان فقیر صاحب کو سرور ہی اٹھا دیونگے یا قید کر کے بیان سے لجا دیونگے پس جسے ہی پاپ اُنکے دلین آیا ویسے ہی اُسکو اُسکی آنکھوں سے کچھ دکھائی نہ دیا اور آنکھوں کے سامنے اندھیا لا جھانک گیا یہاں تک کہ اُسکو کچھ دکھائی نہ دیتا تھا لوگوں نے کروڑی مذکور کی جب یہ کیفیت دیکھی تب دریافت کیا کہ کیا حال ہو کروڑی نے کہا کہ میری آنکھوں کے سامنے بالکل اندھیا لا معلوم ہوا کہ اور تھکوا کچھ دکھائی نہیں دیتا اسوقت کسی شخص نے دریافت کیا کہ آپ کے دل میں ان فقیر صاحب کی بابت تو کوئی بات ملین نہیں آئی کہ جبکہ وجہ سے شاید یہ معجزہ ان فقیر صاحب کا آپکو پیش آیا ہو اگر ایسا ہی ہوا ہو تو بہتر ہو کہ آپ اپنی طبیعت کو ان فقیر صاحب کی طرف سے درست کر لیجیے اور یہی عقائد سے فقیر صاحب کی خدمت میں بیٹھے تھکوا امید ہو کہ انکی خدمت میں جانے سے تم ضرور ہی اچھے ہو جاؤ گے۔ یہ سنکر کروڑی مذکور کے دل سے بے عقلی جاتی رہی اور ہوں اور سہ ہو گئے ہوش کے ہوتے ہی کروڑی مذکور نے بیرون سے پاپوش بھی علیحدہ کر دیا اور برہنہ پا ہو کر چلا جبکہ ست گورو مہاراج کے قریب پہنچا اور ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر مستی کیا اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ او کروڑی جانی یہ سنکر کروڑی نے عرض کیا کہ بیشک حضور آپ پر سے سنت ہیں اب مجھکو یقین کامل ہو گیا کہ میرا بھلا جی ہو گا کہ جب آپ کا قیام دوام میں ہو گا اسلئے گزارش ہو کہ وزیر میں حضور کو پسند ہو وہ حاضر کجا دے تاکہ حضور کے نام کی آبادی کا ایک مقام یہاں قرار پا جاوے یعنی ایک چاک آباد ہو جاوے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو بھائی یہ تو گفتار فی سب میری ہی تو ہے اب اسمین سے تھوڑی علیحدہ کر کے کیا کرنا ہے اتنے میں مردانہ نے ست گورو مہاراج کے آگے حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور سری چند جی صاحب اور لکھی چند جی صاحب کو یکے بعد دیگرے آباد ہوئے ہیں سنئے ہی ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے ارشاد فرمایا کہ تم جا کر سری چند و لکھی چند جی کو یہاں لے آؤ اور مردانہ کی طرف بھی مخاطب ہو کر آپ نے فرمایا کہ تو بھی اپنے مستحقان کو یہیں لے آ۔ یہ کہہ بھائی بالے اور بھائی مردانہ کو رخصت کیا جنانچہ دونوں صاحب روانہ (تلونڈی) ہوئے اور ست گورو مہاراج کے والدین کی خدمت میں پہنچکے ملاقات کی ان کو دیکھ دیکھ کر لوگوں نے دریافت کیا کہ سگورو مہاراج

آج کل کہاں تشریف رکھتے ہیں بھائی ہالے نے دریافت کرنے والوں سے کہا کہ ست گورو ہمارا ج راوی ندی کے کنارے پر مقیم ہیں غرض کہ
 کالورام جی نے بھی دریافت کیا کہ کیا کبھی یہ اس وقت دوڑاں صاحبوں نے کہا کہ آپ لوگوں کو ست گورو ہمارا ج نے یاد فرمایا ہو بہرہو کہ آپ
 لوگ تشریف لیچے یہ سنکر کالورام جی نے کہا کہ آج ہماری بڑی ہی خوش قسمتی ہو کہ جو ناناک جی نے چھوڑا دیا ہو اسی کے گارڈیان کراہے کی
 سنگو امین اور چلنے پر طیار ہوئے یہ خبر اسے بولا رہی صاحب کے پاس پہونچی کہ کالورام جی مع اپنے لواحقین کے ناناک جی صاحب کے
 پاس جانے کو تیار ہیں یہ سنتے ہی اسے بولا موصوف کالورام جی کے مکان پر جا پہونچے اور کہنے لگے کہ اسے کالورام صاحب سے یہاں کے
 رہنے سے امید ہو کہ کسی نہ کسی دن ضرور ناناک جی صاحب بیان آریں گے تو بھکو درشن ہونگے لیکن اب تو تم بھی جاتے ہو دیکھا جا رہے کہ
 اب بھکو انکے درشن کب اور کس طرح سے ہوں ایسے میری نشانی ہو کہ تم عین رہتے تاکہ ناناک جی صاحب بھی کبھی نہ کبھی تو بیان تشریف
 لاتے یہ سنکر کالورام جی نے عرض کیا کہ اسے اسے صاحب اب انکے اپنے جوش طبع سے بھکوا دیا ہو تو ہم کیونکر نہ جاویں اور انکا
 حکم ٹال دیوں کیونکہ میں تو اب انکو پریشیر ہی کر کے جاتا ہوں ایسے بہتر ہو کہ اب آپ بھکو رخصت دیجیے تاکہ میں ان تک جلد پہونچ جاؤں
 کیونکہ اتنی عمر میں یہ نیا اتفاق ہوا کہ جو گورو ناناک نے بھکوا دیا ہو یہ امر انکا میری خوش قسمتی کا باعث ہو کہ جو میں انکے درشن سے
 فیضیاب ہو جاؤں یہ سنکر اسے بولا کہ کالورام جی کو رخصت کیا اور کہا کہ میری طرف سے بھی ست گورو ہمارا ج کے قدموں ہونا اور
 دست بستہ ہو کر عرض کرنا کہ بھکو خدا کی درگاہ میں اپنے سائے نالافت کے پیچھے رکھو بجا بیٹھے گا اور میری ہر طرح سے مدد کیجیگا غرض کہ
 کالورام جی اسے بولا کہ صاحب سے رخصت ہو کر اپنے اور عودانے بھی اپنے مکان پر جا کر کہا کہ ست گورو ہمارا ج نے اپنا تمام خاندان
 بلا بھیجا ہو ایسے بہتر ہو کہ تم لوگ بھی انھیں کے ساتھ چلو تاکہ باسانی پہونچ جاؤ اور پھر وہیں راوی ندی کے کنارے پر آباد ہوں یہ سنکر
 مردانہ کے خاندان والے کہنے لگے کہ تم خواہ ست گورو ہمارا ج کہیں ایک مقام پر تو مقیم رہتے ہو اگر ہم لوگ اپنا مکان چھوڑ کر
 دہان جاویں اور تم وہاں سے کہیں کو چلے جاؤ تو ہم لوگ جلا وطن ہو جاؤ گے ایسے بانسلس تو ہم لوگ کہیں نہ جاؤ گے پس جوق کہ مردانہ
 کے متعلقان نے یہ بات کہی بھائی مردانہ فوراً ہی کالورام جی کے پاس جا پہونچے اور انھیں کے ساتھ ست گورو ہمارا ج کی خدمت میں
 جا پہونچے غرض کہ جوق ست گورو ہمارا ج کی خدمت میں یہ سب لوگ پہونچے اسوقت ست گورو ہمارا ج والدین کے قدموں ہوئے
 والدین نے ست گورو ہمارا ج کو قدم بوسی سے اٹھا کر گلے لگا دیا اور کہنے لگے کہ آج ہماری بہت ہی خوش نصیبی ہو کہ جو آپ نے
 ہم لوگوں کو یاد کیا ہو لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ ہم لوگ اسوقت عین فصل کا شتکاری کو چھوڑ کر بیان آئے ہیں ۔۔۔
 سنکر ست گورو ہمارا ج نے میری راگ میں ایک شبہ فرمایا اور کالورام جی سے کہا کہ اگر آپ ایسی کا شتکاری کریں تو ضرور آجکا
 ادھار ہو جاوے ۔۔۔

श्रीराग महल पहला घर ३

पहतन धरती नीज कर्मा करे सलिल उपाय सारंगधारी

मन कर्षीगा हिनैय जमाय लियु पायस पर निर्बली

कोहे गर्भ समूडी प्राया

पितृ सुत सगल कलंतर माता तेरी होहिं श्रन सरस्वती

सरी राग محل पहला गहर ३

होत दहती बिज करार विलि आपु सारंग धारी

मन करे कान हरदसे जमाये पावस पर नरबानी

काहे गहर बह समुरी भा

पत शत सकल कलंतर मातरी होहिं श्रन अंत कसाया

سکر رھای

اک رہاؤ

کھئے بکاؤ دشت کر کھا کرے ان حج اتی ہوئی دجیا سے
 جب تپ ستم ہوے جب راکھی کل بگا سی دھام کا
 کچھ سبتا ہر داس رے شگر ہی تن کھوڑا نٹ کال سکر
 اس اٹھارہ مین اب اپرم پڑو چھنے کے ناکہ یون یک تار
 چیتے بیکار دھ کر رنا کرے ان تاج بھات مویہ دھام سے
 جپ تپ ستم ہوے جب راکھی کل بگا سی دھام کا
 کچھ سبتا ہر داس رے شگر ہی تن کھوڑا نٹ کال سکر
 اس اٹھارہ مین اب اپرم پڑو چھنے کے ناکہ یون یک تار

ارٹھ

ست گورو ہمارا ج فرمائے ہیں کہ
 ۱۔ اسے چاجی ہمارا ج اس تن لینے جسم کو زمین تصویر کیجئے اور اُس مین نیک افلاکی کا تخم بونے اور پریشہ کے کھن کو ابھاشی
 ۲۔ ہنکراؤں کا شکاری مین مصروف ہوئے۔
 ۳۔ اور اس مین کو کا شکار سمجھئے یعنی ہمارا ج کا دھیان اپنے ہر دے مین چائے تو البتہ ایسی کا شکاری سے کتہ پر اپت ہو جاوے گی
 ۴۔ اور مایا کو جھوٹ جا کر اُس سے علیحدہ ہوئے۔
 ۵۔ بنے چاجی صاحب یہ ان بات تو کا جقدر خاندان ہی کوئی کسی کے ساتھ نہیں جانا ہی لیکن اسکو اوجود جانتے کے بھی
 ۶۔ دگ نہیں چھوڑتے مین پلٹے ہوئے ہیں۔
 ۷۔ کام کر دے کو توجہ مودہ اہنگار۔ یہ جو دشمن لگے ہوئے ہیں انسے جدار ہٹا چاہیے۔
 ۸۔ اور جو کا شکاری مین بیان کر رہا ہوں اُسکے محافظ اور نگراں جپ جپ ستم سمجھ کر مقرر کیجئے تو حفاظت ہی رہے گی۔
 ۹۔ ہر جو ہر جا مین لینے وہ معبود ہر جگہ موجود ہی تھا رے ہر دے مین بھی ہر اسی پر بھروسہ کیجئے۔
 ۱۰۔ اسے چاجی صاحب جب تم واہ گورو کو پہچان لو گے تو ضرور ہی تمہارا اُدھار ہو جاوے گا۔
 یہ شکر ست گورو ہمارا ج کی والدہ اجدہ نے کہا کہ اسے بیجا جوت تھا رے کر یا ہوگی اسوقت آتما کی شناخت ہوگی بعد اسکے کالوارم جی نے
 کہا کہ اسے بیٹا۔ راگ۔ کھٹا۔ اگیان۔ یہ تو اسکو مین جنون سے چلے آتے ہیں اور گیان سنتوں ہی کی صحبت سے حاصل ہوتا ہی
 پس تعین خیال کر دو کہ وہ گیان اسقدر جنون کے اگیان کو کس طرح سے کاٹے گا یہ شکر ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ بیٹے چاجی صاحب
 اگر کوئی شخص لکڑیوں کو ہزاروں برس سے اکٹھا کیا کرے مگر اُسپر کبھی ایک جنگی آگ نہ دجیاوے تو کل لکڑیاں جو برسوں سے اکٹھا
 گیان اتھین دم کے دم مین وہ سب کی سب سوخت ہو کر رہ جاوے گی ویسے ہی آپ اسکو بھی خیال کریں کہ مثل ان لکڑیوں کے اگیان کو
 سمجھیں اور سنتوں اور مہانتوں کی خدمت و سیوا و صحبت مثل ایک چنگاری آگ کے تصور کریں بس سنتوں کی صحبت سے وہ اگیان
 کا دھیر ایک چشم زدن مین خاک ہو جاوے گا۔

فرنگی سب باتیں اُس سرکاری ملازم نے کہ جسکا نام ولقب کروری تھا جوت ست گورو ہمارا ج کی زبان فیض ترجمان سے مین ایک
 جوئی کا سا عالم ہو گیا اور اٹھ کر ست گورو ہمارا ج کے قابو مین پر جا کر اور دستار دے کر عرض کیا کہ حضور مین نے ایک قلمہ بنوانے کا قصد
 کیا ہے اب جسکے نام آپ حکم دیوین اُسی کے نام سے اینٹ قلمہ کی رکھائی جاوے۔ یہ شکر ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ جانی زار کے نام سے

کرتار پور یا دکر۔ یہ سنکر اس کروری نے ایک قلعہ نام اس مقام پر بنوانا شروع کر دیا اور ست گوردھاراج کے واسطے جو مکان بنو یا وہ پلٹ
بنوایا بعد پٹاری اس مکان کے تمام گھر سگورہ مہاراج کا لینے کا اور ام جی و نیز ست گوردھاراج کی والدہ ماجدہ و نیز سری چند جی صاحب
دیکھی چند جی صاحب و نیز انکی والدہ صاحبہ نے بود باش اختیار کی بعد اسکے اس کروری مذکور نے اور زمین بھی نذر گزرائی اور عرض کیا
مصور جو کچھ اس زمین میں پیدا ہو وہ سب دھرم سالہ میں خراج ہو کرے یہ کہکر اور ست گوردھاراج کے قہمبوس ہو کر رخصت ہوا۔
غرض کہ اسی کے قریب دودھی زمیندار کی گاہن وغیرہ جتنی چاہے دن بھر کا دودھ دودھی مذکور ست گوردھاراج کی خدمت
میں پہنچاتا تھا اور سات کا دودھ اپنے مکان کی لہیا آتا تھا۔

غرض کہ مہینہ کنوار کا آیا اور کانورم جی نے اپنے بزرگوں کے سراحہ کے اسوقت کا اور ام جی برہمنوں کے پیر ہونے لگے ست گوردھاراج نے
اگر دریافت کیا کہ اسے پتہ جی صاحب آج اس قدر بھوجن کیوں بنوایا گیا ہے بجواب اسکے کا اور ام جی نے کہا کہ اسے نانک جی آج میرے والد
کا سراحہ ہی یہ سنکر ست گوردھاراج نے فرمایا۔

کہ اسے پتہ جی صاحب جب تک خواہش یعنی باسنا میں بندھے ہوئے ہیں اسوقت تک ہر لوگ ترک
اور ترک یعنی دوزخ اور بہشت میں رہتے ہیں اور جوقت یہ برائی باسنا سے نر باس یعنی بلا خواہش
ہو جاتا ہے اسوقت اسکے پیشتر ہی مکت ہو جاتے ہیں مثلاً کسی شخص کے ہاتھ میں کنکوہ کی ڈور ہو تو اسکے
اختیار میں ہے کہ جقدر ڈور چاہے چھوڑتا جاوے۔ یہاں تک کہ آسمان تک پہنچ جاوے لیکن جوقت ڈور
ٹوٹ جاتی ہے تو وہ کنکوہ بھی گر جاتا ہے ویسے ہی جو لوگ اکیانی میں انکے موہ کی ڈور انکے تیروں کے پہنچتی ہو

یہ کہکر پھر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اسے پتہ جی صاحب تم واہ گوردھاراج آنگھین بند کر لو۔ یہ سنتے ہی کا اور ام جی نے واہ گوردھاراج
آنگھین بند کر لین جو ان آنگھین بند کین یوں ہیں دیکھا کہ میں بکینٹھ دھام میں بیٹھا ہوں اور چاروں جگہوں کے ہر کجا ہیں اور سب
سب (چتر پنج مورت سروپ) رکھے ہن جی مہاراج کے پاس بیٹھے ہیں۔ کا اور ام جی کو دیکھا کہ سب کے سب انکے پاس آکر گئے تھے غرض
کا اور ام جی تمام دن اپنے تیروں کے گلے سے ملتے رہے اسوقت تیروں نے کہا کہ اسے کا اور ام جی دھن ہو تم جیکے گھر میں گوردھاراج جی صاحب
پیدا ہوئے ہیں کہ جیکے باعث سے تم سب کا ادھار ہو جاوے گا اور ہم سب کا ادھار ہو گیا ہے۔ قصہ مختصر کا اور ام جی انھیں تیروں کے پاس
ایک سال تک مقیم رہے اور بعد کچھ سامان کا اور ام جی کیواسطے بکینٹھ دھام کے عنایت ہوئے ایک دن کا اور ام جی نے کہا کہ اسے تیروں
بھکو تو (مرت لوک) جانا ہے اب بعد اس جسم ثانی کے روحانی حالت میں ان لوگوں کے پاس آؤنگا۔ یہ کہکر کا اور ام جی نے آنگھین
کھول دیں تو دیکھا کہ ست گوردھاراج بیٹھے ہوئے ہیں اور اپنے تئیں دیکھا کہ اسی برہمن کے پیرو پیچ رہے ہیں اسوقت کا اور ام جی نے
کہا کہ اسے بیٹا نانک جی یہ ایک کرشمہ عجیب و غریب میں نے اسوقت دیکھا کہ جس سے مجھ کو تعجب و حیرت ہے میں اب تم کو قہم سراحہ کرنا
دور نہ کریں۔ اسوقت ست گوردھاراج نے فرمایا کہ ان پتہ جی صاحب اچھے لوگ جو کام کرتے آئے ہیں وہ سب کے لیے اچھا ہی ہے
اب آپ فردہی سراحہ کیجیے تاکہ جین تمام دنیا میں یہ رسم جاری رہے اور اسکا رواج چلا جائے۔ یہ سنکر کا اور ام جی نے کہا کہ اسے بیٹا
نانک میں ایک سال تک بکینٹھ میں رہ آئی ہوں اور یہاں بعد ویسی یہ کیفیت دیکھی کہ میں اسی برہمن کے پیرو ہوں اور ہوں یہ مقام ہے
ہی تعجب کا ہے یہ سنکر ست گوردھاراج نے کہا کہ اسے پتہ جی صاحب مہاراج کی لایا کانت نہیں ہو اور اسی میں کچھ تعجب کا مقام نہیں ہے

لیکن اگر آپ اسی کرتار کے کام میں دل سے مصروف ہو جیے تو بہت اچھا ہو گا۔ یہ سنکر کارام جی نے ست گورو ہمارا ج کو تشکر کیا اور
پیشہ کاروں پر بھی پھانا لگا دیا کہ ست گورو ہمارا کرتار پور سے اندر دھیان ہو گئے اور ست گورو ہمارا ج کے والدین وہیں مقیم رہے۔

آگے ساکھی ست گورو ہمارا ج سے اور ایک برہمن سے رام تیرتھ کے مقام پر جو ہوئی وہ چلی

نہ ۲۷

اب سنئے کہ ست گورو ہمارا ج چلتے چلتے رام تیرتھ کے مقام پر جا پہنچے اُس روز اتفاق سے پورناسی کا دن تھا اکثر لوگ اُس پر نہلنے کو آئے
تھے بھلا بھلا کے اکثر برہمن لوگ اُس جگہ پر بیٹھے ہوئے اُٹھان کر کے سالک رام کی مورت آگے رکھے ہوئے تلک وغیرہ لگا رہے ہیں اور
اکثر وہ اُس تلک وغیرہ لگا کر میٹھے ہیں اور جو خود ہی مار کر دھڑکتے کرتے ہیں غرض کہ لوگوں کے دکھانے کے واسطے بہت سا ہالہ کر رہے ہیں
یعنی لوگوں کو اپنی ریاضت و جہاد دکھا رہے ہیں جو کہ ست گورو ہمارا ج انتر جامی تو تھے ہی سب لوگوں کے دل کی بات جانتے ہی تھے
غرض کہ منجھل آن لوگوں کے ایک برہمن نام ظاہری سنگار کر کے اور آنکھیں بند کر کے لگا ملا بھرنے اور دھیان کرنے اُسکی کیفیت دیکھ کر
ست گورو ہمارا ج نے اُس برہمن سے پوچھا کہ اے برہمن جی صاحب تم آنکھیں بند کر کے کسا دھیان کرتے ہو اس برہمن نے جواب دیا
کہ اے پتا جی صاحب میں سالک رام جی کا بوجھ کرنا ہوں یہ سنکر ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اے سوامی جی صاحب مورت تو
اپنے سامنے رکھی ہو اور آنکھیں بند کر کے پھر کسا دھیان کرتے ہو یہ سنکر اُس برہمن نے بے گارہ جواب دیا کہ اے سوامی صاحب مجھ کو
دھیان کرنے سے تین لوک دکھائی دیتے ہیں۔ یہ سنکر ست گورو ہمارا ج نے استفسار کیا کہ اے سوامی جی تو تین لوک میں جو کچھ ہوتا ہو گا وہ
سب ملو دکھائی دیتا ہو گا اُس برہمن نے بھر بھی اٹکل تجویزی جواب دیا کہ جی ان بیشک مجھ کو تین لوک کی سب چیزیں دھیان کے وقت میں
دکھائی دیتی ہیں یہ جواب دیکر پھر اُس برہمن نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اتنے عرصہ میں ست گورو ہمارا ج نے ایک گوپت سکھ کو حکم دیا کہ اس
برہمن کے سامنے سے سالک رام کی مورت اٹھا لیجاؤ چنانچہ اُس گوپت سکھ نے اُس برہمن کے سامنے سے کل سامان مع مورت سالک رام
کے غائب کر دی جب اُس برہمن نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو کچھ بھی نہ پایا۔ لگا افسوس کرنے اور لگا رونے اُسکی یہ حالت دیکھ کر سنگار ہمارا ج
نے اُس برہمن سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ اے سوامی جی تم کیوں روتے ہو۔ یہ سنکر برہمن نے عرض کیا کہ اے پتا جی صاحب کیا کون سالک رام
جی کی مورت و نیز دیگر سامان میرے سامنے سے کوئی اٹھا لگیا۔ یہ سنکر ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اے برہمن دیوتا جی تلو تو خودی دھیان
کے وقت میں تین لوک دکھائی دیتے ہیں اب آپ خود ہی دیکھ لیجیے کہ مورت و نیز سامان پو جا کہاں ہو یہ سنکر برہمن مذکور نے دست بستہ
ہو کر عرض کیا کہ اے پتا جی صاحب میں تو اپنی شکم پر دردی کے واسطے وہ سب باتیں جھوٹھی کہتا تھا اور بہت سچ ہو کہ جھوٹھی ہی کے ذریعہ سے
میری ایسی حالت ہوئی۔ غرض کہ اسی مورت کے ذریعہ سے میرا گذر ہوتا تھا اب میں کیا کروں لگا اور میرا گذر معاش کیونکر ہو گا ایلے آپ سے جی
گزارش ہو کہ آپ سالک رام کی مورت جسنی ہو اُس سے دلا بیجیے اسی طرح برہمن نے بہت سی باتیں خوشامد نہ کر کے اور بہت سی
ماجوسی کی ست گورو ہمارا ج کی مورت دیا سے تو جھوٹی ہی تھی اُس برہمن پر بھی آپ کو دیا آگئی۔ اُسوقت ست گورو ہمارا ج نے فرمایا
کہ برہمن دیوتا جی اگر تم جھوٹ بولنا چھوڑ دو تو تمکو پریشروں میں روٹیاں پہونچا دیں گا اگر تم جھوٹ نہ بولو اور صاف دے سہو رام کا
برہمن کر تو کھانے کی کچھ بھی فکر نہ ہوگی یہ سنکر اُس برہمن نے کہا کہ اے پتا جی صاحب جسوقت آپ کربال ہونگے اُسوقت میں جھوٹ خودی

جھڑو لگا لیسکن جسکو اسکی ہی یقین تھا کہ بغیر جھوٹ کے روٹی نہیں جلتی، یہ سنکر ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اسے سوامی پوچھا
 جی صاحب آپ نے تو جھوٹ کو بھی انجام اب پہنچا دیا یہاں تک کہنے لگے کہ جھوٹ میں آنکھ بند کر کے دھیان کرتا ہوں تین لوگ دکھائی دیتے
 ہیں حالانکہ جس جگہ آپ بیٹھے ہیں وہیں ملک رام جی سے کل سامان کے موجود ہی سوامی آپ کو خبر ہی نہیں ہے۔ یہ سنکر برہمن مذکور نے
 جواب دیا کہ اسے چاہی صاحب بھلو تو اسکی بیشک خبر نہیں ہے اور میں نے تو اپنی دروغگوئی کا حضور سے اقرار بھی کر لیا یہ سنکر سنگو روہا ج
 نے فرمایا کہ اسے سوامی دیوانہ جی آپ اس سے اچھے اور اسی جگہ کی کچھ زمین کھو دیے۔ یہ سنکر برہمن مذکور نے اپنے اس سے اصرار کیا
 کہ وہی دکھائی تو اس زمین کے نیچے پتھر دولت رکھی ہے یہ کیفیت دیکھ کر برہمن مذکور نے ست گورو ہمارا ج کے قدموں پر گر کر سناٹا
 اسوقت ست گورو ہمارا ج نے ایک شبید فرمایا۔

راگ دھنا سری مہلا پھلا پھر ۳

کال ناहीं जोग नाहीं नाहीं सत का दब
 तथा निश्च जग ध्व होइ बुचता यों जग
 कलि मझि राम नाम सार

आँखिन ताँ मुँहै नाक धरै ठगान को संसार

सकरमाच

आद सेती नाक पकड़े सँजे तो तीन लोआ
 पार पाछे कुछ ना सूझे यह पदम अलोआ
 खती अत धर्म छोड़या मलिख भाषा गही
 सहि सब एक वन होथे धर्म की गतरही
 अख साज पुरान सुव्रह करैह घेर अभ्यास
 बिन नाम हर के सुक्त नाहीं कहें नानक दास

راگ دھنا سری مہلا پھلا گھر ۳
 کال ناہیں جوگ ناہیں ناہیں ست کا دھب
 تیا نشٹ جگ بھر شٹ ہوئی ڈوبنا یوں جگ
 کل مین رام نام سار
 آنکھن تان موندے ناک پرے ٹنگن کو سنار
 اک رہا تو

اور سیتی ناک پرے سو جھے تو تین لوی
 مگر پاپے نا کچھ سو جھے ہو یم اوی
 کھتری ات دھرم چھوٹا بلجھ بھاگیا کھی
 سر شٹ ایک برن ہوئی دھرم کے گت رہی
 ایشٹ ساچ پوران سودھ کر پھر کھیا اھیاس
 بن نام ہر کے گت ناہیں کہیں ناک داس

ارتھ

ست گورو ہمارا ج فرماتے ہیں کہ۔

- ۱۔ نہ کال ہے اور نہ جوگ ہی ہے اور نہ ست کا ذکر ہی ہے۔
- ۲۔ بغیر سچے کے جگ بھی بھر شٹ ہو جاتا ہے کیونکہ دو مبالغہ بینی شترک کا لینے شترک خدا میں لگاتے ہیں اسکا جگہ ہی ہے۔
- ۳۔ اس کلباگ میں صرف ایک رام نام مقدم ہے۔
- ۴۔ آنکھیں تو موندتے ہیں ناک کو پکڑتے ہیں لیکن سنار کو یہ بھی سب ٹھگ دیا ہی کرتے ہیں۔
- ۵۔ اور روغ کرتے ہیں کہ ناک پکڑنے سے تینوں لوگ دکھائی دیتے ہیں۔
- ۶۔ لیکن جب امتحان لیا گیا تو بجائے تینوں لوگ کے ذرا بھی نہیں دکھنا ہوتا ہے۔

۱۔ برہمنوں کی یہ کیفیت ہو اور چتر یون نے دھرم چھوڑ دیا اور لمچھن کے کرم کرنے لگے۔
 ۲۔ غرض کہ تمام سرشت ایک ہی بن ہو گئے اور دھرم کی گت ہو گئی جیسے دھرم جانا ہی رہا۔
 ۳۔ بدھوں نے پوران پڑھنا شروع کر دیا اور بید ابھاس ہو بیٹھے۔
 ۴۔ لیکن بغیر ہر کے نام کے کت لٹا غیر ممکن ہو۔

۵۔ گورو مہاراج نے اُس برہمن سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اسے برہمن دیوتا جی تم جو دس پتھر کی صورت کی صورت دیکھ کر تے ہو سوا کے
 ہو یا تو کچھ بھی نہیں ہو یا نہ کہ موت سے بھی نہیں بچا سکتی اور نہ تمہارا کچھ بگاڑ ہی سکتی ہے اگر تم بالغرض نہ اسکی پوجا چھوڑ بھی دو
 تو کچھ نقصان بھی نہیں ہو سکتا ہو اور اسے سوامی جی صاحب یہ آنکھیں بند کرنا اور ناک بٹا سہ ساری لوگوں کو دھوکھا دینا
 کتنا نیک چلے ایک نہ ایک دن فلعی کھلی جاوے گی۔ یاد رکھو کہ کت پدارتھ صرف ایک ٹھاکر جی کا نام ہی ہے بلکہ اس زمانہ کھجک میں
 صرف رام نام ہی سارے ہی مقدم ہوا اسلئے ہتھوڑ کو آپ بھی رام نام ہی کا سمن کیا کیجیے اور یہ بات یاد رکھیے کہ جو شخص سدھ اتما سے سری
 رام نام کا سمن کرے گا وہ بیشک کت پاویگا اور بغیر رام نام کے سمن کے کل پوجا بیکار ہیں اور اکثر تیرتھوں کے قریب کے رہنے والوں کے
 بھی یہ باکسی کام کی نہیں ہوتی ہو اور دیوتا جی اگر کھیل دیکھت چھوڑ کر پوجا کیجاوے تو البتہ کرنے والا بھی سکھ پاویگا پس اب جب تم
 سری رام نام کا سمن کر دے گے تو تمہارا ضرور ہی بھلا ہوگا۔ یہ سنکر اُس برہمن نے عرض کیا کہ اسے پتا جی صاحب یہ دولت جو آپ نے زمین
 کے اندر چھکوا رکھا ہے یہ آپ کی جو باکسی دوسرے شخص کی اسکی کیفیت سے بھی مجھ کو آگاہ کیجیے بیشک سست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو
 دیوتا جی تم جو کہتے ہو کہ آنکھیں بند کرنے اور دھیان کرنے سے مجھ کو تین لوگ دکھائی دیتے ہیں لیکن تعجب ہو کہ تمکو تمہارے پیچھے جو کہ
 گورو مہاراج نے دکھائی دیا اور کچھ بھی معلوم نہ ہوا کہ بیان کر لیا ہو۔ یہ سنکر اُس برہمن نے پھر معذرت کی کہ اسے سست گورو مہاراج اگر میں پتا
 جی کو مجھ کو ضرور ہی دکھائی دیتا چونکہ میں جھوٹا ہوں اسلئے میری قوت بھی جھوٹھی ہو یہ سنکر سست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو دیوتا جی
 جہاں اس دنیا میں آیا ہو وہ سب اس زمین ہی کے نیچے ہو کوئی جگہ ایسا سے خالی نہیں ہو اسکو کسی نے رکھا ہی نہیں ہو غرض کہ چاروں
 جگہوں کی ایسا دیکھا ہو گئی ہو اس زمین کے نیچے غلہ۔ پانی۔ کپڑا۔ سونا۔ چاندی۔ تاجا۔ کسی کا رکھا ہوا نہیں ہو یہ سب
 قدرتی ہی ہو پراگتا نے لایا کا یہ جہن کر دیا ہو اسی طریق سے ہو رہا ہو اور جیل رہا ہو اسے دیوتا جی صاحب یہ بھی یاد رکھیے گا کہ جو لوگ
 پریشہ کے بھگت ہیں وہ لوگ پراگتا ہی ہی ہیں اور انکو رو شنفیری بھی ہوتی ہو انکی نظر اسکے بڑی کا نہ سمجھنا چاہی راست گفتار شخص
 اور سنت و سادھو کو سب کچھ دکھائی دیتا ہی یعنی جس جگہ جو چیز ہوتی ہو وہ لوگ بخوبی جانتے ہیں اور وہ لوگ تمام لوگوں کے دل کی باتیں
 بھی جان سکتے ہیں لیکن وہ کیسے کچھ کہتے نہیں ہیں آنکھیں اندرونی سے آنکھیں سب کچھ دکھائی دیتا ہو قصہ مختصر کہ جس پر ہمیشہ خود ہی کرتا
 کرتا ہو اور جسکو اپنی غنایت و مہربانی عطا کرتا ہو وہی اس بات کو جانتا ہو اور کوئی نہیں جان سکتا ہو یہ لکھنا اُس برہمن نے التجا کی
 کہ اسے سست گورو مہاراج جسدہ یہ سننا ہو وہ سب مایا کو جانتا ہو اور پریشہ کو تو کوئی یاد ہی نہیں کرتا ہو انکی کیا گت ہوگی یہ سنکر
 سست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے سوامی جی کھجک میں کھتری اور برہمن جو لوگ دڑا بھی خوش ہو گئے وہ سب لوگ اپنا کرم دھرم
 چھوڑ دیو گئے اور بہت ہی پاپ کرینگے اور وہ پاپ حسب ذیل ہیں جو وہ کرنے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے۔
 ۱۔ لڑکی کا دھان کھانا۔ غیر مذہب والوں سے ملکر سخاوت کرنا۔ غیر ملک کی زبان بولنا۔ غیر عورت سے حرام کاری کرنا۔ گولی کرنا۔

پریشیر کے بھجن کے وقت بیوا کی باتیں کرنا۔

بوجب قول

बापी भगत न भावै हरि पूजा न सुहाय
भावे चन्दन परहरे जहाँ विधे तहाँ जाय
शर्म करहि सायता साधू मिलै निसंग
हुता पदार्थ पाइये नानक यहै न भंग

بابی بھگت نہ بھایے ہر پوجا نہ سہاے۔
ماننے چندن پر ہرے جہاں بروہ تھان جاے۔
شرم کرے ہر ساکتا سادھو ملے نہ سنگ۔
کت پدارتھ پائے ناک پرے نہ بنگ۔

ارتھ

ست گورو ہمارا ج فرمائے یمن کہ

- ۱۔ جو لوگ بابی یمن اُنکو ہر کی بھگت اچھی ہی نہیں لگتی ہو۔
- ۲۔ تھے یعنی پیشانی پر چندن وغیرہ لگاتے یمن لیکن محض بیکار ہو۔
- ۳۔ ساکت لوگ یعنی جو لوگ گورکھ چندن یمن اگر سادھو کے سرن میں جاوین تو سنگ یعنی ریخت ہو جاوین۔
- ۴۔ انجام کو نکات پدارتھ بھی دو لوگ ضرور ہی پا جاوینگے۔

یہ سنگد اُس برہمن نے کہا کہ اسے بچے بادشاہ کلچاک زمانے میں یہی برتاؤ برتے گا کہ اسکے سوا کوئی اور وظیفہ ہو جا کا طریقہ یہ ہے
یہ کہ سوارام نام کے چپ کرنے کے جھوٹے کا کوئی طریقہ تدبیر اور بھی ہو یا نہیں یا کہ نام ہی سمرن کرنے سے جھوٹا ہونا ہی اسلئے یمن
حضور سے دریافت کیا کہ تاکہ بھلو اُس سے آگاہی ہو جاوے۔ یہ سنگست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اے سوامی جی بغیر نام کے
کرن کرنے کے مکت پدارتھ کی طرح اور کسی تدبیر سے حاصل نہیں ہو سکتا ہی چاہے کوئی کتنی ہی تدبیریں کریں۔

اشلوک

कीर्त्तन में चित लावै नित उपजै प्रतीत प्यारा
सगल पाप का नास होवै मुख उजल हर द्वारा
बिन स्मरार्थों जीयता बीर्या सास पगल
नानक हर का स्मरार्थ सार है और छड सगल नंजाल

کیرتن میں جت لاوے نت او بچے پر تیت پیارا۔
سکل پاپ کا ناس ہوے گلہ ادھل ہر دووارا۔
بن سمرن جو جو تا پرتھ سانس پرال۔
ناتک ہر کا سمرن سار ہے اور چھانڈ سکل جنجال۔

ارتھ

ست گورو ہمارا ج فرمائے یمن کہ۔

- ۱۔ جو شخص کیرتن میں پریشیر کے دل لگائے گا اسکو روز بروز پریت یعنی یمن بڑھتا جاوے گا اور اُسکو پریشیر سے محبت ہوتی جاوے گی۔
- ۲۔ انجام اُس شخص کا یہ ہو گا کہ اُسکے تمام پاپ نیست و نابود ہو جاوینگے اور کچھ ادھل پریشیر کی درگاہ میں ہو گا۔
- ۳۔ بغیر اُسکی سمرن کے زندگی محض بیکار ہو اور یہ دم لینے سانس فضول رایگان ہوتی ہو۔
- ۴۔ اے ناتک ہر کا سمرن مقدم ہو اسلئے گل جنجال چھوڑ دینا چاہیے۔

یہ اشلوک سنتے ہی برہمن مذکور نے ست گورو ہماراج کے قدموں پر گر کر مستھاٹیکا اور ست گورو ہماراج کا سیکھ ہوا اور گورو گورو جینے لگا۔
 بعد کے ست گورو ہماراج نے اپنے گپت سکھ سے وہ سالکرام کی صورت بھی شگادی اور کہا کہ اسے برہمن دیوتا جی صاحب میں نے توکل
 خود پر پیشہ ہی سے۔ مال۔ دھن۔ دولت۔ ذرق۔ دوادیا زدہ تم اب کھاؤ اور پہر رات باقی رہنے سے پریشتر کا بھجن کرو لیکن یہ شرط ہی
 کہ سدھ آتما ہو کر نام جب کہ اسے دیوتا جی صاحب یہ بات یاد رکھیے گا کہ جسکے اندر سچ ہو اسکو سب سچ ہی۔

شاہ

जिन के अन्तर सच है तिन को मिलया सच
 जय सचें सों मिलया तब दुनिया कहहु कच

جسکے اندر سچ ہے تن کو ملیا سچ
 جب سچے سوںیا تب دنیا کہو کچ

ارتھ

ست گورو ہماراج فرماتے ہیں کہ۔
 جس شخص کے اندر سچ ہو اسکو سچا ہی لگیا ہی۔
 اور جب جو شخص اُس سچے سے لگتا تو یہ دنیا کچی ہی معلوم ہوتی ہی۔

آگے ساکھی ست گورو ہماراج سے اور ایک برہمہ جاری سے گفتگو کی بابت چسل

نمبر ۲۸

اب سینے کہ ایک دن ست گورو ہماراج کرنا پور میں بیٹھے تھے کہ اتفاق سے ایک اجاری برہمن بھوکے نے شگورو ہماراج کے قریب آکر
 افسر باد دیا۔ اسوقت ست گورو ہماراج کے یہاں بھنڈا رہ طیار ہو گیا تھا اور بھو جنوں کی طیاری ہوئی تھی۔ ست گورو ہماراج نے اُس اجاری
 برہمن سے فرمایا کہ آؤ دیوتا جی بھو جن طیار ہو یہ سنکر اُس اجاری نے جواب دیا کہ اسے ہماراج میں تو اس زمین کے اوپر کی جی ہوئی رسوئی بھو جن
 نہیں کرتا ہوں بلکہ جب کبھی اتفاق ہوتا ہو تو ایک ہاتھ زمین کھود کر اور اسی پر چوکا لگا کر اور لکڑیاں دھو کر اپنے ہاتھ سے رسوئیں بنا کر بھو جن کرتا ہوں
 یہ سنکر ست گورو ہماراج نے اُس اجاری برہمن کو خام جنس دلوادی چنانچہ برہمن مذکور وہ جنس لیکر باہر گیا اور باہر جا کر زمین واسطے جو کہ کے
 کھودنے لگا ست گورو ہماراج کی لپٹا پر دم یاہر غرض کہ جس جگہ پر وہ اجاری برہمن زمین کھودتا تھا وہاں پر ہڈیاں نکلتی تھیں قصہ مختصر برہمن جاری
 مذکور تمام دن زمین کھودتا پھرا اور کہیں پر کوئی زمین صاف نہ پائی جہاں پر کھودا وہاں پر ہڈیاں برآمد ہوئیں اور بھوکے نے بھی افسس
 اچاڑے کہ بہت ہی پریشان کیا کہ جس سے وہ مجبور ہوا اور اگر سنگور ہماراج کے قدموں پر گر کر مستھاٹیکا اور عرض کیا کہ اسے سچے بادشاہ این
 ست ہی بھوکھا ہوں نمھکو اپنی رسوئیں کا پرشاد کچھ مرحمت فرمایا جاوے۔ یہ سنکر ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ اسے دیوتا جی دقت رسوئی کا تو
 گذر گیا خیر آپ (رواد گورو) لکھ رسوئیں بنائیے یہ لکھ سنگور ہماراج نے حسب حال برہمہ جاری کے راگ بسنت میں شبد فرمایا۔

राग बसन्त महल पहला

راگ بسنت محل پہلا

सोने का चौका कंचन किवारा

سونے کا چوکا کچن کنوارا

रूपे की अकार बहुत विस्तार

روپے کی اکار بہت بستھارا

رنگ کا جودک کرتے کھارے
 گارڈ۔ کھانا پوٹھ سیکھارے
 رے من لےکھیا کھوں نہ پائی
 جاپن بھیجے سبجے نہ آئی
 اک رہاؤ

رست کھٹ لےکھے ہونے پاسا
 پاشے پور سوراگر پاٹا
 پورنی ناہے پورنا کے داتا
 پرت نہم کرے دین راتا
 کاجی سولنا ہونے پور
 نونگی جگام میگھے پور
 کوری رہے کرما کے سندھ
 بن بوجھے سب کھڑے اسبندھ
 جتے جیان لیکھے سرکار
 کرتی اُدپر ہووے کا سار
 حکم کرے سورکھ گنوار
 نانک سچے کی صفت بھنڈارا

رنگا اُدک کرنی کیا
 گڑ کھانا دودھ سوارا
 رے من لیکھا کھوں نہ پائی
 جاپن بھیجے سبجے نہ آئی
 اک رہاؤ
 دس اٹھ لیکھے ہووے پاسا
 چارون پید کھیا کر پاٹا
 پورنی نادے ورتا کے داتا
 برت نیم کرے دین راتا
 قاضی مولنا ہووے شیخ
 جوگی جگم جگم بھیکہ
 کوری رہے کرما کے سندھ
 بن بوجھے سب کھڑے اسبندھ
 جتے جیان لیکھے سرکار
 کرتی اُدپر ہووے کا سار
 حکم کرے سورکھ گنوار
 نانک سچے کی صفت بھنڈارا

ارتھ

ست گورو ہمارا ج فرمائے ہیں کہ۔

- ۱۔ سونے کا چوکا لینے بہت ہی صاف و ستھر اچک لگا دے غرضکہ بہت اچھی طرح سے لیسے اور پونے۔
- ۲۔ اور اُس چوکے میں لکیریں لینے نشان چاندی کے بناوے اور بہت ہی لہنا لینے بہت بڑا لگا دے۔
- ۳۔ اور اُس چوکے میں رنگ برنگ کی کھاریاں بنا دے۔
- ۴۔ اور بھوجن بھی لکھی اور دودھ وغیرہ ایکجا کر کے سنوارے۔
- ۵۔ گوکہ یہ سب سامان کرے لیکن رے من اُسکے حضور میں حساب سے کبھی صاف نہ ہوگا۔
- ۶۔ جکے من میں یہ سب باتیں ہوں اور پریشہ کی لونہ ہووے سب محض جھوٹی ہی سچائی اندرونی صفائی سے ہوتی ہے۔
- ۷۔ ارٹھ تیر تھون میں اشنان بھی کرے۔
- ۸۔ اور چار دن پیدوں کا پاٹ بھی کرے۔

۹۔ چون لینے شمول کے ساتھ بہت سخت دریاؤں میں جا کر نہائے۔

۱۰۔ اور بہت دھیم دن رات کرے۔

۱۱۔ کیا قاضی اور کیا ملا اور کیا شیخ ہو۔

۱۲۔ باجوگی ہو یا جنگم ہو خواہ رنگین کپڑے پہنے۔

۱۳۔ یہ سب کرم کے راستہ ہیں۔

۱۴۔ لیکن بغیر پریشیر کے جانے ہوئے سب قصہ فضول ہو۔

۱۵۔ حقیقت خلقت ہی لینے جو بہت ہیں کا حساب اس ناتی کے دربار سرکار میں لیا جاویگا۔

۱۶۔ جیسی کرنی کریگا وہی سنار کیا جاویگا اور ویسے ہی لیکھا پاویگا۔

۱۷۔ جو لوگ محض مورکھ اور گنوار ہیں وہ اس سنار میں حکمت جاتے ہیں۔

۱۸۔ ناناک اُس سچے رنگار کی صفت بھنڈا رہے ہیں جسکی انتہا نہیں ہو۔

جہ وقت یہ شبہ اُس برہمہ جاری نے ست گورو مہاراج کی زبان فیض تر جہان سے سنات گورو مہاراج کے قد مون برگر کرتھا ایک اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ حضور اپنا کچھ جھک کر لیں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے ایک اشلوک فرمایا۔

شلوک

اشلوک

सच संजम करली करां ना बिन नाम जये ही ।

سچ سنجم کرنی کران نام ون نام جے ہی

नानक आगे उत्तम सोई जो पाप बडन नाहेय

نانک آگے اوتتم سوئی جو پاپ بڑھن ناوی

ار تھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ۔

۱۔ سچا سنجم لینے جو گ ہی ہو کہ اچھی کرنی کرے اور پریشیر کا ہر دم نام جے۔

۲۔ اے ناناک اُسکے آگے وہی اوتتم ہو سکتا ہو کہ جسکی پاپ بڑھنے نہ پاویں۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ برہمہ جاری جی صاحب اسی طرح کا چوک لگا نیگات ہر دے کا نیل جاویگا تو وہ چوکا کبھی چھوٹ ہی نہ ہوگا۔ یہ سنکر برہمہ جاری مذکور ست گورو مہاراج کا سیکھ ہوا اور وہ گورو راہ گورو چھنے لگا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی اور دُولی چند کھتری کی گفتگو کی بابت چلی

بندہ ۲۹

اب سننے کہ ست گورو مہاراج ایک دن کسی گاؤں میں ایک مقام پر جا بیٹھے اُس مقام پر ایک شخص قوم کا کھتری کہ جو (لاہور) کی رہنمائی دہنے والا تھا اور بہت دولت دار آدمی بھی تھا ست گورو مہاراج کے قریب آگیا اور اُسکے ساتھ بہت کچھ سامان لٹا اُسکو کسی کی زبانی معلوم ہوا کہ ست گورو مہاراج آج اس مقام پر رونق بخش ہیں۔ یہ سنکر دو لٹنڈ مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت میں جہان نام (دولی چند کھتری) تھا

حاضر ہوا اور بہت کچھ عجز و انکساری کر کے ست گوردھاراج کو اپنے مقام پر رہنے آیا اتفاق سے اس دن اُس کھتری دولت مند کو رکے والد کا
 سرادھ تھا اور کل سامان دودھ وغیرہ مہیا و موجود تھا اور ہم بھی ہو رہا تھا یہ سب سامان دیکھ کر ست گوردھاراج نے دوئی چند کھتری مذکور سے
 دریافت کیا کہ آج تمہارے یہاں کیا ہو کہ جو ہر قسم کا سامان عمدہ سے عمدہ موجود ہو۔ یہ سن کر دوئی چند نے عرض کیا کہ حضور آج میرے والد کا سرادھ
 ہے اس لیے ایک سو برہمن کہ جو جن کرنا منظر ہو چنانچہ وہ نو کھلا دیا۔ یہ سن کر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اسے دوئی چند جی تمہارا باپ
 تین دن سے جو کھا بیٹھا ہو اور اس کے نام پر تم ایک سو برہمن جو جن کر چکے ہو۔ یہ سن کر دوئی چند مذکور نے ست گوردھاراج سے عرض
 کیا کہ حضور میرے والد کھانہ میں یہ سن کر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ یہاں سے بائیں کوس پر شیر کی صورت میں فلان مقام پر تمہارا والد
 موجود ہو اور بہت سخت بھوکھا ہو بہتر یہ کہ تم وہاں کھانا لیکر جاؤ لیکن تم کچھ خوف نکرنا گو کہ اُسکی صورت شیر کی سی ہو مگر تمہارے ساتھ
 انسانی خاصیت سے پیش آویگا بلکہ تمہارے اطمینان کے واسطے جو تم کھانا لیاؤ گے کھا بھی لیگا یہ سنتے ہی دوئی چند مذکور کھانا لیکر
 اس مقام پر پہنچا دیکھا کہ ایک جھاڑی میں شیر بیٹھا ہوا ہے دوئی چند مذکور جو کھانا لیکر گیا تھا اُس شیر کے سامنے رکھ دیا اور اُس کے
 قدموں پر گر پڑا اور زبانی بھی کہہ کر اسے چٹا جی صاحب میں نے آپ کے نام پر ایک سو برہمن کھلائے ہیں یہ سنتے ہی سنگور و مہالین
 کی زبان فیض رحمان کی بدولت دوئی چند مذکور کے والد انسانی خاصیت میں ہو گئے اُس نے دوئی چند سے انسانی زبان سے باتیں کیں
 اور ہر ایک سوال کا جواب دیا بعد ب گفت و شنید کے دوئی چند مذکور نے اپنے باپ سے دریافت کیا کہ اسے چٹا جی صاحب آپ تو تیرے
 دورانہیش اور عاقبت خویش تھے بھوکو تعب ہو کہ آپ نے یہ جسم حیوانی شیر کا کیونکر پایا یہ سن کر دوئی چند کے والد نے جواب دیا کہ بیٹا اگر
 تم اس بات کو بوجھتے ہی ہو تو میں اسکی وجہ بیان کرتا ہوں اول تو بھوکو کوئی پورا گورو نہیں ملا تھا اور علاوہ اسکے ایک بات یہ ہوئی
 کہ جو وقت میرا طائر روح نفس جسم سے پرواز کرنے کو تھا اسوقت میرے ہمسایہ مکان والے میں سے کسی شخص نے گوشت پکایا تھا اُسکی
 خوشبو بھوکو پہنچی کہ جسکے سبب سے میرا دل گوشت کھانے کو راغب ہوا پس اس خواہش کی وجہ سے بھوکو یہ جسم ملا تو خیر اب میں
 تمکو ہدایت کرتا ہوں کہ تم کسی ست گوردھ سے لکڑیاں جہنم سودھارنا۔ بعد اسکے دوئی چند کے باپ نے وہ بھی جن کھایا اور بعد کھانے کے
 دوئی چند کو اُسکے باپ نے رخصت کیا دوئی چند مذکور جب اپنے مقام پر آیا ست گوردھاراج کی خدمت میں پہنچ کر قدموں پر گر پڑا اور متعلقہ
 ٹیکا اور اپنے والد کی کیفیت دیکھ کر بڑے فکر میں تھا۔ اس خیال کو ایک روز ست گوردھاراج سے دوئی چند نے عرض کیا کہ اسے
 سچے بادشاہ میرے پاس سات لاکھ روپیہ میں وقت وفات کے میرا بھی دھیان اسی روپیہ میں لگا رہیگا تو میری کت پر میسر جانے کہ کیا
 ہوگی میں اس فکر میں ہوں کہ اس دولت کی بدولت پر میسر کی درگاہ میں نہیں معلوم کہ میرا کیا حال ہوگا اس لیے گزارش ہو کہ اس
 سے جدا کر کے پر میسر کی درگاہ میں جانے کی تدبیر فرمائیے اور جو ارشاد بھوکو ہو وہ بجاوے اور ایسی حکمت سے تدبیر فرمائی جاوے کہ
 جس میں یہ دولت اس کو اور ہر لوک میں مدوگار ہو۔ اسے بار بار ہم پر میسر میرے اور آپ دیا کیجئے یہ کہہ کر دوئی چند مذکور سنگور و مہالین
 کے قدموں پر گر پڑا دوئی چند کی عجز و انکساری و راست گفتاری پر ست گوردھاراج کو بہت دیا معلوم ہوئی اسوقت سنگور و مہالین
 نے دوئی چند سے ارشاد فرمایا کہ یہ دولت پر میسر کے نام پر جو اُسکے پیارے ہیں یعنی سنت و مہاتما انکو کھلا دیجئے یہ ایک تدبیر
 مایا کے ساتھ جانے کی تو البتہ ہو اگر ایسا کر دے تو یہ تمہارے ساتھ جاوے گی ورنہ یہ تو بین جھوٹ جاوے گی یہ کہہ کر ایسی مایا کی بات
 ست گوردھاراج نے ایک شب فرمایا۔

سری راگ محل پیدا

پہلی مہال نہ جانیا سر کھار اس کا جو۔
 اس سہیلے سوہتی کیوں کہتے دیا ہو۔
 کہنے کارن پکڑے کال نہ ملے سر اہو۔
 حالی رہے یو سر جانو کال۔

اک رپہ

ب جگ باز ہو کال کو بن گور کال ابار۔
 بچ رتی سواد بھری دودھا جھوڑ بیکار۔
 ہون شکو بہار نے در پتے سپہار۔
 سبانی جیون چھسا جاتے بدھک ہاتھ۔
 گور را کھے سواد بھرے بھوڑ ہاتھ جو گئے ساتھ۔
 بن تاسے جن سوئی کوئی نہ سیکھے ساتھ۔
 سانھے سہا ا کے سچے ستا تھان۔

جن سبیا دنیاں تن میں سب باد جہان -
 من مکھ سوئے جانئے گور مکھ جنان گیان -
 سنگور اگے ارد اس کر سا جن دیے ملائے -
 سا جن ملے سکھ پائیے جم دو ت تُوئے بکھ کھائے -
 نامے اندر ہو لبانام بسے من آئے -
 بانجھ گورو غبار ہے بن شبدی جو محمد نہ پائے -
 گور متی پر گاس ہوئے سج رہے لیولاے -
 تھے کال نہ سچھے جوتی جوت سماے -
 تون ہی سا جن تون سبھان تون آبی ملن ہار -
 گور شبدی سالا ہی انت نہ پارا وار -
 بتی کال نہ آ پڑے جیہی گور کا شبد ابار -
 حکمی سچے اوچھے حکمے کار کماے -
 حکمے کال بس ہے حکمے سچ سماے -

نایک جو تیس بجائے سوتھی میان چٹان کے بس کچھ ناسے
 جوت سے گورو ہماراج کی زبان فیض تر جہان سے ڈوئی چند نے یہ شہناٹا شکر ست گورو ہماراج کے قدون پر گر کر سٹھایا کا اور
 ہو کر عرض کیا کہ اب مجھے بھی کچھ خدمت لجاوے اسوقت ست گورو ہماراج نے ڈوئی چند کو ایک عدد سوئی دی اور فرمایا کہ
 امانت ہماری اپنے پاس رکھو اگلے زمانے میں ہم تم سے طلب کر لیونگے یہ سنکر اور سوئی لے کر دوئی چند سطور اپنے گھڑیا اور
 اپنی عورت کو وہ سوئی دی اور یہ کیفیت بیان کی کہ اس سوئی کو گورو نایک جی صاحب نے امانت رکھنے کو دیا ہے اور فرمایا ہے کہ
 اگلی درگاہ میں یہ امانت اپنی ہم سے لے لیونگے یہ سنکر دوئی چند کی عورت نے کہا کہ اسے پر میشر کے پیار سے بھلا یہ تو بتاؤ کہ یہ
 سوئی پر روک میں تمہارے ساتھ کیونکر جاؤ گی کیونکہ یہ بات تو ظاہر ہے کہ یہ جسم فانی جہالت، غم، مارد سے ظاہر ہوتا ہے اس دنیا میں
 اسوقت تک تو البتہ یہ بھی ساتھ دیتا ہے کہ جب تک روح اس قالب میں قیام رکھتی ہو اور سو وقت روح اس قالب کو چھوڑ دیتی ہے جب کہ
 اس سے واسطہ نہیں ہو بالکل علحدہ ہو جاتی ہے پھر جاہت اسکو کوئی جلا دیو سے چاہے کتنی میں دبا دیو سے جاہت پانی میں دبا دیو سے
 اسکی جدائی کا مطلق خیال ہی نہیں رہتا ہے۔ قصہ مختصر کہ جب یہ جسم ہی ساتھ نہیں جاتا ہے تب یہ سوئی کیونکر آب کے آئینہ سے جاؤ گی جس
 لہر میری صلاح کو اور مناسب سمجھو تو اس سوئی کو پاس ست گورو ہماراج کے دایرے کرادو کیونکہ یہ کامل درویش ہیں جو تہہ پر اس کے
 لیجانے کے بارہ میں وہ بتائیں وہ کیا جاوے یہ سنکر دوئی چند نے اپنی عورت سے یہ بھی کہا کہ اسے پر میشر کے بندے ست گورو ہماراج
 یہ بھی فرماتے ہیں کہ ساتون لاکھ کی دولت فقیر دن کو کھلا دو تو البتہ وہ نیکو دھن لجاوے اور تمہارے ساتھ ہی یہ دولت بھی مل جائے
 یہ سنکر دوئی چند کی عورت نے کہا کہ بھلو بھی ست گورو ہماراج کے درشن کرادو غرض کہ دوئی چند نے اپنی عورت کے ست گورو ہماراج
 کی خدمت میں حاضر ہوئے قدون پر گر کر عرض کیا کہ اسے پر بھیجی اب ہم لوگوں کو اس سناسیے پار کیجیے یہ سنکر گورو ہماراج
 نے ایک شبہ فرمایا۔

شلوک محل پہلا

لکھ من سونا لکھ من روبا لکھ ساہ سیر ساہ
 لکھ شکر لکھ داجنی جو لکھ گھوڑی بادشاہ
 جتھے سائے لنگران اگن پانی اس گاہ
 کہے دس نہ اوے دھائے پادند کماہ
 نایک اوتھے جانے ساہ کئے بادشاہ
 یہ بچن سنگر دوئی چند و نیز اسکی عورت نے کھڑے ہو کر دست بستہ عرض کیا کہ اسے پار برہم واسے کر پاندھان اسے دینا ناٹھ اسے
 دین بندہ سوامی انتر جامی آپ نے بڑی ہی کراہی کہ جسکی وجہ سے آپ کی بدولت ہم لوگ کرتار تھ ہوئے اب ہم لوگوں کو جو ارشاد
 وہ بجالا دیں۔ یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے دوئی چند اس دولت کی بدولت بہت سے پاب ہوتے ہیں اور اس کے
 جمع کرنے میں بھی صد قسم کے پاب ہو جاتے ہیں بقول مخفیہ کہ کہ بل جہل سے اسکا اکٹھا بھی کیا تو اسکی حفاظت بہت سخت ہوتی ہے
 حفاظت بھی کی لیکن کبھی ساتھ نہ دے یہ کم نخت جین بڑی رہے اور جوت یہ جیواں جسم سے علحدہ ہوا تو جہد کہ پاب اس جسم سے نہ

لکھ من سونا لکھ من روبا لکھ شاہ میر ساہ
 لکھ شکر لکھ داجنی جو لکھ گھوڑی بادشاہ
 جتھے سائے لنگران اگن پانی اس گاہ
 کہے دس نہ اوے دھائے پادند کماہ
 نایک اوتھے جانے ساہ کئے بادشاہ
 یہ بچن سنگر دوئی چند و نیز اسکی عورت نے کھڑے ہو کر دست بستہ عرض کیا کہ اسے پار برہم واسے کر پاندھان اسے دینا ناٹھ اسے
 دین بندہ سوامی انتر جامی آپ نے بڑی ہی کراہی کہ جسکی وجہ سے آپ کی بدولت ہم لوگ کرتار تھ ہوئے اب ہم لوگوں کو جو ارشاد
 وہ بجالا دیں۔ یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے دوئی چند اس دولت کی بدولت بہت سے پاب ہوتے ہیں اور اس کے
 جمع کرنے میں بھی صد قسم کے پاب ہو جاتے ہیں بقول مخفیہ کہ کہ بل جہل سے اسکا اکٹھا بھی کیا تو اسکی حفاظت بہت سخت ہوتی ہے
 حفاظت بھی کی لیکن کبھی ساتھ نہ دے یہ کم نخت جین بڑی رہے اور جوت یہ جیواں جسم سے علحدہ ہوا تو جہد کہ پاب اس جسم سے نہ

ہوے تھے ان سب کا جواب وہی جو یہی رہا اس کو اس جسم کے عوض بھگتنا پڑا ہی اور یہ دولت بجز حیرانگی کے کبھی ساتھ نہیں دیتی ہی
اس جسم کو تین رفیق حسب ذیل ہیں - دولت و مال خستہ - خاندان کے لوگ - کرم لینے افعال -
جب تک یہ روح اس جسم کے ساتھ ہے تب ہی تک یہ دولت بھی ساتھ ہو اور جو وقت اس قالب کو روح نے چھوڑا اسی وقت اس
دولت نے بھی آدمی سے ٹھٹھ موڑا پھر یہ دوسرے کے قبضہ میں جا رہی اسی طرح خاندان کے لوگ بھی جلائے اور مٹی کے نیچے
دبانے یا پانی میں بہانے تک ساتھ دیتے ہیں پھر کوئی کسی کا نہ پارو نہ مددگار بس ان دو رفیقوں کی کیفیت تو آپ کو معلوم ہی ہو گئی اب
افعال کا حال سنئے کہ وہ بیشک لوگ پر لوگ تک ساتھ دیتا ہی جان تک کہ وہ عدالت عالیہ تک شہادت دیکر اور سزا و جزا دلا کر علیحدہ
ہوتا ہی - ست گورو ہمارا ج فرماتے ہیں کہ اسے دو فی چند میں تم سے کہتا ہوں کہ جسکی شہادت پر جزا اور سزا ہو اور جو شخص ہمیشہ ہی ساتھ
رہے گا اس کو اپنا رفیق جان کر نیک افعالی ہو کر باندھو اور اس ایا کو پر مشرک کے نام پر خرچ کر ڈالو تاکہ تمہارے اس لوگ اور پر لوگ
نہیں مددگار ہو لینے اس سنار میں نیک نام اور عاقبت میں نیک انجام ہو جاؤ - غرض کہ ست گورو ہمارا ج کا ارشاد دو فی چند نے قبول
کر کے جو دولت سات لاکھ کی اس کے پاس تھی کل پر مشرک کے نام پر صرف کر دی اور خود مع عورت کے ست گورو ہمارا ج کے یکم ہو گئے
واہ گرد و واہ گورو جینا اور سنت و مہمانوں کا ست سنگ کی بنا اپنا کام تصور کیا سنتوں کی خدمت کیا کرتے تھے ست گورو ہمارا ج
کی کرپا سے نہال ہو گئے۔

اب ست گورو ہمارا ج کا قصد وہاں سے چلنے کا ہوا تھا کہ اتنے عرصہ میں ست گورو ہمارا ج نے مرداد سے فرما کہ اسے مردانہ بی بی
نانکی جی صاحبہ نے بھکویا دیا ہے اسیلے پہلے اب سلطان پور چلو تاکہ بی بی جی کا اطمینان ہو جاوے اس بات کے ختم ہونے کی ذبت نہ آئی تھی کہ
ست گورو ہمارا ج مع اپنے ہمراہیوں لینے بجائی بائے اور بجائی مردانہ کے سلطان پور میں تشریف لائے - مسافہ تلشی خدمتگار بی بی
بی بی نانکی جی صاحبہ نے ست گورو ہمارا ج کو دیکھ کر مکان میں جا کر کہا کہ اسے ہو جی صاحبہ آپ کے بجائی صاحب تشریف لائے ہیں
بیشک ہی بی بی جی موصوفہ نہایت خوش ہوئیں اور مارے محبت کے دوڑی آئیں اور حسب عادت سنواری آنکھوں میں آنسو بھر لائیں
اور ست گورو ہمارا ج کی استی کب نے لگین یہ کیفیت دیکھ کر ست گورو ہمارا ج نے بی بی نانکی جی صاحبہ کا سر کہ جوٹنے کے وقت سنگورو ہمارا ج
کی کمر پر بٹھا اٹھا لیا - بی بی جی نے ایک چار پائی بچھا دی اُس پر ست گورو ہمارا ج بیٹھ گئے بی بی جی صاحبہ خیر و عافیت دریافت کر رہی تھیں
کہ یہ خبر سنگور حیرام جی صاحب بھی تشریف لائے اور ست گورو ہمارا ج کے درشن سے فیضیاب ہوئے اور نہایت ہی خوش ہوئے اور
ست گورو ہمارا ج نے بہت کچھ تعلیم و تکریم کی حیرام جی بھی وہیں بیٹھ گئے اور بہت پریم کے ساتھ خیر و عافیت دریافت کی اتنے میں
بی بی جی صاحبہ نے کہا کہ اے بجائی جی بہت عرصہ ہوا کہ آپ نے درشن نہیں دیا تھا میں نے یہی سمجھا تھا کہ آپ نے شاید بھکویا دیا
آپ کے درشن سے میرا دل نہایت ہی خوش ہوتا ہے اتنے میں حیرام جی نے کہا کہ اے نانک جی صاحب اب آپ ہمیں قیام فرمائیے اور
ہمیں رہ کر گو بند کا بھجن کیجیے اگر آپ کرین تو بھک کمال خوشی حاصل ہوگی - آپس میں یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اتنے عرصہ میں
سری چند جی صاحب بھی باہر سے آگئے اور ست گورو ہمارا ج کے قدموں پر گر کر منھا ٹیکا اور ست گورو ہمارا ج کے قریب ہی بیٹھ گئے
ست گورو ہمارا ج نے سب کی باتیں سن کر جواب دیا کہ جو ت آپ لوگ یاد کیجیگا میں اسی وقت آ جاؤ لگا اور قیام بیان کا تو کسی طرح منقول
نہیں ہو غرض کہ اسی طرح بہت دیر تک گفت و شنید رہی ست گورو ہمارا ج سکھر طرح کی تسلی دینے رہے اور اُس شب کو سنگورو ہمارا ج

سلطان پوری میں رہے اور جبکہ صبح ہوئی بی بی بی صاحبہ و حیرام جی صاحب کو بہت کچھ تسلی دیکر کرتار پور میں افسر کے
 اور والدین سے ملاقات کی اسی عرصہ میں مردانہ نے درخواست کی کہ اگر حضور کا حکم ہو تو میں بھی اپنے خاندان کے لوگوں سے ملنا
 کرتا ہوں صرف دو تین دن تلوٹڈی میں رہاؤں یہ سنکر ست گورو مہاراج کرپانہ صاحبان نے کہا کہ اسے مردانہ تیرے خاندان والوں
 کو تکلیف نہ ہوگی اور خصوصاً ہمارے ہوتے ہوئے اپنے خاندان والوں کی کچھ فکر ہی نہ کر بلکہ بیان تک کہ تیرے خاندان کے پاس ہم راج
 کو آنے نہ دو لنگا خیراب اگر تیری مرضی یہی ہو تو جلد جا اور دیکھ آ۔ لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ بہت دیر نہ لگاتا یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ اس
 ست گورو مہاراج بہت عرصہ کے بعد گھر جاتا ہوں تو خالی ہاتھ کیا جاؤں کیونکہ سب کی نظر ہاتھ پر پڑے گی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ
 یہ روٹے جو پڑے ہوئے ہیں ایک کپڑے میں گھڑی باندھ لو اور اپنے دل میں کسی طرح کا اور خیال نہ کرنا اور جب گھر پہنچنا تب گھڑی کو اس
 اسوقت جو تیرا خواہش ہوگی وہی ہو جائیگا پناہ مردانہ نے اسی طرح کہا کہ روٹے اٹھا کر ایک کپڑے کی گھڑی میں باندھ لے اور اپنے
 مکان کو راہی ہو اور بہت خوشی کے ساتھ گھر کو گیا اور اپنے خاندان والوں سے جالا اور اپنے تسلی لوگوں کے سامنے وہ گھڑی دکھا
 وہ روٹے جبکہ گھڑی باندھ لی تھی وہ کل سونے یعنی طلای ہو گئے مردانہ خود و نیز اس کے خاندان والے ست گورو مہاراج کی شہادت
 کرنے لگے۔ اب اسکا چرچا پھیلنا کہ مردانہ اس مرتبہ سونے کے ٹلے لایا تو اب تمام شہر تلوٹڈی کے لوگ مردانہ سے دریافت کرتے کہ
 آتے تھے کہ ست گورو مہاراج کہاں ہیں اور خیر و عافیت سے ہیں مردانہ بہت شیریں زبانی سے سب کو جواب دیتا تھا کہ جی ہاں
 ست گورو مہاراج بہت خوش و خرم ہیں۔ یہ سنکر سب لوگ اپنے مکان جاتے تھے غرض کہ چند یوم مردانہ اپنے مکان میں رہا بعد
 ست گورو مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج اور ایک خدمتگاری کے ساتھ جو گفتگو ہوئی چلی

منبت ۳۰

ایک دن ست گورو مہاراج بمقام کرتار پور مکان پر آرام کر رہے تھے اتفاق سے کھانے کا وقت ہو گیا تھا بھوجن طیار کرنے والے نے
 اطلاع کی کہ بھوجن طیار ہو۔ ست گورو مہاراج کی والدہ ماجدہ کسی کام میں مصروف تھیں ایک خدمتگاری کو ارشاد فرمایا کہ نانک جی سوتے ہیں
 انکو کھانا طیار ہونے کی اطلاع کر دو اور جگا دو حسب الحکم والدہ ماجدہ ست گورو مہاراج کے خدمتگاری مذکورہ ست گورو مہاراج کے (دیر) سے
 دبانے لگی وہاں کیا دیر تھی جطرح سے ایک چراغ سے دوسرا چراغ روشن ہوتے کچھ دیر نہیں لگتی ہی اسی طرح ست گورو مہاراج کے قدم
 جھوٹے ہی اس خدمتگاری کی اندرونی آنکھیں کھل گئیں اور روشنی کے مرتبہ کو پہنچ گئی جسوقت اس درجہ کو وہ پہنچی اسکو فوراً ہی
 معلوم ہو گیا کہ ست گورو مہاراج سمندر کے کنارے کھڑے ہوئے لوگوں کے ہاتھ پکڑ کر پار اتار رہے ہیں غرض کہ یہ کیفیت دیکھ کر خدمتگاری مذکورہ
 ست گورو مہاراج کی والدہ ماجدہ کے پاس آئی اور آکر کہا کہ اے ماما جی صاحبہ ست گورو مہاراج اسوقت اسجگہ موجود نہیں ہیں جسوقت
 ست گورو مہاراج تشریف لادینگے جگا دو لگی یہ سنکر ست گورو مہاراج کی والدہ ماجدہ نے کہا کہ اسے جو قوت ست گورو مہاراج تو آرام
 کر رہے ہیں بوجاب اس کے اس خدمتگاری نے کہا کہ جی نہیں ست گورو مہاراج سمندر کے کنارے پر کھڑے ہوئے اپنے سکھوں کا بیڑا پار
 کر رہے ہیں یہ سنکر ست گورو مہاراج کی والدہ ماجدہ نے خاموشی اختیار کی جسوقت ست گورو مہاراج بیدار ہوئے اسوقت ست گورو مہاراج

والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ سنو جی اب تو یہ لڑائی بھی مجھے دل لگی کرنے لگی یہ سٹکر ست گورو ہمارا ج نے دریافت کیا کہ یہ کیا بات ہو اور
 سکی کیا طاقت ہو کہ جو آپ کو یہ کچھ بھی کہے اس وقت والدہ ماجدہ نے آپ سے فرمایا کہ اسے پرھو جی آج کی کیفیت یہ ہوئی کہ رسولی وردہ
 نے ہفت بھوجن طیار کیسے اطلاع دی میں نے اس سے کہا کہ ست گورو ہمارا ج کو جگا وہ کہ بھوجن طیار یہ لکھی اور وہ ان سے بلٹ کر
 آئی اور بھوکھ اب دیا کہ اس وقت ست گورو ہمارا ج سمندر کے کنارے کھڑے ہوئے اپنے سکھوں کا بیڑا پار کر رہے ہیں جس وقت وہاں سے
 شریف لادینگے جگا وہ لگی یہ سٹکر ست گورو ہمارا ج نے جواب دیا کہ اسے ماما جی صاحب جکی اندرونی آنکھیں کھلی ہوئی ہوتی ہیں
 اگر آگہ نہیں لگتی ہو ست گورو ہمارا ج کا زبان فیض و جہان سے جھون پھن پھن نکلا پھر کیا یہ سچ ہے فوراً ہی اس خدشگاری کی
 آنکھیں اندرونی ایسی کھلی گئیں کہ روشنی پھیری جگا ایک جگا ہو غرض کہ ست گورو ہمارا ج کی کہ اسے اس خدشگاری کی عقل صاف
 ہو گئی اور اس کے شاگرد ہمارا ج نے کچھ دن دن رہ کر پھر کرتا رہا اور سے شریف لادینگے کا قصہ کیا اس وقت ست گورو ہمارا ج کی استرکی
 جگا نام دے رہی تھی بھلا عرض کیا کہ اسے پتہ بادشاہ اگر آپ یہاں قیام فرماتے تو کیا سب میرا ہی راج پاٹ تھا اور اگر آپ کا
 ارادہ یہاں سے چلے جاتے تو کیا یہی ساغر چلتے پھرتے یہ سٹکر ست گورو ہمارا ج نے جواب دیا کہ تمہارا راج دن دن بڑھتا
 جا رہا ہے اس بات کا اعتقاد صدق دل سے رکھنا۔

آگے ساکھی ناہور کے مقام پر ایک شخص کہ جو معجزہ کا شائق تھا ست گورو ہمارا ج نے اس کا معجزہ دکھلایا
 اسکی بابت چلی
 نمبر ۱۳۱

شہر ناہور میں ایک شخص تھا کہ اسکی عادت و خاصیت طبیعت یہ تھی کہ سنتوں اور مہاتماؤں و سادھوؤں کو تلاش کر کے اپنے گھر کو
 بلاتا اور بہت کچھ اسکی خدمت میں ہی لگانا تھا وقت رخصت ہر ایک سے یہ کہتا تھا کہ میں معجزہ دکھانا چاہتا ہوں کہ نہ کہ میرے
 خیال میں یہ بات نہیں آتی ہو کہ کشف و کرامات و معجزہ کی بات کیا شیوہ غرض کہ وہ شخص ہر ایک سے یہی سوال کیا کرتا تھا اُسے سوال
 کا جواب ہر ایک اپنی سمجھ و ریاضت کے موافق دیا کرتا تھا لیکن اُس شخص کا اطمینان نہیں ہوتا تھا ہاں اُنکا جواب سن لیتا تھا اور خاموش
 ہو جاتا تھا کسی سے اس بارہ میں بحث و محبت نہیں کرتا تھا تا کہ اُسکی ناخوشی کا باعث نہ ہو جاوے اسی طرح اُس شخص کو بارہ برس کا
 ارادہ گذر گیا لیکن فیرون کی خدمت میں کچھ کوتاہی و بے لوثی نہیں کرتا تھا ست گورو ہمارا ج انتر جامی تو تھے ہی گھٹ گھٹ اوپر پٹ
 کا جاننے والا اُنکے سوا اور کون تھا۔ ایک دن بھائی بالے سے آپ نے فرمایا اور مردانہ کی طرف بھی مخاطب ہو کر کہا کہ اسے بھائیو
 ایک سیکھ کو بارہ برس ایک سوال کرتے ہوئے گزر چکے ہیں اپنے بہتر کر کہ لاہور چل کر اُس سیکھ کے سوال کا جواب با صواب دیا جاوے
 تاکہ اُسکی خواہش پوری ہو جاوے یہ سن کر بھائی بالے و بھائی مردانہ نے جواب دیا کہ چلیے ست گورو ہمارا ج آپ کی ذات تو سبکی منو کا منا
 پوری کرنے والی ہے ہی غرض کہ ست گورو ہمارا ج مع اپنے ہمراہیوں کے لاہور میں پہونچا اُس سیکھ کے مکان پر تشریف لگے وہ کچھ معمول
 اُس رات کو خواب گاہ میں تھا جب صبح ہوئی ست گورو ہمارا ج چلنے پر آمادہ ہوئے چنانچہ وہ ست گورو ہمارا ج کو پہونچانے قریب
 آوے کو س کے گیا بعد اسکے دست بستہ ہو کر اُسنے عرض کیا کہ اسے ہمارا ج جی کوئی معجزہ دکھانا چاہتا ہوں کیونکہ بھوک کشف و کرامات

کی بات کا یقین نہیں آتا جو اور میرا دل ہی کہتا ہو کہ معجزہ کیا شی ہو یہ سنکر سو گورو ہمارا ج نے اُس سیکہ سے فرمایا کہ اے سیکہ تمہاری خواہش پوری ہو گئی یہ سنکر وہ شخص اپنے مکان کو بلٹ آیا اور سو گورو ہمارا ج مع اپنے ہمراہیوں کے روانہ ہو گئے اب اُس شخص کا یہ معمول ہوا کہ بھرات رہے دریا کو واسطے استنسان کھانا لے جاتا تھا اور اسکی عورت بھی اُسی وقت سے اُٹھ کر اپنی ضروریات سے فارغ ہو کر دن بھنگنے سے پہلے کھانا طلب کر رکھتی تھی پس جو وقت وہ شخص استنسان کر کے دریا سے آتا تھا تو کھانا بچا ہوا اُسکو ملا کرتا تھا پس اُس شخص کا یہ قاعدہ تھا کہ کھانا وغیرہ سے فرصت کر کے اپنے کاروبار میں مصروف ہوتا تھا غرض کہ اُسکا بھی معمول تھا کہ دن حسب معمول شخص مذکور دریا کے استنسان کو گیا دریا میں جا کر جیون میں غوطہ لگایا ایک مچھلی نے اُس شخص کو کھالیا بیان اُسکے گھر والوں کو مطلق خبر نہ ہوئی سب یہی جانتے تھے کہ نہانے گیا ہی اتفاق وقت سے ایک دن وہ مچھلی شہر ملتان میں جا پہنچی اور وہاں کے دریا میں رہ کر رہی تھی کہ ایک مچھلی کا شکاری بھی اُس مقام پر آ نکلا اور دریا میں جال ڈال کر اُس مچھلی کو گرفتار کر لیا جو وقت دریا سے حال باہر آیا اُس شکاری کو وہ مچھلی کلان نظر آئی دلیں سوچا کہ اب زیادہ محنت کرنا بیکار ہو اسی سے آج بسا اوقات ہو جاوے گی یہ سوچ کر جال دوبارہ نہ ڈالا شہر میں آکر ایک ساہوکار کے ہاتھ مچھلی مذکور فروخت کر ڈالی۔ اُس ساہوکار کے تمام خاندان والوں نے وہ مچھلی کھائی۔ کھاتے ہی اُس ساہوکار کے گھر میں جل رہا۔ میعاد مقررہ پر اُسکے گھر میں جلا کا پیدا ہوا تو گویا وہی ساہوکار تھا کہ جلا ہو زمین پر گویا اور سنتوں کی خدمت کیا کرتا تھا اور فقیروں سے بوقت رخصت معجزہ کی خواہش کرتا تھا جو سو گورو ہمارا ج نے بردار دیا تھا تیرا منو کا منا پوری ہو گئی۔ اور وہ دریا نہانے جایا کرتا تھا اور اُسکو مچھلی نکل گئی تھی غرض کہ اُس شخص نے اُس ساہوکار کے بیان اُس مچھلی کے ذریعہ سے اگر نیا حتم لیا ساہوکار مذکور نے لڑکے کے پیدا ہونے کی بہت ہی خوشی منائی اور غریب محتاجوں کو بہت کچھ تقسیم کیا قلعہ مخمور وہ لڑکا جب نابالغ سے بالغ ہوا اور سن تیز کو پہنچا اُسکی شادی کی وقت آئی بعد شادی کے اولاد بھی بکثرت ہوئی۔ انبار روزگار لا کھوں روپیہ سے کرتا تھا جیسے کہ شہر لاہور میں پہلی ختم میں اُسکا روزگار مجھ کا تھا شہر ملتان میں بھی مجھ کا اور جیسے کہ لاہور میں اُسکی عادت فقیروں کے خدمت کی تھی شہر ملتان میں بھی وہی عادت اور وہی فقیروں کی خدمت کی عادت تھی اور صبر کھلا ہو رہی عورت جب یہ نہانے جاتا تھا کھانا اسکے واسطے پکا رکھتی تھی اُسی طرح سے ملتان والی عورت بھی اسکے لیے کھانا پکا رکھتی تھی جبکہ شخص دریا سے نہا کر آتا تھا کھانا طیار پانا تھا اُسوقت وہ کھالی کر اپنے کاروبار میں مصروف ہوتا تھا قلعہ مخمور یہ کہ جو خاصیت اُس ختم میں اس شخص کی تھی وہی خاصیت ملتان کے جنم لینے میں ہوئی۔ اس بات کو بہت عرصہ گذر گیا۔ ایک دن اتفاق سے چار فقیر اس ساہوکار کے مکان پر آئے چنانچہ اس شخص نے حسب معمول اُن فقیروں کی خدمت بھی کی بوقت رخصت اُن فقیروں نے چار روپے اُس ساہوکار کو دیے اور کہا کہ جو وقت ہم لوگ تیرے گھر کے واپس آویں گے اُسوقت یہ دینی امانت تم سے لے لیوینگے یہ سنکر اُس ساہوکار نے فقیروں کو جواب دیا کہ اب لوگ اتمت فقیر ہیں اور تیرے گھر کو جاتے ہیں نہیں معلوم کہ کب واپس آویں اس سانس کا کوئی قیام نہیں ہو سیکو معلوم نہیں کہ کب اور کس وقت میں نکل جاوے اسوجہ سے میں ان بھلون کو اپنے امانت رکھنا مناسب نہیں سمجھتا اُن فقیروں نے جواب دیا کہ اے سیکہ یہ اہل تو تمہارے ہی پاس رکھنا ہم کو منظور ہو۔ یہ سنکر پھر اُس شخص نے انکار کیا کہ اے جانا تو اس خدمت سے ہم کو معاف رکھیے اگر آپ کو ان بھلون کو رکھنا ہی منظور ہو تو میرے والد کے پاس انکو آپ چھوڑ جاویں یہ سنکر اُن فقیروں نے کہا کہ آپ اور آپ کے باپ میں فرق ہی کیا ہو۔ تیرے اور چچے۔ دونوں مشکل ہی ہیں۔ بس جیسے آپ ویسے ہی باپ مرے ایک نے یہ دوش

وقت جو بعد اسکے وہ شخص اُن فقیروں کو ساتھ لیکر اپنے باپ کے بیان گیا وہ چاروں محل لکھنے اور کہا کہ اے پناہی صاحب جو وقت فقیروں
 تیرہ کیسے واپس آدینے تو یہ امانت چاروں محل انھیں چاروں فقیروں کو دیدیجیگا۔ غرض کہ وہ چاروں فقیر محل مذکور امانت رکھ کر تیرہ
 کو جلد سے اس بات کو بھی ایک عرصہ گزارا ایک دن وہ ساہوکار مذکور حسب معمول دریا نہانے گیا اور چون بن دریا میں نہانے لگا
 ایک بھلی آکر اُس شخص کو جھنڈہ نکل گئی غرض کہ بھلی مذکور پانی میں پیرنے پیرنے شہر لاہور میں آ پہونچی اور اُس کے گھر میں اتم پڑا سنگو روکی
 لیل کا تو شمار ہی نہیں ہو سکتا اُس بھلی نے باہر آکر اُس شخص کو عجم مٹھ سے اگل دیا جو وقت ساہوکار مذکور گھاٹ پر آیا تو اپنے تئیں
 لاہور میں پایا۔ دریا کے کنارے حسب معمول پوچھا دیا کہ کس کے اپنے گھر آیا اسوقت اُسکی عورت شہر لاہور والی نے کہا کہ اے پریشہ کے
 بارے آج تو آپ بہت ہی جلدی واپس آئے آئے سکرت میں جو کہ اپنی عورت کو جواب دیا کہ ہاں آج کچھ ضرورت ہو اسلئے میں جلدی
 چلا آیا ہوں لیکن بعد تھوڑی دیر کے اُس شخص نے اپنی عورت سے دریافت کیا کہ تھکو کیونکر معلوم ہوا کہ آج میں دریا سے جلد آیا ہوں
 یہ سُنکر اُسکی عورت نے جواب دیا کہ روز تو میں کھانا بیکالیتی تھی جب آپ آئے تھے اور آج تو میں جاوُل ہی بنا رہی ہوں اور آپ نے
 یہ سُنکر وہ شخص خاموش ہو گیا اور اپنے دل میں کہنے لگا کہ پریشہ کی قدرت کچھ کہی نہیں جاتی ہو اور نہ کہنے کے قابل ہو دیکھو کہنے دن تک تو
 میں ملتان میں رہا اور ہاں کی سکوت میں جو کاروبار ہاں کان وغیرہ کے تھے کیے اور بیان میری عورت کے نزدیک آج ہر روز سے
 سو رہا کہ کھانا تک نہیں چکا سکی بلکہ ابھی جاوُل ہی بنا رہی ہو غرض کہ اُس ساہوکار نے حسب معمول کھانا کھا یا اور دکان میں جا کر
 اپنے کام میں مصروف ہوا۔ اس بات کو جب کچھ عرصہ گزرا تو ایک دن وہ چاروں فقیر تیرہ کے شہر لاہور میں آئے تو ان لوگوں کی نظر میں
 ساہوکار پر جا پڑی اسوقت فقیروں نے شناخت کی کہ یہ تو وہی ساہوکار ہے جسکے پاس محل بننے امثال ملتان میں رکھا تھا اسکی شاید
 بیان بھی دوکان ہو اسوجہ سے بیان بیٹھا یہ چاروں فقیر یہ سوچ سمجھ کر اور واہ گور و کہہ اُس ساہوکار کے پاس آئے اُس شخص نے
 بھی حسب معمول انکی خدمت کی فقیر لوگ اُس رات کو وہیں رہے جب صبح ہوئی تو اُن فقیروں نے اُس ساہوکار سے دریافت کیا کہ اے
 بھائی تم تو ملتان میں رہتے تھے بیان کیونکر اور کب سے آئے یہ سُنکر اُس ساہوکار نے جواب دیا کہ اے سنتو اب ہمارا آب و دانہ اس
 شہر کا ہو اسوقت اُن فقیروں نے کہا کہ اے بھائی اب ہمارے وہ چاروں محل جو امانت تمہارے بیان رکھے ہیں دیدو جو اب اسکے
 اس شخص نے کہا کہ اے سنتو وہ آپ کے محل ملتان میں میرے والد ہی کے پاس ہیں اسوجہ سے محل مذکور ملتان ہی میں لینے آپ لوگ
 وہیں جا کر لے لیجیگا۔ یہ سُنکر وہ فقیر خاموش ہو گئے جبکہ وہ چاروں فقیر ملتان میں آئے اور اُس ساہوکار کی دوکان پر جا بیٹھے چونکہ
 وقت شام کا تھا اُس ساہوکار نے اُن سنتوں کی بہت کچھ خدمت کی اور جب صبح ہوئی تو فقیر لوگ رخصت ہونے لگے اسوقت اُن
 لوگوں نے کہا کہ اے ساہوکار جی وہ جو چارہ محل ہمارے آپ کے بیان امثال رکھے ہیں اب ہلوگوں کو ضرورت ہو دیدیجیے یہ سُنکر اُس
 ساہوکار نے جواب دیا کہ اے سنتو میرا تو ایک ہی محل تھا کہ جو دریا میں ڈوب کر مر گیا اور اب مجھکو تو معلوم ہی نہیں ہو کہ آپ لوگوں کے کوئل
 محل بن جو وقت اُس ساہوکار نے اپنے لڑکے کے مر جانے کا حال کہا تو وہ چاروں فقیر تعجب میں ہو گئے اور اُس ساہوکار سے کہنے لگے
 کہ اے بھائی تم ہماری امانت کیا ہضم کیا جانتے ہو جو اب اسکے اُس ساہوکار نے کہا کہ اے سنتو ایک میرا محل لینے جو میرا لڑکا تھا وہ دریا میں
 ڈوب کر مر گیا اگر آپ لوگوں کو یقین نہ آوے تو اور لوگوں سے بھی دریافت کر لیجیے چنانچہ اُس جگہ اور جو لوگ بیٹھے تھے انھوں نے اُس ساہوکار
 کی تقریر کو تصدیق کر کے کہا کہ ہاں سنتوں کا جو ایک لڑکا تھا وہ دریا میں ڈوب کر مر گیا یہ سُنکر اُن فقیروں کو اور بھی تعجب ہوا اسوقت اُن

فقیروں نے کہا کہ اگر ہم لوگ تمہارے رٹکے سے نکلو ملاقات کرادیں تو تم جاری امانت ہوکو دو گے یہ سنکر اُس ساہوکار نے جواب دیا کہ اسے
 سنتو کبھی مردہ بھی زندہ ہوا تو جسٹسنگر اُن فقیروں نے جواب دیا کہ اسے ساہوکار جی تمہارا ایک شہر لاہور میں اپنا روزگار کرتا ہے اور ہم لوگ
 اُس کے پاس پھر کر اور کھانا وغیرہ کھا کر یہاں آئے ہیں بلکہ ہم لوگوں نے اُس سے بھی امانت طلب کی تھی اُس نے ہم لوگوں کو یہی جواب دیا
 کہ اسے سنتو آپ کے جارتوں محل میں سے تیل کے پاس ملتان میں ہیں تم لوگ یہاں جا کر لے لو۔ یہ سنکر وہ ساہوکار بہت تعجب میں ہوا
 اور اُن سنون سے کہا کہ اسے مہانا ڈال کر ہمارے رٹکے کو بھجوتے ملا دو گے تو ہم تمہارے جارتوں کے باغ اجل دیوی کے یہ سنتے ہی اُن
 فقیروں کا غول اُس ساہوکار کو مع خاندان کے بیکر جانب شہر لاہور روانہ ہوئے جسٹسنگر نے پوچھا کہ رٹکے کے کن سے پھرے اسوقت
 اُن فقیروں نے اُس ساہوکار سے کہا کہ بھائی تم لوگ یہاں رہو اور ہم پہلے جا کر اُس شخص سے ملنے تمہارے رٹکے سے ملاقات کریں اور اسکو
 اپنے ساتھ لا دیں غرض کہ بھلا جاہ فقیروں کے دوست شخص اُس شخص کے پاس بیٹھے ہیں اور دوست شخص اُس شخص کے پاس گئے اور جا کر
 اُس شخص سے ملاقات کی اور کہا کہ تمہارے والدین مع خاندان کے آئے ہیں اور رٹکے کے کن سے پھرے یہ سن کر اُن فقیروں نے اُس شخص سے
 ملاقات کر دی یہ سنکر اُس شخص نے جواب دیا کہ اس شہر میں وہ لوگ آگئے ہیں اور اگر ایسا ہوا تو آپ مہربانی کو کے اب اُنکا ذکر یہاں
 کسی سے نہ کیجیگا فقیروں سے یہ کہہ کر اور پانچ روپیہ کی سٹائی بیکر فقیروں کے ساتھ دیا کہ کن سے پھرے یہ سن کر اُس شخص نے ایک مکان کرایہ کا لیکر اپنے
 قہمبوس ہوا شیرینی منڈکے آگے رکھ دی اُس شخص کو دیکھ کر تمام خاندان ملے سے ملے اور اُس شخص نے ایک مکان کرایہ کا لیکر اپنے
 خاندان ملتان والوں کو پھرا دیا اور یہ قاعدہ اپنا سفر کر لیا کہ دن کو خاندان لاہور والوں کے یہاں کھانا کھائے اور شب کو خاندان لاہور
 والوں کے یہاں چلا آئے۔ غرض کہ اس بات کو جب ایک عرصہ گذرا تو ایک دن لاہور کی عورت نے اُس شخص سے کہا کہ اسے پڑھنے کے یہاں
 تم رات کو گھر میں کیوں نہیں رہتے ہو یہ سنکر اُس سیکھنے والے نے جواب دیا کہ میں دن دن ہاؤس کے مکان میں کسی قسم کا نقصان نہ ہو جاوے
 یہ جواب اُس کے لاہور والی عورت نے کہا کہ اچھا جو تم مناسب سمجھو وہی کرو لیکن جلد اس امر کو عرصہ بہت کثیر گذرا کہ شب کو کبھی اپنے مکان
 میں نہ رہا تب اسکی عورت نے اپنی خدمتگاری سے کہا کہ تو جا کر اس بات کی خبر لگا کہ یہ کیا ماجرا ہو اور شب کو یہ کہاں رہتے ہیں وہ
 اس بات کو قبول کر کے کچھ راستے گئے سرانگہ لگانے چلی غرض کہ دکان کے قریب جا کر کچھ دور پر پوشیدہ کھڑی رہی جبکہ چار گھنٹی رات
 گذری تو وہ شخص ساہوکار دکان کے کاروبار سے فرصت کر کے اٹھ کر چلا خدمتگاری مذکور اُس ساہوکار کے پیچھے ہوئی جب وہ کچھ
 جاتے جاتے اپنے خاندان ملتان والے کے یہاں جا پہونچا اور اندر مکان کے چلا گیا اسوقت خدمتگاری مذکور مکان دیکھ کر اور ٹھیک
 لگا کر پلٹ آئی اور اپنے مالک یعنی اُس سیکھنے والی عورت سے آکر کہا کہ سیدھی جی صاحب رات کو ایک اور مکان میں جا کر رہتے ہیں۔ یہ سنکر اُس شخص
 کی عورت کو یقین نہ آیا اور کہا کہ آج میں میرے ساتھ چلوں گی تاکہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں کسی کے کہنے پر ایسے معاملہ میں کہ جو خاندان
 سے بگاڑ ساری عمر کے واسطے تو نہ کرنا چاہیے غرض کہ دوسرے دن کی شام ہوئی تو اُس ساہوکار کی عورت لاہور والی نے اپنے دل میں
 مٹان لیا کہ آج ضرور اس بات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر صاف کر لینا چاہیے ایسے پر شام سے مردانہ لباس کر کے دکان کے قریب کچھ دور
 پہونچ گھڑی ہوئی اور جبکہ چار گھنٹی رات گئی اسوقت اُس شخص نے حسب معمول اپنے کاروبار دکان سے فراغت کی اور دکان میں قفل
 لگا کر اپنے ملتان والے خاندان کنبان چلا اُس کے چلتے ہی اسکی عورت جو پوشیدہ کھڑی تھی ساتھ ہوئی اور جبکہ ساہوکار نہ کو روہنے خاندان
 ملتان کے مکان پر پہونچا اسوقت اُس کے پیچھے ہی لاہور والی عورت بھی چلی گئی جب وہ ساہوکار اندر مکان کے داخل ہوا اسوقت اُس شخص

لکھنا اس ساہوکار نے دریافت کیا کہ تو کون ہو جرات اسکے اُسے کہا کہ جھکویاں بہت ہو اور پانی کی خواہش ہو ساہوکار نے کہا کہ اچھا ٹھہر
 آئی جھکا ہوں یہ لکھنا اور مکان کے اندر جا کر اپنی عورت ملتان والی سے کہا کہ ایک بروسی آدمی پانی کا پیسا دارو سے پرکھڑا ہو اس کو جا کر
 لا دو وہ چنانچہ اس لکھنا کی عورت ملتان والی بائی لائی اور اُس مردانہ لباس والی کی پانی پلا دیا یہ کل کیفیت لکھنا لاہور والی عورت
 جس آئی اور اپنا ساس سے آکر شاکی ہوئی کہ آپ کے صاحبزادہ نے اب دوسرا گھر کیا ہوا اور ہر روز شب کو وہیں رہا کرتے ہیں یہ
 بہت سنگین اسکی ساس نے اپنے شوہر یعنی اُس لکھنا کے باپ سے کہا پہلے تو اسکے والد کو یقین بنیں آیا اور جبکہ اُسے بہت کچھ کہا تب
 بات قرار پائی کہ تا وقتیکہ اپنی آنکھوں سے اس کیفیت کو دیکھ نہ لیا جاوے کیونکہ یقین آوے یہ شورہ کہ اُس ساہوکار کے والدین
 اور اُسکی عورت لاہور والی اور چند لڑکے و لڑکیاں اسی طرح پردگان کے قریب جا کر پوشیدہ ٹھہریں جب چار گھڑی رات گزری اور
 ساہوکار حسب معمول دوکان بند کر کے ملتان ولسے خاندان کی طرف چلا یہ سب لوگ بھی اُسکے پیچھے ہوئے اور جوت وہ ساہوکار
 پہ مکان کے اندر گیا تو یہ لاہور والا خاندان اُس ساہوکار کے ساتھ ہی اندر مکان کے داخل ہو گئے اُن لوگوں کو دیکھ کر ملتان والے
 اُن کے لوگوں نے دریافت کیا کہ یہ لوگ کون ہیں جھکوتر اندر لائے ہو اُس ساہوکار نے جواب دیا کہ یہ لوگ میرے مکان ہیں آج
 صبح چلے جا رہے یہ سکرہ لوگ خاموش ہو گئے اور اُس شب کو وہ لوگ وہیں مقیم رہے ساہوکار نے اپنے لاہور والے خاندان
 سے بات خاطر تواضع کی اب جب صبح ہوئی تو دونوں خاندان والوں میں بحث ہونے لگی لاہور والے کہتے تھے کہ یہ ہمارے ہیں اور ملتان
 والے کہتے تھے کہ ہمارے ہیں اب اس جھکڑے کا ذکر تمام محلہ میں کیا بلکہ تمام شہر میں پھیلا جو شخص اس کیفیت کو سنتا ہے ایک اچھے
 میں آجاتا تھا غرض کہ یہ خبر کو تو ال شہر تک پہنچی کو تو ال نہ کو بھی متعجب ہو گیا کو تو ال نے صوبہ دار لاہور کے پاس جا کر یہ خبر پہنچائی صوبہ دار
 بھی شکر تہن میں آگیا تمام قاضی شہر منجانب صوبہ دار لاہور یہ بدایت ہوئی کہ ان لوگوں کا انصاف بہت صاف صاف ہوتا جیسے اس
 سال میں پوری پوری تحقیقات کرنی چاہیے تاکہ نتیجہ صاف نکلتے اور یہ معلوم ہو جاوے کہ یہ کیا ماجرا ہو قاضی نے پہلے ملتان والے خاندان کو
 پوچھا کہ وہ مسافر تھے اور کل کیفیت اُسے دریافت کی اُن لوگوں نے اپنے گھر میں پیدا ہونا اور شادی کرنا اور اولاد ہونا دیکھا کا ناما فقیر
 کی خدمت کرنا اور حسب معمول دریا نہانے جانا اور پھر واپس نہ آنا فقروں کے جبار عدل انکی موجودگی میں امانت رکھنا اور پھر اُن فقروں کو
 شہر ملتان میں اگر اپنے محل طلب کرنا اور اُسکے دریا میں ڈوب جانے کی کیفیت سنگین حکایت بتانا کہ لاہور میں وہ شخص موجود ہے اپنا مع تمام
 خاندان کے اُن فقروں کے ساتھ شہر لاہور میں آنا اور دریا کے کنارے پر ٹھہرنا اور منجملہ اُن چاروں فقروں کے دو شخصوں کا اپنے پاس
 اگر بلا لیا جانا اور کرایہ کا مکان لینا اور ہر روز بعد دوکان بند کرنے کے شب کو اپنے مکان پر قیام کرنا کل کیفیت بیان کی اسی طرح لاہور
 والے خاندان نے بھی اپنا ثبوت اس طرح پر دیا کہ بوجب جنم تیر فلان تالیخ و فلان مہینہ و فلان سنہ میں ہمارے گھر میں یہ شخص پیدا ہوا
 اور فلان مقام پر اسکی شادی ہوئی اور اسقدر اسکے اولاد بیان موجود ہے کہ بھی لاہور سے باہر نہیں گیا ہاں دریا نہانے اور سنت و سادہ
 کو کھانا کھلانی کی آپ کی عادت ہو وہ طفلگی سے اور آج تک چلا جاتا ہے جہد غصہ سے یہ معلوم ہوا کہ اب شب کو گھر نہیں آتے ہیں اُسے جو سکی
 وجہ دریافت کی گئی تو انھوں نے بیان کی کہ آج کل دوکان کے مقام میں خطرہ ہے اسلئے میں وہیں سوتا ہوں جب اس امر کا ہر کو سرخ نگا
 کہ دوکان پر نہیں رہتے ہیں بلکہ دوسرے محلہ کے ایک مکان پر شب کو آرام کرتے ہیں یہ سکرہ لوگوں کو بہت فکر ہوئی اور اسکی محاش
 کی گئی تو معلوم ہوا کہ دوسرا جگہ کا ایک خاندان ہو گیا غرض کہ یہ نتیجہ ہوا کہ جو آپکے روبرو پیش ہو قاضی صاحب کو حال دماغی کا حال سنگین

بہت حیرت ہوئی اور انجام کو یہ راسے قرار پائی کہ بذریعہ صوبہ دار شہر ملتان اس امر کو دریافت کرنا چاہیے کہ اصلی کیفیت اسکی کیا ہے چنانچہ
قرار پانے راسے اس امر کے تحریر بذریعہ ایک سائنٹی سوار ملتان کو روانہ کی گئی وہاں کے صوبہ دار نے جب تحقیقات اس امر کی اہل محکمہ سے فرما
کی تو باشندگان قرب و جوار اہل محکمہ نے بیان کیا کہ ملتان ساہوکار کا ایک لڑکا اس نام کا تھا اور اسکا بقدر اولادین یہاں ہوتی تھیں
گندہ کہ وہ غائب ہو گیا چونکہ دریا نہاٹے اکثر نہ جایا کرتا تھا لوگوں کو شبہ ہوا کہ شاید دریا میں ڈوب گیا ہو غرض کہ کل تحقیقات کر کے صوبہ دار
نے ماسلہ پاس صوبہ دار لاہور کے فرو تحقیقات مع کو اسی کو اہل سر تہ کے بذریعہ اسی سائنٹی سوار کے و اس سے بھیجا جسوقت سائنٹی سوار
لاہور میں آکر ماسلہ صوبہ ملتان و نیز صوبہ لاہور میں داخل کیا اسکو پر حکم سب لوگ تعجب میں آئے کہ اسکو کہہ دیا کہ باخدا یہ کیا ماجرا ہے
کہنے لگا کہ کسکو دروغ گو تہا میں اور کسکو فروغ ہو چکا میں آپکا انصاف کیونکر ہوا کہ تو قاضی صاحب خود ہی حیران تھے اور فریقین مقدمہ
تقاضی تھا۔ قاضی کی راسے ہوئی کہ انکا انصاف ہو نہیں سکتا استغفار دینا منظور کیونکہ انکا انصاف ہمارے راسے سے ہونا بہت دور ہے
انسان کی طاقت سے یہ امر باہر ہی یہ سچ سمجھو قاضی نے اس ساہوکار سے پوچھا کہ بھلا تم کسی کے مرید کی ہو اسنے کہا جی ہاں میں گورو نانک
صاحب کا مرید ہوں یہ کہہ کر قاضی نے اجازت دی اور ہدایت کی کہ تم گورو نانک جی صاحب کی خدمت میں جاؤ تمہارا انصاف ایسے ہی
ولی اللہ کر سینگے انسان کے امکان سے باہر تو غرض کہ جب ہدایت قاضی صاحب کے فریقین مقدمہ سے گورو نانک جی صاحب کی خدمت
میں حاضر ہوئے چونکہ ست گورو مہاراج کرتار پور میں مقیم تھے ساہوکار نہ کو رنج ایسے دونوں خاندان کے ست گورو مہاراج کچھ مدت پہلے
قد مون پر گزر کر متھانیکا فریقین نے اپنے اپنے حالات بیان کیے انکی کیفیت سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تمہارا انصاف سری واہ گرو
کر گیا انسان ضعیف البنان کی کیلافت اور ایسے انصاف کرنے کی کسی کو کیا یافت ہو یہ کہہ کر اس ساہوکار کی طرف غائب ہو کر فرمایا کہ اسے
تنگو اشجرج یعنی معجزہ دیکھنے کا شوق تھا اور ایک مدت تک اسکی تلاش تھی وہ تھیں دیکھا یہ سنکر اس ساہوکار بیکھ لے عرض کیا کہ اسے تنگو
مہاراج آپ کی مایابی انت اور اپارہر بیشک رنجج ہی ہو لیکن اب یہ عرض ہو کہ اس جگت کے بھال سے بھگور ہائی دیجیے۔ یہ سنکر
ست گورو مہاراج نے ایک پوڑی سندھائی۔

پوڑی

اچھل جھلاے نہ پھلے نہ گھاؤ کٹا راکر کے۔
چون صاحب راکھے تیون رہے اس کو بھی قاضی اہل پلے۔
غرض کہ وہ دن تنگو و مہاراج کے جڑوں میں ہر جہر جانتے سنتے سارا دن گذر گیا شب کو امام کہا جب صبح ہوئی اس سیکھ نے نشان کرکے
(جب جی صاحب) کا پاٹ کیا اسوقت ست گورو مہاراج نے اس سیکھ کے تمام خاندان و اون کو جاکر کہا کہ اے بھائیو لاہور کے خاندان
والے اس سیکھ کے قریبی ہیں اور ملتان والے خاندان بھی قریبی ہیں اسلئے یہی مناسب ہو کہ دونوں خاندان والے اس سیکھ ساہوکار کا
ہاتھ پکڑیں واہ گورو انصاف کر دیگا چنانچہ ہر دو خاندان والوں نے ایک ایک ہاتھ اس سیکھ کا پکڑا اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ
آنکھیں بند کرو اور اپنی اپنی طرف اس سیکھ کو بھیجو۔ غرض کہ جو ست گورو مہاراج نے اسے کہا وہی وہ لوگ کرتے گئے بعد تھوڑی دیر کے
ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آنکھیں کھول دو آنکھیں جب کھولیں تب دیکھا کہ وہ سیکھ ساہوکار انہیں ہی معلوم نہیں کہ کہاں
ہو گیا یا اھر تعجب ہی میں تھے وہاں ست گورو مہاراج نے اس سیکھ ساہوکار کو کچھ بھیج دیا۔ ست گورو مہاراج کا یہ کرشمہ معجزہ دیکھ

बहुल कलायन चलेन घाघ कवारा कर सके

मोसाहबराखेत्यो रहे इस लोभी कामी उरल पले

دونوں خاندان والوں نے سگورو مہاراج کے قدموں پر گر کر سناٹا کیا اور ہر دو خاندان والوں نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ ہم لوگ اس ارادے سے آئے تھے کہ آپ کے سیکھ کو اپنے گھر لجا دیں گے یہ سن کر ست گورو مہاراج نے ایک شدید فرمایا۔

شہدراگ آسانکل پہلا

موہ کدومب موہ سب کار
موہ توم تاجھ سکل بیکار
موہ ویر بھرم تاجھ توم ویر
ساؤچ نام ہر دے شریر

سکارہاچ

ساؤچ نام جانو نیڈ پاڑ
جیہ پوت ن کلسیہ مارڈ
ات موہ ڈوہا سمسارا
گورکھ کوی اوڑے پارا
ات موہ پرجوئی پاسے
موہ لگائے جم پور جاے
گور دھجائے جپ تپ کماے
ناموہ ٹوٹے ناتھائے پاسے
نظری کرے تان یہ موہ جاے
نانک ہر سون رہے سماے

موہ کدومب موہ سب کار
موہ تم تجو سکل بیکار
موہ اور بھرم تجو تم ویر
سچ نام ہر دے روئے سگریہ
اک رہاؤ

سناخ نام جانو ندھ پائی
روڑے پوت نہ پھلے مائی
ات موہ ڈوہا سمسارا
گورکھ کوی اوڑے پارا
ات موہ پرجوئی پاسے
موہ لگائے جم پور جاے
گور دھجائے جپ تپ کماے
ناموہ ٹوٹے ناتھائے پاسے
نظری کرے تان یہ موہ جاے
نانک ہر سون رہے سماے

غرضکہ جوقت ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے اُس سیکھ ساہوکار کے ناندان والوں نے یہ شدید سنا فوراً بکوتلیں آگئی چنانچہ ست گورو مہاراج اُن لوگوں کا اطمینان دیکھا بہت خوش ہوئے۔

تقریر بھائی باسے جی صاحب

بھائی باسے جی صاحب فرماتے ہیں کہ جو شخص یسے جو پرائی ست گورو مہاراج کے یجن پر اعتقاد لایگا اُسکے تمام کام نیکانجام ہونگے اس لوک اور پیر لوک میں اُسکی لاج رہیگی۔

غرضکہ اُس سیکھ ساہوکار کے ہر دو خاندان والے ست گورو مہاراج کے سیکھ ہوئے اور سری واہ گورو کا دھیان کرنے لگے اور سگورو مہاراج سے رخصت ہو کر اپنے مکان کو چلے گئے اور بعد تھوڑے عرصہ کے ست گورو مہاراج بھی اُس مقام سے تشریف لے گئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک بنجارے کی گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۳۲

اب سب سے کہتے تھے کہ گورو مہاراج جاتے جاتے ایک دن ایک مقام پر ایک بنجارے کے مالک کے پاس جا بیٹھے وہ مالک بنجارہ اپنے
خاقلہ کا سردار تھا اس بنجارے کے کوئی اولاد نہ تھی اتفاق وقت سے اسی دن اس بنجارے کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا چنانچہ ہم قوم والے
بڑھائی دینے آئے لگے اور اس بنجارے کو مبارکباد دیتے تھے اور بنجارہ مذکور حتی المقدور ان لوگوں کو کچھ نہ کچھ دیتا چلا جاتا تھا اور
غریبوں نے اس بنجارے کو آئینہ باد دیتے تھے کہ گورو مہاراج مع بھائی باپے اور بھائی مردانہ کے تمام دن یہی تماشہ دیکھتے رہے
جب شام ہوئی تو وہ بنجارہ اپنے مکان کو اٹھ کر چلا گیا کہ گورو مہاراج کی طرف مخاطبت بھی نہ ہوا اور نہ اس بنجارہ کے ملازموں نے
یہ دریافت کیا کہ یہ فقیر لوگ کہاں سے آئے ہیں یا کہاں کو جاؤ گے یا انکے بیان پر کس غرض سے بیٹھے ہیں بیان تک اس کی جانب سے
ایسی لا پرواہی ہوئی کہ کسی نے یہ بھی نہ پوچھا کہ اب لوگ کچھ کھائیں گے اور بنجارہ مذکور بھی مارے خوشی کے لابرہ اہی سے چلا گیا بعد تھوڑی
دیر کے مردانہ نے ست گورو مہاراج سے غرض کیا کہ اب تو بھلو بھوکہ بہت شدت سے لگی ہو اور اسنے قوم لوگوں کی کچھ بھی خبر نہ لی باوجود
اس کے کہ اسکے گھر میں آج ہی لڑکا پیدا ہوا ہو اسکو تو ضرور ہی لازم تھا کہ ہم لوگوں کو کھانا کھلاتا۔ لیکن تعجب ہو کہ اسنے کچھ نہ کہا اور
ہم لوگوں کو بیٹھے دیکھ کر بلا پوچھے اپنے گھر چلا گیا۔ اب میں حضور کی اجازت کا خدا شکر ہوں کہ اگر اجازت ہوتو اسکے گھر جا کر میں کچھ مانگتا
لاؤں کیونکہ یہ قرآن کے پیرا ہونے کی خوشی میں اپنے مکان پر تو کچھ نہ کچھ تقسیم کرتا ہی ہوگا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ
اے مردانہ اسکے گھر میں لڑکا نہیں پیدا ہوا ہو بلکہ یہ بنجارہ اس خیم کا اسکا فرضدار ہو اسیلے یہ اپنا فرض وصول کرنے آیا ہو اسکے مکان
تو صرف لڑکا نہ گورو چار پہرات کا عثمان ہی صبح ہوتے ہی چلا جاوے گا اگر تمہارا دل چاہتا ہو تو جاؤ لیکن کسی قسم کا آئینہ باد نہ دینا بلکہ
چپکے کھڑے رہنا مردانہ نے کہا کہ بہت اچھا میں جاتا ہوں۔ غرض کہ مردانہ بنجارے کے گھر گیا اور حسب الحکم ست گورو مہاراج کے چپ چپ
خاموش کھڑا رہا۔ اکثر اُسکے عزیز آتے تھے اور مبارک و سلامت و نیز دیگر خوشی کی باتیں کر کے بیٹھ جاتے تھے اور بعد تھوڑی دیر کے
اٹھ کر چلے جاتے تھے اسوقت بھی مردانہ کی کسی نے خبر نہ لی اور نہ کوئی منہ سے بولا کہ تم کون ہو یا کہاں سے آئے ہو اور کیا تمہارا نام
ہے۔ یہ کیفیت دیکھ کر مردانہ اٹھ کر چلا آیا اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ رباب بجا مردانہ رباب بجانے لگا اسوقت
ست گورو مہاراج نے اس بنجارے کی بابت ایک شعر فرمایا۔

شعبہ

श्रीराग महल पहिला पहरे घर सक

पहिले पहरे घर राके बन जारिया मित्र हक पाया घर भास

उद्धत पश्चंतर करे बन जारिया मित्र स्वसमसेती अरवास ।

वसमसेती अरवास बरवाने और उद्ध लव लाग । ।

ना मर्याद आइया कलि भीतर बहुर जासी नाग ।

जैसी कलम डिदी मस्तक सेजी अइ पास । ।

कहु नानिक पहिले पहरे प्राणि हक पाया गुस भास

سری راگ محل پہلا پہری گھر ایک

پہلی پہرے رہنے کے بنجار یا متر حکم بابا گھر بہاس۔

اور وہ تب انتر کرے بنجار یا متر ختم بیٹے ارداس۔

ختم بیٹے ارداس کما لے اور وہ دھیان لو لاگ۔

نامر جاو آجھ کل بھیرے ہو رہا سے ناگ۔

جیسے قلم ڈر ہی ہے مستک سے جی اڑ پاس۔

کہو ناگ پہلے پہرے پرانی حکم بھیا گو بہاس۔

دوڑے پھرے کرنا کے بنجارिया मित्र बिसर गया ध्यान
हाथ हिं हाथ नचाये बनजारिया मित्र जियो जसुधा घर कान्ह
हाथे हाथ नचाय प्राराणी मात कहै सुत मेरा
चेत अबेत मूढ मन मेरे अन्त नहीं कुछ तेरा
जिन रच रचा तिसही न जान्या मन भीतर धर ध्यान
कहु नानक प्राराणी दोजे पहरें बिसर गया ध्यान
तीजे पहरें रैन के बनजारिया मित्र धन जो बनसों चेत
हर का नाम न चेतिये बनजारिया मित्र बंधा भूठे जेत
हर का नाम न चेत प्राराणी व्याकुल भया संग भया
धन सुनो जो बन मतया अहला जन्म गंवाया
धर्म सेती लोपार न केतो कर्म न केतो सीत
कहु नानक प्राराणी तीजे पहरें धन जो बनसों चेत
चौथे पहरें रैन के बनजारिया मित्र लाधै आया रवेत
जन्म जम पकर चलाइया बनजारिया मित्र के से न मिलया मेत
मेत चेत हर किसे न मिलया जब जम पकड़ चलाइया
भूठा रोदन होइया द्वारे खिन में भया पराइया ।
साई अस्तु प्राप्त होबै जिस सो ज्ञायो हेत ।
कहु नानक प्राराणी चौथे पहरें लाधै लोइया रवेत

نورنگہ ست گوردھارا ج نے یہ سب فرمایا اور اُدھر صبح ہوئی تو وہ بنجارہ روتا بیٹا اسطرت سے آنکھ کھلایا کہ جبکہ وہ اس کے پاس پہنچا تو اس نے کہا کہ میں نے تجھے گوردھارا ج سے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اسے بتے بادشاہ یہ بنجارہ گل خوشی سنار ہا تھا اور ہنسا و کھیلنا مجھ سے تھا اور آج یہ رونے پٹنے سر پٹنے پھرتے ہیں یہ سب گوردھارا ج نے مردانہ کو سمجھا یا اور ایک اسلوک فرمایا۔

ش্লوک

जित भुंह मिले सुबार की लिख लिख मिले शरीश ।
सो भुंह रोवे दीठ से मिल मिल पीठ हिं शीश ।
एक मुये एक खे एक देने नवी बहाय ।
गई सुबारक नानका भी गछे नो सलाय ।

دوڑے پھرے رنٹر کے بنجار یا متر بسر گیا و حیان۔
ہاتھ ہی ہاتھ نچا یے بنجار یا متر جو جو دھا گھر کان۔
ہاتھ ہی ہاتھ نچا یے پرانی مات کے ست میرا۔
جیت اچیت موزہ من میرے ات نہیں کچھ ترا۔
بن رچی رہی تاس ہی بنجانیاسن حیرت و حیر حیان۔
کوئی ناک پرانی دوڑے پھرے بسر گیا و حیان۔
تجھے پھرے رنٹر کے بنجار یا متر دھن جو بن سون جیت۔
ہر کا نام نہ جیسے بنجار یا متر فیندہ جھوٹے ہی جیت۔
ہر کا نام نہ جیسے پرانی بیا گل بیا سنگ سیا۔
دھن سورتا جو بن رہتا ابلا جسم گوا یا۔
دھرم پٹے یو پار نہ کہنے کرم نہ کیسویت۔
کوئی ناک پرانی تجھے پھرے بن جو بن سون جیت۔
جو بھی پھرے رنٹر کی بنجار یا متر لاوے ایا کیت۔
بب جم بکڑ چلا گیا بنجار یا متر کیسے نہ مایا جیت۔
بست جیت ہر کیسے نہ لمبا جب جسم بکڑ چلا یا۔
جھوٹے روڈن ہو گیا واری کہیں مجھے بھیا پرا یا۔
سائین بست پرا پت ہووے جس سولا تو بیت۔
کوئی ناک پرانی جو بھی گہری لاوے لوڑیا کیت۔

اشلوک

बत मुंह मले बार की लक लक मले सीस ।
सुमूँह रूवो डे मूँह मिन ल ल मिन मिन सीस ।
एक मोये एक दोबे एक दिते नदी बहाये ।
गई सुबार की ना नका यो सके नो सलाये ।

یہ اشلوک سنگھ مراد نے سنگھ روہاراج کے قدموں پر گر کر متھاٹیکا بعد تھوڑی دیر کے ست گوروہاراج دھان سے تشریف لے گیا

آگے ساکھی آرتی سوہیلا کی چسلی

نہ ۳۳

اب بیٹے کو ایک دن ست گوروہاراج سری زنکار کے دھیان میں بیٹھے ہوئے تھے اور بلکہ زنکار کی جوت میں دھیان لگائے ہوئے تھے ست گوروہاراج اُس زنکار کی قدرت دیکھ کر دل و جان سے تصدیق ہو رہے تھے اسی عرصہ میں سندھ کی بابت ایک حکم ہوا

اول حکم رتانی یعنی وحی آسمانی

کہ اسے نانک جی سنار کو تو مطلق خبر ہی نہیں ہو کہ کیا ہوتا ہو اور پریشہ کی درگاہ میں پُرن دیپ کے دفتر بھی لکھے جاتے ہیں بلکہ پُرن کو بخشش لکھتے ہیں تمام سنساری باپ ہی میں لگے رہتے ہیں۔
جسوقت یہ ارشاد رتانی حکم رتانی یعنی وحی آسمانی نازل ہوئی ست گوروہاراج کو اس بات کا خیال ہوا اسوقت
دوسرا حکم نازل ہوا۔

دوسرا حکم رحمانی یعنی وحی آسمانی

کہ اسے نانک جی سنار میں تو اب بھگت کوئی جاننا اور یاد کرتا ہی نہیں ہو اور سب لوگ بابا میں لگے ہوئے ہیں اسلئے رنج عنسم دالم ہر طرح کے دکھ اور تکلیف بنائی گئی ہیں۔
زنکار نے دکھ اور تکلیف ہر طرح کے رنج و غم بنا کر سنار میں بھجوا دیا تاکہ سنساری لوگ جب دکھ اٹھائیں تب تو زنکار کے قدموں میں جا بیٹے۔

ست گوروہاراج نے سناریوں کے واسطے دکھ و رنج و عنسم دیکھ کر سری زنکار کے حضور میں استی یعنی دعا مانگی کہ اسے زنا
واسے پار برہم سنساری لوگ تو بیشک باپ ہی میں لگے ہوئے ہیں اور آپ کو بھلا دیا ہو اسلئے آپ نے رنج و تکلیف
پیدا کیا ہو۔ میں استی کرتا ہوں کہ سب بھوتیرے ہی بنائے ہوئے ہیں اور اپنے بنائے کی شرم آپ ہی کو ہو کہ ان جو
آپ کو بھلا دیا اور مایا میں آکر لیٹ گئے لیکن آپ انکو اپنے چشمہ فیض بخشی دے اور یاد دل سے نہ بھولائیے اور اپنے بیدار کرنے کی شرم

تیسرا حکم رتانی یعنی وحی آسمانی

کہ اسے نانک جی میں کیا مہربانی کروں جس شخص کو لاکھوں بلکہ کروڑوں کی دولت میں نے دی ہو یا شخص
وقتاً وقتاً جو مانگے ہو اُسکو دینا ہوں اُسپر بھی وہ شخص سیرا نام کبھی نہیں لیتا ہو بیان تک کہ وہ ٹھک
جاتا ہی نہیں ہو کہ کوئی پریشہ ہو یا نہیں ہو بلکہ باپوں میں بیٹنے کی وجہ سے یہ کہتا ہو کہ جو کچھ کرتا ہوں میں

کرتا ہوں اور میرا ہی کیا ہوا سب کچھ ہوتا ہے وہاں تک آٹھ پہر میں کسی وقت بھٹکنا اپنے خیال میں نہیں لانا ہوسکتا
 اگر اُن لوگوں کو تکلیف ہوگی تو ضرور ہی میرے نام پر کچھ دان و دُہن کرینگے اور حالت تکلیف میں بھٹکنا یاد کرینگے
 سارا سنار دنیا کی لغتوں کے مزے میں لگا ہوا ہے میرے نام پر نہ ایک پیسہ کبھی خرچ کرتا ہے اور نہ نام ہی میرا
 لیتا ہے باوجود اسکے کہ تھوڑی عمر اس زمانہ میں باقی رہ گئی ہے تو تاہم بھٹکنا یاد نہیں کرنے میں دنیا کے لغت میں لیے ہوئے ہے
 یہ شکست گوردھاراج نے عرض کیا کہ اسے نہ نکار بھٹکنا آئے اس سنار میں لوگوں کو راہِ راست بتانے و سکھانے کے واسطے
 ہی بھیجا ہے اسلئے اُسے کارن کرن پار بہرہ نہ نکار نہ چن میری گذارش ہو کہ اب آپ اس سنار پر ہر بانی فرما دیں کیونکہ آپکی ذات
 اس خلقت کی خالق ہے آٹھ پہر کے رازق ہی آپ صالح بن آپکی پسب صفت ہی اسوجہ سے انیر ہر بانی فرمائیے۔

چوتھا حکم ربانی یعنی وحی آسمانی

کو سے نامک جی تم میرے پیارے بھکت ہو اور تمہاری و میرے نام ہی کے ساتھ لگی ہوئی ہے آٹھون پہر تمہارا
 دعیان بھی میں لگا رہتا ہے اسلئے بھٹکنا بھی تمہارا خیال ہے اور تمہاری استغنی میں منظور اس شرط سے کرتا ہوں
 کہ تم تو میرا نام سناریوں کو جیادو گے اور میرے نام کا چکر ساری دنیا کا بلکہ ہر کھنڈ و برہمنڈ میں پھراؤ گے
 پس جو شخص تمہارے ہتھ میں آویگا اُسکو میں سنار میں خوش رکھوں گا اور آخر کو اپنے پاس جگہ دوں گا یہاں تک
 جس جگہ تمہارا سکھ بیٹھے گا وہیں اُسکو سکھ ہو گا اور دکھ اور سنج اور تکلیف اُسی شخص کے واسطے ہو کہ جو تمہاری
 ہدایت پر عمل نہ کرے گا وہی دکھ اٹھاویگا اور ہر طرح کی تکلیف پاویگا جس شخص کے دل میں تمہارا نام ہو گا اور
 خوشی کے ساتھ تمہارا نام ورہ کرے گا اُس شخص کی کل مرادیں پوری ہوں گی بھٹکنا جو شخص جس مراد سے جس طرح پڑ
 پاؤ کرتا ہے میں بھی اُسکو اُسی طرح بریاد کرتا ہوں تم میرے پورے بھکت ہو ہر سانس پر میرا جپ کرتے رہو۔
 اسواسطے میں تمہارے ہتھ کے یا تمہارے نام لینے والے کو ہر طرح کا سکھ دوں گا اور جبران کے خوف سے
 پاک و بری رکھوں گا کبھی جبران تمہارے سیکھن کے درجن تک نہ پادینگے۔

شگور و ہماراج نے ست بجن نہ نکار کا سنکر متھائیگا اور بہت عرصہ تک نہ نکار کی استغنی کرتے رہے اور عرض کیا کہ اے بھگوان
 میں تمہارے سرن میں ہوں بعد اسکے سادھ سے اُٹھے۔

اور سناری لوگوں کو نہ نکار کا نام سننے اور دھرم کی باتیں بتانے لگے تاکہ سب لوگ اُسکا نام حسین اور خوش رہیں نہ نکار کے
 حضور بہ آرام جاوین اور سچ کھنڈ میں جگہ پاوین کسی طرح کے رنج و تکلیف نہ اٹھاوین بہت شیریں ربانی سے حکم ربانی فرمائے لگے کہ
 بھائیو پر مشرکے پیار و بھگوان نے نام بدوین۔ اور شاسترون۔ اور پڑاؤن میں ہی فرمایا ہے کہ جو شخص میرا جپ کرے گا اُسکو میں فرود
 ہی سدا گئی دوں گا اُسکو ہر طرح سے سنار میں خوش رکھوں گا اور جو شخص میرے نام سے دور جاویگا ہر طرح کی تکلیف اٹھاویگا پس اسے پر مشرک
 کے بند و پر مشرک یا دین مصروف رہو اُسکو ہر حال میں یاد کرو کسی وقت اُسکو فراموش نہ کرو بعد اسکے ست گوردھاراج نے اسی پر
 پرشبہ فرمایا۔

راگ گوری دیسکی عمل پہلا

بھ گھر کیرت اکے کرتی کا ہو سے بھارو

تیرت گھر گا دھو سو پہلا سمر جو سر جن مارو

تم کا دیرری زبھو کا سو پہلا ہون داری جسکی علی سنگ گھر

اک رہا و

نت فٹ جیارتے سالین دیکھو گا دیون ہارا

تیری ذاتی قیمت ناہو سے تیس داتے کون غمارا

سببت سا با یکے مل کر باو پوتل

و ہو تہن ایسی سیریاں جو ہون ہووے صاحب سونیل

گھر گھر ہو پونچا سدا ننت یادون

سدا ہارا سمر سے ناک سو دیند آون

راگ گوری دیسکی عمل پہلا

مہیہ घर कीरति धारिये कर्ते का होय विचार

तित घर गायह सोहिला सुमिरह सिरजन हार

तुम गावहु मेरे निर्भय का सोहिला हंवारुं जिन सोहिली सरा सुख होय

एकरहाव

नित २ जियाँडे समा लियाँ देखेगा देवन हारा

तेरी दानी कीमत न पावे तिस दांते कौन सुमारा

सम्बत साक्षा लिखिये मिल कर पावहु तेरा

देहु सजन असी सड़ियाँ ज्यों होवे साग्न बसे मेल

पर २ यह पहंचा सहारा नित पावन

सहन हारा सुमिरे नानिक सो देखि आवन

ارٹھ

ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ سونجائی سری پریشکر کی اگلی یعنی اجازت ہو کہ

۱۔ جو شخص سری پریشکر کی بڑائی ان بجا کر لگا

۲۔ اسی پریشکر کا سو پہلا گاؤ اور تہن کر دیکھو کہ وہ سر جن مارو

۳۔ تم اسی پر جو کا سو پہلا گاؤ جسرین نقد ہوتا ہون تو لگو طرح کا لگو ہوگا

۴۔ انک جسم کے جاور پریشکر نے پیدا کیے ہیں بس اس خلقت کا وہی خالق ہو اور وہی رازق ہو

۵۔ پریشکر کے دینے کو کوئی شمار نہیں کر سکتا ہو اور نہ اسکی اسے مین کوئی دخل دیکتا ہو

۶۔ جس طرح سے عورت اپنا سنگار کرتی ہو تب اسکا خاوند اسکو پسند کرتا ہو اسی طرح جو اس کے بندے ہیں انکو اسکا یاد کرنا ہی اس کے

واسطے وہی سنگار ہو جیسے عورتیں تل وغیرہ لگاتی ہیں تب اپنے شوہر کی خوش آہش پائی مین اس طرح پریشکر کی یاد اسکا سنگار ہو

۷۔ ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ ہمیں صاحب یعنی اپنے مالک سے میل ہووے

۸۔ گھر گھر مین کیا بلکہ ہر ایک آدمی کے واسطے اسکی جانب سے شرکت دربار کے واسطے نوید دیا جانا ہو تاکہ اسکا نام بسک

اس کے دربار مین پہنچ جاوے

۹۔ جسک یہاں سے تمہارے لیے نوید آیا ہو اسی کو یاد کرو جو شخص اسکو یاد کر لگا اسے ناک اسی کا جنم سوبیل ہووے گا

ارٹھ شرح

ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ جو شخص پریشکر کی بڑائی ان بجا کر لگا وہی شخص لگا ہو جاوے گا جس کا

سواہ پکت ہو وہ مین بیٹھا چاہیے اور ہر وقت پریشکر کا نام یاد کرنا اور سرتا چاہیے اور سری پریشکر کا سہیہ گانا چاہیے بس اسے پریشکر

مند اسکو شمرن کرو تو تم لوگوں کو ضروری سکھ برابرت ہو دیگا دیکھو جو اسی لاکھ قسموں کے جونی ہیں اور ایک ایک جن میں کتنے کتنے جو
 ہیں ان سب کو پریشتر جدا رزق پہونچاتا ہے پریشتر کے دینے کا کوئی بھی نہیں شمار کر سکتا ہے سو اسے اسی کو ہر دم یاد کرنا چاہیے تاکہ اس
 صاحب سے ملاقات ہو کیونکہ وہ پریشتر بہت بڑا اور بے شمار ہے اسی کیفیت کو سنت ہی لوگ جانتے ہیں کیونکہ وہ لوگ پریشتر میں لوگ
 ہوئے ہیں جس شخص ان سنتوں اور ہمتاؤں کی خدمت کرتا ہے اور اس کے شمع سے اشیر باد لیتا ہے اسکا بھلا بھی ہو جاتا ہے اس بات کو
 بخوبی خیال رکھے گا کہ سنتوں کو پریشتر نے اس سنسار میں اسی واسطے بھیجا ہے کہ وہ لوگ ان سنساریوں کا اُچار کرین اسے بجائے پریشتر
 کے بھگتوں اور سنت سیدو اس بات کو تم اپنے دل میں بخوبی غور کرو کہ یہ جو جو پریشتر نے ان سنسار میں پیدا کیا ہے وقت بدایش کے اس کے
 واسطے حکم دیدیا ہے کہ اس مدت تک یہ جو سنسار میں رہیگا اور بعد اسقدر مدت کے سنسار سے چلا آویگا۔ اگر یہ جو سنسار میں رہے
 کچھ بھگتی کر لیا تو پھر وہ اگر کبھی کو برابرت ہو دیگا اور اگر وہاں جا کر بھگتو فراموش کر دیو دیگا تو اسکو ضروری ترک ہو گا کیونکہ اس
 جیونے وہاں پر معاہدہ کیا ہے کہ میں دھان جا کر تیرا ہی نام لوں گا پس ہر انسان کو لازم ہے کہ بیان کرے اسکو فراموش نہ کرے بلکہ اپنے اقرار
 کے موافق اسی کی یاد میں مصروف و مشغول رہے لیکن یہ جو اس سنسار میں اگر دنیا کی مایا میں لپٹ کر اس پریشتر کو صاف بھول گیا
 اگر اس بات کو یوں خیال کرو کہ جیسے دو لکھا اور دو لکھن کی جب لگن لگتی ہے تو دونوں کو تیل لگایا جاتا ہے آخر کار انجام یہ ہوتا ہے
 کہ وقت مہودہ دو لکھا اپنی دھن کو لجاتا ہے پس لگن لگنے کا انجام یہی ہے کہ جسکی لگن لگی ہو وہ اس سے ضرور ہی ملائی ہو گا اب
 یہ جو خود ہی اپنے فعل کا مختار ہے پس جیسا فعل کر لیا ویسا بھل پاویگا اگر دھرم کر لیا دھرم راج کے دربار میں جاویگا ورنہ برخلاف
 اس کے مجراج کے ثبوت اپنے بیان اسکو بکڑ لیا دینگے ست گورو ہمارا راج فرماتے ہیں کہ اسے بھگتو جن شخصوں نے سری پریشتر کو ارادہ
 کیا ہے انکو میں اشیر باد دیتا ہوں کہ انکو پریشتر سے ملاپ ہو اور پریشتر کی لگن کسی کے حصہ میں نہیں ہے بلکہ جسطہ راجو میں باجو چلے
 جاتے ہیں یا جانے والے ہیں سب کو پریشتر کی طرف سے نوید دیجاتی ہے اس کے دربار میں غفلت کسی کی طرف سے نہیں ہے۔ پس
 ہر ایک شخص کو چاہیے کہ جب تک اسکی طلبی کے واسطے پروانہ اسکی دربار سے نہ آوے دھرم راج کے دربار کے واسطے پریشتر کا نام
 سمن کیا کرے اور آٹھ پہر یہ خیال رکھے کہ پریشتر کا حکم میری طلبی کے واسطے آنے ہی چاہتا ہے قطعہ مختصر یہ ہے کہ جو شخص اسکا نام جپے گا وہی
 اسکو برابرت ہو دیگا اور ہمیشہ ہی سے ہی سنان دھرم ہو کہ اسکو جو سمرے وہ اسکو یاد دے۔

غرض کہ

ست گورو ہمارا راج نے خود پریشتر کا نام ایسا شمر اور جگت کے لوگوں کو ایسا شمرایا کہ وہ گورو کے نام میں اور انہد کی مومن میں سب
 لوگوں کا دل ایسا لگا کہ گھر گھر اسکے کیرتن ہونے لگے بلکہ بیان تک ست گورو ہمارا راج نے نام۔ دان۔ دیا۔ دھرم۔ برآچار۔
 میں سنساریوں کو ایسا ڈرھایا کہ سنساری لوگ بہ آرام پریشتر کے دربار میں جانے لگے۔

ست گورو ہمارا راج کا زنگار کے دربار میں طلب ہونا
 بذریعہ الہام غیبی

حب الحکم زنگار کے ست گورو ہمارا راج چنے دربار میں جا کر حاضر ہوے اسوقت زنگار نے فرمایا کہ اے نانک جی تم نے میرا نام

سنار بون میں ایسا ڈھپاکہ من بہت خوش ہوا۔ ست گورو مہاراج نے عرض کیا کہ میں کیا چیز تھا کہ جو تیرا نام ڈھپاکہ تھا بلکہ تھی تو یہ ہے کہ تو آپ ہی گھٹ گھٹ کا جاننے والا ہو اور جو تو چاہتا ہو وہی کرتا ہو حضرت جو جھکو لیجا آ ہو اسی طرت و دلیہن جاتا ہو اسے پار جہ بر میشر آپ کا جو کہن ہو۔

لئے

<p>چھ گھر چھ گور چھ اوہر پیر گور گور ایکو دس ایک بابا جی گھر کرتے کی کیرت ہوئی سو گھر رکھ برائی سوئی اک رہا وہ</p>	<p>۴: घर ६ गुरु ६ उपदेश गुरु २ एकै वेद्य अनेक बाबा जी घर कर्ते की कीर्ति होई मो घर राख बड़ा सोय सक रहाव बसियाँ बसियाँ धडियाँ पहिराँ तिथे माह होया सख्य एकै ऋतु अनेक नानक कर्ते के केते वेस</p>
--	--

ارٹھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ

- ۱۔ چھ گھر جب ذیل ہیں - جھوگی - سنیا سی - گرہستی - پنڈت - بے شتوی - برہمہ چاری - یہ سب لوگ آپری اپنے آپدیس کو لیکر اُسی کے ساتھ بر میشر کی صلاح کرتے ہیں -
- ۲۔ گورو گورو سب ایک ہی ہیں لیکن دیس لینے بھیکھ ایک یعنی جدا گانہ ہیں -
- ۳۔ بابا جس گھر میں کرتی کے یعنی اُس پار برہمہ بر میشر کی کیرت یعنی صفت گائی جاوے -
- ۴۔ اُس گھر کو برائی کے ساتھ دائم قائم رکھ -
- ۵۔ من تلو کوئی پل یا کوئی ساعت یا کوئی گھڑی یا کوئی پہر یا کوئی تھہ یا کوئی رت یا کوئی مہینہ یا کوئی دن نہ بھولوں -
- ۶۔ سوچ ایک ہی ہو لیکن رت یعنی فصل جدا گانہ ہیں -
- ۷۔ ناناں کرتی کے کہتے ہی بلکنہ ہیں -

ارٹھ شرح

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ اسے پار برہمہ بر میشر یہ جوگی اور سنیا سی وغیرہ مندرجہ بالا ایک دوسرے سے گورو جلیہ کا رشتہ ہو لیکن شاستروں کے آپدیش کا گورو تو آپ ہی ہو اور یہ جھکو بھیکھ ہیں وہ سب تیرے بنائے ہوئے ہیں تیری صفت کے بغیر کوئی استغنا یا مکان سمجھ نہیں ہوتا جو تیرا نام لیتے ہیں انکی بت یعنی شرم بھی تو ہی رکھتا ہو جو جھکو جانے خواہ مانے گا وہ بے ہمتا کی تھاد پاؤنگا کیونکہ تیرا کہن ہو کہ جہان پر سیر نام جیلا جاتا ہو یا جہان پر ہی صفت گائی جاتی ہو یا گائی جاو گی وہی استغنا

ہری سکونت کا مکان جو میں اُنھی مقام پر قیام پذیر ہوں۔ اسے پر عجوبی یہ سب بڑائی تیری ہیں اور جہاں پر تیری کیرن ہوئی ہو
 جو سے تو اُس گھر کے پت یعنی شرم اور خوش و خرم و گرم و دھرم تو ہی رکھنے والا ہو اور تو ضرور ہی رکھتا ہو اسے پار برہمہ پش
 بسہی پر ارتقا قبول ہووے۔

کلام ربانی یعنی وحی آسمانی

اے ناناک جی جس مقام پر تم میرا جس کر دے گے وہ چاہے جہدہ ریانی ہو دیگا یا کیسا ہی کھوٹا
 آدمی ہو دیگا تاہم میں اُسکو ضرور ہی بخش لوں گا۔

یہ سنگست گورو ہمارا ج نے پار برہمہ کی صفت کی کہ اسے پار برہمہ تو بھگو یہ ان دے کہ اس عمر میں کوئی گھڑی خواہ کوئی پہر یا
 کوئی مہینہ خواہ کوئی تختہ خواہ کوئی برس کوئی رست خواہ کوئی دن بجز تیری یاد کے اور کسی کام میں صرف نہ ہو۔

کلام ربانی یعنی وحی آسمانی

اے ناناک جی تم میرے نام کے جانے میں بڑی کوشش کرتے ہو اور دان بھی ایسا ہی مانگتے ہو
 اسوجہ سے میں نہایت خوش ہوں اسلئے میں تمکو یہ بردان دیتا ہوں کہ جو کوئی تمہارا نام بولے گا
 اُسکی نکت میں ضرور ہی کرونگا اور جو شخص آپ واہ گورو کا نام جے گا یا اور دن کو بیٹھے گا
 وہ ہمیشہ ہی خوش رہیگا۔ بعد اسکے الہام غیب ہوا کہ جس جگہ کیرن ہوتی ہو وہاں آرتی بھی ہونی
 ضرور ہو اسلئے آرتی تم بھگو اسوقت پڑھ کر سناؤ۔

سنگست گورو ہمارا ج نے عرض کیا کہ اسے پار برہمہ پر مشر جو کچھ آپ چاہتے ہیں مجھے کراتے ہیں کیونکہ آپ ہی کرتا ہیں۔ یہ ککر سنگست گورو
 نے کرتا پور کھ کے آگے متھاٹیکا اور کھڑے ہو کر آرتی گانے لگے۔

راگ دھناسری محل پہلا

لکھن من تھال رب چندویک پتی تار کا منڈلا جگ توتی
 محبوب نیاں تو پون جنور و کرے سکل بن اسے بہولت جوتی
 کی آرتی ہوئی جو کھنڈنا دیال تیری رانی اہند سیدیا جی
 گانے آرتی ہوئی جو کھنڈنا دیال تیری رانی اہند سیدیا جی
 سکر رہا و

سہس تو نین ناہن تو نہ کو سہس موت نہن ایک توں ہیں
 سہس پیل نینن ایک پد گندہ بن سہس توں گندہ یوں پلت کو
 سب میں موت جوت ہے سوئی تہ دے چاتن سب میں جان
 گوراکھی جوت پرگٹ ہوئی جوتس بھاوے سو آرتی ہوئے

ہر چن کمل مکر توبہت من املن موندہ پیا سا۔

हरचराकमलमकरंदलोभितमनश्चनरिनमोहिंयियासा

کر باجل دینہ تاہک سارنگ کوہی جاتون تیری نیوا سا۔ ۱۔

कबाजलदेहिनानिकसारंगकोहोत्रजातेतेरीनेचासा

ار

ست گورو ہمارا ج فرماتے ہیں کہ۔

۱۔ ہے پار برہمہ سارا آسمان تہال کے مانند ہو اور چاند و سورج مثل چراغ کی ہیں اور تمام آسمان کے ستارے اجت کے واسطے مورتی ہیں۔

۲۔ دھوپ و غیرہ خوشبودار شے جس قدر دنیا میں ہیں یعنی تمام جنگلون میں جس قدر پھول و غیرہ ہیں وہ سب تیرے ہی واسطے ہیں اور تیری قدرت کی ہوا میدا کی ہوئی تھی کو چور ڈلا رہی ہے۔

۳۔ اے بھو کنبہ تیری آرتی کیسے ہو رہی ہے اور انا ہر شبد کے بابے بچ رہے ہیں۔

۴۔ سنار کی سب مورتیں تیری ہی ہیں اور ان سب میں تیرے نور کی روشنی ہے۔

۵۔ تیرے قدم مثل کمل کے پھول کے ہیں تیری قدمبوسی کے واسطے سب یوتے خواہش کر رہے ہیں اور ہزاروں گندھرب تھی کو گار رہے ہیں۔

۶۔ سورج اور چاند اور تارون میں جو روشنی ہے تھی سے سب روشنی پاتے ہیں۔

۷۔ گو رو کی جو سکیا ہے وہ ریگٹ ہوئی یعنی جیسا تو نے ارشاد کیا ویسا میں نے تعمیل کیا جو تجھ کو بجا دے وہی یعنی پسند آوے وہی آتی ہے۔

۸۔ تیرے قدم جو مثل کمل کے پھول کے ہیں انھیں پر میری محبت ہو اور انھیں قدموں کے چرن امرت کی بھگو پیاں ہے۔

۹۔ اے ٹھاکر جی گو کہ میں اس قابل نہیں ہوں لیکن اپنے ہی کرپا سے چرن امرت دیجیے تو تیری عین بندہ نوازی ہو۔

ار

ست گورو ہمارا ج فرماتے ہیں کہ اے سری پار برہمہ جی تمام رو سے زمین و آسمان کا منڈل یعنی حلقہ تیری آرتی کے واسطے بجا ہے حال

ہو اور سورج و چاند بجاے چراغ کے ہیں آسمان کے ستارے بجاے اجت کے ہیں اور ہوا بجاے چور کے چلتی ہے اور تمام رو سے زمین

کے درختوں کے پھول خود ہی تجھ کو خوشبودے رہے ہیں اس طرح کے سامان سے تیری آرتی آٹھ پھیر ہو رہی ہے اور انا ہر شبد یعنی بنے ہوا

جسکی ۱۰۸ مین ہر دسون دروازوں پر بچ رہے ہیں اور اے نرنگار اس سنار میں جس قدر جیو ہیں وہ تجھی سے جتین ہیں یعنی تیرے نور کی

روشنی سے وہ روشن ہیں اور تیرے قدموں میں ہزاروں گندھرب گانے والے راگ گار رہے ہیں جس قدر دیوتے ہیں تیری قدمبوسی کے

مشتاق ہیں جس قدر تیرے چوتھے لیلہ میں انکی انتہا کوئی بیان نہیں کر سکتا اور پس تیری آرتی مجھے کیونکر ہو سکتی ہے جسکے برہما آدک

نے تیرے راز کو نہیں پایا ہے تو ہر جیسے ہر ہر گھٹ میں بیا پاک یعنی سارا ہو تیرے چرن کمل کے مانند ہیں اسلئے میرا دل مثل بھوڑے

خواہش رکھتا ہے تیرے قدموں کی خاک کی خواہش مجھ کو ہمیشہ رہتی ہے کہ اُسکو آنکھوں سے لگاؤں شب و روز مجھ کو پیاں

لگتی رہتی ہے اسلئے میری خواہش ہے کہ اپنے کرپا روپ کا سبھیات مجھ کو عطا فرمائیے میں مثل چا ترک چڑیا کے تیرے قدموں کے

چرن امرت کو مثل سیواتی بوند کے خواہش رکھتا ہوں اور ہر وقت اُسی سیواتی بارش کے لیے دعا مانگا کرتا ہوں۔ سواے

برہمہ اپنا نام مجھ کو محبت فرمائیے۔

الہام ربانی یعنی وحی آسمانی

سے نانک جی میں تمہارے ساتھ ہمیشہ ہی انگ سنگ لگا رہتا ہوں میں نے تمہارا گل چھین بھٹا اور میں تمہاری دعا شکر نہایت خوش
ہوا تھے بعد میں یہی سنتی کی میں اٹھا نہیں سکتا کیونکہ تم بندہ کے مانند میری استی کرتے ہو اور کبھی اپنی خودی کو ظاہر نہیں کرتے ہو اور
اپنے ساتھ بھکو شریک نہیں کرتے ہو بلکہ بندہ ہی بنتے ہو اس واسطے میں تمہاری استی کو قبول کرتا ہوں اور بردان دیتا ہوں کہ اس سنسار
میں تمہارے اور ہمارے نام کی سندھیا ہو اگر بلی اور جو شخص تمہاری صفت کریگا اُسکو میں بخش لوں گا۔

یہ سنکرست گورو مہاراج نے نرکار کے آئے گر کر تمہاری گناہوں کے ست گورو مہاراج سادھ سے اٹھے اور سری نرکار کے دہان سے اٹھ کر
سری داہ گورو کا نام آپ ہی چلنے لگے اور سنساری جوؤں کو اپدیش دیکر جہان لگے تاکہ سنسار پریشہ کا نام جب کریم پد کا وہکار ہی ہوگا

اب ساکھی گورو نانک جی صاحب اور بھرتی جی صاحب کے ملنے کی جلی

نہ ۳۴

ست گورو مہاراج دیا اور کرپا کے سمندر مایا اور تودہ و آہنکار یعنی غور کے دور کرنے والے سب کو گت دینے والے تھے ہی ہر جگہ
سنگورو مہاراج کی جوت جگہ ہی ہر جگہ میں پریشہ کے نام کا اپدیش کرتے ہی تھے ہر ایک کی خواہش دلی پوری کرنے والے تھے ہی آند
اور سنگل کے دینے والے تو نہیں میں ہر طرح کی تکلیف اور رنج و غم کے دور کرنے والے تو نہیں میں پریشہ کے نام کا اپدیش کرتے ہوئے پہلے
جانے تھے سنسار کو پریشہ کے نام کا مارگ دکھانے کے واسطے سیر کرتے کرتے بھرتی جی کو پہلے ہی سے ست گورو مہاراج کی قدبوسی و درشنون کا
اشتیاق تھا انتر جامی تو آپ کی ذات ہی تھی اُس ملک میں جا پہنچے جہاں پر نام لوگ بھرتی جی کا جس کرتے تھے کتنے ملکوں کو طوکر کے دہان
جا پہنچے اُس دیس میں جو گیون کی بہت ہی مانا ہو رہی تھی جوت ست گورو مہاراج پہنچے بھرتی جی اپنے مقام سے کہیں گئے تھے اُنسی اُم
رست گورو مہاراج رونق افروز ہو گئے کچھ دن بعد بھرتی جی اُس مقام پر تشریف لائے ست گورو مہاراج کے درشنون سے بہت ہی خوش ہوئے
بھرتی جی نے آکر ست گورو مہاراج سے دریافت کیا کہ اسے سنت جی آپ کس دیس سے تشریف لائے ہیں اور کہاں جانے کا ارادہ ہو اور اپنا نام بتا
بھکو تو کر کیسے یہ سنکوبائے جی نے بھرتی جی کو جواب دیا۔ پنجاب دیس کے دہرتی سے آئے ہیں اور گورو نانک نرکاری آپ کا نام جو ہم لوگ آپ کے
سیوک ہیں غیر ملکوں کی سیر کے واسطے آئے ہیں۔ یہ سنکر بھرتی جی بہت خوش ہوئے اور ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر نیشکار کیا اور کہا کہ
میرے دھن بھاگ میں جو آپ کے درشن ہوئے میری بہت دنوں سے جواز رو تھی وہ منور تھ آج پورا ہوا۔ یہ سنکرست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے
بھرتی جی تم جھکو کس طرح جانتے ہو اور کیسے بتانے سے ہمارے ملنے کی خواہش ہوئی ہے جواب اسے بھرتی جی نے کہا کہ اسے بھگوان ایک وقت میں
آوردنیا شہر سیر کرنے کرتے اتفاق سے بھکو ملے اسوقت وہ پریم یعنی محبت کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے میں نے اُنکو دیکھ کر نیشکار کیا اُنھوں نے
کرپا کر کے اشیر باد دیا۔ میں نے اُن سے کچھ دریافت کرنا چاہا اسوقت منیشہ موصوف نے میری منشا کو سمجھ کر جواب دیا کہ زمانہ کلبھگ میں جگت کے اوتھا
کے واسطے پریشہ جو نرکار ہی اُنسے خود ہی اوتار لیا ہو۔ (اور نانک نرکاری اپنا نام رکھا ہو۔) وہ کچھ عرصہ بعد آپ سے آکر خود ہی ملاقات کر لگا
اُنسے جو کچھ تم سوال کرو گے وہ تمکو جواب دینگے کیونکہ وہ پریشہ کے بھگنی کا مارگ اس سنسار میں پرگٹ کرتے ہیں اور تمام برہماؤن میں سن نام
کا اپدیش کرتے ہیں اور تمام جہاں بلکہ زمین و آسمان کی وہ سیر کریں گے اور اُنسے تمام سدھون اور جو گیون سے ست سنگ ہو گا اور سب پورا

وہ تمہیں سے ملاقات کریں گے اب تم انکے لئے کی خواہش دلی رکھو وہ ضرور تم سے ملے گا کیونکہ وہ اندر جامی ہیں اسے سنت جی صاحبنا روئیں
کی زبانی آپ کے اوصاف ربانی جب سے سنے ہیں آپ کے درشنوں کے وقار موسیٰ کا اشتیاق ہو یہ سنکر ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ
بھرتی جی جس قسم کا سوال آپ کرنا چاہتے ہوں وہ کیجیے اور آپ کو جو کچھ دیکھنا ہو وہ پوچھیے۔ یہ سنکر بھرتی جی نے جواب دیا۔

سوال اول بھرتی جی

اے ست گورو ہمارا ج میں نے ہست جوگ سادھا اور من کو ہر طرح سے اُسکی خواہش کو روک رکھا ہے کیونکہ مجھ کو اس بات کا یقین
کہ من کے نزل ہونے سے ست گنتی پراپت ہوتی ہے کہ جسکا انجام یہ ہے کہ جنم مرن مٹ جاتا ہے اور جب تک یہ سن ملین رہتا ہے تو
تک بندھن سے نجات نہیں ہوتی ہے۔ میرا خیال تو یہ ہے اب آپ فرمائیے کہ بھگتی میں یہ من نزل کس طرح سے ہوتا ہے کیونکہ میری
دانست میں بغیر جوگ کے من کو قرار نہیں ہو سکتا ہے۔

سوال دوم بھرتی جی

اے ست گورو ہمارا ج جو لوگ سدھ بھالابی کر سکتا ہے ہو رہتے ہیں اور اتنا دے دھن میں لگے رہتے ہیں اور بدافعالی و بد اعمالی سے
جدا ہو کر شب و روز اسی بھگوت میں ولین رہتے ہیں ہاں یہ بات تو تسلیم ہی ہے لیکن بھگتی میں کسکی طاقت سے پریشیر میں لو لگتی ہے
اور انہیں بھراگ کس طرح سے مضبوط ہوتا ہے کیونکہ بغیر بھراگ کے پریم یعنی محبت ہوتی نہیں ہے
بس یہی دو سوال میں نے تارہیشتر سے کیے تھے انھوں نے آپ پر سوال دیا اب آپ سے بھی یہی سوال ہیں امید کہ انکے جواب مجھ کو ملے گا
یہ سنکر ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اے بھرتی جی گو کہ آپ خود ہی ہوشیار ہیں یہ آپ کا کتنا بہت ہی سچ ہے کہ بغیر من نزل ہونے
کے سمجھ گنتی نہیں ہوتی ہے اور یہ بھی تمہارا کتنا بہت سچ ہے کہ بغیر جوگ کے من نزل ہو ہی نہیں سکتا ہے بس اسلئے پریشیر نے بھگت
کہا ہے جو لوگ ادم پورش یعنی نیک افعال ہیں اور سد گنتی کی خواہش رکھتے ہیں انہیں کو بھگت جوگ ملتا ہے۔

جواب سوال اول

راگ آسا محل پہلا

گور کا سبب من ہی مندر کنٹھا کھما ہنڈاؤ۔
جو کچھ کرے بھلا کر مانو سمجھے جوگ بدھ باؤ۔
بابا جگتا جیو جگ جگ جوگی برم ت میں جوگی
ابر ت نام نرنجن یا باگیان کا یا کر بھوگی۔

اک رہاؤ

شیو نگری میں آسن یہو کلب تیاگی ماند
سینگے سب سدا دھن سو ہے اسے پس پوری ماند
س بچار گیان ست ڈنڈا ابرت مان بھوت۔
ہر کیرت رہو اس ہمارے گور مکھ پنتہ امنت۔

جواب سوال دوم

راگ آسا محل پہلا

گور کا سبب من ہی مندر کنٹھا کھما ہنڈاؤ۔
جو کچھ کرے بھلا کر مانو سمجھے جوگ بدھ باؤ۔
بابا جگتا جیو جگ جگ جوگی برم ت میں جوگی
ابر ت نام نرنجن یا باگیان کا یا کر بھوگی۔

सगली जीत हमारी सन्ध्या नाना बरन अनेक
काहु नानक सुन भरत जोगी पारब्रह्म खिब सक

ملکی جوت ہماری سندھیا نانا برن انیک
کہو نانک سن بھرت جوجی بار برہمہ پو ایک

ار

ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ

- ۱۔ ہمارا امتدرا گوردھاراج کا مشدد ہو اور گوردھی یعنی کنٹھا ہماری کنٹھا یعنی جڑ باری اور عظیم المذاجی اور سلیم الطباعی رکھا ہے۔
 - ۲۔ پریشتر جو کچھ کرے اسکے حکم کو بھرتی ماننا چاہیے وہ باعث تکلیف ہو یا راحت یہ ہمارا آج ہی جوگ کھانا ہو۔
 - ۳۔ بابا جگناٹھ جو جگ جگ جوجی یہی جوگ کا حلا صد ہو۔
 - ۴۔ پریشتر کا نام امبرت بابا گیان کر کے ہو گئے ہیں۔
 - ۵۔ سن نگری میں آسن رہنا کلپنا یعنی خوشاوقات کو چھوڑنا چاہیے۔
 - ۶۔ سنکی شبد میں ہمیشہ دھن لگاؤ رات اور دن یہی باجیا ہو۔
 - ۷۔ ت یعنی مطلب خاص گیان کا بجا کرنا جو یہی بجائے ڈنڈ کے ہو اور یہی آٹھ پہر ہمارا وظیفہ ہو۔
 - ۸۔ ہر کیرت ہمارا شغل ہو گورنگھ ہمارا بیٹھ بچوت ہو۔
 - ۹۔ نام اسکی روشنی ہماری سندھیا ہو ہر قسم کے بون بھینا رہیں۔
 - ۱۰۔ کہو نانک بھرت جوجی ایک بار برہمہ سے صرف ہماری ہو۔
- ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ اے بھرتی جوجی ایسا جوگ جو لوگ دھارن کریں گے انکے نام من کے میل جاتے رہیں گے اور جو تم نے پیالہ کی بات سوال کیا ہو اسکا جواب یہ ہو کان لگا کر گوش و گوش سے سنو۔

جواب سوال دوم

ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ

- ۱۔ اے گون برگیان کر کے دھیان کرے بس جیسی کرنی کریگا دیا پاویگا۔
- ۲۔ بیٹھے بھاونا کی کر کے پریم یعنی محبت پوچھا دیکر سطر حیرا مرث کی شراب کھینچنا چاہیے۔
- ۳۔ مایا سن متوالا صرف رام رسس کا ہو کر اس امرت کی شراب نوش کرے بہت آسانی کے ساتھ رنگ چڑھ جاوے۔
- ۴۔ شب و روز یعنی رات اور دن اسکی محبت کی ٹو لگے اور شبد انا بد گاؤے۔
- ۵۔ اس کل سامان سے پیالہ حیر بار برہمہ پریشتر اپنی نظر توجہ کرے اسی کو پلاتا ہو۔
- ۶۔ امرت کا بیو پاری ہونا چاہیے کیا خالی شراب کہ جو بالکل چھو جی ہو اسپر ہاؤر رکھے۔
- ۷۔ گور کی ساکھی یعنی اس بار برہمہ پریشتر کی ثنا و صفت امرت بانی پیتے ہی حضور ہی حاصل ہوگی۔
- ۸۔ اُسکے دروازے کے درشن کی خواہش ہونا ہی مکت اور بکنڈ ہو۔
- ۹۔ اسکی صفت کرنے والا ہمیشہ ہی ہیراگی ہو اور جس شخص نے اسکو چھوڑا دھن کو یا بازی مار گیا۔

۱۰۔ کو نامک سن بھر تری جوگی ہم تو اسطرح کا اسرت دھاری ہوئے ہیں۔

ارتھ مشرح

ست گورو ہمارا ج فرمائے ہیں کہ جو لوگ سری کرتا کی صفت دتا میں رنگے ہوئے ہیں اور پریشیر کا نام جیتے ہیں انکے من کی خواہش ضروری دور ہو جاتی ہو اور اُسے تمام دنیا کی خواہشات جاتی رہتی ہیں انکے نزدیک وسوسہ شیطانی اور خیالات لائینی آتے ہی نہیں ہیں۔ جب اس قدر باتیں ست گورو ہمارا ج کی زبان فیض تر جمان سے بھرتی جوگی نے سنیں اسی وقت جھکد خیالی اور قیاسی باتیں اُسکے دل میں نہیں سب جاتی رہیں۔ پریشیر کے نام کا ہاتھم شکر دست بستہ کھڑے ہو کر ست گورو ہمارا ج کے قدموں پر گر کر مہتا نکا بھکوت ہونا جل بیل چراچر کا حاکم آسمانیں اور رب العالمین جو جکا دل اُسکی بھگتی میں لگا ہوا ہو اسے بھرتی اسی میں تم بھی اپنا دل لگاؤ کیونکہ ست گورو ہمارا ج نے وہاں سے چلنے کا قصہ کیا اس وقت بھرتی نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ کچھ دن آپ نہیں قیام فرمائیے اور مجھ کو بھرتی کیونکہ ایک مدت سے آپ کے درشن کی میری خواہش ہو گئی کہ اب وہ خواہش پوری ہو گئی لیکن آپ کے قدموں سے دل جدا ہو گیا نہیں کرتا ہو بخواب اسکے ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اسے بھرتی ہمارا اور تھا راما پ اسی طرح ہوا کر لیا بلکہ ہم آپکے درشن کی مراد کرینگے یہ کہہ کر ست گورو ہمارا ج وہاں سے رخصت ہوئے۔

بعد اسکے ست گورو ہمارا ج مع بھائی بائے اور بھائی مردانہ کے وہاں چلے راستہ میں مردانہ سے خوش مزاجی سے پیش آنے تھے اسی طرح دل بہلاتے ہوئے چلے جاتے تھے غرض کہ وہاں سے بہت دور آگئے کھل گئے اور ایک عرصہ کے بعد ایک مقام پر جا بیٹھے اس وقت ست گورو ہمارا ج نے مردانہ کا دل پھیر دیا ایسے اُسکے دل میں یہ بات آئی کہ اپنے وطن کو چلنا چاہیے پس مردانہ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اسے سنگور ہمارا ج اگر مجھ کو اجازت ملے تو میں اپنے گھر ہواؤں کیونکہ میرا دل وطن کی طرف جانے کا بہت خواہش کرتا ہوں آخر میں یہ بھی کہا کہ اب میں بیان سے آگے نہ جاؤنگا مجھ کو جلد رخصت دیجیئے۔ یہ سن کر ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اسے مردانہ مجھ کو رخصت دینے میں تو کچھ تامل نہیں لیکن اُس رہستہ میں ایک بڑی بیماری بلا ہو چکی تو نہیں جانتا ہوں وہ ایسی سخت بلا ہو کہ تجھ کو دیکھنے ہی کہا جاوے گی ایسے بہتر ہو کہ تم ہمارے ہی رہو جو جسمیں تجھ کو کچھ ضرر نہ پہونچے ورنہ تجھ کو تکلیف ہوگی اور ہمارے ساتھ تجھ کو کسی قسم کی تکلیف بھی نہیں ہو اور اگر کسی قسم کی تکلیف ہو تو مجھے کہہ بلکہ ہر ایک جگہ سیر کرتا ہو اور ابھی تک تو ہمارے ساتھ بہت خوشی سے رہا ہو غرض کہ ست گورو ہمارا ج نے بہت ہی مردانہ کو سمجھایا لیکن اُسے ہی میں ذرا بھی نہ آیا بلکہ ہر ایک جگہ سیر کرتا ہو اور ابھی تک تو ہمارے ساتھ بہت خوشی سے رہا ہو غرض کہ ست گورو ہمارا ج نے بہت ہی مردانہ کو سمجھایا لیکن اُسکے جی میں ذرا بھی نہ آیا بلکہ بھائی بائے نے بھی اُسکو ہر طرح کی فمائش کی لیکن اُسکے دل پر کچھ اثر نہ ہوا۔ وہاں تک بھائی بائے نے مردانہ سے کہا کہ اسے مردانہ ست گورو ہمارا ج خود زنگار میں انکی مرضی کے خلاف کوئی کام بہتر نہ ہوگا گوکہ اُنہوں نے بھی نام نشیب و فراز دنیا و آخرت اُسکو بتایا لیکن اُسکے دل میں کچھ بھی نہ آیا۔ ست گورو ہمارا ج کی قدموں سے ایسا جدا ہونا جا ہا کہ جیسے کسی بیوقوف کے پاس سنگ پارس ہو اور وہ نادانی سے اُسکو پھیک دیوے کل بانوں کا مردانہ یہی جواب دیتا تھا کہ میں اپنے گھر جاؤنگا اُسکے دل میں ہی سائی کہ کو کونسا ایسا وقت ہوگا کہ اپنے مکان میں پہونچکر اپنے عزیزوں اور قریبوں سے ملونگا اس وقت اُسکی کیفیت مثل آسب زوہ کی سی تھی کہ کئی لاکھ کئے لیکن کسی کے کہنے کو بالکل نہ مانے بجز اپنی ہٹ کے دوسرے کے کہنے سننے کو بالکل نہ جانے غرض کہ جب ست گورو ہمارا ج دیر جا رہے تھے کچھ کرنا چاہتے تھے اس وقت ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اسے مردانہ اب آئندہ بھرتی خوشی ہو۔ پس یہ سنگور ہمارا ج کا فرمانا تھا کہ مردانہ

اسٹھ کھڑا ہوا اور اپنے مکان کی جانب چلے یا جبکہ مردانہ قریب ایک منزل کے پہونچا اس طرف سے گورو ہماراج نے بھائی بالے کی طرف مہر
 ہو کر فرمایا کہ اب کیا کرنا چاہیے بھائی بالے نے عرض کیا کہ جیسی آپ کی مرضی ہووے گی جاوے اتنے عرصہ میں ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ ہمیں
 بیٹھ جاؤ انکے کو اب نہ جاؤ یا تاک کہ اس مقام پر وہ دن گزریں گے بس یکایک ست گورو ہماراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ اسے بالے مردانہ کو
 ہمیں سے پکڑ لیا اور کڑاہ میں تلنے کے واسطے طیاری کر رہا ہو اسوقت بھائی بالے نے عرض کیا کہ عدول علی کی یہی سزا ہو تل جانے دیجئے اور کھا
 جائے دیجئے جب سمجھاتے رہے اسٹھ ہمارا اور آپکا کنا نہ مانا حالانکہ آپ کا کلام بر بھائی لکیر کہیں تو بجا ہو اور لوح محفوظ کی تحریر کہیں تو سزا ہو
 بیٹے آپ لے آسکو آگاہ کر دیا کہ دستہ میں باسے ناگہانی اور آفت آسمانی تھکریسکی عیدہ میں نے بھی اسکو ہر طرح سے فمائش کی
 یہ گفتگو ختم ہونے کی ذبت نہ آئی تھی کہ ست گورو ہماراج اس مقام سے اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اسے بھائی بالے ساتھ
 تر کھینے کی بھی سزا ہوئی چاہیے علاوہ اسکے مردانہ ہمارے کام کا بھی ہے۔ یہ سنکر بھائی بالے نے دریافت کیا کہ اسے ست گورو ہماراج
 یہاں سے کس قدر فاصلہ پر مردانہ ہو۔ ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ اسے بھائی بالے نزدیک ہی بیٹھے صرف لوگوں کا فاصلہ ہی اسٹھ
 ست گورو ہماراج کی یہ سیلا تھی اسٹھ طرف وہ چھپس مردانہ کو پکڑ کر اپنے مقام پر لیکھا وہاں پر ایک کڑاہ میں تل کھول رہا ہو مردانہ کا ٹھہ
 مارے خوف کے زرد ہو گیا تھا اور اپنے دل میں کہتا تھا کہ اسے ست گورو ہماراج بجز آپ کی ذات کے میرا کوئی مساوی و مددگار نہیں سکتا
 اسے زنگار اور اسے زنگار سواترے کون فریاد سننے والا اور اس بلا سے بچانے والا ہے پہلے تو اس جنگل ہی کو دیکھکر مردانہ خوف میں
 آ گیا تھا کڑاہ کو دیکھکر اور بھی بے جان ہو گیا بار بار ست گورو ہماراج کی ڈھائی دے دیکر بچار بچار کہتا تھا کہ بھتیجے اور دوسر کوئی مددگار میرا
 نہیں جو میں سخت ابراوہی ہوں کہ جو میں نے عدول حکمی کی ہر جو سزا میرے لیے ہو وہ بہت بجا و سزا ہو لیکن اس بلا سے چھوڑائیے اور آپ کی
 ذات سے لوگوں کے رنج و راحت سے ہمیشہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں آپ کی ذات صرف دنیا ہی کے واسطے نہیں ہو بلکہ لوگ اعد پر لوگ
 دونوں کی راحت دینے والی ہے اور ہر طرح کے دکھ کاٹنے والی ہو غرض کہ مردانہ متواتر بچار بچار کہہ رہا تھا کہ اسے ست گورو ہماراج گورو
 نامک و لو اس را چھپس سے میری نجات کیجئے اب کبھی ایسا قصور نہ ہو گا کہ حضور کی عدول حکمی کو دن اب آپکا ارشاد ہمیشہ ہی بجا لاؤ گا کیونکہ
 تم دین بند ہو بھی اور خوف کے ہمیشہ ہی دور کرنے والے ہو اب اُدھر کی کیفیت سنئے کہ بھائی بالے نے ست گورو ہماراج سے عرض کیا کہ
 اسے ہماراج آج تو ہمارا پر مردانہ جو نہیں پہونچ سکیں گے یہ سنتے ہی ست گورو ہماراج نے بھائی بالے کا ہاتھ پکڑا ست گورو ہماراج
 کا ہاتھ پکڑنا ہی تھا کہ ہر دو صاحب مردانہ کے نزدیک جا پہونچے بھائی بالے نے را چھپس کو دیکھتے ہی ست گورو ہماراج سے عرض کیا کہ
 جیسے ہی آپ وہاں پہونچیں گے کیا عجب ہو کہ مردانہ کو را چھپس مذکور کھا جاوے۔ ست گورو ہماراج کی یہ ارجح سیلا دیکھنے کے قابل ہے کہ
 ایک مارنے میں تو کچھ دیر بھی لگتی ہو اس کے بھی کئی حصہ کم میں ست گورو ہماراج سے بھائی بالے کے پہونچنے کے نئے فضا ہی ست گورو ہماراج
 مردانہ کے پاس جا کھڑے ہوئے اسوقت آپ نے ہنسکر مردانہ سے پوچھا کہ کیوں مردانہ کیا حال ہو۔ ست گورو ہماراج کو دیکھکر مردانہ
 بہت خوش ہوا اور شرمندہ ہو کر خاموش کھڑا رہا بیان تک کہ گردن بھی نہ اٹھائی بعد اسکے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ بھائی بالے
 دیکھو یہ کڑاہ جو تل کھول کر گرم ہو رہا ہو اسی کڑاہ میں مردانہ کھا جانا اگر ہم لوگ جلد نہ پہونچ جلتے تھوڑی ہی دیر میں یہ را چھپس تل کر
 کھا جاتا تھوڑی دیر بھی مردانہ کے سانس سے ہٹ جانا چاہیے اسوقت بھائی بالے نے عرض کیا کہ حضور اگر اس عرصہ میں مردانہ کو را چھپس
 کھا گیا تو پھر کیا ہاتھ آدیاگا۔ اس سے بہتر ہو کہ جو مدد آپ کو کرنی ہو وہ مردانہ کی مدد فرمائیے یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے بھائی

پائے کرتار کے انگ اور ناشہ دیکھ کہ کرتار کہا کرتا ہی اتنے میں اُس راجپس نے مردانہ کو پکڑ کر اُس کڑاہ کھولتے ہوئے میں ڈال دیا۔
 ست گورو ہمارے کی کرپائے کڑاہ مذکور فوراً ہی سرد ہو گیا جسطح کہ برف جم جاتی ہے یہ کرشمہ دیکھ کر راجپس مذکور حیرت میں ہو کر خاموش
 ہو گیا لگا جو بڑی تو کڑاہ کے نیچے کی آگ بھی ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ ست گورو ہمارے سے اُس راجپس نے کہا کہ اسے بجائی تو کون کر
 تیرے آئے سے میرا کہ ٹھنڈا ہو گیا یہ سن کر ست گورو ہمارے نے بہت خندہ پیشانی سے جواب دیا کہ اسے (گنڈا) راجپس اب اسکو
 تو کھانا کیون نہیں ہوا سفردہ عرصہ تک اسکو کیون رکھ چھوڑا ہے یہ سن کر راجپس مذکور نے جواب دیا کہ اسے بجائی مسافر تو نے ہمارا
 نام کیونکر جانا اور بخاری پیدا کیوں کر ہو چکے آپ ہرگز ہرگز نہ چھپائے یہ سن کر ست گورو ہمارے نے ایک شد فرمایا۔

راگ مارو محل پہلا

کھوٹے بھنڈا بھرم کا منہ ہی بھو پر گاس
 کاہی بھڑی پگاہی تے گورو کی نچہ درخلااس
 آوین جاوین رہو
 تپن کرادھ بھگ گیا گورو سیل نام دیو۔

سکر رھاو

جب سے ساधू संग भया तब छोड़ गये निरहार
 जिस की अटक निसी तें छूटी कितन काह कोर कदवार
 बीका भार भर्म का होवे नेह कर्म
 सागर तें कुंडे चंदे गुरु कीन्ह धर्म
 सच ध्यान सच वैस का सच सोऊ बनाइया
 सच पूंजी सच बिखरी नानक घर पाइया

بھوٹے انڈا بھرم کا سن ہی بھو پر گاس
 کاہی بھڑی پگاہی تے گورو کی نچہ درخلا
 ان جادون رہو۔

تپن کرادھ بھگ گیا گورو سیل نام دیو۔
 اک رہا و

جب نے سادھو سنگ بھیا ت بھوٹے گئے زہار۔

جسکے ایک تھی لے چھوٹے کتب کاہ کرے کوٹ دار۔

جو کہ بھار بھرم کا ہووے نہ کرم۔

ساگر کھنڈی جڑے گورو دھرم۔

سچ نہان سچ سکا سچ سواے ماما۔

سچ بونے سچ دکھنے ناک گھر پائیا۔

ارتھ

ست گورو ہمارے فرماتے ہیں کہ

۱۔ جسطح انڈا سے بھوٹ کر بچہ نکل آتا ہے اسی طرح جیوت بھرم کا انڈا ٹوٹ جاوے تو من روشن ہو جاوے۔

۲۔ جس جیوت روشنغیری من کی ہوگی اسی وقت بیرون سے بیڑی کٹ گئیں گویا گورو نے اس قید سے رہائی بخشی۔

۳۔ جب رہائی ہوگی تو آنا جانا کہ جسکو تاسخ کہتے ہیں کہاں باقی رہا۔

۴۔ جلتا ہو کر ادھ ٹھنڈا ہو گیا گورو نے ایسا ٹھنڈا حانام ہکو عطا کیا ہے۔

۵۔ جیوت سے سنتوں کی خدمت چل ہوئی ہے لیکن اُنکا سنگ ہوا سوت سے زہار چھوٹ گیا۔

۶۔ جسکے دل سے خیالات لالچنی و سواس شیطانی جاتے رہے ہیں اُنکی ایک کہیں بھی نہیں ہو سکتی ہے اس سے سب کٹ جاتے ہیں۔

۷۔ جسے بھرم کے بوجھ سے غفلت کی ہے اسکو نہ کرم کی سلائی آگے آئی۔

وہ شخص بیٹے سے اوپر کو چڑھے گا اسکا حرم بھی گورور کیگا۔

وہ سچا اسکا مقام ہو اور سچ ہی اُسے بنایا ہو۔

یہ سچ ہی کی پرستش کرے اور سچ ہی کو کے نام سے ہی گھر پایا ہو۔

جوت کہ ست گورو ہماراج کی زبان فیض ترخان سے یہ مشہد (کنڈار چیس) نے سناست گورو ہماراج کے قدموں پر گر کر متھاٹھا
 لگا دیا کہ ست گورو ہماراج کے قدموں سے اپنا سر اٹھاتا ہی نہ تھا اور ذکر عرض کرتا تھا کہ حضور میں لے بڑے بڑے باب کے
 ہیں اب حضور ہی میرا حضور معاف فرما دیں اور جھکو بخشیں۔ یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے کنڈا اب ابکار کرنے والا تو مرد
 ہی ہے اگر تو اسکی خدمت کر لگا اور اسکو دل سے مانے گا تو بیشک تیری گئی ہو جاوے گی یہ سنکر کنڈار چیس نے جواب دیا کہ حضور مردانہ کو
 بسو ویشم قبول کرتا ہوں مردانہ تو خیر اور جلی خدمت میرے تعلق آپ فرما دیں اُنکی بھی خدمت کرنے کو میں بسو ویشم موجود ہوں یہ سنکر
 ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے بھائی کہہ تو کیا کہتا ہو اسوقت کنڈار چیس نے ست گورو ہماراج سے عرض کیا کہ میری خواہش یہ
 دیر سے کوئی خدمت سپرد کیجاوے تاکہ میں وہ بخلاؤں علاوہ اسکے کچھ کھانا بھی لانا چاہتا ہوں لیکن شرط یہ کہ میرے کھانے
 کو آپ ضرور کچھ نہ کچھ کھالیں یہ سنکر پھر فرمایا کہ تو مردانہ کو جو کچھ کھلاتا ہی کھلا کیونکہ مردانہ بہت عمدہ سے بھوکھا ہی سنتے ہی کنڈار
 چیس مذکور جنگل کی طرف دوڑا اور جنگل سے ایسے ایسے میوہ جات لایا کہ جھکو دیکھ کر سب لوگ خوش ہو گئے اور وہ میوہ لاکر تنگور ہماراج
 کے آگے رکھ دی اسوقت ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ میوہ کھا مردانہ نے جواب دیا کہ اسے ست گورو ہماراج میں سب کچھ
 کھا چکا ہوں کیونکہ آپ نے مجھکو سب طرح سے خوش کر دیا ہے اب میں اپنے تصور کی معافی کا امیدوار ہوں کیونکہ میں نے آپ کی
 عدالت حکمی کی ہو۔ یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ میں تجھ سے بہت خوش ہوں تو اپنے دل میں کچھ خیال نہ کر میں کسی طرح
 تجھ سے ناخوش نہیں ہوں اور تو بھی مجھ سے خوش رہو مردانہ نے عرض کیا کہ بہنر اب اس میوہ سے میرا چھاندہ مجھکو رحمت فرمایا جاوے
 یہ سنکر ست گورو ہماراج نے بھائی بابے کے لہا کر اس میوہ کے تین حصہ کر دیا چنانچہ اس میوہ کے حصہ کر کے ست گورو ہماراج نے ایک چھاندہ
 مردانہ کو رحمت فرمایا اور دوسرا حصہ بھائی بابے کو غنایت کیا اور ایک اپنے سامنے رکھ لیا بعد اسکے ست گورو ہماراج نے ارشاد فرمایا کہ اسے
 بھائی بابے واسے بھائی مردانہ تم لوگ پرشادی بھوجن کرو حکم ہوتے ہی دونوں شخص پرشادی پانے لگے اور ست گورو ہماراج نے اپنے
 سامنے کا پرشاد کنڈار چیس کو اٹھا دیا پہلے تو اسنے معذرت کی لیکن حکم ہوا کہ یہ پرشاد کھائے جوت کہ کنڈا مذکور نے وہ پرشاد کا چھاندہ کھایا
 فوراً ہی اُس سے سیادہ دلی جاتی رہی اور روشن ضمیر ہی حاصل ہو گئی اور اسیوقت اسکا رنگ و روپ بھی بدل گیا یہ معجزہ ست گورو کا
 دیکھ کر بھائی بابے نے عرض کیا کہ اسے ہماراج یہ آپ کی کیا لیلہ ہوئی ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے بھائی بابے کرتار کے رنگ
 تماشے دیکھ کر وہ کیا کرتا ہو۔ یہ سنکر پھر بھائی بابے نے عرض کیا کہ اسے ست گورو ہماراج مجھکو کمال تعجب ہے جو اب اسے ست گورو ہماراج
 نے فرمایا کہ اسے بھائی بابے مجھکو اس جہان میں کرتار نے جس کام کے واسطے بھیجا ہے وہی کام کرتا ہوں تم کرتار کے رنگ و تماشے
 دیکھتے جاؤ بھائی بابے نے جواب دیا کہ اسے ست گورو ہماراج بہت اچھا جو کرتار دکھا دیا وہ دیکھتا جاؤ لگا اتنے میں جب کنڈار چیس
 نے گل پرشاد کھایا اسی وقت اُس کنڈار چیس کا دیوتا کا سا روپ ہو گیا چیس کا جسم جانار ہوا۔ اسوقت کنڈا مذکور کھٹا ہوا کہ
 ست گورو ہماراج کی استی کرتے لگا کہ اسے نہ نکار آپ کو میرا منسکار ہو کیونکہ اب دیگن روپ میں اور باقی بیٹے کئے میں نہیں آسکتا ہو

سے بار برہمہ پریشور اسے سوامی جی آپ بھگت دجو اور دیندیل میں اسے ست گورو ہماراج آپ کی جو ہو آپ کی ذات رکھیشٹون اور منیشٹون
 ورن کی خوش کرنے والی سب اور سنتون اور دیشٹون کی دور کرنے والی ہے آپ کی ذات دھرم روپ ہر جگت میں سنتون اور مہاتماؤں
 کے آپ پانے والے ہیں اسے ست گورو ہماراج آپ کے چرن کل کو میرا منسکار ہوا ہے اسٹرجامی آپ سرب کلا کے جانے دلے میں حال نامی
 اور استقبال کے آپ بدلنے والے ہیں اسلے میں عرض کرتا ہوں کہ میرا جنم گذشتہ برہمن کا تھا اس جسم میں میں نے بہت سادہ تعلیم تحصیل کیا تھا
 اس زمانہ میں میرے گورو (قت وفتا) تھے ایک دن میرے گورو میرے گھر آئے میری کبھتی نے مجھ کو اسوقت ایسا دھمکا دیا کہ غور کے ساتھ
 مجھ کو ڈوبادیا کہ میں نے اپنے گورو ہماراج کے چرن بندہ ناٹھ کر نہ کیا میری یہ کیفیت میرے گورو نے دیکھ کر مجھ کو مہاتما کہا کہ اے سور کہ ہمارا
 کچھ نقصان نہ ہوا لیکن اس حرکت سے بد کا مارگ اور شاکر کی مر جا د جاتی ہے۔ اسلے اب تو راجھس کا جسم یاد لگا اور بہت خراب ہوگا
 جسوقت میں نے اپنے گورو کے منہ سے یہ سخن سنا نہایت خوف غالب ہوا اسوقت میں نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے ہماراج اس
 بد دعا کا انجام کب ہوگا کہ جس سے میری گلو خلاصی ہوگی۔ یہ سنکر میرے گورو ہماراج نے اپنے دیاں سے فرمایا کہ سدھ پریشور نکارا دھما
 جو ہماراج ہو وہ اتار رکھے گا ایں اتار کے تجھ کو درشن لینے اسوقت تیرا ستار اس راجھس جسم سے ہوگا یہ سنکر میں نے اپنے گورو
 سے عرض کیا کہ میں اس اتار کو کسطح پہچانوں گا اسوقت میرے گورو ہماراج نے اپنی دیاں سے ایک آئینہ مجھ کو دیا اور فرمایا کہ اس آئینہ کی
 خاصیت یہ ہے کہ جس انسان نے کئی مرتبہ اس دنیا کی سیر کی ہوگی اور انک بار جنم لیا ہوگا اس شخص کا منہ اس آئینہ میں آدمی کی شکل کا
 نظر نہیں آئے گا اور جس شخص نے کبھی بیان کی سیر نہیں کی اسکا منہ اس آئینہ میں انسان کا سادہ کھائی دیو کا بس اسوقت سے وہ آئینہ
 لیکر میں اٹھتا ہوں جو شخص بیان آیا پہلے میں نے اسکا منہ اس آئینہ میں دیکھا جسوقت سے میں بیان آیا ہوں ہر ایک انسان کا منہ
 اس آئینہ میں کتا بندر گدھا کا سانپ نظر آتا ہے لیکن آپ کا منہ اس آئینہ میں انسان کا سادہ کھائی دیا ہو جس سے صاف ظاہر ہو
 آپ آواگون سے رہت ہیں بلکہ آپ ہی کے حکم میں ہر ایک کا آواگون ہو قطع نظر اسکے آپ کے درشتون کی بدولت میرے گورو کی وہ بد دعا بھی
 جاتی رہی کہ میرا جسم راجھس سے بدل گیا اور وہ انکی پیشین گوئی بھی پوری ہو گئی اسلے اب آپ مجھ کو باکیجی تاکہ میں اس جسم سے وچروک
 کو چلا جاؤں لینے شریگ لوک میں جا کر داخل ہوں یہ عرض کر کے ست گورو ہماراج و بھائی باسے و بھائی مردانہ کو منسکار کر کے شگور بھائی
 کو جو جو کار کرتا ہوا کنڈار جھس پدم وھام کو چلا گیا۔ اسوقت مردانہ نے ست گورو ہماراج سے عرض کیا کہ اے ست گورو ہماراج یہ آئینہ
 ہم لیتے چلیں۔ بھواب اسکے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ (بچار روپ آئینہ) جو ہمارے پاس ہو جبکہ ذریعہ سے سب روشنی
 پاتے ہیں وہ آئینہ تو اپنے پاس رکھ جبکہ ذریعہ سے تجھ کو سب کچھ پرکٹ ہو جاوے گا بعد اسکے ست گورو ہماراج ایک ہفتہ یعنی سات روز
 وہاں رہ کر کنڈار جھس کی سد گتی کر کے آگے کو تشریف لینگے۔

جسوقت

بھائی باسے کی زبانی کنڈار جھس کی کہانی گورو انگد جی صاحب نے مٹی سات پر گورو انگد جی صاحب سماجی میں غائب ہو گئے یہاں تک کہ
 اشنان وغیرہ بھی نہ کیا کسی مجال تھی کہ گورو انگد جی صاحب کو سماجی سے اٹھانا سوچ سے کھانا وہاں بھی نہ دھارن کیا۔
 جسوقت گورو انگد جی صاحب سماجی سے اٹھے اٹھوان پر تھا اسوقت اشنان وغیرہ کیا اور بعد فراغت اسکے بھائی باسے کو یاد کیا چنانچہ
 بھائی باسے نے اگر کھانا پر سنگ شروع کیا۔

آگے ساکھی بشنہر پور کے چودھری کی بابت چلی

نمبر ۳۵

آج سنیے کہ ست گورو ہماراج مقام بشنہر پور کو چلے کہ جو وہاں سے سینتالیس دن کا راستہ تھا چلتے چلتے ایک دن اثنار راہ میں مردانہ کو بھونک لگی اسوقت مردانہ نے ست گورو ہماراج سے عرض کیا کہ اسے ست گورو ہماراج میں مارے بھوکہ کے چلنے نہیں پاتا ہوں یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ ابھی چلے جاؤ آگے بڑھا جاؤ ایک شہر لگا وہاں پہونچو جو تو کیسکا وہی کرینگے اسوقت پھر مردانہ نے یہی کہا کہ اسے ست گورو ہماراج میں نہایت ہی بھوکھا ہوں یہاں تک کہ مجھے ایک قدم بھی نہیں چلا جاتا ہے یہ سنکر ست گورو ہماراج نے ہلانا شروع کیا اور آہستہ آہستہ چلنے لگے یہاں تک کہ شہر بھی نظر پڑنے لگا اہم تین کوس کا فاصلہ تھا اسوقت پھر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ مردانہ وہ شہر نظر آتا ہے اسوقت مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مانہ کہ شہر نظر آتا ہے لیکن میرے پاس کیا رکھا ہے کہ جو میں خرید کر دیکھ کر میرے نزدیک تو کوئی کافو نظر نہیں آتا ہے حضور کو دیکھائی دیتا ہوگا مارے بھوکہ کے میں مثل ایک مردہ کے ہوں اب آپ اس مردہ لاش کو گھسیٹ لے جائیے اور مانہ کہ شہر بھی ہو تو پھر بھوکو کیا کیونکہ میرے پاس نقد کے نامہ ہے ایک جہ بھی نہیں ہے اگر کچھ خرچ ہوتا تو البتہ دل کو تسلی ہوتی کہ شہر میں پہونچ کر مول بیکر کھا لوں گا لیکن جبکہ ایک جہ پاس نہیں ہے تو شہر ہی ملا تو کیا اب تو مجھ موت کے اور کچھ نظر نہیں آتا ہے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ مردانہ گھبرا نہیں شہر جلد نظر آتا ہے یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ اسے ست گورو ہماراج میرے جسم میں طاقت بانٹ کر نہیں ہے یقین اسنے میں تو مثل ایک مردہ کے ہو گیا ہوں بھوکو تو یقین کامل ہو گیا ہے کہ اب میں مر ہی جاؤں گا بھوکہ نے نہیں بلکہ بھوکو خدا ہی نے مارا ہے بھوکو آپ کے چروٹن سے جدا ہونے کا کمال افسوس ہے بالفرض کہ اگر زندہ بھی رہا اور شہر بھی ملا تو پھر کیا بغیر روپیہ پیسہ کے سودا مانا دشوار ہے پس شہر میں جا کر کیا کھاینگے یہ سنکر ست گورو ہماراج نے اپنے قدموں سے کچھ زمین کی مٹی اٹھا دی جیسے مٹی پٹائی زمین کے اندر سے ایک عدد اصل نکل آیا ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اب مردانہ یہ تو لیلے مردانہ نے عرض کیا کہ اسے ست گورو ہماراج میں اس بٹھر کو لیکر کیا کروں گا۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اکثر تو کھا کرتا ہے کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے اب اسکو اپنے پاس رکھ مردانہ نے عرض کیا کہ اسے شکور ہماراج پاس رکھنے سے بھوکہ تو نہیں جاتی ہے بغیر شکم بڑھوئے اسودگی نہیں آتی ہے یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ مردانہ دیکھ وہ شہر نظر آتا ہے اب کچھ ہی دور باقی ہے جو ست گورو ہماراج پہونچے گا اس بٹھر کی قدر تجھکو معلوم ہوگی۔ مردانہ نے عرض کیا کہ بہت اچھا ہماراج جو آپکا ارشاد ہے وہی مجھکو صدق اعتقاد ہے یہ کہہ کر مردانہ نے وہ لعل اٹھا لیا اور اپنے پیٹے میں باندھ لیا ست گورو ہماراج مردانہ کے قریب جا بیٹھے مردانہ نے عرض کیا کہ جو ارشاد ہو بجالاؤں۔ یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ تو اس شہر کا نام جانتا ہے مردانہ نے جواب دیا کہ اسے ست گورو ہماراج مجھکو کیا معلوم کہ یہ کونسا شہر ہے میں کیا جانوں اور اگر آپ مجھے پوچھتے ہیں تو اسوقت میں صرف بھوکہ جو کھ کر رہا ہوں مجھکو سخت بھوکہ لگی ہے مجھکو کھانے کو دیکھے ورنہ میری جان ہی لے لیجیے۔ ست گورو ہماراج انتر جامی سرب شکست مان گھٹ گھٹ کے جاننے والے تو تھے ہی ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ اس شہر کا نام (بشنہر پور) ہے یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور نام اس شہر کا چاہے جو ہو لیکن مجھکو کچھ کھانے کو ملے تو میں جانوں کیونکہ اب تو مجھکو خود بھوکہ ہی کھانے جاتی ہے میں حضور سے سچ عرض کرتا ہوں کہ مارے بھوکہ کے میرا کچھ نکلا آتا ہے یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ کوئی جوہری تلاش کر اور اسکی

ہاتھ یہ لعل فروخت کر لائے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اس سل کی قیمت فرمادیجئے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ جو کوئی اس کی قیمت جو کچھ
 لگائے وہ مجھے اگر بیان کرے شکستہ مردانہ وہ لعل بیکر شہر کے اندر گیا۔ ایک جوہری کو وہ لعل دکھایا اُس جوہری نے اس لعل کی قیمت
 مردانہ سے تین پیسہ کہے مردانہ نے اُس جوہری کو جواب دیا کہ اسے بھائی اس لعل کی قیمت تو بہت زیادہ لوگ بتاتے ہیں اور یہ
 صرف تین پیسہ فرماتے ہیں۔ مردانہ نے یہ بھی کہا کہ اچھا میں اپنے مالک سے اس کی قیمت دریافت کر کے آپ سے کہوں گا اُس جوہری نے
 بھی جواب دیا کہ اچھا بھائی تم جاؤ اور اپنے مالک سے اس کی قیمت و اجبی دریافت کر کے آجاؤ۔ چنانچہ مردانہ واپس آیا اور مالک کے پاس
 سے عرض کیا کہ حضور کے ارشاد کے موافق بیچ شہر میں جا کر ایک جوہری کو یہ لعل دکھایا لیکن اُس جوہری نے اس کی قیمت صرف تین
 پیسہ لگائی یہ شکستہ گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ تو اس لعل کو کسی نامی گرامی جوہری کے پاس لے جا اور اس کو دکھایا یہ شکستہ
 مردانہ نے جواب دیا کہ حضور میں کوئی بڑا چھوٹا جوہری تو جانتا ہی نہیں ہوں آپ ہی حکام نام لیجئے اُس کے پاس چلا جاؤں۔ یہ شکستہ
 ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ ایک جوہری کا نام (سلس راسے) کو تو وہاں جا یہ سنتے ہی مردانہ اٹھا اور پچھلے شہر میں
 آیا اور لوگوں سے دریافت کرنے لگا کہ اسے بھائی (سلس راسے) جوہری کا کمان مکان کی اور اس کی کس بازار میں دکان ہے مردانہ کو
 لوگوں نے جواب دیا کہ اسے بھائی وہ جوہری بازار میں نہیں بیٹھا ہوا ہے گھری میں خرید و فروخت جوہرات کی کیا کرتا ہے چنانچہ مردانہ
 اس کا مکان تلاش کرتا ہوا جا پہنچا اور اُس کے دروازہ پر جا کر آواز دی آواز کے سنتے ہی جوہری موصوفت کا کوئی ملازم آیا اور اسے مردانہ
 سے دریافت کیا کہ اسے بھائی تو کون ہے اور کمان سے آیا ہے اور کیا کام ہے مردانہ نے جواب دیا کہ مجھ کو کچھ سودا فروخت کرنا ہے ملازم
 نے یہ بات شکستہ اندر مکان کے جا کر اپنے مالک سلس راسے جوہری سے کہا کہ ایک شخص کیس کا ملازم ہے آیا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ کو کچھ سودا
 فروخت کرنا ہے سلس راسے نے جواب دیا کہ اچھا اُس کو بلا لاؤ چنانچہ وہ آیا اور مردانہ کو اندر مکان کے بلا لیا سلس راسے
 نے مردانہ سے دریافت کیا کہ کو بھائی کیا سودا ہے۔ یہ شکستہ مردانہ نے وہ لعل سلس راسے جوہری کے ہاتھ میں رکھ دیا جو کہ تین
 سلس راسے جوہری نے وہ لعل ہاتھ میں لیکر دیکھا اس لعل پر نوشتہ قدرتی تحریر یہ تھی کہ جو شخص اس لعل کو بیکر فروخت کی قیمت
 سے آوے اس لعل کی نذر مبلغ ایک سو روپیہ روپیہ جوہری مشتری سے پاوے یہ نذرانہ اُس لعل کا ہے اور بغیر اُس مالک کے یہ
 لعل فروخت بھی نہ ہو سلس راسے جوہری اُس کی عبارت قدرتی دیکھ کر مردانہ کو مبلغ ایک سو روپیہ نقد نذرانہ ادا کیا اور مردانہ
 سے کہا کہ کو بھائی اس کی قیمت کیا ہے۔ مردانہ نے جواب دیا کہ اسے بھائی جوہری اس کی قیمت میں اصلی مالک سے جا کر دریافت کر آؤں
 تو آپ کو جواب دوں چنانچہ جوہری مذکور نے مردانہ سے وہ لعل لے لیا اور مردانہ سے کہا کہ اچھا تم جا کر اس کی قیمت دریافت کر آؤ
 غرض کہ مردانہ وہ مبلغ ایک سو روپیہ لیکر ست گورو ہماراج کی خدمت میں جا کر حاضر ہوا اور وہ روپیہ ست گورو ہماراج کے آگے لاکر
 رکھ دیا ست گورو ہماراج نے دریافت کیا کہ اسے مردانہ یہ روپیہ کیسے ہیں مردانہ نے عرض کیا کہ اسے ست گورو ہماراج یہ ایک سو روپیہ
 ایک جوہری نے دیے ہیں وہ میں لایا ہوں۔ یہ شکستہ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ مردانہ اُس جوہری سے جا کر دریافت کر کہ یہ ایک سو
 روپیہ کیسے ہیں جو آپ نے مجھ کو دیے ہیں میرا مالک اس بات کو دریافت کرتا ہے۔ چنانچہ مردانہ سلس راسے جوہری کے مکان پر گیا اور
 جا کر اس امر کو دریافت کیا کہ آپ نے یہ ایک سو روپیہ کس بات کے واسطے دیے ہیں یہ شکستہ اُس جوہری نے جواب دیا کہ اسے بھائی اس
 لعل کے اوپر یہ عبارت تحریر ہے کہ جو شخص اس لعل کو فروخت کرنے آوے اُس کو مبلغ ایک سو روپیہ بطریق ہندوانہ لعل کے دینا چنانچہ وہ روپیہ

اس لعل کے درختوں کا نذرانہ ہی اور نھارا لعل امانت رکھا ہوتا تھا جاکر اپنے مالک سے کہہ دے مردانہ پھر واپس آیا اور جو کچھ اس جوہری نے مردانہ سے کہا تھا بھنہ حرف بھون کہ سنانا یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ اب تو تاکہ لعل فروخت کر لیا کہ نہیں مردانہ نے جواب دیا کہ اسے ہماراج میں کیا جانوں اب ہی جانیے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ مردانہ چاہے وہ لعل فروخت کر ڈال مردانہ نے جواب دیا کہ اسے ست گورو ہماراج میں کچھ نہیں جانتا ہوں اسی وجہ سے میں گھڑی گھڑی دریافت کرنے آتا ہوں بعد اسکے پھر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مجھ کو بھی اطلاع دیجو وے کہ کیا بھید ہی اس وقت ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ وہ لعل نہیں ہو بلکہ کرتار کا نام ہی دیکھ مردانہ اس جوہری سے اس لعل کی قیمت عرف تو نے تین ہی پیسہ سنئے تھے اسکی لذت وہی تھی اور اس جوہری نے بطنہ لکھا سو روپیہ بھر لے ہوئے بطریق نذرانہ کے دیدیے اور یہ بھی اختیار باقی ہو کہ چاہے اسکو فروخت کرے چاہے فروخت نہ کرے ہر نے کچھ کو اختیار دیدیا کہ چاہے فروخت کرے مردانہ نے عرض کیا کہ اسے ست گورو ہماراج میں تو ایسے لعل کو کبھی فروخت نہ کرونگا یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ پھر اس جوہری کے مبلغ ایک سو روپیہ بھی واپس کر آؤ اور اپنا لعل واپس لاؤ چنانچہ مردانہ اس جوہری کے پاس گیا اور کہا کہ اسے ساہوچی اپنے روپیہ مجھے آپ واپس لیجئے اور میرا لعل مجھ کو واپس دیجئے کیونکہ مالک مال لعل فروخت نہیں کیا چاہتا ہو یہ سنکر مالک اسے پھر اس جوہری نے مردانہ کو لعل مذکور واپس دیا اور کہا کہ اسے بھائی یہ روپیہ میں واپس نہیں لے سکتا ہوں کیونکہ اس لعل پر یہ عبارت تحریر ہو کہ جو کوئی اس لعل کو فروخت کرنے آوے وہ شہری ایک سو روپیہ بطریق نذرانہ کے پاوے چنانچہ میں اسکا پانہ ہوں اور مالک کو اختیار ہو کہ چاہے مال اپنا فروخت کرے یا کہ اسے چنانچہ مردانہ لعل اس ایک سو روپیہ کے واپس آیا اور ست گورو ہماراج کے آگے دو وزن حیرین رکھ دیں اسکو دیکھا ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ آؤ مردانہ اب تو یہ روپیہ گولے واپس لایا ہر مردانہ نے جواب دیا کہ اسے ست گورو ہماراج میں نے اس جوہری کو یہ روپیہ واپس دیدیے تھے لیکن جوہری مذکور نے روپیہ واپس نہیں لے اور کہا کہ میں نے اس لعل کا نذرانہ دیا ہی جیسا کہ اس پر لکھا ہے بلکہ یہ بھی کہا کہ اسے بھائی مجھ کو ابنا دھرم رکھنا ہی اسوجہ سے اب ہم یہ روپیہ نہیں لے سکتے ہیں تب میں مجبور ہو کر واپس لایا یہ سنکر پھر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ اب پھر تو اس جوہری کے پاس جاؤ کہ کو کہا ہے ساہوچی بیشک میں ان روپیوں کو لے لیتا جبکہ میں مال لینے یہ لعل نھارے ہاتھ فروخت کرتا چنانچہ مردانہ ساکس راے جوہری کے پاس پھر گیا اور جا کہ کہا کہ میرے مالک نے کہا ہے کہ اگر میں یہ لعل فروخت کرتا تو اسکا نذرانہ بھی لیتا چونکہ مجھ کو لعل فروخت کرنا منظور نہیں تو اسکا نذرانہ بھی لینا میرے مالک کو منظور نہیں ہو اسلئے آپ ان روپیوں کو واپس لیجئے غرض کہ مردانہ پھر گئے اور ساکس راے جوہری نے پھر وہی جواب دیا اسی طرح مردانہ سات مرتبہ آئے گئے آخر مرتبہ مردانہ میرا ان روپیوں کو ساکس راے جوہری کے گھر میں بھینک کر چلے آئے ساکس راے جوہری نے اپنے دل میں کہا کہ میں جوہری ہوں اور اس لعل پر یہ عبارت تحریر ہو کہ جسکی پابندی مجھ پر لاہی و ضروری ہو پس ہر حال یہ روپیہ بھوکا اپنے بیان رکھنے نہ چاہیں گے کہ یہ روپیہ ایک عجیب شے ہو کہ جس پر زمانہ سلف سے سنکا دک وغیرہ بھی اسکی خواہش رکھتے چلے آئے ہیں لیکن اس لعل کا مالک عجیب شخص ہو کہ جو روپیہ کی پروا ہی نہیں کرتا ہو اور میری نظر سے یہ لعل بھی عجیب قسم کا ہو کہ جسکو اوپر یہ تحریر ہو کہ ایک سو روپیہ بطریق نذرانہ کے اس لعل کو خریدار کو بائع کے واسطے دینا چاہیے پس میرے نزدیک بیشک یہ کوئی قدرتی شے ہو یہ لعل وہ مال نہیں ہو کہ جسے اور جوہرات ہونے لیا اب میرے نزدیک اس لعل کے اصلی مالک سے لینا چاہیے اسکی ملاقات بھی کرنا واجب الغرض ہو غرض کہ اس جوہری اپنی ساکس راے

ہم ہی اور آپ کون ذات ہیں اور کہاں کے رہنے والے ہیں اور کیا بھیکہ ہی۔ میں نے بہت بھیکہ واسے سنت دیکھے لیکن آپ کے سر پہ سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ آپ کیا بھیکہ ہی میں نہایت منج ہوں۔ یہ شکست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے سانس راج ہمارا نام ناک زنگاری ہو اور ذات بھی زنگاری ہی کی ہو اور زنگاری کے دیس کے بھی ہیں اور بھیکہ بھی ہمارا زنگاری ہی ہے یہ شکست سانس واسے نے جواب دیا کہ اے سنت جی تم زنگار کو جانتے ہو اور کیا تم نے زنگار کو دیکھا ہو یہ شکست گورو ہماراج نے ایک مشہور راگ مارو میں فرمایا۔

راگ مارو محل پہلا

مگ سانس مہل پہلا
 ویمل مہار بوس سہی نیمل جلال پدم نیجاवलرے
 پدم نیجاवल جلال راس संगत संग देख नहिरे
 दादर तो कबहुं न जान सरे
 मख ब वाल बस निर्मल जल अमृत तालख सरे
 एकर हाव

بوس مل نت دوست الی آل مرج چارزے
 چند کنہ نے دورہ موسس انجو کار ترے
 ابرت کنہ ڈودھ مدھ سنجس تون بیج ترے
 اپنا آپ تون کہوں پھوڑس بی سن پریت چورے
 بنات سنگ بے ہی جن مور کہ اگم سانس نے
 اپنا آپ تون کہوں پھوڑس تھوڑاں پونچھ جوں رے
 ایک بالکھٹ نامن راجھ ایک ہر ہر جونی رے
 پورب لکھا پادوس ناک رستنا نام چپ رے

جو کہ یہ شکست گورو ہماراج کی زبان فیض تر جان سے سانس واسے جو ہری نے سنا ہوا کہ گورو ہماراج سے عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ بھکو آپ اوپر بس کیجئے تاکہ میں نہال ہو جاؤں اور یہ اپنے روپیہ بھی داخل کرنے کے واسے اجازت دیجئے یہ شکست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ اے سانس واسے یہ روپیہ اب ہمارے کام کے نہیں ہیں کہ ہمارے ہی ہیں اور تمہیں کو انکا لینا واجب و ضروری ہی۔ قطع نظر اسکے ہم تو ایت ذفقیر ہیں بھکو روپیہ پیسہ سے کیا عرض ہو۔ یہ شکست سانس واسے نے جواب دیا کہ اے ست گورو ہماراج یہ بیوہ و یکوان تو ملاحظہ و نوش فرمائیے یہ شکست گورو ہماراج جسے فرمایا کہ اسکی بھی کچھ ضرورت نہیں ہے اب مردانہ کے دل کی بات دیکھیے کہ جیوں جیوں ست گورو ہماراج بیوہ و یکوان کے بیٹے سے انکار کرنے لگے مردانہ کا دل دکھتا تھا گو کہ منہ سے کچھ نہ بولتا تھا لیکن دل میں یہی کہہ رہا تھا کہ ست گورو ہماراج ایسا نہ ہو کہ بیوہ و یکوان سے انکار کر دیں تو میں بھو کون مر جاؤں گھٹا میں ہی ہر ہو کہ اس بیوہ و یکوان کو ست گورو ہماراج قبول مستدایا میں

کیونکہ میں نہایت ہی سہو کھا ہوں اتنے میں ست گورو ہماراج نے ایک شبہ فرمایا۔

(راگ مارو محل پہلا)

پریات پکوان سو بوجن کھدھے لہو لہو لہو پورے
مٹا دے راسنا رس کس بولے توں من رہے ہجڑے
سُن भाई तूं सालस मेरा
समझे पत तों होवे नवेरा

(مکرہاوی)

मेवा मिलन तुम्हारा कहिये सत के वरो जोड़
खावडु खाया घायै सोवै जो विषत मनो अमोड़
جس وقت یہ شبہ (ادھر کا) ملازم ساکس راسے جو ہری نے سنا فوراً ست گورو ہماراج کے قدون پر جا کر اچانچہ ٹکڑے لگا دیے

راگ مارو محل پہلا
پریت پوان سو بوجن کیسے وہے و جا پوری
سٹھائی رستار میں کس بولی تان میں رہے حضور
سُن بھائی تون سالس میرا
بکھے برت تان جو رہے میرا
اک رہا و
سود ملن تھار کے ست کی بر دوڑ
کھاؤں کھا یا کھاوے سووے جو کھتے منوں اموڑ
جس وقت یہ شبہ (ادھر کا) ملازم ساکس راسے جو ہری نے سنا فوراً ست گورو ہماراج کے قدون پر جا کر اچانچہ ٹکڑے لگا دیے
اسکی جھگتی دیکھ کر نہایت خوش ہوتے اور یہ شبہ فرمایا۔

پدوی

उत्तम जन्म नारायण कहिये नीच नारायण पाया
लोभलहरते सोई छूटै जो साधु संगति गुण गाया
सुन सालस यह गुलाम तेरा आप नारायण मान
नानक भगतौ संगमिला था ऊंचे पद बहरान

پوڑی
او تم جنم ناراین کہتے نیچ نراین پایا
لو بہ لہرتے سوئی چھوٹے جو سادہ سگت گن گایا۔
سُن سالس یہ غلام تیرا آپ نراین مان
نانونک بھگتان سنگ ملا یا اونچے پد بھران

یہ پوڑی سنکر سالس راسے نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا اور نہایت عاجزی سے کہا کہ اے ست گورو ہماراج میری گت کیجئے اپنے
سائین کے واسطے جھکوا اس بلا سے لکالے یہ سنکر ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ اے ساکس راسے تو اپنے (ادھر کا) غلام
کے پیروں پڑا اسوقت البتہ تمھاری بھی گت ہو جاو گی یہ سنکر سالس راسے جو ہری نے عرض کیا کہ اے سنگورو ہماراج یہ (ادھر کا)
تو سادہ ہو اگر آپ اجازت دیوین تو میں کہنے کے قدون پر گرون ساکس راسے جو ہری کا یہ کلام سنکر ست گورو ہماراج بہت خوش
ہوئے اور فرمایا کہ اے ساکس راسے تم کرتار کے آگے تمھاریکو یہ سنتے ہی سالس راسے مذکور نے ست گورو ہماراج کے قدون پر
گر کر تمھاریکا اسوقت ست گورو ہماراج نے اپنے سر کا انگوچھا ساکس راسے کے اوپر ڈال دیا اور فرمایا کہ اے سالس راسے
یہ انگوچھا اپنے سر پر باندھ لو چنانچہ سالس راسے مذکور نے انگوچھا مذکور اپنے سر پر باندھ لیا بس انگوچھا باندھتے ہی سالس
کی اندرونی انگلیں کھل گئیں اسوقت سالس راسے کا کچھ اور ہی رنگ و ڈھنگ ہو گیا اسکے موافق ست گورو ہماراج نے
ایک شبہ فرمایا۔

शब्द

सतगुरु दाता नाम का दीन्हे खोल कपाट

سنگورو داتا نام کا دیئے کھول کپاٹ

यक जो वनिज वनिजे बाध हरि न आवै चार

सत गुरु नानक पूरा

वचन का सुरा

अगमनिगम देखवावता खोलै नियत कपाट अनता

वनजारा जगत सगल है साहू सक भगवन्ता

वनिज हमाग सत गुरु पूंजी हमारे नाम

आठ पहर धुनि लागि रहै सोई हमारा काम

साल सविन वै विनती सुन लेहु करतार

कच्चार हू उतार के चढो रहू अपार

یک جو دینچ دینچا ہو رہا آوے گھاٹ

ست گورو نانک پورا

بحین کا سورا

انگر نکر دیکھا دتا کوئے نیت کہاٹ افتا

نمارا جگت سکل ہے سا ہو ایک بھگو نہا

دینچ ہمارا سنگور پو نچی ہماری نام

آٹھ پھر دھن لاگ رہے سوئی ہمارا کام

سال سن بنوے بنی سن لہو کرتار

کھارنگ اونار کے چڑھو رنگ اپار

تہہ اسکے ست گورو ہمارا راج ہے ایک مشہد راگ بلاول میں فرمایا۔

راگ بلاول محل پہلا

گورو کا مشہد ندھان ہے سن کہ آرو گاؤں

کہہ جو بن ہرمانیا پر پاسے گا بھاؤں

تیرا نزل ہیرا نام ہے کوئی پرکھے گا پرکھن ہارا

میدانت بنجانی پڑھ پڑھت بھارا

ہزارا ہر کا نام ہے جت جڑھ اوڑھے پار

آون پاسے ہیج کے دیکھن ہیج ہیڈ اس

جن لوہن ہر کھے اپنے دین ہے اس

کچن کچن ہو نیا مانک دھرے اپار

خندراکمل کو ٹھرے جن نانک دھرم دوار

गुरु का शब्द निधान है मन मुख अबो गांवड़

लख यूनिन भर माइयां फिर पावे गा भावड़

तेरा निर्मल हीरा नाम है कोई परखे गा परखन हारा

बेद अन्त न जानिया पढ़ पण्डित बेचार

बेड़ा हारे का नाम है जित चढ़ उत्तरे पार

आवन पाई सच्च के देखन बीच वेड़ा स

जिन लोइन हर विस्वी रोसी बोइन है रास

कच्चन २ होइयां मानुष धरे अपार

जिन्द्रा खुल कोठरी जिन नानक धर्म द्वार

جو وقت ست گورو ہمارا راج نے (ادھر کا) غلام و نیز سالس راسے جو ہری کو مقام بشنہر پور میں رکھ فرمایا اس وقت سالس آ

کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ سنو سالس راسے جی جب تک تم زندہ رہو یہاں کے تخت پر تم بیٹھو اور جو وقت تمھاری زندگی اخیر ہو

بھی (ادھر کا) غلام تمھارا جائنیں ہووے تمھاری اولاد تخت سے محروم رہیگی اور اسکی وجہ یہ ہوگی کہ تم سے پہلے یہ (ادھر کا)

غلام تمھارا جو چکا ہو گا کہ یہ تمھارا ملازم ہو اور تم اسکے مالک ہو اسی خیال سے تمکو تخت دیا جاتا ہے ورنہ پہلے یہ رکھ ہوا تھا

اسی کو مانا جاتا ہے تھا جو کہ تمھاری زندگی میں اب تھوڑے دن باقی رکھے ہیں یعنی صرف دو برس اور سات مہینہ اور باقی تین

ایسے تمکو تخت دیا گیا ہو اور (ادھر کا) غلام نہایت نرل آدمی ہو اسکے دل میں ذرا بھی میل نہیں ہے اور حکم نہ کرے گا کہ اس میں رہی

غرض کہ ست گورو ہمارا راج دو برس سات مہینہ اس مقام پر قیام فرمایا۔

ایک دن ست گورو ہماراج سے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب ہمیں قیام فرمائیں گا کہ فقیری اختیار کیجیگا ست گورو ہماراج نے مردانہ کی گفتگو سن کر ہنس دیا اور کچھ جواب نہ دیا لیکن بھائی باسے اپنے دل میں مردانہ کی گفتگو سن کر ناخوش ہوئے اور اپنے دل میں کہنے لگے کہ دیکھو آخر مردانہ قوم کا دھوم ہی تو تھا اپنی قومیت کی باتیں نہ چھوڑیں مگر منہ سے کچھ نہ کہا ناخوش ہی بیٹھے رہے بعد ازاں ساکس راسے جو ہری نے ست گورو ہماراج سے عرض کیا کہ اے ہماراج یہ لعل آپکا ہو ایسے کر یا کر کے آپ لے لیوں علاوہ لعل میرے گھر میں بقدر دولت و ثروت ہو اور بقدر مایا ہو وہ سب آپ قبول فرماویں یہ سن کر ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ اے ساکس راسے یہ لعل بھی تمہیں رکھو جو ت میں دسواں اوتار رکھوں گا اسوقت میں تم سے ملے لوں گا۔ غرض کہ دو برس اور سات مہینہ جلی نسبت ست گورو ہماراج نے پیشین گوئی کی تھی گزر گئے اور مہینہ معینہ پر جیسا کہ ست گورو ہماراج نے فرمایا تھا۔ ساکس راسے جو ہری نے انتقال کیا۔ ست گورو ہماراج (ادھر کا) غلام کو گدی پر بٹھا کر وہاں سے تشریف لے گئے۔

آگے ساکھی ست گورو ہماراج کی بابت بشنہر دیس کے چلی

نمبر ۳۶

مردانہ نے ایک روز ست گورو ہماراج سے عرض کیا کہ اے ہماراج اب کہہ دیجئے گا ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ مردانہ جدھر کرتارے چلیگا اُدھر چلیں گے بعد اسکے پھر مردانہ نے عرض کیا کہ اتنے دن حضور بشنہر پور میں رہے کیا کیا ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ جو کرتار کا حکم ہوا وہ میں بجالایا اور مجھ کو تو (ادھر کا) غلام کو گدی پر بٹھا تھا وہ کام کر چلا اب یہاں کا کام ختم ہو گیا اب آگے کو چلیں گے مردانہ نے عرض کیا کہ اب کس شہر کو حضور تشریف لیجیں گے جواب اسکے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ مردانہ (بشنہر دیس) سمندر کا ایک ٹاپو ہو وہاں پر ایک سادہ رہتے ہیں ان کے درختوں کو چلتا ہوں یہ لکڑاٹھ کھڑے ہوئے اور جلد سے چلتے چلتے ست گورو ہماراج نے جو خیال فرمایا کہ ہم ایک مچھلی پر جا رہے ہیں مردانہ نے بھی غور کیا کہ ہم بانی پر نہیں چلتے ہیں بلکہ کسی شے پر چلتے ہیں یہ سوچ سمجھ کر ست گورو ہماراج سے عرض کیا کہ ہماراج کس شے پر چلے جاتے ہیں یہ سن کر ست گورو ہماراج نے بھائی باسے کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے بھائی باسے کس شے پر چل رہے ہو بھائی باسے نے جواب دیا کہ آپ کی باتیں آپ ہی جانے آئیں سب کچھ معلوم ہو یہ سن کر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے بھائی باسے ہم مچھلی پر چل رہے ہیں مردانہ نے عرض کیا کہ اے ہماراج کیا اتنی بڑی مچھلی ہو ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ ہاں مردانہ یہ مچھلی بتیسی آکس لانی اور پانچ کوس چوڑی ہے۔ یہ سن کر مردانہ اپنے دل میں کہنے لگا کہ یہ بات تو یقین نہیں آتی، سو کہ اتنی بڑی مچھلی کیونکر زندہ ہوگی لیکن منہ سے کچھ نہ کہا غرض کہ تین دن اور تین رات اس مچھلی پر ست گورو ہماراج چلے گئے اور بہت آسانی کے ساتھ جوقت اس مچھلی کے منہ پر ست گورو ہماراج کے قدم ہوئے مچھلی کا منہ دیکھا مردانہ کا نب اٹھا بھائی باسے نے مردانہ سے کہا کہ مردانہ کیون کا بتا ہو مردانہ نے جواب دیا کہ اسے سمجھان یہ مچھلی تو ہلکے کھاری جادو کی۔ یہ سن کر بھائی باسے نے غصہ سے کہا کہ اے مردانہ ابھی تک تمہکو اعتقاد نہیں آیا اتنے میں ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے نہ کار جی تیری قدرت تو ہی جانے بعد اسکے صرت ایک ہی گھڑی گزری ہوگی کہ مچھلی نے منہ پھیلایا اور اپنے منہ سے

دو عدد لعل بیش قیمت و بے ہاں گل دیے۔ ست گورو مہاراج کے مذکر کیا اور انسانی زبان سے عرض کیا کہ اسے ست گورو مہاراج میری سہ گنتی کیجیو اور نجات دیکھیے یہ سنتے ہی ست گورو مہاراج نے وہ بین قیام فرمایا۔ مردانہ نے یہ کیفیت دیکھ کر ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اسے ست گورو مہاراج تمہاری گنت تھیں جانو میری طاقت تمہارے راز سننے کی مطلق نہیں ہو غرض کہ جب رات ہوئی اس نے پھلنے سے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اسے مہاراج میں ایک مدت سے آپ کی منتظر تھی کہ آپ اس ساستہ ہو کر نکلیں گے چنانچہ اب اس کا وقت آیا کہ آپ نے قدم رنجہ فرمایا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کہو بھائی ضرورت کیا ہو یہ سن کر پھلنے نے عرض کیا کہ آپ کے قدموں کی بدولت میں امیدوار ہوں کہ اب اس جسم سے نجات پاؤں یہ سن کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کل تو اس جسم سے نجات پاؤ گی یہ سن کر پھر پھلنے نے عرض کیا کہ اسے مہاراج جب تک میری روح اس جسم سے نہ نکلے حضور میں قیام فرما دین مردانہ ایسی تقریر اس پھلنے کی شگورو مہاراج سے سن کر بہت خوش ہوا کیونکہ مردانہ اپنی زلیست سے ایسوس ہو چکا تھا گویا اس کے جسم میں جان گئی ہوئی واپس آئی اتنے میں مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور اسکی بھی عرض قبول فرمائی جاوے تاکہ اسکا بھی بھلا ہو جاوے یہ سن کر ست گورو مہاراج نے سن کر فرمایا کہ اسے بھائی ہائے کیا صلاح ہو بھائی ہائے نے جواب دیا کہ اسے ست گورو مہاراج میرے کہنے کے لائق کوئی بات نہیں ہوتا میں مردانہ نے پھر عرض کیا کہ اسے ست گورو مہاراج کیا میں نے بڑی بات کہی ہو جواب اس کے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ میں نے کب کہا کہ تو نے بڑی بات کہی یہ سن کر مردانہ نے اپنے دل میں خیال کیا کہ بیشک ست گورو مہاراج کی ذات زنگار ہی کی ہو یہ سوچ سمجھ کر شگورو مہاراج سے پھلنے کی باتیں مردانہ کھڑا سنتا رہا مردانہ پر ست گورو مہاراج کی نظر پڑی اسوقت ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ کیوں مردانہ کیا ہو مردانہ نے عرض کیا کہ اسے ست گورو مہاراج اسقدر مدت حضور کے قدموں میں رہتے گزری لیکن تیرے راز سے مطلق واقف نہ ہوا مجھ کو کمال افسوس اپنی نادانی اور ہمتی پر ہو کہ میں اب تک خواب خرگوش میں بے ہوش رہا اسلئے اکثر گستاخی بھی کیا کرتا ہوں یہ سن کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ میں نے سمجھوا اپنے ساتھ لیا ہو تو تمام گستاخی تیری سنا کر دی ہو اور تمھو میں بھائے اپنی جان کے سمجھتا ہوں اس بات کی تو اپنے دل میں کچھ فکر نہ کر غرض کہ وہ تمام شب اسی پھلنے کی مثبت پرست گورو مہاراج نے سیر کی آخر کار جب صبح ہوئی اور سوا پیرون جب آیا اس پھلنے کی طاثر روح نے اس قفس جسم سے پرواز کیا اسی وقت وہ پھلنے دیوروب ہو گئی اور مجسم ہو کر ست گورو مہاراج کے آگے دست بستہ ہو کر آکھڑی ہوئی اسکو دیکھ کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کہو بھائی پھلنے باتیں کہو کہ تم نے پھلنے کا جسم سطح سے پایا تھا اسنے جواب دیا کہ آپ سب باتیں جانتے ہیں آپ اس دنیا میں لوگوں کو کتنا تو لینے نجات دینے کو پہلے شریعت لائے ہیں برعکس اس کے آپ مجھے پھلنے کے جسم ہونے کی کیفیت دریافت کرنے میں غیر آپ کے حکم کے موافق عرض کیا جاتا ہوں

کیفیت جسم پھلنے ہونے کی

زمانہ تریا میں مین راجہ جنگ کا خدمتگار تھا ایک دن راجہ صاحب نے مجھے کسی کام کو ارشاد فرمایا لیکن میں راجہ کے ارشاد کو بالکل فراموش کر گیا۔ راجہ صاحب نے دوبارہ ارشاد فرمایا تب مجھ کو بھی یاد آیا اور میں نے اسوقت ان کے حکم کی تعمیل کی لیکن اپنے دل میں رنجیدہ اور فرزندہ ہو گیا میرے دل کی بات راجہ جنگ نے خود بخود جان کر فرمایا کہ کام تو کرتا ہو لیکن پھلنے کی طرح تو پتا ہو چنانچہ اسی وقت سے مجھ کو بار بار توبہ پھلنے کا جسم طاقتور آتا رہا اب البتہ آپ کے قدموں کی بدولت پھلنے کے جسم سے میں چھوڑتا ہوں اور پریم پد کا ادھکاری ہوا ہوں آپ کے درشنوں کی بدولت اب نجات پائی۔ میں ایک عرصہ سے آپ کے آنے کا منتظر تھا یہ کہ ست گورو مہاراج کی اسنتی کی اور ہوان پر بیٹھ کر پریم پد کو گیا بعد اس کے

ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مل بھائی کیونکہ ہم کرتار کے حکم سے اسکو آئے تھے یہ لکھو وہاں سے رخصت ہوئے۔

آگے ساکھی کلجگ کا ملنا ست گورو مہاراج سے اور ناردن کا اتفاقا آجانے کی بابت چسلی

نہ ۳

ست گورو مہاراج سے اپنے دونوں ہمراہیوں کے سمندر کی جانب چلے آسوت سمندر بہت طہنیانی پر تھا مردانہ نے سمندر کی طہنیانی
دیکھ کر ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اسے مہاراج سمندر کی تو یہ کیفیت ہی بیان پر کوئی جہاز خواہ کشتی وغیرہ موجود نہیں ہو اور
نہ کہیں خشکی کا درسد نظر آتا ہو بخواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ خاموش رہو بیان بولنے کا کام نہیں ہو یہ سنکر
بھائی بالے نے بھی مردانہ سے کہا کہ جب رہو تیری کچھ عجیب قسم کی باتیں ہیں یہ سنکر مردانہ نے بھائی بالے سے کہا کہ اسے جھان پھان
خوف کا مکان ہو میں کیونکہ نہ کہوں کیونکہ نہ کوئی راستہ ہی نظر آتا ہو نہ جہاز نہ کشتی کا کوئی بتا تا تا ہو بھائی بالے نے جواب دیا
کہ تمہکو اس بات سے کیا کام ہو قہر رہو متے میں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تم لوگ میرے پیچھے چلے آؤ غرضکہ آگے آگے
ست گورو مہاراج او پیچھے پیچھے بھائی بالے اور بھائی مردانہ اس سمندر میں اسطرح پر تشریف لیجاتے تھے کہ گویا خشکی پر چلے جاتے
ہیں یہ کیفیت دیکھ کر مردانہ نے عرض کیا کہ اسے بہت گورو مہاراج تھے بادشاہ آپ میں اور خدا میں کچھ بھی فرق نہیں ہو یہ سنکر
پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ خاموش رہو۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اسے مہاراج آیکو ککا ڈر ہو جو آپ فرماتے ہیں کہ جب
جب رہو آسوت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آگے ایک بڑی بھاری بلا آنے والی ہو مردانہ نے عرض کیا کہ اسے ست گورو مہاراج
اگر ایسا ہی ڈر ہو تو آپ آگے کو کیون تشریف لیجاتے ہیں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ مشکل اب یہ آجڑی ہو
کہ اگر پیچھے ہٹا جاوے تو بھی بلا لگی اسلئے مناسب ہو کہ پیچھے کو نہ چلیں آگے ہی کو کیون نہ چلیں کیونکہ وہ بلا اب ہم سے
ضرور ہی ملاقات کریگی یہ لکھ کر چلنے لگے غرضکہ پانچ دن اور پانچ رات برابر سمندر ہی سمندر ست گورو مہاراج سے اپنے دونوں
ہمراہیوں کے چلے گئے بعد پانچ یوم کے دیکھا کہ سمندر میں ایک ٹوٹا پڑا ہوا ہو ست گورو مہاراج نے مردانہ کو حکم دیا کہ اس دنگ
کو اٹھالے چنانچہ مردانہ نے اس ڈنڈے کو اٹھالیا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے اس ڈنڈے کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اسے
عرصہ میں کلجگ اپنی صورت نہایت خوفناک بنائے ہوئے اور مجھ پھیلانے ہوئے دانت نکالے بال اُچھالے ست گورو مہاراج
کے سامنے آکھڑا ہوا اسکی ایسی صورت دیکھتے ہی ست گورو مہاراج نے وہ ڈنڈہ اُسکے منہ میں ڈال دیا فوراً کلجگ نہ کہو رہا
اتفاقاً ناردن جی اُسی جگہ پہنچ گئے ست گورو مہاراج کو دیکھ کر استی کرنے لگے کہ اسے مہاراج آپکا اوتار جلک کے
اودھار کے واسطے ہوا ہو۔

بیان ناردن ست گورو مہاراج کی جتھمیں

جسطرح کہ دو اوس باک پر مشرنے برمہاجی سے کہا تھا اور اُسی کے زور سے برمہاجی نے چاروں سدگتھی کو جس سے چاروں بن
ظاہر ہوئے اور اُسی سے سبھوں نے رہبری پائی اور ان بیدوں میں جو نام وظیفہ کے لیے دایت کی گئی تھے جو لوگ اپنی نجات کے
واسطے اُس نام کا وظیفہ کرتے ہیں انکا ستارا ہو جاتا ہو اور وہ نام کیا ہو یعنی برمہا نے اپنے نام کا اُپر میں کیا ہو اُسی نام کو ہر ایک نے

اپنی اپنی زبان میں اپنے دھرم کرم و دستار و ابکار کے واسطے تحریر کر رکھا ہو۔

اتنے میں ست گورو مہاراج نے بھائی بائے سے فرمایا کہ بھائی بائے تم اس کھجک سے خبردار رہنا میں ناروٹن سے کچھ باتیں کروں
اتنے عرصہ میں ناروٹن نے ست گورو مہاراج کو سنکار کر کے عرض کیا کہ اے مہاراج آپ اس کھجک سے کیا کہتے ہیں کیونکہ یہ بھی تو زنگار
ہی کا حکم بجا لاتا ہو۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے ناروٹن جی آجکا کہنا تو بیچ ہو مان استہر ضروری ہو کہ اسکا کام سناریوں
کے واسطے ہو نہ کہ ہمارے اوپر بھی یہ سنکر ناروٹن نے جواب دیا کہ اے مہاراج آپ اسکو قریب نکلا کر دریافت فرمائیں جواب اسکے
ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تمہیں اس سے دریافت کرو چنانچہ ناروٹن نے کھجک کو نکلا کر دریافت کرنا چاہا لیکن جب اسکی صورت دیکھی تو
پڑیوں کا مالایہ ہوئے آدمیوں کے سروں کو ہاتھوں میں لیے ہوئے ان سروں سے خون بہتا ہوا ہر طرح سے محنت صورت بنائے
ہوئے نظر آیا۔ ناروٹن نے اس کھجک سے دریافت کیا کہ اے کھجک تمکو سادھوؤں کے پاس آنے کی اجازت نہیں ہو تم یہاں
کیونکر آئے کھجک نے جواب دیا کہ اسے ناروٹن جی آپ ہی غور کیجئے ایک تو خود آپ مجھے بچا جاتے ہیں دوسرے اپنے دو ہمراہیوں کے
لیے بچانا چاہتے ہیں بھلا کیونکر ممکن ہو یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے کھجک یہ دو آدمی کیا بلکہ بیان تک کہ تجھے شخص ہمارا
نام اور ہمارے کلام پر اعتقاد لایا ہو گئے وہ سب لوگ تجھے جھوٹ جاوینگے بلکہ برخلاف تیرے تیرے ہی دانت توڑینگے اور تیرے بالوں
کو اکھاڑینگے اور میں تو بڑا کام اسی وقت تمام کر دیتا لیکن تیری قسمتوں سے ناروٹن جی آگے یہ سنکر پھر کھجک نے جواب دیا کہ میں بھی
تو زنگار ہی کے حکم سے پھرتا ہوں۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم بھی تو کسی کا حکم سمجھو سناتے ہیں اور اپنے سکھوں سے
مجھے بچاتے ہیں کھجک نے جواب دیا کہ کیا آپ بھی زنگار ہی کے حکم سے کہتے ہیں۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کھجک تمھو آنا اس جگہ
ناسب نہ تھا کیونکہ تمھو سناری کی کام ہو یہ سنکر کھجک نے عرض کیا کہ اے پناہی صاحب خراب آپ اپنے تئیں بچا بچے بہت کیجئے
تو اپنے ہمراہیوں کو بچا لیجئے لیکن اچھین بھی یہ شرط ہو کہ جب تک آپ کے ہمراہ رہینگے اسوقت تک وہ پھیلے ورنہ وہ بھی پھینگے اور ساری خلقت
کے پہلے سے آپکا کیا مطلب ہو۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ سنار کے اودھار کے واسطے زنگار نے مجھکو بچا ہوا اور یہ فرمایا کہ
کہ جو شخص تمھارے کام اور نام پر اعتقاد لایگا اسے کھجک کچھ روز نہ پائیگا تو کیسا ہی طاقتور کیون نہ ہو کیونکہ میں نے تو زنگار سے پہلے ہی
اپنے سکھوں کو بخشنا دیا ہوا اتنے میں ناروٹن نے کہا کہ اے کھجک نہ ڈنڈا ہو اور یہ نانک زنگار ہی ہیں جو ت کو کھجک نے ست گورو
مہاراج کا نام سننا ست گورو مہاراج کے قدٹوں پر گر کر متھاٹکا بعد اسکے کھجک وہاں سے رخصت ہو گیا۔ میں بعد ناروٹن نے
ست گورو مہاراج کی بہت کچھ استی کی اور کہا کہ آپ دھن دھن دھن میں جو پریشر کا نام سناریں اوپر بس کر کے سناریوں
کو سال کرتے ہیں۔

آگے ساکھی جھنڈا اور سودھریں کے ساتھ کی بابت چلی

نمبر ۳۸

ست گورو مہاراج چلتے چلتے پندرہ دن اور پندرہ رات بھر ہوا کے نہ کچھ کھایا اور نہ کچھ پیایا برچلے گئے بعد طو کرنے سناڑا مل
سیار کے (پیشہ دیس) ٹاپو میں جا پہنچے اسوقت وہاں کا مالک لک (سودھریں) نامی تھا اور بہت خوش اسلوبی سے راج

کرتا تھا اُس شہر میں ست گورو ہماراج جا کر فروکش ہوئے وہ دن بلکہ دوسرا دن بھی گزر گیا لیکن ست گورو ہماراج کی کسی نے خبر نہ لی
 اب پھر مردانہ کو بھوکھ نے ستایا۔ ست گورو ہماراج کی خدمت میں مردانہ نے یہ عرض جاسنایا کہ اگر حکم ہو تو میں اندر شہر کے جا کر کچھ کھاؤں
 یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ شہر میں جانے کی کیا ضرورت ہے مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو ہماراج میں بہت
 عرصہ سے بھوکھا ہوں اسلئے گذارش ہو کہ اگر ارشاد ہو تو شہر میں جاؤں اور جو کچھ ملے وہاں سے کھاؤں اسوقت ست گورو ہماراج نے
 بھائی بالے کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے بھائی بالے مردانہ کیا کہتا ہے بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے ست گورو ہماراج مردانہ
 کی عادت قومی نہیں جاتی یہ باوجودیکہ آپ خود نہ کھاؤ تاہم میں یہ سنکر ست گورو ہماراج نے ہنس کر فرمایا کہ اے مردانہ تو کس طرف کو
 جاؤ لگا مردانہ نے جواب دیا کہ اے ست گورو ہماراج حضرت آپ کا حکم ہو ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اس شہر میں ایک شخص
 جھنڈا نامی بڑھئی رہتا ہے اُسکے پاس تو جا خبردار اور کسی کے پاس نہ جانا۔ جواب اسکے مردانہ نے عرض کیا کہ جنوری میں تو اُسکو پہچانتا ہی نہیں
 اگر وہ شخص مجھ کو ملے بھی تو آپ کا پتہ کیا اُسکو بتاؤں اگر اُسکا پتہ آپ کو معلوم ہو تو اُس سے پتہ سے اُسکے پاس جاؤں یہ سنکر ست گورو ہماراج
 نے فرمایا کہ اے مردانہ (جھنڈا) کے باب کا نام (باکھر) ہو اب تو وہاں جا کر دریافت کر لینا کہ (باکھر) بڑھئی کا لڑکا (جھنڈا) نامی کہاں
 رہتا ہے مردانہ نے کہا کہ بہت بہتر ست گورو ہماراج کا حکم لیکر مردانہ شہر کو گیا اور شہر میں پہونچ کر دریافت کرنے لگا کہ اے بھائیو یہاں پر
 جھنڈا نامی بڑھئی باکھر بڑھئی کا لڑکا کہاں رہتا ہے۔ غرض کہ پوچھتے پوچھتے ایک مقام پر مردانہ گیا اُس مقام پر ایک شخص نے مردانہ سے
 اگر دریافت کیا کہ اے بھائی تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھائی مجھ کو (جھنڈا) بڑھئی سے کام ہے اگر تم اُنکو
 مجھ سے ملاقات کرو تو وہ آپ ہی مجھ کو پہچان لے گا اسلئے یہی بہتر ہے کہ جھنڈا بڑھئی کا مکان تم مجھ کو بتا دو جو اب اسکے اُس شخص نے کہا کہ
 اے بھائی تاؤ تھیکہ آپ اپنا پتہ لکھ کر نہ بتاؤ ننگے جوتے میں اُسکا گھر پہونچو نہ بتاؤنگا۔ مردانہ نے یہ خیال کیا کہ شاید اس ملک کا
 یہی دستور ہے یہ خیال کر کے کہا کہ میرا نام مردانہ ہے اور میری ذات مریاتی ہے پھر اُس شخص نے دریافت کیا کہ تیرا وطن کونسا ہے مردانہ نے
 جواب دیا کہ پنجاب کی سرزمین میں (راسے ہوئی بھٹی تلونڈی) نامے ایک قصبہ ہے اور وہی میرا وطن ہے پھر اُس شخص نے پوچھا کہ
 بھائی مردانہ اُس مقام پر نانک چاکوئی کھتری کا لڑکا ہے اُس سے تم واقف ہو۔ مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھائی اب تم بھی اپنا نام
 بتاؤ میں اسخیں جھکا تم نام لیتے ہو مریاتی ہوں اور تم اُنکو کیونکر جانتے ہو۔ اُس نے جواب دیا کہ اے بھائی مردانہ وہ میرا بڑا دوست ہے
 یہ سنکر مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھائی تم اُنکو پہچانتے ہو اُس نے کہا کہ اگر وہ میرے سامنے آوین تو میں اُنکو ضرور پہچان لوں مردانہ
 کہا کہ اے بھائی جھکا تم نام لیتے ہو وہ باہر غھر کے بیٹھے ہیں یہ سنکر اُس نے کہا کہ بھائی جلو ہمو لکے درشن کرادو تو یقین آوے کہ
 نے کہا کہ اے بھائی جی اگر میں بیان سے بیٹ جلوں تو ست گورو ہماراج لینے گورو نانک جی صاحب مجھے ناخوش ہونگے اسلئے بہتر ہے کہ
 تم مجھ کو جھنڈا بڑھئی سے ملا دو تو لکھو گورو نانک جی صاحب کے درشن کرادوں گا اسوقت اُس نے کہا کہ جلو بھائی۔ یہ لکھ کر مردانہ کو اپنے
 لے لیا مردانہ لے راستہ میں دریافت کیا کہ اے بھائی تم اپنا نام تو مجھ کو بتاؤ اُس نے جواب دیا کہ اے بھائی میرا نام گورو نانک صاحب جی
 ہے۔ مردانہ نے کہا کہ اے بھائی ست گورو ہماراج گورو نانک صاحب کو سب کچھ جانتے ہیں لیکن میں نہیں جانتا ہوں یہ سنکر اُس نے
 جواب دیا کہ میرا نام (سودھر سین) ہے۔ مردانہ نے یہ سنکر کہا کہ اے اندر سین آپ کون ذات ہیں یہ سنکر اندر سین
 جواب دیا کہ اے بھائی یہاں کا جو راجہ ہے وہ میرا مائون ہے اور میں اُسکا بھانجا ہوں یہ باتیں کہتے سنتے دو لون آدمی جھنڈے بڑھئی

مے مکان پر ہو چکے اُموت جھنڈا مذکور ایک چار پائی بن رہا تھا اندر سین کو دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور بہت تعظیم سے پیش آیا اور
ایک چار پائی لا کر کچا دی اندر سین نے بھائی مردانہ سے کہا کہ بیٹھے۔ مردانہ نے جواب دیا کہ آپ ہی بیٹھے یہ سنکر اندر سین نے مردانہ کا
ہاتھ پکڑ کر چار پائی پر اپنے برابر بٹھالیا۔ جھنڈی نے اندر سین سے دریافت کیا کہ اسے بھائی یہ سادھو کہاں سے آئے ہیں۔ اندر سین نے
جواب دیا کہ یہ تمہارا گھر پوچھتے تھے میں نے بتا دیا یہ سنکر جھنڈا نے مردانہ سے دریافت کیا کہ اسے بھائی تم کون ہو اور تمہارا کیا نام ہے
مردانہ نے کہا کہ میرا نام مردانہ ہے اور قوم کا مرپائی ہوں گورو نانک جی صاحب کے ہمراہ آیا ہوں جھنڈا نے کہا کہ اسے بھائی تم کس لیے
بھکو دریافت کرتے تھے مجھے کیا کام ہے اور بھکو تم کس طرح سے جانتے ہو مردانہ نے جواب دیا کہ اسے بھائی تم سے ملاقات کرنے و نیز تنگ
دریافت کرنے سے میری یہ غرض ہے کہ گورو نانک جی صاحب نے تمہارے پاس بھکھو بھیجا ہے۔ یہ سنکر جھنڈا نے جواب دیا کہ اسے بھائی بھکو
منجھب اس امر کا ہے کہ میں تو گورو نانک جی صاحب کو جانتا بھی نہیں ہوں کہ وہ کون ہیں۔ یہ سنکر مردانہ نے جواب دیا کہ اسے بھائی چاہے
تم صاف ہو یا نہ ہو لیکن وہ تنگ جلتے ہیں یہاں تک کہ تمہارے نام سے بھی واقف ہیں اور تمہارے نام کے چتر سے بھکھو بھیجا ہے بس
بھو ہو گا کہ تم ان تک میرے ساتھ چلو یہ سنکر جھنڈا نے جواب دیا کہ اچھا بھائی ہم تمہارے ساتھ چلتے ہیں بس جو کہ چار پائی جھنڈا جھنڈا
ان رہا تھا بن چکا اُموت پھر مردانہ نے کہا کہ اسے بھائی جھنڈا ہم تمہارے ہی قطر بیٹھے ہیں یہ سنکر جھنڈا نے اپنے دل میں خیال
کیا کہ سادھو کے پاس چلا ہو خالی ہاتھ نہ چلنا چاہیے کچھ لیچلنا ضرور ہو بعد اسکے جھنڈا نے مردانہ سے دریافت کیا کہ اسے بھائی گورو نانک
صاحب کا سروپ کیا ہے مردانہ نے جواب دیا کہ ست گورو ہمارا ج کا سروپ تھا کا سا ہو پھر جھنڈا نے اپنے دل میں غور کیا کہ اب یہ امر ضروری
ہو کہ کچھ نہ کچھ انکو لیچلنا چاہیے کیا وجہ کہ انکا سروپ فقیرانہ تھا کا سا ہو مردانہ سے کہا کہ جلدی کرو کیونکہ گورو نانک صاحب بہ لباس
عقیرانہ میں اس لیے ہم گرنہنوں کو لازم ہو کہ انکے لیے کچھ پکوان وغیرہ لیچلین خالی ہاتھ انکے پاس کیسے جا دیں یہ سنکر مردانہ اپنے دل میں
بہت خوش ہوا کہ ست گورو ہمارا ج تو پون ہمارے ہیں انکو تو کوئی ضرورت ہی نہیں اب بھائی جھنڈا جو بھوجن لیجا دیگے ہمیں کھاؤ گے
مردانہ نے کہا کہ اسے بھائی جھنڈا جو کچھ تھے سو جا ہو وہ اچھا ہے لیکن جو کام کرنا ہو جلد کیجیے جھنڈا نے کہا ہاں جلد لاتا ہوں یہ لکھنا اپنے
گھر گیا اور کہا کہ کچھ کھانا طیار کر دو میں راہ صاحب کے باغیچے سے کھل بڑا حل کے بھول لایا ہوں اسکا سلوٹا بنا لینا اور روٹی پکا رکھو
جو وقت میں آؤنگا پھولوں کی ترکاری چھونک لےنا یہ لکھ کر جھنڈا مذکور راہ کے باغیچہ کو گیا اور اس باغیچے سے جو کچھ سیوہ وغیرہ اسکو
دستیاب ہوئے لے آیا اور اسی عرصہ میں جھنڈا کے مکان میں کھانا بھی طیار ہو گیا غرض کہ بھوجن مع سیوہ وغیرہ جھنڈا مذکور اپنے
پر رکھ کر مردانہ کے ساتھ چلا اور ست گورو ہمارا ج کی خدمت میں پہونچ کر مردانہ نے ست گورو ہمارا ج سے کرتار کرتار کہا اور جھنڈا نے
وہ پرشاد ست گورو ہمارا ج کے آگے رکھ دیا اسے ست گورو ہمارا ج نے بھائی باسے نے کہا کہ آؤ بھائی ست کرتار بعد اسکے ست گورو
ہمارا ج نے فرمایا کہ آؤ بھائی جھنڈا یہ کیا لاتے ہو یہ سنکر جھنڈا نے عرض کیا کہ آپ کے واسطے پرشاد لایا ہوں ست گورو ہمارا ج
نے فرمایا کہ اسے بھائی جھنڈا تم بھکو کس طرح سے جانتے ہو جھنڈا نے عرض کیا کہ اسے سنت جی صاحب میں آپ سے مطلق آگاہ نہیں ہوں
لیکن آپ تو بھکو بخوبی جانتے ہیں بلکہ بیان تک کہ حضور نے بھکو طلب کیا ہو بعد اسکے ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اسے جھنڈا یہ
پرشاد کہاں سے آیا ہو جھنڈا نے جواب دیا کہ اسے ہمارا ج پر مشرنے یہ پرشاد بھیجا ہے اُموت ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اسے
جھنڈا تم سچ کہو کہ تم پر مشر کہ جانتے ہو جھنڈا نے جواب دیا کہ اسے سنت جی صاحب بھلا کوئی ایسا بھی ہو گا جو پر مشر کو نہ جانتا ہو گا

بھلا میں تو آدمی ہوں اسکو تو حیوان بھی جانتے ہیں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے کہا کہ اسے بھائی تم کتنی دیر پریش کر جانتے ہو اور اسے بھائی نہ
 بیان تھا راست سنگ کے ساتھ رہتا ہو جھنڈا نے کہا کہ حضور بیان ایک شخص ہو اسکا نام (اندر سین) ہو اور وہ (سودھ سین) بیان کا
 راجہ کا بھانجا ہو اسی کے ساتھ ہمارا سنگ رہتا ہو۔ یہ کہہ کر جھنڈا نے عرض کیا کہ حضور یہ پرشاد جو میں لایا ہوں ٹھنڈا تھا پورہ ہوا اسکو یہ
 بھوجن کر لیوں۔ ست گورو مہاراج کا یہ قاعدہ تھا کہ جہاں پر سادھ مورپ ہوں اگر بھوجن پاک و صاف ہو تو آپ کچھ کھا لیا کرتے تھے ورنہ
 اماری تو تھے ہی ست گورو مہاراج نے جھنڈا کی عرضداشت سنکر فرمایا کہ اس پرشاد کے پانچ حصہ کو بٹھلا اسکے ایک حصہ مردانہ کو دو یہ سنکر
 جھنڈا نے عرض کیا کہ اسے مہاراج آپ تو صرف تین ہی آدمی ہیں اور پانچ حصہ کرنے کا پرشاد ہوا ہو اسکی کیا وجہ ہو ست گورو مہاراج
 نے فرمایا کہ اسے بھائی جھنڈا جو تھا حصہ تھا راجہ اور پانچواں حصہ (اندر سین) تمہارے دوست کا ہو پس اب تم انکو جا کر لے آؤ تو ہم
 پرشادی بھوجن کریں گے بس جھنڈا نے اس پرشاد کے پانچ حصہ کر دیے بٹھلا اسکے ایک حصہ مردانہ کو دے دیا مردانہ نے عرض کیا کہ حضور جب آپ
 بھوجن کریں گے تب میں بھی بھوجن کروں گا۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ تو بھوجن کر لے مردانہ نے عرض کیا کہ اسے جہاں
 آپ بھی بھوجن کر لیوں بھوجا اب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ تو بھوکھا ہو تو کھا لے اور تو ہمارا خیال نہ کیا کہ چونکہ مردانہ
 بھوکھا تھا ہی اسلئے مردانہ نے اپنے حصہ کا پرشاد بھوجن کر لیا اسوقت جھنڈا نے پھر عرض کیا کہ اسے ست گورو مہاراج اب آپ بھی
 بھوجن کر لیجیے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے جھنڈا جو وقت تم (اندر سین) اپنے ست سنگی کو لاؤ گے اسوقت ہم پرشادی بھوجن کریں گے
 یہ سنکر جھنڈا نے عرض کیا کہ مہاراج اندر سین خود ہی حاضر ہوں گے آپ پرشاد بھوجن کیجئے تاکہ میری سردھا پوری ہو جاوے بھوجا اب اسکے ست گورو
 مہاراج نے فرمایا کہ اسے بھائی جھنڈا تو کہتا ہو کہ میری سردھا پوری ہو جاوے اور میں کتنا ہوں کہ جو وقت میری اور تیرے ست سنگی کی کیا ہے
 کیلئے اسوقت میری سردھا پوری ہوگی جب اندر سین آویگا تب میں پرشاد پاؤں گا یہ سنتے ہی جھنڈا بڑھئی کے دل میں گمان آگیا کہ ہونہ ہو
 شیخ فیض کمال ہو جس ہم لوگوں کو جو تلاش تھی وہی آئے میں جھنڈا نے عرض کیا کہ اسے مہاراج جیسی آپ کی مرضی ہو وہ کیا جاوے لیکن آپ
 پرشاد تو پا دیں۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے جھنڈا کیا ہم بندہ لہو کو کس سے یہ پرشادی ہی کھاتے آتے ہیں ہرگز نہیں میں تو تھا
 لٹنے کے واسطے آیا ہوں یہ سنتے ہی جھنڈا ابرحی اٹھا اور اندر سین کے پاس آیا لیکن وہ اپنے مکان پر نہ لے راجہ کے باغیچہ میں جا ملے اندر سین
 لڑکھنڈا بڑھئی نے کہا کہ میں عرصہ سے تمکو تلاش کرتا ہوں گو کہ اندر سین کو روشتنی میری تھی تاہم جھنڈا سے دریافت کیا کہ کیوں کیا کام ہو
 جھنڈا نے جواب دیا کہ جس بابت ہم اور تم ست سنگ کیا کرتے تھے وہ سامان اب ہم بھوجا ہو اندر سین نے دریافت کیا کہ اسے جھنڈا کس طرح
 کیا جھنڈا نے کہا کہ وہ جو تمہارے ساتھ مردانہ نامی مریاٹی آیا تھا اسکے جو گورو ہین انھیں کا نام نانک تھا ہو یہ سنکر اندر سین نے
 جواب دیا کہ اسے جھنڈا میں تو انکو بھوجی جانتا ہوں بلکہ وہ تو ہمارے پڑائے یار ہیں ہم تو اسے بخوبی ملے ہوئے ہیں یہ سنتے ہی جھنڈا نے
 بہت تعجب میں ہو گیا اور کہنے لگا کہ اسے اندر سین جی آپ کسکو کہتے ہیں کیونکہ وہ شخص خود کہتے تھے کہ میں پندرہ سو کوں سے آیا ہوں تمہارے
 ہوا واسطے۔ اور یہ بھی ثابت ہو کہ اس سے پیشتر بیان وہ کہی نہیں آئے اور انکی نسبت تم کو رہے ہو کہ وہ تو ہمارے پڑائے یار ہیں جو وقت جھنڈا
 نے یہ بات کہی تو اندر سین نے جواب دیا کہ اسے جھنڈا اٹھوڑی دیر میں تمکو یہ بات معلوم ہو جاوے گی جو وقت نوبت ملاقات آدگی ظاہر ہو جاوے گی
 جھنڈا نے کہا کہ اب آپ جلد چلیے کیونکہ جو پرشاد اسکے لیے میں لگیا تھا وہ اٹھرنے ابھی تک بھوجن نہیں کیا اور صرف تمہارے انتظار میں
 نہیں کھاتے ہیں اسلئے اب تم جلدی چلو۔ یہ سنکر اندر سین اپنے دل میں پس و پیش کر لے گئے کہ ابھی تک تو میرا زبوشیدہ تھا لیکن اب کتنی

پہ نظر میں آتا ہو کیونکہ اب ست گورو ہمارا ج بھکو ظاہر ہی کرنے آئے ہیں یہ سوچ سمجھ کر جھنڈا اسے اندر سین لے کہا کہ بھائی تم
 پہلے کسی وقت میں اُسے ملاقات کر لو گئے جھنڈا نے جواب دیا کہ واہ جی واہ یہ آپ کیا کہتے ہیں وہ جو بھوجن میں لیکھا تھا ابھی تک
 دیا ہی رکھا ہو وہ کھاتے ہی نہیں اور کہتے ہیں کہ جب اندر سین آویں گے تب ہم بھوجن پاویں گے اور آپ ایسی خشک باتیں کرتے ہیں کہ ہم
 کسی وقت میں اُسے ملاقات کر لوں گے یہ سنتے ہی اندر سین نے کہا کہ اچھا بھائی جھنڈا چلو استنم عرصہ میں چھ گھنٹہ رات گزر گئی۔
 اب اندر سین اور جھنڈا بڑھ چکیا ست گورو ہمارا ج کی خدمت میں حاضر ہوئے راستہ میں اندر سین نے جھنڈا بڑھ چکی سے دریافت کیا کہ
 بھائی اُنکے بانی سے بھی آگاہ ہو کہ یہ کیا بولتے ہیں یہ سنکر جھنڈا نے جواب دیا کہ فقیر لوگ ہیں اور کرتار کرتا بولتے ہیں غرض کہ جھنڈا
 ست گورو ہمارا ج کے پاس پہنچے پھر رات سے زانڈ گذر چکی تھی ست گورو ہمارا ج کے سامنے دوڑن شخص ہوئے کرتار کرتار کسا۔
 ست گورو ہمارا ج نے سنکر جواب دیا کہ ست کرتار آؤ بھائی بیٹو پورالے یار دوڑن شخص وہیں بیٹھ گئے جھنڈا نے ست گورو ہمارا ج
 سے عرض کیا کہ اے ہمارا ج آپ تو ہلو گون سے آج ہی ملے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ آؤ پورالے یار اسکا کیا سبب ہے ست گورو ہمارا ج
 نے جواب دیا کہ اے جھنڈا اس معاملہ کو اندر سین ہی سے دریافت کرو یہ سنکر جھنڈا نے اندر سین سے دریافت کیا کہ اے بھائی یہ
 ست جی صاحب کیا کہتے ہیں یہ سنکر اندر سین نے کہا کہ اے بھائی جھنڈا میں تو کچھ نہیں جانتا ہوں کہ یہ سنت جی صاحب کیا فرما رہے
 ہیں اتنے میں مردانہ نے کہا کہ اے اندر سین جبکہ مجھے تم سے پہلے ملاقات ہوئی تھی اور میری زبان سے ست گورو ہمارا ج کا نام نہ
 سنا تھا اُسی وقت تم نے فوراً کہا تھا کہ وہ ہمارے پرانے یار ہیں اور اب تم انکار کرتے ہو اور یہ کہتے ہو کہ میں کچھ نہیں جانتا ہوں
 یہ سنکر اندر سین نے کہا کہ اے بھائی مردانہ کچھ تیرے نشان بھی بتاؤ گے تو البتہ یاد آوے یہ سنکر ست گورو ہمارا ج نے
 فرمایا کہ سنو بھائی اندر سین جھنڈا کو تو البتہ مطلق خبر نہیں ہو لیکن تم تو سب باتوں سے آگاہ ہو تو کو تو اپنی حالت سابقہ بخوبی یاد ہو
 چنانچہ اندر سین نے جان بوجھ کر کہا کہ مجھ کو تو کچھ بھی یاد نہیں ہے آپ کس بات کی بابت یاد دلانے ہیں ست گورو ہمارا ج نے فرمایا
 کہ اے بھائی اندر سین تم وہ دن یاد کرو کہ جھنڈا کے یہاں تم خدمت کرتے تھے اور مورتی پوجن کیا کرتے تھے راجہ
 جنک نے تمکو منع کیا تھا اور تمہارے ساتھ جو خدمتی آدمی تھا وہ تو بھیل ہوا تم دوڑن نے ملکر راجہ صاحب سے عرض کیا تھا کہ اے
 ہمارا ج ہماری نجات فرمائیے جبکہ جواب راجہ صاحب نے تم لوگوں کو یہ دیا تھا کہ تم لوگوں نے ہمارا کہنا مانا ہم مجبور ہیں لیکن ہماری
 خدمت کا بھیل تم لوگوں کو یہ لیکھا کہ تم لوگ جامد انسانی پاؤں گے یہ سنکر تم نے راجہ صاحب کو جواب دیا تھا کہ آخر ہم لوگوں کی نجات کیونکر
 اور کس طرح سے ہوگی اُس وقت راجہ صاحب نے فرمایا تھا کہ تمہاری بھگتی پوری ہوئی لیکن کبھی میں تمہاری نجات ہوگی اور تم لوگوں کو پورے
 گورو لیکھا اور وہ تمکو نہ نکارد کھا دیوینگے اور تمکو نہ نکا رہی ہدایت کریں گے اُس وقت تم کسی دوسرے کو نہ جانو گے اور وہ تمکو ملکر بہت لوگوں کو
 نجات دیوینگے یہ سنکر اندر سین نے کہا کہ اے ست گورو ہمارا ج اب آپ ہماری نجات فرمائیے ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ یہ تو
 ہمارا قول پہلے ہی سے تھا اور اب ہم اسی واسطے یہاں آئے ہیں تاکہ تم لوگوں کو نجات ہو یہ سنکر اندر سین نے جواب دیا کہ بیشک
 آپ اپنے قول کے پورے ہیں اور سب کچھ کر سکتے ہیں لیکن اب جھنڈا کے واسطے کچھ کہیے یہ سنکر ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اے بھائی
 اندر سین ہم یہاں تمہارے اور جھنڈا ہی کے واسطے آئے ہیں اور اب تمہارے ساتھ ہی اسکی بھی مدد گئی ہوگی یہ سنکر اندر سین
 نے عرض کیا کہ اے ست گورو ہمارا ج جو چاہیں آپ کر سکتے ہیں اور جو کچھ آپ کے دل میں آتا ہو وہی آپ کرتے ہیں یہ سنکر

ست گورو ہماراج نے ایک شب فرمایا
راگ رام کلی محل پہلا

(راگ رام کلی محل پہلا)

دھن تے بے ستر آگے
ماٹی کو جلا دیہ دیا تیا گے
اُپر اُپر تو لے آکا ش
پتھر میں سیدھ کیا پرکا ش
سسا سوسر پتھر بھوجی کو نام
آٹھ ہر من تا کو دھیان

ابندھن نے بنیتر بھاگے
ماٹی کو جلا دیہ دیا تیا گے
اُپر اُپر تو لے آکا ش
گھٹ میں سیدھ کیا پرکا ش
ایسا سہ تھ پر بھوجی کو نام
آٹھ ہر من تا کو دھیان

یہ سنکر جھنڈا لے عرض کیا کہ اے ہماراج بھگتو! اسکا رتھ لینے مطلب بھی سنائیے۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے جھنڈا! اس سیم کے اندر ایدھن لینے لکڑی کی جگہ بڑی ہین اور آگ اور مٹی اور جو کہ ماتا پانی بہتی ہے اس پانی کی وجہ سے لڑکے کا جسم خام رہتا ہے اسکو تیا اپنے قابو میں نہیں لاسکتی ہو اسکو پریشہ ہی کا نام یاد رہتا ہو اور وہی نام اسکو اس مقصد ہی سے چھوڑا تا ہو۔ اے بھائی جھنڈا! اس پر بھوجی کا نام سب کچھ سہ تھ رکھنے والا ہو ایسے اب تم بھی نہ نکار ہو نہ نکار چا کر اور اس جینے میں تمہارا کچھ خراج بھی نہیں ہوگا۔ یہ سنکر جھنڈا نے عرض کیا کہ اے غیب نواز آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ تو پریشہ کو جب اور میری کیفیت بھی۔ آپ پر روشن ہو کہ میں ایک غیب آدمی قوم کا بڑھئی ہوں اگر میں پوچھا پاٹ میں لگ جاؤں تو میرے متعلق کہاں سے کھاویے یہ سنکر ست گورو ہماراج نے دوسری پونڑی سنائی۔

پونڑی

پوہنڈی

پہلے ماخن پوہنڈی
میلے کینے سا بن شورو
بھتے نیہ بھتے ڈرنا فیرے
ہوں دیو کھو اور ہوں دیو ہرے

پہلے ماخن پیچھے دودھ
میلے کینے سا بن سودھ
بھتے تے رچھو ڈرنا پھرے
ہونڈی کیوں اور ہونڈی برے

ست گورو ہماراج فرماتے ہیں کہ سنو بھائی جھنڈا! جس وقت لڑکا حمل میں رہتا ہو اسوقت دودھ نہیں ہوتا ہو دودھ کے مقام پر کھن کی طرح جاتا رہتا ہو جو وقت لڑکا پیدا ہوتا ہو دودھ بھی ہو جاتا ہو ایسے تم اس امر کی بات کچھ فکر نہ کرو بلکہ بے فکر ہو کیونکہ جو صاحب پیدا کنندہ ہو وہی صاحب رزق دہندہ بھی ہو پس اس امر کی بات تم کیوں ڈرتے ہو بخوف ہو ہو کیونکہ یہ رزق اور یہ جسم ہمیں پہنچاتا ہو اور تم نہ معلوم کتنی دفعہ آئے اور چلے گئے یہ سب تمہارے ہی کھیل میں یہ سنکر جھنڈا نے جواب دیا کہ اے ہماراج جواب فرما رہے ہیں وہ راز پوشیدہ ہو اسکو میں کیا جانوں یہ سنکر ست گورو ہماراج نے تیسری پونڑی فرمائی۔

پونڑی

پوہنڈی

دے دیو گھن دے دیو دے

دے دیو گھن دے دیو دے

سگلسن کرے جاگ دیے
سادہ سنگت بل کر دیکھان
شاہر سمرت بھیدیکھان

ساخست سو میرت بھیدیکھان

ست گورو ہماراج فرماتے ہیں کہ سنبھائی جھنڈا یہ جسم میں رہا دیگا اور اس جسم کے اندر اور ایک بہت ہی مختصر جسم پر وہ پوشیدہ ہوئی جسم جو مختصر ہو بیشک ساتھ جا دیگا اور وہ اس جسم کو میں چھوڑتا ہوں لیکن وہ جسم ظاہر اور دکھائی نہیں دیتا اور یہ سب کرتے پابہرہم پریشہ کے بنائے ہوئے ہیں بس اسی بات کی بابت خیال اور غور اور دھیان کرنا چاہیے شاہر سمرت بھید پر حکم چاہے کرے چاہے سادہ سنگت میں کرے یا فرق اس قدر ہے کہ سادہ سنگت میں یہ بہت جلد حاصل ہوتا ہے اور شاہر سمرت بھید و پوران وغیرہ میں بہت دیر حاصل ہوتا ہے۔ جھنڈا نے عرض کیا کہ اسے ہماراج وہ تو دکھائی ہی نہیں دیتا اور یہ سب سامان دکھائی دیتا ہے جس قدر کہ کوئی شہر ہے سب نظر آتی ہے۔ یہ سنکر ست گورو ہماراج نے بھوک کی بابت پوچھی فرمائی۔

پوچھی

دھرم مان کو کہہ - بھدھ
دھرم دھرم بھلے سب سہی
سہا بھم بھیم بھیم کوئی
ناتک ناتک پرم گت ہوئی

دھرم مان کو کہے اور شٹ -

دھرم دھرم بھلے سب سہی -

ایسا برہمہ بھیم بھیم کوئی -

ناتک ناتک پرم گت ہوئی -

ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ سنبھائی جھنڈا جو چیز دکھائی دیتی ہے یہ سب آنکھوں سے پوشیدہ ہو جاتی ہیں کیونکہ ایک پاک ہونے میں کئی طرح کے وہ رنگ و نمائش رکھتا ہے بس جس شخص کو ہزار جو جن کی نظر ہے وہ اس سنار کو اور شٹ کہتا ہے اور کہتا ہے آنکھیں خود دیکھنی والی چیزیں ہیں اپنے خود ہی پردہ بڑ جاتا ہے افسوس کہ ان آنکھوں کی دیکھی ہوئی چیز کو لوگ کہتے ہیں کہ دکھائی دیتا ہے بس اسے بھائی جھنڈا جو شخص برہمہ بھیم کر کے بھاری لگا تو اسکی بیشک پرم گت ہوگی۔

اس قدر کلام ست گورو ہماراج کا جھنڈا بڑھئی نے سنا اٹھ کر ست گورو ہماراج کے قدموں پر گر پڑا اور اٹھائے سے اٹھا ہی نہیں تھا بار بار جھنڈا بڑھئی مذکور بھی کہہ رہا تھا کہ اسے ست گورو ہماراج اب تک میں نہایت ہی غفلت میں تھا آپ مجھ کو بخشیں کیونکہ میں نے ناحق آپ کا وقت ناہنجی فصول باتوں میں کھو یا اتنے عرصہ میں اندر میں نے کہا کہ اٹھ بھائی جھنڈا کسی بات کا خوف نہیں ہے کیونکہ ست گورو ہماراج تمہارے واسطے تشریف لائے ہیں یہ سنتے ہی جھنڈا اٹھ کھڑا ہو گیا اور تن میں دھن سے سنگورو ہماراج کا سیکھ ہوا چشم کا غور ہر قسم کا گھنڈا بھوکھوڑ کر ست گورو ہماراج کے جہیز میں ایمان لایا اور مستعد ہوا اسی وقت اندر میں بھی ست گورو ہماراج کا سیکھ ہوا اب دھائی پہرات باقی رہی بعد اس گلی کارروائی کے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ لاؤ بھائی جھنڈا پر شاداب بھوجن کریں گے۔ یہ سنکر جھنڈا بڑھئی مذکور نے سنگورو ہماراج کے آگے پر شاد لاکر رکھ دیا اسوقت ست گورو ہماراج بھائی بھائی اور جھنڈا بڑھئی مع اندر میں کے پرشادی بھوجن کرنے لگے جبکہ نصف پرشاد ست گورو ہماراج نے پرشادی پالیا اسوقت جھنڈا بڑھئی کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اسے بھائی جھنڈا یہ پرشادی اٹھا لو۔ ارشاد کے ساتھ ہی جھنڈا مذکور نے

ست گورو مہاراج کے آگے سے پرشادی اٹھالی اور مہاراج پشاد بھوجن کر گیا پھر کیا تھا جھنڈا بڑھئی کو گل دولت دینی د
 دنیاوی حاصل ہو گئی اور جھنڈا کے دل سے بڑائی جاتی رہی اندر سین نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اسے مہاراج جھنڈا
 کو یہ کیا ہو گیا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے اندر سین بھگو کر تار جو بیان لایا ہو سو اسی واسطے لایا ہو میں اسکو
 کیا کروں۔ اندر سین نے جواب دیا کہ اسے ست گورو مہاراج آپ کو اس جھنڈا کی پرورش منظور تھی جو آپ بیان تشریف لائے
 اگر آپ تشریف نہ لاتے تو یہ بیڑا کیونکر پار ہوتا آتے میں ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے پوچھا کہ اب کس قدر رات باقی ہے
 بھائی بالے نے عرض کیا کہ مہاراج سات قریب ڈیڑھ پہر کے باقی ہو۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ اسے بھائی بالے
 جل لاؤ تو ہم اشٹان کرین اور بھائی جھنڈا کو بھی اشٹان کرادین یہ سنتے ہی بھائی بالے اور اندر سین جی جاگزیانی لائے
 ست گورو مہاراج و نیز بھائی جھنڈا کو اشٹان کرایا بعد اشٹان کے جھنڈا کی محموری جاتی رہی اسوقت جھنڈا اٹھکر شکر و مہاراج
 کے قدموں ہوا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے بھائی جھنڈا کیا ہے۔ جھنڈا اند کو نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اسے
 ست گورو مہاراج آپ کا بھیدا آپ ہی جانیے کیونکہ آپ سے کیا پوشیدہ ہو آپ سب کچھ جانتے ہیں بجا ابل کے ست گورو
 مہاراج نے کہا کہ اسے بھائی جھنڈا ہلکو تو تھا راہ پر ابار کرنا ہی تھا سو کر دیا یہ سکر جھنڈا نے عرض کیا کہ آپ کی پرندہ پروری
 غریب فوازی ہو اسوقت ست گورو مہاراج نے جھنڈا کو تخت سپرد کیا اور آپ پر میشر کے دھیان میں گن ہو گئے اتنے میں بھائی
 بالے نے اندر سین سے کہا کہ اس ملک میں اب جھنڈا بڑھئی پوجنے کے قابل ہو اس عرصہ میں صبح ہو گئی۔

اتنے میں اُس شہر کا راجہ (سودھر سین) نامے تھا اسکو اس امر کی اطلاع ہوئی کہ ایک تپیشری ہمارے شہر میں وارد ہوئے
 ہیں اور جھنڈا بڑھئی کو اُنکے قدموں کی برکت حاصل ہو گئی ہو بیان تک کہ اُسکو اُن تپیشری نے تخت سپرد کیا ہو یہ سنکر راجہ
 (سودھر سین) نے اپنا آدمی بھیجا کہ اُن تپیشری کو ہمارے پاس لاؤ اور اُس طرف ست گورو مہاراج بھائی بالے اور بھائی
 مردانہ کو رہبری مافیت کی کر رہے تھے اور اندر سین اور جھنڈا بڑھئی بیٹھے سُن رہے تھے اور پریشہ دست ترنگار میں لہن تھے
 اتنے میں راجہ سودھر سین کے آدمی نے آکر دیکھا اور کہا کہ اسے بھائی اندر سین جی نانک پتا کون ہیں اُنکو راجہ صاحب نے یاد
 کیا ہو یہ سکر اندر سین نے کہا کہ اسے بھائی تم کون ہو کہاں سے آئے ہو اور تمکو کس نے بھیجا ہو اور کسکو بلانے آئے ہو اُن آدمیوں
 نے جواب دیا کہ راجہ صاحب نے ان ہمارا اور تپیشری کو درشن کے واسطے بولا ہا ہو یہ سنتے ہی اندر سین اٹھ کھڑے ہوئے اور
 کہا کہ اسے بھائی تم میرے ساتھ آؤ میں راجہ کے پاس چلتا ہوں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے بھائی اندر سین تم
 کہاں جاتے ہو۔ اندر سین نے عرض کیا کہ اسے مہاراج وہ راجہ آپکو جانتا ہی نہیں ہو شاید حضور کو اس بے تہذیبی کے
 ساتھ بولانا ناگوار خاطر ہو تو مجھکو تکلیف ہوگی کیونکہ میرا تعلق اُس راجہ سے یہ ہو کہ راجہ مذکور میرا حقیقی مامون ہو پس مجھکو بہر حال اس
 کا خیال ہو کہ آپ کے ناگوار خاطر کے سبب اُسکا کسی طرح سے نقصان نہ ہو جاوے اسلئے میں خود جاتا ہوں اور حضور کے اوصاف
 حمیدہ سے اُسکو واقف کرتا ہوں یہ عجز و انکسار ست گورو مہاراج نے سکر فرمایا کہ اچھا جاؤ اندر سین۔ ست گورو مہاراج کی
 اجازت پا کر سودھر سین راجہ کے پاس آئے اور پہونچکر راجہ مذکور کو شکار کیا راجہ مذکور نے اندر سین کو دیکھکر کہا کہ آؤ پرت
 اندر سین جی کیا تمکو کچھ کہنا ہو۔ یہ سکر اندر سین نے عرض کیا کہ جی ہاں کچھ عرض کرنا ہو راجہ مذکور نے اندر سین کی طرف مخاطب

ہو کر فرمایا کہ کو بیٹا اس وقت اندر سین نے کہا کہ آپ نے اپنا آدمی پتا سادھو کے بھانے کے واسطے بھیجا ہے اور راجہ نے جواب دیا کہ ہاں پور تر بھیجا تو تھا اور وجہ اسکی یہ ہوئی کہ میں نے یہ سنا ہے کہ جیٹا بڑھئی کو اس پیشری نے پورن آنند کو دیا ہے یہ سنکر میں نے بھی اُن پیشری کو بلایا تھا تاکہ میں بھی اُنکے درشن کروں اور دیکھوں۔ یہ سنکر اندر سین نے عرض کیا کہ اسے راجہ صاحب دیکھنے اور درشن کرنے میں بہت فرق ہے کیونکہ سادھو خواہ پیشری کے درشن کرنے میں بھلا ہوتا ہے اور دیکھنے میں وہ بات نہیں ہوتی۔ یہ سنکر راجہ صاحب نے کہا کہ جس بات میں بھلا ہو وہ بات مجھ کو بتلاؤ تو میں اسی طرح اُنکے درشن کروں۔ اندر سین نے جواب دیا کہ ہمارا ج وہ تو پورن سادھو ہیں اور میں اور کئی تار میں ذرا بھی فرق نہیں ہے کیونکہ اُنکی ذات بے طمع ہو اور یہ تو فرما چکے کہ آپ کس غرض سے اُنکے درشن کی خواہش رکھتے ہیں۔ یہ سنکر راجہ سودھر سین نے کہا کہ اسے بیٹا میں اُنکو سادھو سمجھ کر درشن کیا جاتا ہوں۔ بجواب اسکے اندر سین نے کہا کہ اسے ہمارا ج سادھوؤں کے درشنوں کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ سادھو کو بذریعہ اپنے لازم کے بھلائے بلکہ سادھوؤں کے درشنوں کے واسطے خود ہی جانا چاہیے۔ یہ سنکر راجہ سودھر سین نے کہا کہ آپ پور تر تم سے کہتے ہو۔ جو طریق تم نے سادھو کے درشن کے واسطے بتایا ہے بہت ٹھیک ہے میں اُسی طرح اُنکے درشن کروں گا۔ یہ سنکر پھر اندر سین نے عرض کیا کہ اسے ہمارا ج سادھو کے واسطے اچھے اچھے کھانے و میوہ جات ہر قسم کے لیکر نہایت عاجزی کے ساتھ اپنا وہ جگہ درشن کیجئے چونکہ راجہ سودھر سین مذکور کی بھی تقدیر یاد دہی پر تھی حسب صلاح اندر سین کے راجہ مذکور نے عہدہ عہدہ کھانے اور اچھے اچھے میوہ جات اور کچھ کپڑا بھی منگا کر ساتھ لیا اور اندر سین کے ساتھ ست گورو ہمارا ج کے درشنوں کے واسطے حاضر ہوئے اور گل سامان جو ساتھ گیا تھا ہاتھ میں لیکر خود ست گورو ہمارا ج کے آگے رکھ دیا اور ساتھ بکا۔ دست بستہ ہو کر سنگھار ہمارا ج کے سامنے کھڑا رہا اتنے عہدہ میں اندر سین نے عرض کیا کہ اسے ست گورو ہمارا ج راجہ سودھر سین حاضر ہیں اب آپ انہر کر با فرما دیں یہ سنکر ست گورو ہمارا ج نے راجہ سودھر سین پر کر با کی اور ایک مشید فرمایا۔

(راجہ خلیا بھل مہل پھلیا)

راگ بھلا دل محل پہلا

एको राज्य दिया सुधर सेन
आसन ज्ञान पाया तेहि नैन
मिटै अंधियारा गये बिकार
ऐसा साहब मित्र हमार
सुनो सुधर सेन यह बात हमारी
एको राज्य दिया छत्र धारी

(यकर हाव)

अहारह राज्य तुम्हारे इत कीने
सब सेवकरे प्रभु से मन भीने
ऐसे प्रभुजी कृपा धारी ॥

اکو راج دیا سودھر سین
آدن گیان پائیا سھ نین
مٹے اندھیا رائے مکار
ایسا صاحب میتر ہمار

سنو سودھر سین یہ بات ہماری
اکو راج دیا چتر دھاری

اک رہا و

اٹھارہ راج قہرے ات کینے
سب سیوکرے پر جوسے من بھینے
ایسے پر جوجی کر پادھاری

نہ گورو مت اپنی تھدہ سراسی
 سہی تاپ کا راجہ تھہارا
 تہن تہیپ تھم چہرا پوجارا
 بڑا بیٹا مہش نہ کچھ
 سوہر سہن تھم سبہن سچہ
 دھن سہن یھ سہن تھہارا
 کھن کارا آہی کھنارا
 کھن نامک جس آہی دھال
 تھس سہی دھ: سہی تھہال

جب گورو مت اپنی تھدہ سراسی
 تھو تھو کا راجہ تھہارا
 تھن دھپ تھم چہن پوجہارا
 بھہا سھن تھیش نہ اوپہ
 سوہر سہن تھم سبہن سچہ
 اندر سہن یہ سگ تھہارا
 کھن کارا آہی کھنارا
 کھن نامک جس آہی دھال
 تھس سہی دھ: سہی تھہال

ست گورو مہاراج نے راجہ سودھرسین کو تھو تھو کا راجہ کیا بیان تک کہ اسکو اپنی کرپا کے چتر دھاری راجہ بنایا۔
 آپ سہی کہ اس مقام پر ست گورو مہاراج کے قبل تشریف لیجانے کے اٹھارہ راجہ راج کرتے تھے ست گورو مہاراج کی کرپا سے
 سودھرسین راجہ تھن دھپ کا مہاراجہ ہو گیا اور ساتھ ہی اسکے مہا پورکھ بھی ہو گیا کیونکہ ست گورو مہاراج نے راجہ سودھرسین کو یہ بھی
 ہدایت کی تھی کہ دیکھنا راجگی میں بھول نہ جانا اور جھنڈا سے کبھی ناغوش نہ ہونا یہ شکر راجہ سودھرسین نے ست گورو مہاراج سے سہی
 ہو کر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اگر آپ اجازت فرما دیں تو میں جھنڈا بڑھائی کو گل راج دیدن اور میں آپ سہی کی خدمت
 میں حاضر ہوں کیونکہ ایسا سان بھکھو کبھی کاہے کو ہاتھ لگیگا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو راجہ سودھرسین جی اس جھنڈا کو
 جو بیڑا میں نے باندھ دیا ہے وہ تو ہمارا ہی جھنڈا ہے اور تمکو بھی جو چتر دھاری مہاراجہ کہا ہے وہ چتر بھی ہمارا ہی ہے ایسے ٹکڑا راج بھی
 دیا ہے اور تخت بھی دیا ہے اب تم جھنڈا کو دیکھنا یہ شکر اندر سہن اور جھنڈا بڑھائی نہ کو نہ اٹھکر سنگورو مہاراج کے قدموں پر گر کر سہی
 لیکا اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ سودھرسین بخوبی یاد رکھو کہ ہکھو کرتا رہاں پر تھارے ہی واسطے لایا تھا یہ سنتے آئے
 راجہ سودھرسین کا ہر اک جانا رہاں بیان تک کہ رد کانگیا یہ کیفیت دیکھ کر ست گورو مہاراج نے دریافت فرمایا کہ راجہ سودھرسین کہو کیا حال
 ہے۔ جواب اسکے راجہ سودھرسین نے عرض کیا کہ حضور اگر آپ بیان سے تشریف لیکے تو بھکھو اشتیاق قد موسیٰ میں یقین ہے کہ میری جان
 بھی حضور ہی کے ساتھ چلی جاوے گی۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ ہم ہمیشہ ہی تھارے ساتھ یعنی انگ سنگ ہیں کیونکہ
 ہم اور تم اب ایک ہی ہو گئے ہیں اس بات کا خیال اپنے دل میں تم کچھ بھی نہ کرو اور یہ ہرگز نہ سمجھو کہ میں تم سے ایک لمحہ خواہ مخواہ
 ہوں تم آئندہ کے ساتھ اپنی بسر کرو۔ پھر راجہ سودھرسین نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج بھلا کچھ ہی دن بیان قیام فرمائیے
 تاکہ میرا دل مضبوط ہو جاوے۔ یہی عرض اندر سہن نے بھی کی کہ اے ست گورو مہاراج راجہ صاحب کا کہنا منظور فرمایا جاوے اگر
 زیادہ نہ تو ایک ہی مہینہ بیان پر قیام اور فرمائیے۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی اندر سہن اے راجہ سودھرسین
 تھارا کہنا بھی بھکھو منظور ہے۔ غرض کہ ست گورو مہاراج ایک مہینہ وہاں مقیم رہے اور بہت خوشی سے بسر کی ایک دن راجہ سودھرسین ست گورو
 مہاراج کے آگے دست بستہ ہو کر کھڑا ہو گیا اور عرض کیا کہ میرا دل حضور کے قدموں سے جدا ہوئے کو نہیں چاہتا ہے سنگورو مہاراج نے

فرمایا کہ اسے راجہ سودھرسین میں تمہارے پاس بہت دن رہا اب آگے سفر کیا جا رہا ہوں یہ سنکر راجہ سودھرسین نے ست گوردھاراج کے قدموں پر اپنا سر رکھ دیا۔ ست گوردھاراج نے راجہ سودھرسین کا سر اٹھایا اور دعا دیکر آپ اُسے رخصت ہوئے آگے ساکھی ست گوردھاراج کی سسلا دیپ میں پہنچنے اور راجہ مدھرمین کے حاضر ہونے کی

بابت چلی

نمبر ۳۹

ست گوردھاراج دہان سے رخصت ہو کر چلے اور سمندری سمندر پہلے جاتے تھے حطی کوئی زمین پر چلتا ہو ویسے ہی ست گوردھاراج اپنے ہمراہیوں کے ساتھ پانی پر چلے جاتے تھے سفر نہ ماجر یہ تھا کہ جہان ست گوردھاراج کی خوشی ہوتی تھی وہیں پرشل زمین کے چھابٹے تھے اور جو وقت اُنکاھی جاتا تھا بھر چلنے لگتے تھے رفتہ رفتہ سسلا دیپ میں ست گوردھاراج جا پہنچے۔ جس وقت ست گوردھاراج کے قدم مبارک دہان پر گئے دھوم مچ گئی کہ ناک زنگار چٹھری نیان کٹھن لائے ہیں جھون نے راجہ سودھرسین کو دیپ کا مہاراجہ بنا دیا ہو بلکہ ایک شخص جس مقام پر جھنڈا نامی قوم کا بڑھتی تھا اُسکو انھیں صاحب نے رشتہ گیری کا رتبہ عطا فرمایا ہو اور شہر کے باہر آکر قیام پذیر ہوئے ہیں باوجود اس سبب چرچا کے ایک ہفتہ تک ست گوردھاراج شہر کے باہر ویرانہ میں بیٹھے رہے لیکن ست گوردھاراج کے پاس کوئی نہ آیا تب ایک دن مردانہ نے ست گوردھاراج سے عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو میں جا کر شہر دیکھ آؤں کہ یہ شہر کیسا ہو اور یہاں کے باشندے کیسے ہیں ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ کیا بھوکھ لگی ہے یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ اے ہماراج آپکو تو کرتار نے اس امر سے آزاد کر دیا ہو لیکن میں آپکے ہمراہ اس خیال میں بھنسا ہوں اب بعد توں کے قسمت نے یادری کی کہ ایک شہر بھی لا تو اب دل کی خواہش ہوئی کہ اگر اجازت ہو تو شہر میں جا کر کچھ کھائی آؤں کیونکہ میرا دل گھر نہیں ہوتا ہو یا آپ مجھکو بھی اپنا ہی سا کر لیجئے تاکہ میں آپ کے قدموں سے کہیں نہ ہلون اور نہ کہیں جاؤں یہ سنکر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ کچھ سنتو کہ یعنی قناعت بھی کرنی چاہیے۔ یہ سنکر مردانہ خاموش ہو گیا اور کہا کہ بہت اچھا۔ پھر عرض کیا کہ حضور اس شہر کا کیا نام ہو۔ ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اس شہر کا نام (برجھ پور) ہو اور یہاں کا راجہ برہمن ہو اور راجہ کا نام (مدھرمین) ہو۔ یہ باتیں بھائی بالے اور بھائی مردانہ سے کہی رہے تھے کہ راجہ مدھرمین شکار کھیلتا ہوا اُس مقام پر آ نکلا جہاں پر ست گوردھاراج رونق افروز تھے راجہ نے دیکھا کہ تین آدمی ایک میدان میں بیٹھے ہیں آپکو دیکھ کر راجہ نے دریافت کیا کہ اے بھائی آپ لوگ کون ہیں کہ اس ویرانہ میں مقیم ہیں۔ مردانہ نے جواب دیا کہ بھائی ہم لوگ انسان ہیں۔ راجہ نے کہا کہ تم لوگ شہر کے باہر کیوں بیٹھے ہو مردانہ نے کہا کہ اگر ہم لوگ شہر میں چاویں بھی تو کہاں بیٹھیں۔ راجہ نے کہا کہ آپ لوگ قیمت و فقیر ہیں۔ مردانہ نے جواب دیا کہ آپکو دیکھا کرتا تھا بھائی بالے نے خیال کیا کہ ست گوردھاراج تو خاموش ہیں اور مردانہ بھوکھا ہو۔ ہمیں معلوم کہ کس قسم کی گفتگو کرے۔ یہ سوچ سمجھ کر بھائی بالے نے کہا کہ اے راجہ صاحب ہم لوگ برہمن ہیں یہ سنکر راجہ نے کہا کہ آپ لوگ کس ملک سے آئے ہیں کہ آپ لوگوں کی زبان ہماری سمجھ میں نہیں آتی ہے بھائی بالے نے کہا کہ ہم لوگ پنجاب کے ملک سے آئے ہیں شاید آپ نے کبھی پنجاب کا ملک سنا ہو۔ یہ سنکر راجہ مدھرمین نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر برہمن میرا خیال غلط نہ کرے تو بیشک یہ وہی صاحب ہیں جھون نے راجہ سودھرسین کو اور جھنڈا

بڑھی کو اقبال در کر دیا ہو یہ خیال کر کے پھر راجہ نے کہا کہ اے بھائی فقیر صاحب آپ لوگوں نے (شہنشاہ) بھی دیکھا ہو جہاں
 راجہ سوہر سین ہو بھائی باسے نے جواب دیا کہ ہاں راجہ ہم لوگ اسی شہر سے آئے ہیں۔ پھر بھائی باسے نے دریافت کیا کہ آپ کا کیا نام ہے
 اور آپ کون ہیں۔ راجہ نے جواب دیا کہ ہم اپنا نام اسوقت بتائیے جب آپ اپنا نام بتائیے اور اپنے منت جی صاحب کا بھی نام
 فرمائیے اور یہ بھی فرمائیے کہ آپ کے منت جی صاحب کون ہیں۔ یہ سن کر بھائی باسے نے جواب دیا کہ اے راجہ صاحب منت
 صاحب کا نام تو تانک زنگاری ہو اور میرا نام باسے ہو اور ان کا نام مردانہ ہو۔ یہ سن کر راجہ نے کہا کہ اے بھائی باسے بھلا یہ تو تانک
 کہ سوہر سین راجہ اور جھنڈا بڑھی کو انھیں صاحب نے اقبال در کر دیا ہو بھائی باسے نے جواب دیا کہ جی ہاں سچ ہے انھیں
 نے دونوں شخصوں کو اقبال در کر دیا ہے خیر اب آپ بھی اپنا نام بتائیے اور اپنا برن بھی بتائیے راجہ نے کہا کہ اے بھائی باسے
 ہمارا نام (مدھر سین) ہو اور اس شہر کا نام (برمھ پور) ہو اور اس ملک کا راجہ میرے پاس ہو اور برن ہمارا برہمن کا ہو بھائی باسے
 نے کہا کہ خیر اب ہکو دریافت ہوا لیکن یہ تو آپ فرمائیے کہ یہ کونسا دیب کہلاتا ہو۔ راجہ نے کہا کہ سنو اتیت جی صاحب اس دیب
 کا نام (سلما دیب) ہو بھائی باسے نے پھر دریافت کیا کہ اے راجہ صاحب اس دیب میں اسوقت کس قدر راجہ راج کرتے ہیں راجہ نے
 جواب دیا کہ اے اتیت جی صاحب اس میں دیب میں اٹھارہ راجہ راج کرتے ہیں۔ بھائی باسے نے دریافت کیا کہ ان راجہ
 کے کیا نام ہیں۔ راجہ مدھر سین نے کہا کہ ات لوگوں کے بھی نام میں آپ کو بتانا ہوں وہ یہ ہیں۔

کیول تین - مدھر سین - سوہر سین - سکھ تین - اشرا نیاہ - سگر تین - برہمن - لال تین - راہی سین
 شکر ساگر - لگا پڑ سرم - اٹیکا کنگا - سوہر سنال کا - راجہ بال سندھ - راجہ تین جوت - راجہ ترنگ - راجہ نلگن راس - راجہ
 یہ سن کر بھائی باسے نے کہا کہ ان اٹھارہ راجہ کا ہمارا راجہ کون ہو۔ راجہ نے جواب دیا کہ اے اتیت صاحب ہمارا راجہ کیول تین
 یہ سن کر بھائی باسے نے کہا کہ اے راجہ اور سب باتیں آپ نے سچ کہیں لیکن یہ بات کیون غلط تھی۔ راجہ مدھر سین نے کہا کہ سنو
 اتیت جی صاحب آپ نے یہ کیا سمجھا ہو۔ بھائی باسے نے کہا کہ اے راجہ صاحب اب سب راجاؤں کے ہمارا راجہ (سوہر سین) ہیں
 راجہ نے کہا کہ اے اتیت صاحب آپ کھچ جانتے ہیں کہ راجہ سوہر سین سب کے ہمارا راجہ ہیں۔ یہ سن کر بھائی باسے نے جواب دیا کہ سنو
 راجہ صاحب ہمارے گورو ہمارا راجہ نے سب راجاؤں کے اوپر ہمارا راجہ راجہ سوہر سین کو کیا ہو یہ سن کر راجہ مدھر سین نے جواب دیا کہ
 اے اتیت جی صاحب آپ کے گورو تو بولتے ہی نہیں ہیں بھو اب اس کے بھائی باسے نے کہا کہ ہمارے گورو ہمارا راجہ اسوقت بولینگے
 جب ان کو کوئی بلا دینگا۔ یہ سن کر راجہ نے دریافت کیا کہ اگر ہم بلا دین تو آپ کے گورو ہمارا راجہ بولینگے بھائی باسے نے کہا کہ اگر آپ
 بولا سکتے ہوں تو بلائیے یہ سن کر راجہ گھوڑے پر سے اتر کر ست گورو ہمارا راجہ کے نزدیک آیا اور بھائی باسے سے پوچھا کہ اے اتیت
 جی صاحب انکی صدا کیا ہو۔ بھائی باسے نے جواب دیا کہ اے راجہ صاحب ست گورو ہمارا راجہ کی صدا کرتا رہا ہو یہ آواز سنتے ہی سگورو
 ہمارا راجہ نے سدا ہی کھول دی اور فرمایا کہ (ست کرتار) اے راجہ صاحب بیٹھے یہ سنتے ہی راجہ مذکور نے سگورو ہمارا راجہ کے قدموں پر
 گر کر متعین کیا۔ ست گورو ہمارا راجہ نے فرمایا کہ اے بھائی مدھر سین تلو کرتاریت آوے راجہ نے عرض کیا کہ اے سنت جی صاحب شہر میں
 ست گورو ہمارا راجہ نے فرمایا کہ اے راجہ ہم اتیت فقیر ہیں ہکو نہیں بستی ہو۔ پھر راجہ نے عرض کیا کہ اے سنت جی صاحب شہر میں
 کوئی جھنڈا رہ کی بھی خبر لگا اور یہاں تو آپ اکیلے بیٹھے ہیں۔ یہ سن کر ست گورو ہمارا راجہ نے شبہ فرمایا۔

(راگ بिलावल महल पहिला)

बल मंदार नाम का जिन सब कुछ दिया
अपना संग सखीन के अपना कर लिया
अपना मन छोड़िये सदा संग हमारे
होगा कभी न छूड़िये मन मित्र प्यारे
करहाव

भाजन उत्तम हम किया सन्तन की प्रसादी
जल शीतल हृदय पिपा हृदय में उपजी शान्ति
विस्तर ब्रह्म विद्यायां काया के संग
लख चौरासी एक है होवै निर्भंग
नानक कहै राजन्द्रा सुन मूठ पसार
दुख मान सब बिनिस जाय उच्चार

راگ بिलावल محل پہلا

اک بھنڈا رہ نام کا جن سب کچھ دینا
جو کچھ تنگ سب چین کے اپنا کر لیا
اپنا نام نہ بھانڈیے سدا سنگ ہمارے
لیکھا کبھی نہ پونچھے من منتر ہمارے
اک رہا و

جو جن اور تم ہم کیا سنتن کی پرشادی
بل سیل ہر دے پیا ہر دے میں اپنی شانتی
بستر برہم بھائی کا یا کے سنگ
کچھ جوڑا سی ایک ہی ہووے زنجنگ
نانک کے راجندر اسن جھونٹھ پیار
درشت مان سب بھنس جاسے رہے ایک اونکار۔

بشکریہ راجہ مدھر سین ست گورو ہماراج کے قدون پر گر پڑا اور عرض کیا کہ ست گورو ہماراج آپ اندر شہر کے تشریف لے گئے
اور میرے مکان کو پوچھ گئے۔ دیر تک اسی طرح عرض و معروض راجہ مذکور ست گورو ہماراج کے آگے کرتا رہا یہاں تک کہ اُس نے عرض کیا
کہ اُسکی عرضداشت قبول بارگاہ سری گورو نانک شاہ ہو گئی اور ست گورو ہماراج اُسکے بیان تشریف لے گئے اور راجہ مذکور نے دل
جان سے ست گورو ہماراج کی خدمت کی ہر ایک طرح کے کپڑے وغیرہ نذر گزارنے۔ ایک دن ست گورو ہماراج نے اُسکی خدمت
دیکھ کر فرمایا کہ اے راجہ یہ پارچہ اور یہ سب پدارتھ تمہیں لوگ راجاؤں کو زیبا ہو اور ہم اہمیت فقیرین اسلئے بہتر ہو کہ یہ سب پدارتھ
تمہیں اپنے صرف میں لاؤ۔ یہ شکریہ راجہ مدھر سین نے بہت عاجزی کے ساتھ دست بستہ کھڑے ہو کر اور اس کی کہ اے سنت جی
صاحب اب میرے تعلق کچھ خدمت کیجئے اور کسی بات کے واسطے ارشاد فرمائیے کہ میں اُسکی تمیل کروں اور اُسی کے ذریعہ سے میں
نجات حاصل کروں یہ شکریہ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے راجہ مدھر سین جی اول تو آپ ایک دھرم سالہ بنوائیے تاکہ اس شہر کی
جو کوئی امت خواہ فقیر محتاج و غریب آدمی بیان آوے اس میں سا فریبچارہ آرام پاوے اور اُس دھرم سالہ میں ایسا انتظام کیا جاوے
کہ کوئی شخص کھانا و کپڑے سے محروم نہ جاوے۔ دوم سری پریشوری کی گیتن ہو کرے اور تم خود بھی بریشر کو جیا کر دیس ہم تم۔
فراموش کرتے ہیں۔ سوم ہمنے راجہ مدھر سین کو چتر دھاری ہماراج کیا ہو بس جو کوئی شکریہ مانگا شکریہ مانگا اور جو کوئی اسکو نہ مانے تو
وہ جانے کیونکہ ہم نے اپنی طرف سے سبکو آگاہ کر دیا یہ شکریہ راجہ مدھر سین نے عرض کیا کہ ست گورو ہماراج اب راجہ مدھر سین ہمارے
ہماراج ہیں ہم ہر و چشم انکی فرمانبرداری و تابعداری کریں گے یہ شکریہ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے راجہ مدھر سین شکریہ مانو کہ تارچست آہم
یہ بات بھی یاد رکھنا کہ راجہ دپاٹ سب بہین رہ جاویگا ساتھ کوئی نہیں جاویگا۔ راجہ مدھر سین نے عرض کیا کہ اے ست گورو ہماراج
ہمکو صرف آپکے ارشاد کی تمیل ہی سے کام ہو اُسکے آگے راجگی کیا چیز ہو۔ یہ شکریہ ست گورو ہماراج بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اے

راجہ مدحربین اب ہم آگے کا قصد کرینگے راجہ نے عرض کیا کہ اسے ست گورو مہاراج منجھو جوارشاہ ہوا سکی بجا آوری کیجاوے۔ راجہ مدحربین کی خدمت گذاری ٹکڑو لگا۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے راجہ مدحربین جسطرح تم ہمارے سامنے دست بستہ کھڑے ہو، سچا راجہ سو دھربین کے سامنے کھڑے ہو کر آداب بجالانا راجہ نے کہا کہ بہت بہتر ایشاد حضور لہو چشم قبول و منظور ہے حضور کے ارشاد سے زیادہ راجہ سو دھربین کی فرمانبرداری بجالاؤ لگا یہ سنکر راجہ سے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اگر ایسا کرو گے تو تمہارا بھلا ہو گا کیونکہ بھلا یہی خواہش اور یہی فرمائش ہو قصہ مختصر یہ کہ ست گورو مہاراج تو مہینہ تک فردکش رہے اور ست گورو مہاراج کا ارشاد زبان دہی آسانی اور کلام ربانی سمجھ کر ایک دھرم سالک کہ جن آئندہ روز کو تکلیف نہ ہو طیار کرادیا اور انہیں ہر روز پریشکر کی کیرتن ہونے لگی اور کیرتن کا بندھن بند نہ گیا بعد ہونے انہیں نکل احکامات کے ست گورو مہاراج نے آگے چلنے کا قصد کیا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے دیو پوٹ کے ساتھ کی بابت چلی۔

نہایت

ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیوں کے بعد روانگی وہان کے سفر بخیر و بری کرتے ہوئے چلے جاتے تھے ایک دن ایک پہاڑ کے اوپر دور سے ایک شہر نظر آیا اس کے قریب جا کر ست گورو مہاراج بیٹھ گئے مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج اس پہاڑ کوئی شہر دکھائی دیتا ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تیرا دل شہر ہی میں لگا رہتا ہے مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج آج کو تو ذرا بھی ترس نہیں آتا، کیونکہ دیکھے سات دن اور سات رات یوں ہیں آپ برابر چلے آئے ہیں آج کو تو نہ بھوکھو نہ پیاس لگتی ہے اور مجھے بھوکھو اور پیاس سہی نہیں جاتی، جو جب کہیں شہر آتا ہے تو آپ ایسی باتیں فرماتے ہیں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے بھائی بالے کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے بھائی بالے مردانہ کیا کہتا ہے بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے مہاراج مردانہ تو سچ کہتا ہے کیونکہ اول تو مردانہ کو بھوکھو لگی ہے، دوم مردانہ سے قومیت کی عادت نہیں جاتی، یہ سنکر مردانہ نے جواب دیا کہ اے جہان نگو تو ست گورو مہاراج درست کر دیا ہے لیکن بھوکھو تو آپ نے ویسا ہی بنا رکھا ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ یہ وہ شہر ہے کہ جسا باشندہ نگو کو وہاں میں تل رہا تھا یعنی کھنڈار جیس۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج جگہ وہاں بیٹھے جان شہر ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بھائی بھائی چل تھکو شہر کا تاشہ دکھاؤں یہ سنکر ست گورو مہاراج سے مردانہ نے عرض کیا کہ اے مہاراج میں تاشا نہیں دیکھا جانتا ہوں، جو اب اس کے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ بھوکھو تو مجھے تاشا دکھانا ضرور ہے، یہ مردانہ نے عرض کیا کہ بہت اچھا مہاراج آپ ہی جانیے وہان سے دو کوں بلند ہے پر شہر تھا ست گورو مہاراج وہان کو روانہ ہوئے ایک پہاڑی کے اوپر شہر کے قریب جا بیٹھے اس وقت مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اس شہر کا نام کیا ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اس شہر کا نام (دیو پوٹ) ہے اور یہاں راجہ کا بھی نام (دیو پوٹ) ہے یہ راجہ گل دیوؤں میں بڑا بھاری راجہ ہے یعنی شہرہ لاکھ راجہ دیو زاد اس راجہ کے طبع و فرمانبرداری میں یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ اے مہاراج اس شہر کے اندر تو جانا مناسب نہیں ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اس شہر میں تو بھوکھو جانا ضروری امر ہے مردانہ نے عرض کیا کہ بہت بہتر آپ ہی جانیے جیسی آپ کی مرضی ہے وہی بہتر ہو اتفاق وقت سے راجہ (دیو پوٹ) شکار کھیلتا ہوا اس مقام پر آ نکلا اور اسی پہاڑی پر آ کھڑا ہوا جس کے نیچے ست گورو مہاراج تشریف رکھتے تھے راجہ (دیو پوٹ) نے بھی ست گورو مہاراج

دیکھا کہ تین آدمی پہاڑ کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں۔ دیکھتے ہی نہایت غرض ہوا اور اپنے ملاذمون سے کہنے لگا کہ اسے بھائیو لو میری خوراک
آگئی ہو بہت دنوں کے لیے یہ غذا ہاتھ لگی ہے یہ کہہ کر اپنے ملاذمون کو راجہ دیوت سے ارشاد فرمایا کہ ان تین آدمیوں کو جا کر پکڑ لاؤ کیونکہ
انسانی شکار بہت عرصہ کے بعد ہاتھ آیا ہے ارشاد کے ساتھ ہی تین نفر دیوت زاد پہاڑ پر سے اترے مردانہ اسی طرف پہلے ہی سے دیکھ رہا تھا
اب دیکھا کہ تین نفر دیوت زاد ہماری طرف آرہے ہیں دیکھتے ہی ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اسے ہمارا وہ لوگ آرہے ہیں اور
مردانہ کارنگ زرد ہو گیا اور نہایت خوفناک ہو کر کہنے لگا کہ اسے ست گورو مہاراج ذرا غور فرمائیے کہ دیو لوگ اسی طرف کو آرہے ہیں
اب فرمائیے کہ کیا کیا جاوے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ دیکھ زنگار کارنگ و متاشا دیکھ کہ کرتا کیا کیا عجب و غرائب
دکھاتا ہو ست گورو مہاراج کا ارشاد شکر مردانہ خاموش ہو گیا غرض کہ وہ تینوں دیوت زور کو بلاست گورو مہاراج کے آگے کھڑے
ہو گئے لیکن ست گورو مہاراج کی برکت سے دیوت زور اندھے ہو گئے طر ف یہ تھا کہ ان سب کو سب کچھ دیکھائی دیتا تھا لیکن یہ تینوں شخص
یعنی ست گورو مہاراج مع ہمراہیوں کے دیوتوں کو دکھائی نہیں دیتے تھے گویا انھیں کی طرف سے وہاں بیٹھے آخر کار وہ دیوت مجبور ہو کر
پلٹ گئے اور اپنے مالک یعنی راجہ دیوت سے جا کر کہنے لگے کہ جب ہم لوگ ان تینوں شخص کے نزدیک گئے تو ہلکے وہ لوگ دکھائی نہیں
دیتے یہ سنکر پھر راجہ دیوت نے حکم دیا کہ کوئی اور لوگ جاوے اور ان تینوں آدمیوں کو پکڑ لاوین یہ سنکر تین دیوت روانہ ہوئے ویسے
ست گورو مہاراج کے حضور میں پہونچ کر وہ بھی اندھے ہو گئے اور وہ بھی واپس گئے قصہ مختصر اسی طرح سات مرتبہ وہ دیوت لوگ گئے اور اتنے
ہو کر واپس آئے اس وقت راجہ دیوت نے کہا کہ اب کی مرتبہ وزیر جاوے کیونکہ جو جانا ہی وہ آکر کتا ہو کہ وہ آدمی ہلکود دکھائی نہیں دیتے ہیں
اسی کیا وجہ ہو کہ دریافت کرے اور ان تینوں آدمیوں کو پکڑ لاوے حالانکہ دیکھ سنے وہ تینوں شخص بیٹھے ہیں وزیر نے اگر عرض کیا
کہ حضور عالی یہ لوگ کوئی کامل معلوم ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہو کہ جو ان لوگوں کو وہ دکھائی نہیں دیتے ہیں اور یہ امر خانی از حکمت کا
سے نہیں ہو اس لیے میری صلاح یہ ہے اگر منظور حضور ہو تو عرض کروں یہ سنکر راجہ دیوت نے فرمایا کہ اسے وزیر اعظم نکو جو کچھ کہنا ہو وہ ہنسٹیک
ہو کیونکہ بھلو لہجہ میں ہے کہ جو تمھاری مصلحت ہوگی وہ خالی از حکمت نہ ہوگی یہ سنکر وزیر نے عرض کیا کہ اسے ہمارا جین جانا ہوں اور اگر
بھلو دکھائی دے تو میں خود انکی خدمت کر دنگا اور آپ بھی انکی خدمت کیجیگا اگر اس شرط پر آپ رضامند ہوں تو میں جانے کو مستعد
ہوں اور اگر میں بھی اندھا ہو گیا تو آپ کو اختیار ہو کہ جو آپ کے جی میں آوے وہ کیجیگا۔ غرض کہ راجہ دیوت نے وزیر کا کتنا قبول کر لیا اور
کہا کہ بھر بھلو تمھاری شرط منظور ہو اور میں بخوبی سمجھا کہ جو کچھ تم نے کیا وہ بہتر ہی کیا ہو خیر اب تم جاؤ تو سہی یہ سنکر وزیر اعظم مذکور صدق
سے عین یقین کیا بلکہ حق البھین کے ساتھ گیا اور ست گورو مہاراج کی خدمت میں آئے ہی سٹھامیکا اور اپنے دلہن کہنے لگا کہ میں تو
اندھا نہیں ہوا بیشک یہ لوگ کوئی ولی اللہ ہی ہیں اپنے دلہن خوب خیال کر کے ست گورو مہاراج کے آگے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ
اسے غریب نواز آپ کس شہر سے آئے ہیں ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اسے بھائی ہم (امبرا شہر) سے آئے ہیں۔ یہ سنکر
وزیر مذکور نے عرض کیا کہ اسے ہمارا کیا نام ہو۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے بھائی ہمارا نام (نانک زنگاری) ہو وزیر
کہا کہ آپ کون ہوتے ہیں ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ ہم زنگار کے ہوتے ہیں وزیر نے عرض کیا کہ آپ شہر میں چلے ست گورو
مہاراج نے فرمایا کہ اسے بھائی ہم ایت فقیر لوگ ہیں جہاں بیٹھ گئے وہیں بیٹھ گئے اس قدر باتیں وزیر مذکور نے ست گورو مہاراج سے
کہیں اور راجہ دیوت کے پاس واپس گیا اور کہا کہ اسے راجہ صاحب آپ کے ملک میں بڑا کامل درویش آیا ہوا ہے اب میری رائے یہ ہو کہ

آپ بھی اُنکے درشنوں کو تشریف لیچیں اور اُنکے درشنوں سے فیضیاب ہوں اور جو کچھ کہ آپ کے دل میں آرزو و خواہش ہو اپنے
 دل میں خیال کر لیجئے اگر آپ کی مراد حاصل ہو جاوے تو آپ بھی یقین لائیگا کہ بیشک یہ شخص کوئی ہمانا کال ہو اور اگر آپ کے دل کی بات
 نہ حاصل ہوے تو سمجھئے گا کہ کال شخص نہیں ہے راجہ نے کہا ہاں اس بات کو ہم منظور کرتے ہیں یہ کہہ کر اپنے دل میں ٹھان لیا کہ
 یہ لوگ میری غراک ہیں میں ضرور انکو کھاؤنگا اور اگر اندھا ہو گیا تو انکی خدمت کرونگا اپنے ولین راجہ دیولوت اس بات
 کو مستحکم کر کے اپنے وزیر کے ساتھ جلا اور دیو بھی اُسکے ہمراہ چلے ست گورو مہاراج کی ایسی لیلیا ہوئی کہ سواسے اُس دن پر کے
 جکا دل صاف تھا اور جھدر ہر ای راجہ صاحب کے تختے مع راجہ صاحب خود بھی اذھے ہو گئے یہ کیفیت دیکھ کر وزیر جو کہ اُس
 جاتے دیو زادوں میں بیٹھا تھا راجہ صاحب کے قریب آیا اور آہستہ سے دریافت کیا کہ حضور کیا کیفیت ہے راجہ صاحب نے
 جواب دیا کہ اے وزیر جیہا کہ تم نے مجھے کہا تھا ویسا ہی ہوا یعنی مجھکو کچھ دکھائی نہیں دیتا ہر وزیر نے عرض کیا کہ حضور راجہ کیا
 آپ کی مرضی ہے۔ یہ سنکر راجہ نے کہا کہ میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ اگر میں اندھا ہو گیا تو انکی خدمت کرونگا اور اب تم سے کہہ رہا ہوں
 کرتا ہوں کہ اگر میں بیٹھا ہو جاؤں تو ست گورو مہاراج کے قدموں پر سر جھکاؤں یہ سنکر پھر وزیر نے عرض کیا کہ حضور یہ سچی بات کہنا
 ہر بیان راجہ فیت کی چال یعنی کول مجل کا کام نہیں ہے۔ یہ سنکر راجہ نے کہا کہ اے وزیر میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر میں بیٹھا
 ہو جاؤں تو ست گورو مہاراج پر ایمان لاؤں کیونکہ اب مجھکو کوئی شک باقی نہیں رہا جو کچھ کہ مجھکو دکھانا تھا دیکھ لیا یہ سنکر وزیر کو
 نے ست گورو مہاراج کی خدمت میں دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج ناناک نہ گاری جی صاحب آپ مہا پرکاش
 اور سرب شکت مان ہیں اور مالک زمین و آسمان ہیں اب کہ پائیجئے اور راجہ کو اپنے درشن دیکھئے کیونکہ اب راجہ کو یقین آگیا ہے کہ یہ سچی
 ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ دیولوت تو اپنی آنکھیں کھول اور درشن کر میں اتنا کہنا ست گورو مہاراج کا راجہ دیولوت کی
 مینائی کا باعث تھا۔ راجہ دیولوت کی آنکھیں کھل گئیں آنکھیں کھولتے ہی راجہ دیولوت نے گورو مہاراج کے قدموں پر اپنا سر
 رکھ دیا۔ سنگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ اب تم سے ہم بھی ہدایت کرتے ہیں اور ہمیں
 غریب نواز مجھے یہ امر چھوڑنا ہی نہیں ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ اب تم سے ہم بھی ہدایت کرتے ہیں اور ہمیں
 ہم بیان آئے ہیں۔ راجہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج میرے مکان پر تشریف لیچئے اور وہیں جیلر بھوجن کیجئے سنگورو مہاراج
 نے فرمایا کہ اے راجہ تیرا کھانا ہمارے بھوجن کے لائق نہیں ہے۔ یہ سنکر راجہ نے عرض کیا کہ اے مہاراج آپ اپنا بھوجن کیجئے گا۔ لیکن
 کر بار کے برے مکان کو پاک کیجئے یہ سنتے ہی ست گورو مہاراج راجہ کے ساتھ ہوئے اور شہر میں تشریف لائے جسوقت راجہ دیولوت
 ست گورو مہاراج کو اپنے مکان پر لایا راجہ دیولوت نے دیو زادوں کو حکم دیا کہ اچھے اچھے میوہ لاؤ چنانچہ سات نفر دیو زاد میوہ
 کے واسطے بھیجے گئے اور سات دیو دیگر اشیائے کے واسطے بھیجے گئے غرض کہ دیو زاد چودہ نفر روانہ کیے گئے اور وہ لوگ حسب حکم راجہ
 دیولوت بہت جلد گل سامان مہیا کر لائے اور سب سامان راجہ کے آگے لاکر رکھ دیا اسوقت راجہ نے کہا کہ اے ست جی صاحب میوہ حاضر ہے
 کھائیے۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے راجہ یہ میوہ اس شرط سے ہم کھا دیں گے جب تم کھانا گوشت کا چھوڑ دو راجہ نے دست بستہ
 ہو کر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اگر اب مجھرا دیونگے تو چھوڑ جاؤں گا اتنے میں ست گورو مہاراج نے راجہ سے دریافت کیا کہ اے
 راجہ دیولوت تم راجہ سودھرسین کو بھی جانتے ہو راجہ نے جواب دیا کہ جی ہاں وہ تو ہماری غراک ہی ہیں یہ سنکر سنگورو مہاراج نے فرمایا

۴
 تشریف لے گئے

کہ سواراج اگر تم راجہ سودھرسین کو غسل ہمارے جانو گے تو البتہ تمہاری دعوت قبول کرینگے اور پرشادی میوہ وغیرہ کی بھوجن کرینگے۔
 راجہ دیو پوت نے عرض کیا کہ اب حضور اسکو سچ مین کہ آپکا فرمانا میرے سر اور سچے ہر بلکہ مین راجہ سودھرسین کو اپنا سترج سمجھو لگا۔
 عورت یہ حکم راجہ دیو پوت نے سنگور و مہاراج کا قبول کیا اسوقت سنگور و مہاراج نے میوہ کھائی اور بھائی باسے کو مکمل دیا کہ پرشادی تیار
 کر دے کہ مردانہ بہت عرصہ سے بھوکا ہی۔ اتنے عرصہ مین ڈیرھ پہرات گزرتی تھیں جبکہ پرشادی تیار ہوئی اسوقت راجہ دیو پوت اور وزیر نے
 ست گورو مہاراج سے آکر عرض کیا کہ حضور پرشادی تیار ہی یہ سنگور و مہاراج نے مردانہ سے کہا کہ مردانہ جل۔ مردانہ نے عرض کیا
 ضد چلیں۔ غرض کہ ست گورو مہاراج پرشادی باسے لگے اور بھائی باسے اور بھائی مردانہ نے بھی پرشادی باجی بعد پرشادی باسے کے
 ست گورو مہاراج نے اپنا سیت پرشادی راجہ دیو پوت، وزیر کے وزیر کو دیا جو وقت ست گورو مہاراج کی سیت پرشادی راجہ دیو پوت و وزیر
 ایک دوسرے نے کھائی اسی وقت ان دونوں کو حال و ماضی و استقبال کی خبر ہو گئی اور دونوں بیہوش ہو گئے اسوقت بھائی باسے نے عرض کیا
 کہ اسے ست گورو مہاراج یہ دونوں بیہوش ہو گئے یہ سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ بھائی باسے کرتار کے رنگ و قماشہ دیکھو غرض کہ جب چار
 گھڑی رات گذری اسوقت راجہ دیو پوت، وزیر کے وزیر کی بخوری دور ہو گئی پھر کیا تھا دونوں مہاپور کہ مہاتما ہو گئے اور ست گورو سے عرض
 کیا کہ اسے مہاراج اب مجھکو کسی بات کی خواہش نہیں رہی ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ راجہ دیو پوت ہم نے یہاں کے دیواروں کی سند
 لکھو لکھا کی ہے اور تمہارا وزیر ہی تمہارا پیشکار ہو گیا اب تم نہ لکھا ہی نہ لکھا جاکر اور اب تم کسی جیو کو ہرگز ہرگز نہ مارنا اور تم یہ دعا ہی لکھنا لکھا یا
 کر دے یہ سنگور و مہاراج دیو پوت خود وزیر کے وزیر نے عرض کیا کہ اسے ست گورو مہاراج اب تو مجھکو کسی قسم کی طاقت نہیں رہی ہر اسے سنگور و مہاراج
 اب مجھکو کسی شے کی ضرورت ہی نہیں ہر اسوقت ست گورو مہاراج نے راجہ دیو پوت کو (سر پ دیو راجہ) کا خطاب عطا فرمایا اور دیو پوت سے
 بھی طاعت کی وہاں کے لوگ نہ لکھا ہی نہ لکھا جیسے لگے بعد اسکے ست گورو مہاراج وہاں سے رخصت ہونے لگے اسوقت راجہ دیو پوت وزیر کے
 وزیر نے عرض کیا کہ اسے ست گورو مہاراج آپ یہاں کچھ دن اور قیام فرمائیے چنانچہ ست گورو مہاراج نے اُنکی عرض قبول کی اور نو مہینہ وہاں
 قیام فرمایا بعد اسکے ست گورو مہاراج وہاں سے رخصت ہوئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی پرس نام شہر مین جانے کی بابت پہلی

نمبر ۱۱

ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیوں کے (پرس نام) شہر کوروانہ ہوئے چنانچہ اُس شہر کے جانے مین مین مین کا ہوصہ گذر گیا اسوقت
 وہاں کا راجہ (مکھن سین) تھا اور وہ بن مانسون کا راجہ تھا اور خود بھی بن مانسون ہی تھا ست گورو مہاراج اُس شہر مین جا پہنچے وہ کو
 ست گورو مہاراج کو دیکھ کر ڈر گئے اور نہایت خوفناک ہو گئے چنانچہ مردانہ بھی اُن بن مانسون کو دیکھ کر ڈرا اسوقت سنگور و مہاراج نے بھائی
 باسے سے کہا کہ کیوں بھائی باسے۔ بھائی باسے نے جواب دیا کہ (سنگور) گورو مہاراج بعد اسکے مردانہ سے پوچھا کہ کیوں مردانہ مردانہ نے
 عرض کیا کہ اسے سنگور و مہاراج یہ کوفتی بلا ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ یہ لوگ بن مانسون ہیں اسوقت پھر مردانہ نے مکر پوچھا
 کہ اسے مہاراج یہ لوگ بن مانسون ہیں۔ پھر سنگور و مہاراج نے وہی مکر جواب دیا کہ ہاں مردانہ یہ لوگ بن مانسون ہیں اتنے عرصہ مین اور جبکہ
 بن مانسون تھے وہاں سے ہٹ گئے لیکن ایک بن مانسون بھلائے کے کھڑا رہا اُس سے بھائی باسے نے دریافت کیا کہ اسے بھائی تم کون ہو اتنے مین
 اُس بن مانسون نے ایک ایسی جج ماری کہ جیسے کوئی جنگل کا جانور جج مارتا ہی اور یہ جج مار کر وہ بن مانسون بھی ہٹ گیا اتنے مین ست گورو مہاراج

فرمایا کہ اسے بھائی با لے ان لوگوں کی آواز سی ایسی ہوتی ہر قصہ مختصر یہ کہ جس بن لاس نے پیچ ماری تھی وہ ٹھوڑے عرصہ کے بعد جنگل سے بہت سے بیوہ لایا اور ست گورو مہاراج کے آگے رکھ کر بیٹھا اور کچھ پیچھے کھڑا ہو گیا۔ ست گورو مہاراج نے بھائی با لے سے کہا کہ اسے بھائی با لے یہ بیوہ جن لوہ بھائی با لے نے عرض کیا کہ اسے ست گورو مہاراج آپ تو کہیں پر شادی بھی نہیں کھاتے ہیں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جوڑا دیا کہ اسے بھائی یہ پر شاد بہت اچھا ہے کیونکہ یہ لوگ بن لاس ہیں اور ہر ایک جو جنت کو ڈراتے ہیں۔ غرض کہ ست گورو مہاراج اس جنگل میں ایک مہینہ قیام رہے بن لاس کے رہنے کی وجہ سے جنگل سمجھا جاتا ہے ورنہ اس جزیرہ کا نام (پرس) شہر تھا وہاں کاراجہ سی (نکسین) ست گورو مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوا اور ملاقات کی اکثر ایسا ہوا کرتا تھا کہ ست گورو مہاراج کی سادھی لگ بھائی بھی اسوقت بھائی با لے اور بھائی مردانہ ست گورو مہاراج کے پاس بیٹھے رہتے تھے اور اکثر انشا راہ میں بھی ایسا ہی ہوتا تھا چنانچہ وہاں بھی جب تک ست گورو مہاراج کی سادھی رہتی تھی ہر دو ہزار مہینان حاضر رہتے تھے اور جب ست گورو مہاراج کی سادھی کھلتی تھی تو آگے کو سفر ہوتا تھا۔

آگے ساکھی سو برن پور میں سدھون کے ساتھ ست گورو مہاراج کے ست سنگ کی بابت چلی

منبر ۲۲

ست گورو مہاراج نے اپنے ہمراہیوں کے چلے جاتے تھے دیکھا کہ ایک جگہ پر سب سدھ لوگ بیٹھے ہیں یہ کیفیت دیکھ کر ست گورو مہاراج بھی تشریف لینگے اور سدھون سے کہا کہ (آویس جی) سدھو۔ ناٹھو۔ جٹو۔ یہ سنکر گورو کہہ ناٹھ نے کہا کہ (آویس جی) آویس (آویس جی) آویس یہ کہہ پھر گورو کہہ ناٹھ نے کہا کہ اسے سری نانک جی کی بڑی ہی کرپا ہوئی جو ہکو آپ کے درشن ہوئے۔ اسے نانک جی یہ بتاؤ ڈھانچا کیا ہو۔ آکاس کی کنجی کیا ہو۔ تارہ کیا ہیں۔ ملہم آکاس میں دیونے کتے ہیں۔

اشلوک

ہر پور کہ اندر برستے ماؤ دھری اٹھت مری ہٹت باری باری سوئے اسوت۔
چارو جگ میں حال ہمارا کہاں رہیگا دھوت۔
یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا۔

اشلوک

ش্লوک

उठत जागे बैठत जागे सोइ आसान
चारों युग से रहै निराला तो बोच का पूत
सगली दिख्यो करे घसारा धरती से कुंचा
आकाश ते मूचा

इन्द्र जी हवा एको नाल

कड़ नानक इन संजम बचे काल

اوٹت جا کے بیٹھت جا گے سوئی اسوت
چارو جگ سے رہتے نرالا تو بابے کا پوت
نگلی ڈبلی کرے پسار دھرتی نے اونچا
آکاس تے مونچا
اندر جی ہوا آپکونال
کوئی نانک ات سنجم بچے کال۔

ست گورو مہاراج کے بچن سنکر کال رنجیدہ ہوا اور کہنے لگا کہ اسے گورو مہاراج میں تو آپ کے حکم میں ہوں اور نا بعد از ہوں

اسکے انگلو شکرست گورو ہماراج نے کال کی آستنی کی اور کہا کہ بھائی۔

شبد

शब्द

जो पिन्ड ना पट्टिया
जैसे वर्षा भरमन फिरिया
अपध बढाइ
अनकाल पिराइ पट्टिया भाष
आवै काल कहां को जाय
जल चल महिबल काल रवदाय
आवकाल कहां जो नसे
कोन खांट जित रहे बैसे
चौदह^{२४} तबक काल के बस
कहां काल से जावै नस
काल के चांधे राम रसल
नानक सब काल कचल
आपे आवै आपे जाय
आवै काल कैसे ले जाय
सुद्ध साध जब देखा मांड

जित देखा जित नानक खांड

یہ شبد شکر کال نے ست گورو ہماراج کو منشا کر کیا اور وہاں سے جلد یا استقدر ست سنگ ہوا کہ تمام سیدھ سمندر کے اریٹے لے
سموخت ست گورو ہماراج نے بھائی باسے اور بھائی مردانہ سے کہا کہ جلو بھائی ہم لوگ بھی سمندر کے پار چلیں یہ کہہ کر سنگور و ہماراج
مع اپنے ہمراہیوں کے سمندر پار جا کر سدھون سے (آویس آویس) کہا اُن سدھون نے جواب دیا (آویس آویس) کہو کہو (آویس)
اسے نامک پتا جی یہ کہہ سدھون نے اس شبد میں بات کی۔

शब्द

ज्ञान के नगर तिस दस द्वार
कहु सतगुरु सत २ बिचार
ज्ञान भी कभी है हड़ २ हंसे
पीछे उनइ आगे बैसे

शब्द

گیان کے نگر تیس دس درواز
کو سنگور و ست سست بچار
گیان بھی کبھی ہڑ ہنسنے
پیچھے اُن سے آگے بے

یہ سنگرست گورو ہماراج نے شبد فرمایا۔

شبد

ایک نگر تیں دتس دوار

کو سنگرست ست بچار

گبان کرے ہڑ ہڑ بھی ہننے

آگے اوڑھے پیچھے ہٹے۔

شالہ

ہر نگر تیس دس دوار

ہر مات گورو مات ۲ بیچار

جان کورے ہڑ ۲ بھی ہٹے

آگے اوڑھے پیچھے ہٹے

یہ سنگرست گورو ہماراج نے کہا کہ اسے بایا تو بھی کوئی گورو کر

یہ سنگرست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ اسے سدھو تم اپنا کوئی بندہ لو جس شبد کا حکم یقین آوے تو اسکو میں گورو کر دے گا۔

یہ سنگرست گورو ہماراج نے کہا کہ ہم شبد کہتے ہیں اسکو تم سننے جاؤ جس شخص کے شبد کا حکم یقین آوے اسی کو تم گورو کرنا۔

یہ سنگرست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ ان بہتر سدھو جی کوئی شبد کہو۔

البشر ناتھ باک

ہر پھر ناٹھ باک

سو گری جو زگری کرے

جب تپ سبم بکھا کرے

پن دان کا کرے شریا۔

سو گری گنگا کا نیرا

بولے اکثرست سروپ

پرمت میں کوکھ نہ روپ۔

گوروکھ ناتھ باک

سوا بدھوئی جو دھوپے آپ

بکھا بھو جن کرے ستاپ۔

ماٹ پٹن کی بکھا کرے

سوا بدھوئی شیبو پر چڑھے

بولے گوروکھ ست سروپ

پرمت میں کوکھ نہ روپ

گوبی چندر باک

سوا داسی جو رہے اوداس

اوردھ اورڈھ نرنداس۔

کوپلی چندر باک

سوا داسی جو رہے اوداس

اوردھ اورڈھ نرنداس۔

ਚਨ੍ਦ੍ਰ ਸੂਰ੍ਧ ਦੀ ਪਾਏ ਹੰਡ
ਨਿਸ ਉਦਾਹੀ ਕਾ ਬੈਠੇ ਨ ਕੁਰਾਡ
ਬੋਲੇ ਗੋਪੀਚੰਦ੍ਰ ਸਤ੍ਯ ਸਰੂਪ
ਪਰਮ ਨਾਤ੍ਵ ਮੈਰੇ ਰਵਨ ਰੂਪ

ਚਰਪਨ ਨਾਥ ਬਾਕ੍ਸ਼

ਸੋ ਪਾਰਚਾਡੀ ਜੋ ਕਾਧਾ ਪਰਚਾਲੈ
ਕਾਧਾ ਕੇ ਅਗਨੀ ਬਲ ਪਰਚਾਲੈ
ਸੁਪਨੇ ਨਿੰਦ੍ਰ ਨਦੀ ਭਡਨ
ਨਿਸ ਪਾਰਚਾਡੀ ਜਰਨ ਮਰਨ
ਬੋਲੇ ਚਰਪਟ ਸਤ੍ਯ ਸਰੂਪ
ਪਰਮ ਨਾਤ੍ਵ ਮੈਰੇ ਰਵਨ ਰੂਪ

ਭਰਧਰੀ ਬਾਕ੍ਸ਼

ਸੋ ਬੈਰਾਗੀ ਜੋ ਉਲਟੇ ਬਲ
ਨਾਮ ਕਮਲ ਮੇਂ ਰੂਪੇ ਧਮ
ਅਹਨਿੰਸ਼ਿ ਅਨ੍ਤਰ ਹੇਧਾਨ
ਤੋ ਬੈਰਾਗੀ ਸਤ੍ਯ ਸਮਾਨ
ਭਰਧਰ ਬੋਲੇ ਸਤ੍ਯ ਸਰੂਪ
ਪਰਮ ਨਾਤ੍ਵ ਮੈਰੇ ਰਵਨ ਰੂਪ

ਸ਼ਾਬਦ

ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਬਾਕ੍ਸ਼

ਕ੍ਯੋਂ ਮੇਰੇ ਮੰਦਾ ਕ੍ਯੋਂ ਜੀਵੈ ਜੁਗਤੀ
ਕਾਨ ਫੜਾਏ ਕ੍ਯਾ ਰਵੋਜੈ ਭਗਤੀ
ਅਸਤ ਨਾਸਤ ਧਕੌ ਨਾਥ
ਕੌਨ ਸਾ ਅਖਰ ਜਿਨ ਰਹੈ ਹਿਧਾਥ

ਚੰਦ੍ਰ ਸੂਰ੍ਧ ਦੀ ਪਾਏ ਹੰਡ
ਨਿਸ ਉਦਾਹੀ ਕਾ ਬੈਠੇ ਨਾਕੁਡ
ਬੋਲੇ ਗੋਪੀਚੰਦ੍ਰ ਸਤ੍ਯ ਸਰੂਪ
ਪਰਮ ਨਾਤ੍ਵ ਮੈਰੇ ਰਵਨ ਰੂਪ
ਚਰਪਟ ਨਾਥ ਬਾਕ੍ਸ਼
ਸੋ ਪਾਰਚਾਡੀ ਜੋ ਕਾਧਾ ਪਰਚਾਲੈ
ਕਾਧਾ ਕੇ ਅਗਨੀ ਬਲ ਪਰਚਾਲੈ
ਸੁਪਨੇ ਨਿੰਦ੍ਰ ਨਦੀ ਭਡਨ
ਨਿਸ ਪਾਰਚਾਡੀ ਜਰਨ ਮਰਨ
ਬੋਲੇ ਚਰਪਟ ਸਤ੍ਯ ਸਰੂਪ
ਪਰਮ ਨਾਤ੍ਵ ਮੈਰੇ ਰਵਨ ਰੂਪ
ਭਰਧਰੀ ਬਾਕ੍ਸ਼

ਸੋ ਬੈਰਾਗੀ ਜੋ ਉਲਟੇ ਬਲ
ਨਾਮ ਕਮਲ ਮੇਂ ਰੂਪੇ ਧਮ
ਅਹਨਿੰਸ਼ਿ ਅਨ੍ਤਰ ਹੇਧਾਨ
ਤੋ ਬੈਰਾਗੀ ਸਤ੍ਯ ਸਮਾਨ
ਭਰਧਰ ਬੋਲੇ ਸਤ੍ਯ ਸਰੂਪ
ਪਰਮ ਨਾਤ੍ਵ ਮੈਰੇ ਰਵਨ ਰੂਪ

ਇਕਾ ਸਦਹੋਨ ਨੇ ਕਹਾ ਕਾ ਅੰਧੇ ਤਮ ਨੇ ਹੀ ਕੋਈ ਸ਼ਬਦ ਪਾਇ -
ਇਸ਼ਕਰ ਸਤ ਗੁਰੂ ਮਹਾਰਾਜ ਨੇ ਜਾਬ ਦਿਕਾ ਕਾ ਅੰਧੇ
ਨਾਨਕੋ ਤਮ ਲੋਕ ਸ਼ਬਦ ਕਹੇ ਕਹੇ ਕਹੇ ਕਹੇ ਕਹੇ ਕਹੇ ਕਹੇ
ਸਤ ਗੁਰੂ ਮਹਾਰਾਜ ਨੇ ਸ਼ਬਦ ਫਰਮਾਇ -

ਸ਼ਬਦ

ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਬਾਕ੍ਸ਼

ਕਿਉਂ ਮੇਰੇ ਮੰਦਾ ਕਿਉਂ ਜੀਵੈ ਜੁਗਤੀ
ਕਾਨ ਫੜਾਏ ਕ੍ਯਾ ਰਵੋਜੈ ਭਗਤੀ
ਅਸਤ ਨਾਸਤ ਧਕੌ ਨਾਥ
ਕੌਨ ਸਾ ਅਖਰ ਜਿਨ ਰਹੈ ਹਿਧਾਥ

بھائی با لے پیسے اتنے میں ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے مردانہ تو واہ گورو کہا اور جلاجل ست گورو مہاراج اُسی ایشی کھڑا واہ
 سدھ کے دربار میں جا کر سے ہوئے غرض کہ ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیوں کے سمندر پار ہو کر سدھوں کے پاس آ گئے سدھ
 لوگ یہ کیفیت دیکھ کر بہت حیران ہوئے اور آپس میں کہنے لگے کہ بیشک یہ شخص کوئی مہاتما اور مہا پورکھ ہی ہو کیونکہ دیکھو کھڑا واہ پڑھا کہ
 سمندر پار آ کر آیا ہے آپس میں یہ کہہ کر سدھوں نے ست گورو مہاراج سے آویس آویس کہا اور سب سدھ لوگ بھوجن کرنے لگے اور بھرتی
 ہی کو پانی کے واسطے بھیجا چنانچہ بھرتی جی ایک ڈنک سے ایک ڈول پانی لیکر چلے وہ تنگ چونسٹھ من کا تھا اور چونسٹھ ہی ڈول سٹن
 مانی آتا تھا۔ بھرتی کے ساتھ ست گورو مہاراج بھی کچلے خنوقت کو دین پر پہنچے بھرتی ڈول نکالتے جاتے تھے اور ست گورو مہاراج
 تنگ میں ڈول گراتے جاتے تھے باوجود بھرتی تنگ مذکور کے ست گورو مہاراج پانی گراتے ہی جاتے تھے یہ کیفیت دیکھ کر بھرتی نے
 کہا ہری اور بھی پانی ڈالتے جاتے ہو بلکہ یوں میں پانی زیادہ ہی اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھرتی تم کیونکہ رنجیدہ ہوئے
 مہاراج کو گناہ نہیں ہو کیونکہ دیکھو جب برتن میں پانی زیادہ ہو جاتا ہو تو ضرور ہی اُچھل جاتا ہو ویسے ہی بھرتی اور پانی اُچھل گیا،
 اتنے عرصہ میں سدھوں نے اپنی سدھتائی کے زور سے زیاہیلاری راستہ میں ہر ایک جگہ پر سیرا - موٹی - لعل - جواہر -
 دکھائی دینے لگے سدھوں نے آپس میں صلاح کی کہ ایسی کرامات دیکھ کر مانک چتا ضرور ہی ہمارے ہتھ میں آویں گے۔
 اب سینے کہ ست گورو مہاراج اُس تنگ کو جسکو بھرتی بھرتے تھے اور چونسٹھ من کا تھا پانچ انگلیوں سے اٹھالائے اور اُنکی
 پایا پر ست گورو مہاراج نے نظر بھی نہ کی۔

اتنے عرصہ میں ایک غول (کورنگ چڑیوں کا) اُڑتا ہوا چلا جاتا تھا منجملہ اُنکے ایک بڑے بڑے اور اُسکا جوڑا مادہ سڑھی تھے دونوں لینے
 زور واہ آپس میں گولیکین کرتے ہوئے چلے جاتے تھے اس بات کو بھرتی نے دیکھ کر دیکھا کہ اے پانی جیو کیا شہوت پرستی کی خواہش
 کرتا ہو تو بیشک نرک باسی ہوگا یہ سن کر اُس چڑیا نے جواب دیا کہ اے بھرتی جی ہم پانی نہیں ہیں اگر اصل پوچھتے ہو تو پانی تمہیں ہو کیونکہ
 کلاپت نامی ایک راجہ کی لڑکی کے ساتھ دوسرے تیرا سنجوگ ہوا ہے بلکہ آج ہی شب کو تمہارے اور اُسکے اکٹھے ہونے کا سنجوگ ہوا اور کھیر
 اگر تم جا کر بہرین اُسکے پاس نہ پہنچو گے تو نرک میں جاؤ گے کیونکہ اُسکو تمہارا انتظار بسیار بسیار ہے۔ یہ سن کر بھرتی جی اپنے دل میں زیادہ
 رنجیدہ ہو گئے اور دوسرے سدھوں سے ذکر کیا کہ اے سدھو ناھو جتو آج بھکو دبان لچلو تو البتہ میں نرک سے بچو لگاؤ نہ ضرور ہی
 نرک میں پڑو لگاؤ۔ یہ سن کر سدھوں نے جواب دیا کہ یہ امر ممکن نہیں ہے کہ اس مقام پر پہنچ جائیں یہ سن کر بھرتی جی نہایت
 رنجیدہ خاطر ہوئے۔ یہ کیفیت دیکھ کر ست گورو مہاراج نے بھرتی سے پوچھا کہ کیوں بھرتی کوئی تمہارا ساتھ نہیں دیتا ہے۔
 بھرتی نے جواب دیا کہ ہاں۔ تب ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا جلیو ہم تمکو لچھینگے۔ یہ کہہ کر ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیوں
 کے یعنی بھائی با لے اور بھائی مردانہ کے انتر دھیان ہو گئے اور سوچ سے ایک جو جن اسطرت شہر (جنب جومار) میں جا پہنچے
 اسوقت ست گورو مہاراج نے بھرتی سے کہا کہ اس باغ کے اسطرت ایک کڑواں ہے اُسپر (کلاپت) ٹہا۔ فے کو آتی ہے بہتر ہے کہ
 اسی جگہ پر تم بھی جاؤ چنانچہ بھرتی مذکور دبان گئے اور اسطرت ست گورو مہاراج اُٹھان کرنے لگے چونکہ بھرتی کے پیر میں پدم تھا
 اتفاق سے (کلاپت) نے بھرتی کے پیر کا پدم دیکھا اور دوڑ کر بھرتی کا کپڑا پکڑ لیا اور کہا کہ اے بھرتی جی تم میرے خاندان ہو اب تم
 کہاں جانے ہو آج کی رات ہمارا اور تمہارا سنجوگ ہے۔ کلاپت کے ہمراہیوں نے کلاپت کے باپ کو جا کر اس امر سے آگاہ کیا کہ آج

ایک فقیر باغ میں آیا ہوا اس کے ساتھ کلاہت اپنی شادی کیا جاتی ہے۔ یہ سنکر کلاہت کے والدین مع اس کے بھائی اسی (روپ سین) کے باغ میں آئے دیکھا تو بھرتی جی بیٹھے ہن انھین کے قریب (کلاہت) بھی بیٹھی رہا اب آپس میں سب کہنے لگے کہ یہ فقیر جیسا معلوم ہوتا ہے اسلئے اس قصہ کے عوض اسکو سولی چڑھا دینا واجب ہے یہ سنتے ہی بھرتی کا رنگ زرد ہو گیا اور اپنے دل میں ست گوند مہاراج کا دھیان کیا اور کہا کہ اسے غریب فواد جیل کے آپ نے جھکے بیان ہو چنایا ہے اسی طرح اب اس مقام پر بھی میری حفاظت کیجئے خوشکہ بھرتی اس طور پر ست گورو مہاراج کو یاد کرتا رہی تھا کہ ست گورو مہاراج انتر جامی تو تھے ہی فوراً بھرتی کے پاس پہنچ گئے جیسے ہی ست گورو مہاراج کے قدم مبارک پہنچے ویسے ہی جو ٹوٹی بھرتی کے مارنے کے واسطے گاڑی گئی تھی سرسبز و شاداب ہو گئی۔ یہ کیفیت دیکھ کر کلاہت کے والدین و نیز اس کے بھائی روپ سین تعجب ہو گئے اور ست گورو مہاراج کے قد مون پر آکر سے اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ آپ نے جو بیان قدم رنڈ فرمایا بہتر ہوا اب ہلو سر افران کیجئے اُن کے چہرہ کی رنگت دیکھ کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے راجہ اب تم اس بارہ میں کچھ فکر نہ کرو کیونکہ اس (کلاہت) سے اور بھرتی سے دو مرتبہ پہلے بھی سنجوگ پڑ چکا اور اب بھرتی انھین کے ساتھ سنجوگ ہوتا ہے۔ یہ سنکر (کلاہت) کے والدین نے ست گورو مہاراج کے قد مون پر گر کر متھایکا اور کہا کہ جیسی آبی مرضی ہو ویسا ہی کیا جاوے اسوقت ست گورو مہاراج نے نرکار کے جرن بند ٹاکی اور عرض کیا کہ اسے مہاراج لے لے کر فریگہ والا بھکو مر حمت فرمائے جاوین چنانچہ اُسوقت نرکار نے ست گورو مہاراج کے واسطے یگہ والا مر حمت فرمایا۔ تب ست گورو مہاراج نے کلاہت کے والد سے کہا کہ آپ بھوجن کا سامان کیجئے یہ سنکر کلاہت کے باپ نے عرض کیا کہ اسے ست گورو مہاراج اب کُل کام آپ ہی سو دھارے۔ چنانچہ اُسی وقت ست گورو مہاراج نے کل سامان موجود کر دیا اور بہت ہنسی خوشی سے بھرتی کا بیاہ کرایا اور انھین یگہ والا کے ذریعہ سے بھرتی کا کلاہت سے بیاہ ہوا۔ بعد شادی کے ست گورو مہاراج نے اُن یگہ والا کو ارشاد فرمایا کہ اپنے مقام واپس جاؤ اور بعد اس کے ست گورو مہاراج بھی دہان سے چلے کو تیار ہوئے اُسوقت کلاہت نہ کو رو روئے لگی اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اسے ست گورو مہاراج بھکو کیا اجادت ہے۔ بجا اب اس کے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ (کلاہت) تم سولہ ہزار برس ابھی اور تپ کر دگی اُسوقت بھرتی کے ساتھ سمائی کے لائق ہوگی اور یہ بھی یاد رکھنا کہ تپ بہت اچھی طرح سے کرنا تاکہ جند کچا نہ رہے۔ یہ سنکر کلاہت نے ست گورو مہاراج کے آگے متھایکا اور کلاہت نہ کو رو نے مردانہ کو سامان بھوجن اس قدر دیا کہ جبکو مردانہ نے کچھ کھایا اور کچھ باندھ لیا۔ مردانہ جل نہ سکتا تھا تو ست گورو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ مردانہ دنیا داروں کی چیزیں اس قدر لیلیں کہ جل نہیں سکتا ہے۔ یہ سنکر مردانہ کلاہت کو بھوجن واپس کرنے گیا اور بعد واپسی دہان کے ست گورو مہاراج مع بھائی باسے اور بھائی مردانہ کے سدھون کے پاس بھرا واپس آئے اند آکر آپس آپس سدھون سے کیا چنانچہ گورو کہ ناٹھ اور جلد سدھون نے کہا کہ اسے نانک جی صاحب تم مہاتما اور مہاپور کہ ہو تلو سری نرکار نے ایسی ہی طاقت بخشی ہے کہ جو چاہو سو کو۔ یہ کہہ کر سب سدھون نے ست گورو مہاراج کو متھایکا اور رخصت ہوئے اور ست گورو مہاراج کا دھن تو ختم ہی نہیں کرتے تھے بلکہ چلے چلے سب سے ملے بھی کہتے تھے کہ دھن بابا نانک نرکار ہی ہیں۔

آگے ساکھی نانک جی کے متھے کی مقام کی ست گورو مہاراج سے سدھون کی ست ننگ کے

بابت چسل نمبر ۳۴

ست گورو ہماراج اسی مقام پر بیٹھے تھے اور سب سیدھ لوگ اپنے اپنے دل کے موافق چلے گئے۔ بھائی باے اور بھائی مردانہ سکورو
ہماراج کی خدمت میں حسب معمول حاضر ہوئے اتنے میں بھائی باے نے ست گورو ہماراج سے عرض کیا کہ اسے ہماراج سیدھ لوگ
اسی اور مقام پر بھی رہتے ہیں کہ ہمیں ملے ہیں۔ پس شکرست گورو ہماراج نے فرمایا تمکو اور سیدھوں کے مقام بھی دکھاتے ہیں یہ
شکرست گورو ہماراج مع اپنے ہمراہیوں کے اندر دھیان ہو گئے تاکہ بتا نام ایک مقام کا جو وہاں پر ایک درخت پھیل کا ہے اس کے
پتے مع اپنے ہمراہیوں کے آچھے گورو وہ درخت بہت دلوں سے خشک ہو گیا تھا لیکن جیسے ہی ست گورو ہماراج کے قدم مبارک
اس درخت کے نیچے پہنچے فوراً ہی سرسبز و شاداب ہو گیا۔ اتنے ہی عرصہ میں اس مقام پر سب سیدھ لوگ بھی آ گئے اور اتنے ہی
ست گورو ہماراج نے پوچھا کہ اسے بالک مورت تم کے یکے ہو اور تم اپنے گھر سے کس رخ سے نکل آئے ہو۔ یہ شکرست گورو ہماراج
نے ایک شبہ فرمایا۔

(راگا سوہی محل پہلا)

راگ شوہی محل پہلا

کون ترانہ کون تولی ترانہ کون سرا ف بولاواں
کون گورو یہ دیکھا یو کس پر مول کراواں
نیرے لال جی تیرا انت بھانیا
توں جل تل مہل مہر پور ران توں آپے سرب سمانا
(پکاراھای)

کون ترانہ کون تولی ترانہ کون سرا ف بولاواں
کون گورو یہ دیکھا یو کس پر مول کراواں
نیرے لال جی تیرا انت بھانیا
توں جل تل مہل مہر پور ران توں آپے سرب سمانا
اک رہاؤ

من ترانہ چنت تولی ترانہ سوں سرا ف کماواں
چٹھی بھیتر سو شوہ تو بے ان پر چت رہاواں
آپے گنڈا تولی ترانہ آپے تولی ن ہارا
آپے دیکھے آپے بھئے آپے ہی بنجارا
انہلا شیخ ذات پر دیسی کھن آوے تل جاوے
ناکی سنگت نانک رہندا کیونکر مونڈھا پاوے

من ترانہ چنت تولی ترانہ سوں سرا ف کماواں
چٹھی بھیتر سو شوہ تو بے ان پر چت رہاواں
آپے گنڈا تولی ترانہ آپے تولی ن ہارا
آپے دیکھے آپے بھئے آپے ہی بنجارا
انہلا شیخ ذات پر دیسی کھن آوے تل جاوے
ناکی سنگت نانک رہندا کیونکر مونڈھا پاوے

یہ شبہ شکرست سیدھوں نے کہا کہ اسے پتا جی بیان تم کو اسے آئے ہو۔ بجواب اس کے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے
سیدھو۔ ناٹھو۔ جیو۔ میں تو غریب ہوں طاقت تو پریشہ نے آپ ہی کو بخشی ہے یہ شکرست سیدھوں نے آپس میں مسلح کی کو انکو مل
دکھائی جا بہین یہ صلحت آپس میں کر کے سیدھوں نے کہا کہ اسے باے تم جوگی ہو جاؤ گورو کرد درشن سمندر کو کیونکہ جوگ سے
جسم مستقل رہتا ہے علاوہ اسکے ٹوندھی اور اٹھارہ سیدھی جوگی کے پاس ہی رہتے ہیں اور مقام دنیا میں وہ شخص ہفتی پونچھنے
کے ہر جاتا ہے بلکہ سب کے اوپر حکم چلاتا ہے اسکا حکم سب بجالاتے ہیں اس سے کوئی سر نہیں اٹھاتے ہیں غرضکہ جوگی کی کل خواہش

اور اب اس ارادہ میں اپنی گل کرامات صرت کردی لیکن پھر مذکور جگہ سے جنبش نکلیا حالانکہ گورکھ کے دلیمن یہ بھر سنا تھا کہ پھر مذکور
 جگہ سے اڑنے ہی یہ مجھے ڈر جاوینگے تو ضرور ہی میرے رکھ یہ ہو جاوینگے اور یہ نہ سمجھے کہ یہ میری خام خیالی کا باعث
 نہ جب دیکھا کہ وہ پھر بدستور قائم ہے جگہ سے نہیں ہلا تو گورکھ اٹھ کر وہاں سے چلا گیا اتنے عرصہ میں رات ہو گئی تب سنگورد
 ہماراج نے مردانہ سے ارشاد فرمایا کہ مردانہ دھونی لاؤ چنانچہ مردانہ دھونی لانے گیا۔ مردانہ دھونی لیکر آتا تھا کہ راستہ میں
 سدھون نے مردانہ سے لکڑی نہ کورہ چھین لی۔ مردانہ خالی ہاتھ بلٹ آیا۔ ست گورو ہماراج نے مردانہ سے دریافت کیا کہ کون
 مردانہ مردانہ نے جواب دیا کہ اسے ست گورو ہماراج آپ سب کچھ جانتے ہیں اسے غریب نواز سدھون نے دھونی چھین لی
 یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ تو اپنی چدر جھاڑ چنانچہ مردانہ نے اپنی چدر جھاڑ دی ست گورو ہماراج کی
 قدرت دیکھیے کہ مردانہ کی چدر سے (سیگنیا) نکل پڑیں اسوقت ست گورو ہماراج سے مردانہ نے کہا کہ ہماراج
 لکڑی جنگل میں بہت ہی بہت سی اکٹھا کی تھی لیکن جو وقت لیکر چلا سدھون نے چھین لی اور بجائے لکڑی کے یہ آپ کی
 قدرت ہو کہ (سیگنیا) پیدا ہو گئیں۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ اب ان سیگنیوں کو کوٹ کر دھونی لگا چنانچہ مردانہ
 نے واہ گورو اکیر ان سیگنیوں کو کوٹا تو آسمین ایک ہزار میں دھونی ہو گئی مردانہ نے دھونی بنائی یہ معجزہ ست گورو ہماراج کا
 سدھون نے جسوقت دیکھا تعجب ہو گئے۔ چنانچہ پھر سدھون نے اپنے اپنے سدھناؤں کو دکھانا شروع کیا۔ ایک آندھی ایسی تیز چلائی
 کہ ہلکی وجہ سے تمام آندھیاں اچھاگیں اور ہوا کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ یہاں تک کہ درخت بھی اڑنے لگے۔ قصہ مختصر یہ کہ جس پیل کے درخت
 کے نیچے ست گورو ہماراج بیٹھے تھے اُسے بھی جنبش چاہی اُسکی کیفیت دیکھ کر ست گورو ہماراج نے اُس پیل کے درخت پر
 اپنا پنجہ رکھ دیا اور فرمایا کہ تو کمان جاتا ہو تو یہیں کھڑا ہو یہ سنکر وہ پیل کا درخت وہیں کھڑا رہا۔ غرض کہ چار پہر رات آندھی ہی
 جاتی رہی اور سب ساتھ لوگ اپنا اپنا ٹھکانہ ڈھانپ کر لیٹ گئے اور سب سدھون کی دھونیاں بھی اُسی آندھی میں اڑ گئیں جبکہ صبح
 ہوئی اور آندھی بھی جاتی رہی اُسوقت سدھون نے اپنے اپنے ٹھکانے کو لے تو دھونی ہی باقی نہ رہی آگ وراکھ کا کیا ذکر ہو۔
 یہ کیفیت دیکھ کر گورکھ ناتھ نے بھرتری جی سے کہا کہ کسی جگہ سے جا کر آگ لاؤ چنانچہ بھرتری کل جگہ گھوم آیا اور کہیں آگ کو نہ پایا
 ست گورو ہماراج حاکم المہاکین اور رب العالمین تو تھے ہی آگ کو حکم دیا کہ تادقتیکہ دوسرا حکم نہ پاوے اسجگہ نہ آوے
 جب بموجب حکم ست گورو ہماراج آگ پوشیدہ ہو گئی تب بھرتری جی مذکور پھرتے پھرتے ست گورو ہماراج کی خدمت میں
 حاضر ہوئے اور دیکھا کہ ست گورو ہماراج کی دھونی صرت باقی ہو اور آگ کا کہیں نشان بھی باقی نہیں رہا یہ کیفیت دیکھ کر بھرتری
 نے گورکھ ناتھ جی سے کہا کہ سوائے گورو ناتھ کی دھونی کے اور کہیں آگ کا نشان بھی نہیں ہو گورکھ ناتھ نے کہا کہ جا بھرتری چھین
 سے آگ لا۔ چنانچہ بھرتری ست گورو ہماراج کے پاس آئے اور مردانہ سے آگ مانگی۔ بجواب مردانہ کے ست گورو ہماراج نے فرمایا
 کہ ہم آگ جب دیوینگے جب گورکھ ناتھ اپنے واسنے کان کا مندر اور دھونی پر کلکٹاؤں اور دھونی سیٹھکی چاڑوی دیوینگے تو آگ ہرگز نہ ملے گی۔ یہ سنکر
 بھرتری نے گورکھ ناتھ سے واپس آکر کہا کہ اے ناتھ جی نانا کہ پتا کہتے ہیں کہ گورکھ ناتھ اپنے واسنے کان کا مندر اور واسنے پاؤں
 کا کھڑاؤں اور دھونی سیٹھکی چاڑوی اگر دیوے تو بیشک ہم سے آگ یوں دے دے مٹا یہاں سے غیر ممکن امر یہ سنتے ہی فوراً گورکھ ناتھ نے دونوں چیزیں
 اپنی بھرتری کو دین اور کہا کہ اب تو ضرورت ہی ہو اسکو دفع کرنا چاہیے۔ تو جا اور گئے کسی طرح آگ لا۔ غرض کہ بھرتری ہر دو آئیا

فرمایا سست گورو ہماراج کے آگے لا کر رکھ دین چنانچہ سست گورو ہماراج نے آگ دلا دی اور وہ لوگ بیکر چلے گئے۔

اب سست گورو ہماراج کی عجیب سیلا دیکھیے کہ وہ مندرا اور وہ گورکھ ناتھ کی کھڑاؤں آتے ہی سب سدھوں کی سدھتائی جاتی رہی اور سست گورو ہماراج کے قبضہ میں کل انکی سدھتائیاں آگئیں یہ کیفیت دیکھ کر سب سدھ بہت پشیمان و پریشان ہوئے اتنے ہی سب سدھوں نے سست گورو ہماراج سے آکر دودھ مانگا اسوقت سست گورو ہماراج نے کنواں سے کہا کہ سدھو! کو دودھ دے۔ یہ فرماتے ہی دودھ باہر کوئٹن کے اُچھل آیا۔ سست گورو ہماراج نے بھر تری کا قونا بھر دیا اور سب سدھ لوگ دودھ پیئے گئے اور دودھ بڑھتا جاتا تھا کسی طرح سے دودھ اُس کوئٹن میں کم نہ ہوتا تھا۔ جب صبح ہوئی سست گورو ہماراج نے فرمایا کہ یہ دودھ میرا یعنی یہ مندرا اور یہ کھڑاؤں ہمارا ہی امانت رکھو۔ یہ سنکر کنواں مذکور نے سست گورو ہماراج کو تنہا نکالا اور دونوں چیزیں امانت رکھ کر اتنے میں پھر سدھوں نے دریافت کیا کہ اسے باتے تو کسا لکھا ہے۔ بجا اب اسکے سست گورو ہماراج نے فرمایا کہ سدھو! ناخو۔ جتو۔ میں تو سچ کا لکھ ہوں۔ سدھوں نے کہا کہ درشن بیکھو۔ بجا اب اسکے سست گورو ہماراج نے فرمایا کہ ہم نے تو سچے درشن بیکھ لیے ہیں۔

اتنے میں سست گورو ہماراج سے سدھوں نے پانی کی فرمائش کی اور اپنی سدھتائی کے زور سے مسجک کا پانی خشک کر دیا یہ کیفیت دیکھ کر سست گورو ہماراج نے مردانہ کو (پھڑوی) جو بھوت کے بیٹے کے لیے تھی دی اور کہا کہ اسے مردانہ تو لنگا کیلاس پر بت سے جا کر کہہ بیان کے لوگ پانی کے واسطے بہت ہی تکلیف اٹھاتے ہیں اور (پھڑوی) مذکور سے ایک نالی بناتا ہوا چلا آؤ اور پچھے مڑ کر ہرگز نہ دیکھنا۔ یہ سنکر مردانہ گیا اور کیلاس پر بت کے پاس جا کر کہا کہ سست گورو ہماراج کا حکم سنایا اور (پھڑوی) اسے نالی بنا ہوا اور گھسیٹا ہوا برابر چلا آیا جب مقام کے قریب آہو نیا اسوقت مردانہ کے دل میں سست گورو ہماراج کی مایا آپت ہوئی کہ دیکھوں تو سہی کہ لنگا آتی ہے کہ نہیں دل میں یہ کہہ کر اوپچھے پلٹ کر نگاہ جو کی لنگا جی وہیں رک گئیں اسوقت مردانہ کو بڑی ہی اندامت حاصل ہوئی اور مجبور ہو کر سست گورو ہماراج کی خدمت میں حاضر ہوا اور کل کیفیت اپنے کیلاس پر بت پر جانے کی اور بذریعہ بھاوڑی کے لنگا لانے کی کہ سنائی۔ یہ سنکر سست گورو ہماراج نے سدھوں سے کہا کہ سدھو! ناخو جتو مردانہ لنگا کو اُس مقام تک لایا ہوا اب آگے تم لوگ لنگا کو لے آؤ یہ لنگا سدھوں نے لنگا کے لانے میں بہت ہی کوشش کی لیکن سب کوششیں انکی بیکار ہوئیں اسوقت سدھوں نے سست گورو ہماراج کے قدموں پر گر کر مستحاضکا اور آسپہن کہنے لگے کہ بھائیو یہ شخص کوئی کلا دھاری بھاری اوتار ہی ہے اور بڑا ہی مہاپور کہہ دو کہ جسکے بیٹھے سے مدت کا خشک و سٹوکھا درخت پیل کا پیل ہی ہوا ہو گیا تھا اور جب آندھی آئی تو ہم لوگوں نے انھیں کی دھوئی سے آگ پائی اب دیکھو اپنے چیلہ مسلمان کے ذریعہ سے لنگا بولا۔ پھر اس سے زیادہ اور کیا ہوگا یہ کہہ کر سب سدھ لوگ ہاں جلد سے چنانچہ سست گورو ہماراج بھی آگے کو تشریف لیچے اتفاق سے ایک دن سست گورو ہماراج کو پھر سدھ لوگ آستہ میں مل گئے پھر سدھوں نے سست گورو ہماراج سے دریافت کیا کہ اسے باتے تو کون ہو سست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ اسے سدھ میں تو تانک نہ کاری ہوں یہ سنکر سدھ لوگ آسن لگا کر بیٹھ گئے اور سست گورو ہماراج سے کہنے لگے کہ اسے جگت تو ست سنگ کر اسوقت سست گورو ہماراج نے سدھوں سے ست سنگ کیا جکانام سدھ گوشٹ ہے۔ (اُس سدھ گوشٹ کا جو شخص پاٹ کرے اسکا ہاتھ یہ ہے کہ پاٹ کر کے والے کو تمام سریشی کی خبر ہو جاتی ہے یعنی ماضی و حال و استقبال اُسکی نظر میں آ جاتا ہے اور دل چاہتا

سال ۱۱۲۰ میں ایک کنوینٹ میں دودھ پلکا اور وہ دونوں اور نورات با زارت آکا لگا دینا چاہئے والے دودھ کے موجود ہیں ۱۱۲۰ اس سال دیکھی لنگا کا جملہ بولت پائے پائی ۱۱۲۰

ہو جائے جو کہ جو تحریر و تقریر سے باہر ہوا ماث کرنے والا ہی اس امر سے ماہر ہو۔) اتنے میں سدھ لوگ پانچ سیر کا پیالہ بھر کر ست گورو
 مہاراج کے پاس لائے اور ست گورو مہاراج کے آگے رکھ دیا۔ ست گورو مہاراج نے وہ پیالہ زمین میں گرادیا اور پیالے کو
 فوراً ڈالا۔ یہ کیفیت دیکھ کر سب سدھ خاموش ہو گئے پھر سدھوں نے ست گورو مہاراج سے کہا کہ اسے بائیں کچھ دیکھ اور دیکھا۔ یہ سن کر
 ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اسے سدھ جو تم دکھاؤ گے وہ میں دیکھ لوں گا یہ سکر سدھوں نے اپنی سدھ حتمیان دکھائی شروع
 کین یعنی کسی نے مرگائے اور ڈائی اور کسی نے آگ برساتی اور کسی نے آدھی چلائی اور کسی نے اپنا مرگ چھالا اور ڈاڈا کسی نے کچھ کہا اور
 کسی نے کچھ کہا غرض کہ ہر ایک سدھ نے اپنی کرامات صفت کی لیکن ست گورو مہاراج کے آگے انکی ایک بھی پیش رفت نہ کی بلکہ ہر ایک
 امر میں ذلت ہی اُنکو ہوئی تب ست گورو مہاراج سے سدھوں نے اگر کہا کہ اسے بائیں کچھ تو نے بھی دیکھا تب ست گورو مہاراج نے جواب دیا
 کہ دکھانے والے تو تھیں ہو اور میں تو محض غریب آدمی ہوں مگر خیر جب تم امر اسی کرتے ہو تو میں یہ کہتا ہوں کہ تم لوگ جہان تمہارا جی
 پہلے پوشیدہ ہو اور میں تمکو ڈھونڈوں۔ سدھوں نے کہا کہ بہتر یہ کہ سدھ لوگ جسے جہان چاہا پوشیدہ ہو گیا۔ ست گورو مہاراج آخر حتمی
 دیکھے ہی سکو دیکھ لیا اور جہان جہان جا کر پوشیدہ ہوئے تھے ایک ایک کی چوٹی پکڑ کر لاکھ لاکھ کر دیا اسوقت تمام سدھ لوگ نادم ہوئے
 تب ست گورو مہاراج نے سدھوں سے فرمایا کہ اسے سدھ جواب میں پوشیدہ ہوتا ہوں تم مجھکو تلاش کرو اور یہ بھی ہدایت کی کہ اگر زمین
 تمہارے ڈھونڈنے سے نہ ملو تو اسوقت ایک (ٹنگا) (ارداس) کرنا اور (متھا ٹنگا) جسوقت اسطرح پر تم مجھکو یاد کرو گے جیوت
 میں نکلو آلوں گا کیونکہ میرا یہ قول ہی (کہ جب کبھی کسی میرے سیکھ کو ضرورت پیش آوے تو وہ میری ارداس رکھ کر اور عاجزی کے ساتھ
 ارداس کرے اُسکے تمام کام سدھ ہو جاوے گئے) پس اسطرح جہان پر ارداس ہوتی ہی زمین میں موجود ہو جاتا ہوں) ست گورو مہاراج
 یہ فرما کر پوشیدہ ہو گئے یعنی اس جسم میں چار قسم میں کہ جسکو اریہ غنا صرکتے ہیں یعنی آب۔ خاک۔ باد۔ آتش۔ پس سنگوں
 مہاراج نے ان چاروں کو علیحدہ کر دیا اور آپ ان چاروں سے علیحدہ ہو گئے اور ان چاروں سے پانچویں جوت جو پریشتر کی ہے
 وہ جوت پریشتر کی جوت میں لادی اب سدھوں نے ڈھونڈنا شروع کیا۔ ست گورو مہاراج کو کہاں پاتے اپنی سدھ حتمیوں سے
 چاروں طرف سے زمین و آسمان ڈھونڈا ٹھکے لیکن باوجود خاک چھلنے کے کہیں ست گورو مہاراج کے چروں کی خاک بھی نہ پائی
 اسوقت ست گورو مہاراج کی ہدایت سدھوں کو یاد آئی پس اسی وقت ست گورو مہاراج کی نذر یعنی بھٹ رکھ کر نہایت عجز و خشوع
 کے ساتھ ارداس کی اور متھا ٹنگا اسوقت ست گورو مہاراج نے ایک اشلوک فرمایا۔

(ش্লوک مہل پھلیلا)

पहरा अगनी होये पराधा भोजन सार करार्ह
 तगले दुःख पापी कर पीयाँ धरती हांक चलाई
 धरता राज्य अमीर तोले पीछे टंगा चढ़ाय
 रुड्डवध्या मायाँ नाहीं सबसे नाथ चलाय
 एता ताँड होये मन अन्दर करे भी अकबराम
 जे बड़ साहब ते बड़ दाते देदे करे रजाय

اسلوک محل پہلا

پہرا اگنی ہو دے گھر بادھا بھوجن سار کرائی
 تنگے دکھ پائی کہ پیوان دھرتی انک چلائی
 دھرتا راجہ امیر تو لے پیچھے تنگ چڑھاے
 اے رودھامان وان تا میں سب سے ناٹھ چلاے
 ایتنا تا نر ہو دے من اندر کرے یہی اکھ کر اے
 جی وڈ صاحب تے وڈ داتے دے دے کرے رھاے

ناناتک نظر کرے جس اور پر سچا نام و ڈیوایے
 جسوقت یہ اشلوک ست گورو ہماراج نے اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا بعد فرمانے کے ست گورو ہماراج کو افسوس آیا اور
 بعض اسکے اپنے جسم پر ایسا صدمہ اٹھا یا کہ (ست گورو ہماراج کتنی مدت تک سر کے بل کھڑے رہے) اسوقت الہام آسمانی رہے
 کلام ربانی اسطرح بر نازل ہوا (کہ اے نانک جی تم کچھ فکر نہ کرو کیونکہ جو ہماری خواہش تھی وہی تمہاری زبان ہی میں نے کہا ہے
 اور بھی جو کچھ میرے جی میں ہے وہی میں کہہ لوں گا۔ اے نانک جی مجھ میں اور تم میں کچھ بھی فرق نہیں ہے اسی وجہ سے جو تم
 کہتے ہو گو یا میں میں کہتا ہوں اور یہ خیال رکھنا کہ تمہارے منہ سے جو بات نکلتی ہو یا آئندہ نکلیگی وہ سب ست گورو یعنی میری
 زبان سے نکلی ہے۔

استغدر کلام آسمانی ہوا تھا کہ پھر سدھوں نے ست گورو ہماراج سے آکر آدیس آدیس کہا۔ یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ
 آدیس آدیس آدیس پور کہہ کر آدیس اے سدھو نا تھو جیتو۔ سدھوں نے جواب دیا کہ اے نانک جی تم کہاں آئے ہو جو اب اس کے
 ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ میں (آس اندیس) میں آیا ہوں یہ سنکر گورو رکھ ناتھ نے جواب دیا کہ اے نانک جی تم (آس اندیس)
 میں کیوں رہتے ہو۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے گورو رکھ ناتھ جی میں (آس اندیس) میں اسطرح پر بھی رہتا ہوں کہ اسطرح
 پانی میں (رعنائی) رہتی ہو۔ یہ سنکر گورو رکھ ناتھ نے جواب دیا کہ اے نانک جی سنہا میں کیا برتاؤ برتا رہا ہو۔ یہ سنکر
 ست گورو ہماراج نے اشلوک فرمایا۔

(ش্লوک مہل پہلیا)

اشلوک محل پہلا

سچ کال کھڑ بارتیا کال کالیر بے تال
 بواہی ج پت لے گئے۔ اب کھوئے اگا پے دال
 جو رکھ دے تو گائے ریتی ہوں رن ہو
 نانک پوہ باہرا کورے رات سو
 مہی بچ کھڑ چڑھا دے شرم پاہ تین ہو
 نانک مہاتی جوری پے کھڑی رن کو
 کھل کاتا راجا کسارڈھرم بے رکھ کر اڑ گیا
 کھڑ اماناس سچ چنرمان دیسے ناتھ کہہ چڑھا
 ہوں بھال دکنی ہوئی
 اندھے چورا ہوں نہ کوئی
 سچ ہوں میں کہہ رکھ روئی
 کہو نانک کہن بدھ گت ہوئی
 ست بات کرے ست کماے۔

سچ کال کو رور تیا کل کا کیکھ بیتال
 بو دےج بت لیکے اب کیوں اوگا دے دال
 بے ایک ہوے تو گا دے روتی ہوں رت ہوے
 نانک پاپے باہر اکورے رنگ نہ سوے
 بچے بچ کھنہ چڑھا دے شرم پاہ تین ہوے
 نانک سنگت چوری لے کوڑی رنگ نہ کوے
 کل کاتی راجہ تصائی دھرم بیکھ کر اڑ گیا
 کوڑا دوس سچ چنرمان دیسے ناتھ کہہ چڑھا
 ہوں بھال دکنی ہوئی
 اندھے چورا ہوں نہ کوئی
 سچ ہوں میں کہہ رکھ روئی
 کہو نانک کہن بدھ گت ہوئی
 ست بات کرے ست کماے۔

گورو دے ریا غر دے ون جاو
 ستری پور کہ کھدی بھاو
 مادی آوے بھاوے جاو
 شاستر بید نام نہیں کوئی
 آپے آپنی پوجا ہوئی
 نامی ہو کر یہی نیا
 میرے قہقہے خدا
 دے ہی بیکر جن گنا
 کوئی پوچھے تان پڑھ سنا
 ترک ستر کا ترے سنا
 رک موہا دے چاندی کھا
 کا دیکر سوچا ہو
 یا ہندو دیکھو کو
 کی گری جٹا بھوت
 تے پیچھے ردوین پوت
 رگ نہ پایا جگت گنا
 کت کارن سر جھائی پا
 نامک کل کا ہو برمان
 آپے آکھڑ آپے جان

گورو دے ریا غر دے ون جاو
 ستری پور کہ کھدی بھاو
 مادی آوے بھاوے جاو
 شاستر بید نام نہیں کوئی
 آپے آپنی پوجا ہوئی
 نامی ہو کر یہی نیا
 میرے قہقہے خدا
 دے ہی بیکر جن گنا
 کوئی پوچھے تان پڑھ سنا
 ترک ستر کا ترے سنا
 رک موہا دے چاندی کھا
 کا دیکر سوچا ہو
 یا ہندو دیکھو کو
 کی گری جٹا بھوت
 تے پیچھے ردوین پوت
 رگ نہ پایا جگت گنا
 کت کارن سر جھائی پا
 نامک کل کا ہو برمان
 آپے آکھڑ آپے جان

ست گورو ہمارا جن نے اخیر میں فرمایا کہ اے گورو کہ نامہ ایسے کھجک میں کھجک آیا ہو اور تم سب کچھ جانتے ہو یہ بچن سنگھ
 سب رتہ لوگ ست گورو ہمارا جن سے آدیس آدیس لکھ اور متھا ٹیک کر رخصت ہو گئے۔ اسوقت ست گورو ہمارا جن
 کے گورو دانہ ہوئے۔

آگے ساکھی گورو مکھ اور من مکھ کی بابت چلی۔

نمبر ۴۴

ست گورو ہمارا جن ایک گاؤں کی طرف چلتے چلتے ایک بیکھ کے گھر پر جاؤں اور اس بیکھ کا یہ دستور تھا کہ سادہ سنت کی یا کسی
 بیکھ کی خدمت کیا کرتا تھا اور بوقت رخصت کے یہ دریافت کرتا تھا کہ اے ہمارا جن گورو مکھ اور من مکھ کی شناخت کیا ہو۔ جو اب

اسکا ہر ایک سادہ سنت اپنی سمجھ کے مطابق دیا کرتا تھا لیکن اس سیکھ کو اطمینان نہ ہوتا تھا جس سے گورو ہماراج انگریز جانی
تھے ہی اس کے اطمینان کرنے کے واسطے اس کے پاس تشریف لیگے یعنی شب کو اسی کے مکان پر قیام فرمایا اس سیکھ نے حسب معمول
جتنی امانت و درست گورو ہماراج کی سیوا خدمت کی اور بہت ہی بجا و صحت کے ساتھ خدمت بجالا یا جبکہ صبح ہوئی اور ست گورو ہماراج
پہلے کو تیار ہوئے اس وقت اس سیکھ نے اپنے قاعدہ و عادت معبودہ کے موافق ست گورو ہماراج سے بھی وہی اپنا سوال پیش کیا
کہ اسے غریب نواز جی (گورو مکھ) اور (من مکھ) میں کیا فرق ہے اور کس طرح انکی شناخت ہو سکتی ہے یہ سنکر ست گورو ہماراج نے
فرمایا کہ اسے سیکھ ان دونوں کی شناخت کی بابت ایک کتھا میں تجھ کو سناتا ہوں اسی سے تجھ کو ظاہر ہو جاوے گا اب اس کا کہنا تو

کتھا گورو مکھ اور من مکھ کی
ست گورو ہماراج فرماتے ہیں
یعنی

ایک وقت میں دو شخص ایک راستہ میں لگے اور ساتھ ساتھ دونوں آدمی راستہ چلے گئے ایک منزل میں نہایت دیرانہ مقام
تھا اتفاق سے گورو مکھ مسافر کو پیاس لگی انتشار راہ میں کہیں دریا نظر پڑا۔ دریا دیکھ کر گورو مکھ نے کہا کہ بھائی ذرا ٹھہر جاؤ پانی پلین
تو پلین۔ یہ سنکر من مکھ نے ایک مقام کو دیکھا کہ اس مقام پر کنواں ملیگا وہاں پانی پیئے۔ یہ سنکر گورو مکھ پھر چلا۔ جب دونوں شخص
بہت دور نکل گئے اس وقت ایک کنواں بھی دکھائی دیا۔ کنواں دیکھ کر گورو مکھ کہہ کر خوب ہی پیاس تھا نہایت خوش ہوا غرض کہ دونوں شخص اس کے
قریب جا پہنچے کنوئیں میں جو جھانک کر دیکھا تو پانی دکھائی دیا لیکن بہت ہی کم نظر آیا چونکہ گورو مکھ آدمی بہت ہی پیاس تھا اس نے کہا کہ اسے بھائی
برتن تو اس کنوئیں میں ڈوبے گا نہیں اس سے یہ بہتر ہو کہ تجھ کو اس کنوئیں میں اتار دو تاکہ میں پانی پیکر آسودہ ہو جاؤں۔ من مکھ نے
اس کہنے کو غنیمت سمجھا کیونکہ اس کے دل میں پہلے سے گھاٹ منظور تھی۔ غرض کہ من مکھ نے گورو مکھ کو پانی کے قریب پہنچا کر جس رتی
کے ذریعہ سے اتار دیا تو پانی گورو مکھ پی کر کنوئیں کے اندر ہی رہ گیا۔ من مکھ نے اس کا کل اسباب لیکر راستہ دید یہ کیفیت دیکھ کر گورو
مذکورہ لگا پریشہ کو یاد کرنے پر مشر نے گورو مکھ کی یون مدد کی کہ کنوئیں کے اندر ایک لکڑی کا سہارا لگا کر جس کے اوپر گورو مکھ بیٹھ گیا اب
ست گورو کی مایا دیکھیے کہ اس کنوئیں کے اندر ایک دیو اور ایک باسک ناگ رہتے تھے جب رات ہوئی تو دونوں آپس میں
باتیں کرنے لگے۔ سانب نے کہا کہ اے بھائی دیو تم دن کو روز کمان جانے ہو اس دیو نے جواب دیا کہ اے بھائی ایک شہر میں
ایک راجہ کی لڑکی ہے اس کے ساتھ مجھے محبت ہے اس کے پاس میں رہتا ہوں یہ سنکر سانب نے دریافت کیا کہ اے بھائی اگر تم کو وہاں سے
کوئی نکال دے تو تم کیا کرو۔ دیو نے جواب دیا کہ میں کبھی نکل نہیں سکتا ہوں لیکن ہاں ایک علاج یہ ہے کہ جسکی وجہ سے میرا اخراج
ہو سکتا ہے یہ جو بیڑے دھڑا پڑ کر گرا رہے ہیں اس شخص اس بکھرے بیڑے کی بیٹ لیکر دوپ دیوے والے بکھرے بیڑے کی بیٹ لیکر دوپ دیوے
ضرور ہی نکل پڑے گا اس وقت اللہ فرما دیر بھی میں رگ نہیں سکتا ہوں بجز اس کے اور کسی نہ میرے میں کبھی نکل ہی نہیں سکتا ہوں۔
بعد اس کے دیو مذکور نے باسک ناگ سے دریافت کیا کہ اے بھائی تم ہمیشہ کمان رہا کرتے ہو یہ سنکر سانب نے جواب دیا کہ اس شہر کے
باہر ایک پورا نا (ڈھچھ) ہے اس مقام پر سات بادشاہی کی دولت پہنچے زمین کے دھنہ ہے بھکھو اس دولت سے محبت ہے اور یہ خیال
رہتا ہے کہ اس کو کوئی کھود نہ لیا جو اسے اس واسطے میں ہمیشہ وہیں رہا کرتا ہوں یہ سنکر اس دیو نے دریافت کیا کہ اے بھائی اگر کوئی شخص

اس دولت کو لیا دے تو تم کیا رد بجا اب اسکا اُسنے کہا کہ اے بھائی دیویوں تو میں اس مقام سے ہوتا ہی نہیں کہ جو اسکو کوئی لہجہ اور میں اس مقام سے نکل ہی نہیں سکتا ہاں ایک البتہ تدبیر یہ ہو کہ اگر کوئی شخص (سیاہ بکرا) مار کر اسکا خون اس مقام پر چھڑک دیوے تو البتہ میں اندھا ہو کر وہاں سے نکل جاؤں۔ یہ سب باتیں گورکھ میاں سن رہا تھا پس جو وقت امرت میلہ لینے جمع ہوئی اور دن چڑھا گورکھ کی تقدیر سے ایک مسافر اس کوٹھن پر آیا گورکھ کوٹھن میں نکل دشور کر ہی رہے تھے انکی آواز سن کر اس مسافر کو ترس آیا۔ غرض کہ اس مسافر نے گورکھ کوٹھن میں سے باہر نکال لیا جو وقت گورکھ کوٹھن میں سے باہر نکلا اس کو دیکھ کر کی بیٹ کو اکٹھ کر لیا لینے ایک ڈوبیا بھر لیا اور جس شہر کا نام سستا تھا اس شہر میں آیا دریافت سے معلوم ہوا کہ یہاں کے راجہ کی دختر بیمار ہو اور صمد باطخ کی تدبیریں کی گئیں بلکہ کچھ صورت افاقہ کی نظر نہیں آتی ہے گورکھ بھی راجہ کی ڈوبی بھر لیا اور لوگوں سے جب اپنی حکمت کا ذکر کیا لوگوں نے راجہ سے جا کر کہا۔ راجہ نے جواب دیا کہ اب تو ہم سب کیے تھک گئے کسی کے جتن۔ مقرر مقرر۔ میں اثر نہ دیکھا چونکہ گورکھ کو اپنے علاج پر بھروسہ تھا راجہ کو جواب دیا کہ (ہاتھ نکلن کو عار سی کیا ہے) ابھی کچھ معلوم ہوا جاتا ہے یہ سنکر راجہ نے جواب دیا کہ اگر تم میری لڑکی کو اچھا کر دو گے تو میں اپنی دختر کو تمہارے ہی ساتھ شادی کر دوں گا اور میرا یہ عہد تم مستحکم سمجھنا گورکھ نے اس ڈوبیا سے نکال کر دھوپ دیا فوراً ہی دیو مذکور راجہ کی لڑکی کے اوپر سے علیحدہ ہو گیا اور دیو کے جاتے وقت گورکھ نے اس سے اقرار کر لیا کہ اب کبھی دہم یہ اقرار کر کے دیو صاف بھاگ گیا چنانچہ راجہ مذکور نے بھی اپنے قول کے موافق اپنی بیٹی کی شادی گورکھ سے کر دی اب گورکھ اچھی طرح سے رہنے لگے جبکہ اس بات کو بہت عرصہ گزر گیا ایک دن گورکھ اپنی تفریح کے واسطے کہیں سیر کو نکلے تھے کہ وہاں تک جسے گورکھ کو کوٹھن میں ڈال دیا تھا اسی مقام پر آ نکلا گورکھ کی نظر جوں میں سن مکھ پر پڑی خود اٹھ کھلے لگایا اور نہایت خاطر داری سے سن مکھ سے پیش آیا اور اپنے مکان پر ساتھ لاکر بہت خاطر کرنے لگا لوگوں نے سن مکھ سے دریافت کیا کہ راجہ صاحب کے داماد تمہاری بڑی خاطر کرتے ہیں رشتہ میں کیا لگتے ہیں۔ بجا اب اس کے وہ کہنے لگا کہ یہ شخص میرا کیونکر رشتہ دار ہو سکتا ہے کیونکہ یہ قوم کا چارہ ہو گدبان یہاں یہ بات کہنے کے قابل نہیں ہے چونکہ یہاں کے راجہ نے اسی شخص کو اپنا داماد بنا لیا ہے یہ سنکر لوگ حیرت میں ہو گئے اور کہنے لگے کہ کیا آپ سچ کہتے ہیں یا کہ دھوکا لگاتی کرتے ہیں پھر سن مکھ نے مکر کہا کہ اس بات میں دلگی کا کیا ذکر ہے یہ کہہ کر اٹھ گیا بستر اٹھا کر سن مکھ روانہ ہو گیا اب اس بات کا ذکر لوگوں میں ہونے لگا رفتہ رفتہ یہ بات راجہ تک پہنچی راجہ نے جو وقت یہ خبر سنی اپنی نادالی کا پشیمان ہوا اور دل میں خیال کیا کہ اب اس شخص کا مردا ڈالنا ہی بہتر ہے راجہ صاحب کا یہ دستور تھا کہ ہمیشہ جب سے گورکھ کی شادی ہوئی تھی اپنے ساتھ داماد کو بھی بھوجن کے وقت لیجاتا تھا پس جس دن گورکھ جی کے ارے کا مشورہ راجہ نے اپنے دل میں کیا اس روز اپنے وزیر کو بھوجن کے وقت اپنے ہمراہ لے گیا اور دربان کو یہ حکم دیا کہ میرے بعد جو شخص آوے بلا نا مال مار ڈالا جاوے چاہے جو شخص ہو کسی کی خصوصیت اس میں نہیں ہو دربان کو یہ حکم دیکر راجہ صاحب اندر گئے رانی صاحبہ نے راجہ کو تنہا دیکھا اور داماد کو نہ پا کر راجہ صاحب سے دریافت کیا کہ آج آپ تنہا کیسے تشریف لائے ہیں بجا اب اس کے راجہ نے کہا کہ اے رانی صاحبہ اس معاملہ میں بڑا ہی دھوکا ہوا داماد تو ذات کا چارہ نکلا بعد اس کے راجہ نے وزیر سے کہا کہ جا کر دربان سے دریافت کرو کہ جس کام کو تمکو جتنے حکم دیا تھا وہ کام ہو گیا کہ نہیں دربان کے پاس جیسے ہی وزیر گیا دربان نے وزیر کا سر تن سے جدا کر دیا اور اسکی لاش باہر پھینک دی یہ خبر تمام میں مشہور ہو کر دشور و غل چلیا کہ وزیر راجہ صاحب

مار ڈالا گیا اور گورکھ نے بھی اپنے ولین خیال کیا کہ آج کیا وجہ ہوئی کہ راجہ صاحب اپنے ہمراہ بھجکے جو جن کو نہیں لگے شاید میں کچھ نے بری بانی کسی قسم کی کی ہے یہ سوچ سمجھ کر گورکھ مذکور نے اندر محل کے راجہ صاحب کے پاس پہنچ کر عرض کیا انکو دیکھتے ہی راجہ اور رانی دو دن متعجب ہو گئے کہ کیا یہ شخص ہنوز زندہ ہی رہا انھوں نے پہنچتے ہی کہا کہ کیا آپ مجھے کچھ ناخوش ہیں یہ سنگر راجہ صاحب نے غصہ میں تو سختی فرمایا کہ اسے باجی تو قوم کا چارہ ہے اپنی ذات چھپائی اور ہماری بھی ذات گنوائی۔ یہ سنگر گورکھ نے کہا کہ اسے راجہ صاحب اگر آپ میری بات پر یقین لادیں تو میں پریشہ کو درسیان دیکر کہتا ہوں۔ راجہ صاحب نے کہا کہ بہتر لیکن جھوٹ نہ ہو کہ اسوقت گورکھ نے من مکھ کی بد اخلاقی اور اپنی اشفاقی جیون کے بتوں کہ سنائی اخیر میں یہ بھی گورکھ نے کہا کہ اسے راجہ صاحب اس شہر کے باہر جو بڑا عجیب پڑا ہوا ہے وہاں پر میری سات بادشاہی کا خزانہ دینہ موجود ہے اگر آپ کو یقین نہ آوے تو چکر دیکھ لیجئے یہ سنتے ہی راجہ صاحب گورکھ کے ساتھ ہو لیے اور اس ڈھیہ پر گئے گورکھ نے یہ نظام اپنا پہلے ہی سے کر لیا تھا کہ سیاہ بکری کا خون سنگار کھا تھا ڈھیہ پر پہنچتے ہی خون چھڑک دیا کہ جسکی وجہ سے وہ (باسک ناگ) بھاگ گیا۔ راجہ کو گورکھ کی باتیں یقین آئیں اور شرمندہ ہو کر اپنے راج کا ٹاک بھی اپنے گورکھ داماد کو کر دیا۔ اسوقت سے گورکھ راج کرنے لگے غرض کہ بہت عرصہ کے بعد پھر من مکھ مذکور گورکھ سے آلا چنانچہ گورکھ نے پھر بھی من مکھ کے گٹے لگایا یہ کیفیت دیکھ کر من مکھ مذکور نے گورکھ کے قدموں پر سر رکھ دیا اور اپنے سب قصورات کی معافی چاہی اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ بھجکے بخشے میں نے بڑا ہی قصور کیا اب بھجکے تلوڈ کہ یہ کر یا تیر کسکی ہوئی ہے اسوقت گورکھ نے اپنی کئی کیفیت کنوئیں کی من مکھ سے بیان کر دی چنانچہ سنگر من مکھ اسی کنوئیں پر جا بیٹھا تو وہ اور وہ باسک ناگ آپس میں یہ گفتگو کرتے تھے کہ اسے بھائی اس دن کوئی پابی بیان ہماری اور تمھاری تقریر سننا تھا کہ اس مذہب سے ہم اوٹے اپنے اپنے مقامات تک نکل جاویں گے یہ سنگر من مکھ کی شامت نے دھمکا دیا کہ کچھ سالس زور سے لی اتنے میں گزار کچھ بول اٹھا کہ اسے بھائی اب بھی دیکھو تمھارے کنوئیں پر بیٹھا میں رہا ہوں یہ سنتے ہی دیو مذکور اور ساپ مشور نے آکر من مکھ کے ٹکڑے ٹکڑے جدا کر دیے اور جان سے مار ڈالا۔

غرض کہ یہ کتنا کھست گورو ہمارا راج اس شخص سے کہ جو من مکھ اور گورکھ کی شناخت دریافت کیا کرتا تھا کہا کہ اسے شخص جو میرا کھ ہو دیگا وہ گورکھ کے کچھن کبھی نہ چھوڑے گا۔

غرض کہ اس شخص نے سنگر و ہمارا راج کے قدموں پر گر کر متھا ٹیکا اسوقت سے گورو ہمارا راج نے فرمایا کہ اسے بھائی ست اور ہم کے ساتھ کیرتن کیا کرو اور سنتوں اور سادھوں اور سکھوں کی خدمت حتی المقدور کیا کرو اسکے باعث سے تمھاری سادگتی ہو جاوے گی۔ یہ کھست گورو ہمارا راج وہاں سے رخصت ہو کر آگے کو تشریف لگے۔

آگے ساکھی ست گورو ہمارا راج کی مردانہ کے ساتھ کی بابت چلی

نہ ۴۵

ست گورو ہمارا راج جاتے جاتے ایک دن ایک مقام پر جا پہنچے کہ جہاں پر بہت بھاری جنگل تھا مردانہ نے ست گورو ہمارا راج سے عرض کیا کہ اسے ہمارا راج اس مقام پر نہ کوئی آدم و نہ آدم زاد بیاناںک سننا تاہو گیدڑ و بھیریا وغیرہ بھی نظر نہیں آتا ہے یہ

پریش کی مسند خلعت پر بٹملہ اُسکے کوئی بھی نہیں ہے اور اگر بیان پر کوئی چیز اگر دکھائی دیتی ہو تو بڑے بڑے درخت ہی نظر آتے ہیں کہ جنگی جوٹیان آسمان سے لی نظر آتی ہیں اسے ست گورو ہماراج میں بہت دن کا بھوکا ہون ایلے اگر اجازت ہو تو میں اس سے کچھ جا کر کھا آؤں بواب اسکے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو کچھ سنتو کہ کر۔ یہ سنکر مردانہ خاموش ہو گیا اسوقت ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اس جنگل میں ایک راجپس رہتا ہے وہ سب بیان کے جو جنت کو جُن جُن کر کھالیتا ہے اور اسی کے خون کے ارے دودھ سوکوس تک آدمی بھی بیان سے نکل کر بھاگ گئے ہیں بیان تک کہ پتھر اور گیدڑ اور بھیر دیا وغیرہ کو بھی اُسے نہیں چھوڑا۔ غرض کہ وہ سب کو کھا جاتا ہے جیسے کوئی بھوکا آدمی مولی دگا کر کھاتا ہے۔ ست گورو ہماراج اُس جنگل میں بیٹھے اور کرناڑ کی اور بیان کرنے لگے اتنے عرصہ میں مردانہ نے کہا کہ اے ست گورو ہماراج میں تو نہایت ہی بھوکا ہوں اگر آپ اجازت دیں تو اس جنگل میں جا کر کچھ مٹھ میں ڈال آؤں۔ یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ بیان پر ایک راجپس جو رہتا ہے اُسکے خون کے ارے سے بیوی بچھیں سب بیٹے گئے ہیں اور اے مردانہ تو کسی وقت آرام بھی نہیں کرتا ہے یہ سنکر مردانہ نہایت ہی بخند ہوا اور کہنے لگا کہ یا خدا تو نے مجھ کو کہاں لاکر ڈال دیا ہے بلکہ میں نے خود گھر سے باہر نکل کر یہ تکلیف اپنے اوپر اٹھائی ہے حالانکہ میں تو قوم کا برائی ہی تھا مانگ جانے کر اپنا بیٹ بھر ہی لیتا تھا سودہ بھی میں نے کھو یا غرض کہ مردانہ نہایت ہی بیچین ہوا اور انجام کار یہ ہوا کہ مردانہ یہ کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا کہ افسوس جہاں کھانے اور پینے کا کچھ سہارا ہوتا ہے وہاں آپ منع کر دیتے ہیں یہاں تک کہ جنگل میں کھانے کے واسطے جانے نہیں دیتے ہیں۔ نہیں معلوم کہ کب کی عداوت مانتے ہیں اب آپ ہی فرمائیے کہ بغیر کھانے ہوئے کیونکر زندہ رہو لگا افسوس کہ خدا نے مجھ کو لاکر ایسی جگہ ڈال دیا ہے کہ جہاں پر کفن بھی میرا نہ ہو گا تو قبر کا بھر بیان کیا سا مان ہو سکا ہے اب مجھ کو پھر لگا کہ اس طرح پر میری جان جاتی رہیگی اور تمام لوگ ہماری قوم مانگ کر اپنا گذر کر لی ہی زن سچ تو یہ ہے کہ یہ آپ ہی اُجڑے اور بھوکے ہی جاتے اور ایک تو بھوک لگتی ہی نہیں اور مجھ کو بہت بھوکہ ستاتی ہے طرفہ ماجرا یہ کہ مجھ کو دیکھ دیکھ کر آپ ہنسنے میں غرض کہ مردانہ ایسی باتیں کر کے بغیر ہماراج کی اجازت کے جا کر جنگل کے بھل کھانے لگا اور بھل کھانے کھانے مارے لالچ کے آگے کو چلا گیا کچھ دور گئے مردانہ لگا تھا کہ دیکھا کہ ایک بڑا زبردست دیو بیٹھا ہے اور یہ وہی دیو ہے کہ جسے جنگل کے سب جو جنت کو کھالیا ہے اور دودھ کو کس تک جگہ جم بھاڑ کے مانند ہے اور دودھ کو کس تک جبکہ بازو میں لکھوڑ کے درخت کے مانند سیاہ بادل کی طرح اور بھاڑ کی کھوہ کے مانند سلی تاک و آگ ہے اور بھوکا مر رہا ہے۔ مردانہ کو دیکھ کر لقمہ کے واسطے مٹھ پھیلایا۔ مردانہ مارے خوف کے بول نہ سکا۔ اسوقت سنگو ہماراج ادا بیان کیا اور لگا شہد پڑھنے۔

شاہد

شہد

घर सुख बसिया बाहिर सुख पाया

گور سکھ سیا باہر سکھ پالا۔

कड़ नानक गुरु मंत्र दहाय

کہو نانک گور منتر ڈڑھایا۔

اور دل میں نہایت عاجزی کے ساتھ کہنے لگا کہ اے پریش گورو نانک جی میری حفاظت کر و جسطح آپ نے اس سے پیچھے کے بھگوان کی راجا کی ہے گوکہ میں نے آپ کی بہت سی عدول حکمی اسوقت کی لیکن میرے کھوئے کر مون پر خیال فرمائیے اور اس راجپس کے بھوکے بچائیے اور اے دینا ناٹھ مجھ کو اپنا سیوک جا کر اور سنگ لینے کی لالچ مان کر بچائیے کیونکہ آپ دونوں جہاں زمین و آسمان کے

مالک بن بجر آپ کے اور کوئی میرا سہارا نہیں ہے جوقت مردانہ نے ایسی استی کی اسوقت ست گورو ہمارا ج انتر جامی گھٹ گھٹ
 نے جاننے والے دیال ہوئے اور بھائی بائے سے کہا کہ بھائی بائے چلو کیونکہ مردانہ کو راجھس کھانا چاہتا ہے اب جگہ اُس کو چاہا
 جا ہے غرض کہ ست گورو ہمارا ج مردانہ پر کرپاکر کے مع بھائی بائے کے اٹھ کھڑے ہوئے جوقت ست گورو ہمارا ج وہاں پہنچے
 اور جا کر دیکھا تو وہ راجھس گویا ایک برہمنا کا نشان پرست گورو ہمارا ج نے غور کیا لیکن مردانہ وہاں نظر نہ آیا اسوقت ست گورو
 ہمارا ج نے بھائی بائے سے کہا کہ اے بھائی بائے مردانہ کو یہ راجھس کھا گیا لیکن اندر اس کے پیٹ کے مردانہ ہنوز زندہ رہی اور
 رہا ہے۔ ست گورو ہمارا ج انتر جامی نے اُسکی رجھائی۔ اب سنئے کہ مردانہ کو اُس راجھس کے اندر ہی تمام قدرت پریش کی نظر
 آنے لگی تیسے آکاس۔ زمین۔ چاند۔ سورج۔ دریا۔ اور کچھ دور جو آگے چلا تو کیا دیکھتا ہے کہ مین اپنے گھم مین یعنی (راہی ہوئی
 بھی تو بڑی) مین ہوں اور وہاں کے سب درخت وغیرہ بھی پچھلے۔ آگے جا کر بھائی بائے کا کوئی دیکھا مردانہ یہ کل کیفیت
 دیکھ کر تعجب مین ہو گیا جیسے کہ کوئی جگہ ایک برہمنا کو دیکھ کر دوسرا برہمنا دیکھتا ہے اُسی طرح ست گورو ہمارا ج نے ایک ایک
 معجزہ دکھایا کہ جسکو دیکھ کر مردانہ تعجب مین آیا بارود اس کے مردانہ یہ سب کیفیت دیکھ رہا تھا لیکن ست گورو ہمارا ج کی یاد میں
 وہ موقوف تھا اتنے مین ست گورو ہمارا ج نے دیکھا کہ اُس راجھس کا منٹھ کھلا ہوا ہے ست گورو ہمارا ج کی یاد ہی کی وجہ سے مردانہ
 راجھس کے شکم کے اندر زندہ رہا اور نہ اُس نے مردانہ ایسے کتنے کروڑ حیوان و انسان کو کھالیا تھا مردانہ کی رجھاکر نے کی وجہ سے
 اُس راجھس کو بھی ست گورو ہمارا ج کے درشن ہو گئے غرض کہ ست گورو ہمارا ج نے اُس راجھس کا منٹھ کھلا دیکھ کر آپ خود ہی اندر
 جا کر داخل ہوئے لیکن بھائی بائے نے بھی یہی کہئے ست گورو ہمارا ج مردانہ سے جلے۔ اب ست گورو ہمارا ج نے اُس کے شکم کے اندر
 جا کر اپنا جسم بڑھایا یہاں تک کہ راجھس کو معلوم ہوا کہ اب مین مرا ہی چاہتا ہوں تب اُس نے ایک جوجن کے برابر اپنا جسم بڑھایا تب
 ست گورو ہمارا ج نے دو جوجن کے برابر جسم بڑھایا بعدہ راجھس نے چار جوجن بڑھایا تب ست گورو ہمارا ج نے آٹھ جوجن بڑھایا
 مین بعد راجھس نے سولہ جوجن بڑھایا تب ست گورو ہمارا ج نے تیش جوجن زیادہ کیا اسوقت راجھس کو یقین آ گیا کہ اب مین ضرور
 مرا چاہتا ہوں اسنے کسی طرح بیچ نہیں سکتا یہ سوچ سمجھ کر پھر راجھس نے اپنا جسم اور زیادہ بڑھایا تب ست گورو ہمارا ج نے ٹیڑھت
 کے مانند بڑھایا جب اُسپر بہت ہی بوجھا ہوا تھا اسوقت راجھس مذکور بہت کمزور ہو کر گر پڑا اسوقت مین تمام دیوتاؤں نے آکا
 نامہ کار کیا کہ گورو نانک کو دیو نے کھایا ہے وہ لوگ آپس مین یہ کہہ رہے تھے لیکن ست گورو ہمارا ج کی مہمان کو کون کہہ سکتا ہے اب
 وہ راجھس بیہوش ہو کر زمین مین گر پڑا اتفاق سے وہاں پر ایک درخت بڑا ہوا تھا جون مین وہ راجھس گرا درخت کی چوٹ سے
 راجھس مذکور چور چور ہو گیا غرض کہ تیش جوجن مین اسوقت اسکا جسم تھا یہاں تک کہ زمین بھی اُسکے گرنے سے دب گئی اسوقت دیوتاؤں
 نے جوجو کار کیا اور پھولوں کی بارش آسمان سے کی غرض کہ ست گورو ہمارا ج مردانہ کو راجھس کے شکم سے باہر نکال لائے
 جسطح کہ گاڑھا بادل بھاڑ کر سوچ نکلا ہے اُسی طرح ست گورو ہمارا ج اُس راجھس کے پیٹ سے باہر تشریف لائے اتنے مین بھائی
 بائے نے شگورو ہمارا ج کے قدموں پر گر کر مٹھایا کیا اور وہ راجھس بھی اچھا جسم رکھ کر اور ہاتھ جوڑ کر ست گورو ہمارا ج کے آگے کھڑا
 پڑا اور بہت استی کی کہ اے جوجن برمجہ راجھس کے نشانہ کے واسطے کلجاگ مین نہ نکالنے دیکھ (ہاری) ہے بعد بہت استی کے
 جوجن راجھس روپ نہایت خوبصورت زیور اور کپڑے سے آراستہ دیراستہ ہو کر دیولک کو راہی ہوا یہ اچھ بھلا دیکھ کر بھائی بائے نے

ست گورو ہماراج سے عرض کیا کہ اسے ہماراج یہ کون شخص تھا۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے بھائی بابے یہ راجہ جنک کا رسوئیں بردار تھا۔ یہ سنکر بھر بھائی بابے نے عرض کیا کہ اسے ہماراج اسنے راجھیں کا جسم کیونکر پایا۔ یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے بھائی بابے اسنے راجھیں کا جسم بددعا یعنی سرلوپ کی وجہ سے پایا ہوا ہے اسکا سبب یوں ہوا ہے کہ ایک وقت میں راجہ جنک نے برہمن اور اہیت اور اہجگت وغیرہ کا جگت کیا تھا اور اسی وقت میں اس رسوئیں بردار نے جگ کی رسوئیں پہلے ہی ہر مٹی کر ڈالی تھی اور اس امر کو راجہ جنک نے جان لیا تھا کہ اسنے رسوئیں جھوٹی کر ڈالی ہے اب پرشاد سنتوں کے لائق نہیں ہے یہ سوچ کر راجہ جنک نے تمام پرشاد دریا میں ڈبوادیا اسوقت اسی رسوئیں بردار کو کہا کہ تو بڑا ہی راجھیں ہو اسوجہ سے اسنے راجھیں کا جسم پایا لیکن اسنے سنتوں کی خدمت کی بھی اسوجہ سے اسکا اور ہمارا ملاپ ہوا اور اسی ذریعہ سے سکھ حام کو یہ پراپت ہوا کہ بھائی بابے سنتوں کی خدمت اعلیٰ درجہ کے مرتبہ کو پہونچاتی ہے یہ سنکر بھائی بابے اور بھائی مردانہ نے ست گورو ہماراج کے آگے ستھاٹیکا اور تمام دیوتے بھی ست گورو ہماراج کو منسکار کر کے دیو لوک کو گئے اور ست گورو ہماراج بھی وہاں سے رخصت ہو کر تشریف لے گئے۔

آگے ساکھی سورن پور کی چلی

نہ ۴۶

ست گورو ہماراج وہاں سے آگے کو چلے چنانچہ کتنے دن سمندر پر اور کتنے دن زمین پر چلتے رہے ایک دن قفر ج طبع کے طریق پر مردانہ سے کہا کہ کیوں مردانہ اچھے بھل کھانے کی خواہش ہو کہ نہیں۔ یہ سنکر مردانہ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اسے ست گورو ہماراج میں بہت ہی مدد مل چکی کرتا ہوں اور آپ کے حضور میں بائیں بھی کرتا ہوں اسکا بھل مجھ کو یہ ہوا لیکن آپ میرے اوپر نہایت ہی کرپا کرتے ہیں کہ مجھ کو ایسی ایسی مصیبت اور تکلیفوں سے بچاتے ہیں مگر میں کیا کروں میں تو بھوکھ سے بیتاب ہو جاتا ہوں بیکراہی سے بول اٹھتا ہوں میری اچھی عقل اس بھوکھ کی بیکراہی میں جاتی رہتی ہے اسی وجہ سے آپ کے حضور میں گستاخانہ کہ اٹھتا ہوں اور اسی کا نتیجہ تکلیف اٹھاتا ہوں لیکن آپ اپنی کرپا سے میری رچھا یعنی حفاظت کرتے ہیں آپ سنت پورن میں اور بیت پورن آپ کی خاصیت ہے یہ سنکر ست گورو ہماراج نے ہنس کر کہا کہ اسے مردانہ ہم تجھے ہمیشہ خوش و سرین رکھیں گے اور تیری باتیں سنکر بہت خوش ہوتے ہیں اور تو بھی ہم سے خوش رہا کہ تیری باتوں کا ہم کبھی خیال نہیں کرتے ہیں غرض کہ اسی طرح کی باتیں ست گورو ہماراج مردانہ سے فرماتے ہوئے چلے جاتے تھے اب کتنے دن راستہ ہی میں گزرے گئے اور کوئی گاؤں نہ ملا۔ جاؤں طرف جنگل ہی جنگل اور جھاڑی ہی جھاڑی دکھائی دیتے تھے ایک دن مردانہ نے کہا کہ اسے ست گورو ہماراج راستہ دون آجڑ ہی آجڑ میں گزر رہا ہوتا ہے کوئی شہر بھی کبھی آویگا کہ نہیں ست گورو ہماراج نے جواب دیا اور ہنسنے لگا کہ اسے مردانہ تیرا دل شہری میں لگا رہتا ہے اور شہر ہی دیکھنا چاہتا ہے کیوں کیا بھوکھ لگی ہے یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ اسے گورو ہماراج اگر بھوکھ لگی بھی ہے تو بھر کیا کسی نے ہمارے واسطے کچھ رکھ چھوڑا ہے کہ جو وہ میں کھاؤں گا اور آپ اسکی کیفیت کہا جائیں گی کیونکہ آپ کو تو بھوکھ لگتی ہی نہیں ہے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ گہرا نہیں غرض کہ ست گورو ہماراج ساٹھ مہینہ اور تیرہ دن اسی طرح چلے گئے اسلئے شمارام

میں کہنے سنہرا اور کہنے ٹاپو ٹو ہو گئے اور طرفہ ماجرا یہ ہوتا تھا کہ جس جگہ ست گورو ہماراج کی سادھی لگ جاتی تھی وہیں بیٹھ جاتے
 تھے اور جب جی چاہتا تھا چلتے تھے تو ست گورو ہماراج کے ہمراہی لینے بھائی باے اور بھائی مردانہ بھی ساتھ چلتے تھے ورنہ وہ لوگ
 زمین میں بیٹھ جاتے تھے غنہ کھاتے چلتے چلتے چار کوس پر ایک شہر نظر آیا اسوقت ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ دیکھ مردانہ وہ شہر دکھائی دیتا ہے
 اب جو قیری مرضی ہو وہ جا کر وہاں سے کھا آ۔ یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو ہماراج اسی طرح کسی دن میرا دم بھی نکل جائے گا
 ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ ایک دن مرنا تو ہی ہو اور یہ جان اس جسم کو چھوڑنے والی ہی ہو لیکن ہاں مردانہ اگر کسی
 دن قیری جان بھر کہ سے نکلیگی تو یقین کر کہ ہم جلا لیونگے تو خوف مت کر یہ سنکر مردانہ نے کہا کہ اے ہماراج آپ تو مجھے ہیں والا
 آپ کو تو ہوش اور طبع کبھی اور کسی مقام پر نہیں ہوئی ہم نہیں کہہ سکتے ہیں کہ آپ کے ہمراہ ہم کیونکر جیتے رہتے ہیں اور چلتے و پھرتے
 بھی ہیں۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو یوں میں جان کہ چلو بھی کرتا رہی جلا تا ہر۔ مردانہ نے کہا کہ بیج ہر ہماراج
 غنہ کھاتے ست گورو ہماراج چلتے رہے اور مردانہ کا دل سنگور ہماراج اسی طرح ہلاتے ہوئے چار دن کوس لے آئے اور شہر کے
 نزدیک بیٹھے اسوقت ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اب شہر آیا ہر جا اور اٹھ من کچھ پائے آؤ۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اے
 ست گورو ہماراج میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہر میں کہاں سے کھاؤں۔ یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ میرے
 ہتھ کو تمام شہر سپرد کر دیا ہر تو جان چاہے وہاں کھائے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو ہماراج مجھ کو کوئی چور جو کچھ
 پکڑے تو میں کیا کرونگا۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اگر تجھ کو کوئی چور لکڑ پکڑے تو تو ہمارا نام لے لینا تو تجھ کو فوراً لوگ چھوڑ دیں گے
 چاہے تو جتنا ہاتھ مارے مردانہ نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اکثر ست گورو ہماراج کے پیرانے دوست اور قدیمی آشنا پائے جاتے
 ہیں یہ سوچ سمجھ کر مردانہ شہر میں آیا اور دیکھا کہ بیان تو زمین بھی سولے کی ہے جدھر دیکھتا ہوں سونا ہی سونا نظر آتا ہر بیانک
 مکان اور چیت کو مٹھی مانڈی گھڑا سب سونے ہی کے دکھائی دیتے ہیں۔ مردانہ اس قدرت کو دیکھ کر تعجب میں آگیا اور اسکی شو
 بھی جاتی رہی۔ مردانہ نے ایک آدمی سے پوچھا کہ اے بھائی اس شہر کا نام کیا ہر اُسے جواب دیا کہ اے بھائی تو کسان کا
 رہنے والا ہر اور کہاں سے آیا ہر مردانہ نے جواب دیا کہ ہم بہت دور سے آئے ہیں اس شہر کا نام کیا ہر یہ سنکر اُس شخص نے جواب
 دیا کہ اے بھائی پہلے تو اپنا نام بتاؤ۔ مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھائی میرا نام مردانہ ہر اب تم اس شہر کا نام بتاؤ اُس شخص نے
 جواب دیا کہ اے بھائی اس شہر کا نام (سورن پور) ہر۔ مردانہ نے کہا کہ اے بھائی کیا بیان کا راجہ (کنول نین) اور دورا رام
 (سودھرسین) کا بیٹا ہر جسکے تمام راجہ بلج گذار ہیں یہ لکڑ بھر کہا کہ اے بھائی بیان کا چال و چلن کیا ہر اور بیان کی زمین کل سونے
 ہی کی ہے اور تمہارا کیا نام ہر اُسے جواب دیا کہ اے بھائی مردانہ میرا نام (دھرم سنگھ) ہر اور بیان کا طریقہ یہ ہر کہ جو شخص ساؤرہاں
 آجاوے بلا قیمت بھوجن کھاوے کیونکہ اس ملک کا بھی دھرم قائم ہے۔ یہ سنکر مردانہ نے کہا کہ اے بھائی (دھرم سنگھ جی) مجھ کو
 بھوکھ لگی ہے بھو اب اُسکے اُس شخص لے کہا کہ شوق سے جو جی چاہے کھاؤ یہاں کسی کو کھانے کی ممانعت نہیں ہر بلکہ بیان کا نام طریقہ
 یہ ہر کہ جو شخص چاہے جس دکان پر جاوے اور اُسکے جی میں جس چیز کی خواہش ہو بلا تامل اٹھا کر کھاوے اب یہ بتاؤ کہ غلو کس چیز کی
 خواہش ہر مردانہ نے کہا کہ اے بھائی یہ کام مجھے نہ ہو سکیگا کہ کسی کی دکان میں پہنچ کر جو جی میں آوے اٹھا کر کھاؤں ہاں جو کوئی بھوکھ
 جو کچھ اٹھا کر دیو لگا وہ البتہ میں لے لوں گا (دھرم سنگھ) نے کہا کہ اے بھائی مردانہ تم کیلے ہی ہر یا تمہارے ساتھ اور بھی کوئی ہے۔

مردانہ نے جواب دیا کہ اسے بھائی (دھرم سنگھ جی) دو صاحب فقیر ہمارے ساتھ اور بھی ہیں دھرم سنگھ نے کہا کہ اسے بھائی مردانہ لنگو
 ہی تم جا کیے آؤ۔ مردانہ نے کہا کہ اسے بھائی جی وہ لوگ تو کبھی نہ آویں گے کیونکہ وہ لوگ تو شہر میں کبھی آتے ہی نہیں ہیں نہایت
 سفوف کی جویں ہیں۔ دھرم سنگھ نے کہا کہ اسے بھائی مردانہ خیر تم تو چکر بھوجن کر دے یہ لنگر اور مردانہ کو اپنے ساتھ ایک دکان میں
 لگے مردانہ سے پوچھا کہ بھائی کیا کھاؤ گے مردانہ نے جواب دیا کہ جو تم نے دو گے وہی ہم کھا لیونگے دھرم سنگھ نے کہا کہ تم جس
 چیز کی خواہش رکھتے ہو بھوجن کرو مردانہ نے کہا کہ میری خوراک ڈھائی تیر کی ہے۔ دھرم سنگھ نے مردانہ کو مٹھائی و پوری وغیرہ دے دیا
 مردانہ نے جب سونے کے برتن حلوائیوں کے بھی دیکھے تو اور بھی تعجب میں ہو گیا بیان تک کہ نرا دو بانٹ بھی سونے ہی کے
 دیکھے۔ سو دے کی یہ کیفیت کہ اسکا نہ کوئی نرخ دریافت کرتا کہ وہ کسی طرح کا بھادو ہوتا ہو۔ یہ کیفیت دیکھ کر مردانہ اپنے دل میں نہایت
 ہی خوش ہوا غرض کہ مردانہ نے بھوجن لیکر خوب کھانا اور بھد کھانے کے مردانہ نے دھرم سنگھ سے بھی دریافت کیا کہ اسے بھائی
 بیان کی کل زمین سونے ہی کی نظر آتی ہو اسکی کیا وجہ ہو اور بیان کے لوگ خرید و فروخت سو دے میں کچھ نرخ دیا بھی نہیں
 کرتے ہیں طرفہ یہ کہ قیمت بھی نہیں ملگتے ہیں اور نہ کوئی مزدوری ہی مانگتا ہو یہ تو بناؤ کہ بیان کا کام کیونکر چلتا ہو۔ دھرم سنگھ نے
 جواب دیا کہ اسے بھائی مردانہ بیان کسی کے کام کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہو کیونکہ بیان غلہ خود رو ہوتا ہو وہ قدرتی ہے اور راجہ کا
 حکم ہو کہ جو چیز جسکو مطلوب ہو شہر سے خواہ شہر کے باہر جہاں ہوئے لیوے خود کھاوے اور دوسروں کو بھی کھلاوے اور بلکہ راجہ
 کا یہ بھی حکم ہے کہ جو مسافر بیان آوے بلا قیمت جو چاہے لیاوے بلکہ بیان کے راجہ کا یہ بھی حکم ہے کہ جو لوگ کارگیری کا کام کرتے ہیں
 وہ شخص جو چاہے بلا اجرت اُٹنے بنو لیاوے۔ وہ لوگ اسی وجہ سے کچھ کسی سے مانگتے ہی نہیں ہیں کیونکہ (یہ دھرم نگری) ہے
 اسے بھائی مردانہ بیان کا کام اسی طرح سے چلتا ہو مردانہ یہ سب باتیں سنکر بہت خوش ہوا اور اپنے دل میں اپنے لگا کہ اگر بیان
 رہنا ہو تو بہت عمدہ بات ہو غرض کہ مردانہ کھانی کر ست گورو ہمارا ج کے قدیوں میں آیا مردانہ کو دیکھ کر ست گورو ہمارا ج نے فرمایا
 کہ مردانہ شہر کی خبریں اور باتیں سنا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اول تو یہی ایک خبر ہو کہ بیان کی کل سرزمین سونے ہی کی ہے
 بازار میں لوگوں کے پاس بھی جقدر ظروف بہانٹک تراؤ اور بانٹ بھی سونے ہی کے ہیں طرفہ یہ کہ بیان خرید و فروخت میں بھادو
 خواہ قیمت نہیں ہوتی ہو اور نہ کسی شے کی قیمت دینی پڑتی ہو اور نہ کوئی کسی کام کی اجرت خواہ مزدوری لیتا ہو جو شخص چاہے جو چیز بازار
 میں مفت کھائے قدرتی غلہ پیدا ہوتا ہو ایسے بیان کے لوگ روزگار بھی نہیں کرتے ہیں کون بھی اس شہر میں کوئی نہیں ہو نہ کوئی نہیں
 کی ضرورت ہو ہر گھر میں نہر جاری ہو عمدہ سے عمدہ سب شے بھوجن کے واسطے تیار و موجود رہتی ہو اسے ست گورو ہمارا ج اس شہر میں کی نئی
 چیزیں اور نئی باتیں ہیں ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ مردانہ تو نے کچھ کھایا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مجھکو اس شہر کا ایک آدمی مل گیا تھا میں
 اُس سے شہر کی کیفیت دریافت کی وہ بہت ٹھیک آدمی تھا اُس نے مجھے کل کیفیت بیان کی اور اُس نے مجھکو ڈھائی سیر بھوجن بہت عمدہ
 پوری و مٹھائی وغیرہ دے دیا وہ میں نے کھایا ہو اُس نے مجھے بھی دریافت کیا تھا کہ تمہارے ساتھ کوئی اور آدمی بھی ہو اُنکو بھی جا کر بلالو
 میں نے اُنکو جواب دیا کہ وہ بڑے سفوف کی ہیں شہر میں آتے ہی میں ہیں اُسے بہانٹک کہا کہ تمہیں اُنکے واسطے لیتے جانا میں نے اُسے
 کہا کہ وہ لوگ اس طرح بھوجن ہی نہیں کرتے ہیں ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ مردانہ تمہارا جت آدمی کیونکہ تو نے بہت اچھی جی تہیں
 بلکہ سنا میں کہ جنکو شکریہ میں نہایت ہی خوش ہوا جن اور اگر وہ بھوجن لانا تو میں مجھے بہت ہی ناوش ہوتا مردانہ نے کہا کہ شکورو ہمارا ج

میں تعجب میں ہوں کہ یہاں کا کام دنیاوی کیونکر چلتا ہوگا کیونکہ دنیاوی معاملہ سے یہاں کا چال و چلن نہایت برخلاف ہے۔ سنگورو ہمارا
 نے فرمایا کہ مردانہ یہاں کا دھرم کا کارخانہ ہے یہاں یا پ کوئی نہیں کرتا ہی یہاں سچ اور سنو کہ برت رہا ہے اور یہاں اب ملک سلطان
 نہیں پہنچے ہیں بلکہ ہوشیار رہنا یہاں کسی سے یہ نہ گنا کہ میں سلطان ہوں کیونکہ یہاں کے لوگ مسلمان کو جانتے ہی نہیں ہیں اور
 نہ یہاں کے لوگ عورت کی پرستش کرتے ہیں کیونکہ یہ سودھرم نگر ہے۔ مردانہ نے کہا کہ اسے ست گورو ہمارا اب یہاں قیام
 فرمائیے اور کہیں کو نہ بجائیے۔ ست گورو ہمارا نے فرمایا کہ یہ بات کرتا رہے ہاتھ جو اپنے ہاتھ نہیں ہے مردانہ نے کہا کہ اسے ست گورو
 ہمارا کیا یہاں کے لوگ عورت و مرد ہم صحبت نہیں ہوتے ہیں۔ ست گورو ہمارا نے فرمایا کہ ہاں یہاں کے لوگ ہم صحبت نہیں کرتے
 بلکہ یہاں کے سرشتی درشتی ہوگے سے آیت ہوتی ہے نہ جھمی دھم جھمی سے جھمی تو یہاں دھرم کھربت رہی ہے اور جیسے عورت و مرد کی صحبت
 سے اولاد ہوتی ہے وہاں سے دھرم کلا جاتی رہتی ہے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اسے ست گورو ہمارا یہ بات تو تعجبات کی سننے میں آئی تو
 ست گورو ہمارا نے فرمایا کہ مردانہ کہہ کر کی سب باتیں تعجبات کی ہی ہیں سچ تو یہ ہے کہ جسے جقدر دیکھا یا جسکو جقدر معلوم ہوا
 اس کے لیے غنیمت ہو گیا اسے بھائی مردانہ کہتا رہے انت ہی اسکی باتیں بھی بے انت ہی ہیں جو کوئی اسکو اسکوئی سے دیکھتا ہے وہ اندھا
 برایت ہو جاتا ہے لیکن جانچ نہیں سکتا ہے اور نہ انت پاسکتا ہے وہ کہتا رہے چاہے جو کہے جسکو کم سمجھے ہیں اسکو
 وہ کچھ کہتا ہے مردانہ نے عرض کیا کہ اسے ست گورو ہمارا یہاں کے راجہ کے پاس دولت کس قدر ہوگی۔ ست گورو ہمارا نے
 فرمایا کہ مردانہ جہاں سے ہم چلے آئے ہیں یعنی شترہ ہزار سات سو جو جن اس راجہ کا راجہ ہے گل جگ میں اس راجہ کا کوئی ثانی نہیں ہے
 اس زمانہ میں یہ بڑا بھاری راجہ ہے اسے مردانہ خلقت کے آرام کے واسطے بانی کی ندرین جاری ہیں اور ہر ایک طرح کی اس ملک میں
 کھانین ہیں یعنی از قسم معینات موجود ہیں بلکہ یہاں کی گل سرزمین سونے کی ہے یہاں تک کہ پیڑ بھی سونے کی ہے یہاں مردانہ نے عرض کیا
 کہ اسے ست گورو ہمارا کیا یہ راجہ سودھرمین سے بھی بڑا راجہ ہے۔ ست گورو ہمارا نے فرمایا کہ اسے مردانہ سودھرمین کو تو ہم
 کرتار سے سفارش کر کے بڑا راجہ کیا ہے ورنہ وہ تو اس راجہ کا باجگذار تھا اور اسکی فرمانبرداری کیا کرتا تھا بعد اسکے مردانہ نے عرض کیا کہ
 حضور گو کہ آپ ہمیشہ ہی سے ہون اہاری ہیں لیکن اب تو شہر آیا ہے اور آبادی ہے اگر حکم ہو تو کچھ حضور کے واسطے آؤں اور حضور کچھ
 بھوجن کریں۔ یہ سنکر ست گورو ہمارا نے فرمایا کہ مردانہ تو کرتار کے رنگ و تماشہ دیکھ تو سہی کہ کرتار کیا دکھاتا ہے مردانہ خاموش ہوا
 غرض کہ سات دن گزر گئے اور مردانہ برابر شہر سے جا کر کھانا کھا آتا تھا جبکہ آٹھواں دن ہوا مردانہ حسب معمول شہر میں کھانا کھانے
 کے واسطے گیا تو اس دھرم سنگھ سے جس سے بیشتر ملاقات ہوئی تھی پھر ملاقات ہوئی۔ مردانہ کو دیکھ کر دھرم سنگھ نے کہا کہ اسے مردانہ
 کہتے تھے کہ وہ فقیر اور بھی ہمارے ساتھ ہیں لیکن انکو تو ہم نے کبھی نہیں دیکھا تھا بتاؤ تو سہی کہ وہ کیا ہوئے۔ مردانہ نے جواب دیا کہ
 بھائی میں نے تم سے اسی دن کہا تھا کہ وہ لوگ بڑے ہی سنو کھی ہیں شہر میں کبھی آتے ہی نہیں ہیں اب بھی وہ دونوں صاحب میدان
 میں بیٹھے ہیں اور وہ کسی حالت میں ہوں لیکن کسی کے دروازہ پر نہیں جاتے ہیں دھرم سنگھ نے کہا کہ اسے بھائی مردانہ انکو کبھی تو یہاں
 لاؤ اور کیا وہ بھوجن ہی نہیں کرتے ہیں مردانہ نے جواب دیا کہ ہاں وہ لوگ ہون اہاری تو بیک و شبہ ہیں مگر ہاں کبھی کسی مقام پر تو بھوجنا
 جب وہ لوگ دیکھتے ہیں بھوجن کر لیتے ہیں ورنہ مہینوں تک کبھی کبھی نہیں کھاتے ہیں۔ دھرم سنگھ نے کہا کہ اسے مردانہ تو نے یہاں بیجا طریقہ
 کیا دیکھا ہے کہ جو انکے لائق بھوجن کیا یہ نہیں ہے مردانہ نے کہا کہ بیجا طریقہ یہاں کوئی میری نظر میں نہیں آتا ہے۔ پھر مردانہ نے کہا کہ دھرم سنگھ

نصین کچھ بھوجن لیجیو۔ یہ سنگھ دھرم سنگھ نے پانچ سیر بھوجن لے لیا اور ڈھائی سیر کا بھوجن مردانہ کو دیا بھوجن لیکر ست گورو مہاراج کی
 خدمت میں دھرم سنگھ جی چلے اور راستہ میں مردانہ سے دریافت کیا کہ ان فقیر صاحب کی صدا کیا ہو مردانہ نے کہا کہ اسے بھائی سنگھ مہاراج
 کی صدا کرتا رہو اتنے میں دھرم سنگھ نے سنگھ مہاراج کے جروں میں پہنچ کر کرتا کرتا رہتا رہتا بچا جی کہا ست گورو مہاراج نے آنکھیں
 کھول دیں اتنے میں بھائی بائے نے کہا ست کرتا رہو جی۔ بھوجن دیکھ کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے بھائی یہ کیا ہو۔ دھرم سنگھ نے
 کہا کہ اسے مہاراج آپ کے واسطے گونڈ جی نے پرشاد بھیجا ہو۔ ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ اسے بھائی تمھارا نام کیا ہو جواب دیا کہ اسے
 ست گورو مہاراج بھگت دھرم سنگھ کہتے ہیں اور اس تک میں کوئی چھوٹا بڑا تو ہی نہیں اپنے ذات و برن کی تفصیل بھی نہیں ہو پھر سنگھ مہاراج
 نے کہا کہ اسے بھائی یہ بھوجن کسے بھیجا ہے اور تم کو اسے آئے ہو دھرم سنگھ نے کہا کہ اسے سنت جی آپ کو بیان آئے ہوئے سات دن گذر
 گئے لیکن آپ نے شہر میں قدم نہ رکھا اور آجک بھوجن بھی نہیں کیا اس غرض سے بھوجن لایا ہوں اور یہاں کے راجہ کا نام (کنول نین) ہو
 راجہ دھرم والا ہو اور سنگھری لینے غور رکھتا ہی نہیں ہو باوجود اسکے کہ چھتر اسکے سر پر کرتا رہے دے رکھا ہو لیکن اپنی انگساری کی وجہ سے
 کسی سے بڑائی کے ساتھ کبھی پیش نہیں آتا ہو اور کسی کو کسی بات تکلیف نہیں دیتا ہو ملک سب کو مثل اپنے ہی جانتا ہو اور
 بہت ہی نیک آدمی ہو مہاشاک کہ کر باکی کھان ہی ہو سب کو خود ہی سلام کرتا ہو حالانکہ سترہ راجہ اسکے مطیع ہیں اور کبھی کسی پر چڑھائی
 نہیں کرتا ہو اور وہ لوگ بھی بخوشی تمام خرچ ادا کرتے ہیں غرض کہ اس راجہ کے دل میں ایسی عاجزی ہو کہ خود پسندی تو جانتا ہی نہیں ہے
 اور اپنے دل میں یہی سمجھتا ہو کہ جیسے کہ میں بندہ ہوں سری گوبند جی کے سبھی بندے ہیں۔ ست گورو مہاراج نے اپنے دل میں خیال
 فرمایا کہ ہم نے تو راجہ سو دھرمین کو کرتا رہے سفارش کر کے بڑائی دلائی ہو۔ اور اب اس راجہ کے وصف سنگھ نہایت طلعت ہو
 ہوئی ہو کیونکہ باوجود اس حشمت و دولت کے ابھمان اپنے دل میں نہیں رکھتا ہو اب دیکھا جائیے کہ کرتا کیا کرتا ہو اتنے میں دھرم سنگھ
 نے عرض کیا کہ اسے سنت جی صاحب اب آپ بھوجن پائے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم بھوجن نہ کریں گے۔ دھرم سنگھ نے عرض
 کیا کہ حضور پرشادی میں کیا دو کہ ہو کہ جو آپ بھوجن کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ پرشادی میں تو
 کوئی دو کہ نہیں ہو لیکن راجہ میں دو کہ ہو۔ دھرم سنگھ نے نہایت متحیر ہو کر عرض کیا کہ حضور راجہ میں کس قسم کا دو کہ ہو ہنید وار ہوں
 کہ اس سے مجھ کو آگاہ فرمائیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے دھرم سنگھ جی جس شخص میں جو عیب ہوتا ہو وہ خود ہی اپنے عیب
 کو جانتا ہو دوسرے کو کیا معلوم ہو کیونکہ سنسار تو (بقول جی) ہو۔ دھرم سنگھ نے عرض کیا کہ حضور اب اس امر کا فیصلہ کیونکر ہو دے
 ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسکا بھی فیصلہ ہو جاوے گا بہتر ہو کہ راجہ کو تم اس امر کی جا کر خبر کر دو۔ دھرم سنگھ نے عرض کیا کہ مہاراج
 کیا یہ پرشادی اسی طرح بر رکھی رہے گی۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے بھائی دھرم سنگھ جو ت راجہ آد لگا اسوقت بھوجن بھی پائے
 دھرم سنگھ نے اپنے دل میں خیال کیا کہ یہ بات تو بڑی ہی بے ڈھب ہوئی راجہ کی بابت اڑھنگا لگ گیا خراب تو انکے حکم کی تعمیل کرنی ہی چاہیے یہ
 سوچ سمجھ کر راجہ (کنول نین) کی خدمت میں دھرم سنگھ مذکور گیا اور جا کر عرض کیا کہ آپ کی نگہی میں تین فقیر آئے ہوئے ہیں سات دن کا تو
 ہو گا کہ ایک باغ میں پڑے ہیں منجھلے لنگے ایک شخص تو شہر میں آکر بھوجن کھا جاتا ہو اور دو شخص مطلق شہر ہی میں نہیں آتے ہیں جب سے
 آئے ہیں اسوقت تک ان دونوں شخصوں نے کچھ بھی بھوجن نہیں کیا ہو۔ اسوقت میں انکو بھوجن لیگیا تھا لیکن وہ لوگ بھوجن نہیں کرتے
 ہیں جب میں نے اسے اصرار کیا تب انھوں نے یہ فرمایا کہ بھوجن میں تو کوئی عیب نہیں ہو لیکن راجہ میں دو کہ ہو جب میں نے

دو کد پوچھا۔ تب انھوں نے کہا کہ تم جا کر راجہ کو پھر دو۔ میں نے جب عرض کیا کہ اس دو کد سے مجھ کو اطلاع دیا دے تب انھوں نے فرمایا کہ حسین جو عیب ہوتا ہو وہ خود ہی اپنا عیب جاننا ہو راجہ حیرت میں ہوا اور دھرم سنگھ سے کہا کہ بھلا تمہیں ہمارا دو کد پکارا کد سنت جی نے مجھ میں کیا دو کد لگا یا ہو۔ دھرم سنگھ نے کہا کہ بہتر ہو گا کہ آپ خود چکر دریافت فرمائیے راجہ نے دریافت کیا کہ وہ بستی کی کہاں بیٹھے ہیں۔ دھرم سنگھ نے کہا کہ وہ (سلما دیپ) کے پہاڑ پر بیٹھے ہیں۔ یہ سن کر راجہ نے کھڑے کی سواری طلب کی اور چلتا تیار ہوئے اپنے دلیں سوچا کہ میرے شہر میں بھوجن کی تو کمی ہی نہیں کیا بھلیون خیر یون ہی چلتا ہوں یہ سوچ کر دھرم سنگھ کے ساتھ ہوا اور ست گورو ہمارا ج کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ست گورو ہمارا ج کی حضور میں بھائی مردانہ نار بجا رہے تھے اور ست گورو ہمارا ج کی سادھی لگی ہوئی تھی۔ دھرم سنگھ اور راجہ نے کرتار کرتار کہا۔ آواز سن کر ست گورو ہمارا ج کی سادھی کھل گئی فرمایا کہ ست گورو بھائی ست کرتار بھائی جی بیٹھے دھرم سنگھ نے اپنے طور پر راجہ سے کہا کہ یہ بیشک پورے سادھ میں راجہ نے ست گورو بھائی کو نسا کر کیا اور کھڑے ہو کر دست بستہ عرض کیا کہ اے ہمارا ج آپ بھنڈا رہ کیوں بھوجن نہیں کرتے ہیں اور مجھ میں کیا عیب ہوا ہو دو کد مجھ میں ہو وہ ہربانی کر کے دور کیے ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اے راجہ تم میں یہ عیب ہو کہ جو تم کہتے ہو کہ سبھی گوندے بندہ ہیں ویسا ہی میں بھی ہوں پس جبکہ تم کو ایسی سمجھ ہو تو پھر اطاعت کس لیے لیتے ہو۔ راجہ نے کہا کہ اے سنت جی صاحب ہو تو کسی سے اطاعت نہیں کرتے ہیں اکثر لوگ خود ہی تابعداری کرتے ہیں بلکہ یہاں تک کہ ہم تو کسی شخص سے اپنی کچھ فرمائش بھی نہیں کرتے اور نہ کسی پر کسی طرح کا جبر وغیرہ کرتے ہیں۔ ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اے راجہ ہم نے (راجہ شودھ سین) کو تم لوگوں پر ہمارا ج کیا گل راجاؤں نے اسکی سلامی قبول کی ہو تم بتلاؤ کہ تمہارے جی میں کیا آیا ہو۔ (راجہ کنول نین) نے کہا کہ ہم یہ سن کر نہایت ہی خوش ہوئی مجھ کو آپ کا قول سرستھے پر قبول ہے کبھی عدول نہیں ہو نہ ہو گا لیکن اب آپ ہمارا دو کد دور کر دیں۔ اسوقت سنگھ نے فرمایا کہ اے راجہ ہم تمہارے دو کد دور کرنے ہی کے واسطے ساٹ ہزار جو جن سے بیان آتے ہیں گو کہ تم ہم کو نہیں جانتے ہو لیکن ہم تو تم کو جانتے ہیں بس اگر اب تم راجہ شودھ سین کی اطاعت قبول کرو گے تو تمہارا بھلا ہو گا اور یہ سب کا خانہ بنارہیگا ورنہ تمہاری خوشی جو چاہنا وہ کرنا یہ سن کر راجہ موصوف نے عرض کیا کہ حضور میں انکی اطاعت ہمیشہ ہی کرونگا کبھی انکی عدول حل میری طرف سے وقوع میں نہ آدگی لیکن اب میرے دل کی تشویش تو دور کر دیجیے اور یہ بھی میں نہیں سمجھا کہ جو آپ نے فرمایا کہ ہم ہم کو نہیں جانتے ہو لیکن ہم تم کو جانتے ہیں اور حضور فرما دیں کہ مجھ کو آپ کب سے اور کس طرح سے جانتے ہیں۔ ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ سنو راجہ جبکہ (راجہ جنگ بدی ہنس) تھا اور اسکی تمہارے اوپر بہت ہربانی تھی اور سو اہر رات باقی رہنے سے تم راجہ موصوف کو اشنانہ کرتے تھے ایک دن راجہ موصوف نے تم کو کہا تھا کہ (سنگو اجل پہلا جس جگہ ہما جبل ہو وہاں تم جل لینے گئے) اسوقت رہنے میں تمہارے دل میں آیا کہ افسوس ہم راجہ نہ ہوئے پس جبکہ تم راجہ کے پاس جل لائے اور راجہ کو بلایا اسوقت راجہ موصوف نے تم بہت خوش ہو کر فرمایا کہ سنگیر مانگ جو تیری خواہش ہو۔ تم نے عرض کیا کہ میں تو کچھ نہیں مانگتا ہوں راجہ جنگ اخر جامی تو نے ہی فرمایا کہ تو نے تو پہلے سے مانگ رکھا ہو اب کیوں کرتا ہو خیر جو تو نے مانگا وہ ہم نے تجھ کو دیا پھر تم نے انکار کیا کہ اے راجہ صاحب میں تو کچھ نہیں مانگتا۔ یہ سن کر راجہ جنگ نے تم کو پتہ بتا دیا کہ جب تو جل لینے گیا تھا تب تو نے کہا تھا کہ افسوس میں راجہ نہ ہوا اگر میں بھی راجہ ہوتا تو حکم کرتا۔ ایسے اب ہم نے تجھ کو راج ہی دیا اور تو ہم سے بھی بڑھ کر راجہ ہو گا بس اے راجہ اسوقت ہمیں نے راجہ جنگ سے راجگی تجھ کو

درائی ہو اور وہاں سے ہمارے ساتھ محبت کرتا تھا۔ یہ سنکر راجہ کنول نین موصوف نے عرض کیا کہ اسے سنت جی صاحب وہاں پر
 میرا نام کیا تھا۔ ست گورو ہمارا راج نے فرمایا کہ تیرا نام اُسوقت (صفا چند) تھا اور اب تیرا نام (کنول نین) ہو اور ہمارا نام نانک زنگاری
 ہو۔ یہ سنکر راجہ موصوف نے ست گورو ہمارا راج کے قدموں پر گر کر متھاٹیکا اور عرض کیا کہ آپ پورے سنت ہیں اور قول کے بھی آپ
 پورے ہی ہیں اسلئے اب میری یہ عرض ہو کہ شہر کے اندر جگہ کچھ دن گذریں گے۔ ست گورو ہمارا راج نے فرمایا کہ اسے بھائی ہم ایت فقیر
 تین میدان اور جنگل میں ہمارے لیے اچھا معلوم ہوتا ہے جگہ ہماری ہی زیبا پیش ہو اور تم راجہ لوگ ہوتھاری زیبا پیش شہر کے
 اندر ہی ہو۔ راجہ نے عرض کیا کہ یہ راج سب آپ ہی کا ہے بلکہ بہرہ کہ آپ ہی راج کیجئے اور میں آپکی خدمتگزاری میں بسر کروں جو خدمت
 میں بسر دیکھا وے اُسکو بسر و چشم بجالاؤں۔ ست گورو ہمارا راج نے فرمایا کہ تمہارا راج کرنا ہمارا ہی راج کرنا ہو کیونکہ تم میں اور ہم میں
 کچھ فرق نہیں ہے اسلئے تم سے کہا جاتا ہے کہ یہ قول ہمارا یاد رکھنا۔ راجہ نے عرض کیا کہ حضور یہ کیا فرماتے ہیں میں تو آپ کو راجہ جنگ کے
 برابر ہی جانتا ہوں اُسوقت پھر مکرست گورو ہمارا راج نے فرمایا کہ اسے راجہ تم راجہ سودھرسین کی فرمانبرداری سے باہر نہ ہونا۔ راجہ نے
 عرض کیا کہ اگر حضور فرما دیں تو میں اُنکے کہنے کی فرمانبرداری کروں اتنے میں بھائی بالے نے عرض کیا کہ اسے ست گورو ہمارا راج اب
 جو راجہ عرض کرتا ہے اُسکو حضور قبول فرما دیں۔ ست گورو ہمارا راج نے فرمایا کہ اسے راجہ تم کیا عرض کرتے ہو۔ ست گورو ہمارا راج کے سامنے پھر
 راجہ کنول نین نے کھڑے ہو کر دست بستہ عرض کیا کہ حضور اپنے قدموں سے میرے مکان کو (پوچھ) فرما دیں۔ ست گورو ہمارا راج
 نے راجہ کے عرض کرنے کو قبول فرمایا اور کہا کہ جٹو بھائی جہاں چلنا ہو چلو۔ غرضیکہ ست گورو ہمارا راج راجہ کنول نین کے مکان پر تشریف
 لائے اور راجہ جنگ سے بھی زیادہ سامان موجود پایا اور اُسکو دھرم کی طرف پاکر سوچا کہ راجہ جنگ کی دعاؤں کے لیے ایسی ہی تھی کہ مجھے
 بڑا راجہ ہو گا وہ پوری ہوئی۔ غرضیکہ ست گورو ہمارا راج بند و مہینہ راجہ کنول نین کے یہاں رہے اور ایک دھرم سالہ ہوا کہ جہاں
 اکہمہر وند مسافر نہ کو آرام ملے جو سادہ سنت وہاں آتا تھا سب طرح کا وہ آرام پاتا تھا اور بلکہ راجہ کنول نین خود اپنے ہاتھ سے
 سادہ سنت کی خدمت کرتا تھا بعد اسکے ست گورو ہمارا راج کا جب قصد وہاں سے رخصت ہونے کا ہوا تو راجہ کنول نین نے
 ست گورو ہمارا راج سے عرض کیا کہ حضور یہ سب راج حضور ہی کا ہے جسکو چاہیں آپ دیجائیں تاکہ میں حضور کے ہمراہ چلوں۔
 ست گورو ہمارا راج نے فرمایا کہ اسے راجہ یہ راجہ جنگ کا دیا ہوا ہے ہم کسکو دیویں کیونکہ اس راج کا حکم تیرے ہی واسطے ہے
 یہ سنکر راجہ موصوف نے ست گورو ہمارا راج کے قدموں پر گر کر متھاٹیکا۔ ست گورو ہمارا راج وہاں سے رخصت ہو کر شہر باہر تشریف
 لائے اور وہاں سے (شمیر پربت) کی طرف چلنے کا قصد فرمایا۔ اُسوقت ست گورو ہمارا راج سے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور جسکو
 سلمان لوگ (مکہ) کہتے ہیں وہ کہاں اور کس طرف ہے۔ ست گورو ہمارا راج نے فرمایا کہ مردانہ کیا (مکہ) دیکھنے کی تجھکو خواہش ہے۔
 مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اکثر سلمان لوگ اہلکی بڑی ہی تعریف کرتے ہیں اگر حضور کی مرضی ہو تو اُسکو بھی دیکھ لوں اُسوقت
 ست گورو ہمارا راج نے فرمایا کہ اسے مردانہ (مکہ) تو اس طرف پیچھے رہ گیا تجھکو پہلے ہی کہنا چاہیے تھا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور آپکے
 نزدیک کتنی ہی دور ہو دو رہیں ہو اُسوقت ست گورو ہمارا راج نے فرمایا کہ مردانہ اسجگہ سے ڈھائی ہزار کو س کہہ دو اور علاوہ اسکے
 اُس مقام پر ہندو جانے بھی نہیں پاتے ہیں۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور تو ڈھائی ہزار کو س ڈھائی پلک مارنے میں طو کرتے ہیں
 اور جو یہ آپ فرماتے ہیں کہ ہندو جانے ہی نہیں پاتے ہیں کسکی مجال ہے کہ آپ کو رے کے۔ ست گورو ہمارا راج نے فرمایا کہ خیر چل مردانہ

یہ کہہ کر ست گورو مہاراج صبح اپنے ہمراہیوں کے جانب (مکہ) روانہ ہوئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی (مکہ) کے جانے کی بابت چلی

منبت

ست گورو مہاراج کو ایک ارٹھ میں تو کچھ دیر بھی لگتی ہو لیکن (مکہ) میں پہنچنے میں کہ جو ڈھائی ہزار کو س کا فاصلہ تھا کچھ بھی دیر نہ لگی اور دم کے دم میں کل مسافت طر کر ڈالی (مکہ) شہر میں جا کر داخل ہوئے اُسوقت ست گورو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ مردانہ دیکھ اب یہی مکہ ہے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور! ہمیں تو صرف چار دیواری دکھائی دیتی ہو اور کچھ نظر نہیں آتا ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ اندر جا کر دیکھ آہ شکر مردانہ اندر جانے لگا وہاں کے دربانوں نے مردانہ کو اندر جانے سے روکا۔ مردانہ نے کہا کہ اسے بجائیو ہم تو مسلمان ہیں ہم کو کس واسطے روکتے ہو کیا ہم ہندو ہیں۔ مجاوروں نے جواب دیا کہ یہاں سوائے ہندو اور سکھ کسی کو اندر جانے کا حکم نہیں ہے اور مجاور بھی جب اندر جاتے ہیں تو آنکھیں بند کر کے اندر جاتے ہیں۔ یہ شکر مردانہ شکر و ہمدان کے پاس واپس آیا۔ ست گورو مہاراج نے مردانہ سے دریافت کیا کہ مکہ دیکھ آیا بھلا بتلا تو سہی کہ کیا کیا دیکھا مردانہ نے عرض کیا کہ حضور! وہاں تو کوئی جانے ہی نہیں پاتا ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کیا وجہ۔ مردانہ نے کہا کہ حضور! مجاور لوگ اندر جانے نہیں دیتے ہیں کہتے ہیں کہ اندر جانے کا کسی کے واسطے حکم نہیں ہے بلکہ مجاور بھی جب جاتے ہیں آنکھیں بند کر کے جانے پاتے ہیں۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ یہی تمہارا مکہ ہے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور! پاکر کے دکھائیے۔ یہ شکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ اسے تو جا اور بلا کھٹکے اندر چلا جا۔ مردانہ ست گورو مہاراج کا ارشاد پا کر اٹھا اور سیدھا بلا کھٹکے اندر چلا گیا جسقدر مجاور اور دربان اور محافظ تھے سب کے سب اندھے ہو گئے مردانہ اندر گیا اور کل دیکھا منجملہ کل چیزوں کے ایک (مورت) پتھر کی کھڑی ہوئی دیکھی اس کے اور وہاں کچھ نہ تھا۔ یہ حالت دیکھ کر مردانہ باہر آ گیا اور ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر مٹھا ٹپکا۔ پھر ست گورو مہاراج سے دریافت فرمایا کہ مکہ مردانہ کیا کیا دیکھا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اسے ست گورو مہاراج حضور کی بدولت سب کچھ دیکھا لیکن وہاں خدا کا کیا جو دیکھتا ہاں ایک یہ چیز تو البتہ دیکھی کہ ایک مورت پتھر کی بڑی بھاری کھڑی ہو بجز اسکے اور وہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ وہ مورت پتھر کی (جہادو) کی ہو بجز اسکے وہاں دراصل کچھ بھی نہیں ہے اور اسی وجہ سے یہ لوگ اندر کسی کو جانے نہیں دیتے ہیں بلکہ خود مجاور بھی آنکھیں بند کر کے اندر جاتے ہیں۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور! اکثر مسلمان لوگ کہا کرتے ہیں کہ بت بچا ہو نہ کرنا چاہیے پھر اسکو دور کیوں نہیں کرتے ہیں بلکہ خاص (مکہ) کے اندر ہی رکھے ہوئے ہیں۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ واصل اندر جانے کی حالت ہی ہو اور مجاور بھی آنکھیں بند کر کے جلتے ہیں اگر آنکھیں کھولے جاویں تو بیشک ہی اندھے ہو جاویں۔ یہ تو صرف تیرے ہی واسطے خصوصیت تھی کہ جو تیری آنکھیں کھلی رہیں اور تو نے سب دیکھا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور! اسکی کیا وجہ ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ ایک وقت میں یہاں کا جو بادشاہ تھا اُس نے اس مورت کے علاوہ کرنے کا حکم دیا تھا چنانچہ لوگوں نے اس مورت کو دور کرنا چاہا اسی وقت بادشاہ کے تمام مکان میں و نیز کل مجاوروں کے مکانوں میں آگ لگ لگ گئی جبکہ یہ بات تھوڑی دیر میں آئی اُسوقت بادشاہ صبح نے اس پتھر کی مورت کے قدموں میں گر کر سر جھکا باور فرمایا

مجاہدوں نے اس صورت کے سامنے گر کر دعا مانگی اُسوقت اس صورت سے آواز برآمد ہوئی کہ جو شخص گھلی آنکھوں سے اندر آد لگا وہ
 ضرور ہی اندھا ہو جاوے گا اُسوقت سے یہاں کے مجاہد بھی گھلی آنکھوں سے اندر جانے نہیں پاتے ہیں بلکہ آنکھیں بند کر کے اندر آنے ہیں
 یہ مسکروانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج پھر مسلمان لوگ ہندوؤں کو کافر کیوں کہتے ہیں بواب اس کے ست گورو مہاراج
 نے فرمایا کہ اے مردانہ یہ لوگ خود ہی کافر ہیں کیونکہ یہ لوگ اصل مسلمان نہیں ہیں بلکہ نقلی ہیں۔ مردانہ نے ست گورو مہاراج سے دریافت کیا
 حضور میں کیوں اندھا نہیں ہوا۔ بواب اس کے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ ہندو لوگ جو تین گن کہتے ہیں چنانچہ انھیں
 تینوں گنوں سے برتھا۔ لیشن۔ ہمیش بھی پیدا ہوئے ہیں اور انھیں میں شامل رہینگے اور جو شخص اسے طلحہ ہو گیا وہ گویا زنجاری
 ہو گیا اور وہی صرف بچیکا بس انھیں تینوں گنوں میں سب آدمی بھی ہیں یہ صورت جسکی ہو وہ بھولا ہمیش ہیں اور انھیں کو مجاہد بھی
 کہتے ہیں چنانچہ یہ دیوتا بہت صاف دل ہیں بیٹے کسی قسم کی کثافت ان کے دل میں نہیں ہو بلکہ از سر تا پا شرافت ہی ہو اور اپنے قول کی بہت
 برس و سوری ہیں بس اسی وجہ سے یہ صورت اسجگہ رکھی ہو غرضکہ اتنے عرصہ میں رات ہو گئی تو ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے
 مردانہ اب اسجگہ لیٹ رہنا چاہیے۔ ارشاد کے ہوتے ہی بھائی باے و نیز ست گورو مہاراج خود و مردانہ سب صاحب اسجگہ آرام کرنے
 لگے جبکہ پہر رات باقی رہی اُسوقت اُس مقام پر ایک قاضی آیا اور اسنے اگر ان تینوں صاحبوں کو دیکھا کہ تین شخص سا فرسودہ ہیں بھلے
 ان کے ایک صاحب کے سر جانب مکہ کے ہیں یہ امر قاضی مذکور کو ناگوار ہوا اور اُن کے لگا کہ تو دیکھتا نہیں ہو کہ جو مکہ کی طرف سر پھیلا کر لیٹا ہے
 تمھاری زیارت مکہ کی درگاہ میں کیونکر قبول ہوگی کہ تم نے اتنا بڑا گناہ سر پر لے لیا تم خدا کے مکان کی طرف پیر کر کے بیٹے اس سے زیادہ
 اور کیا گناہ ہو گا۔ یہ مسکرت گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی ہم مسافر پر دہی آدمی ہیں راستہ کے تھکے ہوئے تھے بغیر دیکھ ہوئے
 یہاں سونگئے اب تم تو یہاں سے بخوبی واقف ہو جو طرف خدا کا گھر نہ ہو اس طرف ہمارے پیر کر دو۔ یہ مسکرت قاضی مذکور نہایت غصہ میں تو تھا ہی
 فوراً ہی ست گورو مہاراج کے پیر کر دو کہ پیر دیے لیکن جیو میں پھر نگاہ کی تو پھر ست گورو مہاراج کے قدم مبارک کو جانب مکہ دیکھا اپنے
 دل میں یہ سمجھا کہ شاید انھیں نے پیر لیا ہو فوراً اسے غصہ کے ست گورو مہاراج کے قدم مبارک دوسری جانب پھیر دیا لیکن پھر جب دیکھا
 تو ست گورو مہاراج کے پیروں ہی کی جانب مکہ پایا۔ غرضکہ اُس قاضی نے تین مرتبہ ست گورو مہاراج کے پیر پھرے لیکن جب پلٹ کر
 دیکھا تب ہی مکہ کو قدموں ہی کی طرف پایا آخر کار بہت تعجب میں ہوا اور مکرر کہہ کر پیر پھر نے کا شرمندہ ہو کر سخت زبانی کر کے اُسوقت
 وہاں سے جلد یا جبکہ صبح ہوئی اُسوقت قاضی مذکور بہت سے آدمی لیکر اور نیز وہاں کے مجاہدوں کو اکٹھا کر کے آبا جیا پھر دو سب لوگ بھی
 ست گورو مہاراج کے قدم مبارک کی جانب مکہ کو دیکھ کر تعجب میں ہوئے لیکن اپنی مٹھ زوری کی وجہ سے ست گورو مہاراج سے اُڑنے
 کو تیار ہوئے بھلے مکہ جو لوگ کچھ سمجھ دار تھے اپنی وحشیانہ حرکت سے باز آ کر آپس میں کہنے لگے کہ اے بھائیو اس بارہ میں اس شخص کا
 کیا تصور ہو جبکہ کہ ہی اس شخص کی تعظیم میں طواف یعنی بیکرمان کر رہا ہو یہ سوچ سمجھا کہ ست گورو مہاراج کے قدموں پر سب مجاہد و نیز قاضی
 سر کر کے اپنے قصور کے معافی کے خواستگار ہوئے۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ اے مردانہ اب کہاں کے چلے کا ارادہ ہو۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اے مہاراج آپ یہاں
 جانیے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ تو یہیچے سے کہنے لگا ہو کہ وہ مقام کا دیکھنا رہ گیا۔ ست گورو مہاراج سے مردانہ نے نہایت ادب سے
 ساتھ عرض کیا کہ مسلمان لوگ جو مقام مدینہ کہا کرتے ہیں وہ کہاں ہو۔ یہ مسکرت گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ وہ مقام یہاں سے

بارہ منزل ہو۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اسے ست گورو ہماراج نزدیک ہی تو یہی کیونکہ حضور ڈھائی ہزار کو س ایک چشم زدن میں تشریف لائے اب بارہ منزل کیا دور ہو۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ جل مردانہ تجھ کو وہ بھی دکھا دیوں۔ یہ کہکشاں ست گورو ہماراج کی طرف تشریف لیچے لیکن اب وہاں بارہ ہی دن میں پہنچے جھڑت (محمد صاحب) کی قبر بھی ست گورو ہماراج نے مردانہ کو اشارہ فرمایا کہ جا مردانہ مدینہ دیکھ آ۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اگر کوئی منع کرے۔ یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ بیان آگیا کہ میں ہوتی ملاوہ اسکے تو مسلمان بھی ہو۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مسلمانوں کی کیفیت تو میں بخوبی دیکھ چکا۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ پھر تو کیوں بیان آیا ہو۔ مردانہ نے جواب دیا کہ حضور میں تو صرف دیکھنے ہی آیا ہوں کچھ رستہ کی نہیں دیکھا میری بیان آنے سے یہ عرض ہو کہ اکثر مسلمان لوگ ان مقامات کی اذہد مبالغہ کے ساتھ تعریف کیا کرتے ہیں ایسے میں نے بھی اپنے دل میں خیال کیا کہ دیکھوں تو انکے مبالغہ کو کمان تک گنجائش ہو۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ مردانہ جا دیکھ غرض کہ مردانہ مدینہ کے اندر گیا اور ست گورو ہماراج بھی مدینہ کے اندر کھڑا وہاں پہنچے ہوئے جیسے بیٹھے تھے چلے گئے۔ جوقت ست گورو ہماراج مدینہ کے اندر داخل ہوئے وہاں ہماراج نے ست گورو ہماراج سے کہا کہ اسے بھائی تو کون ہو تو نہیں جانتا ہو کہ یہ (محمد صاحب) کا بھائی ہو اور یہاں کی زیارت برہنہ پا لیتے شکر بیرون سے کی جاتی ہو نہیں معلوم کہ تم کون آدمی ہو کہ جو ایسے بزرگ کی قبر پر بے ادبی سے چلے آئے اب فوراً ہی باہر جاؤ کیونکہ یہ مقام (محمد صاحب رسول کا ہو)۔ یہ سنکر ست گورو ہماراج نے یہ شبہ فرمایا۔

(سری راگ مہل پھلیا)

سری راگ مہل پھلیا

مقام کر گھر بیس نانت چلنے کے دھوکھا۔

مقام تا پر جاے جو رہے نچل لوگا

دنیا کیس مقامی

کر صدق کرنی خراج باندھ لوگ رہن میں

جوگ آسن کر بے نولانت ہی مقام

پنڈت دکنہ پو پھیان شدہ بئے دیو استھان

سور شدہ گن کندھرب من جن شیخ پیر سلا

در کوچ کو پنا کر گئے اور بچے چلن ہار

سلطان خان ملوک اور مر گئے کر کر کوچ

گھڑی ہورت کی چلنا دل سمجھ تو بھی پو پنا

سب واہ مانہ بکھاے برلاتا جو جھے کوئی

ناتک دیکھین بھتی جل تھل مہل سوے

اسد الکھ اگم قادر کارن ہار کریم

سب دنیا و مثر جاؤ نرڈی مقام ایک رحیم

مکام کر घर बैस नानित चलने के धोखा

मकाम तापर जाने जो रहे निचल लोग

दुनियां कैस मुकामी

कर सदक करनी खर्च बाँधो लग रहन में

जोगत आसन कर यहै भूला सब है मुकाम

परिडन बराहिं पोथियां शुद्ध भये देव स्थान

सरा शुद्ध गुन गंधर्व मुनि जिन शेष पीर सलार

हर कुञ्ज कुंचा कर गये और भय चलन हार

सुल्तान गुण मलोको मर गये कर २ कुंच

घड़ी मुहरत की चलना दिल समझ नभी पड़ंच

सब दाह मांही विखाने बिरला तां बूझै कोय

नानक देखें बिन्ती जल थल महि बल सोय

अल्ला अलरय अगम कादिर कारण हार करीम

सब दुनियां बड़ जायड़ी मुकाम एक रहीम

مقام میں زن آکھے جس سپس نہ ہووے یکہ
آسمان دھرتی چلے سی مقام وہی ایک
دن اب چلے نس سپس چلے تار کا لکھ پے ہوے
مقام وہی ایک ہر ناک سچ بگوے
یہ نجد شکر نے کہا کہ یہ کفر تو تھا ہی اللہ اور اُس کے رسول اور تار اور روتہ کو جانتا ہی نہیں ہر ارے تو کمان سے آیا ہر
تیرا کوئی نرالا نہ جب ہر اس سے بہتر ہر کہ اب تو بیان سے چلا جا۔ یہ شکر ست گوردھار ج نے پھر یہ شبہ فرمایا۔

(راگ مارو محسل پہلا)

اگر گم حیدائی بندے
چھوڑ خیال دنیا کے دھندے
ہوے بے خاک فقیر مسافر۔
یہ درویش قبول در
سمع نماز با کے سلسلہ نشا
مازینوار ہو ایسا
دینہ سجد سن میلہ
تلم خد سے پاکھر
سار اسرا بلبلہ دھو
طریقت ترک کھوج دے لادھو
عرفت من مارو ابدال
لہو حقیقت جت پھر ن مار
قران کتب دل میں کماے
دس عورت راکھو بدراہی
بچ مرد صدق سے باندھو خیر صبر قبول پر
کہ ہر روتہ بے خاک
بشت پیر لفظ کماے انداز
عور نور مشک خدایا بندگی اللہ اللہ حاضر
شیخ کما دے سووے قاضی
عادل سووے سوئی حاجی

مقام میں زن آکھے جس سپس نہ ہووے یکہ
آسمان دھرتی چلے سی مقام وہی ایک
دن اب چلے نس سپس چلے تار کا لکھ پے ہوے
مقام وہی ایک ہر ناک سچ بگوے
یہ نجد شکر نے کہا کہ یہ کفر تو تھا ہی اللہ اور اُس کے رسول اور تار اور روتہ کو جانتا ہی نہیں ہر ارے تو کمان سے آیا ہر
تیرا کوئی نرالا نہ جب ہر اس سے بہتر ہر کہ اب تو بیان سے چلا جا۔ یہ شکر ست گوردھار ج نے پھر یہ شبہ فرمایا۔
(راگ مارو محسل پہلا)
اگر گم حیدائی بندے
چھوڑ خیال دنیا کے دھندے
ہوے بے خاک فقیر مسافر۔
یہ درویش قبول در
سمع نماز با کے سلسلہ نشا
مازینوار ہو ایسا
دینہ سجد سن میلہ
تلم خد سے پاکھر
سار اسرا بلبلہ دھو
طریقت ترک کھوج دے لادھو
عرفت من مارو ابدال
لہو حقیقت جت پھر ن مار
قران کتب دل میں کماے
دس عورت راکھو بدراہی
بچ مرد صدق سے باندھو خیر صبر قبول پر
کہ ہر روتہ بے خاک
بشت پیر لفظ کماے انداز
عور نور مشک خدایا بندگی اللہ اللہ حاضر
شیخ کما دے سووے قاضی
عادل سووے سوئی حاجی

مکتبہ مجتہد احمدیہ ریسٹ ہاؤس

من حکم حج خداے بوجھ ناک بند خلاص دور

ہرگز کما سچ بھلائی بھلائی نامک بھلائی نامک

شعبہ سیکرٹری اس ملک کو اطمینان ہوا اسے میں مردانہ (محمد صاحب) کی تہذیب و تہذیب کے گوروں کے پاس حاضر ہوا۔ اس وقت گوروں کے پاس
نے فرمایا کہ گوروں نے کیا دیکھا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اسے سب گوروں کے پاس تھا۔ گوروں نے اسے سب گوروں کے پاس تھا۔ گوروں نے اسے سب گوروں کے پاس تھا۔
کرتے ہیں اور بیان کی یہ کیفیت ہے۔ میری نظروں میں تو یہاں کچھ بھی نہیں ہوا۔ اس وقت سب گوروں کے پاس تھا۔ گوروں نے اسے سب گوروں کے پاس تھا۔
محمد صاحب) کا آواگون نہیں چھوٹا ابھی پھر اسکا جسم ہو گا کیونکہ وہ اسے تیوں گون سے علیحدہ نہیں ہوا۔ اسکا جسم نے جسے پہلے
کرتا تھا اور اب اسکا جسم ہندو کے گھر میں ہو گا اسکو صرف پندرہ برس تک ہشت میں رہنے کے واسطے حکم ہوا تھا بعد ہشت
کی سکونت کے پھر ہندو کے گھر میں پیدا ہو گا لیکن سچ یعنی سو در کے گھر میں اسکا جسم ہو گا اسوقت اسکا ایک سب گوروں کے پاس تھا۔
اب اسکو بروک پہنچانے والے ہونگے ان آٹھ گوروں کے ذریعہ سے اسکا آواگون چھوٹ جاوے گا پہلے اسکی زندگی میں اسکو
کوئی سب گوروں نے ہی نہیں تھا اس واسطے آواگون میں پھنسا رہا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ جو مسلمان لکھا کرتے ہیں کہ (محمد صاحب
اور خدا) سے باتیں ہوتی تھیں یہ سچ ہی یا جھوٹ۔ سب گوروں کے پاس تھا۔ گوروں نے فرمایا کہ یہ زمانہ کلہا کا ہو اس میں جھوٹ بہت
زیادہ ہو اور سچ بہت کم ہے اسے مردانہ خداوند کہہ کر گھٹا کرنے سے پاک دعوات ہو اور یہ جو قرآن بتلاتے ہیں وہی صرف (جبریل)
اور (محمد صاحب) کی باتیں ہیں اسے مردانہ خدا کا واقعہ کار اور رازدان اس جسم فانی میں کوئی نہیں ہوتا ہو پس حقیقت
اس جسم کو چھوڑے جب پورن ہو دے تو البتہ اس کے درشن کوئی پاوے۔ پھر مردانہ نے عرض کیا کہ اسے ہمارا اکثر ہندو کہتے
ہیں کہ ہم نے درشن پایا اور مسلمان کہتے ہیں کہ ہم کو دیدار نصیب ہوئے یہ کیا بات ہے وہ لوگ سچ کہتے ہیں کہ جھوٹ کہتے ہیں
سب گوروں کے پاس تھا۔ گوروں نے فرمایا کہ میں مردانہ یہ سب جھوٹے ہیں اگر بالفرض کہ اس کے درشن کسی کو نصیب بھی ہوں تو درشن کرنے والا
بیان کے قابل ہی نہیں رہتا ہے اور یہ سب کہنے والے تو ڈبہ ہا میں پھنسے ہوئے ہیں کیونکہ اس نے اپنے راز سے کسی کو واقف ہی نہیں کیا
اور جب کو دیکھا اسکو اپنا کر لیا پھر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور ہندو اور مسلمان جو لوگ گمانی اور دھیانی ہیں اکثر لکھتے ہیں کہ اس
جسم میں جو ہوتا ہے وہ پریشہ ہی ہے اور حضور نے اپنے شہد میں فرمایا ہے کہ وہ سب بیابی ہے پس جبکہ وہ سب بیابی ہے تو دیدار اور
درشن کیسے ملے ہیں یہ کہہ کر دست یسعد ہو کر عرض کیا کہ حضور اس بارہ میں میری سننا اور فرماؤں۔ سب گوروں کے پاس تھا۔ گوروں نے فرمایا
کہ جو اس بندہ میں وہ رہا ہے تو یہ بندہ پھر عاجز کیوں ہے اور ایک دوسرے کا محتاج کیوں ہے اور ہم نے جو اسکو سب بیابی کہا ہے اسکا
مطلب یہ ہے کہ وہ رب العالمین اور حاکم الحاکمین ہے یعنی سب کے اوپر اسکا حکم ہے جو ضلک سبکا دیسی خالق اور وہی رازق ہے جسکے
وہی ہے تو بغیر اس کے حکم کے کوئی کچھ بھی نہیں کر سکتا ہے اسے مردانہ وہ تو بھی جانتا ہے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ طاقت بڑی
ہی جھوٹی ہے۔ سب گوروں کے پاس تھا۔ گوروں نے جواب دیا کہ مردانہ سننا کیا کرے کہ تار نے سننا کہ خود ہی بھلا دیا ہے ان میں جس شخص پر کتاب
کی مہر ہوئی ہے اسکو فوراً ہی سب گوروں کے پاس تھا۔ گوروں نے فرمایا کہ اس بارہ میں اسکی نظر سناریوں پر اور وہی طرز پر رہتی ہے جس طرح
کسی سنت نے فرمایا ہے۔ (کہ کہے گوروں کی سیکھا بھگت کے سچ کی طرح ہے۔) جیسے کہ کسی لڑکی کا خاوند تلاش کیا جاوے گا وہ پھر نکلا
ایسے ہی اسے مردانہ سن رکھ اس سننا کو کہ تار پر رکھنے آزاد کر کے چھوڑ دیا ہے حالانکہ کوئی گوروں نے ادھر سے باخبری و کمال بجا

سے پورن پور کہ نہیں ہو سکتا تو بس جسکو تار نے پور کہ بنایا تو وہی پورن پور کہ ہوتا رہی اور یہ بھی یاد رکھ کہ جس کسی کو پورن پور کہ
 لجاتے ہیں اُسکے دل سے یہ سب باتیں بھول جاتی ہیں اُس شخص کو کہیں پر روک نہیں ہوتی تو بلکہ زمین و آسمان راہ دیتے ہیں
 گو کہ کہنے کو سادہ و سادہ بھی بہت ہیں لیکن یوں بتنے سے کچھ نہیں ہوتا تو اسے مردانہ انکی رفتار ہی چھپی نہیں رہتی ہی۔ یہ سنکر مردانہ
 ست گورو ہماراج کے قدموں پر گر کر متھا ٹیکا اتنے میں ست گورو ہماراج نے بھائی باسے سے فرمایا کہ اسے بھائی باسے بھکھو بی بی
 نانکی جی صاحبہ نے یاد کیا ہے۔ بھائی باسے نے عرض کیا کہ اسے ست گورو ہماراج یہاں سے کتنا فاصلہ ہو۔ ست گورو ہماراج نے
 فرمایا کہ اب چلنا چاہیے بھائی باسے نے کہا کہ حضور جلیں اتنے میں مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہاں سے کتنی دور ہے۔ ست گورو ہماراج
 نے فرمایا کہ یہاں سے سلطان پور دو ہزار سات سو کو س ہی۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کب پہونچینگے۔ ست گورو ہماراج نے
 فرمایا کہ جب کرنا رہو نہ چاؤ۔ یہ باتیں دوپہر کے وقت ہوئی تھیں اور شام کے وقت کسی قدر رات جانے کے بعد سلطان پور پہونچے
 شگورو ہماراج اپنے ہمراہیوں کے پہونچ گئے تھوڑی دیر باہر کھڑے ہو کر شگورو ہماراج نے بی بی نانکی جی صاحبہ سے اندر مکان کے جا کر ملاقات

آگے ساکھی بی بی نانکی جی صاحبہ کی بابت چلی

منبر

ست گورو ہماراج اچانک ہی جا پہونچے اُسی وقت تلشی خدنگاری نے اندر جا کر بی بی نانکی جی صاحبہ سے جا کر کہا کہ ہو جی آج کو مبارک
 ہو آپ کے بھائی جی صاحب تشریف لائے ہیں۔ بی بی صاحبہ نے جو آنکھ اٹھا کر دیکھا تو ست گورو ہماراج بھی کھڑے ہی ہیں دیکھتے ہی
 بی بی صاحبہ نے شگورو ہماراج کے قدموں پر گر کر متھا ٹیکا ست گورو ہماراج نے بی بی جی صاحبہ کو فوراً ہی پکڑ لیا اور فرمایا کہ اب نے بھکھو
 یاد کیا تھا اُسی وقت میں نے بھائی باسے سے کہا کہ بی بی جی نے بھکھو یاد کیا ہے اب اُسے ضروری ملنا چاہیے۔ یہ سنکر بی بی جی نے یہ کہا کہ
 ہماراج کیا آپ کہیں نزدیک ہی تھے کیونکہ قریب دوپہر کے آج میں نے آپکو یاد کیا تھا یہ سنکر مردانہ نے کہا کہ اسے بی بی جی ست گورو
 ہماراج دو ہزار سات سو کو س ایک گھڑی میں تشریف لائے ہیں اور ہم لوگوں کو بھی اپنے ہمراہ ہی لیتے آئے ہیں۔ یہ سنکر ست گورو ہماراج
 نے فرمایا کہ مردانہ خاموش خاموش بعد اسکے بی بی جی کی طرف متوجہ ہو کر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اب جس لیے آپ نے بھکھو یاد کیا
 وہ فرامیے کیونکہ بھکھو بہت جلد پلٹ جاتا ہے۔ بی بی جی نے عرض کیا کہ اسے بھائی جی آپ کے درشن ایک موصہ سے بھکھو نہیں ہوئے
 تھے درشنوں کی خواہش تھی اسلئے آپکو یاد کیا تھا اور آپ تو انتر جامی ہی ہیں۔ کئی برسوں سے درشنوں سے محروم تھی اسلئے فرامیے
 دوپہر کے میں نے صرف یہی کہا تھا کہ اسے بھائی جی کیا بھکھو آپ نے بھلا دیا۔ یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ بتلائیے تو سہی تاکہ
 آپکی بھی منوکا منا پوری ہو جاوے بی بی خاموش ہو گئیں جب ست گورو ہماراج نے اجازت چلنے کی مانگی اُسوقت تلشی خدنگاری
 کہا کہ اسے بھکھو جی صاحب ابھی تو آپ تشریف ہی لائے ہیں اور اسقدر جلد چلنے کو تیار ہیں جواب اسے ست گورو ہماراج نے فرمایا
 کہ ان تلشی بھکھو جانا ضروری ہے اور بہت جلد ہی یہ لکھو بی بی جی کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ جی صاحب سے میری طرف پوچھ رہے ہیں
 اور خیر و عافیت کہہ دیجیے گا۔ یہ سنکر بی بی جی کے آنسو نکل آئے اور باہر سے چند جی صاحب کو بی بی جی نے ست گورو ہماراج کے آگے
 لاکر کھڑا کر دیا اُسوقت ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ بی بی جی آپ کو تو یہ بات مناسب نہ تھی کیونکہ میں تمہارے واسطے بہت دور سے

آیا ہوں تب بی بی جی موصوفہ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اسے ہمارا حج بھلا زیادہ نہیں تو ایک ہی مہینہ بیان قیام فرمائیے۔
 ست گورو ہمارا حج نے فرمایا کہ اسے بی بی جی ہم تو آپ کے پاس بہت دن رہ چکے ہیں اور اب تو اس وقت میں راستہ پر ہوں ہاں
 مگر جو مناسب تھا وہ تم نے کہا۔ بیشک تمہاری بھلائی آسمیں ہو اب آپ مجھ کی خدمت بیٹھے دوبارہ فرمانے کی وجہ سے بی بی صاحبہ
 وقت ہو گئیں اور جلدی سے کہا کہ بہتر جیسی مرضی آپ کی ہو لیکن پرشاد تو پاتے چاہیے جو اب اسکے ست گورو ہمارا حج نے فرمایا کہ اسے
 بی بی جی بہتر جو کچھ پرشاد تیار ہو لادیں گے اور مردانہ کو دیر بیٹھے۔ اتنے میں بی بی جی صاحبہ نے کچھ بکوان اور بتاسہ دودھ میں ملا کر
 ست گورو ہمارا حج کے آگے لاکر رکھ دیا۔ ست گورو ہمارا حج نے فرمایا کہ لو مردانہ کھاؤ۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور بھی کچھ کھاویں تو
 میں بھی کھاؤں۔ ست گورو ہمارا حج نے فرمایا کہ بھائی اسے پرشاد تقسیم کر دو چنانچہ بھائی ہلے نے پرشاد تقسیم کر دیا غرض کہ تینوں صاحبوں
 نے بھوجن کیا بعد اسکے ست گورو ہمارا حج نے فرمایا کہ بی بی جی ہمارا اب کرنا کر تار ہی ہے۔ بی بی جی نے عرض کیا کہ اسے بھائی جی اسے
 کب بھگو درشن ہونگے۔ ست گورو ہمارا حج نے جواب دیا کہ جو وقت آپ مجھے یاد کر سکیں اسی وقت آپ کے پاس میں پہنچ جاؤں گا۔ بی بی جی
 نے کہا کہ بھائی جی آپ کی خوشی پر منحصر ہو اس وقت بھائی ہلے نے عرض کیا کہ حضور ایک گنڈا ریش میری ہوا اسکو آپ قبول فرمادیں ست گورو
 ہمارا حج نے فرمایا کہ کوئی بھائی اسے تمہارا کھنا بھگو پر حال منظور ہے۔ بھائی ہلے نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ حضور آج کی شب
 میں قیام فرمادیں تاکہ بی بی جی خوش ہوں۔ بی بی جی کے دل میں یہ بات ہو لیکن مارے خوف کے عرض نہیں کر سکتی ہیں اور اگر آج
 بیان قیام ہو گا تو ہنگامی دلجوئی کا باعث ہو گا۔ ست گورو ہمارا حج نے جواب دیا کہ آچھا بھائی ہلے تمہارا کھنا بھگو منظور ہو غرض کہ
 اس روز کی شب (سلطانپور) میں ست گورو ہمارا حج نے قیام فرمایا اور جب پہرات باقی رہی تب ست گورو ہمارا حج نے
 بھائی ہلے اور بھائی مردانہ کو اسٹنان کے واسطے فرمایا۔ ست گورو ہمارا حج نے خود بھی اسٹنان کیا اور یہ دونوں صاحب بھی
 اسٹنان سے فارغ ہوئے بعد اسکے ست گورو ہمارا حج نے بی بی جی سے فرمایا کہ کرنا کر تار یہ فرما کر ست گورو ہمارا حج رخصت ہوئے۔

آگے ساکھی ست گورو ہمارا حج کے سو برن پورو سمیر برت کے

جانے کی بابت چلی

نمبر ۴۹

ست گورو ہمارا حج سلطانپور سے چلکر پانچ ہزار دوسو کوس پر ایک چشم زدن میں تشریف لیگے اور بھائی ہلے اور بھائی مردانہ
 سے فرمایا کہ تمکو یہ معلوم ہوا ہو کہ کہاں آئے ہیں۔ بھائی ہلے نے عرض کیا کہ ست گورو ہمارا حج آپکا راز کون جانے کسی طاقت ہو کہ
 آپ کے بعد کو پہچانے اور میرا خیال بھی نہیں پہنچ سکتا ہو بجز اسکے کہ آپ کی ذات پر میسر ہی کی ہو اس میں بھی میری عقل دنگ ہو کہ آپکی
 سادہ سمجھوں یا پر میسر بعد اسکے مردانہ سے دریافت فرمایا کہ بھائی مردانہ تمکو معلوم ہو کہ کہاں آئے ہیں مردانہ نے عرض کیا کہ حضور
 آپکے بھی۔ کون بیان کر سکتا ہو ڈھائی ہزار کوس دم کے دم میں تشریف لیگے کسی زبان ہو کہ جو بیان کرے۔ ست گورو ہمارا حج نے
 فرمایا کہ اب کبھر چلنا چاہیے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ جہم حضرت کی مرضی ہو۔ بعد اسکے ست گورو ہمارا حج نے فرمایا کہ (سمیر برت کو جلیں
 الجگہ سہ قون کی شہلی ہر دھان چلے گئے بھی درشن سدا کر رہے مردانہ نے کہا کہ بہت بہتر۔ غرض کہ ست گورو ہمارا حج آگے کو چل کھڑے

ہوے اور دم کے دم میں ایک مقام پر پہنچے جہاں کی زمین اور بہار وغیرہ سب طلائی ہی تھے۔ مردانہ نے یہ کیفیت دیکھ کر سست گور
 ہماراج سے عرض کیا کہ حضور بیان کی عجیب کیفیت دیکھ کر حیرت چھائی ہو کہ اس مقام کی کل سرزمین مع بہار وغیرہ بھی سب طلائی ہی نظر
 آتے ہیں علاوہ اسکے بیان کے آدمیوں میں تو سیت کی تفصیل نہیں معلوم ہوتی کہ اسے ہماراج اس ملک کا کیا نام پر تعلق نظر آتا ہے
 کے قیسری بات یہ ہو کہ (شمیر امرت) کا چشمہ جو جاری ہو کہ ان سے آیا ہو اور اسکے پینے والے بھی بیان نظر نہیں آتے ہیں یہ سن کر
 سست گور ہماراج نے جواب دیا کہ اسے مردانہ اس مقام کا نام (مہرقت) ہو اور یہ امرت قدرتی گریا ہو، اسکو پریشہ کی قدرت ہی
 لکنا بجا ہو کیونکہ اسکا اجرا اسکی قدرت ہی سے ہو اور اس مقام پر آدمیوں کا گذر نہیں ہو بلکہ آدم زاد یہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتا
 مردانہ نے جواب دیا کہ حضور یہ قدرتی امرت تو ہی ضائع جاتا ہو انوس کہ کسی کے منہ میں نہیں پڑتا ہو سست گور ہماراج نے
 جواب دیا کہ مردانہ ایسی ہی اسکی مرضی ہو۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور بیان اسکا کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہو بیان کی سرزمین و بہار وغیرہ
 بھی سونے کی ہوئی محض فضول ہو بجواب اسکے سست گور ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ یہ امرت رس کرتا ہے اپنے پیاروں کے
 واسطے یہ کیا ہو جن لوگوں نے دنیا کے رس کو ترک کیا ہے اور اسکی محبت میں عرق آب میں اور اسکے پریم میں منگن میں اس
 لوگوں کو یہ قدرتی رس اسکی قدرت کے ذریعہ سے ملتا ہو اور یہ سونا بھی انھیں بھگتوں کو پراپت ہوتا ہو اسے مردانہ وہ سونا جسکو تو
 جانتا ہو وہ سونا نہیں ہو کہ سساری لوگ اسی کی خواہش رکھتے ہیں اور اسکے بھگتوں کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں وہ سب
 دیکھتے ہیں ایسے ان لوگوں کو یہ امرت رس خوش آتا ہو اور یہ سونا بھی انھیں لوگوں کو بھگتا ہو یہ تو یہ ہو کہ اسکے بھگتوں کو اس امرت
 نام کی بھوکھ و پیاس رہتی ہو بجز اسکے اور کسی چیز کی انکی خواہش ہی نہیں رہتی ہو۔ اسے مردانہ سساری لوگوں میں اور اسکے بھگتوں
 میں بڑا ہی فرق ہو بلکہ اسی بات کا فرق ہو۔ مردانہ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اسے سست گور ہماراج انکی اجازت ہو تو اس
 امرت رس سے میں بھی کچھ پی لوں۔ سست گور ہماراج نے فرمایا کہ مردانہ تو اسکو ہضم بھی کر سکیگا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کی خدمت میں
 اسقدر مدت خدنگزاری میں گزرے کسی وقت میں تو دیا ہوئی چاہیے۔ بجواب اسکے سست گور ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ (مہرقت)
 ہماراج ہو جسکو کنارہ بلا دے وہی ہو سہ ورنہ بہت لوگ سوانگ بنائے پھرتے ہیں وہ اسکو پی نہیں سکتے ہیں۔ مردانہ نے عرض کیا
 کہ اسے ہماراج جو لوگ اس امرت رس کو ہضم کرتے ہیں وہ کس طرح کے ہوتے ہیں۔ سست گور ہماراج نے جواب دیا کہ اسے مردانہ جو
 اس امرت رس کو ہضم کر لیتے ہیں وہ اس سسار سے علیحدہ ہو گئے اور پایا کے بندھن سے فوراً ہی چھوٹ گئے انکے دونوں سے میں اور
 تین کا تار ہی ٹوٹ جاتا ہو بلکہ ہیانتاک بیہوشی ہو جاتی ہو کہ اپنی اولاد بھی انکی بچان میں نہیں آتی ہو کہ یہ میرا ہو یا پرایا ہو وہ لوگ سست
 اور سب کو زکوار ہی جانتے ہیں۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اس امرت رس کو بھجکے بھی ہضم کرادیوں تو میں بھی پی لوں۔ سست گور
 ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ تیرا بیان آنا خالی اسکے نہیں ہو کہ تو اسکو پی کر ہضم کرے۔ بلکہ پھر فرمایا کہ اسے مردانہ اب پی جسنے
 پی سکتا ہو پی لیوے ارشاد پاتے ہی مردانہ نے امرت رس قدرتی پیا۔ پھر کیا تھا اس امرت رس کے پیتے ہی مردانہ سست ہو گیا
 بس اسی وقت مردانہ کی اندرونی آنکھیں کھل گئیں مردانہ کی کیفیت دیکھ کر سست گور ہماراج نے بھائی باسے کہا کہ بھائی باسے
 یہ کیا ہوا بھائی باسے نے عرض کیا کہ آجکی گت آپ ہی جانتے ہیں میری کیا طاقت ہو کہ میں کچھ بیان کروں۔ مردانہ کو جب ہوش آیا سست گور
 ہماراج سے عرض کیا کہ حضور یہ کیا ہوا۔ بجواب اسکے سست گور ہماراج نے فرمایا کہ مردانہ مزاج مستقل رکھو کیونکہ تجھے جھکو بہت کام لینا ہو

مردانہ نے عرض کیا کہ جیسی مرضی حضور ہو۔ بعد اس کے ست گورو ہماراج آگے کو چل کر ہماچل پرست پر پہنچے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور
یہ کونسا مقام ہے اور آپ پر سفید سا کیا دکھائی دیتا ہے۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ یہ سفید شجر برف نظر آتی ہے کہ جس پر انسان اگر قدم رکھوگا
وہ گل جاوے غمگنہ بیان پر انسان چل نہیں سکتا ہے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور ہم لوگ کہ کچھ آہوے ہیں۔ ست گورو ہماراج نے
دیا کہ ہلو ڈکرتا رہی بیان لایا ہے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اسے حضور اس سے اوپر بھی کوئی جگہ ہے۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ
اسکے اوپر (دھیم) ہے۔ مردانہ نے پھر عرض کیا کہ حضور وہاں بھی تشریف لیجلیں۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ چل مردانہ وہاں بھی چل
ست گورو ہماراج (سردھار پرست) گوروانہ ہوئے۔

گورو انگہ جی صاحب نے بھائی بائے سے پوچھا کہ اے بھائی بائے سردھار پرست کسی پہاڑ کا نام ہے۔ بھائی بائے نے جواب دیا کہ
ست گورو ہماراج مردانہ نے ست گورو ہماراج سے یہ دریافت کیا تھا تو ست گورو ہماراج نے بھی یہی جواب دیا تھا کہ ہاں اس
پہاڑ کا نام (سردھار پرست) ہے اور یہ پہاڑ سرکل واسے یعنی ڈھالو ہو اس مقام پر راستہ دھڑک کوئی نہیں ہے اور یہاں وہی شخص
سیرج سکتا ہے جو ہوا پر سوار ہو سکتا ہو اور جو پریشہ کے پورے بھاگت ہوں کہ جنگو ایک پریشہ ہی پیارا لگتا ہو دوسری چیز کی خواہش
نہ ہو انہیں سنون اور ستہ خون اور بھاگتوں کے واسطے یہ جگہ ہے۔ بھائی بائے نے یہ بھی بیان کیا کہ اسے گورو ہماراج بلکہ مردانہ
نے یہ بھی دریافت کیا تھا کہ جو اکثر سنتے ہیں کہ پانڈون لینے جدہ ششتر وغیرہ ہماچل پرست میں جا کر گل گئے ہیں تو کیا وہ جگہ ہی ہے
جواب اسکے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ پانڈون لینے جدہ ششتر وغیرہ یہاں تک نہیں پہنچے وہ تو نیچے تک پہنچے
تھے ہاں سنیلا پانڈون کے صرف جدہ ششتر کچھ دور آگے آیا تھا بعد اسکے وہ سرلوک کو چلا گیا جان تک نہیں پہنچا۔ پھر مردانہ
نے ست گورو ہماراج سے عرض کیا کہ حضور اب اور آگے کو تشریف لیجلیں۔ ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ ہاں مردانہ چلتے
ہیں۔ اتنے ہی عرصہ میں ست گورو ہماراج کے پاس ناٹھ آئے اور ست گورو ہماراج سے یمن کیا۔

کہ اے گورو جی

کون روپ ہے۔ اور کیا تمھاری ذات ہے۔ اور کہاں رہتے ہو۔ اور اڑانی لیتے ہو۔ اب آگے زمین ہی نہیں
ہو کہاں رہو گے۔ اور بہت ہی سردی ہے۔ اور برکھا ہوتی ہے۔ اور آگے راستہ ہی نہیں ہے۔ بہتر ہے کہ مجھے کوٹھ جاؤ
اور نہ تکلیف اٹھاؤ گے۔ سرکل سار جھلکتا ہے۔ کوئی سورا پورا ٹھہرتا ہے۔ بہتر ہے کہ پلٹ جاؤ ورنہ دکھی ہو گے۔ ست گورو ہماراج
گورکھ ناٹھ۔ یہ بات کہتا ہے۔

ست گورو ہماراج نے جواب دیا

سیرا روپ اس طرح ہے۔ تمھاری ذات کوئی نہیں ہے۔ ہمارا وہیں مقام ہے جہاں دن اور رات نہیں ہوتی ہے۔ آگے
اور پیچھے ہماری درشت ہے۔ زمین و آسمان پھیلا ہے۔ دیا ہماری ست ہے۔ ہماچل جسکے ساتھ وہ ہمیشہ ہی ہمارے ساتھ ہے۔
ست گورو ہماراج فرماتے ہیں کہ اسے گورکھ ناٹھ جوگ تنے پایا ہی نہیں صرف عمر بڑھائی ہو تمھاری زندگی بیکار ضائع ہو گئی۔
یہ نہ کہ گورکھ ناٹھ وہاں سے جلد ہے۔

بعد اسکے مردانہ نے کہا کہ اے سنگورو ہماراج اب تو سوچ نظر نہیں آتا کہ آگے ہو سنگورو ہماراج نے جواب دیا کہ اے مردانہ اب ہم لوگ سوچ

اور پر آگئے ہیں یہ سُکر مردانہ نے دریافت کیا کہ اے ہمارے کس قدر سوچ سے ہم لوگ دہر آئے ہیں یہ سُکر مردانہ نے دریافت کیا کہ اے ہمارے کس قدر سوچ سے ہم لوگ دہر آئے ہیں۔ بھو اب اس کے سنگور و ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ دو ہزار جو جن اس وقت ہم سوچ سے بلندی پر ہیں پھر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور جس جگہ اپنا مکان ہو وہاں سے سوچ کس قدر بلندی پر ہو۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ پیش ہزار جو جن سوچ وہاں سے اونچا ہو۔ پھر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کل راستہ کتنے دور طو کر چکے ہیں۔ بھو اب اس کے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اس وقت تک کل سفر سیشن ہزار جو جن طو کر چکے ہیں۔ پھر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مجھ کو فوت معلوم ہوتا ہو لیکن بغیر دست کیے ہوئے دل بھی نہیں مانتا ہو۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ بلا فوت کہہ جو دریافت کرنا منظور ہو کر۔ ایسے ہو میں پس و پیش کی ضرورت نہیں ہو اگر کچھ پس و پیش کر لگا تو ضرور ہی بُرائی ہوگی اور یاد رکھ کہ سیکھ ہونے کا یہی دھرم ہے کہ جو کچھ دریافت طلب بات ہو وہ ضرور ہی دریافت کر لیوے ورنہ وہ شخص سیکھ نہیں ہو اور ساتھ ہی اُس کے گورو کو بھی یہی لازم ہے کہ جوقت کوئی سیکھ کچھ دریافت کرے تو اُس کے سوال کے موافق سیکھ کو جواب دیوے کیونکہ ہمارا پور کہہ اور سیکھ کا سنجوگ کرتا رہے اسی واسطے بنایا ہو خاص کر کے کہنے اور سننے کے واسطے پس سیکھ ہو کر اگر دریافت کرے تو سیکھ نہیں ہو یعنی اُس کا شمار سیکھوں میں نہیں ہوگا۔ پس اسی طرح اگر کوئی سیکھ کچھ دریافت کرے اور گورو جواب نہ دیوے یا اُنکے غصہ کرے تو وہ گورو بھی نہیں ہو بلکہ اُسکے ٹھک کہیں گے بلکہ ایسے گورو کے چھوڑ دینے میں کچھ بات نہیں ہو بلکہ تامل ایسے گورو کو چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ جس شخص کو اپنے جسم کا خبر نہیں ہو وہ اپنے سیکھ کو کیا نجات دے لگا اسی واسطے ضروری امر ہے کہ اول سے گورو سمجھ کر کرنا چاہیے کیونکہ جسم انسانی بہت مشکل سے ملتا ہو پس اسی لیے گورو کو سیکھ اور سیکھ کو گورو پہلے ہی سے بہت سمجھ کر کرنا چاہیے کیونکہ بالفرض کہ سیکھ اگر کوئی (ملین) شو کھا نیگا تو ضرور ہی اپنے گورو کے سامنے لایا نیگا اور یہ ظاہر ہو کہ ملین شو کھانے سے من ہی ملین ہو جاتا ہو اور کھانے والا ضرور ہی زک میں جاتا ہو بعد اسکے پھر ست گورو ہماراج نے مردانہ سے فرمایا کہ اے مردانہ بقدر جو کچھ مجھ کو دریافت ہو بلکہ تامل دریافت کر تاکہ تیرے دل میں کوئی حوصلہ نہ رہے اور میں اُسکا جواب دیکھ کر اطمینان کر دوں۔ اتنے میں بھائی بادلے مسکرائے۔ بھائی بادلے کی مسکراہٹ دیکھ کر مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو ہماراج میں تو کچھ نہیں دریافت کر دینگا۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ کیون نہیں دریافت کرتا ہو کیا تجھ کو کسی نے منع کیا ہو۔ مردانہ بول اٹھا کہ اے سنگور و ہماراج بھائی بادلے کو میرا دریافت کرنا برا معلوم ہوتا ہو۔ ست گورو ہماراج نے بھائی بادلے سے دریافت کیا کہ تم کیوں برا مانتے ہو۔ بھائی بادلے نے جواب دیا کہ میں تو کچھ برا نہیں مانتا ہوں لیکن بیشک مجھ کو کچھ ہنسی معلوم ہوئی تھی اور اسکی وجہ یہ ہے کہ مردانہ آزمائے کو آزماتا ہو۔ یہ سُکر ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ اے بھائی بادلے مردانہ جو کچھ دریافت کرتا ہو میں اُسکا جواب دیتا ہوں وجہ اسکی یہ ہے کہ بعد کو جو ساکھی چلیگی اُسکو گورو مکھ لوگ پڑھیں گے اور اُسکا بجا کر نیگے۔ دنیا میں بہت جھوٹے لوگ ہونگے اور جھوٹے کرامتیں دکھا دینگے۔ بیدست والے اور کتابوں کے بتلانے والے بہت ہو جاوینگے۔ اس وقت جو سیکھ گورو مکھ لوگ ان ساکھیوں کو پڑھ کر اور سُسن کر سمجھیں گے تو اُنکے دلوں کو جھوٹے اور مکاریوں کی کائی نہ لگیگی بعد اسکے پھر فرمایا کہ اے بھائی بادلے تم اور ہم اور مردانہ پچھلی دقتوں کے ساتھ ہیں۔ یہ سُکر بھائی بادلے دست بستہ ہو کر کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ اے ست گورو ہماراج ایک میری گزارش ہو۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ کو بھائی بادلے جو کہنا ہو کہو دیر مت کر د بھائی بادلے

نوٹ
گوشت لسانی کے ممانعت

نے عرض کیا کہ آج کرتار نے مجھ کو لالچ پر بہت ہی مہربانی فرمائی ہے کہ جسکی وجہ سے میں نہال ہو گیا اسلئے آج یہ تاجدار لعل کر بائیں کرتا ہے۔ بہت گورو مہاراج نے فرمایا کہ کہو بھائی باسے جو کہنا ہے کہو دیرست کر دو۔ اُسوقت بھائی باسے نے عرض کیا کہ حضور فرماتے ہیں کہ کھجور، فون کا ہمارا اور تھارا اور مردانہ کا ساتھ ہو۔ پھر مردانہ سلطان کون ہو۔ اب جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ترقیا جگ میں (مردانہ مریائی ہی تھا اور راجہ جنک کے دربار میں گان بدیا کیا کرتا تھا۔ ایک دن مردانہ راجہ جنک کے دربار میں گزشتہ وقت شرباب پیکر آیا اسوقت راجہ مدوح کی زبان سے نکلا کہ اسے کچھ اسی جیسے یہ کچھ ہو گیا یعنی مسلمان کے گھر میں اسکا جنم ہوا۔ نکلا ہو اسے جو بات پورن پور کہوں کے ساتھ سے نکلتی ہے وہ پوری ہی سچائی ہے۔ یہ سنکر بھائی باسے نے ست گورو مہاراج کے قدون پر گڑ گڑھٹا دیا اور مردانہ سے بھائی باسے نے کہا کہ اسے مردانہ تنگو کچھ حضور سے پوچھنا ہو وہ بلا نال پوچھو۔ مردانہ نے پھر سنگر دھماج سے عرض کیا کہ حضور اب تو چند ماہ بھی نہیں دکھائی دیتا ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ جتھڑ زمین سے سوچ ادبجا ہو اسکی قدر سوچ سے چند زمان بلند ہے۔ پھر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کس قدر سوچ سے چند زمان بلند ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ پچاس ہزار جو جن ادبجا ہے۔ پھر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور تارے کتنے اوپنچے ہیں۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ انکی تعداد بلند ہے کئی نہیں جاسکتی ہے کیونکہ انہیں بہت سے نزدیک بھی ہیں اور بہت سے دور بھی ہیں۔ پھر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور تھوڑے تھوڑے تار اکھان ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ وہ سب تاروں سے ادبجا ہے کیونکہ وہ کلاس کے اوپر ہے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اسے سنگر دھماج بھلا دھور دھجی کے بھی درشن ہونگے۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے بھائی باسے سے فرمایا کہ بھائی باسے مردانہ کیا کہتا ہے۔ بھائی باسے نے جواب دیا کہ حضور جو مردانہ عرض کرتا ہے وہ حضور قبول فرماویں۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج آگے کو چلے۔

غرض کہ ست گورو مہاراج سارو حاربت سے ادنا پر بت کی طرت تشریف لیچے اور دم کے دم میں جا پہنچے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اس پر بت کا کیا نام ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اس پر بت کا نام (اونایر بت) ہے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی اونایر بت پر تشریف لیجانے کی

بابت چلی

نمبر ۵۰

جو وقت ست گورو مہاراج ادنا پر بت پر پہنچے مردانہ نے عرض کیا کہ اسے ست گورو مہاراج آپ کتنے جو جن آئے ہیں۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ پندرہ ہزار جو جن آئے ہیں۔ مردانہ نے پھر عرض کیا کہ حضور ابھی چند زمان آگے ہے۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اسے مردانہ ابھی چند زمان اٹھارہ ہزار جو جن آگے ہے۔ ادھر یہ گفتگو تھی ہی اُدھر گورکھ ناتھ اپنے سدھ منڈلی میں گئے گئے کہ اسے سدھو ناتھ جیتو بہان تو ملین دینہ یعنی جسم دھاری کی جگہ نہیں ہے لیکن یہ پتھارت لوک سے آیا ہے تعجب کی بات ہے کہ میل تو ترکے دینہ سے بہان آ پہنچا ہے اسلئے بہتر ہے کہ ہماری منڈلی سے کوئی ناتھ خواہ جی خواہ سدھ جادوے اور اسکو جیت کر دہن سے بلادے تاکہ وہ بہان تک نہ آوے یہ سنکر (مجھندرناتھ) نے گورکھ ناتھ سے اجازت مانگی اور ست گورو مہاراج کے پاس

آپ کو دیا اور آتے ہی ست گورو ہماراج سے کہا کہ اسے بھائی تو کوئی طاقت رکھتا ہو کہ جو یہاں تک آیا ہو۔ ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ اسے مجھ پر ناتھ جو ضرورت ہو مانگ لے تو تجھ کو کرنا رہے ملا دیں۔ یہ سنکر مجھ پر ناتھ نے حسب ذیل سوال کیا۔

سوال مجھ پر ناتھ

کہنے ہاتھ سر کا کیا ہے۔ کہنے انگلی کھکھ کا تاک۔ اور کہے ہاتھ لپٹاٹ پاٹ۔ کہنے انگلی اندنی۔ اور کہے انگلی کھیمبہ۔ اور کہنے انگلی میا بار۔ اور کہنے انگلی تلی و پھیٹا۔ اور کہے انگلی کھیمبہ کو ٹھری۔ اور کہے انگلی کی کو ٹھری۔ اور کہے سے ہڈیاں۔ اور کہنے کو ٹھان۔ اور کہے ہاتھ اور کہے ہزار دن اور رات کی سواریں۔ اور کہے بدن کے رونگٹے۔ اور کہے سے ٹاڑی۔ اور کہے سے سجدہ۔ کہنا کہ ایشر ناتھ و مجھ پر ناتھ دو (نانک جی) دھرم کا تہنت۔

جواب ست گورو ہماراج

مٹا ہاتھ سر کا کیا ہے۔ بار انگلی کھکھ کا تاک۔ ایک ہاتھ لپٹاٹ پاٹ۔ چھتیس انگلی اندنی۔ تیرہ انگلی کھیمبہ۔ پانچ انگلی میا بار۔ چار انگلی تلی۔ سات انگلی پھیٹا۔ بارہ انگلی کھیمبہ کی کو ٹھری۔ اور سات ہزار ایک سو ہڈیاں۔ اور ہتھ کو ٹھریاں۔ اور ارٹھ ہاتھ۔ اور تین کروڑ جسم کے رونگٹے۔ اور چوبیس ہزار دن اور رات کی سواریں۔ اور نو سو ٹاڑی۔ اور سو سجدہ۔

ست گورو ہماراج فرماتے ہیں کہ اسے ایشر و مجھ پر یہی ہو دھرم کا تہنت۔

غرض کہ جواب باصواب پاکر مجھ پر ناتھ گورو گورو کہ ناتھ کے پاس واپس گیا اور کہا کہ اسے ناتھ وہ تو اور ہی دوسرا ہو چکا معلوم ہوا کہ اس کا جسم میل موڑ کا نہیں ہو۔ اتنے میں بھر تھری ناتھ نے کہا کہ گورو جی میں جانا ہوں۔ گورو کہ ناتھ نے بھر تھری ناتھ کو اجازت دی کہ جاؤ۔ چنانچہ بھر تھری ناتھ ست گورو ہماراج کے پاس آئے اور کہا کہ آدیس ہو بلے آدیس۔ یہ سنکر گورو ہماراج نے جواب دیا کہ آدیس ہو۔ بھر تھری ناتھ نے جواب دیا کہ کہان سے آئے ہو اور کون ہوئے۔ اور تمہارا کیا نام ہے۔

یہ سنکر ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ اسے بھر تھری۔

ہوئے ہیں نرکار کے۔ آئے ہیں بے غم پورے۔ اور نام نانک نرکاری ہو۔

سوال بھر تھری

کس گھاٹ پر نت اشنان کرتے ہو۔ تو کن بجن سے زبان ہو۔ کون جل ہو جکارں پیتے ہو۔ اور وہ رس کون ہے جس سے استرخیتے ہو۔ گیان دیوی۔ کنگو نیاگ کر کے ساتھ چڑھتی ہو۔

جواب ست گورو ہماراج

شعبہ

شعبہ

येके न कोसे हीर पुन गाये
जल में आकाश में सुन समाये
मनसा सुन मन्ना रस दीये
अधर धरक-धौकार सब रोये
ऐसा जान सुनो अब मेरे
(भरथरी बाका)

कोन तत् जित तत्त बिलोये
कोन सो सर पर जित मल र धोये
कैसे रचे कैसे होये
कोन सो कोरे कोन सो रोये
(सन गुरु बाक्य)

सच्च भनकारण तत् बिलोये
सुभर सखर मल र धोये
जैसे रचे तेसेही होये
कर्ता करे सोई क्षण रोये
(भरथरी बाक्य)

कोन व्रत नेम जित विनसे काम
कोन शब्द ने सन्ताये जाम
कोन शान्त जो क्रोध जलाये
कोन उपदेश परम पद पाये
(सन गुरु बाक्य)

सच्च व्रत नेम न काम सन्ताये
सच्च गुरु का शब्द क्रोध जलाये
मनन निवास समाध लगावै
पापस परसे परम पद पावै
(भरथरी बाक्य)

कोन व्रत जो सरिन बुझावै

बके नुबोले हरगन गावै
जल में आकास में सुन मियो
सत सर जहोल मारस जोसे
बहो बहो एक ओकर सब कुरोसे
ऐसा गान सुनो अब मेरे

जो अब बहर तहरी
कोन तत् जित तत्त बिलोये
कोन सो सर पर जित मल र धोये
कैसे रचे कैसे होये
कोन सो कोरे कोन सो रोये
जो अब सत गुरु मवारज

सच्च भनकारण तत् बिलोये
सुभर सखर मल र धोये
जैसे रचे तेसेही होये
कर्ता करे सोई क्षण रोये
जो अब बहर तहरी

कोन ब्रत नेम जित विनसे काम
कोन शब्द ने सन्ताये जाम
कोन शान्त जो क्रोध जलाये
कोन उपदेश परम पद पाये
जो अब सत गुरु मवारज

सच्च व्रत नेम न काम सन्ताये
सच्च गुरु का शब्द क्रोध जलाये
मनन निवास समाध लगावै
पापस परसे परम पद पावै
जो अब बहर तहरी

कोन व्रत जो सरिन बुझावै

کون کلا بھوت چڑھاوے
کون دیکھ سہج گھر آوے
کون جن کرتا ریکھاوے

(سنت گुरु باکھ)

گمہیہ شیتل شرین بھائی
میا پھوت بھوت چڑھاوے
گور درشن دیکھ سہج گھر آوے
نیرل بانی ناو بھاوے

(بھری باکھ)

کھان جان رس پیوے سار
کون تیرتھ مچھن بچار
کون بان پونے پونار
کون جوت ۲ جوتھار

(سنت گुरु باکھ)

خنتار جان مہا رس سار
تیرتھ مچھن گور بچار
خنتار پونے پونار
پھو جوت ۲ مینا بنھار

(بھری باکھ)

کون سو رس آوے رسیا بھاوے
کون سو تیرتھ نیواسی راکھ
کون سو کار کیرے کارا
کون آکھ نہ لکھیا جاوے

(سنت گुरु باکھ)

رس رسیا من رے بھائی
تیرتھ نیواسی پچھ بھائی
کار کماوے رس رس راکھ

کون کلا بھوت چڑھاوے
کون دیکھ سہج گھر آوے
کون جن کرتا ریکھاوے

جواب سنت گورو مہاراج

گور پھوے شیتل آگن بھائی
سیوا شرت بھوت چڑھاوے
گور درشن دیکھ سہج گھر آوے
نیرل بانی ناو بھاوے

جواب بھری

کھان گیان رس پیوے سار
کون تیرتھ مچھن بچار
کون بان پونے پونار
کون جوت جوت جوتھار

جواب سنت گورو مہاراج

انتر گیان مہا رس سار
تیرتھ مچھن گور بچار
انتر پونے پونار
پھو جوت جوت جوتھار

جواب بھری

کون سورس اورسیا بھاوے
کون سو تیرتھ نیواسی راکھ
کون سو کار کیرے کارا
کون آکھ نہ لکھیا جاوے

جواب سنت گورو

رس رسیا من رے بھائی
تیرتھ نیواسی پچھ بھائی
کار کماوے رس رس راکھ

अविगत नाथ नलिखा जाय

(भरथरी वाक्य)

केहि उपजे केहि कहिये दूर

केहि में जोत रही भर पूर

केहि नेड़े केहि दूर बतावै

केहि गुरा गावै केहि कहि सुनावै

(सतगुरु वाक्य)

जलते उपजे जलते दूर

जल में जोत रही भर पूर

किस नेड़े किस आवै दूर

हरिगुरा गावै देख ऊनूर

(भरथरी वाक्य)

कौन अन्तर कौन बाहर होय

कौन कारणा चले सब लोय

कहे भरथरी नानक देव बिचार

बोलत रहे कौन आधार

(सतगुरु वाक्य)

अन्तर बाहर एको सोय

एक अकार कहे सो होय

सुन भरथरी नानक कहे बिचार

निर्मल नाम मेरा आधार

अंत नाह न लکिया जाय

जواب भरथरी

کہہ اویکے کہہ گئے دور

کہہ میں جوت رہی بھر پور

کہہ نیرے کہہ دور بناوے

کہہ گن گاؤے کہہ نہ سناوے

جواب سست گورو ہمارا

جل تے اویکے جل تے دور

جل میں جوت رہی جھ پور

کس نیڑے کس اکھے دور

برگن گاؤے دیکھ حضور

جواب भरथरी

کون انتر کون باہر ہووے

کون کارن چلے سب لوے

کہے भरथरी नानक دیو बिचार

बोलत रहे कौन आधार

जواب सस्त गुरु हमारा

अंतरा अंतरा एको सोय

एक अकार कहे सो होय

सुन भरथरी नानक कहे बिचार

निर्मल नाम मेरा आधार

जواب باصواب شکر भरथरी خاموش ہو گیا -

یہ باتیں شکر اور شہید پر غور کر کے گورو انگد جی صاحب نے بھائی بھائی سے کہا کہ اسے بھائی بھائی سے یہ سب باتیں تمہارے ہی سامنے ہوئی ہیں۔ بھائی بھائی نے جواب دیا کہ جی ہاں یہ سب باتیں میرے ہی سامنے ہوئی ہیں اتنا سننے ہی گورو انگد جی صاحب گن ہو گئے اور سات دن اور سات رات گن ہی رہے کسی کی مجال کہ تھی کہ جو گورو انگد جی صاحب کو آواز دیتا یا کہ بلاتا تو غصہ انگد جی صاحب نے اس ہفتہ بھر نہ کچھ کھانا کھایا اور نہ کچھ پانی پیا ہانگ عالم بیہوشی تھا کہ نہایت گنیں۔ اس بات کا ایسا چرچا پھیل گیا کہ دھوم مچ گئی کہ گورو ہمارا سدا ہی میں سما گئے ہیں۔ قصہ مختصر آٹھویں دن سواہر دن چڑھے گورو انگد جی صاحب سدا ہی سے اٹھے اور بھائی

بائے کو طلب کیا۔ بھائی بائے حاضر ہوئے اور مستحاط کیا۔ گورو انگدھی صاحب نے فرمایا کہ اے بھائی بائے یہ امر تمھارے حصہ میں ہے۔
بعد اسکے فرمایا کہ ہاں اب آئندہ کی کیفیت بیان کرو اسوقت بھائی بائے کو بھی بیہوشی ہو گئی اور سات بہر بیہوشی کی حالت میں پڑے رہے جس
بھائی بائے کو ہوش آجاتا تو بائے کو کہ ہاں بھائی (پڑا) کہو۔

ست گورو ہماراج (سلک پربت) پر جا کر بیٹے ہوئے اسوقت (چند سان) بھی نہیں دکھائی دیتا تھا۔ جب مردانہ نے عرض کیا کہ اے
ست گورو ہماراج اب تو چند زمان بھی نظر نہیں آتا ہے۔ بھو اب اسکے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اب چند زمان کو نیچے دیکھو
مردانہ نے جب نیچے نگاہ کی تو چند زمان بیٹے نظر آیا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب ہم لوگ چند زمان سے کس قدر بلند ہی پر ہیں۔ ست
ہماراج نے فرمایا کہ مردانہ اب ہم دس ہزار جو جن آئے ہیں اور چند زمان سے دو ہزار جو جن اسوقت ہم اُنجائی پر ہیں۔ پھر مردانہ نے
عرض کیا کہ اے ست گورو ہماراج اب ہم کس قدر جو جن سافت طو کیسے ہیں۔ ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ اسوقت تک باؤں ہزار
جو جن سافت طو کر چکے ہیں۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب آگے بھی کوئی جگہ ہے۔ ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ اے مردانہ ابھی تک
بہت جگہ ہیں۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب آگے کیسی کیسی جگہ ہیں۔ ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ اے مردانہ ابھی تک
(سمیر پربت) ہی وہاں پر سیدہ منڈلی ہی اور وہیں پر (دنا تری) اُبد حوت بھی رہتے ہیں اور بلکہ (کویر) بھی وہیں رہتے ہیں جسکے
کل مایہ ہے۔ آگے اُسکے (ہما دیو) بھی ہیں اور وہ آپ سکھ ہی اور اُسکے اد پر کیلاس ہے کہ جہاں پر (دھوڑ و بھگت) کا منڈلی ہے
اور اُسکے اوپر (نکار کر تار کر پورکھ) کا تنگ گاہ ہے اُسپر آپ خود نرکا جوت السروب براجمان ہے یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو
ہماراج بیان سے (سمیر پربت) کتنی دور ہے۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ (سمیر پربت) جہاں سے تیر ہزار جو جن ہے
پھر مردانہ نے عرض کیا کہ جس سر زمین سے ہم لوگ آئے ہیں اُنجگہ سے (سمیر پربت) کس قدر بلند ہے۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا
سوالا کہ جو جن وہاں سے (سمیر پربت) بلند ہے۔

اتنے میں (بھنگڑا ناٹھ) ست گورو ہماراج کے پاس آیا اور آتے ہی کہا کہ اے بانی منڈیے آگے کہاں آتا ہے آگے آنے کی تویر ہے
مجال ہی نہیں ہے۔ یہ سنکر ست گورو ہماراج نے یہ شبہ فرمایا۔

شاعر

شبہ

ماہ ہمارا مسمیٰ ہوئی تھکا مونڈ مونڈ آیا
دور مت ہماری دادی کیسے تھکا کان چھدا یا
مان ہمارا دادا لیے سو تو شبہ چلا آیا
کے ناک سن بھنگڑو گی تین بھی جوگ نہ پایا
کان پھڑائے مندر اپنی جوگ کی جگت نہ جانی
لگائے بھگت بیٹھا ہو جوگی سب سدا بدھ پورانی
ڈنڈا فیرا داٹھ فہو ڈی سولی اُنگ بنائی
ناتک کے سن بھنگڑا ناٹھ دن جھونٹھی اوڈھ بڑھائی

ماہ ہمارا مسمیٰ ہوئی تھکا مونڈ مونڈ آیا
دور مت ہماری دادی کیسے تھکا کان چھدا یا
مان ہمارا دادا لیے سو تو شبہ چلا آیا
کے ناک سن بھنگڑو گی تین بھی جوگ نہ پایا
کان پھڑائے مندر اپنی جوگ کی جگت نہ جانی
لگائے بھگت بیٹھا ہو جوگی سب سدا بدھ پورانی
ڈنڈا فیرا داٹھ فہو ڈی سولی اُنگ بنائی
ناتک کے سن بھنگڑا ناٹھ دن جھونٹھی اوڈھ بڑھائی

یہ مشید شکر بن گیا تا تو خاموش ہو گیا۔

اتنے میں ست گورو ہماراج نے بھائی بابے کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اسے بھائی بابے اب کیا مرضی ہو۔ بھائی بابے نے عرض کیا کہ جو حضور کی مرضی ہو اس طرح ہر مردانہ سے بھی دریافت کیا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب اس زندگی میں یہاں کا ہے کہ آنا ہو گا اگر حضور کی مرضی ہو تو اسکو بھی دیکھتے چلیں۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ بہتر یہ کہہ کر ست گورو ہماراج آگے کو چلے یہ کہنا ہی تھا کہ ست گورو ہماراج ایک چشم زدن میں اس مقام سے بہت دور جا پہنچے یعنی ایک دم کے دم میں نینتالیس ہزار جو جن طو کر دیا مردانہ نے پھر عرض کیا کہ حضور ہم لوگ نے کل کتنا فاصلہ طو کیا ہو۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ اب ہم تو بے ہزار جو جن پہنچ چکے ہیں۔ پھر مردانہ نے عرض کیا کہ اب یہاں سے (سمیر پربت) کتنی دور ہے۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ (سمیر پربت) یہاں سے پینتالیس ہزار جو جن رہ گیا ہو۔ اور ست گورو ہماراج یہ باتیں کہی رہے تھے کہ (کینفا سدا) ست گورو ہماراج کے پاس آنا اسکو دیکھ ست گورو ہماراج ہنس پڑے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کے ہنسنے کا کیا باعث ہے۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ یہ جوگی جو آ رہا ہو گور کہ تم کا جیلہ ہو اور ہم پر چڑھائی کر کے آ رہا ہو۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اگر حضور اجازت دیوین تو طمانچہ لگا کر نکال دوں۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ مردانہ یہاں طمانچہ کی لڑائی نہیں ہو یہاں تو مشیدوں کی لڑائی ہو۔ اتنے میں (کینفا) نے آکر کہا کہ اسے بابے آگے بھی تو نے کبھی نہ نکار کے درشن کیے ہیں کہ اس مرتبہ قصد کیا ہو۔ ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ ہاں (کینفا) ہم نے آگے بھی درشن کیا ہو اور اب بھی آئے ہیں اگر آگے نہ کیا ہو تو اب کیونکر آتے۔ یہ سسکر (کینفا) نے کہا کہ تم کون ہوئے ہو۔ یہ سسکر ست گورو ہماراج نے مشید فرمایا۔

(گرا-آسا محل پہلیا)

راگ آسا محل پہلیا

نام ہمارا - اچھ کیے ہوئی اجرجانی
صفت ہماری سب نورت میں جوت شکل مہتانی
سنو (کینفا) راوی جوگی
ست گورو ہماراج کے زل سدا روگی
ذات ہماری جت کت دیکھو نانک بچن ہمارا
او بچن بنس کول ہمارا شیو شکتی ہو ہمارا۔
ہر کہ شوک کی کایا باندھی باپ پُن دو ساکھی
کلا ہماری جل تھل سپہی جوتس پورن ساکھی
ایک اونکار ہمارا خاوند جس ہم سزا نوازی
نانک کے (کینفا) مَن تون مَرت خدیل گاہے

جواب کینفا سدا

اے نانک جی تم نے گورو نہیں کیا ہو اسلئے بہتر ہو کہ تم جیکر گورو گور کہ تا تو کو اپنا گورو کر دو اور کان پڑاؤ مندرا پنو۔ یہ شکر شگورو

مہاراج نے یہ اشلوک فرمایا۔

جواب ست گورو مہاراج

सनसुत महाराज

श्लोक

एक चोरी जौनै सो जोगी
कलप माया ते रहै - अरोगी
सुन मंडल की भित्ति पार पाय
सत संतोष की रंघया पाय
बिन रूपर पाणी पिया
बिन धरती बिन खोंहा
बिन सोई नाद शब्द बाजे
बिन बादल गंगना गाजे

बादल ना छाया

बिजली चमकार लाया

तब नानक दास जोग पाया

ست گورو مہاراج کے شہد شکر (کینفا) سیدہ بھی واپس گیا۔ پھر مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اب آگے کہ
حضور پلین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ جلدی نکر بلکہ سیدہ خون کا تماشا دیکھ۔ ادھر ست گورو مہاراج یہ باتیں کر رہی تھیں
تھے کہ ایک سیدہ (ہنفا) نامے نے ست گورو مہاراج کے پاس آکر آدیس اے بالے آدیس کہا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا
کہ ایک اونکار کو آدیس آؤ (ہنفا) سیدہ جوگی (ہنفا) نے شکار سے کہا کہ اے بالے مجھ کو جانتا ہو۔ ست گورو مہاراج نے
جواب دیا کہ اے (ہنفا) تو راجہ (کنکر کرن) کا لڑکا ہو کہ جو (سلا پورنگر) کا راجہ تھا اس وقت تیری عمر سترہ برس کی تھی جس وقت
تیرے باپ نے انتقال کیا تھا بعد مرنے اپنے باپ کے تو اسکا جانشین ہوا ایک دن تو شکار کھیلنے گیا تو نے جب شکار مارا اس وقت
تو بہت ہی خوش ہوا اسی وقت گورکھ ناتھ نے تجھ کو درشن دیا تو نے گورکھ ناتھ سے کہا کہ اے جوگی جی کیا بھنڈا رہ چاہتے ہو۔
گورکھ ناتھ نے جواب دیا کہ ہم بھنڈا رہ نہیں چاہتے ہیں کیونکہ ملین ہو۔ جو اب اس کے تو نے کہا کہ اے جوگی جی کیا ملینا می کیا ہو اور
اگر میں ملین کیا ہوتا ہو۔ گورکھ ناتھ نے کہا کہ تجھ کو دیا نہیں ہو بس سطح تیری کا یا بھی تکلیف اٹھائیگی اس وقت تو نے گورکھ ناتھ سے
دریافت کیا کہ اے ناتھ جی صاحب پھر کیا کیونکر کیجے۔ یہ شکر گورکھ ناتھ نے جواب دیا کہ ہاں اگر جوگ کا وہ سے تو البتہ بچ سکتی ہو تو نے
پھر اُس نے دریافت کیا کہ کیسے جوگ کماؤں۔ گورکھ ناتھ نے جواب دیا کہ مونڈ مونڈ آؤ اسی وقت تو نے اپنے سر کی پگڑی اتار لی اور
بیٹھ گیا۔ گورکھ ناتھ نے تیرا مونڈ مونڈا اور کان بھاڑے اور تجھ کو جوگی کیا اور تو سیدہ ہوا۔ یہ شکر (ہنفا) نے کہا کہ کس مقام پر تجھ کو
جوگی کیا تھا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ (تو سیدہ پہل کے نیچے)۔ یہ شکر (ہنفا) مذکور نے ایک شہد کہا۔

اشلوک

ایک چپہ جانے سو جوگی

کلب مایاے رہے اروگی

سن منڈل کی بھکیا کھاسے

ست سنتو کہ کی کھنتھا پاسے

بن کچھر پانی پیا

بن دھرتی بن کھو نہان

بن سوے ناد شہید بابے

بن بادل گنگنا گاہے

بادل تا چھایا

بجلی چمکار لایا

تب نانک داس جوگ پایا

۱۔ گورکھ ناتھ کے زہب میں بھی گوشت کھانے کی ممانعت ہے ۱۲

سوال ہنیفا جوگی

شब्द

اگرچہ برت نہ رہے کہ نامے
اسے را کھے کون کے جاے
کون مرگ لے چڑھے شکار
کون مرگ پکڑ لاسے ہاٹ
کیوں کر رکھے تن کو باٹ
ہوا ہزار کیسے ہاتھ
ہنیفا بولے نانک پاس

(سنت گورو باکھ)

اگرچہ برت باہر آوے دھارے
اٹھا پاوے گھر کی گارے
سنت سنگ لے چڑھے شکار
مرگ پکڑے بن گھوڑے ستھار
مرگ پکڑے گھر آنے ہاٹ
چنگ چنگ لگے باہر باٹ
ہوا ہزار کیسے دان
نانک کے گھر کیوں نام

ہنیفا ہنیفا ہنیفا
گورو ہاٹ ہمارے دھارے

یہ شبد شکر (ہنیفا) سیدھے بھی واپس گیا تو گورکھ ناتھ نے (گوپی چند) کو بھیجا وہ بھی سنت گورو ہماراج کے پاس آکر آدیس آدیس
پتا جی آدیس سنت گورو ہماراج سے فرمایا کہ آدیس آدیس پورکھ کو آدیس۔ یہ شکر گوپی چند نے یہ شبد کہا۔

سچال گوپی چند

شब्द

کون نام کون بچن تمھارا
کون روپ کون بستھارا
کون منورہ بیان آئے

شبد

اگرچہ برت نہ رہے کہ نامے
اسے را کھے کون کے جاے
کون مرگ لے چڑھے شکار
کون مرگ پکڑ لاسے ہاٹ
کیوں کر رکھے تن کو باٹ
ہوا ہزار کیسے ہاتھ
ہنیفا بولے نانک پاس
جواب سنت گورو ہماراج

اگرچہ برت باہر آوے دھارے
اٹھا پاوے گھر کی گارے
سنت سنگ لے چڑھے شکار
مرگ پکڑے بن گھوڑے ستھار
مرگ پکڑے گھر آنے ہاٹ
چنگ چنگ لگے باہر باٹ
ہوا ہزار کیسے دان
نانک کے گھر کیوں نام
ہنیفا ہنیفا ہنیفا
گورو ہاٹ ہمارے دھارے

سوال گوپی چند

شبد

کون نام کون بچن تمھارا
کون روپ کون بستھارا
کون منورہ بیان آئے

کھلو پیتا تھئے نام بولا پے
کمان فڈا یہ مندر پھنا پے
گورو گورکھ کے چرنا لگا پے

(جیسا کہ سنا گورو مہاراج)

نام رکھ آؤنگار کرتا را
جات بھرت نہ رہے نیا را
رہ نہ کی نہیہ بھیس نیا را
کھلا پ لکھا پے سگال منہارا
پار بھرت کے درشان آ پے
آمر آجونی لیے بولا پے
کمان فڈا یہ نا مندر پھنا
سب سیدھن کی چرنا لگا پے
رکھ آؤنگار گورو سیر مے
کھنا ناک من گوبی چند درشن مان کھنے سب جیری
(گوبی چند)

کون تان کون ہے دھیان
کون تیرہ ہے آسمان
کون نیرمل نہ ملے
کون ہے اوپر کون ہے تالے
کون پورن ہے جیسے رستا ملے
کون جالے

جواب گورو مہاراج

گیانی وہی ہے جو گورکھ ہے - دھیانی وہی ہے کہ جو اپنا خیال کسی طرف جانے نہ دے - گورو کے درشن ہوئے سے
سب تیرتوں کا بھل بھاتا ہے - بھینچے اور اوپر سب میں آئی کا حکم ہے - جبکہ ایسی شناخت ہو جائے تب ویک جل جا
موت اور مایا کے بندھن ٹوٹنے سے بغیر آئنا کے نام چٹا ہو -

جواب گوبی چند

جولو پتا جی رتہ منڈلی کے درشن کرو

جولو پتا تعین نامہ بولا پے
کمان فڈا یہ مندر پھنا پے
گورو گورکھ کے چرنا لگا پے
جواب گورو مہاراج

نام ایک اونکار کرتا را

ذات بدن نے رہے نیا را

رہ نہ کی نہیہ بھیس نیا را

کھلا پ لکھا پے سگال منہارا

پار بھرت کے درشن آ پے

آمر آجونی لیے بولا پے

کمان فڈا یہ نا مندر پھنا

سب سیدھن کی چرنا لگا پے

ایک اونکار گورو سیر مے

کھنا ناک من گوبی چند درشن مان کھنے سب جیری

جواب گوبی چند

کون گیان کون ہے دھیان

کون تیرہ ہے آسمان

کون نیرمل نہ ملے

کون ہے اوپر کون ہے تالے

کون جگت ہے جس سے رستا ملے

کیا پے

جواب ست گوردھاراج

نہم جیلو ہم بھی چلے آویں گے ۔

گوردھاراج نے کہا تو گوردھاراج نے گوردھاراج سے پوچھا کہ کھو رہے ہو یا کھانا کھا رہے ہو۔ گوردھاراج نے جواب دیا کہ اسے پتا ہی وہ تو
 (سروپ) اور ابھی آیا ہی۔ یہ شکر بھر پوری نے غصہ سے کہا کہ گوردھاراج میں جانا ہوں گوردھاراج نے کہا کہ جاؤ اور آؤ پدیس کرو چنانچہ
 بھر پوری آیا آؤ پدیس آؤ پدیس کیا۔ ست گوردھاراج نے فرمایا کہ ایک اور نکار کو آؤ پدیس ہے کیونکہ بھر پوری بھر پور آئے۔ بھر پوری نے جواب دیا
 کہ بھر پوری تو گوردھاراج کے پاس بیٹھیں۔ ست گوردھاراج نے فرمایا کہ ہکو وہاں بھاگ کر گیا کرو گے۔ بھر پوری نے کہا کہ کان میں مندر
 پہنکتا آؤ ڈھو اور کبھی آگیا بھنگا۔ مگر تاجب ایسا کرو گے تب جوگ جگت کو پاؤ گے سنو بے تمھاری ٹوٹا ہوا دین لگے گی۔ یہ سنکر
 ست گوردھاراج نے شہید فرمایا۔

شاہ

شہید

गुरु का शब्द मन मादि मुन्दरा विन्ता विमाहे ठाव
 जो कुछ कै भला कर मानै सहज जोग विधि पावो
 वाचा जुगता जियो जुग जोगी परमतत्त में जोगी
 अमृत नाम निरंजन पाया गिपान काया रस भोगी

گوردھاراج شہید من ماتہ مندر اکتھا کھا ہر ڈھاؤ
 جو کچھ کرے بھلا کرانے سچ جوگ بدھ پاؤ
 بابا جگت جو جگت جگت جوگی پرمت میں جوگی
 امرت نام زرنن یا باگیان کا یا رس بھوگی

भरथरी वाक्य

جواب بھر پوری

एक हाथ में पातर देवे दूजे देवे डंड
 अकल भभूत लगावै तुमा को यह पंथ बतावै नानक चंद

ایک ہاتھ میں پا تر دیوے دوجے دیوے ڈنڈ
 اکل کلا بھبھوت لگا دے تھو یہ پنٹہ بتاؤ۔ زمانک چند

गुरु नानक बाक्य

گوردھاراج

पातर दे चार ज्ञान मत डरा वर्तमान भभूत
 हरिकीरत रहै रास हमारी गुरु मुख पंथ अतीत

پا تر دے چار گیان مت ڈرا ورتمان بھبھوت
 ہرکیرت رہے راس ہماری گوردھاراج کے پتھ اتیت

भरथरी वाक्य

بھر پوری

अपनी नगरी बिठाव आसन छीने बाद बिबाद
 सोई देव मुख बेन बजावै मुनिये नाद अनाद

اپنی نگری بٹھاؤ آسن چھینے باد بیباد
 سوئی دیو کھ بن بجاوے سنے نا دانا د

(सतगुरु बाक्य)

جواب ست گوردھاراج

शिव नगरी में आसन बैसो कल्प त्यागी बाद
 सोई मुर्त सदा धुनि सोहै निशि दिन पूरे नाद

شیو نگری میں آسن میو کلپ تیاگی باد
 سوئی مرث سدا دھن سوہے نیش دین پورے نا د

(भरथरी वाक्य)

جواب بھر پوری

सगरी सृष्टि दृष्टि दिखावै ऐसी जोत जुगाद

سگری سرشت درشت دکھاوے ایسی جوت جگاؤ

لو لاری کب دھڑ نجاویہ پان پورن پد پاو

سنت گورو باکھ

مگالی مننیا جوت نیراری نانا برون انیک

کدھ ناکھ سون भरखर जोगी पार बिस्मलिवरक

یہ شہد شکر بھر قمری نے کہا کہ چاہی چلو کیونکہ بیان تک اگر خالی کیوں جاتے ہو۔ یہ شکرست گورو ہمارا ج نے بہشت

बाक्य सतगुरु महाराज

ग्याली सो करतार न जाने

अपना भाषन कबहुं पहिचाने

हुन सिध त भखर जोगी

गोरख भट नहोया अरोगी

तज छोंडके जोगी भये

ममता मोह न अजहं मुये

ममता उपजी अवध बढ़ाय

जोग जुगत की मत नहिं पाय

नानक बूले तज विचार

मंद मुड़ावन पायो पार

भरखरी बाक्य

नेय पिवाला नानक पिपो

अमरत रस मन होये रिषो

इस मत पित ने करिये भोग

मुख सहज आनंद अरोग

मेरी तेरी चितवन न रहती

लव लागी हिरदे हरिसेती

भरष पिवास न कोई व्यापे

बिनस जाय सब तीने तापे

भरखर बोले सुन नानक बेदी

इसविध पीती बिलाय सब छेदी

تلاگے کب ٹوٹ نجاوے پران پورن پد پاؤ

جواب ست گورو ہمارا ج

سگی سنباجوت غزری نانا برن انیک

کہے نانک شش بھر قمری جی بار برہمہ لیو ایک

یہ شہد شکر بھر قمری نے کہا کہ چاہی چلو کیونکہ بیان تک اگر خالی کیوں جاتے ہو۔ یہ شکرست گورو ہمارا ج نے بہشت

شہدست گورو ہمارا ج

خالی سو کرنا رہ جائے

اپنا اپنا کیوں پہچانے

شش سیدہ تون بھر قمری جی

گورو کھ بیٹ نہ ہو یا رو کے

راج چھانڈ کے جوگی ہوئے

منا مود نہ اچون مودے

منا اودی ہی اودہ بڑھائے

جگ جگ کے مت نہیں پائے

نانک بولے مت بچار

موند موند اسے نہ پایو پار

جواب بھر قمری

لیو پیالہ نانک پیو

اشرت رس میں ہووے کیو

اس مت سہنے نے کہ پئے جوگ

شکر سچ آمنت اوروگ

میری تیرسی چتون نہ رہی

لولاگی برد سے ہر سیتی

بھو کھ پیاس نہ کوئی بیاپے

بشس جاکے سب تیئے تاپے

بھر قمری بولے سن نانک بیدی

اس بدہ ہیتی پالے سب چھیدی

(سنت گुरु باکھ)

گن کر گناں دھیان کر پادے کر کرنی کس پایے
 مانی مانی پرم کا پڑا اسی بیधि - अभी चुआये
 बाना मन मनवाला प्रेम रसपीये सहज सरवर हया
 अह निस बनी प्रेम लेव लागी शब्द अनाद हर हया

(इकर हाव)

गुरु की सारणी अमृत बानी पीवत ही परमान भया
 हर दरशन का व्रीतम होवै सुक ये कुंठे कौ धिया
 सच्चा आप पिवाला मुन्नातिसहि पिवाये जिमन जस्तीरे
 अमरित का व्योपारी होवै कामध भूठे भाव धरे
 सि फ़ती राता सदा बैरागी जु आ जन्म नहिं हारे
 कह नानक सुन भरतर जोगी खिय अमरित धारी

बहुत दिनों के बाद फिर से मिल गया -
 (बहुत दिनों के बाद फिर से मिल गया)

शब्द

आसा महा दोखंग निरासा परम सुखंग आसा निरा
 मा भूत ये सुख सोवती पनाला

(संत गुरु बाक्य)

आसा सुख हमारी कहिये निरासा दुख अपार
 बिन आसा गुरदेव न मिलबो न मिलबो करतार

(जवाब भूतवेसिध)

चलेर बाले तुम्हे गोरख के पांव लगावै
 जनम मरन ते रहित हो आवै

संत गुरु बाक्य

तेरा गुरु गोरख देखया है
 जिस अवध बढ़ाई है
 अपने सिधनाथ जती पुकारे

जवाब संत गुरु महाराज

गन कर गनाں دھیان کر پادے کر کرنی کس پایے
 مانی مانی پرم کا پڑا اسی بیधि - अभी चुआये
 बाना मन मनवाला प्रेम रसपीये सहज सरवर हया
 अह निस बनी प्रेम लेव लागी शब्द अनाद हर हया

اک رہا و

گور کی ساکھی ابرت بالی بیوت ہی بران بیا
 ہر درشن کا برتیم ہو دے کتہ بکھٹے کرے دیا
 سچا آپ پیالہ سو جاتس ہی پیالے جس نظر کرے
 ابرت کا یو پاری ہو دے کیا دھ جو ٹھے بھاؤ دھر
 سنٹی راتا سدا بیراگی جو آجمن مین مارے
 کے نامک سن بھر بھر جوگی کھیوا برت دھاری
 نو خک بھر تھری سیدہ دوسری مرتبہ بھی لا جواب ہو کر خاموش ہو گیا اور بعد غور سے دیر کے واپس گیا۔
 بعد واپسی آگے (بھو توئی سیدہ) نے آکر ست گورو مہاراج سے کہا۔

مشہد

آسا بباد کہتا آسا برم سکھا آسا زلا
 بھوتے سکھ سوئی پتالا

جواب سنت گورو مہاراج

آسا سکھ ہماری کیسے آسا ڈکھ اپار
 ن آسا گورو نو نہ مل بونہ مل بوکرتار
 جواب بھوتے سیدہ
 بل رہے ہائے تجھے گورکھ کے پاؤں لگا دے
 ہم مرنے رہت ہو آدے

جواب سنت گورو مہاراج

ہر گورو گورکھ دیکھائے ہی

جس اودھ بڑھائے ہی

اپنے سدھ ناتھ جیتی بکارے

ہماری گت نامین کاٹی۔

हमरी गत तेहि काई

ست گورو ہمارا جن لے فرمایا کہ مَن (بھونوی) انت کو لیئے آخر میں جسم کا نشان بھی باقی نہ رہ جاوے گا یعنی یہ دھندھوڑی گرے گی۔ (بھونوی سیدھ) بھی خاموش ہو کر واپس گیا۔ بعد واپسی اُسکے (لہوریا) آیا اور آتے ہی آدیس آدیس کہہ ست گورو ہمارا جن نے جواب دیا کہ آو پور کہہ کو آدیس۔ یہ مستکہ (لہوریا) نے یہ شبید کہا۔

شعبہ انجمنیہ

(शायद लहोरिया)

हाथी बाटी कहाँ त्यागी क्यों त्यागी बनिज ज्योहार
 काहे को उड़यानी होयै क्यों खोड़ै मात पसार
 लहोरिया गोरख पुत्र कहता है सुन नानक तपां
 जिहि कारण तुम भरमत भटकत सोहै अगम अगाध

ہاں ہی بانی کسان تیاگی کیون تیاگی بیج جو ہمار
 کا ہے اور دیان ہووے کیون مجھوے بات پسار
 سو پیا گور کہ پوتر کتھا ہے سن نامک تیا
 یہہ کارن تم بہت بھگت سو ہے الم اکادہ
 جو اب ست گورو ہمار ج

(सप्त गुरु वाक्य)

हादी बादी सहज कमाई सहजे बनिज व्याहार
सहजेहि उड़्यानी होवै सहजे मत्ता पसार

اٹنی باٹی سچ کھائی ہے بیخ بیوار
ہے ہی اور کیا ہووے ہے مات پھار

नानक-प्रबधूत

نانک ابدھوت
کرتار کے پوت

करतार के पून

मुन लहोरीया आप निरंजन क्रिया करके मिलहा

سُن لو پیا آپ زرخن کر پاک کے میلانہ
 قیس اکم اگا وہ تے تان (لہو پیا) بھی گامہ

तिस-अगम-अगाधने तां लहोरीया भीगांह

یہ شہدست گوروہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سُکر (لہو پیا) سیدہ بھی واپس گیا۔ جو قوت گورکھ ناتھ کے پاس ہو جا
گورکھ ناتھ نے پوچھا کہ کیوں رے بائے کیا ہوا۔ یہ سُکر (لہو پیا) نے جواب دیا کہ اے ناتھ جی وہ تو کہیں اٹکتا ہی نہیں
اتنے میں (گو بی چند) بول اُٹھے کہ اے گورو ناتھ جی (نانک) پتا تو پوچھنے کے لائق ہیں۔ یہ سُکر گورکھ ناتھ نے جواب دیا
کہ شاباش گو بی چند میں بھی یہ بات جانتا ہوں لیکن ابھی ان سیدھوں کا غورو و گنڈھٹ جلنے دو۔

تعبہ اسکے (چریٹ ناتھ) ست گرو ہماراج کے پاس آیا اور آتے ہی آدیس آدیس آؤ بابے آدیس۔ بجواب اسکے سنگو ناتھ نے فرمایا کہ آدیس اسی (چریٹ ناتھ) جوگی ایک اونکار کو آدیس ہو۔ یہ سنگو چریٹ ناتھ نے پشید کہا۔

شدہ چرٹ ناتھ

चरपट नाथ बाक्य

गौन सूत का कपड़ा पहिनो चलते कितने जोजन हो
राग तुलाई कहाँ बिछाई बिसराम कहाँ करने हो

کون سوت کے کپڑا پہنو چلتے کتنے جو جن ہو
کھاٹ تولائی کہاں بھائی سیرام کہاں کرتے ہو۔

चरपट कहता यह ग्यान कहो

حیرت کہتا یہ گان سنو

(सप्तशुरुवाक्य)

جواب ست گورو مہاراج

جلی کی دیپک جلی
 لیلے لالے تیرے بالک پلے
 سونے بانہاں تیرے چلاوے
 گھر کا بچن لے نگر سیواوے
 بولے ناک سونے ہنگار بالے
 کھپا کی ہوئی تیرے لالے

جلی کی دیپک جلی
 لیلے لالے تیرے بالک پلے
 سونے بانہاں تیرے چلاوے
 گھر کا بچن لے نگر سیواوے
 بولے ناک سونے ہنگار بالے
 کھپا کی ہوئی تیرے لالے

یہ سنکر جھنگڑا ناٹھ بھی شرمندہ ہو کر داپیں گھیا۔

اسنے میں مردانہ نے ست گورو ہماراج سے عرض کیا کہ اسے بچے بادشاہ آپ کو کوئی زنگاری بنی کیونکہ آپ کے آگے کوئی
 ٹھہرنا ہی نہیں ہے بلکہ فوراً ہی جواب ہو جاتے ہیں۔ یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ ہی کہہ دے کہ سب سے بڑا
 گورو ملا ہی اسوجہ سے سواے پریشکر کے کوئی دوسرا میری نظر میں آتا ہی نہیں ہے۔ سن مردانہ آگے زمانہ جو گزرتا ہے بن کر کوئی گورو
 سادہ لوگ بھی آجھتے ہوئے ہیں لیکن کسی کو اس جسم فانی سے آجھک زنگار کے درشن نہیں ہوتے۔ سن مردانہ زنگار کی گریاہ سے
 زنگار کے بھگتون میں سے زنگار نے بھی کہ بیان تک پہنچا یا ہے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور آگے کو تشریف لے جائیں ست گورو
 ہماراج نے فرمایا کہ آجھا مردانہ۔

غرض کہ ست گورو ہماراج سولہ ہزار جو جن ایک چشم زدن میں طوکر کے (سمبر پر بت) پر جا پہنچے۔ اسوقت مردانہ نے عرض کیا کہ حضور
 اب بیان سے (سمبر پر بت) کتنے فاصلہ پر ہو۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ بیان سے (سمبر پر بت) دس ہزار جو جن ہی۔ اسوقت
 بھر مردانہ نے عرض کیا کہ اسے ست گورو ہماراج آپ کو کون ایسا گورو ملا ہی۔ جو اب اس کے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ مردانہ بھگودہ گورو
 ملا ہو کہ جسکی قدرت سے یہ تمام سنسار ہو کہ جو اپنی طاقت ساری دنیا کو دے رہا ہو یعنی جھنڈر کہ دنیا میں یون و پائی ہے یہ سب اُسی
 بزدانی اور ربانی کی قدرت کی نشانی ہو کیونکہ وہ رب العالمین اور حاکم الحاکمین ہو۔ آج اور جاگ اور باد اور آتش۔ سب اُسی کے حکم
 کے پابند ہیں وہی ہمارا گورو ہو۔ بھگودہ بھی اُسی کا آسرا و سہارا ہو کیونکہ سب جگہ اُسی کی روشنی پھیلی ہوئی ہو بعد اس کے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور
 اکثر کہا کرتے ہیں کہ بابائے زندہ ہو سو حضور فرمادیں کہ وہ کہاں ہو اور اُس کا مقام کہ کونسا ہو اور وہ کس صورت اور کس رنگ کا ہو۔ یہ سنکر
 ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ اُس کا رنگ تو لال ہو لیکن اُسکی لالی رنگتھ میں کوئی اور لالی رنگت کی چیز مل نہیں سکتی ہے
 اور اُس کے رونگٹے کی رنگت سنہلی ہے لیکن اُن رونگٹوں سے سونا کچھ مطابقت نہیں رکھتا ہو اور وہ کسی اندری سے بولتا ہی نہیں ہے
 لیکن ہر اُس کے رونگٹے سے یہ آواز نکلتی ہو (گھر گھر گھر) یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور دھن دھن دھن دھن دھن دھن
 بغیر حضور کے اس طرح کا اطمینان جھکو کون کر سکتا ہو۔ بعد اس کے ست گورو ہماراج سے (سمبر پر بت) پر چلنے کو مردانہ نے عرض کیا۔ اسوقت
 ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ آج سیدھ منڈی میں ذکر ہو رہا ہو اسیلے تھوڑی دیر تامل و توقف کر۔ وہاں سیدھ منڈی میں گورو گھڑا
 نے سوال کیا کہ کیوں رے سیدھو اس اشارہ کو (سنگڑا ناٹھ) سمجھ کر بول اٹھا کہ اے ناٹھ جی اگر ارشاد ہو تو میں جاؤں۔ یہ سنکر گورو ناٹھ
 نے کہا کہ اے (سنگڑا ناٹھ) کچھ بولنے کی طاقت ہو۔ یہ سنکر سنگڑا ناٹھ نے کہا کہ کیا (ناٹھ پتا) ہیں۔ گورو کہ ناٹھ نے کہا کہ ان آجھا جانا

ماہر ہی جاؤ یہ سنگ نہ ناخدا گورست گورو ہماراج کے پاس آیا اور آنے ہی کہا کہ اسے مائی منڈی آویں۔ یہ سنگرست گورو ہماراج نے
کہہ جواب نہ دیا بلکہ ہونٹوں میں مسکرائے ست گورو ہماراج کی مسکراہٹ دیکھ کر سنگرست نے کہا کہ مائی منڈی بولنا کیوں نہیں ہے
سنگرست گورو ہماراج نے یہ شبہ فرمایا۔

(سنت گورو باکھ)

ہے منہ ڈے گورو کہ کئے جسے عقل تھے نہیں دینی
ماہر ہی پورے کان تھیں سب بھینسی
مندی موندے اسے کہ گورست بجائے تین بھی ہو گئے ہزار
کیون بھسم لگے کے جسم رہا گنوا یا
گورناک جی کہیں تیں سنگرست تو پانی میں نہ ڈھو
تین رتوں لے جانے ہے تو جو نہ ڈھو

گورو نانک جی کہیں سون سنگرست ناٹھ تیں پانی میں نہ ڈھو
تینوں رتوں لے جانے ہے تو جو نہ ڈھو

(جواب سنگرست ناٹھ جوگی)

کون جگت کر کام گنواے
کون جگت کر مایا تیاگی
کون جگت کر کیرودھ کو جیتے
کون جگت کر لوبھ سے بیٹے
کون جگت کر ہووے ایت
کون جگت کر کال کو جیت
کون جگت کر موہ نہ آوے
کون جگت کر انکار گنواوے۔
سنگرست ناٹھ ہے کتا

دے جواب تم نامک پتا۔

(سنت گورو باکھ)

جانیا تا کام گواہے
شاخ جگت سے پاس نہ آویے
شاخ جگت سے پاس نہ آویے
شاخ جگت سے پاس نہ آویے
شاخ جگت سے پاس نہ آویے
شاخ جگت سے پاس نہ آویے
شاخ جگت سے پاس نہ آویے
شاخ جگت سے پاس نہ آویے

جواب ست گورو ہماراج

باز تان کام گنواوے
سنگرست سے پاس نہ آوے
سنت آئے کر کردہ جیت
زہ گن مٹ گئے ہووے ایت
سنت کی جگت لوبھ ہو دور۔

دھیرن دیشور کال ہو چر
 ہر ایک جگہ جب ایک پایا
 دھیرن دیشور سے تب موہ ہو دور
 سہنکار نہی سا دھو سا نہ
 کہے نامک جی شبن سنگر ناٹھ
 جواب سنگر ناٹھ
 (سنگر ناٹھ کا کلام)

سنگر میں کون جگت سے ٹھہرے ہو
 دربار میں کس طرح پہنچے
 کون جگت ہو در ٹھاگ نہ پاوے
 کس جوت سے بل لے گا
 سنگر ناٹھ پو پچھتے ہیں
 انتر باہر رد سنگر سے

(سنگر ناٹھ کا کلام)

سنگر میں کون جگت سے ٹھہرے ہیں
 گور کی کرپے دربار میں پہنچنے
 ہر کرپے در ٹھاگ نہیں پڑتی ہے
 ہر کے ست سنگ سے سیلا گیا ہے
 گور دناک جی کے سنگر ناٹھ
 تم انتر باہر رد سنگر سے ہو
 یہ سب سنگر (سنگر ناٹھ) شرمندہ ہو گیا۔

اتنے میں مردانہ نے عرض کیا کہ حضور بیان تو بہت تماشا دیکھا۔ ست گور و مہاراج نے فرمایا کہ کیا تمنا دیکھا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ جو بہار ہو اسکے دیکھنے میں عقل دنگ ہو کیونکہ یہ نہیں معلوم ہوتا کہ آیا یہ گل سونے کا ہو یا روپے کا ہو یا موتیوں کا ہو اور قسم کے جواہرات یعنی پتلا و لعل وغیرہ سمیں جڑے ہوئے ہیں۔ موقوفہ اس بہار کا کچھ حال کھلا ہی نہیں ہو۔ ست گور و مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ اس بہار کا نام (مینا پریت) اسی واسطے ہوا کہ اسکی کل مینا کاری قدرتی ہو۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور۔ (سمیر پریت) کو تشریف لے چلے ست گور و مہاراج نے جواب دیا کہ مردانہ جلدی نکراتے ہی میں (گور کہ ناٹھ) نے (سنگر ناٹھ) کہا کہ تم جاؤ۔ یہ سنگر سنگل ناٹھ نے جواب دیا کہ حضور مجھ کو بھیجتے تو میں لیکن یہ نہیں معلوم کہ صرت آپ مجھ کو دیکھنے ہی کے واسطے بھیجتے یا کہ اسکے مقابلے کے واسطے بھیجتے ہیں۔ چنانچہ گور کہ ناٹھ نے جواب دیا کہ اسے ناٹھ جی جو تھارے جی میں آوے وہ کرنا یہ سنگر سنگل ناٹھ

نے جواب دیا کہ اے گورو جی آپ بھی پورے جو گیشتر میں اور وہ بھی پورے جو گیشتر میں اُنکو دیکھنا کیا جیسے ایک بار دیکھا ہو۔
 سو بار دیکھا اس سے اگر آپ کا حکم ہو تو اُنکو بیان کر دلاؤں۔ گورو کہہ ناٹھ نے جواب دیا کہ ہاں منگل ناٹھ ایسی عقل ہی سے لانا کہ وہ
 سیوک ہو کر آویں۔ منگل ناٹھ نے جواب دیا کہ اسے ہمارا ج سیوک تو اس شخص کو کہا جاتا ہے کہ جو شخص آپ سے بچکے اور جیکے کوئی شخص
 مقابلہ کے لائق ہو وہ اسے خواہ اپنے سے بھی اونچا ہو وہ قورہ شخص کیونکر سیوک ہو گا ایسے مقام پر ہی بہتر ہوتا ہے کہ وہ ان خود ہی
 جھٹک جانا چاہتے اور شخص مقابل کی مرضی دعوئی پر منحصر ہے اب یہ امر اس کے اختیار پر کہ چاہے وہ بچکے یا نہ بچکے ان آپ کے
 حکم کے موافق میں جاتا ہوں۔ بعد اس کے پھر گورو کہہ ناٹھ نے کہا کہ اسے منگل ناٹھ (گوپی چند) نے اُنکو کچھ سمجھایا ہے اور (کھٹوناٹھ)
 تو دینے میں نہیں ہیں اور (پرپٹ ناٹھ) وغیرہ سب کا انکا ہی خیال ہے اب جیسا تمہارے جی میں آوے وہ کرنا چاہو جاؤ یا نہ جاؤ
 پسند کر (منگل ناٹھ) نے سنگرو ہمارا ج سے آدیس آدیس کہا اور کہا کہ اسے نامک بتا جو گیشتر آپ نے بہت اچھا کیا جو درشن دیا
 ہم کو کرتا رہا کیا جو گیشتر کو ایسا ہی جاب سے بعد کے ست گورو ہمارا ج کے قدموں کو ہاتھ بڑھا یا۔ ست گورو ہمارا ج انترجاسی تو
 تھے ہی منگل ناٹھ کا افتقاد دیکھ کر ہاتھ بڑھایا بلکہ اپنے ہاتھ منگل ناٹھ نے بیرون پر رکھ دیے اور فرمایا کہ آدیس ایک ادکار کو آدیس
 منگل ناٹھ پورے جو گیشتر منگل ناٹھ نے عرض کیا کہ اسے پناہی صاحب آپ کس منورجھ یعنی کس ضرورت سے بیان کر رہے ہیں
 میں۔ ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ تمہارے درشتوں کو آئے ہیں۔ منگل ناٹھ نے کہا کہ اسے پناہی صاحب ہمارے دھن بھا
 میں کہ جو آپ نے درشن دیے اب چلیے رتہ منڈلی میں درشن دیجیے اور درشن کیجیے۔ ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ ہر منگل ناٹھ
 تم جیو ہم بھی آہستہ آہستہ آتے ہیں۔ منگل ناٹھ نے کہا کہ جیسی آپ کی مرضی ہو۔ اگر آپ کی مرضی ہو تو بھگتوں کو میں نے آؤں
 جواب اس کے ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اسے منگل ناٹھ بھکو تمہاری بھاو بہت ہے۔ اب آتا خوش ہوئی جب درشن پایا اور
 نگو دیکھتے ہی آتما آسودہ ہو گئی۔

شہید ست گورو ہمارا ج

(شاخ ستر گورو ہمارا ج)

سُن مَنّا ل نا ی ی ہ رات ہ ماری

مُن منگل ناٹھ یہ بات ہماری

ہم رات تُم رات رُک - مَظہاری

ہم رات تُم رات رُک ادھاری

پسند منگل ناٹھ داپس گئے۔ آپ بھی خوش گیا اور ست گورو ہمارا ج کو بھی خوش کر گیا۔ اتنے میں مردانہ نے سنگرو ہمارا ج سے عرض کیا
 کہ یہ جوگی کوئی اشجرج ہی جوگی ہے۔ ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اسے مردانہ بھیکے میں سب لوگ ایمان نہیں ہوئے ہیں غرض
 ہر ایک طرح کے آدمی سب کہیں ہو کر تے ہیں اگر کُل اچھے ہی ہو دین تو کُل سرشت یعنی دنیا کی نجات ہی ہو جاوے۔ اسے مردانہ
 پورے تو کوئی کوئی ہی ہوئے ہیں اور یہ بھی یاد رکھ کہ جس شخص پر پریشہ کی کہ باہوتی ہے یا جسکی طرت اسکی کہ یا کی نظر بڑھ جاتی ہے وہی
 شخص پورن ہوتا ہے۔ بعد اس کے پھر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب آگے چلیے۔ ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اسے مردانہ ایک مرد
 (شہو ناٹھ) ہے وہ بھی اپنے تئیں بہت گنتا ہے۔ اگر وہ بھی آکر پھر جاوے تو چلے گئے۔ مردانہ نے کہا کہ اسے ست گورو ہمارا ج کیادی
 منگل ناٹھ سے بھی زیادہ ہے۔ ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اسے مردانہ منگل ناٹھ تو بہت ہی سیدھا ہے اور دُشرون کی طرح
 نہیں ہے کہ منگل ناٹھ کا بھی بھیکے سڈھوں ہی کا ہے تاہم وہ ست گورو ہے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اگر وہ سنگورہ ہوتا تو کوکھناٹھ

کائیون چلا ہوتا اور جیون کا سیکھ کیونکر بتا۔ ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ پردہ کیا کرتا کیونکہ اُسکو تو پہلے گورکھ
 ہی ملا تھا مگر سچ ہو کہ جسکو کرنا اپنی طرف کھینچے اُس سے کیا چارہ ہو اُسکو کوئی روک نہیں سکتا ہے۔ بعد اُسکے مردانہ نے عرض کیا
 کہ حضور یہ نظر کرتا رہے اب ہی کو بخشی ہو یا کسی اور کو بھی ہے۔ اتنے میں (شبنو ناتھ) آیا اور اپنے ساتھ ایک مندر آ اور ایک
 پتھری اپنے سیکھ کے نشان بھی لایا اور آتے ہی کہا آدیں ہے بائے آدیں۔ جواب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ ایک
 کو آدیں آد شبنو ناتھ جوگی۔

شامبھو ناتھ

شब्द

मन्दरा पहनो फिरा हाथ लेव वैरागी
 गोरखनाथ के चेला हो विघन न कोऊ लागी
 शम्भुनाथ कहैं सुन नानक वाले
 दर्शन देखत टूटे ताले
 काया स्थिर धरनन परतीज बतक धरन-अकाश
 सोलह कला सपूर्ण हो उलटे कमल प्रगाश
 सुन शहर का मारग पावै अचरज रूप दिखाय
 मत संतोष में रहै सुहेल अगम नौनिधि पाय
 शम्भुनाथ कहैं सुन नानक तेरा जन्म स्कार्थ
 जो तुम गुरु गोरख को चापो तव पाये परम पदार्थ
 (मत गुरु वाक्य)

मुद्रा हमारी समता सुत सो हम मनहु बिसारे
 फिरा हाथन लेवहु कबहुं नाम पावै भिरवारी
 विघन हमारा सगले भाग्यो हृदय सच चितारी
 सुन शम्भुनाथ जोगी
 एक निरंजन दर्शन पाया फिरता सदा अरोगी
 काया मेरी जुग २ स्थिर सच खंड में बास
 हमरी काया कभी न फड़सी बिनसे धरन अकाश
 सुन शहर में स्थिर कीन्हा अचरज रूप हमारा
 मत संतोष हमारे पाछे नौनिधि रखे बुआरा

سوال شبنو ناتھ

شبد

مندرا پہنو بھرا کھو ہاتھ لیو بیراگی
 گورکھ ناتھ کے چیلہ ہو بگھن نہ کوؤ لاگی
 شبنو ناتھ کی سن نانک بائے
 درشن دیکھت ٹوٹے تالے
 کایا استہر دھرن نہ پرستے جب لگ دھرن اکاس
 سولہ کلا سنبورن ہو ہوا لٹ کل پرگاٹ
 سن شہر کا مارگ پادے اچھ روپ دکھائے
 سب سنتو کہ من رہے سو پہلے اگم نوندھ بائے
 شبنو ناتھ کہے سن نانک تیرا جنم سکار تھ
 جو تم گورگورکھ کو تھاپو تب پاؤ پریم پدارتھ
 جواب ست گوردھاراج
 مندرا ہم ری ستا سرت سو ہم منو بھاری
 بھروا ہاتھ یہ لیو ہو کہیوں نام پوسے بھکاری
 بگھن ہمارا سگل بھاگیو ہر دے سیج چتاری
 سن شبنو ناتھ جوگی
 ایک زنجن درشن بابا بھرتا سدا اروگی
 کایا میری جگ جگ استہر سچ کھنڈ میں باس
 ہمری کایا کبھی نہ ٹھنڈی بنے دھرن اکاس
 سن شہر من استہر کینھا سچ روپ ہمارا
 ست سنتو کہ ہمارے پاچھے نوندھ کھڑے دوار

कहै नानक सुना शंभूनाथ पूरन गुरू हमारा
गोरख जैसे केते चले मांगे खेड़ दरबारा
(शंभूनाथ वाक्य)

गोरबनाथ तुम्हारे दृष्ट न आयें तुम्हारे अहङ्कारी
 कौन विधत्त उपज्या नानक कौन कहें सहतारी
 कौन भूत है लागा तुमको तू तो औरा बैरा
 सुध बुध तेरी सब बैरानी सुखने बोलि कोरा
 सिद्ध बुध को माने नहीं नाथ जती सब निन्द
 तू कइ कौन बड़ाई पायो उपजे मांही गिन्द
 साध पीर सब हरिके किये उन अपै बनत बनाई
 उनकी निन्दया कोरा तू कहिये क्या नैरिद्ध सिद्ध पाई
 शंभूनाथ कहें सुनु नानक तुम्हको गुरू न मिलया
 आवत जायत भरमत भटका गर्भ जुन में गलिया

जयशंकर प्रसाद महाकाव्य

गोरख कह हम बेदा जाने नजर हमारी पूरी
महादेव के चिन्दा से उपजे बेदा होय जहरी
हमको भूत लगा है कैसा

सिद्ध साधक सब उसके किये वह भूतदै ऐसा
देव मुनि और तपी रिपे प्यार सब उसके किये बिन्द
एक माटी का मेल सुब निर्मल खेरी गिन्द
साध पीर सब भाई मेरे जो प्रभु से मन मानै
सिद्धि जती सब देखें उसको कभी न जानै
नानक कहैं मुनो शंभु नाथ हमें गुरु परामित्या

निन्द्या हमारी जो २ करते भंगदु साधगलिया

غورنگہ شنبہو ناتھ نے جو وقت یہ شدید گور و مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سنا فوراً اٹھ کر چلا گیا۔ جب گور کہ ناتھ کے قریب پہونچا تو گور کہ ناتھ نے دریافت کیا کہ اسے ناتھ جی یہ تو بتلاؤ کہ کون کون کون کون کیا ہو اور تم نے خوب غور کر لیا ہو کہ نانک جی کا کون کون ہو۔ یہ سنکر شنبہو ناتھ نے جواب دیا کہ تو پہلے ہی سے پورا بنا ہوا ہو ورنہ ہی باتیں بھی کرتا ہو۔ گور کہ ناتھ نے کہا کہ

گو کہ گو ہم بندہ جانین نظر ہماری پوری
نہا دیو کے بندہ سے اوچے بیٹا ہوے جیوٹے
ہاوت لگا ہر کیسا

یہ سادہ جاکب اُسکے کہے وہ ٹھوت ہو ایا
روشن اور جی رکھیشرب اُسکے کہے بند
ایک مانی کا میل موحر نزل کھوری گند

سادہ پیر سب بھائی میرے جو یہ بھوسے من مانے
 بندہ حتی سب پورے دیکھے اُسکو کبھی نجانے
 انک کے سنو شیخو ناتھ ہمیں گورو پورا ملایا
 ہندو ہماری جو کرتے جھگڑا ساتھ گھٹایا -

بسم الله الرحمن الرحيم

اے سنگل ناتھ تم تو کچھ کہو۔ سنگل ناتھ نے جواب دیا کہ اپنی مار کسی سے کہی نہیں جاتی، لیکن جو سچ کو جھوٹ کہیں پوچھا ہی نہیں ایلے وہ جیسے ہیں ویسے ظاہر ہیں۔ یہ سنتے ہی شنبھو ناتھ بول اٹھے کہ اے ناتھ جی سنگل ناتھ انکی طرف داری کرتے ہیں اس وقت سنگل ناتھ نے کہا کہ سنو جگیشتر تمہارے کہنے سے تو وہ کچھ کم نہ ہو جاوینگے کیونکہ یہ باتیں جگیشتر دن کی نہیں ہیں کہ آجھے گویا کہیں گورکھ ناتھ جی سے پوچھ دیکھو یہ سنکر اور جگیشتر شنبھو ناتھ نے جواب دیا کہ اے سنگل ناتھ پھر تم بھی آئیں گے جا کر جیلہ ہو جاؤ۔ جواب اس کے سنگل ناتھ نے کہا کہ اے شنبھو ناتھ ایک دفعہ کیا بلکہ دس مرتبہ بھی جیلہ ہونے سے کوئی دودھ نہیں ہو کیونکہ سادھو کے آگے سادھو ہی جھکتا ہے اور پورے آگے پور ہی جاوینگے ان جو لوگ اہنکاری ہوتے ہیں وہ البتہ سادھو کے آگے نہیں جھکتے ہیں۔ شنبھو ناتھ جی باقون کے کہنے سے جوگ پورا نہیں ہوتا، تم گورکھ ناتھ جی ہی سے دریافت کرو۔ یہ سنکر شنبھو ناتھ شرمندہ ہو گیا اور گورکھ ناتھ سے پوچھنے لگا کہ اے ناتھ جی سنگل ناتھ کیا کہتا ہے۔ جواب اس کے گورکھ ناتھ نے کچھ کہا۔ خاموش رہے۔ اتنے میں گویا چند نے کہا کہ اے بھائی سادھو ناتھ جیتو تم نے اپنے ہی گھر میں جھگڑا کر رکھا، ہو ناک پتا جیسے ہیں ویسے ہی ہیں تم آپ ہی دیکھو کہ ہمارے ہمارے سادھو کوئی ملال تو ہی نہیں اور کیا ہمیں سادھو اور سیدھ ہیں دنیا خانے ہو اور لوگ بھی نرنجن کے بندے ہوتے ہیں اور ایت فقیر کوئی یون ہیں بننا ہو۔ بلکہ بہتر تو یہ ہو کہ اپنے سے سکو اچھا جانے اور اپنے نہیں سب سے نیما لے اور اپنے خیال میں بھی نہ لانا چاہیے کہ ہمیں گیانی ہیں اور کوئی نہیں۔ یہ بات سنکر شنبھو ناتھ جگایا اور گورکھ ناتھ نے خاموشی اختیار کی۔ یہ کیفیت دیکھ کر سنگل ناتھ نے کہا کہ اے گویا چند جی تم کچھ کہو گے۔ یہ سنکر گویا چند نے سنگل ناتھ سے کہا کہ کچھ تم ہی کہو ہو وہ پورا ہو۔ فقرائیت کی تندہی نہ ہو، اس سے ہی مناسب ہو کہ جو چاہیے وہ سچ کے گھر میں لے جائے۔ سلام گفتگو کرنی چاہیے بقول کہ نیک بات ست پور کمون کا پین ہو اور جو گیانی دھیانی گوردین وہ سب کے سب ایک ہی گویا ہیں۔ سب فقروں کا باپ ایک ہی ہے۔ یہ سنکر سنگل ناتھ نے کہا کہ تم پورا پچن کرتے ہو۔ گورکھ کا اوپر سے ایسا ہی پہنتے اور حیر نرنجن کی کرپا ہووے۔ اتنے میں مردانہ نے پھر عرض کیا کہ گوردی (سمیر پرت) کو تشریف لیجئے۔ یہ مردانہ کا کہنا تھا کہ ست گوردھاراج (مینا پرت) سے اندر دھیان ہو کہ (سمیر پرت) پر دھاکھڑے ہوئے دیکھا تو وہ ان بھی سیدھ سنگل ناتھ جی کا

آگے ساکھی ست گوردھاراج کی (سمیر پرت) پر تشریف لیجئے کی

بابت چلی

نبراہ

ست گوردھاراج جیوت سمیر پرت پر پہنچے تو دیکھا کہ وہاں سادھ منڈلی لگی ہو اور اس میں نو ناتھ جو اسی سیدھ اور پوچھ جی بیٹھے ہیں آپس میں گیان دھیان کی باتیں کر رہے ہیں۔ سیدھوں کو دیکھ کر ست گوردھاراج نے فرمایا آدیس سادھو ناتھو جو یہ سنکر گورکھ ناتھ نے جواب دیا کہ آدیس۔ سادھوں نے کہا کہ آوانک جی صاحب بڑی کرپاکی جو درشن دینے ہم سب کو کرتا تھا کیا۔ بعد اسکے گورکھ ناتھ کے اور ست گوردھاراج کے ست سنگ ہونے لگا۔ گورکھ ناتھ نے کہا کہ اے پتا جی صاحب آپ جو گیون کا بھیس لیجئے مڈرا بیٹے اور گورکھ ہو بیٹے۔ جواب اس کے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے

اتھ جی ہم سگرے بن نگرے نہیں ہیں۔ یہ سُنکر گورکھ ناتھ نے دریافت کیا کہ اسے پتاجی صاحب آپ کے گورو کون صاحب ہیں
جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے ناتھ جی سِرگو، وکرنا رو۔ یہ سُنکر گورکھ ناتھ نے کہا کہ وہ کس صفت میں بھرپور ہو
جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا۔

(آدھ جگہ پہنچ ہی ہے سچ نانک ہوسی ہی سچ)

اسے ناتھ جی وہ سچ سرُوب ہو پس اُسی سچ صفت بن سِرگو گورو بھرپور ہو۔ یہ سُنکر گورکھ ناتھ نے جواب دیا کہ اسے نانک بننا
بھینے جو میں وہ سب (ست سرُوب میں) کوئی است نہیں ہو پس آپ کے فرمانے سے پایا جاتا ہے کہ کرتار کی صفت بھی مثل سب
عیون کے ہو اس سے بہتر ہو کہ اگر اُسکی صفت سب جو اسے ملے، کیے جادین ورنہ کرتار بھی سب کے برابر ہی ہو جاتا ہے۔ سُنکر
ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے ناتھ جی سب جو تو (جہنم لیتے اور مر جاتے ہیں) اور وجہ کلام۔ کرودھ۔ لوٹھ۔ موہ۔ اہنگار
کے نکمہ اور سکھ میں پلٹے رہتے ہیں اور خراب فوہش کی وجہ سے حد ہاشون کی تکلیفیں اٹھاتے ہیں کیونکہ ہمیشہ وہ بد اعمالی
بد اعمالی کے زنجیروں میں بندھے رہتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ شل بادل کے گردش کیا کرنے میں اور دوام جگر میں پیرا کرتے ہیں
استقلال و استقرار ایک دم کو نہیں پاتے ہیں۔ پس اسے ناتھ جی ان جوؤں کو (ست سرُوب) کیونکر کہا جاسکتا ہے اس سے
صاف ظاہر ہو کہ وہ ہی سچ سرُوب ہو جسکو زنجن زنگار زنگار الکھ کہا جاتا ہے۔ سوا اسکے اور کوئی سچ سرُوب نہیں ہو وہ است بھی
نہیں ہو سکتا ہو کیونکہ وہ ہی جتن رُوب ہو اور وہی سکھ ہو پر سکھ ہو اور وہی سرب بیانی ہو اور رُوب دریکھ سے بیار ہو
لینے نہ اُسکی کوئی صورت ہو ورنہ صورت ہو اور اپنے آئندہ کی وجہ سے آئندہ ہو اور اُسکو ہر طرح کی سادھت یعنی طاقت ہو ست گورو مہاراج
فرماتے ہیں کہ اسے گورکھ ناتھ جو شخص ایسا ہو یہ کل مایا اُسکی لونا ہی و غلام ہو اور تمام جوؤں کی رسی اُسی کے ہاتھ ہو جس وہ کرنا
ایسا سچ رُوب ہو۔ یہ سُنکر گورکھ ناتھ نے کہا کہ اسے پتاجی اگر بقول تمہارے کہ سب جو کرتار نہیں ہیں تو کرتار کے بندے ضرور ہیں۔
جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے ناتھ جی اعتقاد کر کے یہ جو اسکے بندے تو ضرور ہیں مگر مان اسطرح کہ مثلاً کسی بادشاہ
الاکا اندھا ہو تو وہ اُس بیانی کی حالت میں عرفت کیا اور کپڑے کا مستحق ہو لیکن اگر وہ کسی بید خواہ حکیم کے علاج سے
صحت ہو جاوے تو وہ ضرور مستحق تخت و تاج و راج کا ہو گا۔ پس اسکو آپ غور فرمائیے کہ یہ جو اکیان میں لگا اُسی اندھے لڑکے کے
اندھ ہو گیا۔ اگر یہ جو جیسے کہ وہ اندھا کسی بید و حکیم کے علاج سے صحت ہو دیتے ہی یہ جو کسی مہانتا اور پورے گورو کے اوپر پس پا کر اکیان
جھوٹ جاوے تو شل اُسی لڑکے کے وارث تخت و تاج و راج کے یہ جو کبھی بڑھ سرُوب ہو جاوے اور سب بھید اور بھرم جاتا رہے
یہ سُنکر گورکھ ناتھ خاموش ہو گئے اور سب سیدھ لوگوں نے آپس میں مشورہ کر کے (جھگڑا ناتھ) سے کہا کہ سماجی کو بیالہ امرت کا وہ
یہ سنتے ہی (جھگڑا ناتھ) مذکور شراب یعنی دھ کا پیالہ بھر کر ست گورو مہاراج کے آگے لا کر رکھ دیا اور کہا یو نانک ہائے۔ جواب اسکے
ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے (جھگڑا ناتھ) یہ کیا بیالہ ہو۔ جھگڑا ناتھ نے جواب دیا کہ اسے پتاجی یہ امرت ہو کیونکہ اسکو پینے
دولتی ہو۔ جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے جھگڑا ناتھ یہ کس طرح کا ہوتا ہو۔ یہ سُنکر جھگڑا ناتھ یہ مشد کہا۔

भठी साजी लाहन माडी किसके बीच समायै
निर्मल धारन लेपइ चलती तब यह अमृत पावै
सुनो नानक तब यह जोगी होवै
दृष्ट रखै बंधन सब कौरे सगली दुरमत खोवै
हो मन वाले मदके माने मंगन होय लो लागे
दुख बंधना चलती कबहुं दरबार खड़े बैरागी
हकी सहज फिरै मतवाले दुख सुख दुई निवार
जहं देखै तहां एको स्वामी हिरद अन्तर धारे
लाहा पूंजी साथ निवाहो पंज अखड़ खाली खेपन जावै
अंगार नाथ ऊहें सुन नानक तबनु दर्शन पावै

सन गुरु बाक्य

(राग मारू महल पहला)

ज्ञान ध्यान की लाहन माडी करनी की कस पाये
भाव भठी में प्रेम समाना ब्रह्म की अग्नि जलाये
सिद्धो हम मद के माने नाहीं
जो मतवाले मद के माने किन मतवालों माहीं
सुर्त नली भावना सन कीन्हा अंतर धार चुपाई
दया मुराही सहज पिपाला गुरु मत पावै भाई
गुरु मुख नाम फिरै मतवाला एक रंगते रखै
जहं देखै तहां एक स्वरूपी मारग पाये अचेल
निचही रखे दमरि सिद्धो आठ पहर लो लागी
नानक दास तहां मतवाला जहां एक उन्कार बैरागी

जवाब सिद्धों का

(राग रामकली)

धन जोवन की करै न आसा
पर त्रिया अंग न लावै पासा
नाद बंद के घर भीतर जौरे

बैठी साजी लाहन माडी किसके बीच समायै
नरल वहारन ते ये जलती तब अमृत पावै
सुनो नानक तब यह जोगी होवै
दृष्ट रखै बंधन सब कौरे सगली दुरमत खोवै
हो मन वाले मदके माने मंगन होय लो लागे
दुख बंधना चलती कबहुं दरबार खड़े बैरागी
हकी सहज फिरै मतवाले दुख सुख दुई निवार
जहं देखै तहां एको स्वामी हिरद अन्तर धारे
लाहा पूंजी साथ निवाहो पंज अखड़ खाली खेपन जावै
अंगार नाथ ऊहें सुन नानक तबनु दर्शन पावै

राग मारू महल पहला

ग्यान वहीन की लाहन माडी करनी की कस पाये
भाव भठी में प्रेम समाना ब्रह्म की अग्नि जलाये
सिद्धो हम मद के माने नाहीं
जो मतवाले मद के माने किन मतवालों माहीं
सुर्त नली भावना सन कीन्हा अंतर धार चुपाई
दया मुराही सहज पिपाला गुरु मत पावै भाई
गुरु मुख नाम फिरै मतवाला एक रंगते रखै
जहं देखै तहां एक स्वरूपी मारग पाये अचेल
निचही रखे दमरि सिद्धो आठ पहर लो लागी
नानक दास तहां मतवाला जहां एक उन्कार बैरागी

जवाब सिद्धों का

(राग रामकली)

धन जोवन की करै न आसा
पर त्रिया अंग न लावै पासा
नाद बंद के घर भीतर जौरे

تیسکی مولا ۱۱۱۱
 بولے پارواہ منن سہسہ
 پارم تان مہرین ۱۱۱۱
 سو گیارہو جہ نیرہ ۱۱۱۱
 جنپ تپ سجنن ۱۱۱۱
 پونہ دان کا کیر ۱۱۱۱
 سو گیارہو جہ نیرہ ۱۱۱۱
 بولے بھیرہ ۱۱۱۱
 پارم تان مہرین ۱۱۱۱
 سو آوہنہو جہ پھاپ ۱۱۱۱
 مہرین ۱۱۱۱
 آوہنہو جہ پھاپ ۱۱۱۱
 سو گیارہو جہ نیرہ ۱۱۱۱
 بولے پارواہ منن سہسہ
 پارم تان مہرین ۱۱۱۱
 سو پارواہو جہ کاہا ۱۱۱۱
 کاہا کی ۱۱۱۱
 سوپنے ۱۱۱۱
 تیس پارواہو جہ ۱۱۱۱
 بولے چرپٹ ۱۱۱۱
 پارم تان مہرین ۱۱۱۱
 سو اداہو جہ ۱۱۱۱
 ۱۱۱۱
 چنڈ ۱۱۱۱
 تیس اداہو جہ ۱۱۱۱
 بولے ۱۱۱۱
 پارم تان مہرین ۱۱۱۱

تیسکی مولا ۱۱۱۱
 بولے پارواہ منن سہسہ
 پارم تان مہرین ۱۱۱۱
 سو گیارہو جہ نیرہ ۱۱۱۱
 جنپ تپ سجنن ۱۱۱۱
 پونہ دان کا کیر ۱۱۱۱
 سو گیارہو جہ نیرہ ۱۱۱۱
 بولے بھیرہ ۱۱۱۱
 پارم تان مہرین ۱۱۱۱
 سو آوہنہو جہ پھاپ ۱۱۱۱
 مہرین ۱۱۱۱
 آوہنہو جہ پھاپ ۱۱۱۱
 سو گیارہو جہ نیرہ ۱۱۱۱
 بولے پارواہ منن سہسہ
 پارم تان مہرین ۱۱۱۱
 سو پارواہو جہ کاہا ۱۱۱۱
 کاہا کی ۱۱۱۱
 سوپنے ۱۱۱۱
 تیس پارواہو جہ ۱۱۱۱
 بولے چرپٹ ۱۱۱۱
 پارم تان مہرین ۱۱۱۱
 سو اداہو جہ ۱۱۱۱
 ۱۱۱۱
 چنڈ ۱۱۱۱
 تیس اداہو جہ ۱۱۱۱
 بولے ۱۱۱۱
 پارم تان مہرین ۱۱۱۱

हो बेरागी जो उलटै ब्रह्म
 गंगान मराडल में रूपै यम्भ
 अर्धनिशि अन्तर रहै ध्यान
 न बेरागी सत्य समान
 जेले भरथर सत्य स्वरूप
 परम नन में रखन रूप

(सप्तगुरुवाक्य)

नीं मेरे मन्द को जीवै पक्का
 जान बढ़ाय एक आक्य जो भुगता
 आस्तनास्त एको नाउं
 कीन सो अक्षर जित रहै दियाय
 भूप काऊं जो समकर सहै
 तो नानिज आयेवै गुरु को लहै
 छः वरतारे वरते पूत
 न भंभाशे न अवधूत
 भिंकार जो रहै सनाय
 काहे भिक्षा भोगान जाय
 बोले नानक सत्य सरूप
 पास तत् में रखन रूप

(चरपट नाथवाक्य)

काम त्यागलो क्रोध त्यागलो लोभ त्यागलो मोह अहंकार
त्यागलो मत्ता त्यागलो चरपट बचन अपार

(सन्तगुरु वाक्य)

न काम त्यागो न क्रोध त्यागो न हिंसा न लोभ मोह-खडंकार

سویرا کی جو اُٹے برعمہ
نگارن منڈل میں روپے تھمہ
اویس اتر رہے دھیان
سویرا کی ست سمان
بوسے بھر تھرست سروپ
پرمت میں رہی نہ روپ

جواب ست گوروہاراں

کیون مرے مذ کیون جوئے جگنا
کان پڑھائے ایک آکھ جو جگنا
است ناست ایکو ناو
کون سو اکھرت رہے ہیاو
وہو پ بھاؤن جو سم کر سہے
تو نانک انکھے گور کو لے
چہ درتارے ورتے پوت
ناسناری نا اپدھوت
نہ بکار جو رہے سماے
کاہے بھکیا مانگن جاے
بوسے نانک ست سروپ
پرمت مین رکھ نہ روپ

جواب چرٹ نامہ

کام تیاگ نوکر و دھمیاگ نو بھ تیاگ نو موندھ ہینکار
تیاگ نو متا تیاگ نو حیر پٹھ بھین اپار

جواب ست گورو ہماراج

شکام نیاگوہ مذکورہ نیاگوہ نہیں نیاگوہ راجہ مضمون ہیکار

تیاگو منا گور پرشادی سب بھول کر نانا کی بنیاد

(چارپڑناٹھ کا کلام)

جواب چریت نامہ نثر میں

شिव پंगارو سکت گنوا لوبی منسا دھرا-ओरिसनादिगप

मनको प्रबोधलोदरनपा-ओरभूतलगा ओरगुरुनलागते मोच

चरपतकहेनानक तथा जी संसारते पार भये है

उभासी

शिवो गुरु शक्त गनवा नसाष्टा और शिवाहर

मन को प्रबोध लोदर न पाओ भूत लगा ओर गुरु न ला गते मोच

चरपत के नानक तथा जी संसार ते पार भये हैं

(सतगुरु का क्ल)

जواب सत गुरु रो मार ज नथर में

शिवको पंकडो पाऊ को नागवाओ मंसा दह-ओर सनागवाओ रपान

पाओ बड़े भाग हमारे तब नानक जी बचन को सुन चरपट

तु संसार से पार पड़ेगा-ओर हमारे एक उच्चार है दूसरे को

हम जानते हैं कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

शिवो गुरु शक्त गनवा नसाष्टा और शिवाहर

मन को प्रबोध लोदर न पाओ भूत लगा ओर गुरु न ला गते मोच

चरपत के नानक तथा जी संसार ते पार भये हैं

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि नानक जी ने कहा कि

(جنم ناتھ) ایک شخص تھا جو نہ بولتا ہر اور نہ کچھ کہتا ہی تھا سنگن ہو بیٹھا تھا۔

ست گورو مہاراج نے بھائی باسے اور بھائی مردانہ سے کہا کہ (جنم ناتھ) بولنا نہیں ہو۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور انکو بھی بلائیے۔ اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جنم ناتھ تم بھی کچھ بولو۔ تمہارا ست گورت ہو۔ تمہاری سرت اچھی دیکھی ہو۔ مگر بغیر بولے معلوم نہیں ہوتا ہو۔ سب سدھ اور سب ناتھ اور سب جنم بولے ہیں اور تم کیوں نہیں بولتے ہو۔

گنگو جنم ناتھ

بولن مارا بولے۔ تو بن والا تولے۔ کھان مارا کھولے۔ اٹکن مارا اٹکے۔ بٹکن والا بٹکے۔ چکن والا چٹکے۔ گادن والا گادے۔ سننے والا سنے۔ جنم کے انکو مک دمار ایک اونکار میں دھیان لگاؤ۔

جواب ست گورو مہاراج

جنتی کرنی رہتے چلیے گورو اپنے سب دھن میں خیر ایک اونکار کے کرتا ہو۔

جواب جنم ناتھ

ہر جگہ پر میسر ہو دو سرا کوئی نہیں ایسی کچھ روپ ہو دو سرا جنم ہر۔

ا۔ قدر بائیں ہو کر ست گورو مہاراج سے اور جنم ناتھ سے آپس میں تیرن بندنا ہوئی اور خوش ہوئے۔
 اتنے میں کنگو ناتھ۔ جنم ناتھ۔ سنگل ناتھ۔ گوپی چند۔ یہ چاروں سدھ نہایت خوش ہوئے اور ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے پتا جی صاحب ہم لوگ آپ کے درشنوں کی بدولت نال ہو گئے ہمادہ یقین ہو گیا کہ آج ہی ہمکو الگ ہو کر کہ درشن ہو گئے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے ناتھ جی ہم بہت دنوں سے آپ لوگوں کے درشنوں کی خواہش رکھتے تھے نہایت ہی خوشی کی بات ہوئی کہ جو اس جسم میں آپ لوگوں کے درشن پرایت ہوئے یعنی زنگار ہی کے درشن ملے کیونکہ تم بن اور زنگار میں کچھ بھی فرق نہیں ہو اسکی یہ گفتگو سنکر سب برٹ سدھ۔ گنگا سدھ اور بھی بہت سدھ لوگ غصہ ہوئے۔ ان لوگوں کی جنون غصہ کی دیکھ کر سنگل ناتھ نے کہا کہ اے گوپی چند یہ لوگ کیسے انکاری ہیں۔ جواب اسکے گوپی چند نے کہا کہ تمہیں دیکھو گوکہ نامک پتا آپ لوگوں سے کچھ کم نہیں ہیں بہتر ہو کہ تم خاموش ہی رہو اور تماشا دیکھو کہ یہ لوگ کسے فرمادہ ہو جاویں گے۔ غرض کہ جو سدھ لوگ خاموش ہوئے تھے اپنی اپنی کرامتیں شروع کیں یعنی کسی نے تو مرگانی اوڑائی۔ کسی نے سدھ را اوڑایا۔ اور کسی نے پھڑوا اوڑایا۔ کسی نے کچھ اور کسی نے کچھ۔ سمجھوں نے اپنی اپنی چیزیں اوڑائیں۔ اور ست گورو مہاراج یہ سدھوں کا تماشا دیکھتے تھے اتنے میں سدھوں نے کلا لگائی۔ لیکن ست گورو مہاراج صرف دیکھا کہ اتنے میں جھکاٹا ناتھ نے کہا پتا جی کیا ہوا۔

بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے یہ شبہ فرمایا۔

شعبہ

(شاعر)

آؤ دو ریس ہماری

اور ہو کہیں ہماری

ہم دے دیں پانچ تھماری

ہم کہیں شکست نہاری

ست گورو ہمارا ج کا یہ فرما تھا کہ (کیس اوڑھے) اور آسمان پر جا کر رنگائی کو مارا وتارا سدا ہو کہ یہ کیفیت دیکھ کر حیران آئے۔ غرض کہ جو چیزیں سدا ہوں نے اوڑھائیں تھیں ان سبھوں پر وہ (کیس غالب آیا) اور سب کو مارا وتارا یہ کشتہ کرتی دیکھا کہ سب سدا ہو گئے اسوقت ست گورو ہمارا ج ہنسے شکل ناتھ نے گورکھ ناتھ سے کہا کہ دیکھانا کپٹا کٹانا۔ یہ سنکر (کیرتھ ناتھ) نے سوال کیا۔

سوال کیرتھ ناتھ بنجاب گورکھ ناتھ

کے اوگل گنگن منڈل۔ آکاس میں کتے تارے۔ بناسپتی کے پتے کتے ہیں۔ اندر کتے دھارا برستا ہے۔
سیر پریت کے سیرے۔ جگت میں رتی کتے دیہ۔ کتے کتے کلا میں ہیں۔ گورکھ کے سن نامک تم کتے دوارے سے آئے ہو۔

جواب ست گورو ہمارا ج

ہمارا گل گنگن منڈل۔ دواکاس میں تارے۔ بناس پتے کے دوپتے۔ اندر لودھارا برستا ہے۔ سو اسیر کا
سیر پریت۔ جگت میں رتی ایک۔ کل میں دیوتا ایک ہے۔ کہے نامک جی سگو گورکھ ناتھ ہم ایک دوارہ آئے ہیں۔

جواب گورکھ ناتھ

گورو کون۔ چیلہ کون۔ مول کون۔ میل کون۔ کون چیز لیکر اکیلے رہتے ہو۔ کایا کا ہے کی۔ ہنڈ کون ہے۔
بشن پر کون پورکھ انت کے کب بولے۔ کب کب کھائے۔ کس شعبہ کے ذریعہ سے رہے۔ نامک جی ابر پور جاتا ہے
اور اسبہ جی پور میلا ہے۔

(سنت گورو باکھ)

جواب سنگورو ہمارا ج

پاؤ گورو پاؤ دھن چہلا

شعبہ گورو شعبہ دھن چہلا

منن مول پون سنگا مہلا

منن مول پون سنگا مہلا

تت بستی لے رہے آکھلا

تت بست لے رہے اکیلا

کاوا پون پانی کوی پیراڈ

کایا پون پانی کی ہنڈ

تیسپر سنت گورو کی دھ

نیرست گورو کی انت

ست کتب و کتب الگ

یہ شبہ ہو گئیں امیر پور جاے

सत कथ्यो कवि अखाय

पद पाद हो कथन अमर पुर जाय

جواب کھیر و نا تھ

کون راجہ - کون نگری - کون لوگ بستی ہیں - راجہ کون - منٹا کون - دیونا نک جی نگری کا باٹ -

جواب ست گورو ہمارا ج

کایا نگری - نام سلطان - پنج دو کہ پر دھان برتے ہیں - سوا راجہ - پون منٹا - لوکھڑ و نا تھ نگری کا باٹ -

جواب کھیر و نا تھ

کہان بستی سوا - کہان بستی پون - کیلے اوٹ گھاٹ نال بجاوے - پنجا کا گور کون امار کر ہوگی ہو - پنا جی سب کا بچار -

جواب ست گورو ہمارا ج

ہر دے بے سوا - نا بھ بے پون - بدن کے اوٹ گھاٹ نال بجاوے - پنجا کا گور روت اگن - کھڑ سب کا بچار -

جواب کھیر و نا تھ

کت مکھ آئے - کت مکھ جائے - کے سوناری - کے سے سندھ - کاتے سوکھی کرے پونا - کوئی منڈ ہو - کون دوار - دیو پتا جی سب کا بچار -

جواب ست گورو ہمارا ج

اور تر مکھ آوے - رکھن مکھ جائے - نو سوناری - ٹولہ سندھ رخ سوکھی - کرے پون اسنبہ منڈ ہو - اچیت دوار - دیو کھڑ و نا تھ سب کا بچار

جواب کھیر و نا تھ

(नाथ बाक्य)

कित परचे लागे बिन्द

कित परचे पढ़े निकन्ध

कित परचे सहस सुर फूटै

किस परचे माया मोह टूटै

(सतगुरु बाक्य)

मन परचे तो लागे बिन्द

पवन परचे तो पढ़े निकन्ध

کیت پرچے لاگے بند -

کیت پرچے پرچے بند

کیت پرچے سس سر جوئے

کیت پرچے نیا موہ ٹوٹے -

جواب ست گورو ہمارا ج

من پرچے تو لاگے بند

پون پرچے تو پڑے مکھ

ज्ञान परचै तो सहस्र सुर दूँट
सतगुरु परचै तो माया मोह दूँट
नाथ बाक्य

आदेश किसको - आदेश
आदेश का कौन उपदेश
मन कौन
जैसे सतगुरु कौन
(सतगुरु बाक्य)

आदेश पर सतगुरु - आदेश
पर सतगुरु का अनूप उपदेश मन का निरन्तर वेश
ज्ञान का गुरु सतोष
सतगुरु के लग्न लागे तो पावै मोरख

(धर्मनाथ बाक्य)

आग जलाये जल में डूँबे जल के सार कसाई
ऐसे होव लगाने तुमको धरती बीच गड़ाई
एक तमाचा मारुं ऐसा सार साथ रुलाई
ऐसा देखो जो हमारा सगले पांव लगाई
कहा हमारा मानो नाही अब केरो तुम लाई
जोत जोड़ धरें हम - अपना तुमको मालुम नाही
धर्मनाथ कहें मुन नानिक हमरी मान रजाई

(सतगुरु बाक्य)

पहरा अगिनी है पै घर बांध भोजन सार कराई
सगली दुःख पानी का पीवां धरती हांक चलाई

गमान پرپے تو مس سر جھوٹے
نگو پرپے تو مایا موہ ڈوٹے -

جواب گھر و ناتھ

اوپس لکو آدیس
اوپس کا کون اوپدیس

سن کون

جیسے گمان گور کون

جواب ست گورو مہاراج

اوپس پورے سنگور آدیس

اوپس سنگور کا اوپ اوپدیس من کا نرتر دیس
گمان کا گورو سنھو کہ

سنگور کے چرن لاگے تو پائے موکھ

اتے میں (اورم دھورم ناتھ) نے آتے ہی یہ سوال کیا -

سوال دھورم ناتھ

آگ جلاوے جل میں ڈوبے جل کے سار قصائی

ایسے دوکھ لگاوے نکو دھرتی بیج گڑائی

ایک طمانچا مار دن ایسا مار ساتھ ٹولائی

ایسا دیکھو زور ہمارا گلے پاؤں لگائی

کما ہمارا مانو نائین اب کر دم جھائی

دست جو ردھرے ہم اپنا نکو معلوم نائین

دھورم ناتھ کے سن نانک ہمری رہو رضائی

جواب ست گورو مہاراج

بہرا اگنی ہے دے گھر ماندہ ہو جن سار کرائی -

کلی دکھ پانی کی جوان دھرتی مانک جلائی -

بڑا ترانہ اُٹھائے تو لے پیچھے ٹیک چڑھائی
 پاتا تاں دھوئے من اندر کرے بھیاک کرائی
 نانیک نجر کرے جس کو پر سچ نام بڑائی

(شورم ناٹھ کا کلام)

کرسم بولے تاتہ گیلے سونہ نانیک سوادی
 کونکر بستی پراپت ہوئے کین پائی تہہ گودی
 بھاپ بھر گئے بہد نجانے گورو بھن بھن نہوادی
 مٹھ میلے بھن بھن نون پئے جنم اکر اکر پوادی
 کرسم کہے سونہ نانیک پیتا جی گورو کو پیر پراپو
 گورو گورو کے چاروں لاکھو تین لاکھ میں جا پو

(سنت گورو کا کلام)

سوادی کہوئے ایک انکار تین لاکھ کو پائے
 لکھ جوڑا اسی جون اد پائے جی جنت کی نائے
 تسلی کر پائے بست پراپت گورو پورے مل پائے
 گورو پر شادی مریم بچا نائیل زہیا کائے
 نزل بدھ سندھ سب حاضر جنم سکار تھ پائے
 رت جتنی بوند پتیل کرتے ٹھاٹ بنایا
 کہے نانیک سونہ اورم موڑے برتھا جنم گنوا یا
 ایک انکار گورو نائیل جانا سون گورو کہ بھرایا

سوال جھگڑا ناٹھ

مات چاکون - گورو کون - کون دیس کون بھیس کے - جوگی ہو گئے - کہ - روگی - ہرک کے سوگی - سُن پناجی
 کون کے پرگاس سے مٹے جنجال -

جواب ست گورو ہماراج

چھسا ناٹا - پناستو کہ - سجا گورو کرتار کا - مونا نیم پور دیس - سگی بھیس - جنم نہ جوگی نہ روگی - ہرک
 نہ سوگی انکار پرگاسیا تو مٹے جنجال -

دھڑا ترانہ اُٹھائے تو لے پیچھے ٹیک چڑھائی
 پاتا تاں دھوئے من اندر کرے بھیاک کرائی
 نانیک نجر کرے جس کو پر سچ نام بڑائی

جواب اورم ناٹھ

اورم بولے تاتہ گیلے سونہ نانیک سوادی
 کونکر بستی پراپت ہوئے کین پائی تہہ گودی
 آپ بھانے ہیں۔ بھانے گورین بوج نہ ہوئی
 سونہ بن بدھ نہ او بکے جنم اکر اکر پوادی
 اورم کہے سونہ نانیک بچا جی گورو کو سریر تھ پو
 گورو گورو کے چارے لاکھ تین لاکھ میں جا پو

جواب ست گورو ہماراج

مودی کہے ایک انکار تین لاکھ کو پائے
 لکھ جوڑا اسی جون اد پائے جی جنت کی نائے
 تسلی کر پائے بست پراپت گورو پورے مل پائے
 گورو پر شادی مریم بچا نائیل زہیا کائے
 نزل بدھ سندھ سب حاضر جنم سکار تھ پائے
 رت جتنی بوند پتیل کرتے ٹھاٹ بنایا
 کہے نانیک سونہ اورم موڑے برتھا جنم گنوا یا
 ایک انکار گورو نائیل جانا سون گورو کہ بھرایا

جواب پنجانب گورکھ ناتھ

نہ راہنو۔ جھولی لو۔ شک دھور لگاؤ۔ کا یا جیت سلاہی رہے۔ کناہنڈا دھاتھ من پھرواؤ ڈارا کو۔ تو بدھ سچ ست کو
 سنگ جگت کو جو آدیس آدیس سب سادھ کو کہو جگت بھڈا ریکے جھو کہ ناد بجا اد نام ناتھ ہوئے جھو جگت جگت من رودہ بدھ
 لگاؤ سنگل بدھ تری اکیا ورنی ہو ویکاجوگ سجوگی ناو ایک ناد کی جیلہ ہووے جگت جوگ کے جیلہ سنار کے بھڈا رے
 بھوتم دیوانہ سنگلی تیرے سر پر اور کوئی پرو بان نہیں ہو ویکاجوگ سب سے اد بجا تیرا دران جیلہ کھنڈ من آسن۔ نیٹھے
 واک کوک من بھڈا رے لگا جو کرا سی لکھ تیرے پچن من بندھے رہن تھاری اجازت سے پلینے اتنا کرنا کر دیکھے اپنے ہر دے
 پاسے پرنت گورکھ شن پتا جی ایسے کار بھارے۔

جواب ست گورو ہماراج

نہ راہنو کہ فرم پتہ جھوے دیان کی کرن بھوٹ کنا کال کناری کا یا جگت دند ا بریت۔ اے پتی سنگل بھاتی من جھے
 جگت جیت آدیس شے آدیس ادا نیل انا داناہت جگت جگت ایکو بھیس جگت گیان دیا بھڈا رن گٹ گٹ باجی ناو اپنا
 شے سب جگت کے بدھ بدھ ادا ران سادھ سجوگ بچوگ دھو اے کار جلاوین لیکے آوی بھاگ آدیس شے آدیس وائل نادھ
 جگت جگت۔ اگو ہنس لکھا اے جگت بیائی تیں جیلہ پران یک سناری یک بھڈا رے یک لای دیوان جوش
 دھوے بدھ دیوان دھوے فرماں وہ بھوے ناظر نہ آوے ہوتا ہوڈا ادا دیس شے آدیس وائل انا داناہت
 جگت جگت ایکو بھیس آسن ہووے لورے بھڈا رے جو کچھ با یساو لکھا دار کر دیکھے سرجن بارناک پتھے۔ کے پتھے کار آدیس
 شے آدیس ادا نیل انا داناہت جگت جگت ایکو بھیس۔

جواب گورکھ ناتھ

یہ بدھ گورکھ ناتھ نے دریافت کیا کہ اے پتا جی صاحب یہاں تم کیونکر آئے ہو اور یہاں آنے سے کیا غرض ہو بہتر ہو
 کہ تم اپنی خواہش ہم سے بیان کرو ہم سب پوری کریں گے۔

جواب ست گورو ہماراج

ست گورو ہماراج فرماتے ہیں کہ ہکو گورو پورا جوت ملکا اسی وقت تمام ہمارے خواہشیں پوری ہو گئیں اب کوئی حوصلہ
 باقی نہیں رہا اسوقت شدھ بدھ بھرے سب نوے شن گورکھ تھکا دیکھا دیوے نانک کے سچ سے۔
 گورکھ ناتھ کو جب کہ جواب نہ آیا تب سنگل ناتھ نے کہا کہ اے گورکھ ناتھ جی نانک جی ادا پدیس دیکھا۔ بجو اے سنگل گورکھ ناتھ
 نے کہا کہ اے ناتھ ہم آپ کو دیکھتے تھے کہ یہ پورن بھوہن پاتھے۔ یہ سنگل ناتھ نے جواب دیا کہ اے ناتھ جیسا دیکھے ویسا
 ہی کیجئے کیونکہ فقیر دن کا طریقہ ایسا ہی ہے۔ گورکھ ناتھ نے کہا کہ سنگل ناتھ جی تم سچ کہتے ہو۔

مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کوئی آگے بھی جگہ ہو۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ آگے تو بڑی بڑی جگہ ہیں۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور تشریف لے جائیں۔ ست گورو ہماراج نے بجائی بالے سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ کہو بجائی بالے۔ بالے نے عرض کیا کہ جیسی جی حضور ہو۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ جلدی نکر۔ مردانہ نے کہا کہ حضور یہاں پر تو ہم نے جب دیکھا تو ناٹھن ہی کو دیکھا اور میں نے نوٹنا تھا کہ تو ناٹھن ہیں اور چوڑا سی سیدھا ہیں اور چھ جتی۔ بحواب اسکے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ یہ بات بہت صبح ہو اور یہ سب جو گیون کے ہی بھیس ہیں لیکن انکے نام خُدا خُدا ہیں مگر آخرین سب ایک ہی ہیں۔ بعد اسکے پران ناٹھ ست گورو ہماراج کی حضور میں آیا اور آتے ہی یہ سوال لایا۔

سوال پران ناٹھ

کون جگتا کون ٹھکتا اروگی کون ہو کون لچھن تے اچھن تے جوگ کون پاتا ہو۔

جواب ست گورو ہماراج

نام بھگتا ست جگتا ڈرھتار ہتا اروگی برت لچھن او پاپس اچھن پریم جوگ پاتا ہو۔

جواب پران ناٹھ

دھن ہو چٹا جی صاحب نساہر پران پت دھن ہو سیدھ گورو ست گورو یہ لکھ پران ناٹھ ست گورو ہماراج کے قدیون پر گرنے لگا۔ یہ کیفیت دیکھ کر ست گورو ہماراج نے خود ہی ہاتھ پران ناٹھ کے بیرون کی جانب بڑھایا۔ اتنے میں دونوں شخصوں کے چہرے بند نہ ہوئی۔ پران ناٹھ نے کہا کہ آج سوا دھان زرخن پور کہ کے بھگو درشن چٹا جی صاحب آپ نے دیا ہوا ہے۔ کچھ بھی شک نہیں ہو۔ بحواب اسکے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے پران ناٹھ جی تمہارے اوپر زرخن پور کہ کی ایسی ہی بات ہو کہو کہ تم میں اور زرخن میں کچھ بھید نہیں ہو بلکہ ہم تو یہی جانتے ہیں کہ تم زرخن کی ہی مورت ہو۔ بحواب اسکے پران ناٹھ نے کہا کہ اے چٹا جی آپ کے اوپر اس زرخن کی ایسی ہی کہ باہر اور نکل ناٹھ پران تھ کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اے ناٹھ جی چٹا جی کو تم نے دیکھا۔ پران ناٹھ نے جواب دیا کہ ہاں جیسا کہ تم کہتے تھے ویسا ہی دیکھا بلکہ ہلکو تو یقین آگیا کہ زرخن کے آج درشن نکل ناٹھ نے کہا کہ اے ناٹھ جو بچھن سادھ کے کہے جاتے ہیں وہ سب ان تینوں میں ہیں اور زرخن میں اور انہیں کچھ بھید نہیں ہو۔ بعد اسکے پران ناٹھ اپنے آسن پر جانیٹے اتنے میں مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو ہماراج پران ناٹھ تو بڑے اونچے بچن بولتے ہیں۔ ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ میں مردانہ جیسے اوپر کرتار کی مہر ہوتی ہو وہی ایسے اوپے بچن بولتے ہیں۔ انکے کلام خام نہیں ہوتے ہیں۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور ناٹھ کے کہیں اور انکے کیا نام ہیں۔

جواب ست گورو ہماراج

گور کہ ناٹھ۔ چھند ناٹھ۔ چرب ناٹھ۔ شگل ناٹھ۔ کھموناٹھ۔ گوبی چند ناٹھ۔ پران ناٹھ۔ ترنت ناٹھ۔ ہوتا ناٹھ۔

اسے مردانہ یہ تو نانا تھہ بن اب جتے جتیوں کے بھی نام سن -

گور کھ جتی - دت جتی - ہنوت جتی - لچھن جتی - بیکھم جتی - بھر تھری جتی

اب سہون کے نام سن

سنگار	سنگر	سنگ	جسک	آدرم	رورم	کینفہ	حنیفہ
لاہوری	حاجی رتن	پورن ناسکا	سلسکا	جہانکا	کبٹہ	سور سدھ	سرب سدھ
کول کرن	سمہ تھ	گوٹن گوال	ابہ رندہ	چرنین	راے مین	کیل کرن	اوگٹہ
بربت	ایشہ	بھرتھری	دل دتو	کینفہ	شبنو	اچیل دین	کاک - سو
بھیلکا	دمدم	گیر لودھ	سلس	کنس کرن	گول سا	نگن دھارب	کتر
جن جوت	سدرھن	سدرھ مین	جوت لگن	کھلر	جوت سنگن	بل جوت	رگھو گن
اٹھی جوگ	پر ت بان	اکال نرت	سیتل جوت	بھول سر	رام کنوار	کشن کنوار	بشن پات
کر جوگ	برہم جوگ	مرہوسین	مرچنلی	کندھاری	قلندری	سدرتی	کدھاری
گور بھن	گو بھاباسی	اکا ناسی	کاک سنگی	بکرنگی	کول کرمی	کام ناسی	کلی بلاسی
کول منتر	ترت رنگی	جوگ ہاری	دب رنگی	آب ٹوٹی	کھیس دھونی	برہم جوگی	کیلام محل جوگی
کدھار جوگی	سبھا لکا	سمر سدرھ	تری سی سدھ				

مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ تو بھکو معلوم ہوا لیکن یہ نہیں معلوم ہوا کہ جتی کسکو کہتے ہیں - ست گورو ہمارا ج نے جواب دیا کہ اسے مردانہ (جتی) وہی شخص کہلاتا ہے کہ اس جسم سے اندریوں کو روکے اور اسکا بیج خواب میں بھی نہیں نکلتا ہے اسے مردانہ یہ لوگ عورت سے وقیفیت ہی نہیں رکھتے ہیں گھر بستی میں جتی ہو ہی نہیں سکتا ہے -

(سنت گورو گوبند)

پشہد ست گورو ہمارا ج نے فرمایا

नय सत दशये जत रणारहये उजाला

نست دتوین جت گیارھوین او جالا -

گورو جی کہیں سن مردانہ بندہ نہ گریستے کالا -
 ست گورو ہمارا ج فرماتے ہیں کہ جو نو دروازہ بند رکھے وہ حتیٰ کلمات اور سب دواؤں کی خبر دیتے ہیں عورت کی صحبت
 کرتے ہی نہیں۔ سہ سے سوا سے پریش کے اور کچھ بات نہیں کرتے۔ آنکھوں سے سنتوں اور گوروں کے درشن کی
 کرتے رہتے ہیں۔ کافوں سے پریش کا جس سے کرتے ہیں اور ناک سے خوشبو وغیرہ کو رکھتے ہیں پریش خواہ گورو کے چہرے
 ہو سے بھول سو گھنٹے ہیں اور خوبصورت کو دیکھ کر چیت کو ڈوٹے نہیں دیتے ہیں آٹھ پہر پریش کا جس کا یا کرتے ہیں
 یہ کام جو ذیل میں کئے جاتے ہیں جیتوں کے ہیں -

نو دروازہ بند رکھنا - شب دروازوں کی خبر دے - عورت کی صحبت نہ کرے - پریش کے سوا سہ سے کوئی بات نہ
 آنکھوں سے سہ سے پریش کے اور کچھ نہ دیکھے - کافوں سے پریش کا جس سے - گورو یا پریش کے چہرے ہو سے بھول
 سو گھنٹے - خوبصورت کو دیکھ کر چیت نہ ڈوٹے - آٹھ پہر پریش کی تعریف کرے -

بہر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب آگے کو تشریف لیجیں - ست گورو ہمارا ج نے جواب دیا کہ اچھا مردانہ چلے ہیں اسے
 کوئی بندہ نہ منگل ناتھ سے کہا کہ اب ناک پتا جی صاحب رستے میں لینے جاتے ہیں - منگل ناتھ نے کہا کہ کسی طرح انکو روکنا
 ایسے جو کیشر کو جانے نہ دینا چاہیے تو بہتر ہو -

ناتھ - منگل ناتھ - گنگو ناتھ - بران ناتھ - گوبلی چند - ان سبھوں نے ملکر ست گورو ہمارا ج سے
 عرض کیا کہ اے پتا جی صاحب کیون جاتے ہو - یہیں رہیے یہ وہ منڈلی میں گزریں گے نکو تو بجال ہی کچھ نہیں ہے
 یہ شکر ست گورو ہمارا ج نے یہ شبہ فرمایا -

शब्द सतगुरु महाजन

شبد ست گورو ہمارا ج

एक जंजाल हमारा कहिये साध सूरत की परसन
 लाव चौगमी हमते छूटे सतगुरु दीके दर्शन
 सुन साधू भाई भो सतगुरु मिलातां कीने ज्योहार
 आपन वेसन हमसे कृपा कृपा कर्म संसार
 मगले बंधन पगळे काटे पाये मोक्ष दुआर
 एक उंकार पर नजर हमारी दृजा चित्त न धारी
 राम ओतार और देवता वार कर ठारे
 प्रेम प्रीति के वस्त्र भोजन सच रंग में घोल
 प्रनवे नानिक सुनहे नाथो शिव शक्ति से मेल
 यह शब्द सुनकर नंगल नाथ ने कहा कि سنو पता جی نکو ایسا ہی نرنجن ملا ہی لیکن ہم آپ کے جانے کی بابت کہتے ہیں تم سنت صورت

ایک ججال ہمارا کہیے ساہ سورت کو پرشن
 لکھ چو اسی ہم نے چھوٹے ست گورو ہی کے درشن
 سن ساہو بھائی میرے سنگور ملا تاں کینے یو ہار
 آسن دین ہم سے چھوٹا چھوٹا کرم سنار
 سگی بندھن پگ کے کاٹے پاسے نوکھ دوار
 ایک آونکار پر نظر ہماری دو جاچت نہ دھاری
 دس اوتار اور دیوتا بار بار کر دھاری
 پریم پریت کے بستر بوجن سج رنگ میں گھرے
 برنوسے ناک سن ہے ناتھو شیشو شکست سے میلے
 یہ شبد سنکر ننگل ناتھ نے کہا کہ سنو پتا جی نکو ایسا ہی نرنجن ملا ہی لیکن ہم آپ کے جانے کی بابت کہتے ہیں تم سنت صورت

اور تمہارے درشن دُر لہو ہین بجواب اسکے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے سدھو تم آپ ہی زرنجن کے روپ ہو۔ اب ہکو اجازت دیو کیونکہ اب تو تہدھون کے ساتھ ست سنگ بھی بہت ہوا۔ (جب بری صاحب) کا اچار پتہ دھون ہی کے ست سنگ سے ہوا۔ یہ لکھت ست گورو ہماراج پتہ دھون کے پاس سے رخصت ہوئے اور کہا کہ جل مردانہ۔

آگے ساکھی بیار پر بت پرست گورو ہماراج کے
نشریف لیجانے کی بابت جلی

نمبر ۵۲

ست گورو ہماراج جب (بیار پر بت) پر ہوئے تو دیکھا کہ (دوتا تری) ہماراج بیٹے ہوئے ہین اتنے میں مردانہ نے پوچھا کہ اے ست گورو ہماراج اب ہم لوگ کہاں آئے ہین۔ ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ اے مردانہ اب ہم (بیار پر بت) پر آئے ہین اے مردانہ اس مرتبہ تم سات ہزار جو جن جگہ آئے ہین اور بیان پر ایک اور بھی پتہ دھون اور وہ بڑے ہی اچھوت ہین جنکو کہ سب (سنیاسی) ست والے پوچھتے ہین۔ یہ سنکر مردانہ نے جواب دیا کہ اے ہماراج اُنکا نام کیا ہو۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ نام اُنکا (دوتا تری) ہو اور وہ اونچے پہاڑ پر رہتے ہین اُنکے درشن تھک کر ادینگے یہ فرمانا ہی تھا کہ ست گورو ہماراج اُنکے پاس ہی جا کھڑے ہوئے جہاں پر (دوتا تری) اچھوت بیٹے ہوئے تھے۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ آؤ بھائی! اے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور بہت ہی جلدی آگے اب انکو بولائیے کیونکہ آپ انکو بڑا ہی سا دھو فرماتے ہین۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ بہتر۔ بعد اسکے ست گورو ہماراج (دوتا تری جی) سے باتیں کرنے لگے۔

بند ست گورو ہماراج

होती देखि वो लो को नही
समझ देखि अपने मन मा ही
जब लग देखि तब लग आस
यों न होवै पूरन सन्यास
दृष्टि खोल चित एगो ठाई
घरु ना एगारा सब घट मा ही

दत्तात्रिय बाक्य

कोई नहीं प्रयोजन घर मा ही
मलन का घर नहीं सुभाय

होती देखि वो लो को नही
समझ देखि अपने मन मा ही
जब लग देखि तब लग आस
यों न होवै पूरन सन्यास
दृष्टि खोल चित एगो ठाई
घरु ना एगारा सब घट मा ही

جواب دوتا تری جی صاحب

کوئی ناہین پُروجن گھٹ ماہین
مکھن کا یہ نہیں سُو بھاے

کاہا ہماری مہل نلارہی
 بولت بچن مہلہ تیارہی
 ہل چل کرہی نیاپہ مہلہ
 پورن سرپ چت بسپا سوئی
 روم روم میں نارین جپتا
 کاہے کورسنا سے کپتا
 دتا تری کہے سن نانک تپا
 آپ جھوڑ ہو رہے اپنا

(سترگرہ باکھ)

آجپا کہے سورد جپدی سے
 آجپا کہے پورن جگدی سے
 جپ کرتے آجپا ہوجاوی
 راکھ کا یا نزل ہو جاوی
 جب لگ کا یا ت ب لگ دھاوی
 بنے کا یا ت ب ایک دیکھاوی
 نانک بولے جے بانی
 سن دتا تری بھگوان بکھانی

(دتا تری باکھ)

جاپ جپے تپ دھین آجپے
 رہے آدھین تپ جاپ بھلاوی
 کا یا راکھ کی راکھ کی
 آپ نارین ہوا ساکھی
 نا کھ جپنا
 نا کھ تپنا
 راکھ کہے سن نانک تپا

کا یا ہماری مہل نہ لاگے
 بولت بچن مہلہ تیارہے
 ہل چل کبھی نہ بیاپے مہلہ
 پورن سرپ چت بسپا سوئی
 روم روم میں نارین جپتا
 کاہے کورسنا سے کپتا
 (دتا تری) کہے سن نانک تپا
 آپ جھوڑ ہو رہے اپنا

جواب ست گورو مہاراج

اپنا کہے سوئی جب دیے
 کیوں نہ جے پورن جگدی سے
 جپ کرنے اپنا ہو جاوی
 راکھ کا یا نزل ہو جاوی
 جب لگ کا یا ت ب لگ دھاوی
 بنے کا یا ت ب ایک دیکھاوی
 نانک بولے جے بانی
 سن دتا تری بھگوان بکھانی

جواب دتا تری جی

جاپ جپے جب ورشٹ نہ آوی
 دیکھے اورشٹ تپ جاپ بھولاوی
 کا یا راکھ کی راکھ کی
 آپ نارین ہوا ساکھی
 نا کھ جپنا
 نا کھ تپنا
 راکھ کہے سن نانک تپا

کون توہیں جا پ کھا جینا

سنت گورو کا

جپتا جا پ ایک اوتکارا
سب کھورنی تے رہے نیارا
انک بولے سچی بائی
سوامی تو جی سمانی

(دنتا تریپ کا)

مُن تہا گتے نیرکار دے واہے سوامی پلے رھن بھتا
مُٹن بولنا پرتش دیر واہے
مُن تہا دے واہے سوامی ہوا
مُٹن بول کے جنم ناروا

(سنت گورو کا)

مُٹن بولت تہا ورتو جی تہا دیر واہے
رہی تہا ورتو جی تہا دیر واہے
وید شا ستر کر دے تہا دیر واہے
سک نیرجن مورت اچھی تہا دیر واہے

(دنتا تریپ کا)

سوامی بولے تہا ورتو جی تہا دیر واہے
نیرجن مورت اچھی تہا دیر واہے
وید شا ستر کر دے تہا دیر واہے
سک نیرجن مورت اچھی تہا دیر واہے

(سنت گورو کا)

سنت گورو کا کہی تہا دیر واہے

کون توہیں جا پ کھا جینا
جواب سنت گورو مہاراج

جپتا جا پ ایک اوتکارا
سب کھورنی تے رہے نیارا
انک بولے سچی بائی
سوامی تو جی سمانی

جواب دنتا تری

مُن تہا گتے نیرکار دے واہے سوامی پلے رھن بھتا
مُٹن بولنا پرتش دیر واہے
مُن تہا دے واہے سوامی ہوا
مُٹن بول کے جنم ناروا

جواب سنت گورو مہاراج

مُٹن بولت تہا ورتو جی تہا دیر واہے
رہی تہا ورتو جی تہا دیر واہے
وید شا ستر کر دے تہا دیر واہے
سک نیرجن مورت اچھی تہا دیر واہے

جواب دنتا تری جی

سوامی بولے تہا ورتو جی تہا دیر واہے
نیرجن مورت اچھی تہا دیر واہے
وید شا ستر کر دے تہا دیر واہے
سک نیرجن مورت اچھی تہا دیر واہے

मरुनिर्जनसंग हमारे-आठपहर हरिगुणगार्ड
रोबर में वोही वोले दूजा-और न कोई
एसे दर्शन कारागारामी भरम रहे सब लोई
ओ दर्शन हम गुरु दियारा मन नाही रहियामेख
हैं ओतार किने नहीं पाये मोहम प्रत्यक्षदेख

(दत्तात्रिय वाक्य)

जातों ते प्रतीतन आवै जो प्रत्यक्ष न देखे
मेवात न सुनिये-आगे घर दर्शनके पेरे
तुम तो वात सुनाई-अनरजकी-आतमनहीं प्रतीजे
सामीकहै सुनोतपाजी सुन भूह कोरीभे

(सतगुरु वाक्य)

संकीर्ण जवनैनन देखै तुमरोचित कठोरे
जरा बड़ाके देही जाती पत्थर जैसे कीरे
कमलकम्भ चढ़ावो भावे जल होय न जावै
निर्दम छियां कीरे संगरा कंथनक बहं गावै

(दत्तात्रिय वाक्य)

जलतपा निर्जन कैसा जो तुम कहते देखाय
पाख घेद पुराण पकौं यह विधिकीन्हो नलेखाय
अनरज बाग सुनाई तुमने हम तो मरमत मरकै
जल चल उपजी थिरना पावै चित्त हमारा अरकै

(सतगुरु वाक्य)

मुरतलाल सज्ज है काया जैसे गेम सुवर्णा
दीरा मोती चन्द्र देखिये चन्द्र सूर्य दोनैना
रांत जवाहिर बने जड़ाऊ भुवाल सक भलकै
निकट सतखन्डी की धारा दामन जेमा चमकै

एक नरखन गंग हार से आठ परगन गाली
रूम रूम में वोही बोले दूजा और न कोली
ऐसे दर्शन कारन सोयी भ्रम रत सब लोली
सो दर्शन हम गुरु दियारा मन नाही रहियामेख
दूस ओतार कते नहीं पावै मोहम प्रत्यक्षदेख

जो अब दत्तात्रिय

बातों ते प्रतीत न आवै जो प्रतीत न देखे
ऐसे बात सने आगे कल दर्शन के पेरे
तुम तो बात सुनाई-अनरजकी-आतमनहीं प्रतीजे
सामीकहै सुनोतपाजी सुन भूह कोरीभे

जो अब सतगुरु

संकीर्ण जवनैनन देखै तुमरोचित कठोरे
जरा बड़ाके देही जाती पत्थर जैसे कीरे
कमलकम्भ चढ़ावो भावे जल होय न जावै
निर्दम छियां कीरे संगरा कंथनक बहं गावै

जो अब दत्तात्रिय

जलतपा निर्जन कैसा जो तुम कहते देखाय
पाख घेद पुराण पकौं यह विधिकीन्हो नलेखाय
अनरज बाग सुनाई तुमने हम तो मरमत मरकै
जल चल उपजी थिरना पावै चित्त हमारा अरकै

जो अब सतगुरु

मुरतलाल सज्ज है काया जैसे गेम सुवर्णा
दीरा मोती चन्द्र देखिये चन्द्र सूर्य दोनैना
रांत जवाहिर बने जड़ाऊ भुवाल सक भलकै
निकट सतखन्डी की धारा दामन जेमा चमकै

چلنے کے دیکھو تمہیں دکھاؤں تب تم مانوسو
نرجن نامک سدا حضوری آٹھوہر سدا

جواب دتاری

دیکھی شکست مکاری نامک جو کوہ سو سا
بیت پر بیت بھی ہو ہلکے ہر دے اتر دے
وہن سو گرو دتھا سے کیے جن کو دیکھ دکھا
ایسا آگے اور نہ سادھو جو نامک تباہا

جواب ست گورو ہماراج

کھٹ درشن سب پتھ جو دیکھو بھیکھ تمہارا اونچا
ذات برن سب سیوک نھرے تم سنگ ناہن پیونچا
وہ سدا سب پیچھے چھوڑے ایسا کیا ادھارا
نامک کے سن (دتاری) سوامی سا بھیکھ تمہارا
یہ سنگ دتاری نے ست گورو ہماراج کے چرن بندنا کی اور دونوں صاحب ملکیت خوش ہوئے یہ کیفیت دیکھکر
بھائی بائے اور بھائی مردانہ آپس میں مسکرائے۔

اس قدر کہنا سنگ گورو انگد جی صاحب وجد میں آگئے اور تین ہر یک ست رہے جب بوش میں آئے تو فرمایا کہ ان
بھائی بائے کو آگے کیا ہوا۔ یہ سنگ بھائی بائے بھر کہنے لگے کہ ست گورو ہماراج نے مردانہ سے فرمایا کہ یہاں آگے
(کاگ بھنڈ) نامی بٹ اچھا بھگت رہتا ہو بھگتوں کے بھی درشن کرائیے۔ ست گورو ہماراج کا یہ فرمانا ہی تھا کہ
(کاگ بھنڈ) جی کے استھان پر جاؤ پنے

آگے ساکھی ست گورو ہماراج کی اور کاگ بھنڈ کی

ملاقات کے بابت چلی

نمبر ۳۵

ست گورو ہماراج کاگ بھنڈ کے استھان پر جا بیٹھے (کاگ بھنڈ جی) کہتا بڑھ رہے تھے جب انہوں نے کتھا
پوری کی تمام وہی اور دیوتے جو کتھا سنتے تھے اپنے اپنے مقاموں کو تشریف لے گئے و نیز سب جاؤر بھی چلے گئے تو
ست گورو ہماراج نے مردانہ سے ارشاد فرمایا کہ کیرن کر چنا پچھ مردانہ کیرن کرنے لگا۔ کیرن کو سنگ کاگ بھنڈ نے
دریافت کیا کہ یہ مشہد کیرن کا کسا بنا یا ہوا ہو۔ مردانہ نے جواب دیا کہ گورو نامک جی صاحب کی تعریف ہو۔ یہ سنگ

کاگ بھٹنے لگا کہ کلہاڑی میں جوڑن کے اڈھار کے واسطے جو کھتاہ کیرتن اٹھون نے بتائی ہیں سب سچ ہو کیونکہ سہ
نہ بنی زنگار خود آسپ ہی اڈھار رکھ کر رکھٹ ہوا ہو اور یہی نانک پتا جی ہیں۔ مردانہ نے کہا کہ ہاں رکھیشہ جی سنگوہ
مہاراج نانک زنگاری جی صاحب ہی ہیں جو آپ کے سامنے براجمان ہیں۔ یہ سنکر کاگ بھٹنے جی بہت خوش ہوئے
اور ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر مستحائیکا اُنکی بھگتی دیکھ کر ست گورو مہاراج بہت خوش ہوئے اور فرمایا
کہ اسے رکھیشہ جی آسپ تو مسرودتا میں جھکے نہت کا جس سنکر آپ خوش ہوئے ہیں کیونکہ بہت سے سردتا ایسے ہی ہوتے
ہیں کہ راگ وراگنی کی شناخت کرتے ہیں اور بہت کم ایسے ہیں کہ جو شبد کے اصول پر خیال رکھتے ہیں۔ کاگ بھٹنے نے
جواب دیا کہ ہاں جو شبد کے اصول کو خیال کرتے ہیں وہ لوگ رس پتی زین اور جنکا دھیان راگ وراگنی پر ہے گو یا
خیال کیا کرتے ہیں۔

بھائی بالے نے دریافت کیا کہ اسے پرتم ہنس رکھیشہ جی آپ تو مہا پورکھ رکھیشہ میں اور بھگونت کے پریمی ہیں پھر آپ نے
کاگ کا جسم کیوں پایا۔ یہ سنکر کاگ بھٹنے نے جواب دیا کہ اے سنت جی اس جسم ہی کی بدولت میں نے بھگونت کے درش
کیے یعنی اسی جسم میں بھکھو اعتقاد زنگار کا بڑھا ہو ایلے بھکھو اب یہ جسم بہت ہی پسند ہو اور جب پرے آگ خواہ پانی کے
ہوتی ہو تو میں بھی ویسا ہی ٹوپ دھارن کر لیتا ہوں۔ یہ طاقت بھی اس جسم ہی کی بدولت بھکھو ملی ہو اور اپنی مرضی
کے موافق موت بھی جب چاہوں موجود ہو جاوے وہ بھی اسی جسم کی وجہ سے حاصل ہو۔ یہ سنکر بھائی بالے نے
دریافت کیا کہ اے رکھیشہ جی اس جسم کا سبب کیا ہو۔ کاگ بھٹنے نے جواب دیا کہ اے سنت جی پچھلے جنم میرا برہمن کا
تھا۔ اسوقت میں سرگن کی ادپاسنا کرتا تھا۔ ایک دن میرے گورو نے مجھ کو زنگن کی ادپاسنا بتائی مگر میں سرگن ہی
کی ادپاسنا کرتا رہا۔ ایک دن میرے گورو نے مجھ پر خفا ہوئے اور اُنکی زبان سے نکلا کہ تو کاگ کی طرح بکھتا ہو یہ سننے ہی میں
اپنے گورو کے قدموں پر عرض کیا اور مستحائیکا کہ اے مہاراج آپ کا بچن تو ست ہو گا لیکن ساتھ ہی اُسکے
یہ بھی بھکھو بروئے کہ اُس جسم کے ہونے سے پریشہ کا جس بھکھو نہ بھوئے۔ چنانچہ میرے گورو نے مجھ کو یہ بردیا کہ تیرے
ہر دے میں مہاراج کی بھگت ہو اس کریمگی اور موت تمہاری خوشی کے موافق رہیگی جسوقت تمہاری خواہش ہو اسی وقت
جسم چھوڑ دو بغیر مرضی تمہارے کے تمہارے پاس موت نہ آسکیگی اور میرے باب کا نام (جھنڈا) تھا اور والدہ میری
(انیکا دی جی) تھی اُن لوگوں کو بھی برہمن کا بڑھتا کیونکہ پچھلے جنم میں یہ رکھی تھے اور انھیں والدین سے میرا جسم کاگ کا
ہوا تھا لیکن گورو کی کریمیا سے (سری رام نام) جو (تارکا منتر ہو) سوہم سوہم جنپا بھکھو خیال رہا۔ غرض کہ اُسی رام نام
کے چپ نے میری تشنگی لینے پیاس بجھائی ہو اسی وجہ سے اس جسم کو میں نیاگ نہیں کرتا ہوں۔ اور میرے دیکھتے دیکھتے
کئی مرتبہ پرے ہوئی ہیں میں تو جیسے پرے ہوئی ہو ویسا ہی روپ دھارن کر کے اُسین ملتا رہتا ہوں اور بھکھو سا ہنس کا
سنم بھی برابرت ہوا ہو ایلے میں مرتا ہی نہیں ہوں۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے رکھیشہ آپ بہت اچھے لوگ
ہیں کیونکہ تمہارے سامنے کئی مرتبہ پرے ہو گئیں اور تم سچ ہو کہ رام نام کے نام میں بڑی ہی تاثیر ہو جو لوگ اس نام کا
سدا بچن کرتے ہیں اور اسی کا ہمیشہ ہی ابھیا س رکھتے ہیں وہ لوگ ضرور ہی جنم مرن سے نجات پاتے ہیں بھائی بالے

اور بھائی مردانہ نے عرض کیا کہ حضور جو فرماتے ہیں وہ سب ہی ہو۔

بعد اسکے ست گورو ہماراج کاگ تبھنڈ سے رخصت ہوئے۔ اتنے میں مردانہ نے عرض کیا کہ حضور آگے کون کون مقام میں۔ ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ اسے مردانہ پہلے (پہلا دھگت) کا استھان ہو بعد اُسکے (دُہورو) جی کا مقام ہو۔ سب سے آخر میں (زنکار جوت السروپ) کا استھان ہو۔ یہ فرماتے ہی تھے کہ ست گورو ہماراج ایک ایک ارٹے میں (الاجین) پر بت پر جا کھڑے ہوئے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور آپ کہاں آئے ہیں۔ ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ اسے مردانہ (الاجین) پر بت پر آئے ہیں۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اس پہاڑ کا نام الاجین کیون ہو سکورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ بیان پر (الال ناتھ) نامی ایک بھٹی لینے جاؤ۔ کا مقام ہو اور بیان کے (پہلا دھگت) راجہ بن مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کیا (پہلا دھگت) میں رہتے ہیں اگر اُنکے درشن بھکھو ملین تو زہے قسمت۔ بجواب اسکے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ مردانہ جلدی کر بھکھو ضرور درشن ہونگے اسنے زین الال بھٹی جاؤ آہو سنا اور دریافت کیا کہ تم لوگ کون ہو اور کہاں رہتے ہو اور کس کام کے واسطے بیان آئے ہو اور کیا نام ہو تمکو کہنے بھیجا ہے اور پنڈت تھار پتہ ہو کہ ختم۔ بجواب اسکے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ سنو (الال جین) ہر دے میں پریش کے درشنون کی دستکاری ہو اس خواہش سے بیان آئے ہیں اور زرخن و زنکار بھکھو بیان لایا ہو اگر پنڈت کچا ہوتا تو بھٹ جاتا اور اگر کچا ہو تو کبھی بھٹ نہیں سکتا ہو اور یہ تم خیال کرو کہ بھکھو ایک زنکار کی آس ہو دوسری خواہش نہیں ہو۔ یہ سنکر الال جین نے گورو ہماراج کے قدموں پر گر کر تھٹکا۔ اُسوقت ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے الال جین ہم تھارے درشنون ہی کو بیان آئے ہیں۔ یہ بہت ہی اچھا ہوا کہ تھارے درشن ملنے۔ یہ سنکر الال جین نے جواب دیا کہ اسے پناہی صاحب ہم نہال ہو گئے بلکہ سچ تو یہ ہو کہ آپ نے کرتار تھ کیا اور یہ استھان بھی کرتار تھ ہو گیا۔ اتنے میں مردانہ نے زین الال جین سے دریافت کیا کہ پہلا دھگت کہاں رہتے ہیں چنانچہ الال جین نے جواب دیا کہ وہ ہمارے راجہ ہیں اور بڑے ہی بھگت ہیں تم ضرور یہی درشن کرو۔ غرض کہ ست گورو ہماراج پہلا دھگت کے درشنون کو آگے چلے۔

آگے ساکھی ست گورو ہماراج سے اور پہلا دھگت کے

علاقات کی بابت پہلی

نمبر ۵۴

ست گورو ہماراج جو وقت وہاں پہونچے دیکھا کہ پہلا دھگت سنگن ہو کر بیٹھے ہیں۔ ست گورو ہماراج کی آواز سنکر ناڑی کھل گئی اُسکون نے بغور خیال کیا کہ بیان تو آدمی کا گذر ہی نہیں ہو یہ کیا کر سٹھ ہو اتنے میں ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ ہم کرتار کے بندہ ہیں اور بھکھو بیان کرتار ہی لایا ہو۔ یہ سنکر پہلا دھگت نے پوچھا کہ اسے پناہی آپ کا نام کیا ہے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ (نامک زنکاری) نام ہو۔

یہ سنکر پہلا دھجی نے یہ سوال کیا۔

سوال پہلا دھگت

کون باسنا ہوے اچھا کہنا۔ کون اچھا دودھ جوے۔ کون جگہ پائے۔ کس مور رکھ کر دہی جمایا۔ شہ کے کون کھن نکال کر اور اسکا تاؤ دیکر بنایا ہو۔ کس طرح نکو اپنے آب لا۔

جواب ست گورو ہمارا ج

آسمن کو دھو کر اچھا کہنا۔ آتنا روہی دودھ جو اے۔ لگن پر میشر کے لگنے سے تاد پڑھایا۔ گورو کا آپا پس چاک لگا کر گورو کی کرپا سے شہ لیا۔ متھن لایا کرپا سے نزل کر کے چکھا۔ اور سنون اور مائاؤ لکھا سنگ کر دہی جمایا ہو۔ اسے بھگت جی جب ایسا ہوتا ہو تب آدھ گاو کی سوچھ بڑتی ہو۔

جواب پہلا دھگت

دھن گورو ہن جھنوں نے گیان دیا ہو کجک مین دھیان اچھا لگنا ہو کرنی سے بھیکھ بھی اچھا۔ بھیکھ تو وہ ہی ایسے نن نانک پر تکیو اچھا سادھ ہو اور رام نراین تمھارے ساتھ ہو

جواب ست گورو ہمارا ج

دھن ناراین ہو رام دھن ہو جسے کہ چتر دکھایا ہو اور تمھاری بھگت ایسی ڈرھ ہوئی ہو کہ تہ کال ہو پر بھوجی کا کام کیا اور سانس سانس سے جباتا ہو بھگت جتا کا کام سنوارا ہو۔

جواب پہلا دھگت

اے نانک پتا جی رام نے آپ کو کلبک مین بڑا ہی بھگت کیا ہو اور تمھارے ذریعہ سے بہت لوگوں کا اودھار ہوو گیا اور تمھارا بڑا ہی پرتاپ ہوگا اور یہ بھی یاد رکھنے کا مقام ہو کہ اس مقام پر تھین ہو پئے ہو اور کوئی آیا ہی نہیں۔

جواب ست گورو ہمارا ج

اے بھگت جی اس پوری مین کون لوگ رہا کرتے ہین۔

جواب پہلا دھگت جی

اس پوری مین (بش دیو باسک) کہ جنکا جسم جوت کا ہو اور ہمارے کے وقت مین بھی اس پوری کا کچھ نقصان نہیں ہوتا ہو۔

جواب ست گورو ہمارا ج

کہ اے بھگت جی نار دھن سے شکر تم نے رام نام ڈرھ کیا اور ہم بھی تو درشنون کو آئے ہین اور ہمارے اوپا شنا جی رام ہی کی ہو۔

جواب پہلا دھگت جی

نام کے۔ جڑ اور بیل اور پھول کیا ہو۔

جواب سنگور و مہاراج

ہم کی جڑ تو جگت سے بیراگ اور سادہ سنگت کا پیل ہی۔ اور تمام کا بھول اعتقاد و بھگتی دگیان و دھیان ہے۔ اور تمام کا پیل نہرت ایک واہ گورہ ہی ہے اور کچھ کہیں نہیں ہے۔

جواب پہلا و بھگت

اسے پتا ہی (نار دھنی) سے ہم نے آگے بھی سنا تھا اور اپنے سن میں انہو بھی کہا ہے اور اب آپ کے کلام سے یقین کامل ہو گیا ہے۔

جواب ست گورو مہاراج

اسے بھگت جی اب بھگت اجازت دیجئے۔

جواب پہلا و بھگت جی

اسے پتا ہی آپکے رام کی اجازت ہے جہاں جا ہو وہاں جاؤ۔
اسنے میں مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب کہنے جو جن آئے ہیں۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ ٹوکہ ہزار جو جن
اس میں مرثیہ آئے ہیں۔ مردانہ نے بھر عرض کیا کہ حضور زمین سے کھڑے بلند ہی آئے ہیں۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ
اب لاکھ لاکھ آٹا تالیں ہزار جو جن کئی سافٹ طو کی ہے۔ مردانہ نے بھر عرض کیا کہ حضور آگے چلیں۔ ست گورو مہاراج نے
فرمایا اب آگے دھور دھجی کا منڈل ہو اور وہ یہاں سے بہت دور ہے۔ یہ کہہ کر ست گورو مہاراج پہلا و بھگت سے رخصت ہوئے

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی دھورو بھگت کی ملاقات

کی بابت چلی۔

نہ ۵۵

ست گورو مہاراج کیلاس پر بت پر جا کھڑے ہوئے۔ مردانہ نے دیکھا کہ اب تارہ نہیں دکھائی دیتے ہیں۔ ست گورو مہاراج
سے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب تو تارے بھی نہیں دکھائی دیتے ہیں۔ جواب اس کے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ
بچے دیکھ۔ مردانہ نے نیچے جب نگاہ کی تو معلوم ہوا کہ چاند و سورج و نیز تارے سب نیچے رہ گئے۔ مردانہ نے بھر عرض کیا
کہ حضور اب تو یہ چاند سورج و تارے وغیرہ نیچے دکھائی دیتے ہیں۔ اب بھگت یہ حیرت ہو کہ یہاں بھر روشنی یعنی آد جالا کے
فریاد سے ہو گیا ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ یہاں روشنی انھیں دھورو مہاراج کے پرناپ کی ہے۔ مردانہ نے
عرض کیا کہ حضور دھورو بھگت کہاں ہیں۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ دیکھ وہ اونچا منڈل جو اُسی مقام پر دھورو بھگت
رہتے ہیں۔ مردانہ نے کہا کہ حضور اب چلیے دھورو بھگت سے بھی مل لیجئے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ جلد ہی نہ کر
سب کے درشن ہونگے بعد اسکے بھائی بائے کی طرف مخاطب ہو کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کو بھائی بائے۔ بھائی بائے نے

جواب دیا کہ جیسے مرضی حضور کی ہو۔ یہ کہنا ہی تھا کہ ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیوں کے دھورو بھگت کے استھان پر جا پہنچے۔ ست گورو مہاراج نے دیکھا کہ دھورو جی بیٹھے کچھ پڑھ رہے ہیں اور دھورو بھگت نے بھی دیکھا کہ تین آدمی یہاں آئے ہیں دھورو بھگت کی پوری سچ کھنڈ کے سامنے بیٹھے لیکن دھام کے نزدیک ہی اور دھورو بھگت نہ گوریشن جی صاحب کا دھیان کرتے ہیں اور چونکہ ست گورو مہاراج کا اوتار بھی لیشن جی ہی کا تھا اس لیے لیشن سرورب کو دیکھ کر ست گورو مہاراج کو دھورو بھگت نے ڈنڈوت کی اور کہا کہ آج میرے بڑے بھگت آؤدے ہوئے ہیں کہ جو پرتھ لیشن جی مہاراج کے درشن ہوئے ہیں۔ یہ سن کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے بھگت جی آپ کا مکھ تو لیکن ہی کی طرف ہو اور لیشن جی کا آپ دھیان کرتے ہیں چنانچہ جکا آپ دھیان کرنے ہیں وہ صدھو دچن و زگن و سرگن تم میں بھی ہو اور مجھ میں بھی ہو اور نام خلقت میں وہ سب بیانی سما یا ہوا ہو وہ ہی لیشن جی اسکو شکار ہووے جانی بنادی اور تینوں حصہ سے جوت جسکو بیانی کہنا چاہیے انہو دنیا ہو کر اگر دیکھئے تو سب کچھ آپ کے انتر ہی ہو۔ یہ سن کر دھورو جی نے متھائیکا اور کہا کہ یہاں آنے کی طاقت کسی کی نہیں ہو اور جو آپ کے ایسے مقام سخت میں کوئی نہیں آسکتا ہو تھیں آئے ہو۔ یہ سن کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ام نام کے برتاپ سے ہوا پر سوار ہو کر ہر جگہ کی سیر کر رہے ہیں اور بہت آسانی سے یہاں بھی آن پہنچتے ہیں۔ زرخن اور زبان کی بد سے یہاں آئے ہیں۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج نے مردانہ کو ایسی مقام پر چھوڑا اور آپ مع بھائی بالے کے آگے چلنے کو تیار ہوئے اسوقت دھورو بھگت کو ست گورو مہاراج نے لیشن جی کا سرورب دھاران کر کے درشن دیا بعد درشنوں کے پھر اپنا سرورب دھاران کیا اسوقت دھورو بھگت نے کہا کہ دھن ہونا نک جی کلہک کے اودھار کرنے کے واسطے آدمی کا جسم آپ نے رکھا ہو اور آپ کی بدوت کتنے جیوا دھار ہو گئے اور بہت سے لوگ ست سنگ کر کے اور آپ کے شبدون کو سنکر اور پڑھ کر اودھار ہو گئے آپ کی بدوت زگن اور سرگن کو ایک روپ جا کر نام کی اوباشنا کرینگے کہ جس سے انکا اودھار ہووینگا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب ہم لیشن جی کے مندر کو جاتے ہیں اور کلہک کی باتیں کر کے اور واپس آکر آپ سے رخصت ہو کر مر ت لوک کو جا دینگے یہ سن کر دھورو بھگت نے کہا کہ اسے پتا جی آگے میں آپکو نگرانا جاتا تھا اور لیشن جی کو بھی نگرانی سمجھا تھا لیکن اب آپکی کرپا سے کلہک آپ میں اور اپنے میں اور لیشن جی میں کچھ بھید نہیں معلوم ہوتا بلکہ ابھید ہو گیا۔ جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بھگت جی آپ پہلے ہی سے ابھید روپ میں کیونکہ یا پنج برس کی اوسٹھا میں ناروٹن کا اوید لیس سنکر اور پریشیر میں ڈھو ہو کر ایسا بھجن کہا کہ حضوری ہو کر دوبدھا جاتی ہی رہی بلکہ سب میں جوت کی جوت سما گئی جیسے کہ پانی میں پانی مل جاتا ہو اسی طرح دوبدھا بھاو رہی نہیں گیا اب آپ ایک پریشیر ہی کو دیکھ رہے ہیں جو ایک سے انیک ہوتا ہو اور انیک سے پھر ایک ہو جاتا ہو پس ویسے ہی آپ بھی ایک ہی ہو گئے ہیں۔ گیان روپ اور بیگ روپ سب آپ ہی میں اور سٹولہ کلا سمپورن سب آپ ہی میں لیکن جل تھل برت و پاتال و آکاس میں آپ ہی ہیں آپ سدا اچت ہیں موت اور فوت سے تبرا و منزا ہیں جواب اسکے دھورو جی نے کہا کہ اسے مانک پتا جی آپ کے اوبر زکار کرنا کی بڑی ہی کر با ہوئی ہو کیونکہ باوجود اسکے کہ آپ سے پہلے دنیا میں بڑے بڑے بھگت ہوئے ہیں لیکن اس مقام تک کوئی نہیں پہنچا صرف ایک آپ ہی آئے ہیں مانک پتا جی

کھٹک میں آپ بڑے ہی بھگت ہوئے ہیں جو شخص تمہارا نام لے گا وہی سنار سے پار ہو گا بیان تک کہ جیسر تمہاری خوشی ہوگی
اپہر نہ نکار بھی خوش ہو گا۔ اسے بتا جی ہر ایک جگہ میں تمہاری ہی جگہ ہو جس جگہ آپ جا میں جا میں آپ کو کوئی رہ کئے والے
نہیں ہو۔ بعد اسکے ست گورو ہمارا ج دھورو بھگت سے رخصت ہو کر آگے کو تشریف لے گئے اور بھائی باسے کو بہن چھوڑ دیا۔

آگے ساکھی ست گورو ہمارا ج کی سچ کھنڈ میں

جانے کی بابت پسلی

نمبر ۵۶

اب ست گورو ہمارا ج خاص سچ کھنڈ میں جا ہوئے جہاں بڑا ہی پرگاس ہو اور پرکاش روپ تحت کے اوپر ست گورو
جہاں میں اس تخت کے پاس چاروں طرف کوٹھان کوٹ بھگت داوتا دیوہ ہاتھ جوڑے کھڑے ہیں اس جلسہ میں ست گورو
ہمارا ج بھی بڑے سو بھائے مان کے ساتھ داخل ہوئے جو روپ جگوان کی استنی کی جیسے کہ مشل جلتی ہوئی آگ کے
کھنڈ میں رکھ دیا دے ویسے ست گورو ہمارا ج بھی پرگاس کے مندر میں جلد داخل ہوئے کیونکہ ست گورو ہمارا ج پر بھی
کوٹھان کوٹ سوچ و چند مان کی طرح روشنی ہو وہاں پر سچا زنگار لیشن مڑو پ سرب سامر تھو سرب شکت مان سنگور ہمارا ج
کو دیکھ کر فرمایا کہ آؤ ناناک بھگت تم سے میں اور بھگت میں کچھ فرق نہیں ہو اسے انک پناست نام کا
ادب میں ڈر ہا کر آئے ہو۔ بجا اب اسکے ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ جہاں آپ کی مرضی ہوئی ہو وہاں ست نام کا چکر پڑاؤ
اور جہاں جہاں آپ کا حکم ہو گا وہاں وہاں ست نام کا چکر پڑے گا جیسی مرضی حضور کی ہوتی ہو دیا ہی ہوتا رہا اور آئندہ سے ویسا ہی ہوگا
اسکے ست گورو ہمارا ج نے سورد کا شہد استنی میں ادا چارن کیا۔

سدا

سودر

سودر کےہو سوپر کےہو جیتن بھ سارے سمالے
واجے ناٹھ آنےکھ آنےکھ کیتے تیرے پانچ ڈھارے
کیتے تیرے راگ پری کھن کےتے گا ورن ہارے
گاویں تھ نا پون مانی وے ستا تر گاویں راجہ مہد
گاویں ہین چیتن گون لیر بجانہن لیر بچہ مہد
گاویں ہین بھرا بھرا دےوی سوہن سدا سوارے
گاویں ہین دھن دھن اسن وے تے دے ویتیاں دھن ناے
گاویں سیدھ سدا مادی اندر گاویں سدا بچارے
گاویں جتی جتی سنتو کھی گاویں بیکر ارے
گاویں ہنڈت پڑھن رکھن جگ جگ بیدان ناے

سودر کھیا سو گھ کھیا جت بے سرب سمالے
راہے ناوا ایک اسنکھا کتے تیرے داوتھارے
جے جے راگ بری سو کین کھنے گا ورن ہارے
گاویں تودہ ورن پون پانی بیستہ گاویں راجہ مہد
گاویں جیت گوت لکھ جانے لکھ لکھ دھرم بچارے
گاویں بھیر برہما دیوی سوہن سدا سوارے
گاویں اندر اندر اسن بیٹھے دیوتیاں دھن ناے
گاویں سدا سدا مادی اندر گاویں سدا بچارے
گاویں جتی جتی سنتو کھی گاویں بیکر ارے
گاویں ہنڈت پڑھن رکھن جگ جگ بیدان ناے

دشمنین ہو وہ خود ہی جانتا ہو دوسرا کوئی جان ہی نہیں سکتا ہو کیونکہ برٹھا - بٹن - مہیش - گوکہ یہ لوگ سرشت کے کرناہن لیکن یہ لوگ بھی ابتدا و آخر ڈھونڈھا کر تھک گئے اور کچھ بھی نہ پایا پر میشر اپنی قدرت کو آپ ہی جانتا ہو گوکہ سفاری لوگ اوتاروں کو پر میشر جانتے ہیں لیکن اوتاروں نے بھی ات نہیں پایا۔ انہی میں بھائی بالے اور بھائی مردانہ نے عرض کیا کہ حضور ہم لوگوں کی خواہش (گوربان) دیکھنے کی ہو۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ آنکھیں بند کر لو چنانچہ ان لوگوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ اسوقت ست گورو ہماراج نے کئی گوربان میں گشت فرمایا یہاں تک کہ سمندر و پہاڑ و دریا وغیرہ آخر پیدایش آکا س وزمین اور دلو تون کی پوری اور آدمیوں کے شہر غرضکہ عجائب و غرائب لپلا و تاشا دکھایا۔ اسوقت ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ آنکھیں کھول دو۔ جب ان لوگوں نے آنکھیں کھولیں تو اپنے تئیں ست گورو ہماراج کے قدموں میں بیٹھے پایا۔ دونوں صاحبوں نے ست گورو ہماراج کے قدموں پر گر کر کہا ٹیکا اور عرض کیا کہ آپ دشمن ہیں اسے نالک نہ مکاری آپ دشمن ہیں آپ کی ذات آپا ہو پس ہم لوگوں کو جو کچھ دیکھا تھا وہ سب کچھ دیکھ لیا۔ اسوقت ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے بھائی بالے جسکے اوپر کرتار کی کر بانہیں ہوتی ہو وہ اپنکار میں ڈوب کر اپنے تئیں برحمہ کہنے لگتا ہو اور جسکے اوپر اسکی کر بانہوتی ہو وہ اسکو اپنا صنایع اور اپنے تئیں اسکی سنت جانتا ہو اسے بھائی بالے و بھائی مردانہ سفاری لوگ بڑے متبر و مغرور آدمی ہیں دیکھو جہاں سفاریوں کے پاس چار پیسے ہو سے وہ چار آدمیوں پر حکومت کرنے لگا اور اپنی نظر چاروں طرف پھرنے لگا اور کہنے لگا کہ اسکی تہرانی میرے اوپر است ہی ہو حالانکہ وہ یہ نہیں جانتا ہو کہ سب چیزیں مٹ جانے والی ہیں اور ہر وزیریش نظر ہو کہ جو لوگ آج دکھائی دیئے ہیں وہ کلہ نہ ہونگے اور جو کلہ میرے ساتھ تھے آج نہیں ہیں اسی طرح میں بھی آج کلہ میں چلا جاؤں گا اور اسکی وجہ یہ ہو کہ اسی کرتار نے لوگوں کی عقل پر ہتکار کا پردہ ڈال دیا ہو وہ لوگ اس پردہ کو اٹھاتے نہیں ہیں۔ یہ سنگھ مردانہ نے کہا یہ حضور ست ہی ست ہو اور جو کچھ حضور کی زبان سے نکلتا ہو وہ سب سچ ہی ہو۔

مردانہ نے ست گورو ہماراج سے عرض کیا کہ حضور اب ہم کس برہت سے آئے ہیں اور کہتے جو جن آئے۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ ہم (کا لکا) برہت سے آئے ہیں اور دو لاکھ جو جن گشت کیا ہو بعد اسکے فرمایا کہ اسے بھائی بالے اور بھائی مردانہ اب کہہ کر چلو گے۔ دونوں شخصوں نے جواب دیا کہ جہڑت حضور کی مرضی ہو۔ اسوقت ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اب تین بندر گاہوں سے ہمارا راستہ ہو۔ صورت بندر - مچھلی بندر - لاہوری بندر - گوکہ یہاں سے سیدھا مچھلی بندر ہو۔ لیکن لاہوری بندر سے راستہ اچھا ہو ان لوگوں نے جواب دیا کہ حضور جیہڑ آپ کی مرضی ہو۔

بعد اسکے ست گورو ہماراج (کلا دھار برہت) سے انتر و حیان ہو کر (سیٹل برہت) پر آ پہونچے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اسوقت گورو ہماراج اس مرتبہ ہم کہتے جو جن آئے ہیں۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ کل گیارہ لاکھ جو جن آئے تھے اور دو لاکھ جو جن اب آئے ہیں جملہ تیرہ لاکھ جو جن آئے ہیں۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اسے ست گورو ہماراج ان برہتوں سے دھور و بھگت جی کہتے فاصلہ پر رہتے ہیں۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ پچیس لاکھ جو جن اونچا ہو اور اکھنڈ برہت دھور و بھگت کے برہت سے پچھتر ہزار جو جن اونچا ہو۔ یہ سنگھ بھائی بالے نے عرض کیا کہ حضور اکھنڈ برہت کس قدر اونچا ہو کہ جہاں پر زکا جوت الہیہ

براجمان ہو۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا پچیس لاکھ جو جن بلند ہو اور نام اُسکا (زرب کار پریت) ہو اتنے میں بھائی پہلے
 و بھائی مردانہ نے پوچھا کہ حضور یہاں کوئی سادھو بھی ہیں۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہاں کوئی نہیں ہو ان سادھو
 لوگ اگلے پریت پرین دہان بھی چلیں گے۔ اتنے میں مردانہ کی طرف مخاطب ہو کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ
 کچھ بھوکھ لگی ہو۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہاں تو کوئی دکھائی ہی نہیں دیتا ہو یہاں کھانا دیانی کیسا اور سچ تو یہ ہو کہ کب
 کسی نے میرے آگے لاکر کچھ رکھ دیا ہو کہ جو میں کھاؤں۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ وہ جو ادھی
 پہاڑ ہو وہاں پر بھل لگے ہوئے ہیں جا کر جھنڈہ چری غوثی ہو کھالے اور پانی بھی پی آؤ۔ مردانہ نے جا کر دیکھا کہ قدرتی پھل پھلے
 ہوئے کھڑے ہیں اور بڑے درخت زین پہلے تو مردانہ نے خوب کھایا جب ذائقہ اچھا پایا کچھ توڑ کر بانڈھ بھی لیے اور اگر ست گورو
 مہاراج کے آگے رکھ دیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کھاؤ بھائی بائے۔ بھائی بائے نے عرض کیا کہ حضور بھی کھاؤ ہیں اور
 تھوڑے بھوکھ بھی مرحمت فرماؤ ہیں۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کیوں بھائی مردانہ۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور میں بخوبی تھوڑے
 ہوں میرا پیٹ بہت بھرا ہو اگر مرضی ہی ہو تو ایک خواہ دو دیدیجئے۔ بھائی بائے نے جواب دیا کہ اے مردانہ تو وہاں سے بھوکھا
 کیوں آیا۔ مردانہ نے جواب دیا کہ ست گورو مہاراج نے تو مجھ کو خود ہی بھیجا تھا اتنے میں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ
 غصہ کیوں ہوتا ہو۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ بھل تو یوں ہیں جاتے ہیں۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اگلی
 دکھا کوئی کھانے والا نہ ہوتا تو یہ پیدا ہی نہ ہوتے۔ مردانہ نے جواب دیا کہ حضور کچھ تو کوئی مجھ کو دکھائی نہیں دیتا ہو حضور کو اپنی
 اسکے کھانے والے دکھائی دیتے ہوں گے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہ قدرتی کھانا ہو جو ہمارے کھ گوت ہیں انھیں
 کے واسطے کرتار نے ان پھلون کو پیدا کیا ہو۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور میں تو گوت نہیں ہوں۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا
 کہ اے مردانہ ہمارے کھ گوت میں کچھ فرق نہیں ہوتا ہو بعد اسکے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہیں ٹھہریں۔ ست گورو مہاراج
 نے جواب دیا کہ مردانہ کیا ذائقہ اچھا معلوم ہوا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور وہاں جا کر کیا کرینگے جیسے وہاں رہنا ویسے ہی رہنا
 رہنا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ جو وہاں کرنا ہو وہ یہاں نہیں کرنا ہو مردانہ نے عرض کیا کہ بہتر مہاراج۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی امار پور کے جانے کی بابت

منہ ساکھی

ست گورو مہاراج (سلا پریت) سے دم کے دم میں انتر دھیان ہو کر (امار پریت) پر تشریف لائے مردانہ نے دریافت کیا کہ
 مہاراج آپ کہاں آئے ہیں۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اس مرتبہ تو لاکھ جو جن ہم آئے ہیں اور کل سفر پانچ لاکھ
 جو جن آچکے ہیں اتنے میں مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہاں پر سادھو کہاں رہتے ہیں وہاں چلیے اُسے بھی ملے۔ ست گورو مہاراج
 نے فرمایا کہ مردانہ جلد ہی نکلے یہ فرمایا تھا کہ اتنے میں ایک سادھو ایک مقام سے برآمد ہوئے اور آتے ہی اُسے دریافت کیا
 کہ اے ست گورو مہاراج آپ کون ہیں اور آپ کا نام کیا ہو۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کرنا کے بندے ہیں اور ناناک زنگاری نام ہے

بعد اسکے ست گورو مہاراج (مینا پریت) پر تشریف لائے اتنے میں بھائی بالے نے دریافت کیا کہ اے ست گورو مہاراج
سینا پریت سے یہ مقام کس قدر اونچا ہو۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ ایک لاکھ جو جن بلند ہو۔
انہی عرصہ میں (غنیفہ) سدھ نے ست گورو مہاراج کے پاس آکر کہا کہ اے پتا جی یہ سدھوں کی جگہ جو غم اس جگہ پر کس طرح آئے ہو
ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے سدھ ایک پر ماتا سب میں بیا پک ہو جس کی قدرت سے تمام کام انجام پاتے ہیں اور

آنے جانے کا بھرم تمہارے من میں ہو اور آتا تمام بھرم مود سے رہت ہو۔ یہ سنکر حنیفہ سیدہ نے کہا کہ اسے پتا بھی چلا کہ جو نزل نہیں ہوتا ہو میں تمہارا من کس طرح پر نزل ہوا ہو۔ ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ (حنیفہ سیدہ) برا نام میں نہیں کریم بن ٹورک۔ کہناٹ۔ روٹجاک۔ جسکا مطلب یہ ہو کہ پران کو روکنا اور کھینچنا اور ٹھہرانا۔ ان سب کا اصول یہ ہو کہ من کو بیکار کرکون سے مٹانا اور صدمہ آتا سے نام کا جب کرنا اسی سے من صدمہ ہونا ہو۔ یہ سننے ہی (حنیفہ) چلائی اور ست گورو ہماراج وہاں سے انتر دھیان ہو کر گرنا رپریت پر تشریف لے گئے۔ مردانہ نے پوچھا کہ ست گورو ہماراج وہاں پر بھی کوئی رکھیں ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہاں پر جو رہتا ہو وہی آگے آتا تھا۔

آگے ساکھی ست گورو ہماراج اور ایک رکھیشتر سے گفتگو ہونے کی بابت چلی

نمبر ۵۸

گرنا رپریت پر ایک بہت بڑا تالاب تھا اور پانی سے تالاب مذکور بھرا ہوا تھا۔ ست گورو ہماراج اس تالاب میں کھانا کرنے لگے۔ اتنے میں ایک رکھیشتر نے آکر ست گورو ہماراج سے کہا کہ اے بھائی تم اشتنان کو اسے کہتے ہو یہ تو ٹھکانے کی سوانگ بناتے ہو بلکہ بھگت تو ایسا ہونا چاہیے کہ جیسے (گبر) رکھیشتر سو تیر پریت پر اجل بیٹھے ہیں اور کبھی جیتے ہی نہیں ہیں اور اسنے بھجن کے بارہ میں پھلی کی تھیل اگر دیا وے تو بجا ہو کیونکہ جیسے پھلی پانی سے کھتی جیوا نہیں ہوتی ہو اور اگر مٹی ہو تو جان دیتی ہو اسی طرح رکھیشتر موصوف بھی بھجن سے ایک لمحہ کو جدا نہیں ہوتے ہیں پس بھگتی تو ایسی ہی کرنی چاہیے اور یہ بتا دھونا تو شل سوانگیوں کے سوانگ بنانا ہو۔ یہ سنکر ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ اے رکھیشتر اشتنان تو (ایک اونکار) کے درخون سے ہم نے پہلے ہی کیا ہو اور ست گورو ہماراج کے بھٹا رہ سے سوانگ بھی لیا ہو اور (گھر) نے جیسا بت لکھا ہو ناناک من حریک کر رہا ہو اگر سہو آ بھی جدائی ہو جاوے تو پران تن سے علاحدہ ہو جائے ہیں۔ یہ سنکر اس رکھیشتر نے جواب دیا کہ کھلگ من کیا ناناک پتا تمہیں ہو جو راجہ جنگ جی تھے۔ جواب اس کے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ ہاں میں ہیں ہوں۔ آپ کا کیا نام ہو۔ یہ سنکر رکھیشتر مذکور نے کہا کہ سکھ چین رکھیشتر میرا نام ہو۔ جواب اس کے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ تم وہی ہو جو جنگ کی سیج سوار تے تھے۔ رکھیشتر نے کہا کہ جی ہاں میں وہی ہوں۔ بعد اس کے ست گورو ہماراج اور وہ رکھیشتر کے باہر گئے۔ اس رکھیشتر نے کہا کہ چلو پتا جی کٹی میں ٹھہرو۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اب جکو اجازت دیجئے۔ یہ سنکر رکھیشتر نے کہ آپ کو رام کی اجازت ہو جہاں جا ہو وہاں جاؤ۔ بعد اس کے ست گورو ہماراج رخصت ہوئے اور وہاں سے انتر دھیان ہو کر (اونکار پریت) پر پہنچے کہ جو وہاں سے گیارہ لاکھ وجن کا فاصلہ رکھتا تھا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ کس بندرگاہ کی راہ ہو ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ حسب ذیل بندرگاہ ملیں گے۔ گوراٹ بندرگاہ۔ لوہار پٹی بندرگاہ۔ بھلی بندرگاہ۔ یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور ہم لوگ کس کھنڈ میں جاہو نھنگے۔ ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ ہم (بہارنہ) کھنڈ میں جاہو نھنگے اتنے میں مردانہ کے منہ سے نکل گیا کہ حضور ہم نے تو کھنڈ پر بھی لینے زمین نہیں دیکھی ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ

ہمارے گھنٹہ تو ونے دیکھ لیا ہو۔ اسی کو کبیر شہودی گھنٹہ بھی کہتے ہیں۔ اور دوسرا (رنگینی گھنٹہ) ہو۔ جن تھکودہ دکھاتے ہیں لیکن
 من گھنٹہ کی یہ عجیب کیفیت ہو کہ رات کو مرد عورت کی شکل پر ہو جاتے ہیں یہ کھمک بھر آپ نے فرمایا کہ مردانہ آنکھیں بند کرو بعد شہودی
 کے فرمایا کہ آنکھیں کھول دو۔ جب آنکھیں کھولیں تب دیکھا کہ (رنگینی گھنٹہ) میں جاہر پہنے دہان کے کل آدمی ست گورو مہاراج کے
 سنتوں کو حاضر ہوئے بلکہ دہان کا راجہ بھی ست گورو مہاراج کی قدیم پوسی کو حاضر ہوا۔ عرض کیا کہ حضور میری پرشادی بھوجن کرنا
 سنسکرست گورو مہاراج نے یہ لایا پھیلانی کہ بھائی بائے کا شہر کا روپ کیا دیا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے اس راجہ سے کہا کہ
 اسے راجہ پہلے تیسرے شہر کو بھوجن کرادے۔ اور اتفاق سے باوجود اسکے کہ اس راجہ کے پچاس رانی بیاتھن اور سب میں صرت
 ایک ہی لڑکا تھا۔ راجہ موصوف نے ست گورو مہاراج کی فرمان سے شہر کی لڑکے واسطے اپنا دہی اکلوتا لڑکا حاضر کر دیا راجہ کی
 یہ کیفیت دیکھ کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے راجہ تیرا دل بہت ہی صاف ہو تجھ میں ذرا بھی سیل نہیں ہو اسوقت راجہ نے دست
 دیکر عرض کیا کہ حضور (مواہ) بسنے محبت کی طرف سے تو ہیں جائز رہا ہو لیکن اوپر سننا کہ نہیں گیا۔ میرے دل کو یہ تو یقین کاں
 ہو کہ اگر اس لڑکے کو راج کرنا ہوا تو کبھی مر ہی نہیں سکتا ہو اور ساتھ ہی اسکے جھکویہ بھی یقین ہو کہ سنت دہریشہر سکھانی ہوتے
 ہیں۔ یہ سنسکرست گورو مہاراج اس راجہ پر نہایت ہی خوش ہوئے اور ایک دھرم سالہ ہوائے کے واسطے حکم دیا اور اس راجہ
 کے لڑکے کو جس دیکر سکھ کیا اور کڑاہ پرشاد بھی کر لیا اور نام چایا بعد اسکے ست گورو مہاراج تیسرے گھنٹہ کو شریف نیلے جسکا نام
 (گورو گھنٹہ) تھا دہان کا راجہ مع تمام اپنے برجا کے ست گورو مہاراج کے پاس آکر سیکھ ہوا۔ راجہ کی رانی نے ست گورو مہاراج
 سے عرض کیا کہ حضور میرے کوئی لڑکا نہیں ہو تجھ پر کیا کیجیے تاکہ راجہ میری خاطر کرے۔ ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ سنتوں کے
 آگے جھک کر اور بے ادب پیش آیا کرو اور پریشہر سکھ ڈکھ دونوں کا دینے والا ہو وہ بودیو سے اسکو انگیز کرو اور زبان سے سب
 بہت شیریں زبانی سے پیش آیا کرو۔ یہ ہدایت فرما کر ست گورو مہاراج نے اس رانی کو دو الایچی دین اور اپنی زبان فیض ترجمان
 سے فرمایا کہ جاؤ رانی تمہارے دو لڑکے اور ایک لڑکی ہوگی اور ہمیشہ ست نام کا چپ کیا کرنا۔ بعد اسکے راجہ نے عرض کیا کہ حضور۔
 بیان کچھ دن قیام فرماؤں۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہمیشہ کڑاہ پرشاد کیا کرو اور شہر میں تقسیم کیا کرو اور ارداس
 لٹا کرو۔ تمہارے سب کام اس ہونگے اور شہر ہر دے میں دھارو اور سب سے جھک کر چلو اور غم خوری اور شیریں زبانی کرو
 دین دہین مستحکم رکھنا جب ایسا کرو گے اسے راجہ پریشہر تمہارے اوپر مہربان ہوگا۔ یہ کہار ست گورو مہاراج آگے کو شریف لیجے
 (گورو گھنٹہ) جو ہو دہان ست گورو مہاراج شریف نیلے وہ انکی کچھ عجیب رسم و رواج تھی کہ جب کوئی وہان مرتا تھا تو وہ
 لوگ بہت خوشی مناتے تھے اور جب کوئی پیدا ہوتا تھا تو وہ لوگ بہت کچھ ڈوتے تھے۔ یہ کیفیت دیکھ کر ست گورو مہاراج
 نے فرمایا کہ میان کے لوگ اگیاں یعنی محض بوقوت ہیں کہ جو بیدایش کے وقت روتے ہیں اور مرے ہوئے کو دیکھ کر ہنستے ہیں
 لازم تو یہ ہو کہ اسکے ہر ایک حکم سے خوش ہی ہونا چاہیے گیانیوں کا یہ کام ہو کہ پریشہر کی کیرن کرنا اور کڑاہ پرشاد کرنا پس وہی شخص
 گیاںی ہو کہ جو اسکی پابندی کرے۔ اسنے میں مردانہ نے اس ملک کے کسی آدمی سے کہا کہ تم لوگ یہ کیا کرتے ہو کہ بیدایش کے
 وقت روتے ہو اور مرنے کے وقت ہنستے ہو۔ لوگوں نے وہان کے یہ جواب دیا کہ جو شخص پیدا ہوتا ہو گویا وہ شخص پریشہر سے
 جدا ہوتا ہو اور جو شخص مرتا ہو وہ پریشہر کے نزدیک جا پہنچتا ہو اسلئے ہم لوگ پریشہر کے نزدیک جانے والے کو دیکھ کر ہنستے ہیں

اور اُس سے جدا ہونے کو روتے ہیں۔ یہ سن کر مردانہ نے جواب دیا کہ پریش کی یہ نایا ہو جسکو میدائش اور وفات کہتے ہو۔
 سچ تو یہ ہے کہ ہر ایک جسم میں گشت کیا کرتی ہو اسی بھرم دور کرنے کے واسطے سنتوں اور ہماناؤں کا ست سنگ کرتے ہیں
 پس جس شخص نے پریش کے کل کو بسر و چشم بہت خوشی سے قبول کیا اُسکو ہمیشہ ہی آندر رہنا ہو اور جو لوگ اتنا کوست کرتے
 مانتے ہیں وہ اُس سے کسی گھڑی جدا ہی نہیں ہوتے ہیں کیونکہ آتما مثل آسمان کے اکھنڈ ہے یعنی سب جگہ موجود ہے اور پس ہمارے
 اور مردانہ دونوں بیکار ہیں یہ سن کر وہاں کے لوگوں نے ستھٹیکا اور ست گورو ہمارا جس کے قدموں میں اگر اُداس کیا اور عرض کیا
 کہ حضور ہمارا کلیان کریں۔ جواب اسکے ست گورو ہمارا نے فرمایا کہ تم پریش میں دھیان لگاؤ جس سے تمہارے جسم میں کوئی
 عارضہ نہ ہو زمین آرام کے لیے ملی ہو اور شب بگیان کے رس بھو گئے کو ملے ہیں اسی طرح پریش کا بھجن کرو کیونکہ یہ جسم کرموں کا درخت
 ہو نیک کام کرو گے تمہارا کلیان ہوگا اسیلے بہتر ہے کہ پریش کا نام جپا کرو اور کڑاہ پر شاد کیا کرو اور اُداس کیا کرو جس سے کل بھم
 تمہارے سدھ ہونگے ست گورو ہمارا نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ شمع رہنا اور آپس میں ملکر کرتا کرتا رکھنا اور کرتا ہی پر پورا بھروسہ رکھنا
 بعد اسکے ست گورو ہمارا شہر کے اندر تشریف لگے وہاں کے لوگوں کی عمریں ایک ہزار برس کی ہوتی تھیں اور وہ لوگ ہمیشہ ہی
 جوان رہتے تھے وہاں کے لوگوں نے بھی ست گورو ہمارا کے قدموں میں گر کر ستھٹیکا۔ مردانہ نے وہاں کے لوگوں سے
 دریافت کیا کہ اس زمانہ کلبھ میں ایک تلو برس کی عمر ہوتی ہو یا نہ پچھلے وقتوں میں عمریں زیادہ ہوتی تھیں لیکن اب تو جائش
 برس کے بعد بڑھا یا شمار کیا جاتا ہو پس تم لوگوں کا جسم ایک ہزار برس تک کیونکہ قائم رہتا ہو اور ہمیشہ کیسے جوان رہتے ہو اُسکی
 کیا وجہ ہو یہ دھمت تم میں کیونکر ہو۔ یہ سن کر ان لوگوں نے جواب دیا کہ اول تو ہم لوگ سچ بولتے ہیں اور پران کے سچم کرنے کی عادت
 رکھتے ہیں اسوجہ سے کلبھ چارے اور پراثر کر ہی نہیں سکتا علاوہ اُسکے ہم لوگ شاستر وید کے موافق کام کرتے ہیں اور کرم
 سنتوں اور ہماناؤں کا ست سنگ بھی کیا کرتے ہیں۔ یہ سن کر ست گورو ہمارا نے فرمایا کہ ست نام جو کہ جسکی وجہ سے دنیا اور
 عاقبت کے سب کام سدھ ہونگے اور دھرم کی کیرت کیا کرو اور بانٹ جوٹ کر کھایا کرو اور اپنی آمدنی سے دسٹوان حصہ خیرات
 کیا کرو اور کڑاہ پر شاد کیا کرو اور اُداس کیا کرو انکے کرنے سے تمہارے سب کام اس ہونگے یہ ہدایت فرما کر ست گورو ہمارا نے
 (الابرشت کنڈ) کو تشریف لگے اور جنگل میں جا کر اترے اُس جگہ پر کئی کڑور شیر بیٹھے ہوئے تھے بھائی بالے اور بھائی مرد
 اُنکو دیکھ کر ڈر گئے۔ اسوقت ست گورو ہمارا نے مردانہ کو حکم دیا کہ شبد گا اٹھ جقدر شیر میں سب اگر ستھٹیکینگے ارشاد کے
 سامعی مردانہ نے شبد گا نا شروع کیا۔ شبد کو سنتے ہی سب شیر ست گورو ہمارا کے قدموں میں آکر حاضر ہوئے اسوقت ست گورو
 ہمارا نے اُنسے دریافت کیا کہ تم لوگ کون ہو۔ شہروں نے جواب دیا کہ ہم لوگ (تامسی جُون) ہیں آپ کے درشتوں سے ہمارا
 اُدھار ہوگا کیونکہ سو جو جن سے پسو پچھی بھی ہم لوگوں سے بھاگتے ہیں اسیلے جو کوئی بیان آتا ہو اُس سے ہم لوگ بھی کہتے ہیں
 کہ ہمارا اُدھار کرو۔ ست گورو ہمارا نے فرمایا کہ اچھا اب تمہارا جسم آدمی کا ہوگا لیکن ہمارے سکھ ہو اور نام جو کہ جس سے
 تمکو راج بھوگنا ہوگا اگر تم لوگ نام جو گے آپس میں سیل رکھو گے اور سانت رکھو گے اور آپس میں بانٹ جوٹ کر کھاؤ گے
 اور بڑے کاموں سے بچتے رہو گے تو اچھا ہوگا ورنہ راج چھین لیا جاویگا اور نرک یعنی دونخ میں جاؤ گے آپس میں اگر لڑو گے
 ضرور دونخ ہوگا بعد اسکے ست گورو ہمارا شہر میں آئے اور لوگوں نے آکر ست گورو ہمارا کو نسکار کیا لوگوں نے آکر بوجھا کر

منور آپ لوگ شیرون سے کیونکہ بچے کیونکہ ہم لوگ تو بہت ہوشیاری سے رہتے ہیں اور رات دن شیرون کو ڈرا کرتے ہیں۔ یہ سنکر بھائی بابے نے جواب دیا کہ ست گورو ہمارے ان شیرون کو اپنا سیکھ گیا ہو اب وہ لوگ کسی کو نہ مارینگے اور دوسو رہا۔ ایک اُن لوگوں کی گنتی ہوگی یہ سنتے ہی وہ ان کے راجہ پر پڑے سنگھار ہمارے کے قدموں پر آکر کے ستھانیکا اور عرض کیا کہ حضور ہمارا بھی کلیان فرمائیے ست گورو ہمارے نے فرمایا کہ ست نام کا سنگھار چٹ لگا کر دل سے بڑھو اور بھائی کیا کرو۔ دان کرو اور کسی شخص پر قفسہ نہ کیا کرو اور جسم فانی کو فانی ہی سمجھو اور یہ یقین رکھو کہ یہ ست جاویگا شبد امیرت کو جو کہ جس سے تمہارا کلیان ہوگا جو لوگ شبد کو مانتے ہیں انکی عزت اور آبرو لوگ اور پر لوگ میں رہتی ہو۔ یہ کہہ کر اپنے جہیز کے بھل ست گورو ہمارے نے اُن لوگوں کو دیے اور یہ ہدایت کی کہ نام چنا دان کرنا۔ بعد اسکے ست گورو ہمارے (بھدر گنڈ) کو تشریف لائے اسی گھنٹہ کو جم گھنٹہ بھی کہتے ہیں۔ وہ ان کا راجہ اسمی (کول نامہ) سادہ ست گورو ہمارے کے آکر فہموس ہوا اور ست گورو ہمارے سے اُسے دریافت کیا کہ اے ہمارے جاب آسرم ہیں اُنہیں کون آسرم بڑا ہو۔ یہ سنکر ست گورو ہمارے نے فرمایا کہ گھر ست آسرم سب سے بڑا ہو جسطرح کہ سمندر سے گل موٹی نکلتے ہیں ویسے ہی گربستی میں تمام آسرم بتتے ہیں کیونکہ گربستوں سے سب کی اپنا ہوتی ہو جسطرح کہ مکمل پانی میں پیدا ہوتا ہو اور پانی ہی سے پرورش پاتا ہو لیکن گربستی میں بھی وہی نیک ہو کہ جو شخص نام جے اور حتی المقدور دان کرے اور آپس میں بانٹ جوٹ کر کھاوے جسطرح کہ کنوئیں کا پانی صاف اور میٹھا ہوتا ہو۔ اسی طرح گربست آسرم بھی اگر سادہ کی سیوا کرے تو بہت اچھا ہوتا ہو مانکھ جنم یعنی جسم انسانی غنیمت ہو اس جسم میں نام جے اور ست سنگ کرے اور تقسیم کر کے کھاوے شیریں زبانی اختیار کرے اور سب سے بھجھا کر چلے۔ یہ سنکر سب لوگ ست گورو ہمارے کے قدموں پر آکر گئے۔ ست گورو ہمارے نے اُن لوگوں کو نام جے کا آپدیس کیا اور فرمایا کہ آئے ہوئے یعنی مہمان کی مہمان نوازی اور خدمت کرنا اور دھرم سارہ بنانا۔ بعد اسکے ست گورو ہمارے (برج گنڈ) کو تشریف لائے اور اُس گھنٹہ کی کل زمین سونے کی تھی وہاں تک یہ طریقہ تھا کہ اچھے آدمی جو ان کی جب موت آوے تو وہ ایک اوپے پہاڑ پر چلا جاوے وہاں پر (برہمہ رندھر) کے نزدیک اپنی جان نکالتا تھا کیونکہ یہ رواج عام تھا کہ کوئی اپنے گھر میں نہیں مرنے کا یہ قاعدہ دیکھ کر ست گورو ہمارے نے اُسے دریافت کیا کہ یہ امر نکو کسکا آپدیس ہو۔ اُن لوگوں نے جواب دیا کہ ہمارے گورو گورو ہیں ہمارے اُنہوں نے پران کا سنجھ کرنے کا آپدیس بتایا ہو اور اُس سے ہماری عمر بھی بڑی ہو اور اُس کی بدولت ہمارے پاس دولت بھی بہت ہو لیکن ان ایک بات یہ ہم کو نہیں ہوتی ہو یعنی سانت نہیں آتی ہو اسلئے آپ کر پائیگی اور سانت بخشنے۔ یہ سنکر ست گورو ہمارے نے فرمایا کہ اے بھائی کرتار کا جو ست نام ہو اُسکو جو انتر مکھ ہو کر یعنی سانس میں تو تمکو سانت بھی آجاوے۔ یقین رکھو کہ جو پرانی رات دن پر مشر کے نام کا جب کرتے ہیں اُنکا مکھ اوجلا ہو جاتا ہو اور اُنہیں کو سانت بھی ملتی ہو جسطرح کہ پانی بڑنے سے آگ ٹھنڈی ہو جاتی ہو اُسی طرح گورو کے شبد سے ترشنا اگن یعنی خواہش نفسانی بجھتی ہو اور اُس شخص کو جم کا ڈنڈ بھی نہیں لگتا ہو جو لوگ سچ کے ساتھ لگے ہوئے ہیں وہ لوگ گورو کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور جو گورو کے ساتھ ملے ہوئے ہیں وہ ضرور ہی پر مشر سے جالتے ہیں۔ یہ سنکر سب لوگ ست گورو ہمارے کے قدموں پر آکر ست گورو ہمارے نے فرمایا کہ ست نام جو دھرم کی کیرت کرو بانٹ جوٹ کر کھاوے۔ یہ کہہ کر ست گورو ہمارے (تمال گنڈ) کو

تشریف لیگے وہاں کے لوگوں نے مردانہ کو گزرتا کر لیا اور اپنے راجہ کے پاس مردانہ کو بکڑا لیگے مردانہ کو دیکھ کر وہاں کا راجہ بہت خوش ہوا اور آپس میں کہا کہ اس شخص کو ہم دیوتا کو بڑھا دینگے یہ کہہ کر بہت خوشی سے مردانہ کو لے کر اترام خلقت مردانہ کو رکھنے اور دے دی۔ مردانہ نے اپنے دل میں خیال کیا کہ جو یہاں ہوتا ہے وہ ضرور ہی مر گیا اور اگر موت نہیں جو تو کسی کے مار سے نہیں مرنے والا اور اگر موت ہی نے آگیرا ہو تو اسکا چارہ ہی کیا ہو غرض کہ دیوتا کے مندر میں جا کر راجہ نے ہلا کر دیکھ دیا کہ اسکو قہقہاؤں سے جلا دینے تلوار چلائی اسی وقت اس دیوتا کی صورت سے وہی ہے کہ ہو کر اسی تلوار سے راجہ کا سر اٹھ کر دیا اور دوسرے شخصوں کو بھی تلوار جالیگی اور اوروں کو بھی مارنے لگی۔ اس وقت مردانہ نے دربار کا ہاتھ کر کے تلوار سے لی اور کہا کہ اس درباری ہی راجہ میرا اب پاشک ہو اور میں تو کرتا۔ کے بھروسے پر ہوں۔ یہ سن کر درباری نے جواب دیا کہ اسے بتا ہی جو کرتا کے میں انکی میں داسی یعنی تاملدار ہوں یہ کیفیت دیکھ کر اس شہر کے سب لوگ ست گورو مہاراج کے پاس آکر قدموں پر سے اتنے دھرم میں ست گورو مہاراج نے راجہ کے لڑکے کو نام کا اوپدیس کیا اور راج کا تک بھی کر دیا اور حکم دیا کہ دھرم سار بونا اور آئے سنتوں کی خدمت کیا کرو بھوجن دو اور کڑاہ پر شاہ کرنا اور کرتار کو حاضر و ناظر جاننا اور ست نام کا جب جیانا۔ بعد ازاں ست گورو مہاراج (عرب کہتے) میں تشریف لیگے وہاں کا راجہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے سنت جی آپ بھگوت کا روپ پاتے مجھ پر دیا کیسے تاکہ میرا ہی کلیان ہو۔ جواب اس کے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو راجہ یہ سننا اٹلی ایک دریا کے ہو پس بیسے کہ دریا میں ہر ایک قسم کے اسٹیا ہوتے ہیں ویسے ہی اس سنسار میں بھی ہر ایک قسم کی شے موجود ہے پس جو لوگ صحبت کے آدمی ہیں وہ اس دریا سے سوار پاتے ہیں اور جو لوگ نیک صحبت کے آدمی ہیں اور پریشہ کے گن گاتے ہیں وہ گویا کمل کے پھول کے ہیں اور جو لوگ جگیا سو ہیں وہ مثل بھوزے کے ہیں اور سنت لوگ اس سنسار میں جو پریشہ کا جس سنسار میں اور جگیا سو لوگ مثل بھوزے کے خوشبو سو گھٹتے ہیں اور مہاتماؤں اور سنتوں کے پچھون پر جو عمل کرتے ہیں ان جگیا سوں کے دل مثل چندرمان سنتوں اور گوروں کے بہن ٹنک جھاک جاتے ہیں اسے راجہ اگر نیم کے درخت کو شکر اور شہر سے بھی آبپاشی کریں تو بھی وہ سٹھانہ ہو گا۔ پس اسی طرح اگر اہرت شبد ساکت کو سنائے جاوے تو بھی وہ اپنی عادت سہوہ کو نہ چھوڑے گی پس اسی طرح تم بھی ساکت اور کھونٹے کیون ہوتے ہو بہتر ہو کہ گورو رکھ ہو اور پریشہ کا نام چو اور دل لگا کر جو یہ تھا ضرور ہی اودھار ہو جاوے گا۔ یہ بہن انوکھ سنکر وہاں کے لوگ ست گورو مہاراج کے قدموں پر آکر ست گورو مہاراج نے ان لوگوں کو سکھایا اور وہاں سے ست گورو مہاراج روانہ ہوئے اسی وقت مردانہ نے عرض کیا کہ حضور سات دیپ جو کے جاتے ہیں وہ مملکن میں اس کے بھی دیکھنے کی خواہش ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جل مردانہ یہ کہہ کر ست گورو مہاراج (اسم دیپ) کو تشریف لیگے وہاں کے لوگ ست گورو مہاراج کے آگے آکر قدموں پر سے اس کو ست نام کا اپدیس کیا وہاں کے لوگ گورو گورو جہنے لگے بعد ازاں ست گورو مہاراج (پستک دیپ) کو تشریف لائے۔ اس دیپ میں عجیب و غریب تماشے ہیں یعنی (بھول و بھل اسوگ بن) اور (دودھ کی تڈیان) اور (سفری کے پہاڑ) غرض کہ ہر طرح کے طلسمات و کرم جات قدرتی موجود تھے وہاں کے لوگ ست گورو مہاراج کے قدموں پر سے اور رکھ ہوئے راجہ بھی حاضر ہوا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تمہارے خیال کیسے ہیں۔ راجہ نے جواب دیا کہ اور تو کچھ نہیں لیکن اپنے سے

جواب شکر و ہمارا

جواب بحر مفری جمی

جواب شکوہ و مہارج

اور کچھ کے ساتھ لکڑی کی بجائے توراہ ملتی ہے۔ اور سب سے شگھ ساتھ جگت جیون بھگونت کو پاتا ہے۔ دُوبدھا اور دُرُوسٹ نیت

بستی ہو یا اور منہ جھوڑ کر گورکھ کے ساتھ ملی تو گت مت بت بات ہو۔ ڈسٹ اسطرح تر جاتا ہے کہ پرانی مشید کا کام کرتے ہیں وہ موت و نفوت سے جزا و منترا ہو بلکہ گون کو سج گورو کے بسے لیکھا ہے گورکھ دوارہ سے لجاتا ہے اور وہی سچ کو پہچانتا ہے اور جو لوگ من کھ کے طریقے پر ہیں وہ انت کو نہیں جانتے اور جو لوگ گورو کے خد کے ساتھ ملنے ہیں انکی صورت کے ساتھ لہجائے ہیں تو اللہ ظاہر گیان ہو جاتا ہے اکنند نام و روپ کو پاتا ہے۔ سندھ بھر تھری جی گورو نامک جی مت کا زنی کہا ہے۔ یہ سدھون کے ساتھ ست سنگ ہوا۔ (اور چپ چیمنا سب) اور (رشن مال) کے ست یکن پاس ہوئے۔ سوا سے نام کے اور کچھ اچھا نہیں ہو نام جینے کا بڑا مہاتم ہو۔

بعد اسکے گورکھ نامہ نے کہا کہ جہو نامک پتا جی کلہ (اجل) کا میلا ہو یہاں سے چوڑا سو پختہ کوں جو ہم بھی جینے نام بھی ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ جاؤ سدھو تم اڑتے جاؤ گے اور ہم تو آدمی ہیں۔ یہ سنکر بھر تھری نے کہا کہ اب کیا ہوا کہ جاؤ جواب اسکے ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ جو ایک اونکار کی مرضی ہوگی وہی ہو گا تم جلد ہم بھی آئیے۔ اتنے میں سدھون نے اڑان بھرا۔ یہ دیکھ کر ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اسے بھائی باسے سدھو کو لے۔ بھائی باسے نے جواب دیا کہ حضور جی مرضی ہوا اتنے میں مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہاں سے مکان کننی دور ہو۔ ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ مردانہ گھر کا خیال نہ یہاں (کسم کٹ) جو بل سرکہ کا گھر (لکا) بھیجی کن راج کرنا ہو اب جلد ہی آئی گھر چلنے ہیں۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور جی مرضی ہو۔ بعد اسکے ست گورو ہمارا ج بھی اندر دھیان ہو گئے۔ چنانچہ نوراً ہی آجیل کے مقام پر پہنچ گئے۔ اور ایک (پسل) کے درخت کے نیچے آکر بیٹھ گئے اور بقدر لوگ نئے کو کہ وہ لوگ ست گورو ہمارا ج سے پہلے پہلے تھے لیکن پیچھے پہنچے سدھون نے دیکھا کہ ست گورو ہمارا ج ہم لوگوں سے پہلے آکر بیٹھے ہیں یہ دیکھ کر گورکھ نامہ نے کہا کہ آدیس نامک پتا آدیس۔ ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ آدیس سدھون اور پورکھ کو آدیس۔ جواب اسکے سدھون نے کہا کہ اسے پتا جی تم کچھ اشتہ بھی رکھتے ہو ست گورو ہمارا ج نے جواب دیا کہ ہمارا اسٹ ایک اونکار ہو جو کہ سچ منتر ہو اور اسی سے ہمارا ستارا ہو گا استاد ہمارا گورو ہو کہ جو آد اور انت میں بچوں کا سوریر ہو کہ جسے ہم کہتے ہیں لگائی ہو تمہارے ساتھ سے پہلے ہی یہاں آئے ہیں اسی بچوں کی اگتا سے وہاں بڑا سیلا ہوا۔ اتنے عرصہ میں ست گورو ہمارا ج کو بی بی نانکی جی صاحبہ نے یاد کیا اور اُنکا یاد کرنا تھا یہاں ست گورو ہمارا ج نے بھائی باسے سے فرمایا کہ بھائی باسے بی بی جی نے یاد کیا ہو غرض کہ جب میلا برنھا ست ہوا تب ست گورو ہمارا ج مع اپنے ہمراہیوں کے سلما پور میں جا پہنچے۔ تلشی خد سنگاری بی بی جی نے اندر جا کر خبر دی کہ اسے ہو جی صاحبہ تمہارے بھائی آئے ہیں۔ اتنے میں ست گورو ہمارا ج بھی بی بی جی سے آئے۔ ست گورو ہمارا ج کے ملنے کی خوشی بی بی نانکی جی صاحبہ کو بہت ہوئی اور کہا کہ دھن میرے بھاگ میں کہ جو آج بھائی جی کے درشن ہوئے۔ ست گورو ہمارا ج نے جواب دیا کہ بی بی جی تمہارا یاد کرنا اور میرا پہنچ جانا بعد تھوڑی ہی دیر کے ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ بی بی جی اب تو م جاتے ہیں۔ یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ اسے بھائی جی تمہارے دل کی محبت کیون جاتی رہی۔ اتنے عرصہ میں سرکی چند جی بھی آگئے ست گورو ہمارا ج سے ملے اور حیرام جی بھی آکر ملے غرض کہ سب سے بل جل کر ست گورو ہمارا ج رخصت ہو گئے۔

آگے ساکھی ست گورو ہماراج سے اور ایک کا شتکار یعنی بالے کے مالک کے

گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۵۹

ست گورو ہماراج پہلے پہلے ایک مقام پر پہونچے جہاں پر ایک شخص اپنے گھیت میں بیٹھا ہوا (ہولا) ہون رہا تھا اسکو دیکھ کر مردانہ نے کہا کہ اگر حضور تشریف لے جائیں تو اس کے پاس سے ہم بھی کچھ لے آویں۔ یہ سنکر ست گورو ہماراج اسکو نے اور اسی گھیت میں جا کر بیٹھے ان کو دیکھ کر اُس کا شتکار نے ست گورو ہماراج کے سامنے آکر ہتھکڑیاں اور کچھ (ہولا) لاکر رکھ دیا۔ ست گورو ہماراج نے وہ ہولا اٹھا کر مردانہ کو دیدیا۔ اُسوقت ایک ریاکار دہان موجود تھا اُسکے دل میں آیا کہ اپنے گھر سے ان فقیروں کے واسطے کچھ کھانے کو لانا چاہیے یہ خیال کر کے لڑکا نہ گورو اپنے گھر کی طرف چلا اُسوقت ست گورو ہماراج نے اُس لڑکے سے دریافت کیا کہ اے بھائی تو کہاں جاتا ہو اُس لڑکے نے جواب دیا کہ اے غریب نواز جی میں اپنے لوگوں کے واسطے کچھ کھانے کو اپنے گھر لے جاتا ہوں۔ یہ سنکر ست گورو ہماراج نے ایک اشلوک فرمایا۔

اشلوک

ش্লوک

सचन तेरा निफ नैहाली भाव तेरा पसवान

سچتریرالیف نامالی بھاؤ تیرا پکوان۔

नानिक सिफनी वीपतीया आवघैठा सुलतान

نانک صفقی ترپنیا اوٹھ سلطان۔

ست گورو ہماراج نے اُس لڑکے سے فرمایا کہ اے لڑکے تو نے ہمارے لیے جو گھاس بچھا دی ہے اس پر ہم بہت آرام سے سوئے ہیں اور جو ترے دل میں یہ آیا ہے کہ ہم اپنے گھر سے لاکر ان سادھوؤں کو کچھ کھلا دیں وہی تیری محبت ہم لوگوں کو گوارا ہوگا اور اسوجہ سے ان تجھ سے نہایت ہی خوش ہوں تیری بھگتی تمھو کو نہایت ہی پسند آئی ہو بعد اسکے ست گورو ہماراج دہان سے تشریف آگے کو لیجئے اور اُس لڑکے کو شیرباد دیا کہ اسکا پھل تمھو دینگا۔ غرض کہ ست گورو ہماراج کی زبان فیض و رحمان کا فرمانا تو ضائع ہوتا ہی نہیں تھا بعد کچھ عرصہ کے دہان کے راجہ کا انتقال ہو گیا اور اُسکے خاص یا خاندان کے آس پاس کا کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ جسکو گدے دیجاوے۔ وزیر نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر میں خود غنمان انتظام ملک کی اپنے ہاتھ میں لیتا ہوں تو داخل ملک میں گشت نمائی ہوگی اسلئے کل مشیران راج کی مصلحت لی اور سب کے اتفاق سے یہ رائے فرمائی کہ اب اس بارہ میں حکم اتھی اسلئے پر انتظام کرنا چاہیے کہ شہر مہا کے ہنگامہ چاروں دروازوں کے تین دروازے بند کر کے ایک دروازہ کھلا رکھا جائیے اور تخت نشینی کے وقت جو شخص پہلے آجاوے وہی راج و تاج پاوے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا دہان ست گورو ہماراج کی پیشین گوئی و آشیرباد کی بات بھی پوری ہوئی چاہیے۔ غرض کہ جو روز جشن تخت نشینی کا تھا سب پہلے وہی لڑکا۔ کا شتکار کا جسکو آشیرباد ست گورو ہماراج کا تھا دروازہ پر آ نکلا۔ درباروں نے فوراً دربار میں پہونچا یا مشیران ریاست نے اُس لڑکے سے دریافت کیا کہ تو کون ہو اُس نے جواب دیا کہ میں ایک کا شتکار کا لڑکا ہوں۔ یہ سنکر وزیروں نے کہا کہ اے بھائی جیسے سر پر پر فیض تاج رکھے اور راج عطا کرے اُسین کیا چارہ ہو۔ یہ کہہ سنبھوں نے اُس لڑکے کی پیشانی پر

راج کا ایک کر دیا۔ اب اس راج کے کو تمام راج سلام کرنے لگا۔ غرض کہ ست گورو ہمارا راج کا کلام پورا ہوا بعد چند عرصہ کے اُس ولایت کا شاہنشاہ یعنی ہمارا جہ بھی فوت ہو گیا اور ست گورو ہمارا راج کی زبان فیض ترجمان سے وہی لڑکا اُس ملک کا ہمارا جہ ہوا۔

پس اسے بھائی ست گورو ہمارا راج کے بچپن پر جو شخص اعتقاد رکھے گا دُنیا اور عاقبت کے سب کام جو بے ہوئے۔ ست گورو ہمارا راج پیر وہاں سے بھی آگے کو تشریف لیجے۔ ایک روز راستہ میں دیکھا کہ ایک یو پاری راستہ گیر چلا آ رہا ہے۔ ست گورو ہمارا راج نے اُس سے دریافت کیا کہ اے بھائی تیرے بھل میں کیا بندھا ہے۔ اُس یو پاری نے جواب دیا کہ اے ہمارا راج میرے بھل میں (بٹہ تولنے) کے واسطے ہیں۔ ست گورو ہمارا راج نے فرمایا کہ اسکو کھو لو جب اُس نے کھو لیا تب ست گورو ہمارا راج کمال نکال کر دریافت کرنے لگے کہ یہ کونسا بٹہ ہے وہ بتلانے لگا کہ یہ حسب ذیل ہیں۔

پاؤں ہے۔ آدھ سیر ہے۔ سیر ہے۔ دو سیر ہے۔ پانچ سیر ہے۔ ست گورو ہمارا راج نے فرمایا کہ دھن پاؤں ہے جن پاؤں کا ہے بعد اسکے پھر ست گورو ہمارا راج نے کمر فرمایا کہ اے بھائی یہ کیا بٹہ ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ اے ہمارا راج یہ آدھ پاؤں ہے۔ اور ایک سیر شاہی ہے۔ بجواب اسکے ست گورو ہمارا راج نے فرمایا کہ اے سیر شاہی تو دھن ہے کہ جسے آنکھ تھوڑا کیا ہے۔ مائٹر ہوتے ہوئے نہ مائٹر۔ مائٹر ہوتے ہوئے نہ مائٹر۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ جو پھر چھوٹی ہوتی ہے اُسکو جھوٹا ہی کہنا مناسب ہے لیکن جو بڑا ہو کر یا درود طاقت والا ہو کر اپنے آپ کو سب سے چھوٹا و کمتر سمجھے وہ دھن ہے۔ تیرا بھجان یعنی غرور کو کھو کر رہنا بہت ہی اچھا ہے۔ غرض کہ ست گورو ہمارا راج کے یہ بچن سنکر وہ یو پاری آئندہ ہو گیا اور شگورو ہمارا راج کے قدموں پر گر کر متھا ٹیکا۔ ست گورو ہمارا راج نے بھی اُسپر ایسی کہ پائی کہ اُسکو تین لوک دیکھ پڑے لگا۔ اُس وقت ست گورو ہمارا راج نے اُسکو ہدایت کی کہ آج سے دھرم کی کیرت کر کے کھانا اور راست گفزاری اختیار کرنا اور ہمیشہ کا نام جپنا اسی سے تیری نکت ہوگی۔ اُس دن سے وہ یو پاری ست گورو ہمارا راج کے بچپن پر عمل کرنے لگا آخر کو سد گتھی کو پہنچا ہو گیا اور ست گورو ہمارا راج کے قدموں میں جا پونجا۔

آگے ساکھی ست گورو ہمارا راج اور ایک سیکھ سے نام کے
بابت جو گفتگو ہوئی وہ چلی

نمبر ۶۰

ست گورو ہمارا راج چلتے چلتے ایک موضع میں تشریف لیکے اور وہاں رات ہو گئی اتفاق سے ست گورو ہمارا راج کو اُس رات کو وہاں کسی نے ٹھہرنے نہ دیا اور اسکا سبب یہ تھا کہ وہاں کے لوگ بگڑے تھے یعنی گورو نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ وہ لوگ جانتے ہی نہ تھے کہ گورو خواہ پیر کون چیز ہے اُسی موضع میں ایک کھتری رہتا تھا اور اُسکے پاس بہت کچھ دولت تھی اور کھتری نہ کو راجس دولت میں لپٹا رہتا تھا اور انجام کا کچھ خیال ہی نہیں کرتا تھا اتفاق سے اُس کھتری کو ست گورو ہمارا راج کے درشن ہو گئے اور ست گورو ہمارا راج کے درشن پانے ہی اُس کھتری دولت مند کو دینا ہیچ نظر آنے لگی

نے لگی اور انجام کا خوف اُسکو غالب ہو گیا۔ غرضکہ اُس رات کو اُس نے ست گورو مہاراج ہی کی خدمت میں بسر کی جب صبح ہوئی ست گورو مہاراج نے اُس سے دریافت کیا کہ کو کیا کیفیت ہو اُس سیکھ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ حضور کے قدموں کے بدولت اب ذہن بامع دنیا کی کل چیزیں مجھکو خواب بلکہ جناب بر آب نظر آتی ہیں اور عاقبت کا مجھکو بڑا خوف ہو اگر حضور ارشاد فرمادیں تو یہ دولت پر بشر کے نام پر تقسیم کر دوں چنانچہ ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ بہتر ہو۔ اسے سیکھ کہ اسکو پریشانی کے نام پر دے دو اور اس تمھاری دولت کے ہم فضا میں غرضکہ ارشاد کے ساتھ ہی اُس نے اپنی دولت پر بشر کے نام پر نوٹا دی اور تمام دنیا سے علیحدہ ہو گیا اور پھر کسی سے محبت نہ رکھی اور سب سے کد یا کہ اسے بھائیوں نہ ہم تمھارے ہیں اور نہ تم ہمارے یہ کیفیت مجھکو اسکے تمام خاندان واسے مایوس ہو گئے۔ ست گورو مہاراج نے اُس سے ارشاد فرمایا کہ اسے بھائی سیکھ اب تم کچھ روز گار کر کے ٹا با کر دو یہی کہا پا کر۔ چنانچہ اُس سیکھ نے ست گورو مہاراج کے ارشاد پر عمل کیا۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج اُس سیکھ کو پریش کر کے دھان سے رخصت ہو گئے۔

غرضکہ اُس سیکھ کے تمام خاندان واسے بھی چلے گئے اب وہ سیکھ تمھارے ہونے لگا۔ غرضکہ وہ سیکھ ہر طرف سے آزاد ہو گیا اب اُس سیکھ کا یہ دستور ہو کہ اپنی مزدوری وغیرہ کو کے گدے گا کر تا تھا مگر ساتھ ہی اُسکے یہ بھی تھا کہ جس شخص کی مزدوری کرتا تھا یہ شرط کر لیا کرتا تھا کہ میں چار ٹکے پیسے لوں گا چاہے مجھے چار گھڑی مزدوری کرنا پڑا یا نہ۔ ہر کام کو دوسرا قرار اپنے مالک سے یہ کیا کرتا تھا کہ ایک گھڑی میرے پاس بیٹھ کر پر بشر کی کتھا دیکر تین یا خود سناؤ لیکن مجھے سناؤ غرضکہ اُس سیکھ کا یہی معمول ہوا اور اپنی مزدوری سے بقدر لوگ رہتے تھے سبکو تقسیم کر کے کھاتا تھا۔ یہاں تک کہ دوسرے دن کو کچھ بھی نہیں رکھتا اسی طرح سیکھ مذکور دوام اپنی گذر بسر و شام کیا کرتا تھا جس موضع میں وہ سیکھ رہتا تھا وہاں پر ایک سا ہو کار بھی رہا کرتا تھا اور سا ہو کار کا یہ قاعدہ تھا کہ اُس موضع کی جو مالگنداری ہوتی تھی وہ اپنے پاس سے ادا کر دیا کرتا تھا اور کل غلہ جقدر تمام موضع میں پیدا ہوتا تھا خود خرید کر لیتا اسی طرح ہر اُس سا ہو کار کو ایک مدت گذر گئی کہ جہاں فصل کا وقت ہوا وہ سا ہو کار موضع میں آیا اور اگلا کل غلہ خود خرید کر لیا غرضکہ ایک دفعہ اُس سا ہو کار کو اُس موضع میں آئے ہوئے ایک ہفتہ کا عرصہ گذر گیا اُسکے مکان سے خط آیا اور لکھا تھا کہ دیکھتے ہی خط کے فوراً مکان پر آ جاؤ لکہ جان تک لکھا ہوا تھا کہ اگر کھانا وہاں کھاؤ تو بانی یہاں آ کر یہ بلکہ کچھ ایسا ضروری امر تھا کہ یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ اگر ایک گھنٹہ بانی پیسے ہو تو دوسرے گھنٹہ کو یہاں آ کر بیٹا۔ جو وقت وہ خط اُس سا ہو کار کے پاس پہنچا اسی وقت اُس نے گاؤں کے آسامی کو جو مقدم تھا اُس سے بلا کر کہا کہ ایک آدمی ہمارے ساتھ کر دو تاکہ میں اسی وقت گھر چلا جاؤ اور حساب وغیرہ بٹ کر صاف کیا جاوے گا گو کہ اُس سے اُس آسامی مقدم نے بہت کچھ اصرار کیا کہ اب وقت نہیں رہا صبح جانا لیکن اُس سا ہو کار نے نہ مانا آخر کو اُس نے یہ بھی کہا کہ اس وقت مزدور بھی ملنا و شوار ہو لیکن اُس سا ہو کار نے بہت اصرار کیا تب اُس آسامی مقدم نے اسی سیکھ مزدور کو اُس سا ہو کار کے ساتھ کر دیا جب مزدوری کرنے پر آمادہ ہوا تب اُس نے حسب عادت اپنے کہا کہ ساہ جی میری مزدوری چار ٹکے ہے۔ بھو اب اسکے سا ہو کار نے کہا کہ بہتر جب چلے تو اُس سیکھ مزدور کو دوسری بات بھی یاد آئی اور کہا کہ میری ایک شرط اور بھی ہے وہ میں آپ سے کہنے کو بھول گیا تھا۔ سا ہو کار نے کہا کہ اب کہو۔ اُس نے کہا کہ جسکی میں مزدوری کرتا ہوں اُس سے یہ بھی اقرار کر لیتا ہوں کہ ایک گھڑی یا تو تم پر بشر کا نام مجھکو سناؤ یا مجھے سناؤ۔ سا ہو کار نے اسکو بھی قبول کر کے کچھ باتیں

اُس سیکھ مزدور کو سنا میں غرض کہ کہنے سنتے دو دن شخص اُس ساہوکار کے مکان پر جا پونے چنانچہ ساہوکار مذکور اسے
 میاں و اطفال سے جلا۔ اس کے گھر والوں نے جس ضرورت کے لیے بلا یا تھا وہ کہا۔ رات کو مزدور سیکھ وہیں رہا جب صبح ہوئی تو
 اُن کے اپنے گھر کو چلنے کے لیے تیار ہوا۔ اس ساہوکار نے کہا کہ کھانا کھا کر جانا۔ اُس نے کہا بہت اچھا جب رسو میں تیار ہوئی اُس وقت
 دونوں نے کھانا کھا با۔ غرض کہ اُس ساہوکار نے اس سیکھ مزدور کو چار مہینے پیسے دیے اور وہ رخصت ہو کر چلا جب کچھ دور چل گیا
 پھر واپس آیا اور اُس ساہوکار سے ملا کر اُس سیکھ نے کہا کہ ایک بات میری تنہائی میں سن لو۔ ساہوکار غلطہ ہو بیٹھا۔ اُس
 سیکھ مزدور نے کہا کہ اے ساہ جی آپ کی عمر کیا ہے اُس نے جواب دیا کہ میری عمر ساٹھ خواہ شتر برس کی ہو چکی ہو۔ یہ سیکھ اُس کے
 گھر کو بڑا ہی تعجب ہو کہ اس ساٹھ خواہ شتر برس میں چار گھڑی بھی تیری پریشہ کے دربار میں نہیں نکھی گئی ہو۔ ایک بات اور
 سنو۔ آج کے ساتویں دن تلو موت آگھر کی ایسے بہتر ہو کہ ایک کام یاد رکھنا کہ جو وقت دھرم راج کے پاس ملے لیا دین اس وقت
 تم سے دھرم راج یہ کہنے لگا کہ اسکو چیت گویت کے پاس لجا دو تو جم کے دوت ملو چیت گویت کے پاس لجا دینگے اسوقت چیت گویت
 ہمارا راج تھا راج کا نڈ دیکھنے کو کاغذ میں تھاری کل غیر حاضری ہی پائی جاوے گی تو چیت گویت کہنے لگا کہ اس پائی کی بابت کیا کیا ہے
 تمام زندگی اسکی بیکار گئی ہو ہاں اُس نے چار گھڑی راستہ چلنے میں پریشہ کی کھنا سنائی ہو وہی حاضری پریشہ کے دربار میں
 اسکی نکھی گئی ہو۔ اسوقت دھرم راج حکم دینگے کہ ایک گھڑی اسکو شکھ بھوگ لینے دو پھر راج میں ڈال دینا پس اب یاد رکھنے
 کی بات ہو کہ اگر تم بیکٹھ یا مرت دک کا شکھ مانگو گے تو صرف ایک ہی گھڑی کا شکھ ملے گا ایسے ملو میں بتلانا ہوں کہ تم ایک گھڑی
 سچ کھنڈ میں رہنے کے واسطے طلبگار ہو۔ وہاں سادھوؤں کی سنگت ہو وہی مقام مانگا۔ اسوقت دھرم راج اپنے دو توں کو
 حکم دینگے کہ اسکو ایک گھڑی سادھوؤں کے درشن کر لاؤ پھر نکو سچ کھنڈ میں لجا دینگے جب تم وہاں جاؤ گے تو اُس کھنڈ کے سنا
 کا بھل تکہ لینگا۔ اسقدر کہ کہہ رہ سیکھ مزدور رخصت ہو کر چلا گیا۔ جو دن اُس نے کھنا اُسی دن اُس ساہوکار کی موت آئی اور وہ
 ساہوکار مذکور اُسی دن سے غلطہ ہو کر کچھ دھرم و کرم بھی کرنے لگا تھا غرض کہ ساہوکار مذکور اُس دن سے ساتویں دن مر گیا
 جم کے دو توں نے بہت مخوف شکلیں دکھلائیں اور مار مار کر بڑی گت کر دی گھینٹے ہوئے بگے اور دھرم راج کے حضور جا کر
 کیا اور عرض کیا کہ یہ حاضری۔ دھرم راج نے حکم دیا کہ اسکو چیت گویت کے پاس لجاؤ اسکے باب وین کا حساب دیکھلاؤ۔ چنانچہ
 وہ دھرم راج کے دوت چیت گویت کے پاس بگے چیت گویت نے حساب دیکھا کہ تمام زندگی میں کس قدر باب وین کس قدر باب وین
 اسنے کیا ہے۔ کاغذ کے دیکھتے ہی معلوم ہوا کہ تمام زندگی میں ایک گھڑی نیک کام میں اسنے صرف کی ہو اور وہ یہ ہو کہ گورو نانک
 سیکھ کے درشن اسکو پر ایت ہوئے ہیں اسقدر دیر کہ واسطے جو سیکھ آپ کی راستہ میں آوے وہ دیا جادے دھرم راج
 نے کہا کہ پریشہ کے کام میں جو ایک بیل بھر بھی کوئی کچھ کام کرتا ہو اسکا معاوضہ پانا ہو اور اسنے تو گورو نانک کے سیکھ کے ساتھ
 جو چاکی ہے ہم اسکو شکھ سے کیونکر محروم کریں۔ غرض کہ سست گورو ہمارا راج کے سیکھ کے درشن کرنے کے لیے میں ایک گھڑی کے
 عوض میں اُس ساہوکار کو دھرم راج نے چار گھڑی کا شکھ دیا۔ بعد اسکے جو اُسی ہوئی انہم کے دو توں نے بھی کہا کہ تو نے تو ساری
 عمر کو مفت میں گھو یا ہو خبر ایک گھڑی قبول ہوئی ہو تو تو ایسا بابی نکلا کہ تیرے ساتھ ملو بھی تکلیف ہوئی جب تک تمکو جو اُسی میں
 نہ ڈالینگے تب تک ہکو بھی شکھ نہ ہو گا اُس ساہوکار نے جب یہ بات سنی کہ ایک گھڑی کے بدلے چار گھڑی کا شکھ ملا ہو اُس وقت

اُس ساہوکار کو اُس گوردے کے سکھ مزدور کا قول یاد آیا اور اپنی زندگی میں پریشکر کو نہ یاد کرنے کا افسوس کرنے لگا آخر کار یہ سوچا کہ اُس سکھ مزدور نے کہا تھا کہ جب تم سکھ مانگنا تو سنئون کا ست سنگ مانگنا۔ اسلئے بہتر یہ کہ اب سچ کھنڈ میں یادہ کا درشن مانگ۔ ہون ساہوکار نے کہا کہ دھرم راج جی اگر آپ مجھ کو حقنی دیر کے واسطے سکھ دیتے ہیں اس قدر دیر کے واسطے سچ کھنڈ میں سنئون کے درشن کے واسطے بھجیجے۔ دھرم راج نے اُسکی عرض کو قبول فرمایا۔ چنانچہ جم کے دوست سچ کھنڈ میں سنئون کے درشن کے واسطے اُس ساہوکار کو لے گئے۔ جو دت ساہوکار مذکور سچ کھنڈ میں جا پہنچا دیکھا کہ وہی مزدور سیکھ سنت سمجھا میں بڑی عزت سے بیٹھا ہے۔ چنانچہ جم کے دوست تو سچ کھنڈ اور سنت سمجھا سے اسی طرف بیٹھ گئے وہیں اس ساہوکار کے ہاتھ سے تنکڑی اور بانوں سے بیڑی اور گٹے سے طوق کھول دیا اور کہا کہ اب آگے ہم لوگ سنت سمجھا کی وجہ سے نہیں جاسکے ہیں تم ایک گھڑی کے واسطے جا کر سنئون کے درشن کر آؤ ہم یہیں بیٹھے ہیں تم آجانا جب تم لوٹ آؤ گے تو پھر تنکو دھرم راج کے حضور لجا دینگے اسوقت جیسا حکم ہو گا ویسا ہی ہم کریں گے۔ غرض کہ ساہوکار مذکور سنئون کی سمجھا میں گیا وہاں کی یہ کیفیت تھی کہ ٹھنڈھی ٹھنڈھی ہوا اور آٹھ آٹھ بیوہ اور نہایت عمدہ راستہ تھا جس راستہ ہو کر ساہوکار مذکور سچ کھنڈ کے دروازہ پر جا پہنچا وہاں نظر کر کے جو دیکھا تو لاکھوں سنگتین اور ہزاروں سمجھا میں جی ہوئی ہیں اور پریشکر کی کیر تن ہو رہی ہے۔ چنانچہ ساہوکار مذکور نے جا کر سمجھا ٹیکا اسوقت لوگوں نے بڑی عزت سے اُس ساہوکار کو بلالیا۔ ساہوکار مذکور نہایت خوش ہوا اور سنگت کے اندر ساہوکار مذکور جا بیٹھا۔ ایک طرف دیکھا کہ ایک نہایت خوشنما بنگلہ بنا ہوا ہے۔ ساہوکار نے خیال کیا کہ یہاں کا مالک اس بنگلہ ہی میں ہو گا۔ اتنے میں اُس ساہوکار نے آگے جا کر دیکھا تو اُس سکھ کو پایا کہ جسنے اسکی زندگی میں اسکی مزدوری کی تھی اور راستہ میں اسنے اسکو پریشکر کی کیر تن سنائی تھی یہ کچھ حیرت اور تعجب ہی میں تھا کہ اُس سکھ نے اسکو پہچان کر کہا کہ آؤ ساہ جی یہ سنتے ہی اس ساہوکار نے کہا کہ مہاراج آپ کی کرپا اور پرتاپ سے یہاں تک آ پہنچا ہوں ورنہ میری یہاں تک کہاں رسائی تھی اور یہ مقام کیونکر میں دیکھتا۔ یہ سنکر اُس سکھ نے کہا کہ اے سکھ اب تم یہاں بیٹھ جاؤ۔ چنانچہ سکھ مذکور وہیں بیٹھ گیا جب ایک گھڑی گزر گئی تو اُس ساہوکار کو جم کے دوستوں کا کہ مجھ کو دیر ہو جانے پر مارینگے خوف تھا اٹھا اسکے اٹھتے ہی اُس سکھ نے کہا کہ اب تم کہاں جاتے ہو۔ بچو اب اسکے سکھ نے کہا کہ اے سنت جی جو جو تم نے مرث لوک میں مجھ سے کہا سب ویسا ہی ہوا میں نے سب اپنی آنکھوں سے دیکھا افسوس کہ اسکی قدر میں نے نہ جانی۔ کاش اگر میں یہ جانتا کہ پریشکر کے نام کا یہ پرتاپ ہو تو میں تمام عمر پریشکر کا نام ہی جپا کرتا۔ اب اُن جم کے دوستوں نے صرف ایک گھڑی بیان رہنے کے واسطے کہا ہو بہتر یہ کہ اپنی عزت آپ ہی لیکر اُن لوگوں کے پاس پہنچ جاؤں تاکہ سبے سزا نہ ہو کیونکہ اسوقت مجھ کو پکڑ کر اپنی پوری کو وہ لوگ لے گئے تھے رہتے میں مجھ کو بہت ہی تکلیف دی تھی اُس وقت مجھ کو سخت رنج پہنچا تھا اس لیے میں پھر بھی ڈرتا ہوں اور جانا جاتا ہوں۔ کیونکہ اگر مجھ کو دیر ہوگی تو پھر وہ لوگ مجھ کو تکلیف دینگے بہتر یہ کہ میں اُنکے پاس پہلے ہی سے حاضر ہو جاؤں۔ یہ سنکر اُس سکھ نے کہا کہ اے ساہو جی اب بھی تمکو یقین نہ آتا کہ تم کو جم کے دوستوں نے کہاں چھوڑ دیا اور یہاں تک نہ آسکے اور تم جو انکی مفیدی میں مجھے سب طرح سے آزاد چھوڑ دیا اب تمکو یہاں بجا سے ایک گھڑی کے بہت دیر ہو گئی ہے اور جم کے دوست

چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ اب انکے ملاقات نہیں ہو کہ بیان سے تھکوا کر بکڑ لیا دیں۔ اسے سا ہو جی اب تو تمہارا جسم و بدن کا دو کھ ہی جاتا رہا۔ اب تم بھٹو اور واہ گورو واہ گورو جو اس مقام سے تھکو دھرم راج کسی طرح بلا نہیں سکتے ہیں۔
ست گورو ہمارا راج فرمائے ہیں کہ جو کوئی پر میشر کا نام دل لگا کر سنتے
بساندے اسکو پاپ و پٹن ہرگز نہیں لگتا ہو اور ہراج کی سزا سے
وہ شخص بچ جاتا ہو۔

गद्य

شعبہ

جہان سادہ بھجن گو بندہ کیر تن انک نیتا۔
راہ اور راہ اور راہ جھوٹے کت بچا سے ابد ہوتا۔
وہ سیکھ اس سا ہو کار سے کہتا ہو کہ اسے بھائی و محرم راج کا تو یہی کام ہو لیکن سادہ ہی اسکو یہ بھی حکم ہو کہ جہان ستون
کی سنگت ہو یا پر میشر کی کرتن و بھجن ہوتا ہو اس استخوان پر آئے تو جہم راج اپنے دونوں کو ہرگز نہ چھینا جہان اپنے
دونوں سے کہتا ہو کہ ایسی جگہ تم لوگ نہ جانا اگر جاؤ گے تو میں اور تم کوئی نہ بچو لگا اور یہ بھی یاد رکھنا کہ جو کوئی شخص ان دونوں
کے نزدیک بھی رہنے ہوئے انکو بھی جہراج طلب نہیں کر سکتے ہیں یعنی پر میشر کے پیار سے اور بھجن کرنے وہ سب میں اے
نزدیک کے بیٹھے والوں کا یہ مہاتم ہو کہ وہ کیسے ہی ایرادھی اور پانی بھی ہوں ان ستون اور بھجن کر لے والوں کی بات
انکے گناہ بھی پر میشر بخشے گا۔ پس یاد رکھنا چاہیے کہ بھجن کرنے کا یہ نتیجہ ہو کہ جنم مرن سے وہ علحدہ ہو جاوے گا
اور پریم پد کو جا ہو پھیلے۔

آگے ساکھی ست گورو ہمارا راج سے اور ایک چور کی ملاقات
کی بابت چلی

نمبر ۶۱

واقع ہو کہ ایک چور اپنی گذر اوقات چوری کے پیشہ سے کیا کرتا تھا۔ بعد تھوڑے دن کے چور نہ کوں مر گیا اسکا ایک
لڑکا تھا جسکی عمر سات برس کی تھی۔ ایک دن اس لڑکے نے اپنی والدہ سے دریافت کیا کہ میرا باپ کیا پیشہ کرتا تھا بھک
بتاؤ تاکہ میں بھی اسی پیشہ کو سیکھوں اور بعد سیکھنے کے وہی روزگار کروں چونکہ اسکی والدہ ہوشیار تھی اپنے دل میں
اسنے خیال کیا کہ اگر میں اس سے کہوں گی کہ تیرا باپ چوری کرتا تھا تو یہ بھی وہی پیشہ کرے گا۔ اگر کہیں گرفتار ہو گیا تو بھک بھی یہ بتاؤں گا
تو میں بھی گرفتار ہوں گی اس سے بہتر یہ ہو کہ جب بہ رو کا بن تیز کو بہو پنے تب اس سے کہنا چاہیے۔ یہ سوچ سمجھ کر اسکی والدہ نے
اسکو جواب دیا کہ اے بیٹا ابھی تو تم محض لڑکے ہو ابھی سے اسکی فکر نہ کرو جو وقت تم ہوشیار ہو گے تو دیکھا جاوے گا اور اسی وقت
تمہارے لیے روزگار کی بابت بھی کد یا جاوے گا۔ ابھی تو تمہارے باپ کی کافی بہت ہو اسی کو کھاؤ۔ یہ سنکر وہ لڑکا خوش ہوا

بعد اسکے جب کئی سال گذرے پھر اُس لڑکے نے ایک دن اپنی والدہ سے کہا کہ اے ماں پریشی نے مرہ کو اسلیم پیدا کیا ہے
 کہ کچھ روز گار کرے اور خود کھاوے نہ یہ کہ بیٹھک دوسرے کی کمائی کھاوے اور بیکار رہنا اچھا نہیں ہے میرا باب جو روزگار
 کرنا تھا بھلو بنا سے تاکہ میں بھی اب وہی کروں۔ بہ شکر والدہ نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اب تو اسکی عمر اچھی ہو سبب
 ہوئی ہے اب اسکو بنانے میں کچھ سوج نہیں ہے یہ سوج سمجھ کر اسکی والدہ نے کہا کہ اے لڑکے اگر تو دار قول اپنے بھلو دے
 تو میں کمون۔ اُس لڑکے نے کہا کہ اے ماں جو قول تجھے چاہے لے لے۔ والدہ نے کہا کہ اے لڑکے پہلا قول تو یہ ہے جو
 روزگار کرے اسکو کسی کو نہ بتا دے بھانک کہ چاہے سمجھ کوئی مار بھی ڈالے لیکن کسی دوسرے شخص پر ظاہر نہ کرے۔
 دوسرا قول یہ ہے کہ جو قیرے مکان کے پیچھے دھرم سالہ ہو اور سنت لوگ وہاں رہتے ہیں لیٹے گورو کی سنگت ہو وہاں کی
 بات تو کبھی نہ سنتا۔ یہاں تک کہ کبھی وہاں جانا ہی نہیں چاہیے بلکہ اُس راستہ ہو کر نہ نکلا۔ اُس لڑکے نے دونوں باتیں
 قبول کیں اور اپنا قول والدہ کو دیا۔ اُسوقت اُسکے والدہ نے کہا کہ بیٹا بڑا بپ چوری کرتا تھا اور بھلو بھی چوری کرنا لازم ہے
 لیکن اپنا راز بھر کسی پر ظاہر نہ کرنا چاہیے قیری جان بھی جائے۔ پس وہ لڑکا چوری کرنے لگا۔ ایک دن لڑکا مذکور چوری کو
 جلا ہی جاتا تھا کہ اُسکے واسطے اچھا ہونے والا تھا۔ اتفاق سے ست گورو ہماراج کے اُسکو درشن ہو گئے۔ بعد درشن کے
 جو مذکور راجہ کے مکان میں گھسکر بھڑا رہ تاکہ بہو بچا اور راجہ کے بھنڈار سے اسباب چوری کر کے لے آیا۔ جب
 صبح ہوئی یہ بات مشہور ہوئی کہ آج راجہ کے بھنڈار سے مین چوری ہو گئی ہے۔ راج کی طرف سے تدارک ہوا بہت لوگ
 پکڑے گئے لیکن جو رذیت چوری کا پتہ نہ لگا جب لوگ حیران ہو گئے تب راجہ نے خود ایک عورت گھٹی کو بلایا اور ارشاد فرمایا
 کہ اگر تو جو رکا پتہ لگا دے تو بھلو انعام دیا جاوے گا۔ اُس نے اس بات کو قبول کیا اور فقیری بھیکہ بدل کر گھر بھیکہ دیکھنے سے
 مانگنے لگی تاکہ اس جیلہ سے ہر ایک کے مکان کے اندر جانے پاوے اور اندر سے چوری کا پتہ لگا دے۔ غرض رفتہ رفتہ
 اُس چور کے بھی گھر گئی۔ دیکھا کہ وہ ماں بیٹے دونوں بیکار ہیں اور کچھ روز گار نہیں کرتے ہیں۔ ایک دن اُس چور کی ماں
 نے کہا کہ اے لڑکے اب تو گھر میں کھانے کو نہیں رہا ہے۔ اُس لڑکے نے جواب دیا کہ اچھا میں کچھ لاؤنگا ایک دن رات
 کو جا کر دو چار من غلہ کہیں سے اٹھائے لاتا تھا جب اپنے گھر کے نزدیک آیا تو دیکھا کہ چوکیدار سامنے آ رہا ہے۔ چور نے اپنے
 دل میں کہا کہ اب کیا کرنا چاہیے اگر آگے کو جانا ہوں تو چوکیدار پکڑ لے گا اگر پیچھے کو جانا ہوں تو گورو ہماراج کا دھرم سالہ ہو کر جو
 میری والدہ کا معاہدہ ہے اسے میں چوکیدار مذکور اور نزدیک آ گیا۔ چور مذکور مجھوری سے پیچھے ہٹا۔ جب دھرم سالہ کے
 نزدیک آیا تو اپنے کاؤن میں اس غرض سے انگلی دے لی کہ دھرم سالہ کی بات سنائی نہ دیوے اور سنگت کے اندر پناہ کی
 غرض سے آ گیا۔ اتفاق سے بیزکی انگلی میں کچھ لگ گیا دھننے ہاتھ سے اپنے پیر کو ٹھلانے لگا وہاں دھرم سالہ کے اندر
 سنت دیکھ لوگ شبہ پڑھ ہی رہے تھے اُس وقت یہ بچن تلاش ہو رہا تھا کہ جو پریشی کے بھجن کرنے والے ہیں وہ دیوتے
 ہی ہیں اور دیوتاؤں کی نہ پرچھائیں ہوتی ہے اور انکی ہانک لگتی ہے۔ یہ بچن جب چور کے کان میں بڑا چور نے اپنے دل میں
 خیال کیا کہ میں نے اس بات کو قصد آ نہیں سنا بلکہ اتفاقاً پڑ گیا۔ اس نے میں چوکیدار نے چور کو آن گھیرا لیکن اپنی چال کی سے
 چونکہ سنگت کے اندر تھا ختم گیا اور جب نکل گیا تو چور مذکور بھی اپنے گھر میں جا ہو بچا اور پھر بھیکری سے غلہ کھانے لگا اور گھٹی

بجلیہ بیگمہ مانگنے کے روز آیا کرتی تھی اور ان مان بیٹوں کو مدام بیکار ہی دیکھ جایا کرتی تھی کبھی کبھ روز گزار کرتے نہ دیکھا
کتنی نے اپنے دل میں خیال کیا کہ یہ دونوں آدمی محض بیکار ہیں انکی گذشتہ اوقات کیونکر ہوتی ہوں اب اپنے دل میں کتنی مذکور
نے یقین کر لیا کہ جو یہی لوگ مجھ کو معلوم ہوتے ہیں اور انکی معاش جو رسی ہی معلوم ہوتی ہو کہ بلا کسی حیلہ کے بسر کرتے ہیں
ایک دن کتنی مذکور نے راجہ سے جا کر عرض کیا کہ میں نے جو کہ پکڑ لیا آپ میرے ساتھ سپاہی کر دیے جاؤں تاکہ جو کہ پکڑ لیا
غرضکہ جو مذکور کے مکان پر کتنی مذکورہ مع سپاہیوں کے پہنچی اور اُسکو پکڑوا دیا سپاہیوں نے اُسکو بہت مارا پس اپنے
اپنے منہ سے قبول کیا۔ غرضکہ ہر روز دن کو مارا جاتا تھا اور رات کو قید رکھا جاتا تھا۔ کئی جہنم تک اسی طرح ہوتا رہا۔ ایک دن
راجہ نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اس جو کہ کو کئی مہینے ہو گئے اور ہر روز مارا جاتا ہو لیکن قبول نہیں کرتا، اس سے یہ ظاہر ہوتا
کہ اسنے جو رسی نہیں کی ہو ورنہ اب تک ضرور ہی قبول کر دیتا۔ یہ سوچ کر راجہ نے اُس کتنی سے کہا کہ ناحق تو نے اسکو گرفتار
کر لیا اور مار کھلائی یہ جو نہیں پایا جاتا ہو۔ کتنی نے جواب دیا کہ حضور بھلا جو بھی کہیں اپنے منہ سے کہتا ہو کہ میں نے جو رسی
کی ہو۔ بجواب اسکے راجہ نے کہا کہ تا وقتیکہ یہ اپنے منہ سے قبول نہ کرے میں اسکو سزا نہیں دیکتا۔ کتنی نے کہا کہ حضور بھلا
اور تیرے کبجے کہ کل جب یہ مار کھلانے کو باہر نکالا جاوے تو یہ لفظ آپ فرما دیں کہ ہر روز اسکے مارنے سے کچھ مطلب نہیں
بلکہ اسکو کلمہ صبح کو پچانسی دیدی جاوے۔ دیکھئے تو اس بات کا کیا انجام ہوتا ہو۔ یہ عرض کر کے کتنی مذکورہ اپنے گھر گئی جب صبح
ہوئی تو راجہ نے فرمایا کہ روز روز کے مارنے سے بہتر ہو گا کہ اسکو کلمہ پچانسی دیدی جاوے۔ یہ بات جو رنے سنی کہ میرے مارے
جانے کا حکم ہو گیا ہو کل پچانسی پاؤنگا۔ اور اہلکاران سردار کو بھی معلوم ہوا کہ کلمہ اس جو کہ پچانسی دیدی جاوے گی جبکہ رات
ہوئی تب کتنی مذکورہ نے آدھی رات کو بھوانی کا روپ رکھ کر اور کاٹھ کا شیر بن کر اور دو ہاتھ لکڑی کے لگا کر چاروں ہاتھوں
میں مشعل بیکر اور اُس شیر پر سوار ہو کر جہل خانہ کے دروازہ کو آکر دھکا دیا۔ اتفاق سے دروازہ بھی کھل گیا مشعل کی روشنی
پھیل گئی جو رنے یہ کیفیت دیکھی کہ مشعل جل رہی ہو اور شیر پر سوار دیسی چاروں بھوجا موجود ہو اسکو دیکھ کر ہنسا کر لیا اور قہر
سے بیٹھ گیا۔ کتنی نے جو رے کہا کہ اے بیٹا تو میرا پیار اچھٹ کر اور تجھکو راجہ نے بڑی تکلیف دی ہو راجہ گنگار ہو اگر تو کے
اتے میں راجہ کو مار کر راج اسکا خاک میں ملاؤں۔ لیکن اسے بیٹا تجھ سے توجیح کہہ دے کہ تو نے راجہ کی جو رسی کی ہو یا نہیں تجھے
کسی طرح پوشیدہ نہ رکھنا۔ جو رنے جواب دیا کہ میں آپ سے پوشیدہ نہ رکھوں گا لیکن اپنے دل میں سوچنے لگا کہ درحسام
میں میں نے سنا تھا کہ دیوتاؤں کے پاک نہیں جھپکتی ہو اور پر جھپکتی نہیں ہوتی ہو اور اس دیوی کی یہ دونوں باتیں زن
شیر ہو اصلی دیوی نہیں ہو اس میں کچھ فریب ضرور ہو۔ یہ سوچ کر ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اے ماما جی تو تو میرے دل کی بات کی
جاننے والی ہو پس اگر میں نے جو رسی کی ہوگی تو تو ہی بخوبی واقف ہوگی دوسرا کون جان سکتا ہو ناحق کو راجہ نے مجھے پکڑ لیا
ہو اور مار کھلاتا ہو۔ یہ بات جو ر کے منہ سے نکلتے ہی چاروں مشعلیں بچھ گئیں اور وہ کاٹھ کا شیر اور لکڑی کے ہاتھ سب کی نشانی
کھل گئی۔ درباؤن نے جب یہ باتیں دیکھیں فوراً کتنی مذکورہ کو قید کیا اور راجہ کے پاس لیگے اور کھل واقعات بیان کیے
جب راجہ نے یہ داستان سنی اُس کتنی کو پچانسی دلوادی اور جو کہ کو چھوڑ دیا۔ پس اسی دن سے جو رنے جو رسی کرنا چھوڑ دیا
اور گورو کا سیکھ ہو کر واہ گورو واہ گورو کہنے لگا۔

بھائی باسے جی کہتے ہیں کہ گورو ہماراج کے شہید کا ایک نکرہ اسنے سے یہ پھل ہوا کہ اُس چور کے گناہ معاف ہو گئے اور دوام کو یعنی ہمیشہ چوری کرنے سے بچ گیا اور پریشہ کا بھجن کرنے لگا پس جو کچھ سیوک ست گورو ہماراج کے شہیدوں پر عقائد رکھتا اُسکی ٹوٹ اور بر لوک سب کام درست ہو جائینگے۔ یہ سنکر سب سکھوں نے متھا ٹیکا اور ست گورو ہماراج کے قدموں پر گر کر اپنی عاقبت کے نیک ہونے کے خواستگار ہوئے اور ست گورو ہماراج نے بھی خوش ہو کر سب کو بردیان دیا۔

آگے ساکھی ست گورو ہماراج سے اور ایک سکھ کی گفتگو

کی بابت جو ہوئی وہ چلی

نسب ۶۲

ست گورو ہماراج کا ایک سکھ تھا کہ جو چھٹے مہینے ست گورو ہماراج کے درشنون کو کرتا رہا پورا کیا کرتا تھا اس سکھ کا ایک مسایہ تھا کہ جو ساکت یعنی بگرا تھا ایک دن اُس سکھ سے اس ہم سایہ نے کہا کہ اسے بھائی ست گورو ہماراج کے درشنون کو کبھے بھی لیلو۔ اسنے کہا کہ بہتر۔ جب چلنے کا وقت ہوا تو وہ ساکت یعنی بگرا اس نئی وہ بھری سکھ کے ساتھ چلا اور کرتا رہا پورا کیا کرتا تھا اس سکھ کے درشنون کو آیا۔ لیکن اُسکا دل صاف نہ تھا کہ اگر اسنے ست گورو ہماراج سے عرض کیا کہ مجھکو سکھ کیجیے۔ ست گورو ہماراج نے جواب دیا کہ اُس ساکت سے کہ دیا کہ اسے بھائی سکھی دور ہی تیرے پاس سکھی نہیں ہو اور تجھکو سکھی سے کیا فائدہ ہو غرض کہ وہ گھڑی گھڑی پر ست گورو ہماراج کے قدموں پر گر کر بھتی کرتا تھا کہ مجھکو سکھ کیجیے۔ ایک دن پھر بھی اسنے ایسا ہی کیا۔ جواب اسکے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اسے بھائی سکھ جنگل میں ایک (چتا) یعنی مردہ جلتا ہو اُسپر جا کر بیٹھو اور بعد اسکے جب تم واپس آؤ گے تو سکھ بنے جاؤ گے۔ یہ سننے ہی وہ شخص اُسی مقام پر چلا گیا دیکھا کہ ایک مردہ جل رہا ہے اسکے گرد یہ شخص گھومتے لگا۔ ست گورو ہماراج کا حکم تھا کہ اُس مردہ کی لاش جو جلتی ہو جا کر اُسکے اوپر بیٹھ لیکن بے اعتقاد ہی کہو جو شخص مذکور لاش کے گرد گھومتا ہی رہا اور نہ گیا۔ اتنے میں ایک چور چوری کر کے دو تھیلیاں اشریفون کی بے آتما تھا اُسکے پیچھے وہ لوگ جسکے یہاں چوری ہوئی تھی آ رہے تھے ایک کوس کا فاصلہ اُس چور میں باقی رہ گیا تھا چور مذکور نے دیکھا کہ ایک آدمی اُس جگہ کے گرد پھر رہا ہے چور نے اُس آدمی سے کہا کہ اسے بھائی تو کیا کرتا ہو۔ جواب اسکے اسنے کہا کہ اسے بھائی میرے گورو کا حکم ہو کہ اگر تو اس جگہ پر بیٹھ جاوے تو تجھکو سکھی کا راستہ بتلادیا جاوے لیکن میری جرات اس جگہ پر جانے کی نہیں پڑتی ہے چونکہ اُس چور کا انجام اچھا ہونے والا تھا پھلا سنکار اُسکا بیدار ہو گیا تھا چور مذکور نے اُس آدمی سے کہا کہ اسے بھائی واہ گورو کا بھجن مجھکو دو اور یہ تھیلیاں اشریفون کی مجھے تم لے لو۔ اُس نالائق بوقوف بقدر نے واہ گورو کی برکت سے بے اعتقاد ہو گیا تھا اُس نے اس تھیلی اشریفون کے لیے واہ گورو کا بھجن تبدیل کر لیا پس اتنے میں چور مذکور نے متھا ٹیک کر اور واہ گورو لکھ کر چا کو گود کر اوپر چلا گیا پس کیا تھا۔ بموجب حکم ست گورو ہماراج کہ جو بار بار ہمیشہ اُس شخص کو گوبند کے لوک میں لینے سچ کنڈ میں پہنچا دیا جب یہ تماشا اُس شخص نے دیکھا ماتھ لٹے لگا اور افسوس

کرنے لگا اور کہنے لگا کہ اگر میں یہ جانتا کہ یہ بات ہوگی تو میں اپنی نعمت غیر مترقبہ کو مرث و دھبیلی اشرفیوں سے کہیں
تبدیل کرنا خود ہی چاہتا کہ اوپر چلا جاتا۔ اتنے میں جوڑ کے متلاشی لوگ بھی آگئے تو دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور
تھیلیاں اشرفیوں کی بھی رکھی ہیں چنانچہ ان لوگوں نے اشرفیوں کی تھیلیاں چھین لیں اور اسکو راجہ کے پاس بکڑ کر
راجہ نے حکم دیا کہ اس شخص کو بھانسی دیدو لیکن چونکہ اُس نے ست گورو ہماراج کے درشن کے لئے اسوجہ سے اسکا چھک
ہو گیا ہے جب اُس جوڑ کو بھانسی دینے کے واسطے پہلے اُسے راجہ سے کہا کہ ایک میری عرض ہو وہ میں بجا دے۔ راجہ
فرمایا کہ اب تمہاری موت کا وقت قریب ہو سچ ہی بولنا جو بڑھ نہ کہنا۔ یہ سنکر اُس شخص نے کل واقعہ اپنی سکوت و بیزار
نویں سے وہاں آنا عرض کیا لیکن صاف دلی نہ ہونے کی وجہ سے ست گورو ہماراج کا اپنا جتا کی طرف روانہ فرمانا لیکن
سنت اعتقاد ہی سے چاہا نہ جانا اور چور کا دو تھیلیاں اشرفیوں کی اُس جگہ لاکر دیا کہ گورو کے شبہ سے اپنا تبدیل کر لیا
اور چور کا چاہا بڑھ کر گو بند لوک کو بذریعہ دیوتاؤں کے جانا اور اپنا افسوس کرنا بعد اسکے تاک مال چوری کا اُس مقام پر آنا
اور اشرفیاں چھین کر اپنا گرفتار ہونا میں دین کہ سنایا۔ راجہ نے جیوت اُسکی گل داستان سنی ست گورو ہماراج
کے درشتوں کے سبب سے راجہ نے یقین کر لیا اور حکم دیا کہ اسکو جھوڑ دو۔ اُسی وقت وہ شخص جھوٹ گیا اور بعد جھوٹے کے
ست گورو ہماراج کے پاس آکر اور قدموں پر گر کر متھاٹیکا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے ہماراج ست گورو ہماراج کی
سکھی انت بے انت ہو۔ اے سوامی جی آپ کی گت آپ ہی جانے اب میرے قصور کو معاف فرمائیے۔ بعد اسکے ست گورو ہماراج
نے اُسکو حکم دیا کہ اے بھائی اب تم گھر جاؤ۔ چنانچہ سیکھ نہ کور اپنے گھر واپس آیا اور سادہ اور سنتوں کی خدمت کرنے لگا
تھوڑے ہی عرصہ میں سکھی پر اپت ہو گئی آخر کار ست گورو ہماراج کی کرپاسے پر مبد کو پر اپت ہو گیا۔

آگے ساکھی ست گورو ہماراج سے اور مردانہ
کی بابت چلی

نمبر ۶۳

ست گورو ہماراج ایک موضع میں جا پہنچے اسوقت وہاں کے لوگ ست گورو ہماراج کو بیٹھنے نہ دیتے تھے تسخ کے ساتھ
پیش آتے تھے۔ ست گورو ہماراج کی زبان فیض تر جہان سے نکلا کہ اے بھائی اس زمانہ کلہاگ میں کرتا رہی جسکی پت رکھنا
اسی کی پت رہی کیونکہ جو شخص اچھا آدمی ہو کر اور پریش کو ڈر کر چپ چاپ رہتا ہو اُسی کو اکثر لوگ کہتے ہیں کہ اسکے کچھ مفصل
نہیں ہو بلکہ محض بیوقوف ہو اگر وہ کچھ کہتا ہو تو اسکے بولنے پر ہنسی کیجاتی ہو اُسپر طرفہ یہ کہ اگر اٹھ کر چلا جاوے تو بے مبرا کہا
اور اگر بیٹھا ہی رہے تو بھیا کہا جاوے اگر سب سے ٹھک کر چلے تو ڈر پوک کہا جاوے۔ غرض کہ اس دنیا میں عموماً اور زمانہ
کلہاگ میں خصوصاً کسی طرح اچھے آدمی کا گذر نہیں ہو۔ پس اے بھائی باسے مردانہ بہتر ہو کہ بیان سے جل دیوں اب تو کرتا رہی
جب پت رکھنا تب ہی پت رہی۔ یہ لکھت ست گورو ہماراج وہاں سے چلے اور بھائی باسے اور بھائی مردانہ سے مخاطب ہو کر
فرمایا کہ سنو سنت کی بات۔ یہ لکھت راستہ میں چلتے چلتے ست گورو ہماراج فرماتے گئے۔

روایت

ست گورو ہماراج فرماتے ہیں کہ ایک مہانتا پریشکر کے بھجن اور بندگی کرنے والے تھے انکا جسم بہت ہی بھاری تھا یہاں تک کہ انکے چلنے کی طاقت نہ تھی۔ چھٹے بیسے اپنے گورو کے مکان پر جانا پا کرتے تھے اور انکا ایک چیلہ کم عمر کا تھا تو گویا گورو کی عمر زیادہ اور چیلہ کی عمر کم تھی۔ پس پیدل دو وزن چل نہیں سکتے تھے اسلئے اُن مہانتا نے ایک گھوڑا لیا چنانچہ برتن دیکڑا وغیرہ تو اس گھوڑے پر رکھ لیا اور آپ پیدل چلنے لگے اب جس راستہ ہو کر یہ گورو چیلہ چلتے تھے لوگ آپس میں یہ خبر لاتے تھے کہ شاید یہ گھوڑا مانگے گا ہو کہو کہ دو وزن شخص پیدل ہی جاتے ہیں۔ یہ سنکر گورو نے چیلہ سے کہا کہ اے بیٹا تو اسپر سو رہو بھنے اور تم پیدل ہی چلنے۔ جب اُس گھوڑے پر چیلہ کو چڑھا کر گورو اُسکا چلا تو لوگ کہنے لگے کہ یہ دیکھو بڑھا آدمی تو پیدل چلتا ہو اور جسکی عمر چلنے کے لائق ہو وہ گھوڑے پر سوار ہو۔ یہ سنکر پھر گورو نے چیلہ سے کہا کہ اچھا بھائی اب تم پیدل چلو میں اسپر سوار ہوں چنانچہ جب چیلہ پیدل چلا اور اُسکا گورو اُس گھوڑے پر سوار ہو کر چلا تب پھر لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ یہ دیکھو کہ بڑھا آدمی پیدل چلتا ہو اور بڑھا آدمی گھوڑے پر سوار چلتا ہو جب لوگوں کی اس قسم کی باتیں سنیں تو گورو اور چیلہ دو وزن اُسی گھوڑے پر سوار ہو کر چلنے لگے۔ تب پھر لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ معلوم ہوتا ہو کہ ان لوگوں کا یہ گھوڑا نہیں ہے کیونکہ ان لوگوں کو اسکا درد نہیں ہے کس بیدردی سے دو وزن شخص اسپر سوار ہیں اور جو کچھ اسباب لاد رکھا ہو وہ مزید برآں۔ یہ باتیں سنکر گورو نے چیلہ سے کہا کہ دیکھو بیٹا دنیا میں کسی طرح سے جین نہیں ہو۔ بلو اب دو وزن شخص پیدل ہی چلیں کیونکہ اب گورو دوارہ بھی نزدیک ہی ہو۔ غرض کہ گورو دوارہ میں جا پہنچے۔

یہ روایت بیان کر کے ست گورو ہماراج فرماتے ہیں کہ اے بھائی بائے و بھائی مردانہ جب تک یہ پرانی سنساری لوگ یہ چلے تب تک یہ سنساری لوگ کسی طرح نہیں چھوڑتے ہیں پس جب اس سنسار سے علیحدہ ہو جاوے وہ البتہ سکھ پا کر پریشکر بن جائیگا اے بھائی بائے اور بھائی مردانہ اُسی طرح اس گاؤں کے لوگ بھی ہم لوگوں سے خالق اور تسخیر کر رہے ہیں اور ٹھہرنے بھی نہیں دیا ہو اگر ہم اُن لوگوں پر کچھ ناراض ہوتے تو اچھی بات نہیں ہو۔ مردانہ نے سنکر عرض کیا کہ اے ہماراج اسے مقام پر آپ کو کیا کرنا چاہیے۔ بجواب اسکے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ انکو ایسی ہی رہنے دے۔ بعد اسکے تنگرو ہماراج اسی گرمی میں اُس گاؤں سے نکل کر کسی دوسری جگہ تشریف لیکے چنانچہ اُن لوگوں نے ست گورو ہماراج کو دیکھ کر بڑی غرت کی اور بڑی ہی خدمت سے پیش آئے۔ جب صبح ہوئی تب ست گورو ہماراج وہاں سے چلنے کو تیار ہوئے تو اُس گاؤں کے لوگ ست گورو ہماراج سے عرض کرنے لگے اور رونے لگے اور کچھ آدمی ساتھ چلنے کو آمادہ ہو گئے اور عرض کیا کہ ہم آپکی خدمت ساتھ رہ کر کیا کریں گے لیکن ست گورو ہماراج نے قیام منظور نہیں فرمایا اور آگے کو تشریف لیکے راستہ میں آپ نے فرمایا کہ اے مردانہ یہ شہر اُڑ جا دیگا اور وہ مقام جہاں کے لوگوں نے ٹھہرنے نہیں دیا تھا آباد رہیگا۔ یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ آپکا فرمانا انصاف سے بالکل خلاف ہو کہ جہاں کے لوگوں نے ٹھہرنے کی جگہ نہ دی وہ تو آباد ہیں اور جہاں کے لوگوں نے ضد ہر طرح کی خدمتیں کیں اور ہر ایک طرح سے حاضر رہے وہ اُڑ جاوین۔ بجواب اسکے ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اُس شہر کے آدمیوں کی طبیعت بہت ہی خراب ہو اگر وہ شہر اُجاڑ ہوا تو وہاں کے لوگ پریشان ہو ہو کر دوسری جگہ

جا کر آباد ہونگے اور جہاں پر جا کر یہ لوگ آباد ہونگے وہاں کے لوگوں کی بھی طبیعت و مزاج بگاڑ دیونگے۔ اس سے بھی مناسب ہو کہ اُس شہر کے آدمیوں کی غاصت طبیعت نہایت اچھی ہو اگر یہ لوگ خراب جگہ بھی جا کر آباد ہونگے تو خراب آدمیوں کی طبیعت بھی انکی محبت سے اچھی ہو جاوے گی ایسے ہی مناسب ہو کہ خراب طبیعت والے اپنے مقام ہی پر پڑے رہیں تاکہ دوسرے کی طبیعت پر کچھ اثر نہ آوے۔ یہ مُسکر مردانہ نے ست گورو مہاراج کے قد مون پر گر کر تنہا ٹیکا اور بعد ایشکے ست گورو مہاراج آگے کو تشریف لے گئے اتنے میں مردانہ نے عرض کیا کہ حضور جا رہے ہیں موسم برسات ہو کہان پر قیام ہو گا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اب جو کوئی گاؤں آؤ بگاڑ دین رہینگے۔ ایشکے ایک گاؤں ملا لیکن ست گورو مہاراج اُس گاؤں سے ایک کوس کے فاصلے پر جا بیٹھے اس موضع میں ایک کھتری کا مکان تھا اور وہ کھتری مذکور اکثر سنت سوار میں زیادہ رہتا تھا جسے جو کوئی سادہ و سنت آتا تھا اُسکی خدمت دل دجان سے کرتا تھا۔ اتفاق سے ایک دن وہ کھتری مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت یا ہرکت میں بھی نہایت سچے عقیدے سے حاضر ہوا۔ ست گورو مہاراج کے درشن پانے ہی اُسکے دل کو سات آگئی یعنی اطمینان ہو گیا۔ چونکہ وہ شخص بلاناہ ست گورو مہاراج کے درشن کو حاضر ہو کر آتا تھا اور نئی الامکان اپنے ست گورو مہاراج کی خدمت بھی کیا کرتا تھا۔ بعد تھوڑے عرصہ کے اُسے اپنے دل میں یہ عہد کر لیا کہ جب تک ست گورو مہاراج کے درشن نہ کروں تب تک دانہ پانی نہ کروں گا۔ اب اس بات کا وہ شخص پابند ہو گیا۔ ایک روز اُس مقام کے کچھ لوگوں نے اُس سے دریافت کیا کہ اے بھائی تم ہر روز کہان جایا کرتے ہو کیونکہ یوں تو تم کبھی کبھی جایا کرتے تھے اور اب ہر روز بلاناہ جاتے ہو۔ یہ مُسکر اُس کھتری نے جواب دیا کہ اے بھائی ایک سادھو جی بیان آئے ہیں اُنکے درشن کو میں جایا کرتا ہوں۔ یہ مُسکر ایک شخص نے کہا کہ اے بھائی مجھ کو بھی اُنکے درشن کراؤ اسنے کہا کہ بہت اچھا۔ چنانچہ ایک وہ آدمی بھی ست گورو مہاراج کے درشن کے واسطے اس شخص کے ساتھ گیا۔ بعد فیضیابی درشن ست گورو مہاراج کے اُسکو بھی یہاں شوق ہوا کہ وہ بھی بلاناہ ہر روز ست گورو مہاراج کی خدمت میں جانے لگا لیکن یہ آدمی چونکہ سیاہ دل تھا کسی عورت سے سلسلہ ہو گیا۔ اب اُس کھتری کے ساتھ دکان سے روز مرہ آیا کرتا تھا۔ یہ تو درشن کر کے اپنے کاروبار میں مصروف ہو جایا کرتا تھا اور وہ شخص اس عورت کی محبت میں مصروف ہوتا تھا۔ ایک دن اُس بدکردار نے اُس کھتری سیکھ سے کہا کہ اے بھائی میں تو بدکرداری کے واسطے جاتا ہوں اور تم نیک اعمالی کے واسطے جاتے ہو دیکھو تو کہ بد اعمالی میں فائدہ ہو یا کہ نیک اعمالی میں یہ کہہ دو تو نہ شخص اپنے مقامات کو گئے۔ اتفاق وقت سے وہ بدکردار اپنے مقام معلوم ہو گیا تو وہ اس وقت یہ فراق یار میں بیٹھے بیٹھے زمین کھودنے لگا۔ زمین کھودنے کھودنے اُس شخص کو ایک عدد اشرفی لگی اور ایک ٹکڑا کاٹھ اور وہ سیکھ کھتری جو تھا اتفاق وقت سے اُسکے اُس دن ایک کانٹا لگ گیا۔ جب دو دن شخص پھر کھیا ہوئے تو اُس بدکردار نے کہا کہ اے بھائی آپ نے جو کہ کیوں موڑ لیا ہو اُسنے جواب دیا کہ میرے پیر میں کانٹا لگ گیا ہو۔ یہ مُسکر اور مُسکر اُس بدکردار نے جواب دیا کہ مجھ کو تو ایک عدد اشرفی لگی ہو اور ایک ٹکڑا کو بیٹے کا ٹکڑا ہو۔ یہ کہہ پھر آپس میں یہ صلاح قرار پائی کہ اسکی وہ درشت کرنی چاہیے کیونکہ تم سادھو کے درشن اور خدمت کے لیے جاتے ہو اور ہم بدکرداری کے واسطے تو ٹکڑا کانٹا لگا اور میں نے ایک اشرفی پائی اسکی وجہ کیا ہو۔ آپس میں یہ مشورہ کر کے دونوں شخص دوسرے دن ست گورو مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوئے

اور عرض کیا یعنی اپنی اپنی حقیقت مفصلاً دشمن و حاکم سنائی اور وجہ کا نشانہ چھنے اور اشرفی ملنے کی دریافت کی۔ ست گورو مہاراج نے انکی کیفیت سنکر کچھ جواب نہ دیا بعد تھوڑی دیر کے بھرائن لوگوں نے عرض کیا کہ حضور اسکی وجہ ہم لوگوں کو ضرور معلوم ہوئی چاہیے ورنہ خیالات میں ہل چل ہو۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے بھائی وہ شکا جو کویلے کا براس اسٹکے ہر اشرفی ہی تھیں لیکن جس جس طرح تو نے سیکار کام کیے ویسے ہی اسٹکے کی اشرفیان کو ملے ہوئی گئیں۔ اور اسے بلکہ تیری قسمت میں آج سولی بدی ہوئی تھی لیکن چونکہ سنتوں کی خدمت کرتا تھا اسوجہ سے صرف ایک کانٹے ہی پر اس سولی اور بھانسی کا اثر جاتا رہا۔ پس یہ سنتوں کی خدمت کا پھل ہو اور وہ بدکرداری کا نتیجہ ہو۔ یہ سنکر دونوں شخصوں نے ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر متھا ٹیکا۔ ست گورو مہاراج نے دونوں شخصوں کو سیکھ کیا اور گورو گوردیپنے لگے۔ ست گورو مہاراج نے دونوں کو اُپدیس دیکر بنال کر دیا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک گوبند لوک کے آدمی کی
گفتگو کی بابت چلی۔

نمبر ۶۴

ایک دن گوبند لوک کے آدمی ست گورو مہاراج کے درشتوں کے واسطے آئے اور آکر کہا کہ اے سری بابا جی صاحب (رام رام ست رام) یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سنت جی بیٹھے۔ چنانچہ وہ شخص بیٹھ گیا اور بعد تھوڑی دیر کے ست گورو مہاراج سے کہا کہ اے ست گورو مہاراج میری ایک عرض ہو اگر اجازت ہو تو دریافت کروں۔ بجا اب اسٹکے ست گورو مہاراج نے کہا کہ اے بھائی جی جو کچھ تمہارے جی میں آوے وہ آپ دریافت کیجیے۔ یہ سنکر گوبند لوک کے آدمی نے کہا کہ اے سری نانک جی صاحب تم بڑے مہا پورکھ ہو ایلے گذارش ہو کہ سری پریشکر کی بابت کوئی کھتا ہمو نہایت۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ میں بھتا بلکہ قربان جاؤں کہ آپ کو ایسی خواہش ہو۔ بھتا رہتا رہا اے رام کے لوگو ہم کو ملو مجھے پوچھنا ہو وہ مجھے دریافت کرو یہ سنکر گوبند لوک کے آدمی نے کہا کہ ست گورو مہاراج وہ جو پریشکر کہا جاتا ہے اسکا روپ ورنگ کیا ہو اور اسکا کام کیا ہو اور وہ آپ ہی پیدا ہوا ہو یا وہ کسی کا پیدا کیا ہوا ہو اور اسکی اہلیت سے بھی واقف کیجیے کہ دراصل آیا کوئی چیز ہے۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سنت جی پریشکر کی بابت ہو بلکہ بے انتہی اسکی انتہا کبھی نہیں جانی جاسکتی جیسے کہ اندھیالی اور اجالی جو راتیں ہیں وہ پھر مرن کی دن رات ہیں اور جو بارہ مہینہ ہیں بے اتراٹن اور دکھناٹن وہ دیوتاؤں کے دن و رات ہیں اسی طرح جبکہ وہ ہزار جگ گزر جائیں تو برمھا کا دن رات گذرتا ہو پس جبکہ برمھا کے ایک سو برس گذر جائیں تو برمھا کی عمر ختم ہوتی ہو تو بشن جی کے دن اور رات گذرتے ہیں سطح جسکے ایک ہزار برس گذرتے ہیں تو بشن جی کی عمر ختم ہوتی ہو وہ شیو جی کا دن اور رات ہوتا ہے اور اسی طرح جب ستواں ہزار گذر جائے ہیں تو شیو جی کی بھی عمر ختم ہوتی ہو پس اے سنت جی بعد اسقدر زمانے کے پریشکر کی بابا کا ایک جھن ماتر ہوتا ہے

اور چین مارتے منی چشم زدن اور بیک مارنے کے ہیں۔ پس اسے بھائی اُسکا انت نہیں پایا جاتا ہی جب کچھ جانا ہی
نہیں جاتا ہے تو کون بیان کر سکتا ہے یہ لکھ اُس جگہ انت کی شان میں ست گوردھاراج نے راگ گوہری میں ایک
شعبہ فرمایا۔

شعبہ راگ گوہری محل پہلا

نہ کھ کھلے بر محیا اُسکے بید بڑھے مکھ کنڈہ ستوار
تاکا انت نہ جائی لکھنا آدیت جادیت رہے کویار
برتم کیوں بس رہے میرے پران ادھار
جاکی بھگتی کرے جن پورے من جن سیونہ گوہریار

شاہراہ گڑھی سہارا پہلا

نامک منن سے بھلا اُسکے پند پندے مر پکٹھ سہارا
تاکا انت نہ جائی لکھنا آدیت جادیت رہے کویار
برتم کیوں بس رہے میرے پران ادھار
جاکی بھگتی کرے جن پورے من جن سیونہ گوہریار

اک رہاؤ

رب سس دیک جائے تر بھون ایکے جوت مزار
گوڑ مکھ ہوئے ریدنس نزل من مکھ مرین اندھیار
سدہ سادھ کرے نت جھکڑا دو کوچن کے اھورے
انتر جوت شعبہ دھن جائے سگور جھکڑا دورے
سمر نہ ناتھ بے انت اجونی ساپنے محل اپار
نانک سچ لے جگ جیون نظر کر ہونستار۔

سکر دھاپ

دھپیا دیپک جیکے تر بھون ایکے جوت مزار
گوڑ مکھ ہوئے ریدنس نزل من مکھ مرین اندھیار
سدہ سادھ کرے نت جھکڑا دو کوچن کے اھورے
انتر جوت شعبہ دھن جائے سگور جھکڑا دورے
سمر نہ ناتھ بے انت اجونی ساپنے محل اپار
نانک سچ لے جگ جیون نظر کر ہونستار۔

ارتھ

ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ سٹو بھائی گوہر کے لوگو پریشہ کو پیلہ برمانے جو تلاش کیا تو یہ معلوم ہوا کہ سب سے پہلے
پریشہ اپنے آپ ہی اپنے مری زنگار نے اکا سرگن روپ ہوا اور اُس پریشہ کے گھہ کی جوت سے ہما دیو جی پیدا ہوئے اور
نات کل سے برمھا پیدا ہوئے۔ برمھانے خیال کیا کہ میں کچھ گیان کر دین کہ پریشہ کیسا ہو۔ پس جس جس طرح سے گیان کا خیال
ہوتا ہا استی کرتے رہے گو کہ وہ استی کرتے رہے لیکن اُنکو سانت نہ ہوئی۔ اُسوقت خود ہماراج (چتر اشلو کی) بھگت اُپدیش
کیا اُسی وقت برمھا کو سانت آگئی۔

اشلوک

ش্লوک

گیان برمہ گوہرنگ میں آوے دگیان ختم تو تھہ سارہیں پٹ پٹنگ
ساتن پارمہ گودھا گمے آوے ویتان سہمے نیبتا سارہیں پٹ پٹنگ

چکر گڑھا گڑھا دی تیا باوا تھا بھاوین درو پ گونڈ کرک
 توی ت و دی گیا ست پرنگ بچادی رنگ باوی بچا و کھا شونیک
 تری ت پختہ ست چات منی تدو حات منو لایت بیا سیمو سام
 یحاجات ہومان بھولی کھو جاوے جو کہ جن رو سا ستم
 پورے دسان پر و پیر انت سادی کھن کھا مک کھا و دی گک
 ہوی جگیا سو نام نا انو پات اسے کا بھیا دیت سات
 سر بر سر بد این نہایت مایا بر سرن ساد دیا ہا دان
 کلا دجل لے لوماوے سو ہالی کر یک چتا
 مارچہ پھانگا دی توم پانچا پانچا بھاوین درو پ گونڈ کرک
 تری ت پختہ ست چات منی تدو حات منو لایت بیا سیمو سام
 یحاجات ہومان بھولی کھو جاوے جو کہ جن رو سا ستم
 پورے دسان پر و پیر انت سادی کھن کھا مک کھا و دی گک
 ہوی جگیا سو نام نا انو پات اسے کا بھیا دیت سات
 سر بر سر بد این نہایت مایا بر سرن ساد دیا ہا دان
 کلا دجل لے لوماوے سو ہالی کر یک چتا

ارتھ

جب یہ چتر اشلو کی ٹول ارتھن اشلو کی ابد میں کی گئی تب برہما نے کہا کہ اسے بھگوان کرپا نہ جان جی اسکا ارتھ بھی بھگو
 بھائیے۔ یہ سنگ پر میٹر گئے ہیں کہ اسے برہما میرے ہر دے میں فو یہ تو کہ میرے نام کی شرتی بغیر ادھار کسی کا نہیں ہونا ہو
 بٹے فو دوا اشلو کون میں ابد میں کیا کہ اسے برہما جو گیان میں نے برہم نہت کار کھا دیو گیان کی سبست اور بھگت روپ اسے
 بت اور نام دان اشنان ان انگوں کی سبست وہ تم کو اور ای برہما میں لگو دیتا ہوں۔ اور اسے برہما جیسا کہ میں ہوں
 دیسا ہی میرا بھاو بھی ہو اور جیسا کہ برا روپ ہو ویا ہی میرا گن بھی ہو۔ اور جیسے میرے کرم ہیں ویسا ہی تم ان اشلو کون میں
 میری استی کو میری کرپا ہے۔ اسے برہما میں ہی بھگت کے آدین تھا سب سکھ اور استھول کا مارا میرے بغیر زگن اور گن
 کچھ بھی نہیں ہو۔ اب بھی میں ہی ہوں اور بعد کو بھی بھگت بھی میں لیں ہوگا۔ اور آحسد میں بھی میں ہی رہو لگا۔ اسے
 بھائیاست ہو سو بڑے پرگامتی ہو اور میں ست ہوں لیکن بھگو کوئی جان ہی نہیں سکتا ہو میری مایا کو اس طرح بھاؤ کہ
 جیسے ایک جانند کے دو جانند دکھائی دیتے ہیں اور راہو آکاس میں ہو اور جانند بغیر سورج کے نظر نہیں آسکتا ہو ویسے ہی
 بری مایا ہو اور شت ہو کسی کو دکھائی نہیں دیتی ہو اور میں ست ہوں لیکن بغیر سنون کے ست سنگ کے دکھائی نہیں
 رہتا ہو جیسے پانچ چیزیں حسب ذیل ہیں۔ آگ۔ باد۔ خاک۔ آکاش۔ پانی۔ یہ پانچ چیزیں اپنے کام میں بھی ہیں اور
 علمہ بھی ہیں اسی طرح میں بکے ساتھ بھی ہوں اور سب سے علمہ بھی ہوں پس جو تو بھگو اندرونی آتمکون سے دیکھے
 سمجھے کہ یہ سب بھتھا رکھی سے ہو اور بھی میں رہتا بھی ہو اور بغیر میرے کچھ نہیں رہتا ہو۔

ان چتر اشلو کی کار تھ سری پر میٹر نے بوجب مندرجہ بالا برہما جی کو سنایا اور کہا کہ اسے برہما میرا گیان جب تو اپنے دل میں
 کیلگا تو بھگت کی پیدائش کے وقت اور اخروفت لینے روز پرے کے وقت بھگو بھت نہ ہوگی اور ہمیشہ ہی تو سانت رہیگا۔
 شکر مری برہما جی استی کر کے اون اشلو کون کو راگ کی طرح دھن کے ساتھ گانے لگے اور خوب گا کر پر میٹر کو خوش کیا اور
 خود بھی بھت ہی خوش ہوا اور انکی تشریح و تعریف کر کے لکھ کر پتھان بنائیں اور مر جاد بنائی۔

ست گورو ہمارا ج فرماتے ہیں کہ اسے بانی گو بند لوگو یہ چاہیے کہ جانے چاہوں گے اس وقت پر اس وقت برہما کو جگمگانے کی دھڑکی پر تپ سے خود ہی دل میں آیا کہ میں کون ہوں یعنی اپنے آپ کو پہچانا اور یہ معلوم ہو گیا کہ میں کس سے پیدا ہوا ہوں جب برہما نے دیکھا کہ کل بانی ہی بانی ہو اور کوئی چیز نہیں ہو اس وقت اسے خیال کیا کہ بانی کیا چیز ہو اور اپنی آتما سے بہاؤ کیا اس وقت اسکو دریافت ہوا کہ بانی ہی برہما ہو یعنی برہما اور بانی ایک ہی چیز ہو جس وقت یہ بات دل میں آئی اسی وقت جہات سے دل میں یہ بات سمائی کہ میں نے اب انت پالیا ہو یہ بانی میرا ہی رُودپ ہو یہ سوچ سمجھ کر برہما باتال کو گیا جس وقت باتال میں پہونچا وہاں پر جا کر دیکھا تو وہاں کئی برہما موجود ہیں اور وہاں بھی بانی ہی ہو اور کچھ بھی نہیں ہو۔ بعد اس کے پھر برہما تھ لوگ میں آیا وہاں بھی دیکھا کہ سب بانی ہی بانی ہو اور وہاں بھی کئی برہما موجود ہیں۔ بعد اس کے آکا س میں برہما گیا وہاں بھی بانی باا اور وہاں بھی کئی برہما نظر آئے۔ غرض کہ جقدر وہاں اور منڈل تھے برہما نے سب دیکھ ڈالے جس تک دیکھا وہاں آپ کو ہی دیکھا دوسرا کوئی نظر ہی نہ آیا بعد اس کے برہما اپنے مقام پر آیا اور یہ فقرہ اور پر زبان کے لایا۔

(جل میں برہما تھل میں برہما ہی ہو برہما ہو سے برہما تھان متترین برہما آجگا وہی برہما۔)

جس وقت برہما نے یہ فقرہ کہا اس وقت الہام غیبی یعنی آکا س بانی ہوئی کہ اسے برہما دیکھ تو سہی کچھ اور بھی ہو یا نہیں ہو برہما دیکھنے لگا۔ دیکھا تو ایک کل بھی نظر آیا۔ اس وقت پھر الہام غیبی ہوا کہ اسے برہما دیکھ تو سہی کہ اس کل میں کون ہے دیکھ کر برہما نے جواب دیا کہ میں نہیں جانتا۔

بعد اس کے پھر آکا س بانی ہوئی کہ اسے برہما تو اس کل سے ہی پیدا ہوا ہو۔ برہما نے اپنے دل میں خیال کیا کہ میں تو بڑا سا ہوں اور یہ کل تو ذرا سا ہو اتنے میں پھر آکا س بانی ہوئی کہ اسے برہما چھوٹے ہی سے بڑا ہوتا ہو۔ برہما نے پھر سوال کیا کہ اسے ہمارا ج چھوٹے سے بڑا کیونکر ہوتا ہو اتنے میں پھر آکا س بانی ہوئی کہ اسے برہما کمال سے یہ امر معلوم ہو گا کہ یہ کیونکر ہوتا ہے چنانچہ برہما بھر تلاش کرنے لگا کہ دیکھا جاوے کہ یہ کل کتنا بڑا ہو بعد امتحان کے جیسا معلوم ہوا امتحان کے واسطے اپنے دل میں برہما نے خیال کیا کہ ایک ٹھوکر پیر کی میں مارتا ہوں اگر ٹھوکر سے کل اُگھڑ گیا تو اسکی کچھ حقیقت نہیں ہو اور اگر نہ ٹوٹا تو اسکو تصور کر دنگا۔ یہ سوچ کر برہما نے ایک پیر کی ٹھوکر کل میں ماری لیکن کل کو کچھ نقصان نہ پہونچا جبکہ یہ کیفیت دیکھی کل کے پیر کی اُتر گیا لیکن کہیں جسم نہ سکا اور باتال ہی کو چلے جاتے تھے۔ غرض کہ برہما جی کو نیچے جاتے جاتے ایک سال کا عرصہ ہو گیا کچھ انتہا نہ پائی تو بہت ہی گھبرا ہوا اور رونے لگا اور نہایت عاجزی کے ساتھ برہما کی استغاثہ کرنے لگا اور بہ آہ و زاری کہنے لگا کہ اے تین لوگ کے ناتھ جی میں تو کچھ بھی نہیں ہوں اور جو کچھ کہہ دو تو ہی ہو۔ جل میں تھل میں حال ماضی استقبال میں آکا س تو ہوا اور انتہا اور درمیان میں بھی تو ہی تو ہی بغیر تیرے کوئی دوسرا نہیں ہو بلکہ کارن و کرن اور دھارن و دھرن سب تو ہی تو ہی۔ اسے نہ نکار بے انت مجھ عاجز پر دیا کیجیے اور اس اندھیالے سے مجھ کو نکالے اور اسے جگمگات اُسی استخوان پر پہلے جس جگہ سے کہ میں آیا ہوں۔ غرض کہ بہت عرصہ تک برہما ایسی ہی عاجزی کرتا رہا تھا اور جب خودی کو بھول گیا اس وقت اس نے اپنی کہ پاؤں کے برہما کو اس اندھیالی سے نکالا اور معاً اُسی پہلے استخوان پر پہونچا دیا۔ اس وقت برہما کی بھی آنکھیں کھل گئیں اور اب بھر سری پر مشر جی کی استغاثہ کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اسے پر مشر تیرا رُودپ ورنگ کچھ بھی نہیں ہو اور تو بے انت

تیرا انت کچھ پایا نہیں جاتا تو میٹھا اور شٹ اور اگوچر اور زالمیہ پور کھڑے۔

پکٹھا کھکھست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ اسے سنت گو بند لوگوں پر مھا اسی طرح ہزار نام کھکھ استی کرنے لگا لیکن کچھ انت نہ پایا۔

سنت گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ جبکہ بر مھا ایسا کھیشتر جسے اسکا انت نہ پایا تب بھلا میں کون چیز ہوں کہ اس نے انت کا میں کچھ انت کہ سکون پس میں کیا جاؤں لیکن بان وہ جو بے انت پور کھڑے ہو اُسکے ساتھ میری پریت یعنی محبت لگی ہوئی ہے یہاں تک کہ بغیر اُسکے میری زندگی ہی نہیں ہو تم یقین جانا کہ میرے پران کا ادھار سری پریشتر جی کا نام ہی جو اور جس پریشتر کی استی لیشن وغیرہ کہ جو یوں کیا فی حقے اور جنہوں نے اُسکو یاد کیا ہو اُسی کو میں بھی سترن کرتا ہوں۔ یہ سنکر اُن گو بند لوگوں نے سری پریشتر جی کے آگے تھانیکا اور کہنے لگے کہ واہ واہ سری نانک جی آپ دھن میں۔ یہ کھکھ پھر عرض کی کہ اسے سنت گورو مہاراج ایک بات بھکھو اور بھی دریافت طلب ہو لینے یہ کہ ان آنکھوں میں جو روشنی ہو وہ کیا چیز ہو۔ یہ سنکر سنت گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اسے گو بند لوگوں آفتاب اور ماہتاب یعنی سورج اور چندرمان میں جو روشنی ہو اُسکو تم یقین کر جاؤ کہ اُسی پریشتر کی روشنی سے انکی بھی روشنی ہو اور اُنکی مخلوقات کے گھٹ گھٹ میں جو روشنی ہو لینے جس روشنی سے ہر ایک کو گل چیزیں نظر آتی ہیں وہ بھی سری پریشتر ہی کی جوت ہو۔

پھر سنت گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ سنو پریشتر کے لوگو گورو کھ لوگ تو گیان کر کے سری پریشتر کی جوت ہی جلتے ہیں اور نامیام گھٹ گھٹ میں سری پریشتر کی جوت جانکر سب کی سیوا اور پوجا کیا کرتے ہیں اور جو لوگ گورو کھ کی گھٹ ہی میں نہیں آتے ان لوگوں کے دلوں میں گیان کا ادجالا نہیں اُنکے دلوں میں تاریکی چھائی ہوئی ہو۔ دسے لوگ گیان کے راستہ سے اندھیا لے میں جا پڑے ہیں میشل اندھے کے ہیں اُنکو کچھ دکھائی نہیں دیتا ہو۔ پس بوجہ سیاہ دلی کے اُنسے کوئی اچھی بات نہیں ہوتی ہو۔

پھر سنت گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ سنو بھائی رام جیو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہو اُسی طرح سنتوں کے دلوں میں گیان کا ادجالا لینے روشنی ہو۔

یہ سنکر پھر گو بند لوگوں نے سوال کیا کہ اسے سنت گورو مہاراج یہ جو آنکھوں میں روشنی لینے جوت ہو جسکی روشنی سے روپ نظر آتے ہیں یہ کیا چیز ہو۔

بجواب اسکے سنت گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو گو بند لوگو اس بات کا جھگڑا سب جگوں میں رتدہ دسا دھاک بھی کرتے آئے ہیں لیکن پھر سنت گورو مہاراج کے اس بات کو کوئی نہیں جان سکتا ہو۔ رہا یہ امر کہ ان دونوں آنکھوں میں کسکی روشنی ہو یہ تو صرف آنکھوں کی چمک ہو اور اندر پانی ہی تو ہو بان اس بات کو خیال کرنا چاہیے کہ کس روشنی کے ذریعہ سے ہر ایک شخص کو ہر ایک شے نظر آتی ہو اور وہ جو روشنی ہو اسکے اندر میں وہ البتہ شبہ کی دھن کی جوت سے جاگتی ہو جبکہ وہ جوت جلی پھر کیا پس جسکی جوت جلی اُسکو سب کچھ سوچھ پڑتا ہو۔ یہ سنکر پھر اُن گو بند لوگوں نے کہا کہ اسے سنت گورو مہاراج وہ شبہ کی جوت جو ہو اُسکو تو اپار اپار پور کھ کر کے کہا گیا ہو اور شبہ بھی یہی کہتا ہو اور آخر میں سب جگت بھی یہی کہتے ہیں اور شاستر بھی یہی

بتلاتا ہو اب آپ یہ بتلائیے کہ وہ اپار پور کہ کسی کو ملا بھی ہو اور ملتا بھی ہو۔ اس بات کو مجھ کو بہت اچھی طرح سے آپ سمجھائیے۔ یہ سنگت گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسے گو بند لوگو سری پریشور جو وہ توجن سے علحدہ ہو اور اسکے واسطے طلبہ کی ہی لازم و ضروری ہے کیونکہ انت پاپا نہیں جاتا جو بے انت پور کہ جو بے شک و شبہ اس خلقت کا وہی خالق نام تمام سرشتی کا وہی رازق ہو پس جیسا کہ وہ بے انت ہو ویسا ہی اسکا عمل بھی آپا رہی۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ سنو رام کے لوگو کوئی شخص بہت سی عقلمندی صرف کرے لیکن یاد رکھنا کہ اپنی عقلمندی سے پریشور نہیں ملتا ہو اور جسکے اوپر سری واہ گورو کی کرپا ہوتی ہو اسکو پریشور خود ہی ملجاتا ہو۔ یہ باتیں سنگت گورو بند لوگ نے ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر تمنا ٹیکا اور کہنے لگے کہ اے سری بابا ناک جی آپ دھن ہیں اب ہم آپ کے سر پر آپرے ہیں جس طرح چاہیے ہمکو بھی اپنے قدموں میں لگائیے۔

بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سری پریشور کے لوگو تم صرف پریشور ہی کا نام جپا کرو اور سری واہ گورو تمہارا بھلا کر لگا۔ یہ سنگت سری گو بند کے لوگ ست گورو مہاراج کے سیکھ ہوئے اور گورو گورو چیتنے لگے۔ بعد اسکے اُن لوگوں کو سری ست گورو مہاراج نے رخصت کیا اور آپ اُس کرتار میں مصروف ہوئے۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج سے اور کسی سیکھنے اگر ملاقات کی اور اُن لوگوں کی منہ کا مناسبت گورو مہاراج نے پوری کی۔

سچ ہو کہ سکھوں کے لوگ اور پر لوگ دونوں بنی ہیں۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج اور راجہ شیو تا تھ

کی بابت چلی

نمبر ۶۵

ایک دن ست گورو مہاراج کرتار پور میں بیٹھے تھے اور سنگت گورو مہاراج کے سنانے لگی ہوئی تھی۔ سنگورو مہاراج سکھوں کو آپدیس کر رہے تھے۔

یعنی

نام چپنا۔ و عزم کا روز گار کرنا۔ پچھلی رات کو اشنان کرنا۔ گوشت کی پانی پر دھنا۔ وغیرہ۔ سنگت گورو مہاراج اس سنار کے تار نے ہی کے واسطے جگت میں آئے تھے کہ جسکے آپدیس کی بدولت تمام دنیا میں سری واہ گورو سری واہ گورو دہی ہو رہا ہو۔ اب سینے ایک کھڑی اسی کرتار پور میں رہتا تھا اور نہایت ہی غریب آدمی تھا روپ پاس نہ تھا۔ طرفہ ماجرایہ کہ ایک لڑکی اُسکے بھی اور اُس لڑکی کی اسکو بہت فکر رہا کرتی تھی۔ ایک دن اُس کھڑی نے ست گورو مہاراج کی خدمت میں حاضر ہو کر نہایت ادب اور عاجزی سے عرض کیا کہ اے غریب نواز میرے پاس روپیہ کا نام نہیں ہے اور ایک لڑکی میرے جو قابل شادی کے ہو اسلئے میری گزارش ہو کہ سری پریشور کے نام پر میری جنیت کے موافق اُسکی شادی کا سامان کرا دیا جاوے تاکہ تا بعد اُس بار سے سبکدوشی پاوے۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا

ہر اجا بھائی جو جو خیر تمہارے لڑکے کی شادی کے واسطے ضرورت و مطلوب ہو وہ تفصیل دار لکھ لاؤ میں تم کو سنگا دو لگا بہ سنکر کھتری لکھو ر شادی نہ
کل سامان جو ضروری تھا لکھ کر لے آیا بعد اسکے سنگور و مہاراج نے ایک سکھ سے ارشاد فرمایا کہ اسی بھائی لاہور سے جا کر جو جیر بن کہ ضروری
ہوں انکو دو دو غرضکس سکھ کا نام (سوکھن) تھا اور وہ بھی سنگور و مہاراج کا سکھ تھا اور اُس سکھ کے پاس دولت بھی بہت تھی چنانچہ اُس
سکھ نے حسب الحکم پتے بادشاہ کے لاہور سے جا کر سب سامان دیا اور اپنے دل میں بھی خوش ہوا کہ آج میرے دھن بھاگ ہیں کہ جو سنگور و مہاراج
نے اُس خدمت کو انجام سے ارشاد فرمایا سنگور و مہاراج انرجامی گھٹ گھٹ کے جانے واسطے ہی اُس کھتری کو کہ جسکی لڑکی کی شادی کا
سامان آیا تھا بانی کا آئیش کر کے گل سامان جو اسکے واسطے نکلا تھا یاد یا خافہ اُس کھتری نے اُسی سامان سے اپنے لڑکی کی شادی سے
فراغت حاصل کی اور سنگور و مہاراج کا جس گانے لگا اور آپس پر جو حسب الحکم مہاراج کے سامان شادی کا لایا تھا سنگور و مہاراج نہایت خوش
ہوئے اور فرمایا کہ اسی سکھ (یہ جب جو کرنا پرور کہ کاہری) جو کوئی اسکو پرمیگا اسکو سری پریشرجی کی درگاہ بن بری غرت کے ساتھ جگہ ملیگی
اور وہ شخص امرت پیسے گا۔

سنگور و مہاراج فرمانے ہیں کہ اسی بھائی باسے اور اسی (سوکھن) سکھ تم سری نرنکار جی کا نام سمرن کیا کہ اسی سے تمہارا ادھار ہو جاوے لگا اور
سکھ کی کاجل تم کو پراپت ہو گا یہ کہ بھر سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ اسی مردانہ وہ جو بنیا تیری لڑکی کی شادی کے واسطے سامان لایا تھا (وہ سنگا دو
ہیں) (شیونامہ) راجہ کی گری بن سوداگری کے واسطے لایا تھا اور اُس ملک کے لوگ (ایکا دشی) کا برت رکھتے تھے اُس ملک میں یہی نیم تھا
یعنی جو شخص برت نہ رکھتا تھا اُس سے ڈنڈ یعنی جرمانہ لیتے ہیں اسی مردانہ مجھکو وہاں بھی جانا ضروری ہے سنکر بھائی باسے بھائی مردانہ نے عرض کیا
کہ اسی سنگور و مہاراج جان آپ کی مرضی ہو وہاں چلین بعد اسکے بھائی باسے نے بھاگیرتھ کی بات سننے کی بابت سنگور و مہاراج سے عرض کیا چنانچہ
سنگور و مہاراج فرمانے ہیں کہ اسی بھائی باسے بھاگیرتھ تھے سکھ سلطان پور سے لاہور کو گیا اور وہاں سے اپنا مال لیکر اور جہاز پر سوار کر کے واپس آیا
کہ ملک میں راجہ شیونامہ کی راجہ عالی پر جا پونجا اور اپنا مال جو کچھ کہ لیکھا تھا فروخت کرنے لگا وہاں کا رواج تھا کہ ہر صبح کو جب لوگ سو کر
اٹھتے تھے ضروریات سے فراغت کر کے پوجا کرتے تھے اور دوا دس ملک لگانے تھے اور اشر کشینہ یعنی آوارہ ایکادشی۔ واداس کو برت
یا کرتے تھے اور نکاح کر دوا وہ بھی جا کر نے تھے اس بات کا اُس ملک میں عام رواج تھا اور یہ بھاگیرتھ جو کہ وہاں کا سکھ تھا اُس ملک کے رواج
کی پابندی نہ کرتا تھا یعنی نہ یہ شخص برت رکھتا تھا نہ نکاح کر دوا رہ اور دوا دس ملک کا پابند تھا کیونکہ اس سے تو بہ سب کھٹ کر م سے چھوڑا دے گی
اور ملک جہتقد ر اُس ملک کے رواج تھے یہ بھاگیرتھ سب سے مخالفت کرتا تھا پس اسکی شکایت وہاں کے راجہ سے ہوئی راجہ نے اسکو طلب کیا
یہ بھاگیرتھ وہاں میں حاضر ہوا اندر اور ناربل پیش کیے راجہ نے فرمایا کہ اسی بیٹے تو ہندو دھرم ہو کر بھرت کیون رہا کرتا ہے نہ لے دھوئے پونجا
ہاں ملک و نکاح دوا رہ سے کیون محروم ہے جواب اسکے بھاگیرتھ نے کیا کہ اسی راجہ صاحب جو خیر مجھکو حاصل ہوئی ہے اُسکے حاصل کرنے کے بعد پھر
اسی چیز کی غمخس نہیں رہتی ہے یہ سنکر راجہ نے دریافت کیا کہ اسی بیٹے وہ کیا شری کہ جسکے پائے پر تو ایسا نازاں ہے اور جسکی وجہ سے تیری خوشیا
اور ہو گئی ہیں بھاگیرتھ نے جواب دیا کہ اسی راجہ صاحب نے ایک پور کہ کا درشن پایا ہے کہ جسکی بدولت یہ کھٹ کر م گنہا ہوا ہے یعنی بالکل دسواں
قبطانی اور خیالات لایعنی صاف دود ہو گئے ہیں انہیں مابور کہ کی زبان فیض تر جان سے شبد سنکر آئند ہو گیا ہوں غرض کہ اُنکے درشنوں
سے میں نے مکت پائی ہے یہ سنکر پھر راجہ صاحب نے پوچھا کہ اسی بیٹے اُنکے درشنوں سے تیری نسلی ہو گئی اور تمام و کمال اطمینان ہو گیا ہے
بھاگیرتھ نے جواب دیا کہ جی ہاں جب سے سری پریشرجی کے مجھکو درشن ملے ہیں اُسوقت سے کوئی شک باقی نہیں رہا ہے راجہ نے کہا کہ

اوپر ایسا سادہ اس زمانہ کلجک بن کون ہوا یا مہاراجہ کو کون ہر جسکے لئے سے تیری کت ہو گئی ہو یا گنہگار نے جواب دیا کہ اے مہاراجہ صاحب
میرے جو سنگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ چونکہ بھائی گنہگار مذکور گورو کا رسم تھا اسلئے پریشہ نے اپنی قدرت یوں دکھائی کہ ایک برہمن کی گاسے
کو عقد آیا اور نہایت غصہ میں ہو کر بھائی گنہگار مذکور کو جیلخانہ میں قید کرادیا۔

سنگور و مہاراج فرماتے ہیں کہ چونکہ بھائی گنہگار مذکور گورو کا رسم تھا اسلئے پریشہ نے اپنی قدرت یوں دکھائی کہ ایک برہمن کی گاسے
ایک دلدل و کچر میں اتنا نا بھٹس گئی پلے تو برہمن نے خود ہی زور آزمائی کی اور بعد اسکے جب کہ اُسکے نکالنے سے مجبور رہا تو راجہ کے یہاں
اطلاع کی یہ کیفیت شنکر راجہ نے عہد کیا کہ جبکہ دلدل سے نکلیگی تب تک میں دانہ پانی نہ کرونگا غرضکہ پانچ دن اُس گاسے کو اُس
دلدل میں پھنسے ہوئے ہو گئے اور سزا برآمد ہوئی اُسکے نکالنے کی کی گئیں لیکن گاسے مذکورہ نہ نکلی تب جو میوں و پنڈتوں نے عرض کیا
کہ حضور اگر اسید جگ کیا جاوے تو فوراً ہی گاسے نکل آوے یہ شنکر راجہ نے جواب دیا کہ اسید جگ تو میں کرانیں سگنا ہوں کیونکہ افسوس
جگ کا دوا پر کے اخیر میں پنڈوان کے عہد میں ہوا تھا اور پانڈوان کے مانگنے سے راجہ اندر سے کام دھین گاسے بھی بھیجی تھی یہ امر مجھ سے
کب ہو سکیگا شداً ایک ہی بات ہے کہ کام دھین گاسے کیونکہ آسکتی ہے بعد اسکے راجہ نے کہا کہ اب تو پھنسے عہد ہی کر لیا ہے کہ بغیر نکلے گاسے
ہو کہ کھانا دینا حرام ہے بس اب گاسے کا نکلنا دشوار اور بھگوان اپنی جان دینا بہت آسان ہے یہ خبر رفتہ رفتہ بھائی گنہگار کو جیلخانہ میں پہنچی
بھائی گنہگار مذکور نے راجہ صاحب سے عرض کر لیا کہ اگر حکم ہو تو اسید جگ کا پھل میں آپکے دونوں یہ بات شنکر راجہ بہت ہی خوش ہوا
اور بھائی گنہگار کو طلب کیا جب بھائی گنہگار نے راجہ صاحب کے پونچا راجہ صاحب نے دریافت کیا کہ اے بیٹے تو نے اسید جگ کب کیا ہے جو تو اسکا
پھل بھگوان دینے کو کتنا ہے بھائی گنہگار نے جواب دیا کہ اے راجہ صاحب اسید جگ تو میں ہمیشہ ہی کرتا ہوں راجہ نے کہا کہ کس طرح پر تو ہمیشہ ہی جگ
کیا کرتا ہے بھائی گنہگار نے کہا کہ اے راجہ صاحب ڈیڑھ پہر رات بانی رہتے اٹھ کر اُشان کر کے اپنے گورو کی بانی کا پاٹ کرتا ہوں اور رات ہی گڑا
پر شاد و کو کے سنگور و مہاراج کا بھوک لگتا ہوں اور صبح کی کیرت کرتا ہوں دسواں حصہ گورو کے نام پر دیتا ہوں اور شام کو شعبہ کیرت
کرتا ہوں اور رات کو سو پہر صحت کرتا ہوں اسوقت راجہ نے کہا کہ اچھا بھائی ایک اسید جگ کا پھل تو بھگوان دیدے بھائی گنہگار نے کہا کہ بہت چھا
استن میں بھائی گنہگار مذکور نے (آرتی سوہا) پڑھ کر اسکا پھل واہ گورو دیکر راجہ کے ہاتھ پر دیدیا یہ دیکر راجہ سے کہا کہ اے راجہ اب واہ گورو کو
اور یہ کہو کہ اے گاسے ایک اسید جگ کا پھل میں بھگوان دیتا ہوں اتنے میں راجہ نے اسے صبح پر جیسا کہ راجہ سے بھائی گنہگار نے کہا تھا کہا راجہ
یہ کہنا ہی تھا کہ گاسے مذکورہ دلدل سے خود بخود نکل کر باہر آکھڑی ہوئی یہ کیفیت دیکھ کر راجہ نے بھائی گنہگار کو نیکار کیا اور کہا کہ بھائی بیٹے اپنے
گورو کے درشن کبھی بھگوان بھی کرادے بھائی گنہگار جیلخانہ سے فوراً ہی باہر آگئے اور راجہ کو ہر روز سنگور و مہاراج کی بانی سناتے گئے راجہ بھی
شگور و مہاراج کی بانی شکر نہایت ہی خوش داند ہوتا تھا ایک دن بھائی گنہگار سے راجہ نے کہا کہ اے بھائی بیٹے جو شخص تمہارا گورو ہے وہی میرا بھی
گورو ہے اور راجہ موصوف فسا کے سنگور و مہاراج کا رسم ہوا ایک دن راجہ موصوف نے بھائی گنہگار سے کہا کہ اے بھائی بیٹے جان تمہارے
گورو ہوں وہاں بھگوان بھی لے چلے گا تو تمہاری ہی بدولت میں سنگور و مہاراج کے درشن کرونگا یہ شنکر بھائی گنہگار نے جواب دیا کہ اے راجہ
یوں تو آپ وہاں پہنچ بھی سکتے ہیں لیکن اگر اپنے دل میں یقین کامل رکھ کر سنگور و مہاراج کو آپ یاد کرنے لگے تو سنگور و مہاراج اسی مقام
خود ہی آپ کو درشن دیونگے کیونکہ وہ تو انتر جامی اور گھٹ گھٹ کے جاننے والے ہیں بعد اسکے پھر راجہ نے کہا کہ اے بھائی بیٹے جس سرزمین
پر سنگور و مہاراج رہتے ہوں وہ مقام مجھ سے کہ اور بھگوان تباد سے بھائی گنہگار نے جواب دیا کہ اے راجہ ملک پنجاب کی سرزمین میں دوسری

رام چندر کے بیٹے (لوجی) کا بسا یا ہوا (لاہور) نام ایک شہر رادی ندی کے کنارے پر ہوا وہاں سے پانچ کوس کے فاصلہ پر اسی دریا کے کنارے پر ایک مقام کرتار پور نامی ہو دین پر سنگور و مہاراج کا مقام ہو اور دین رونق افروز ہیں یہ سنگور راجہ شیونانہ موصوف سنگور و مہاراج کے درشنوں کے واسطے طیار ہوا اتنے میں بھاگیرتھ نے عرض کیا کہ اگر راجہ صاحب ان مہابورک کی یہ عادت ہو کہ جگر اُنکے پاس کوئی مین بیونج سکتا ہو اور جو شخص اپنے دل میں سنگور و مہاراج کا دھیان رکھے اور یاد کرے تو سنگور و مہاراج انتر جامی ہیں اُسکو اسی کے مقام پر درشن دینے میں پس اگر راجہ آپ بھی اُنکو دل سے بہان باؤ کیجیے تو ضرور ہی آپ کو وہ مہابورک درشن دیوینگے اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی ہو کہ آپ اُنکو پہچان بھی نہ سکیں گے اور سنگور و مہاراج کو کس روپ میں درشن دیدین میں نہیں کہ سکتا ہوں کہ آیا آپ کو درشن سنگور و مہاراج جوگی کے روپ میں یا دند و حاری کے روپ میں دیوینگے اور وہ اسکی یہ ہو کہ وہ بڑے اجناسی پورک میں نام ہو شیار رہے گا یہ کہہ کر بھاگیرتھ نہ کو رخصت ہو کر اپنے مکان کو چلا آیا۔

اب سنگور و مہاراج کے اشتیاق میں راجہ شیونانہ آٹھ پہر سونے اور جاگنے پھرتے غرقاب رہتا تھا راجہ موصوف کا ایک باغ تھا جسکا نام نوکھیا تھا اور وہ خشک ہو گیا تھا اسکے درمیان میں ایک دھرم سالہ راجہ نے بنوایا اور دھرم کا سامان لکھانے اور کپڑے کا مہارک دیا اور نہایت خوبصورت عورتیں بھی چند اُس باغ میں رکھ دیں اور اُنکو ہدایت کی کہ ہر ایک فقیر کا حال دریافت کرو کہ کون کس قسم کا فقیر ہیں دھرم سالہ میں آتا ہو یا اپنے ایمان پر قائم ہو یا نہیں اور دھرم سالہ میں اجازت دی کہ چاہے جس فرقہ کا فقیر ہو سب کی خدمت برابر کیجاوے غرض کہ راجہ شیونانہ نے وہ دھرم سالہ آراستہ کیا۔

اب سنگور و مہاراج بھائی بالے سے فرماتے ہیں کہ اگر بھائی بالے بھاگیرتھ کے قول کو محکموں پر اگر ضرور ہو کہ کوئی اُسے راجہ شیونانہ سے لکھا ہو کہ تم کو سنگور و مہاراج یہاں اگر درشن دیوینگے علاوہ اسکے راجہ شیونانہ کو بھی از حد اشتیاق ہو اسلئے اگر بھائی بالے و بھائی مردانہ راجہ شیونانہ کی خواہش پوری کرنی ضروری امر ہو جو وقت بھائی بالے نے یہ کیفیت سنی عرض کیا کہ حضور تو رشتہ خیر ہیں کس راستہ سے وہاں جانا ہو گا اپنے (سنگدیب) کو سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ اگر بھائی بالے پہلے تو (اِس میں پور ہو اُس سے آگے اُسی کوس پر دہشتاون) کے مکانات میں بعد اُسکے (یک پورٹن) آتا ہو اُس جگہ ایک شہر ہو وہاں کاراجہ (اکوٹ و حاری) اُس سے بھی ہکو ملنا ہو وہاں کچھ آبادی ہو وہاں بھاٹوں کے گھر ہیں وہاں پر سنگت بھی بہت ہو اور اُسکے گرد نواح میں بھی سنگت ہو بعد اُسکے (بجا پورٹن) ہو اُسکے بعد اُسی کوس پر (ناگ بندرٹن) جو وہ بندر تجارتی سا ہو کارون کا ہو وہاں کاراجہ (اسر بنایک) ہو وہ ولایت راجہ رام چندر جی ہو وہاں سے جہاز پر چڑھ کر نین دن کاراستہ ہو پہلے تین دن اور تین رات میں اُس بار اتر جاوینگے اور اُس بار کا نام (جایا بندرٹن) ہو وہ مقام (سنگدیب) کا ہو اور چوڑے سو گانوں اُسکے حلقہ میں آباد ہیں وہاں پر شرہ راجہ راج کرتے ہیں۔

بھائی بالے و بھائی مردانہ سے فرما کر سنگور و مہاراج اُٹھے اور تھوڑے عرصہ میں سمندر کے کنارے جا کھڑے ہوئے اُسوقت سنگور و مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ اگر بھائی بالے اور اگر بھائی مردانہ سمندر اتھا ہو کیونکہ بار اترینگے جو اب اُسکے بھائی بالے نے عرض کیا کہ اگر سچے بادشاہ آئیں تو ان کی تاثیر سے بار بھی تیرنے لگیں گے یہ سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ اگر بھائی بالے و بھائی مردانہ تم میں شلوک کو پڑھتے ہو گے ہمارے پیچھے آؤ

اشلوک

رست نام کرتا پورک نہ بھو نہ سیرا کال موٹ اجونی سی بھنگ گور پر شاد چپا

سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ اسی بھائی باسے جس کے کہ تم پر یہ اشلوک ہو گا اور اس کے پیچھے جتدر چلیں گے وہ سب لوگ بھول سے پار ہو جائیں گے۔
 اس وقت بھائی باسے نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اسی غریب نواز جس کو آپ کے جی میں آدے وہی پار ہو جاوے اتنے میں سنگور و مہاراج
 سنگدپ میں داخل ہو گئے سنگور و مہاراج اسی نوکھا باغ راجہ شیونامہ میں جو کہ خشک ہو گیا تھا اور کسی تدبیر سے سرسبز نہ ہوتا تھا وہاں جا کر
 رونق افروز ہوئے سنگور و مہاراج کے قدم مبارک کی تاثیر سے باغ کل سرسبز و شاداب ہو گیا اور سب درختوں میں ڈال چھال پھول پھل
 اور آبی لپک گئے یعنی کل درختوں نے سنگور و مہاراج کے قدموں کے واسطے اپنے جوتے زمین پر ڈال دیے بارہ برس کا باغ خشک تھا
 پورا ہی ہرا ہو گیا باغبان باغ کو دو گن سے جھردی کہ تو بیان بیٹھا ہر دہان ہر سے باغ میں ایک فقیر کے قدم پر تسمی ہر شاخ و ڈال نے
 سرسبز و نہال ہو کر پھل و پھول سے گود بھر کر اپنی گردن ان سنت جی کے قدموں پر ڈال دی چنانچہ باغبانان نے جا کر باغ کو دیکھا تو
 ہر ڈال کو نہال پایا سنگور و مہاراج کی بابا دیکھا باغبانوں نے (راجہ شیونامہ) کو خبر دی کہ اسی مہاراجہ صاحب آپ کے باغ میں ایک
 سائین لوگ تشریف لائے ہیں کہ جن کے قدموں کی بدولت باغ کے ہر درخت اپنے جوتے میں جو دت سے خشک تھا دم کے دم
 میں ہرا ہو گیا یہ بات سن کر راجہ شیونامہ نے اپنے دل میں خیال کیا کہ دیکھو یہ بات کتنا فک سج ہو اور کتنا تک جھوٹ ہے اس خیال سے
 اپنے وزیر کی طرف دیکھا وزیر مذکور راجہ کے اشارہ کو سمجھ گیا فوراً ان خدمتگاردوں سے جا کر کہا کہ تم باغ میں جاؤ اور کوئی فقیر لے میں
 انکی خبر جا کر لاؤ حسب الحکم وزیر محل خدمتگاریاں باغ مذکور میں آئیں اور سنگور و مہاراج کے پاس پہنچیں چونکہ راجہ شیونامہ کی ہر بات
 پہلے ہی سے تھی کہ جو نقد بیان آئے اسکی آزمائش کی جائے ایسے ایسی حسین اور نوجوان عورات باغ میں رکھی گئی ہیں کہ جنکی عمر بارہ برس سے
 اٹھارہ تک تھی چنانچہ وہ مستورات اپنی عادات معشوقانہ و وزیرانہ کرنے لگیں کہ جسکو دیکھا بڑے بڑے منیشر و کیشر کے دل بھی آئے
 ڈول ہو جاتے تھے ہر ایک ایسی خوبصورت تھی کہ گویا اندر اس ہی سے آئی ہر نہایت تیز و طرار کہ جنکے پیچھے بہت سے فقروں نے اپنی دولت
 گران بہا گنوائی تھی اعداد میوں کا انکے سامنے کیا ذکر ہر قصہ مختصر وہ خدمتگاریاں سنگور و مہاراج کے حضور میں آکر کہنے لگیں کہ اسی ساہوکار
 آپ کچھ کھائے پیچھے ہویم لوگ آپکی خدمت کو موجود ہیں خوشی سے بسر کیجیے جس سے کہ آپ کی طبیعت خوش ہو وہ سب سامان بیان موجود
 ہے تاکہ ہمارے دل کی بات بھی پوری ہو جاوے اور غور فرمائیے کہ ہم لوگ آپ کی خدمت کے واسطے خود بخود حاضر ہیں یہ سنگور و
 مہاراج تراگ بہت میں مشہد فرمایا۔

राग बसंत महल १

राग बसंत महल १

जग को आन मानहु चेत

जग को आन मानहु चेत

नाम विसार गिरै देख भीत

नाम विसार गिरै देख भीत

मन चन्धेले जितान नीत

मन चन्धेले जितान नीत

जग से दूटे भूठी प्रीत

जग से दूटे भूठी प्रीत

काम क्रोध बिष्या बजर भार

काम क्रोध बिष्या बजर भार

नाम चिनः कैसे गुम चार

नाम चिनः कैसे गुम चार

सकरहाव

सकरहाव

घर बालू का घूमन घेर
 वर्ष स्नेह मानी बुध २ हेर
 मात्र बृन्दते धर जक फेर
 सर्व ज्योत नाम के चेर
 सर्व उपाय गुरू सिर ओर
 भगत कर उय गला गाँउ तोर
 नाम रटे चाहो तुझ ओर
 नाम घुगय चले सो चोर
 पत खोई सिख अन्वल पाय
 सांच नाम रटै पत सो धर जाय
 जो कुछ कीना सो प्रभु रजाय
 भौ मानो नहिं भौ मेरी माय
 कमिन बाहै सुन्दर भोग
 पान फूल मोटे रस भोग
 बोले विगमै त्यों २ सोग
 प्रभु सर नागत कीन्हे सो होग
 कापड़ पदिरस अधिक सिंगार
 माटी फूली रूप विकार
 आसा मन्सा बांधो घर बार
 नाम बिना सूना घर बार
 गांभो पूत राज कुमार
 नाम मिहाओ सच दूत संवार
 प्रो सेवहु प्रभू प्रेम आधार
 गुरू शब्दी बिष तास नवार
 मोहन मोह लिखा मन मोह
 गुरू के शब्द पि जाने तोह
 जानक दाढे चाहो है प्रभू दुआर

گور باو کا گھون گھر
 برہ سانی ہر دم ہیر
 باز بندے دیر چک پھیر
 سر پہ جوت نام کے چہر
 سر پہ پائے گور و سرور
 جگت کر اپ گلا گانوں نور
 نام لے چاہو بھو اور
 نام چو ماسے چلے سو جو
 بت کھوئی لکھ اچل پائے
 سانج نام رٹے بت سون گھر جائے
 جو کچھ کینا سو پر بھو رٹاے
 بھو مانو نہیں بھو میری ماسے
 کاسن چاہے سندر بھوگ
 پان بھول شے رس بھوگ
 بولے بکسے بنون نیون سوگ
 پر بھو سرنانگ کینے سو بھوگ
 کاشر بھوس ادھک سنگار
 ناکی پھولی روپ بکار
 آسانسا باندھو گھربار
 نام بناسونا گھربار
 گھانجو پوت راج کمار
 نام نہاد پرج دوت سنوار
 برہ سیدودہ پر بھو پریم ادھار
 گور و شبیدی کما تاس نوار
 سوہن موہ لینے من موہ
 گور و کے شبد پہچانا توہ
 ناکت ٹھارے چاہو ہے پر بھو دار

تیرا نام سنتو کھی کر باد صحر

ست گورو مہاراج نے یہ شبہ اُچارن کر کے اُن خد متگاریوں سے فرمایا کہ بغیر پریشہ کے نام کے ادب کچھ برنھاہی کوئی چیز کسی کام کی نہیں ہے اس سے بہتر یہ کہ تم بھی پریشہ ہی کا نام جو تو تمہارا بھی بھلا ہوگا اس قدر بانی شگورو مہاراج کی زبانی سنکر ہر ایک خد متگاری اپنے اپنے زیور وغیرہ اتارنے لگیں اور عرض کی کہ اوستنت اگر فروت ہو تو یہ زیور آپ ہی بھیجے یا کسی کو اٹھا دیا دیکھے اب ہکو اسکی خواہش نہیں ہے یہ کیفیت دیکھ کر شگورو مہاراج خد ایک اور شبہ راگ آسا میں فرمایا۔

راگ آسا محل پہلا

من مو تو سوراھنا ہووے پھن ہووے مت چاری
میں مو تو سوراھنا ہووے پھن ہووے مت چاری
میں مو تو سوراھنا ہووے پھن ہووے مت چاری
میں مو تو سوراھنا ہووے پھن ہووے مت چاری

راگ آسا محل پہلا

ہر ہر بار کٹھ پے پنے داو در دنت یے
کر کر کرنا کنگنا پنے ان بدہ چت دھریے
بدہ سودن کرندری پنے پریشہ پے
دھیرج ڈرہ بندھاوے کامن سری رنگ سرادے
من مندر جو دیک جانے کا یا بیج کرے
گیان گئے جب نیچے آوے تان ناگ بھوگ کرے

جس وقت شگورو مہاراج نے یہ شبہ فرمایا سنتے ہی اُن خد متگاریوں کو سنتو کہ ہو گیا اور انکی اندرونی آگ بھی کلام تیرانی کے پانی سے ٹھنڈی ہو گئی غرض کہ شگورو مہاراج کے دشمنوں کی بدولت انکی بد افعال کی جو آگ تھی وہ بالکل سرد ہو گئی شگورو مہاراج کی کربا سے اُن عورتوں کو برہ گمان پیدا ہو گیا پس وہ سب کی سب گورو گورو دھنے لگیں اور شگورو مہاراج کے جنوں کی برکت سے انکی امرت درشتی ہو گئی جیسے کہ دھرم گنا کثیرا دوسرے جانور کو مثل اپنے کر لیتا ہے ویسے ہی ست گورو مہاراج کی بانی کی تاثیر سے جس طرح پیشتر وہ سادھوؤں کی دشمن تھیں اسی طرح اب اسی دوست بن گئیں دنیا کے کاموں سے بیہوش اور غیبی سے باہوش ہو گئیں پریشہ کے پریم میں غرقاب ہوئیں جس طرح بانی میں بانی مگر شناخت نہیں ہوتی ہر اسی طرح وہ سب کی سب پریشہ کی بھکتی میں لوہیں ہو گئیں غرض کہ وہ خد متگاریاں وہاں سے اٹھکر راجہ شبہ ناتھ کی خدمت میں آئیں راجہ موصوف نے اُن خد متگاریوں کو اپنے سامنے بلایا اور اپنی عادت سابقہ کے موافق خدہ پیشانی سے اُن لوگوں سے باتیں شروع کیں اُن خد متگاریوں نے عرض کیا کہ اب ہم وہ نہیں رہے اب ہم سے دل لگی دنیا نہ کیجیے اب آپ کو ہم لوگ مثل اپنے بھائی و باپ کے تصور کرتی ہیں یہ بات سنکر راجہ موصوف تعجب میں ہو گئے اور اپنے دل میں کہنے لگے کہ یا پریشہ یہ عورتیں آدرہ مزاج کی تھیں کوئی گھڑی انکی بے مذاق دل لگی کے گزرتی نہ تھی آج کیا وجہ ہوئی کہ یہ سب کی سب جھکوا اپنا بھائی و باپ بنانے لگیں پس معلوم ہوتا ہے کہ انکو ضرور آج کسی محب خدا کے سرور کا سرور ہو گیا ہے یہ دل میں خیال کر کے پھر فرمایا کہ کیوں رہی تم کہ کیا ہو گیا ہے یہ سنکر اُن خد متگاریوں نے کہا کہ اے راجہ صاحب آج ہم لوگوں کو

وہ سادھو جو آپ کے باغ میں تشریف لائے ہیں دم کے دم میں ترک سے نکال کر شرک میں ٹھہرا دیا ہے قصہ مختصر یہ ہے کہ ہم لوگوں نے آج اس
مہا پور کو کا درشن پایا ہے کہ ہمارے پچھلے جنموں کے بھاگ اودے ہو گئے ہیں کہ جسکے سبب سے ہلوگوں کو ایسے سادھو کے درشن ملے ہیں
کہ جسکی بدولت ہمارے دل پست گئے ہیں یہ سنکر راجہ موصوف سمجھ گیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہی مہا پور کو کہ جنکی تدبیریں کا میں مدت سے
انتظر تھا انتر چامی تو بنیں میرے اودھار کے واسطے تشریف لائے ہیں یہ سوچکر فوراً راجہ شیوناتھ برہنہ پا ہو کر اس باغ میں پہنچا اتفاق
سے شگور و مہاراج کی پشت کی جانب پہنچا دیکھا کہ ست گوردھاراج ایک درخت کے نیچے کھڑے ہیں راجہ موصوف نے جھک کر منسکار
کیا اور دست بستہ ہو کر کھڑا رہا کچھ دیر بعد شگور و مہاراج اپنے آسن پر تشریف لائے اسوقت پھر راجہ نے جھک کر تمنا کیا کہ اس وقت
شگور و مہاراج نے دریافت کیا کہ ای راجہ بہت اچھے ہو راجہ نے عرض کیا کہ آپکے درشنوں سے چنگا و بھلا ہو گیا ہوں یہ کہکر خاموش
ہو گیا اب راجہ کو یہ دھم ہوا کہ آیا یہ روپ شگور و گوردھاراج ہی جی صاحب کا ہے یا کہ اور کسی کا ہے بیشتر اسکی زبان ہی بھاگنم کے راجہ
شیوناتھ نے اپنی کتاب یادداشت میں لکھ رکھا تھا کہ شگور و مہاراج کا نام نانک نرنکاری ہے اور بیدی کھتری میں رونق بخش نور
انسی ہوا ہے ملک پنجاب میں ایک مقام قصبہ (راسے ہوئی) بھی تو نڈی (ہو) دہان پر نرنکار نے اودار کیا ہے مادی ندی کے کنارے پر
ایک مقام کرتار پور نام ہے مقام پیدائش سے جانب پورب وہ مقام ہے دی مقام آپ کی رونق افروزی کا ہے۔

اس یادداشت کی یاد آئی اپنی کتاب یادداشت نوراً ہی شگورائی اسکو دیکھکر راجہ شیوناتھ مذکور نے شگور و مہاراج سے پوچھا کہ ای
گوشائین جی صاحب آپ کا کیا نام ہے اور سکونت کا کمان مقام ہے اور آپ جوگی ہیں یہ سنکر ست گوردھاراج نے ایک مشہد فرمایا۔

राग मारू महल १

जोगी जुगत नाम निरमायल ताके मेसन राती
प्रतिम नाथ सदा सच संगै जन्म मरन यत बीती
गोशार्दे तेरा कहा नाम कैसो जाती
जातो भीतर महल बुलावै बूझो बात निरती

एकरहाव

ब्रह्मन ब्रमः श्रान स्नानी हर गुन पूजै पाती
एक नाम एक है नारायन ब्रभवन ऐकै जाती
जह वां डंडी पहु घट छाया तो लौ नाम अजाची
ऐकै हाट साहु संभान सिरवन जावे यक भांती
दैव श्री सत गुरू निबडे सो बूझे जिस यक ल्यो लागी
जिया डुर है तिभ राती शब्द बजाय भर्म जुकाय सदा सेवक
उपर गंगन गंगन पर गौरख ताका अगन गुरू पुन दासी
गुरू बचनी बाहर घर ऐकै नानक भया उदासी

राग मारू महल پہلا

جگت نام نرائل تا کے میل نہ راتی
پر تخم ناتھ سدا سچ سنگے جنم مرن گت ہیتی
گوشائین تیرا کیا نام کر سوجاتی
جانو بھیت رحل بلا دے جو جھو بات نہ راتی

ایک رو باؤ

برہمن برہم گیان اشنانی ہر گن پونجے پانی
ایک نام ایک ہے ناراین ترہیوں ایکے جانی
جہ دان ڈنڈی اٹھو گھٹ چھایا تو لو نام اجاچی
ایکو ہاٹ ساہو پنھان سر دن جاوے یک بھائی
دوسے شری شگور نیزے سو بوجھے جس یک لولاگی
جیا پور ہے جو مانی شبد وجاے بھرم جو کا سے سدا سید گن رانی
اوپر گنگن گنگن پر گور کہ تا کا اگم گور پون داسی
گور پنی باہر گھریکے نانک بھیا اوداسی

ست گوردھاراج کی زبان فیض ترجمان سے جو وقت راجہ شیوناتمہ نے سنا فوراً اطمینان ہو گیا کہ یہی سری گوردھاراج کی بیوی ہے۔
 راجہ موصوف اپنے دل میں نہایت ہی خوش ہوا عرض کیا کہ میرے دھن بھاگ ہیں کہ جو حضور کے درشنوں سے فیضیاب ہوا بعد اسکے
 یہ بھی عرض کیا کہ حضور کی ذات انترجامی ہے میری کچھ ایسی عقل و بدھونیں ہیں کہ جو میں حضور کی کچھ استغنی کر سکوں میرے دل کا حال
 پر بخوبی روشن ہو میرے جسم میں اس قدر طاقت نہیں ہے کہ جو ادرسی کی سیوا کر دوں اور شگوردھاراج اور ادرسی و بندیاں اور ادرسی و ناتھوں
 کے نامہ مجھ پر کمال کر پال ہوئے جو اپنے درشن دینے پر شکر شگوردھاراج نے فرمایا کہ ادرسی راجہ تم جا کر دھرم سالہ بنو اور اس وقت ہم تیرے گھر چلیں گے
 نے شگوردھاراج کے قدموں پر گر کر تھما ٹیکا اور اجازت لیکر فوراً ہی شہر میں آیا اور دھرم سالہ کی واسطے جاہ تجویز کر کے فوراً ہانے کا حکم دیا
 اور تمام خوشبوئیات کی چیزیں مثل اگر چند دن وغیرہ دیواروں پر لپیٹ کر لایا اور نہایت عمدہ فرش و فرش سے مٹانات آراستہ کرانے بہت
 جلد دھرم سالہ بنوا کر فوراً راجہ موصوف شگوردھاراج کے قدموں میں حاضر ہوا شگوردھاراج کو اس پر موجود نہ پایا اس وقت راجہ فوراً ہی
 نقش کھا کر زمین پر گر پڑا شگوردھاراج نے راجہ کے پریم و محبت کے دیکھنے کی واسطے صرف یہ کیا راجہ کو لوگوں نے زمین سے اٹھایا لیکن
 راجہ اسی بیہوشی میں گوردھی گوردھی کہتے ہوئے پڑ رہے تھے شگوردھاراج گھٹ گھٹ کے جانے والے تو تھے ہی راجہ کا اشتیاق دیکھا
 کہ میرے درشن کے لڑاق میں بیہوش ہو رہا ہے یہ کیفیت دیکھ کر شگوردھاراج نے راجہ موصوف کو آکر درشن دینے درشن ہوتے ہی راجہ کو ہوش آیا
 ست گوردھاراج کے قدموں پر گر کر عرض کیا کہ ادرسی غریب نواز دھرم سالہ تیار ہو اب دیا کر کے تشریف لے چلیے اور اپنے قدموں سے تیرے
 اس وقت اسکے امتحان اعتقاد سے یہ فرمایا کہ ادرسی راجہ میں تیری پشت پر سوار ہو کر جلو نگاہ سنتے ہی راجہ شیوناتمہ جھک گیا کہ میرے بڑے ہی
 بھاگ ہیں کہ جو حضور کے قدموں سے میری پشت ممتاز ہو یہ لکھ اور ست گوردھاراج کو اپنی پشت پر سوار کر کے شہر کو پہچلا راستے میں
 جو کم عقل کے لوگ تھے کہتے تھے کہ دیکھو راجہ کی بوقونی کہ نفیروں کو اپنی پشت پر چڑھاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ پاگل ہو گیا ہے غرض کہ
 ست گوردھاراج راجہ شیوناتمہ کے مکان پر تشریف لائے راجہ موصوف کی رانی (چندر کلہ) ناسے مع راجہ دونوں شخص دست بستہ
 شگوردھاراج کے حضور حاضر رہے تھما ٹیکا اور ادراس کی کہ مہاراج پر شادی تیار ہے یہ سن کر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ ادرسی راجہ
 آج میرا برت ہے یہ سن کر راجہ شیوناتمہ نے عرض کیا کہ ادرسی بچے بادشاہ انا تھوں کے نامہ میرا بھلا کیونکر ہوگا بچو اب اسکے شگوردھاراج
 نے فرمایا کہ اگر آدمی کا گوشت ہو تو البتہ ہم بھوجن کریں گے راجہ نے عرض کیا کہ جو ارشاد ہوا اسکی تعمیل کیجاوے شگوردھاراج نے فرمایا کہ
 وہ گوشت جس آدمی کا ہو وہ ادراس کا تو راجہ کا لڑکا ہونا چاہیے دم اسکی عمر بارہ برس سے زائد نہ ہونا چاہیے یہ سن کر راجہ اور رانی دونوں
 متفکر ہوئے بعد اسکے رانی نے کہا کہ ادراس اپنے ہی ایک لڑکا موجود ہے اسکی عمر بھی بارہ ہی برس کی ہے اس وقت راجہ نے اپنے لڑکے کو
 بلا کر کہا کہ تیرا جسم شگوردھاراج کے نذر کیا جاتا ہے اس میں تیری کیا مرضی ہے بچو اب اسکے لڑکے نے کہا کہ دھن بھاگ ہیں ادرسی بچا ہے کہ جو
 میرا جسم شگوردھاراج کے نذر کیا جاوے مگر ایسا ہوتا تو میں یہ سمجھوں گا کہ میرا جسم سو بھل ہو گیا ہے میری دانست میں تو ایسا ہونے سے ختم اور مر
 گا کہ یہی کٹ جاوے گا جبکہ راجہ نے اپنے لڑکے سے یہ سنا نہایت ہی خوش ہوا لیکن اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ اس لڑکے کی شادی بھی ہو گئی ہے
 ایسے اسکی عورت سے بھی دریافت کرنا ضروری ہے یہ سوچ سمجھ کر دونوں شخص اپنے لڑکے کی عورت کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ ادرسی بیٹی تمہارے
 خاندان کا جسم شگوردھاراج کے نذر کیا جاتا ہے یہ سن کر اسکی عورت نے بھی کہا کہ ادرسی بچا ہے دھن بھاگ میرے خاندان کے ہیں کہ جس کا جسم
 ست گوردھاراج کے نذر کیا جاتا ہے اگر میرے جسم کی بھی ضرورت ہو تو اس سے اور کوئی عمدہ بات نہیں ہے جبکہ یہ بحث طویل ہو رہی تھی

تب راجہ اور رانی مع اپنے لڑکے کے شگور و مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور بہ لڑکا حاضر ہے پھر شگور و مہاراج نے یہ فرمایا کہ رانی اس کے ہاتھ پکڑے اور اس کی عورت اس کے پیر پکڑے اور تو اس کو ذبح کرے اور اس کا گوشت پکاوے تو اب نہ ہم پر شادی کھا دینگے بڑے شکر راجہ ان احکام سن کر شگور و مہاراج کے بجائے باغریک اپنے اکلوتے لڑکے کو ذبح کر کے اور اس کا گوشت پکا کر شگور و مہاراج کے آگے لا کر رکھ دیا اور عرض کیا کہ حضور جیسی عمری ہو وہ سب میرے سر و تن ہے پھر شگور و مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ پہلے تم تینوں آدمی اپنی آنکھیں بند کرو اور راہ گورو دیکھ کر بھوج کر دو کہ راجہ شیونانہ شگور و مہاراج کا سکھ تھا وہ بھی تمہارے کی بیٹے آنکھیں بند کر کے اور راہ گورو دیکھ کر اس گوشت کو جو غاہری آنکھوں میں گوشت معلوم ہوتا تھا راجہ مع رانی اور غیر اس لڑکے کے عورت کے اس کا گوشت پک کر سامنے آیا تھا اور راہ گورو دیکھ کر کھایا اور جب سمجھوں نے آنکھیں کھولیں تو لوگوں نے دیکھا کہ بجائے تین آدمی کے چوتھا آدمی وہی لڑکا ہے جس کا گوشت پک کر سامنے آیا تھا اور جب شگور و مہاراج کو خیال کیا تو شگور و مہاراج اندر دھیان ہو گئے تھے اسوقت ان آنکھوں سے نظر نہ آئے راجہ نے جب غور کیا تو شگور و مہاراج کو نہ پایا پھر بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا اور شل پہلے کے سنگے بدن اور برہنہ پا راجہ موصوف گورو جی گورو جی کرنا پھر رہا تھا بعد اس کے بارہ بیٹے بعد شگور و مہاراج نے راجہ شیونانہ کو درشن دیا اور راجہ کو اپنے قد میں لگا لیا اسوقت راجہ موصوف کا جسم مرن کا دکھنا دیا اسوقت شگور و مہاراج کا راجہ موصوف بلکہ ہوا اور گورو دگورو دھنے لگا شگور و مہاراج نے راجہ شیونانہ کی بھگتی سے تمام سنگدھپ کو بختہ یا اور بوجہ اس کی بھگتی کے شگور و مہاراج کچھ عرصہ تک اسی مقام پر رہے اور بانی پرگٹ کی اور وہ ملک کا ملک شگور و مہاراج کا بلکہ ہو گیا غریک جنت زمین سمندر کے کنارے اس طرف ہی اسی قدر زمین سمندر کے اس طرف بھی ہوا اور شترہ راجہ دہان راج کرتے تھے لیکن شگور و مہاراج کے سکھ ہونے ہی اور قدیم دعوتے ہی اس تمام سنگدھپ کے جو شترہ راجاؤں کی ریاست تھی وہ سب کی سب راجہ شیونانہ کے قبضہ میں آگئی اور راجہ موصوف دہان کی کل ریاست کا انتظام راجہ شیونانہ موصوف خود کرنے لگے کیونکہ شگور و مہاراج نے اس راجہ کو تمام سنگدھپ ہی بختہ یا تھا اب وہ راجہ سواے گورو دگورو د کے اور کچھ نہ جانتا تھا اس ملک میں دھرم سالہ شگور و مہاراج کے حکم سے بن گئے اور تمام دہان کے لوگ نام میں ڈر رہے ہو گئے راجہ شیونانہ کی رسو میں بن اکیس من ملک پڑا ہو۔

شگور و مہاراج نے اسی مقام پر (پران سنگلی) کی پونجی اُجاریں کی تھیں اور بوقت روانگی وہ پونجی دہن رلھ دی تھیں اور راجہ موصوف سے یہ فرمایا تھا کہ اے راجہ ہمارے دیس سے ایک سکھ آدیا گاسکویہ پونجی دیدینا یہ سن کر راجہ موصوف شگور و مہاراج کے قدموں پر گر کر نہٹا۔

اور سکھ اب ہم سنگلا دیپ کی رہے اس سنو

جب رات ہوتی تھی تب دھرم سالہ میں سب سکھ اکٹھا ہو کر بیٹھتے تھے اور پریشن کی کیرن کیا کرتے تھے اور جب کیرن کر چکے تھے اسوقت ہر ایک ایک پر شادی کھانے کو جاتا تھا اور صبح آئے جب دن چڑھا تھا سب لوگ بیٹھ کر کھاتے تھے۔

اسوقت (من محل کوچ بانی پرگٹ ہوئی)

شگور و پرشاد

(کلٹ پران سنگلی سن محل کی کتھاسری گورو کا گوجی ہر بانی گورو جی کا توبن مدھست) اسوقت شگور و مہاراج پون اہار کرتے تھے۔

अध्याय पहला

राग आसामहल १

उन मन सब कहिये

ادھیاسے پہلا

راگ آسامل پہلا

ان من سب کہیے

اون من ہر کہ سوگ نہیں رہے

اون من آہا نہیں بیات

اون من دھان کیرن اور بان

اون من رہت شن دھانی

آگے اسکے اوچھا سے سپورن مین لیکن اس جگہ پر نہیں لکھا ہر
(نت محل پر ان سنگلی ہوئی) اور دسی سب پر لے گئے نس کیا
شکور دھاراج اس پونجی کو دین جوڑا لے گئے۔

اس (پر ان سنگلی) کی پونجی شکور دھاراج نے کھجی اسکے قدموں کا چرن امرت نام کا آپدیش دیکر بد گنی کے لائق کر دیا ہر شکور دھاراج
نے (چرن مجبور کو رکھ بھری کے پاس ایک چک ہی) اس ہی مین چار کھوہ مین انھیں کھوہون مین رہ کر اس پونجی کو برگٹ کیا ہر اور ان
بانی برادھن ناپاے کی) اسوقت شکور دھاراج نے فرمایا کہ ایک آدمی (جمو دیب) سے آویگا اس شخص کو یہ پونجی لکھ کر دیدنا عرض کہ یہ
پونجی دین سپورن تھی پس جو دو اودا اسی شکور دھاراج نے اپنے ساتھ رکھا تھا پس راجہ شیونانہ کو شکور دھاراج منجھی بخشی۔

غرض کہ راجہ شیونانہ بعد چند عرصہ کے مر گیا اسکے بعد راجہ شیونانہ کا پوتا گدی نشین ہوا اور کار دبار ریاست کا انجام دینے لگا جسکا نام راجہ
راے سنگ تھا ایک شخص اسی (مایا دوتے تھا) اور یہ شخص اس مقام کا (مسند) کہ جو اس زمانہ کا خطابی نام تھا وہاں کے سنگت مین یہ شخص حاضر
رہتا تھا اس شخص کے بھی دھرم سادہ تھے اور بڑی بھاری سنگت کچھ ہوتی تھی اور کیرن ہوا کرتا تھا اور لنگر بھی چلتا تھا اور (بھاڑوں کے
سکانات سے آگے اسی کو س پر (گندی بن) وہاں پر تین راجہ مین اور وہاں پر بھی سنگت پر دین پر شکور دھاراج کا ڈیرہ ہر اس مقام پر
بھاٹ ہی مسند ہر اس جگہ پر بھی سدھون کے ساتھ گوشت پھننے ست سنگ ہو اہر اس مقام پر بھی انکی پوجا چھین لی گئی ہر گریہ اسوقت
کی بات ہر کہ جب راجہ شیونانہ زندہ تھا سدھون نے اپنے اسوقت بھی بہت زور و طاقت دکھائی تھی لیکن کچھ کار گرنہ ہوتی تھی انجام کو پھر
سدھون نے جانا کہ شکور دھاراج پورن پور کہ مین آخر کار سب مدد لوگ شکور دھاراج کے چرنون مین اگرے اور عرض کیا کہ اسے
ہاراج ہکو بخشے غرض کہ سدھون نے شکور دھاراج سے بخشش چاہی بعد اسکے شکور دھاراج وہاں سے رخصت ہوئے اور جانب
(تر پاراج) جہان پر عورت تخت نشین تھی تشریف لے چلے اور سکھون کو آدھا رکھا۔

آگے ساکھی شکور دھاراج تر پاراج مین جانیکی بابت چلی

نمبر ۶۶

شکور دھاراج چلتے چلتے اس ملک مین تشریف لے گئے جہان پر عورت تخت نشین تھی اور اس ملک کا نام (کامرو دیس) تھا ایک دن
مردانہ کو بھوک نے زیادہ ستایا کیونکہ کچھ عرصے سے اسنے کچھ کھانا نہ کھا مردانہ نے عرض کیا کہ حضور تو پون الماری مین اور ہماری عادت
غلہ خواری کی ہر آپ نے آجک میرا اس بات کا کوئی علاج نہیں کیا اب کوئی تدبیر کر دیجیے اس تقریر سے شکور دھاراج کو دریافت ہوا کہ
مردانہ از حد بھوکا ہر شکور دھاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ کہہ خیر تو ہر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب نو مارے بھوک کے رہا نہیں جاتا ہے
بھو من کھانے کے بھوکو خود بھوک ہی کھائے جانی ہر شکور دھاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ یہ شہر بیتہ اچھا ہر مردانہ نے یہ مسکرا عرض کیا کہ

حضور لگے یہ شہر بہت اچھا ہے تو مجھ کو اجازت ہو تو میں یہاں سے کچھ کھاؤں بہ جواب اسکے سنگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ کو کہ یہ شہر
 اور طرح پر اچھا ہے لیکن مسافر کے جانے کے قابل نہیں ہے یہ سنکر مردانہ نے کہا کہ حضور کو اول تو آبادی ہی سے پرہیز کرو کہ اسکے قریب تک
 نہیں جاسے ہن اور اگر گفتیر سے کہیں بستی بھی ملتی ہے تو آپ فرماتے ہن کہ یہ بستی جانے ہی کے قابل نہیں ہے اور ویرانہ اور اجائز میں نافی
 کو پھر نے رہنے ہن یہ سنکر سنگورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی تو جاپائے کو میں منع نہیں کرتا ہوں لیکن مقام خطرہ کا ہوا ہے تو جانے مردانہ
 چونکہ جو کھانا اذہد تھا بستی میں جا پہنچا جس وقت بستی میں گیا وہاں کی عورتیں اجنبی آدمی دیکھ کر شیشے لیگیں اور آپس میں ایک دوسرے سے
 لگے لیگیں کہ اس شخص کو ہم لینے اور دوسری کتنی تھی کہ ہم لینے چاہتے ہیں ایک عورت نے مردانہ کو کچھ دینے کا اشارہ کیا مردانہ اسکے ساتھ ہو گیا
 اور اندر مکان کے جا پہنچا اس عورت نے جب اپنا قابو پایا تو مردانہ کے گلے میں ایک تانگا باندھ دیا کہ جسکی وجہ سے مردانہ مجبور ہو گیا بعد
 اسکے وہ عورت پھر پانی بھرنے کو گئی اب مردانہ اپنے دل میں سوچنے لگا کہ افسوس میں نے سنگورو مہاراج کی عدول حکمی کی کہ جسکا نتیجہ یہ
 ہوا کہ یہاں پھنس گیا اب کون سی تدبیر کیجا دے کہ جسکی وجہ سے یہاں سے نجات پانے آوے اتنے میں بھائی با لے نے سنگورو مہاراج سے
 عرض کیا کہ حضور مردانہ کو کتے ہوئے ایک عرصہ گزیر رہ گیا اور اس وقت تک مردانہ شہر سے واپس نہیں آیا بہ جواب اسکے سنگورو مہاراج نے
 فرمایا کہ اے بھائی با لے ہو خود مردانہ کی اس بات ضرورت ہے کیونکہ مار سننا چاہتے ہیں اور علاوہ اسکے مجھ کو یہ بھی خیال ہے کہ یہ بستی سراسر گڑی ہے
 کیا جانے مردانہ کس آفت میں آگیا ہو یہ کہہ کر سنگورو مہاراج اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ چلو بھائی با لے مردانہ کو لے آؤ میں بھائی با لے نے
 دریافت کیا کہ حضور مردانہ کہاں ہے سنگورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ ایک مکان میں قید کر دیا گیا یہ سنکر بھائی با لے نے عرض کیا کہ حضور مردانہ
 تو ہمیشہ ہی عدول حکمی کیا کرتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ نتیجہ کیا ہو گا باوجود اسکے کہ اسنے کئی باز رک اٹھائی ہے سنگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی
 با لے مردانہ کے واسطے چلنا ہی چاہیے یہ کہہ بستی میں جا پہنچے او لوگوں سے بوجھنے لگے کہ اے بھائی یہاں کوئی بنا غیر ملک کا آدمی آیا ہے ایک
 شخص ہمارے ساتھ کا تھا جو بستی کو آیا تھا اور اب تک پلٹ کر نہیں گیا وہاں بستی کی عورتیں سنگورو مہاراج کی طرف بھی دیکھ کر مسکرائیں اور مذاق
 کی طرح پر کھنکھاتی لیگیں کہ یہاں کوئی آدمی نہیں آیا ہے اتفاق سے ایک عورت نے بھائی با لے کے بھی گلے میں جیسا کہ مردانہ کے گلے میں باندھ دیا تھا
 باندھنا چاہا یہ کیفیت دیکھ کر سنگورو مہاراج نے ایک اشلوک فرمایا۔

اشلوک

کھربا دٹر جاربان جوئے ٹسک ٹیگو

ہملا با جھے تانکا کیونکر کنتھ ملین

سنگورو مہاراج کی زبان مبارک سے جیوں میں یہ اشلوک نکلا اتنے میں وہ عورت جس نے کہ مردانہ کو باندھ لیا تھا اور پانی بھرنے کو گئی تھی
 اپنے سر پر گھڑا رکھے ہوئے آتی تھی پس اس عورت کے سر پر پانی کا گھڑا بچہ جم گیا جب وہ عورت اپنے سر سے گھڑا اتارنے لگی تو اترتا ہی تھا
 سنگورو مہاراج نے بھائی با لے سے فرمایا کہ اے بھائی با لے تم نے دیکھا بھائی با لے نے عرض کیا کہ جو کچھ حضور نے دیکھا باوہ میں نے دیکھا
 سنگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی با لے مردانہ کے گلے کا تانکا جا کر کات دو ارشاد کے ساتھ ہی بھائی با لے نے فوراً ہی تانگا کاٹ دیا تانگے کے
 ٹکڑے ہی مردانہ قید سے آزاد ہو گیا اور اپنی اہلی حالت پر آگیا اس وقت پھر مردانہ سے سنگورو مہاراج نے پوچھا کہ مردانہ کیا خبر ہے جو اب اسکے مردانہ
 نے کہا کہ میں حضور میں مجھ کو کس بلا میں آپ نے ڈال دیا تھا یہ سنکر سنگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو تو آپ ہی بستی کو چلا آیا کرتا ہے اور خور ہی

एक दो एक चढ़ दिया कोन जरे मेरा नाव जीव
 जिन सखी सोहड़ा बी ऐसे अम्बे खान वडे महु जीव
 सो गुन मन बन अबनी हूके जीव दोय धराव जीव
 क्या गुन तेरे बकरां हूँ क्या क्या धिना तेरा नाव जीव
 साई ना रूप रंग ला मोती ते मानक जीव
 सो सत सह देतयां मैं तिन सों लाया चित जीव
 मन्दर मिठै सुन्दरै पत्थर कीते रस जीव
 होय इने टोली भूली असत्य संगत ना बैठै पास जीव
 अ मर कुंज कुरली बाग बैठे छाये जीव
 साध न चलै सोहरे क्या सोहं दस्ये आगे जाव जीव
 सुत सुत भातों धियां भूले वादन आस जीव
 तौसेहि नाली मोलियां सद रण कंधर यां आस जीव
 बुधु गुहा में सब आ गुन पक नानक की अदीस जीव
 सब राते सुभा गनी में ही हागिन कारे रात जीव

اور کچھ فائدہ نہ دیکھا لیکن تاہم اس فن کے لوگ دھوکین بھانے ہی
 رہے اور اپنی اپنی ترکیبیں چلاتے ہی رہے تب شکر و مہاراج نے ایک شبہ اور فرمایا۔

ایک دوا یک چدر صد بان کون جریں سیر نادن جو
 جی سکھی سو پڑادی ایسے اپنے چھان وڈے -
 سو گن من دن آدنی ہو کے جو دوس دھراو جو
 بیا گن تیرے دکھان ہوں کیا کیا گھنا تیر نادن جو
 سائی ناروپ رنگ لا موتی تے ایک جو
 سو ست سو دتبان من تن سون لایا جت جو
 مندر شے سندر سا بھر کینے رس جو
 ہو سے اپنے ٹولی بھولی است سنگت مایٹھے پاس جو
 امر کج کور لی باغ بیٹھے آئے جو
 سادہ نچلے سوہرے کیا مرٹھو دیسے آگے جاسے جو
 ست ست جھاتون نیمان بھولے دان آس جو
 نیسے ہی بانی موتی تیان سد کھا کند مریان آس جو
 اتھہ گن میں سب اُگن بک نالک کی ارو اس جو
 سب راتے بھاگنی میں ڈوی لگن کا سے رات جو

غور فکر نور شاہ کے ہر اسیون و نیز اسکی خود بھی تدبیریں بیکار ہوئیں اور کچھ فائدہ نہ دیکھا لیکن تاہم اس فن کے لوگ دھوکین بھانے ہی رہے اور اپنی اپنی ترکیبیں چلاتے ہی رہے تب شکر و مہاراج نے ایک شبہ اور فرمایا۔

راگ آسا مہل ۱

تال مہرے غر کے غار
 دی لکھ دھنیا جانے واچ
 ناراد ناچے کل کا भाव
 जत सत कह राखे भाव
 नामक नाम बिटु कुर्षान
 अम्भी दुन्या साहब जान

एक रहाव

गुरु पास गुफिर चेला खाय
 ताभं प्रतवै सो घर आय
 जी सो वरयां जीवम वाय

راگ آسا محل پہلا

مال منیدی گھٹ کے گھاٹ
 دو لکھ دنیا داجی واج
 نار و ناچے کل کا भाव
 जत सत कह राखे भाव
 नामक नाम बिटु कुर्षान
 अम्भी दुन्या साहब जान

ایک رہا و

گورو پاس ہو پر چیلکا سے
 تائین پر توے شو گبر سے
 جیسو دریاں جیون کماثر

ختم ہونے سو دن پرواڑ
 ویشن کیجے وہاں ہو
 لے دینے بن رہے نہ کو
 راجہ بنا کر کے بہت ہو
 لکھ کوٹائی ان میں نہ کو
 مانس مورتی ٹانگ نام
 کرنی کتا درو فرمان
 گور پر شادی جانے مہمان
 مان کچھ درگو پاوے مان
 بعد اسکے شگور دھما - اچ نے ایک اشلوک اور فرمایا -

اشلوک

گلیان سچے رنگیا ایدری پوری اسیان
 سنون گسا دھاکا لیان باہر موچو لیان
 رسا کر مت ناڑیان جیسے وہے دکھڑیان
 مال خیمی رتیاں انون سوکھڑیان
 ہون دے تانڑ ناڑیا رہے ناڑیان
 ٹانگ جہم سا رنجو جن کے سنگ لیان

تسسم پھچانے سو دین پھوان
 دشان دے دیا ن ہو ی
 لے دے بین رہے ن کو ی
 راجا نیا کرے دیت ہو ی
 کھے کھوٹا دے دن ماں ن کو ی
 ماناس مورتی نانک نام
 کرنی کتا درو فرمان
 گور پر شادی جانے مہمان
 مان کچھ درگو پاوے مان

شلوک

گلیاں سچی رانگا اچری پوری اسیان
 سنون گسا دھاکا لیان باہر موچو لیان
 رسا کر مت ناڑیان جیسے وہے دکھڑیان
 مال خیمی رتیاں انون سوکھڑیان
 ہون دے تانڑ ناڑیا رہے ناڑیان

نانک جنم سوارثی جوتین کے سنگ میلیاں

جب یہ اشلوک شگور دھما راج نے فرمایا اسوقت (نور شاہ) مالک شہر نے اپنے دل میں سوچا کہ اب انکو کچھ طمع دکھانا چاہیے اگر شخص طمع میں آجائے تو بھرگو با تاج ہو گیا یہ سوچکر نور شاہ نے ہر ایک قسم کے جواہرات و نقد پیکر شگور دھما راج کی نذر گنڈائی اور قدحوں پر آگری اسوقت شگور دھما راج نے فرمایا کہ یہ جقدر دولت دال ہر ایک کو فروخت کر کے اس سے بیان ایک دھرم سالہواؤ تاکہ آئندہ روپہ کی خدمت ہو کر اسے اسوقت ایشہ تمہارا بھلا ہوگا اور ست نام کا سمن کیا کرو اور سب سے چمکی رہنا بلکہ بہ ادب پیش آنا یعنی غور و شکری دل سے دور کر دینا اتنے میں درخان اس عورت کے کہ جسکے سر پر گھڑا جہم گیا تھا سب شگور دھما راج کے حضور حاضر آئے اور بھائی با لے کے قدموں پر گسے عرض کیا کہ اے ہمارے آپ لوگ سائنہ و وہاں عورت ہیں آپ کرنا کیجیے اور اسکی تقصیر کو معاف کیجیے یہ سکر بھائی با لے نے کہا کہ شگور دھما راج نہایت ہی ملائم اور داناؤ ہیں بہتری کہ تم لوگ انھیں کے قدموں پر جا کرو اور انھیں کی خدمت میں اپنی عرض پیش کرو اسی سے تمہارا بھلا ہوگا انھوں نے شگور دھما راج کے ان لوگوں سے فرمایا کہ اے بھائیو تم لوگ اکٹھے ہو جاؤ اور ان لوگوں کے سر پر چشم قبول کیا اسوقت شگور دھما راج نے بھائی با لے سے فرمایا کہ اے بھائی با لے تم واہ گورو ککر اس عورت کے سر پر سے گھڑا کرنا چنانچہ بھائی با لے نے واہ گورو ککر بانی کا چھینا آکے منہ پر مارا اور نورانی اس کے سر سے گھڑا اتارا اسوقت ان لوگوں کی کچھ اور ہی

ہوئی اور سب لوگ سنگور و مہاراج کے مکے پہنچے وہاں کوکون کو سناست آگئی بوجہ حکم سنگور و مہاراج کے دھرم سالہ طیار ہوا وہاں کے تمام لوگ سنگور و مہاراج کے مکے پہنچے لگے اور وقت سنگور و مہاراج وہاں سے روانہ ہوئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک زمیندار سے کہ جسکا نام بھی تھا جو گفتگو ہوئی اسکی بابت جلی

نمبر ۶۶

ایک مقام پر ایک زمیندار امی (بھئی) تھا اسے اپنی زمیندار سی میں یہ حکم دے رکھا تھا کہ جو کوئی فقیر خواہ سادھو آوے کہیں پر گزرتا ہے نہ پاوے اور جو کوئی خلاف اسکے کرے گا اسکو یہ سزا دی جاوے گی کہ اسکا کل مال و سبب لوٹ لیا جاوے گا اور سرکار کی غیبی میں جالیاں لگا کر آگ لگا کر عذاب دے گا کہ ایسی زمیندار صاحب جو کوئی سارے سنت ہو جائے وہ بستی اور آبادی ہی دیکھ کر آتا ہے اور کھانے کو پاجاتا ہے اب آپ کا یہ حکم ہی پھر اسکو کمان میں زمیندار کو سنا کہ جو کوئی آوے ہمارے مکان پر بھیج دیا کر داور اس زمیندار کو رکھو کا علاوہ پیش زمیندار کے دت اور بھی پیشہ تھا کہ جو کوئی راستہ میں مسافر وغیرہ لجاتا تھا بھئی لکھو کہ اسکو ملتا مال لوٹ لیا کرتا تھا دن کو یہ کام کیا کرتا تھا اور شب کو پوری کیا کرتا تھا غرض کہ یہ کار اس نالائق زمیندار کے تھے پس اسی پر اعمالی و بد اعمالی سے بھی زمیندار کا گذر تھا باوجود اسکے اپنے مکان میں دھرم سالہ بنا رکھا تھا اور آٹھ پہر کھانے کا ٹنگ جاری رکھتا تھا جو شخص جانا تھا بلاتے کھانا پانا تھا بلکہ بہت تکرار سے اسکو کھلاتا تھا تاوقتیکہ کھانا نہ کھاوے مکان سے جاسے نہ پاوے ب سنگور و مہاراج بھی اسکے علاقہ میں جانے کے جہان سادھو اور فقیر کے محشر کی مخالفت تھی اسوقت سنگور و مہاراج ایک شریف آدمی کا دروازہ دیکھ کر جا بڑے اس بستی کے لوگوں نے جب دیکھا کہ سادھو لوگ بیٹھے ہیں اگر سنگور و مہاراج کے قدموں پر گر کے تمھارا کتا اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ایسی سنت جی صاحب مہربانی کیجئے کہ آپ یہاں نہ بیٹھیں بواب اسکے سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ ایسی بھائی بستی دیکھ کر ہر شخص آ بیٹھتا ہے اس طرح ہم بھی بستی دیکھ کر آ بیٹھتے ہیں یہ تو ظاہر ہے کہ ویرانہ میں کوئی نہیں بیٹھتا یہ سنکر بستی کے لوگوں نے اپنی معذرت پیش کی اور عرض کیا کہ ایسی مہاراج اس بستی کا جو مالک ہے اسکا ہمارے لیے حکم ہے کہ جو شخص یہاں آجایا کرے اسکو ہمارے گھر بھیج دیا کر داور اگر خلاف اس حکم کے جو کوئی کسی سادھو و فقیر کو ٹھہرے دیا کر داور اسکا کل مال و سبب غیبی میں آجایا کرے گا یہ سنکر سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ چلو بھائی ہمارے دھرم سالہ ہم بھی اسی کے مکان پر چلیں جب لاٹھا سنگور و مہاراج کے بھائی ہمارے اور بھائی مردانہ آٹھ کھڑے ہوئے اور سنگور و مہاراج نے اپنے ہمراہیوں کے اس بھی زمیندار کے مکان پر جا کھڑے ہوئے اسے میں اس زمیندار کو خبر ہوئی کہ ایک سادھو نرنکار کے پیارے شریف لائے ہیں جو میں اس زمیندار نے سنا دیتے ہی سنگور و مہاراج کے قدموں پر بھی زمیندار کو رکھا اسکو دیکھ کر سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ آؤ بھائی سکھ گورو پر بیشتر تیرا بھلا کرے یہ سنکر اس بھی زمیندار نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ پرشادی طیار ہے ایسی سنت جی بھو جن کیجئے سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی پرشادی بھی بھو جن کر ایوینے سنگور و مہاراج کھٹ کھٹ کے جاننے والے تو تھے ہی اس سے آپ نے فرمایا کہ ایسی بھائی سکھ تیرے گھر میں آٹھ پہر ٹنگ جاری رہتا ہے سو تو کیا روٹکا کرتا ہے جو کہ میں بھی زمیندار نے سنگور و مہاراج کے درشن کے مجھے ایسے اسوقت اسکی عقل کچھ ادھی ہو گئی تھی اسنے اپنے روزگار کی کیفیت سنگور و مہاراج کے حضور میں راست براست کہدی اور عرض کیا کہ حضور میرے روزگار کی توبہ کیفیت ہے دن کو تو راستہ ٹوٹا ہوا اور شب کو چوری کرنا ہوں اسوقت سنگور و مہاراج نے یہ سنا آپ نے فرمایا کہ ایسی بھائی سکھ چھ پرشادی ہم میں کھاتے ہیں جو اب اس کے (بھئی) زمیندار نے عرض کیا کہ ایسی مہاراج اگرچہ آپ نے کچھ بھی نہ کھایا تو برا بھلا کیونکر ہو گا جو اب اس کے

سنگورو دھاراج نے فرمایا کہ اے بھائی سکھ جب تو یہ روزگار چھوڑ دے اور نیک معاش اختیار کرے تو البتہ ہم پر شادی کا دینگے یہ سنگور
بھی زمیندار نے عرض کیا کہ جس روزگار کی آپ اجازت دیں اسکو اختیار کر دیں لیکن یہ روزگار مجھ سے ہرگز ہرگز نہ چھوڑیگا وجہ اسکی یہی
کہ ابتدا سے میں نے ہی روزگار کیا بلکہ میرا خاندانی ہی پیشہ ہے باپ دادا بھی جی روزگار کرتا چلا آتا ہے سنگورو دھاراج یہ سنگور بہت خوش
ہوے اور فرمایا کہ تو نے ہم سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رکھی بلکہ راست براست کہہ دیا ہے اور یہ شہد فرمایا۔

شہد

یہ سچ سنان فاضل ہم جس بختے تیرے۔

بعد اسکے سنگورو دھاراج نے فرمایا کہ سن بھائی سکھ ہمارے تین کلام تو مان تو البتہ ہم پر شادی کا دینگے اسنے عرض کیا کہ بہت اچھا سنگور
دھاراج نے فرمایا۔ راست گفتاری۔ نیکو آدمی کبھی نہ کرنا۔ غریب آزادی کبھی نہ کرنا۔ یہ سنگور سنگورو دھاراج کے قدموں پر گر کر بھی زمیندار
بے تحاشا لگا دیکھا کہ گورو دھاراج یہ تین باتیں میں نے دل سے قبول کیں سو ذلت سنگورو دھاراج نے سچ کی بابت ایک پوری فرمائی۔

پوڈی

پوڑی

सचा साहब सच सकतं जिन सचे सच बसाया

سچا صاحب سچ ایک توں جن پئے سچ دتا یا

जिमनूं बदेहे तिसमिल सच तां तिन ते सच कमाया

جن میں دو پہ نس لے سچ نان تن لے سچ کما یا

सत गुरु मिल्या सच पाइया

سنگور لے سچ پایا

जिन के हूँ सच बसाइया

جنگ ہر دے سچ بسایا

मूर्ख सच न जानै मन मुख जन्म गवाया

مور کہ سچ نہ جانے من گم ختم گوا یا

विच दुनिया काहै आया

سچ دنیا کا ہے آیا

سنگورو دھاراج نے فرمایا کہ اے بھائی یہ سچ بولنا پران ہوتا ہے یہ بات سنگورو دھاراج نے فرمائی تو (بھی) مذکور نے عرض کیا کہ حضور کس طرح میں
آپ کے حکم کی تعمیل کر دوں جس طرح مجھ سے ممکن ہو وہ مجھ کو ارشاد فرمایا جاوے۔

سنگورو دھاراج نے یہ شہلوک فرمایا

श्लोक महल १

اشلوک محل پہلا

सच तां पर जानिये जां दूदय सचा होय

سچ تان پر جانے جان ہر دے سچا ہوے

कूड की मल उतरै तिन कौ अक्खा चोय

کوڑ کی مل اترے تن کرے اچھا دھوے

सचा तां पर जानिये जां सच चौरै प्यार

سچ تان پر جانے جان سچ دھرے پیار

नांव सुन मन रहै तां पाये मुख दुआर

ناؤن شن من رہے تان اسے گمہ دوار

पच तां पर जान्ये जां जुमत जानै जीव

پچ تان پر جانے جان جگت جانے جیو

भरती काया साद्य के विच दै करता वीव

دھرتی کا یا سادہ کے سچ دے کرتا ویو

सच तां पर जान्य जासिस सची ले

سچ تان پر جانے جان سکھ سچی لے

دایا جانے جیوں کی کھٹ پون دان کورے ॥
 سچ توں پر جانے جاں اچھم تیر تھ کرے نیواس
 سچ گوروں پونچھ کے بے نہ کرے نواس
 سچ سمن ہوئے دریا پاکدھی دھوئے
 نانک بربانہ بینتی جین سچ پلے ہوئے ॥

دایا جانے جیوں کی کچھ تین دان کرے
 سچ تان پر جانے جان اچھم تیر تھ کرے نواس
 شگور توں پونچھ کے بے نہ کرے نواس
 سچ سمن ہوئے دریا پاکدھی دھوئے
 نانک دھڑی جتی جن سچ پلے ہوئے

موت شگور کی زبان فیض تر جان سے رہی ہے یہ اشلوک سنا عرض کیا کہ اس سنت جی صاحب بن نے آپ کے احکام کو بسر و چشم قبول و منظور کیا یہ شکر شگور و مہاراج نے مکر فرمایا کہ جسکا جواب (بھی) مذکور ہے یہ عرض کیا کہ حضور کے کئی احکام مجھکو منظور ہیں اسوقت شگور و مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی یہ کہ جو تو نے قبل آج کے گناہ کیے ہیں وہ سب مجھکو بخشے گئے اور اب بھی جو کام کرنا ہو وہ بھی بخش دیئے اور پریش کی درگاہ میں تیرے انعاموں کا میں فاضل ہوں گا لیکن اوپر کے تینوں احکام کی پابندی بھی ضروری ہے یہ شکر (بھی) مذکور ہے شگور و مہاراج کے قدموں میں گر کر مٹھایا اسوقت شگور و مہاراج نے اس کے مکان پر پرشادی پائی اور پانچ دن شگور و مہاراج اس کے مکان پر مقیم رہے اور (بھی) زیندار یہ کہ بھی شگور و مہاراج کی از حد خدمت کی بعد اس کے شگور و مہاراج نے وہاں سے چلنے کا قصد کیا اسوقت بھی مذکور بہت رنجیدہ ہوا اور اپنے دلین کہنے لگا کہ اب میں کس زندگی کی واسطے پاپ کر دوں کیونکہ اب تو مجھکو سادھنوں کا ست سنگ بھی ہو چکا ہے اور سنتوں کے دشمن بھی بن چکا میں ہاں ایک بات یہ ضروری امر ہے کہ کسی مالدار خواہ راجہ کے یہاں سے کچھ ایسا اثاثہ لانا چاہیے کہ عمر بھر میں ہتھکڑیاں اور لوگوں کو بھی کچھ کھلاؤں یہ سوچ سمجھ کر (بھی) مذکور نے ایک دن بہت اچھے کپڑے پہنے اور مونیوں کی مالا وغیرہ پہنا جبکہ چار گھنٹی رات گزری تو ایک راجہ کے دروازہ پر جا کر کھڑا ہوا جب اندر چلا تو اسوقت دربان نے پوچھا کہ اے بھائی تو کون ہے کہ جو اسوقت راجہ کے مکان کے اندر جانا ہو جواب اس کے (بھی) نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر چھوٹا ہو تو مہاراج کے احکام کے خلاف ہو گا کیونکہ مہاراج کی ہدایت ہے کہ سچ بولنا ایسے اس سے بھی سچ ہی کہنا چاہیے چاہے اسکا نتیجہ اور انجام کچھ ہی کیوں نہ ہو گو کہ چاہے جان جائے لیکن خلاف احکام شگور و مہاراج کے کوئی لفظ زبان پر نہ آئے یہ سوچ کر (بھی) نے اس دربان کو جواب دیا کہ میں تو جو رہوں اس کے جواب اس کے دربان نے کہا کہ اے بھائی تو کچھ نشہ پیے ہو جو مجھ سے مسخران کی گفتگو کرتا ہو اور اپنے دل میں دربان مذکور نے سوچا کہ اگر یہ شخص چور ہوتا تو اپنے منہ سے کبھی نہ کہتا کہ میں چور ہوں یہ سوچ سمجھ کر دربان مذکور نے کہا کہ جاؤ بھائی جاؤ یہ شکر (بھی) مذکور راجہ کے اندر محل میں داخل ہو گیا اور توشہ خانہ کے اندر جا بیٹھا اور وہاں پر ایک ستم کے قیمتی اسباب و زینتوں دہرا وغیرہ ایکجا کر کے دیکھنے لگا اتنے میں ایک طاق پر دیکھا کہ ایک برتن رکھا ہے (بھی) مذکور نے اس برتن میں ہاتھ ڈالا تو اس میں کچھ کھانے کی چیز دیکھ کر وہ چیز اپنے منہ میں ڈال لے جس سے اسکو نیکلین مزا معلوم ہونے لگا غرض کہ اس برتن میں راجہ کے کھانے کی واسطے از قسم (چورن) رکھا تھا کہ جسکا ذائقہ نیکلین تھا اس ذائقہ کو دیکھ کر (بھی) مذکور کو شگور و مہاراج کا بچن یاد آیا کہ جسکا نیک کھانا اس سے بڑائی نہ کرنا اب اس شخص کا نیک میرے منہ میں چر گیا بس اب اسکی جو رسی میں کیونکر کروں یہ امر خلاف حکم شگور و مہاراج کے ہو گا اور خلاف اس کے مجھکو منظور نہیں ہے بس یہی بہتر ہے کہ میں خالی ہاتھ ہی بیان سے ہٹ جاؤں یہ سوچ سمجھ کر (بھی) مذکور جو چوری کو گیا تھا وہاں سے خالی ہی اپنے گھر کو چلا گیا جب صبح ہوئی تو یہ خبر مشہور ہوئی کہ راجہ کے توشہ خانے میں نقب لگ کر کچھ نقصان نہیں ہوا غرض کہ یہ خبر راجہ صاحب تک پہنچی چنانچہ راجہ صاحب نے خود اکر دیکھا تو جو اہلرات وغیرہ کی گھڑیاں بندھی ہوئی رکھی ہیں لیکن کچھ نقصان نہیں ہوا اتنے میں راجہ صاحب کی نگاہ اس

چون بر پرسی نو دیکھا کہ ہاں اسکا کسی قدر پٹھے قریب ایک رتی کے نقصان ہوا ہر صاحب کو یہ کیفیت دیکھ کر فکر پیدا ہوئی اور اپنے جی میں خیال کرنے لگے کہ یہ کیا ماجرا ہو کہ جو سمجھ میں نہیں آتا ہر کمال جو اسراٹ و نقد تو رکھے رہ گئے لیکن کسی قدر چورن کو جو رہے گیا باوجود اسقدر بیان دولت ہونے کے جو میرے مکان سے خالی ہاتھ پٹ گیا راجہ صاحب نے دربانوں اور پرہ و والوں سے دریافت کیا انھوں نے عرض کیا کہ شب کو ایک شخص بیان آیا تھا ادریم لوگوں نے اسکو ٹوکا اور دریافت کیا کہ تو کون شخص ہے کہ جو راجہ کے محل کے اندر اسوقت جاتا ہے یہ جواب دے سکے اُسے کہا کہ میں چور ہوں ہم نے جواب دیا کہ اسی بھائی تو ہم سے ہنسی کرتا ہے یہ سنکر وہ خاموش ہو رہا ہنسنے سمجھا کہ یہ چور نہیں ہے بلکہ کوئی اہلکار سرکار ہے کہ ایسی دریدہ دہشتی سے باتیں کرتا ہے جب ہم خاموش ہوئے وہ اندر چلا گیا یہ سنکر راجہ نے ارشاد فرمایا کہ اسی دربانوں تم لوگ اس شخص کو تلاش کرو چنانچہ دربان لوگ اسکو تلاش کرنے لگے گوکہ انھوں نے بہت کچھ تلاش کیا لیکن (بہی) نہ کور ہاتھ نہ آیا جب ان لوگوں نے جواب دیا تب راجہ صاحب نے اشتہار و اخبار و دھندہ صورا کرنے کو ارشاد فرمایا کہ اس طرح پرستہ کر دو کہ جو شخص ہمارے بیان چوری کرنے کو آیا تھا وہ خالی ہاتھ پٹ گیا ہے اب اگر وہ خود حاضر آوے تو ہماری سلطنت میں وزارت کا عہدہ پاوے غرض کہ تین دن برابر یہ دھندہ صورا پھرتا رہا لیکن کوئی شخص راجہ صاحب کے پاس حاضر نہ ہوا جب یہ تدبیر کارگر نہ ہوئی تب راجہ صاحب نے حکم دیا کہ جب قدر بدچلن آدمی ہمارے شہر میں پڑے مرنے کیے جاوے اور انکو سخت سزا دی جاوے جبکہ یہ کیفیت شروع ہوئی تب (بہی) نے اپنے دل میں سوچا کہ ہماری وجہ سے اکثر لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے اب میں راجہ صاحب سے ملاقات کر دوں (بہی) چاہے جو کچھ ہو غرض کہ (بہی) مذکور راجہ صاحب کے پاس جا کر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور ان آدمیوں کو چھوڑو ادین اور جسکی تلاش آپ کو ہر وہ میں ہوں جو کچھ آپکو دریافت کرنا ہو مجھ سے دریافت کیجیے یہ سننے ہی راجہ صاحب نے انھیں کور ہا کر دیا اور (بہی) کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ میرا اطمینان اس امر سے کر دو کہ میرے مکان میں اگر تم خالی ہاتھ کیوں گئے اس بات کو مجھ سے صاف صاف کہو کیونکہ ہر قسم کا جو اسراٹ اور بہت فتنی اسباب بیان پر موجود تھا یہ سنکر (بہی) نے جواب دیا کہ اسی راجہ صاحب اب آپ مجھ کو چاہے جو سزا دیں کیونکہ میں خود ہی حاضر ہو گیا ہوں دل لگا کر سنیے یعنی مجھکو سنگور و مہاراج گوردنا تک جی صاحب کے دشمن ایک دن ہوئے اور میں نے انکو اپنے برے کرموں کی داستان سنا کر اُسے عرض کیا کہ آپ انکے کھونے کی کوئی تدبیر فرما دیں اسوقت سنگور و مہاراج نے میں امر کی نسبت مجھکو ہدایت کی اور فرمایا کہ اگر تم اسپر عمل کر دو گے اور ہمارے کلام پر اعتقاد دے دو گے تو پھر پھر ہمارے برے کرم چھوڑو دیگا وہ یہ میں - راست گفتاری کرنا - ملک حرامی کبھی نہ کرنا - غریب آزاری کبھی نہ کرنا - چنانچہ سنگور و مہاراج کی ہدایت پر میرا عمل ہوا اور آپ کے بیان چوری نہ کرنے کی وجہ انھیں کی ہدایت مانع ہوئی کہ جس وقت اس چورن میں میرا ہاتھ پڑا اور ملک میرے ہاتھ میں لگا اور اسکو میں نے کھایا تو سنگور و مہاراج کا قول مجھکو یاد آیا اور باوجود اسقدر زرد جو اسر موجود ہونے کے میں خالی ہاتھ نہیں گیا علیٰ ہذا اقیاس جب میں دروازہ پر واسطے چوری کے آیا تب دربان نے مجھ سے دریافت کیا کہ اسی بھائی تو کون ہے اسکو بھی جواب اپنے سنگور و مہاراج کی ہدایت کے موافق ہی میں نے دیا یعنی صاف اُس سے کہا کہ میں چور ہوں گوکہ اُسے میرے صاف گوئی کو یقین نہ کیا اور بلکہ چور خود کہنے سے سا ہو کار بلکہ لازم سرکار سمجھ کر مجھ سے مزاحم نہ ہوا اور میں اندر چلا گیا اور پھر بھی اپنے سنگور و مہاراج کی ہدایت پر عمل کر کے خالی ہاتھ واپس گیا یہ قصہ سنکر راجہ صاحب نے بھی سے کہا کہ اسی بھائی دقت تمہارے سنگور و مہاراج ہیں کہ جنکی زبان فیض تر جان اثر نے تمہارے ایسے سنگور کو موم کر دیا کہ چہرہ تم نے بخوبی عمل کیا اور تم بھی دقت ہو کہ جو تم اپنے سنگور و مہاراج کے کلام پر ہر طرح سے پابند ہو ایسے اب میں تم سے نہایت خوش ہوا ہوں اسواسطے اپنے قول کے موافق میں تم کو اپنا دلیر اعظم بنانا چوں یہ لکھ کر اور اسی وقت راجہ صاحب نے بھی چور کو اپنی دوا کر

خلعت عطا فرمایا اور اپنا وزیر اعظم بنایا۔

بعد ازاں کچھ عرصہ بعد راجہ موصوف نے ایک دن بھی مذکورہ سے کہا کہ امی بھائی گورکھ جیسے کی میری خواہش ہے کہ تم اپنا سکہ بھجھو کر وہ سنکر بھی
مذکورہ سے معذرت کی کہ حضور ابھی تو میں چورہی ہوں پورا سکہ بھی نہیں ہوں تو دوسرے کو کیا سکہ کر سکتا ہوں اور گورکھ جیسے کو باقت
چاہیے وہ مجھ میں کچھ بھی نہیں ہیں ان اگر آپ کی یہی رائے ہے تو میں آپ کو ایک صلح دیتا ہوں کہ آپ شگور و مہاراج کا نام (گور و نانک
نرکار ہی ہے) اُسکو چاہیجیے اور اُسکے نام سے ایک دھرم سالہ بنوایئے تاکہ آئندہ دروند سادہ مہانتا کو آرام ملے یہ اُنکی ہدایت کا جزو ہے پس اگر
آپ آپ کرینگے تو آپ کا ضرور ہی بھلا ہوگا اور ساتھ ہی اُسکے یہ بھی یاد رکھیے گا کہ اگر ایسا کیجیے گا تو ست گور و مہاراج ضرور بالفرد آپ کو درشن
ہوئے دینگے کیونکہ شگور و مہاراج انترجامی ہیں اور اُنکا یہ قاعدہ ہے کہ جس جگہ اُنکو کوئی یاد کرنا ہو اُس جگہ ضرور وہ موجود ہو جائے ہیں اُسکے
یاد کرنے والے ضرور ہی اُنکے درشن پاتے ہیں یہ سنتے ہی راجہ موصوف نے ست گور و مہاراج کے نام کا ایک دھرم سالہ بنانے کا فوراً ہی حکم دیا اور
ساتھ ہی اُسکے یہ بھی فرمایا کہ اُنھ پر اس دھرم سالہ میں لنگر جاری رہے تاکہ یہاں پر اگر کوئی شخص بھوکھا نہ جاوے بعد چند عرصہ کے دھرم سالہ بنگر
تیار ہو گیا اور غلہ کا آسمین ایک ابار ہو گیا اور تین ہر پر ہیشہ کی کیرتن ہونے لگی اور راجہ مع رانی صاحبہ کے دھرم سالہ میں کیرتن سننے لگے اور
بعد کیرتن کے بھوک لگتا تھا بعد بھوک کے سنگت برخاست ہوتی تھی ایک دن رانی صاحبہ نے راجہ صاحب سے کہا کہ میرے گھر میں کوئی اولاد
نہیں ہے بہتر ہے کہ آپ امی راجہ صاحب اس غرض کو شگور و مہاراج کی سنگت کے آگے پیش کیجیے تاکہ شگور و مہاراج کی بدولت کوئی اولاد ہو جائے
صاحبہ کو بھی یہ بات منظور تھی جب صبح کو راجہ مع رانی صاحبہ کے سنگت میں حاضر ہوئے اسوقت دست بستہ ہو کر سنگت کے سامنے عرض کیا اور
ارو اس کی کہ امی غریب نواز آپ لوگ ست گور و مہاراج بیٹے گور و نانک جی صاحب کے دیوان ہیں اور اس جگہ بچا ہے شگور و مہاراج کے آپ ہی
موجود ہیں آپ لوگوں کو کھنڈ بلکہ برہمنہ بخش دینے کا اختیار ہے ایسے میری گزارش ہے کہ میرے واسطے آپ لوگ درخواست کیجیے کہ میرے گھر میں
کوئی اولاد شگور و مہاراج عطا فرمادیں کیونکہ سلفیت کا مالک کوئی نظر نہیں آتا ہے یہ شکر تمام سنگت نے کھڑے ہو کر ارداس گئی کہ امی شگور و
مہاراج آپ ہمیشہ حاضر حضور ہیں اور جو کچھ آپ سے خواہشمند لگتا ہے اُسکو آپ عطا فرماتے ہیں ایسے ہم لوگ گزارش کرتے ہیں کہ یہ راجہ
مع رانی کے آپ کا صدق اعتقاد ہے سیکہ ہے اور ہمیشہ سنگت میں حاضر ہو کر سنتوں کی خدمت کیا کرتا ہے آپ کو سیکہ اور سنت دونوں پسند
ہیں آپ اپنی کہہ پا فرمادیں تاکہ یہ لوگ اولاد پادین بعد اسکے سنگت نے راجہ کو اطمینان دیا کہ آپ کو اس ارداس کا پھل ضرور ہی ملیگا
یہ شکر راجہ نے مع رانی کے سنگت کے سامنے تمنا کیا اور حسب معمول اپنے مکان کو واپس آیا اُسی دن رانی صاحبہ کو حمل نمود ہوا اور بعد
انفاس سے معاد کے راجہ صاحب کے گھر میں دختر نیک اختر پیدا ہوئی راجہ کو خبر ہوئی کہ لڑکی پیدا ہوئی راجہ نے اپنے صدق دل سے اُس دختر کو
لڑکا تصور کر لیا اور اپنے صدق اعتقادی سے کل مہر اسم فرزند کی ہوا کیے غرض کہ کل پرورش و پرداخت شل رشک کے ہوتی رہی جب وہ
دختر بنائی ہوئی ایک دن رانی صاحبہ نے عرض کیا کہ اب یہ لڑکی کچھ ہوشیار ہوئی اور دنیاوی رسم کے موافق شادی کے قابل ہو چکی اس
بار سے میں بھی کچھ تجویز کرنی چاہیے جو اب اسکے راجہ صاحب نے کہا کہ ایک راجہ کی لڑکی نہایت ہی خوبصورت ہے اور اُسکی عمر بھی موافق
ہمارے رشک کے ہے اُسی کے ساتھ میں اپنے رشک کی شادی کر دینگا یہ شکر رانی صاحبہ نے کہا کہ امی راجہ صاحب یہ تو بڑا ہی ابرار دے ہو گا کبھی ایسا
دیکھنے میں تو کیا بلکہ سننے میں نہیں آیا کہ عدت کی نسبت عورت ہی سے کی جاوے اُس وقت راجہ نے رانی صاحبہ سے کہا کہ امی رانی تمہارا
نظر میں کیا یہ لڑکا لڑکی ہی نظر آتا ہے یہ شکر رانی خاموش ہو گئی راجہ نے ایک برہمن کو بلوایا کہ لڑکا فلاں شہر میں راجہ کے ایک دختر نیک صورت

دیکھ بھرت ہو اس سے اور ہمارے کنویرجی سے شادی کا پیغام بجاؤ یہ شکر اس برہمن نے عرض کیا کہ حضور ایسا پرادھ مجھ سے کیونکر ہو سکتا ہے
 کہ لڑکی کی شادی لڑکی سے کرادوں اور نہ کبھی ایسا سننے میں آیا ہے یہ تو میری دانست میں دونوں کی مٹی خراب کرنی ہے جو اب اسکے راجہ نے
 کہا کہ اچھ برہمن دیوتا بھوکو تو یہ لڑکا نظر آتا ہے غرض کہ پر دہت بھی خاموش ہو گیا آخر کار راجہ موصوف نے پر دہت مذکور کو اس شہر میں جہان کے
 راجہ کی دختر اسکو پسند نہی مزا نہ کیا اور اپنا پیغام تحریری واسطے شادی اپنے پسر کے ساتھ اسکی دختر کے دریا چنانچہ پر دہت مذکور گیا اس راجہ
 نے اسکی بڑی عزت کی اور خط کو لیکر تھر معا اور اپنے پر دہت کو بلوا کر شادی کی ساعت ٹھہرائی اور جو ساعت قرار پائی اس پر دہت کے ساتھ
 جواب خط میں لکھ دیا اور اسکو رخصت کیا چنانچہ وہ واپس آیا اور اپنے راجہ سے ملا راجہ وہاں کا خط دیکھ کر نہایت خوش ہوا اور سامان کا حکم
 دیا کھل سامان بنیاد ہو گیا اور شادی کے محل مہرسم ادا کیے گئے اور شادی کا جوڑا نکھا کر بات کی تیاری ہوئی جب آپس میں نوید گیا تو
 لوگوں نے انکار کیا اور کہا کہ جو وقت یہ بات ظاہر ہوگی کیا نتیجہ ہوگا اور سو اسے ندامت کے اور کچھ نہ ہوگا راجہ خاموش ہو رہا اور اپنے صدق
 اعتقاد سے یہی کہا کہ چاہے میرے کوئی شریک ہو یا نہ ہو لیکن میں تو اسکی شادی کر دنگا اور تنہا ہی خود چلا جاؤنگا اس بات کو شکر سب
 لوگ آپس میں کہنے لگے کہ راجہ خود رائی کیسے ہی جاتا ہے کسی کے سمجھانے کو نہیں مانتا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ عورت کی شادی عورت ہی کے
 ساتھ کیجاوے پھر سب لوگوں نے راجہ سے مکرر عرض کیا کہ حضور باس معافے میں بخوبی غور کر لیا جاوے جو اب اسکے پھر راجہ نے کہا کہ ہماری
 نظر دُن میں تو یہ لڑکی نہیں معلوم ہوتی بلکہ تر کا ہی نظر آتا ہے اور بات کی ردائی کا حکم دیدیا جو لوگ اس راجہ کے تاجدار تھے آپس میں کہنے
 لگے کہ جو راجہ کا حال ہو گا وہی ہمارا بھی حال ہو گا یہ کھکر ہوا ہوے۔ اب شگور و مہاراج کی بیلا دیکھیے کہ وہ اپنے بھگتوں کی لاج ہمیشہ ہی سے
 رکھنے آئے ہیں اتفاق سے برات تو جا ہی رہی تھی اتنا سے راہ میں ایک ہرن نظر آیا اس راجہ لڑکے نے کہ جو دو لٹا بنا تھا ایام طفولیت
 سے فن شکار میں تعلیم پا ہی چکا تھا اس ہرن کے پیچھے گھوڑا چھوڑ دیا اور اسی کے پیچھے راجہ نے بھی اپنا گھوڑا چھوڑ دیا غرض کہ دو لٹے جانے
 ایک میدان میں جا پڑا اس ہرن نے ایسی چوڑی بھری کہ نظروں سے غائب ہو گیا دو لٹا مذکور اسکی تلاش میں تھا کہ اس دیرانہ میں ایک
 دیوار بختہ نظر آئی اسنے خیال کیا کہ ہرن چوڑی بھر کر اس دیوار کے اندر چلا گیا ہے چنانچہ اس دیوار کے اندر یہ بھی داخل ہو گیا اسکے اندر ہرن کا
 کوہنہ ہی نہ ملا لیکن یہ دیکھا کہ ایک بنگلہ نفیس چار منزلہ اونچا اس میں موجود ہے اور اسکے اندر چاروں طرف سنگت بھی موجود ہے اور گراہ پر شاہ
 نفیس ہو رہا ہے یہ کیفیت دیکھ کر اس دو لٹے اس بنگلہ کے آگے تھک کر تھکایا کہ اب کھانا تو دیکھا کہ ایک سا دھو بر اجمان میں اس
 دو لٹا کو دیکھ کر سنگت سے آواز آئی کہ آؤ بھائی بیکہ گور و تیرا بھلا کرے بس یہ آواز سننے ہی اس دختر کی کہ بصورت پسر دو لٹا بنی ہوئی
 تھی کل اعضا اسکے مردانہ ہو گئے اور اسکو معلوم ہو گیا کہ ست گور و مہاراج خود ہی براجمان ہیں اتنے عرصہ میں اس دو لٹا کا باپ کہ جو اسکے
 پیچھے آ رہا تھا اسی مقام پر جا پہنچا اور اس چار دیواری کے اندر آئے کبھی داخل ہو کر کل کیفیت دیکھی اس دو لٹے اپنے باپ سے کہا
 کہ او چا جی درشن کرو شگور و مہاراج گور و نامک جی صاحب براجمان ہیں یہ سننے ہی اس راجہ نے شگور و مہاراج کے درشن کیے اور
 سنگت سے آواز آئی کہ آؤ بیکہ گور و تیرا بھلا کر لگا راجہ نے جب تھکایا کہ سر اٹھایا تو ست گور و مہاراج کے درشن ہو گئے اتنے میں کل
 بارانی جی جو آن دونوں کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے آہونچے راجہ نے شگور و مہاراج کا شکر یہ ادا کیا اور دھن باد کھکر کہا کہ ایک دم میں
 بھکھو آپ نے نہال کر دیا اور اس بات کو دونوں نے پیٹھے راجہ وزیر اسکے لڑکے دو لٹے اس بات کو اس وقت کسی پر ظاہر نہ کیا اور
 اپنے دل ہی میں رکھا بعد اسکے دو لٹے بارانی وزیر راجہ صاحب پھر اس مقام سے نکل کر اپنا راستہ لیا اور چلتے چلتے اس شہر میں جا پہنچا

جہاں شادی منظور تھی وہاں تو ایک عجیب چیمبر ہوا وہاں بھی کسی نے اس خبر کو پہنچا دیا تھا کہ جسکے ساتھ شادی ہوتی ہو وہ مرد نہیں ہو بلکہ عورت کی شادی عورت کے ساتھ ہوتی ہو جبکہ برات وہاں پہنچی تو دھن کی جانب سے یہ گفتگو پیش ہوئی کہ بیان پر کسی آپ کے دشمن نے ایسی خبر شور کر دی ہے اس کی تصدیق پر ضرور ہو ورنہ شادی جو فرمایا منظور کی گئی ہے منظور ہو اور اسی واسطے ایک عورت (نابن) کہ جو رات ہو شادی اس طرف سے روانہ کی گئی اور اسکو ہر طرح سے ہدایت کی گئی کہ دو گھنٹہ کی علامت مردی کی جانچ کر لوے اگر راستہ بیان کر لگی تمام یاد دہانی اور اگر غلط بیان کر لگی رو سیاہی میں بدنام کیجا دیگی غرض کہ وہ عورت برات میں گئی اور دو گھنٹہ کی علامت مردی کی جانچ کر لوے اس دختر کو کہ بصورت پسر بھی بعلامت مردی پایا اور اپنے منہ کو اس سے چھپایا یہاں جد وقت ہر دو تھیں نے خبر سنی کہ امتحان جو دھن کے باپ کو منظور ہو سکوت کے عالم میں تھے لیکن راجہ کو تو یقین کامل تھا فوراً اجازت امتحان دیکر کیا کہ جس طرح منظور ہوا امتحان کر دیا جب اس عورت نے دیکھا فوراً اپنے گھر واپس گئی اور دھن کے والدین سے کہا کہ کسی دشمن نے یہ جھوٹا ٹرائی ہو جسکے ساتھ دو گھنٹہ کے باپ سے کبھی کی ٹرائی ہو آپ دھن میں کہ جو ایسا داماد پایا ہے اور دھن دھن کے بھگاک کہ جو ایسے شخص کو سیاہی جاتی ہے اس بات کو سن کر دھن کے آدمیوں کو خوشی ہوئی اور ہنسی خوشی سے شادی ہوئی راجہ اپنی بھوگھو لایا اور رانی سے شگور و مہاراج کے پرگٹ جو نیکی خبر سنائی۔

اور بھائیو دیکھو کہ اس راجہ کو کس قدر اعتقاد کامل تھا کہ جس اعتقاد کے ذریعہ سے دختر پسر ہو گئی اور ست گور و مہاراج نے اپنے دشمن دیکھے اب سب سیکھوں کو ست گور و مہاراج پر دیسا ہی اعتقاد رکھنا چاہیے جیسا کہ اس راجہ کو تھا کہ جسکی بدولت اس کے سب کام پورے ہو جاوے اور اعتقاد کی بدولت اپنی مراد میں پاوے جو سیکھ خواہ سیکھ شگور و مہاراج پر پورا ہو ورنہ کرے گا اس کے کل کام پورے ہو جاوے گئے دیکھو سب سے پہلے اس زمیندار (بھئی) کی کیفیت کہ جو بڑا بھاری چور تھا اعتقاد لایا کیا پھسل پایا یا نہانک راجہ کا وزیر اعظم ہو گیا۔ اور اس (بھئی) کی ہدایت پر راجہ نے عمل کیا اور شگور و مہاراج پر اپنا دل و بالٹ کی جگہ ٹرکا ہو گیا اور آخر کار ست گور و مہاراج کے جرنوں میں جا پڑا۔

جسکے ساکھی بھائی بالے کی زبانی سنگت نے سنی ست گور و مہاراج کا دھن بادگو رو انگد جی صاحب کے سامنے ادا کیا اور تنہا ایک چٹا پنچہ گورو انگد جی صاحب سب سنگت کو رخصت کر کے آپ ست گور و مہاراج کے دھیان میں لگن ہو گئے۔

آکے ساکھی شگور و مہاراج اور کلجک سے گفتگو ہونیکلی بابت چلی

بھائی بالے کہتے ہیں کہ اس گور و مہاراج ایک دفعہ شگور و مہاراج سیت بند رایشتر کی سرزمین میں سمندر کے کنارے پر کہ جہاں سمندر کی لہریں آرہی تھیں جانکے اس مقام پر تھوڑی دیر کے بعد ایک بڑی زور سے آندھی اٹھی اور کالی پیلی نہایت زور کی آندھی آگئی اس آندھی نے یہاں تک زور دکھایا کہ دھن کو بھی اپنے مقاموں سے اڑایا اسوقت مردانہ ڈرا اور منہ پیٹ کر نہایت خوف سے کہنے لگا کہ ای شگور و مہاراج اس مرتبہ تو حضور بڑے ہی اجازت میں شریعت لائے ہیں یہ سن کر ست گور و مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ کیا کیفیت ہے مردانہ جواب دیا کہ ای ست گور و مہاراج مجھے اب یقین آگیا ہے کہ یہ آندھی بس جان لیگی یہ سن کر ست گور و مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ واہ گورو واہ گورو کہو خوف نہ کر کسی بات کا اندیشہ نہیں ہے۔ اتنے میں (کلجک) دیو کا سرد پ رکھ کر جیسے کہ ایک ہاتھ ہوتا ہے آسمان کے پاس چٹی باتان پر پڑے بڑے دانت ایسی شکل رکھ کر سامنے آکر اہوا مردانہ نے جب یہ خوفناک صورت دیکھی ست گور و مہاراج سے عرض کیا کہ ست گور و مہاراج اس آندھی سے بچ گئے لیکن اب اس دیو سے بچاؤ کی صدمت نظر نہیں آتی ہے جواب اس کے شگور و مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ

جیسے کہ آندھی کچھ نہ بھی دے سی یہ بھی کچھ نہیں کردا گورواد گوروکے جا اور بیٹھے جا پ جاکر تیرے پاس کچھ نہیں آدیا گائے میں رکھ گیا
 ایک کا سر دوسرے کے سر سے اکٹرا ہوا چاروں طرف سے دھواں اٹھ رہا تھا مردانہ یہ کیفیت دیکھ کر اور ڈرا اور کچھ پیٹ کر بڑبڑا کر کہہ
 سارا ج سے عرض کیا کہ حضور اب ان افقوں سے پناہ مشکل معلوم ہوتا ہے اب زندگی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی ہے جو اب اس کے پر شکور
 سارا ج نے فرمایا کہ اگر مردانہ یہ بھی کچھ نہیں کرتا ہے تو کاشی گشتا اور پیلے بادل کا رنگ بدلا اور پھر سر سے لگا اور بجلی جھلک
 ایک سخت آواز آئی ست گورو سارا ج کی قدرت سے کلچنگ کے شعبہ دون کا کچھ اثر نہ ہوتا تھا گو کہ پھر پھر رہے تھے لیکن وہ پھر شکور
 کے نزدیک نہیں بلکہ دور در پھر رہے تھے یہ کیفیت دیکھ کر پھر مردانہ نے کہا کہ اگر شکور و سارا ج اس مرتبہ حضور کمان لائے کہ اگر بیان
 بھی ہوئی تو گورو کفن بھی نصیب نہ ہوگا اور اس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ بیان سے زندہ کیونکر چھٹیکے یہ سکر پھر ست گورو سارا ج
 نے مردانہ سے فرمایا کہ اگر مردانہ تخت نہ کرے بھی کچھ نہیں کر اور یہ بھی ٹھوڑی دیر میں جانا رہیگا لیکن تو شدید پڑے جا بعد اس کے شکور
 سارا ج نے راگ گوری بن شبد فرمایا۔

راگ گوری محل بہا

راگ گوری مہلت ۱

ہوے ۲ ڈرے ۲ جا
 ہو کر کے جیت ڈر ڈر پائ
 تھیں پین بڑے ناہیں جا
 جو کھڑے ورنے ماب تیری رجا
 ہوئے جو ڈر ہوئے ہوئے
 ہر ڈر مرنے کا شہر

رکھ رہا ہے

ما جیو مری نہ ہونے تری
 جین کھڑے کیا سو کھڑے کورے
 ہونے آوی ہونے جا
 ہونے پانچے ہونے سما
 ہونے ہونے آسا آسا
 تیس تیس ہونے ہونے
 ہونے ہونے ہونے
 ہونے ہونے ہونے
 ہونے ہونے ہونے
 ہونے ہونے ہونے
 ہونے ہونے ہونے

ڈر ڈر گورو کے ڈر ڈر جا
 ڈر ڈر کہا جت ڈر ڈر جا
 تھیں بن دوہے ناہیں جا
 جو کچھ ورنے سب تیری رضا
 ڈرے جو ڈر جو ڈر جو
 ڈر ڈر مرنے کا شہر

ایک رہا ہے

نا جیو مری نہ ہونے تری
 جین کچھ کیا سو کچھ کرے
 حکمی آوے حکمی جا
 آگے پانچے حکم سما
 ہنس سیت آسا آسا
 تیس تیس ہونے ہونے
 ہونے ہونے ہونے
 ہونے ہونے ہونے
 ہونے ہونے ہونے
 ہونے ہونے ہونے
 ہونے ہونے ہونے
 ہونے ہونے ہونے

जाके जिया जल धन माल

नानक आखन ब्रह्म विचार

مکے جیاجنت دمن مال

ایک اکھن برہم بچار

ازمک

شکر و مہاراج فرماتے ہیں کہ گورکھ و گون کا ڈر کے اندر ہی مکان ہے کیونکہ من مکھ و گ تو پریشہ کو نہیں ڈرتے ہیں اور جو اکونناقی نایق
سانے ہیں اور تکلیف پہنچانے ہیں انھیں گون کو مہراج کا ڈر ہوتا ہے گورکھ و گ یہ کہنے ہیں کہ بغیر شکر و کے مرضی کے دوسرے جان کا
بہندہ والا خواہ مارنے والا کوئی نہیں ہے اسی کے حکم سے آنا بھی ہے اور اسی کے حکم سے جانا بھی ہے اور جو گ جان مار کر کھاتے ہیں انکی خواہش
کے واسطے ترنی کرتی جاتی ہے مثلاً جیسے کہ آگ میں لکڑی ڈالنے سے آگ زیادہ ہو جاتی ہے اسی طرح جان مارنے کی خواہش جاندار خیر کے کھانے
سے ترنی پکرتی جاتی ہے اور جو گ وادہ گور کا خوف کرتے ہیں وہ مہراج کے خوف سے بخوت ہیں اور ہر طرح پر آسودہ ہیں کیونکہ سب لوگ کسی
کسی کا آسرا رکھتے ہیں لیکن سنت و ہاتما تو صرف ایک پریشہ ہی کا آسرا رکھتے ہیں اور وہ لوگ یہ اپنے دل میں یقین رکھتے ہیں کہ جس کی یہ
ساری خلقت ہے وہی خالق ان سبھوں کا رازق ہے بیٹھے جو پیدا کنندہ ہے وہی ان سب کا رزق و بندہ بھی ہے جو شخص اُس پریشہ کا خوف
کریگا وہ کسی کو کبھی کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچا دیگا اور وہ صرف ایک پریشہ ہی کا نام ہے گاپس اسی کا اُدھار بھی ہو دیگا اسی مردانہ تو صرف
وہ گور و وادہ گور کہہ کیونکہ گور کا نام اپنا ہی پور کو ہے اُسکو کال بھی نہیں آتا بیٹھے وہ موت سے مبرا ہے ست گور و مہراج کی زبان فیض تر جان سے
شکر کج لگ نے آدمی کی شکل رکھی اور ست گور و مہراج کے حضور میں اس صورت سے آکر حاضر ہوا کہ ہاتھ میں آگ اور منہ میں گوشت رکھے ہوئے
تھا اور تمام بدن کچا تھا یہ کیفیت دیکھ کر شکر و مہراج نے مردانہ سے فرمایا کہ اسی مردانہ آٹھ اور مٹھ کھول اور باب بجا یہ شکر مردانہ اٹھا اور
باب بجانے لگا تب شکر و مہراج راگ اردین ایک شعبہ فرمایا۔

राग मारु महल १

उरपै धरनी आकास नखत्तर सिर उषर अमर कगार
पवन पानी वैसंतर उरपै डरपै इन्द्र विचार ।
रक निर्मो बात सुनी
सो मुखिया सी सरा सुहेला जो गुरु मिल गया गुरी

राग रहस्य

देहरार और देवा डरपै सिद्ध साधक डर मोया
लख चौससी मर २ जन्म फिर फिर जूनो जोया
राजस सात्विक तामिस डरपै केते रूप उपाया
छल बिपरी यह कैचला डरपै अति डरपै धर्म राया
सगल समधी डरे व्याधी बिन डर करने हार ।
कह नानक भगतन को संगी भगत मोहे हरार

राग मारु महल پہلا

ڈرپے دھرتی اکاس نکھر سدا پر اسر کگار
ہوں پانی پیشتر ڈرپے ڈرپے اندر بچار
ایک نہ بھوات سینے

سو سو کھیا سو سد ان سو میل جو گور مل گیا گھنے
ایک رہاؤ

دیو دھار اور دیو ڈرپے سد سادھک ڈر دیا
گو جو اسی فرم جنی پھر پھر جونی جو یا
راجس - سانک - تاس ڈرپے کینے روپ اپا یا
پھل پیری یہ کھولا ڈرپے ات ڈرپے دھوم ریا
سنگ سگری ڈرپے بیابی بن ڈر کرنی ہار
کھنک بگنن کا سنگی بگت سو ہی دہار

یہ مشہد کہکرت گوردھاراج نے فرمایا کہ اسی سر پریشی کے پیار سے تو کون ہی یہ سنکر کلجنگ نے ایک ہاتھ میں اپنے زبان اور دوسرے ہاتھ میں اعضا سے تناسل اور سارا جسم ننگا اور زرا دست گوردھاراج کے سامنے اس حیثیت سے آکر تھا بیٹھا اور کہنے لگا کہ اسی سنکر گوردھاراج میں آپ کے درخشن کو آیا ہوں اور آپ کے ہاتھ سے میں واقف ہوں اسلئے گذارش ہے کہ اس میری بے ادبی کو معاف فرمائیے۔
 سو نہت پریشی درگاہ سے جھک کر ہاتھ ملاتی ہوئی اسلئے آپ بھی مجھے مہربانی فرمائیے کیونکہ جیسی صورت میں نے آپ کے سامنے بنائی ہے ویسے ہی اس زمانے میں لوگ کرینگے گویا لوگوں کا نو نہ میں نے دکھایا ہے اکثر لوگ اپنے اپنے طریقوں کو چھوڑ کر کے انھیں دونوں اعضا کے بس ہو جاؤ گئے بیٹھے زبان۔ اور زن کے استاد اور والدین اور بزرگوں کی شرم چھوڑ دیوینگے یہ میں نے اکی صورت آپ کے سامنے کر دکھائی ہے اسلئے امید وار معافی کا ہوں کیونکہ آپ کا سنت اور ہر معافی دینا بھی آپ ہی کا کام ہے آپ ہا پور کہ ہیں اب یہ فرمایا کہ آگے کمان جائیے گا یہ سنکر گوردھاراج نے فرمایا کہ اسی کلجنگ میں سر پریشی کو دیکھتا پھر تاجون اسوقت کلجنگ نے ہاتھ چڑھ کر عرض کیا کہ اسی پریم پور کجی تیرے سوا اور بھی کوئی سر پریشی ہی جسکو تم دیکھتے پھرتے ہو یہ سنکر گوردھاراج نے جواب دیا کہ اسی کلجنگ تیری عملداری سنسار میں پھیلی ہوئی ہے پس تو یہاں کس کام کے واسطے آیا ہے اور ایسی صورت کیوں تو نے بنائی ہے بھابھار کے کلجنگ نے کہا کہ اسی گوردھاراج میرا نام کلجنگ ہے اور میں آپ کے صرف درشن کے واسطے آیا ہوں آپ کو نسا کر کرنا ہوں میں نے اپنے نام کے موافق یہ فریب اور جعل آپ کو دکھایا تھا ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اسی کلجنگ تو اپنے (بھجن) بیان کر کہ تیرے زمانے میں تیرے مددگار کون ہیں اور کس طرح پر سنسار ہوں کو تو اپنے فریب میں لاتا ہے کلجنگ نے کہا کہ اسی سوا جی جی سب سے زیادہ میرے ہمراہ ایک پہلوان ہے کہ جسکا نام جھوٹ ہے یہ تمام گناہوں کے آگے نشان بردار ہے اسکو میرے لشکر کا افسر یا سپہ سالار سمجھا جاتا ہے اور بعد اسکے یہ پانچ اور افسر ہیں۔ کام۔ کرد دھ۔ توبہ۔ موٹھ۔ اننگار۔ انگو ہانچوں کے سوا اور کون سا چاہیے اور جی ہٹی۔ بھگت اور کساد۔ خند۔ نا اتفاقی۔ یہ لوگ رنجوں کے سوار ہیں اور۔ آٹس۔ نیند۔ گوشت خوری۔ شراب خوری۔ منکری۔ بد لوگ گھوڑوں کے سوار ہیں اور۔ عیاشی۔ چورشی۔ جوا۔ بد کرداری۔ خود غرضی۔ یہ پیدل لشکر ہے انکے سوا اور بھی بہت فوج میری ہے کہ جو کلجنگ کردار آدمی کو بھارتنے کے واسطے موجود ہے اور سب کے اوپر ایک (رودیہ) کا لالچ ہے کہ اس سے بچنا ہی محال ہے اسی ست گوردھاراج جسکے اوپر میرا لشکر خدائی کرتا ہے اسکو پست ہی کر دیتا ہے آپ یقین سمجھے گا کہ میرے زمانے میں ان سے بڑھکر طاقت ور اور کوئی دوسرا نہیں ہے کہ جسکو میرے افسر زبرد کر بون جہاں میرے لشکر نے آگھر کسی کے حواس پر جانیں رہتے ہیں انھوں نے میرے بڑے ہمت داروں کے ہوش گم کر دیے علاوہ انکے میرا ایک اور سپہ سالار میرے زمانے میں ہے جسکا نام (دنبہ) ہے اسنے تو سبھوں کو بھارتی بنا ہے میری دانست میں اس سے تو کوئی بچا ہی نہیں اب آپ خیال فرما دیں کہ جسکی حکومت میں اسقدر اور ایسا جزا لشکر ہو دے اسکے مقابلہ میں کیسا ہی سخت پور کہ ہو گا لیکن میرے سپاہی سے تو ضروری زبرد جو دیا گیا اسکو کوئی نہ کوئی میرا پہلوان پست ہی کر بیگا سوا سے اسکے میری حکومت و عملداری پھر میں شائہر وید پر کوئی نہ چلیگا بلکہ ہر ایک کے دل میں اسی خودی سمائیگی کہ ابی ہی بوجا کرانی چاہیے اسلئے اپنے نہیں اور تار بنائیے اور جہاں پر مسلمانوں کے قاضی خواہ مولوی ہونگے وہ لوگ بھی لوگوں کے صرف دکھانے کے واسطے نماز اور کسب پھرینگے اور خدا کا نام پر لوگوں سے روپیہ لیکر جھوٹی باتیں بنائیے احکام شرعی اپنے مطلب کے موافق پڑھ سناینگے مسلمانوں کے مشروں کی طرف لوگوں کے رنجان زیادہ ہو جاؤ گئے ہندوؤں کے ملہ صرف دکھانے کے واسطے جو کا وغیرہ لگائیے اور اپنے تئیں پاک و معاف بنائیے اور خدا کا

ہو گیا تھا کہ کیا ہے برہمن اور فقروں کے حرق اسطرح پر جو جادو کے گھر گریست لوگ بانی پر ہلکے بھوت بدن پر لڑو گون گونٹھنے فقروں کے
 ٹیکا اور ٹوکی لے چھے باب لکھ روٹھنے پس حضور پر یہ ظاہر ہو گیا ہو کہ میری عبادت میں جب فقروں کی ایسی بانی ہو گئی تب وہ لوگ
 کہا جو کہ کما چٹے اور سب بانی کما ہٹا بیٹے کیونکہ جو کہ جگت تو ہمارے لشکریوں کے ہاتھ کو ٹھٹھنے پس کما ہی اپنی کھو دینگے تو ان کے پاس
 کیا رہ جادو کا تیری باتوں کا جو جھانٹے سر پر اسقدر لدا ہو گا کہ جسکے بار سے اٹھنے نہ پاونگے۔

جب اسقدر بانی سن کر وہ مہاراج سے کلجک نہ کر کے چکا تب شکر و دھاراج نے فرمایا کہ اے کلجک ان باتوں کا جواب تم کو دینا ضرور پڑے گا
 اور شکر و دھاراج نے اپنی زبان مبارک سے یہ شبہ فرمایا۔

سری مکہ باب

آری मुखवाक्य

जन सिख दारी तिसही खारी चाकर केहा उरना
 जा सिख दारी कवे जखरी ता चाकर हाथ मरना
 جن مکہ داری نس پر خداری چاکر کہا ڈرنا
 جان سک داری پوی نہ خیر نشان چاکر ہونا
 ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ اے کلجک تو جگت میں سکھ اور ہر اور ہم بھی اسکے لازم ہیں اپنی ملازمت کرتے ہیں اے کلجک خوب یاد
 رکھنا جس وقت تک کہ دینا ہو گا اس وقت ہمیں میرے محاسب ہونگے پس جس وقت شکر و دھاراج نے یہ فرمایا تو کلجک ڈرا اور دست
 پر کر ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر پڑا اور عرض کرنے لگا کہ اے شکر و دھاراج میری ایک ارداس ہو وہ قبول فرمائی جادو سے ست گورو
 مہاراج نے فرمایا کہ کیا کتا ہے کلجک نے عرض کیا کہ اے مہاپورکھ میں آپ کی خدمت میں اس واسطے آیا ہوں کہ آپ سری پریشہ کے نزدیکی
 میں ہیں بھلو بھی آپ کی اطاعت کرنی چاہیے تو آپ بوقت حساب کے میرے مددگار رہیے گا جو اب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ
 کہ سن بھائی کلجک تو خاطر جمع رکھ بیشک میں تیرا ہی مددگار ہونگا اس وقت پھر کلجک نے عرض کیا کہ حضور آپ میں اور کرتار میں بعد کوئی
 نہیں ہے اسلئے میں امید دار ہوں کہ میری نذر کچھ قبول فرمائی جادو اور بھلو یقین ہی ہو گا کہ حضور میرے مددگار ہونگے شکر و دھاراج
 نے جواب دیا کہ اے بھائی کلجک جب کہ ہم ہر طرح کا شکر چھوڑ کر دکھ کو اپنے اوپر انگیز کرنے میں تو دیس کے پدارتھ نہیں لیتے ہیں اور میں تیری
 نذر لیکر کیا کر دنگا کلجک نے عرض کیا کہ اے دیوتاؤں کے دیوتا جب آپ میری نذر قبول نہیں فرماتے ہیں تو بھلا میری تسکین کس طرح پر ہو
 یہ سن کر ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ اے بھائی کلجک پہلے تو یہ بتا کہ ہماری نذر کے لائق میرے پاس کیا سامان ہے کلجک نے جواب دیا
 کہ اے غریب نواز میرے پاس اس وقت سب کچھ موجود ہے۔ موتی۔ ہیرا۔ لعل۔ جواہرات۔ سونا۔ چاندی۔ اور ہر طرح کی عمارت و مکانات
 نہایت عمدہ عمدہ بنے و بنے اور آپ یہ بھی خیال فرماؤں کہ مجھ کو اس وقت کس چیز کی کمی ہے جیسا کہ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک میری ہی
 عبادت میں ہے اور خوبصورت خور تین اور اٹھارہ سدھیاں میرے حوالے کیا بلکہ میرے حکم میں ہیں انہیں سے جو چیز آپ کو پسند ہو دے وہ
 دے دے اگر انہیں سے کچھ بھی قبول فرمایا دے تو مجھ کو تسلی ہو جادو سے یہ سن کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی مجھ کو کسی
 چیز کی ضرورت نہیں ہے اور یہ نکر ست گورو مہاراج نے ایک شبہ فرمایا۔

श्रीराग महलयहला

सरी राग मल पहला

मोखित मन्त्रि उसर हिरत निव होवे जडाव

दन्त मन्दरामर भर्त न्त होनी जडाव

कस्तुर कंथ अगर चन्दन लीप आवे चाव

नर नलक अगर चन्दन लीप आवे चाव

ست دیکھ بھولا دوسری تیرے چت نہ آوے ہر ناؤ

ہرین جیو مل مل جاؤ

مین اپنا گور پونچھ دکھایا اور تانین تھماؤ

ایک رباؤ

دھرتی میرے ہل جرتی پنگ ہل جڑاؤ

موٹری کچھ مٹری سو ہی کرے رنگ بساؤ

ست دیکھ بھولا دوسری تیرے چت نہ آوے ناؤ

سندھ جودان سدھی لے رو ہی اکھان آؤ

گیت پرگت ہوے بے سالی لوک رکھے بھماؤ

ست دیکھ بھولا دوسری تیرے چت نہ آوے ناؤ

سلطان جوا ان میل شکر تخت را کھاپاؤ

حکم حاصل کرے بیٹھے ناک سب داؤ

ست دیکھ بھولا دوسری تیرے چت نہ آوے ناؤ

ست دیکھ بھولا دوسری تیرے چت نہ آوے ناؤ

ہرین جیو مل مل جاؤ

مین اپنا گور پونچھ دکھایا اور تانین تھماؤ

ایک رباؤ

دھرتی میرے ہل جرتی پنگ ہل جڑاؤ

موٹری کچھ مٹری سو ہی کرے رنگ بساؤ

ست دیکھ بھولا دوسری تیرے چت نہ آوے ناؤ

سندھ جودان سدھی لے رو ہی اکھان آؤ

گیت پرگت ہوے بے سالی لوک رکھے بھماؤ

ست دیکھ بھولا دوسری تیرے چت نہ آوے ناؤ

سلطان جوا ان میل شکر تخت را کھاپاؤ

حکم حاصل کرے بیٹھے ناک سب داؤ

ست دیکھ بھولا دوسری تیرے چت نہ آوے ناؤ

یہ شبہد شکر کلجگ نے عرض کیا کہ ایست گوردھاراج میں آپ کا رسکھ ہونے آیا ہوں اسلئے گذارش ہے کہ اگر آپ اجازت دیوں تو آپ کے رہنے کے واسطے موتیوں کے مندر تیار کروادوں بلکہ کل جو اہرات اسمن جروادوں اور شکر اور اگر وچندن وغیرہ خوشبو بات اسمن چکر کوادوں بلکہ اگر آپ کی اجازت ہو تو بیان کی کل زمین ہی جو اہرات سے جڑ واد بجاوے اور اگر پنگ کی خواہش ہو تو جو اہرات ہی کا پنگ منگوادوں غرض کہ جو شے آپ کو مطلوب ہو اسکے واسطے اجازت دیجادے تاکہ نور ہی وہ شے آجاوے قطع نظر اسکے اور بہت کچھ خیرین ایسی ہیں کہ جنکو دیکھنے سے لوگوں کا دل کھنچ جاتا ہے وہ منگوادوں اور میں یہ تو پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ میرے قابو میں تمام رومی اور سدھی سب ہی کچھ ہی جو کچھ مجھکو ارشاد فرمایا جاوے اسکی بجا آوری کیجاوے یہ شکرست گوردھاراج نے فرمایا کہ ای کلجگ اگر سدھان دیکھکر میں بھول جاؤں اور سدھ بن بیٹھوں اور لوگوں کو سدھ متائی دکھاؤں اور سنساری لوگ میرا بھاد رکھیں اور سب پر میری ہی حکومت ہو جاوے تو بھی کچھ نہیں ہے کیونکہ یہ سب شمل ہوا کے ہیں جو شخص انپر راغب ہو جاتا ہے وہ پریشکر کو صاٹ ہی بھول جاتا ہے پھر کلجگ اپنے ہوش میں نہ آیا بلکہ جوا بابا پھر کہا کہ اگر حضور اجازت دیوں تو نوکھنڈ پر بھی کا آپ کو راجہ بنا دوں پھر منگو رومہاراج نے فرمایا کہ ای کلجگ اگر میں راج پاؤں تو راج کلج میں ہی پریشکر کو بھول جاؤں اور یہ امر مجھکو کسی طرح منظور نہیں ہے پس ایسی خبر مجھکو سناؤ نہ چاہیے کہ جس سے پریشکر بھول جاوے یہ شکر کلجگ نے اراد اس کیا کہ ای منگو رومہاراج جو خبر گوردون کے آگے پیشکش کی گئی اسکا واپس لینا بھی گناہ ہے اسلئے اب میری نذر قبول ہی فرمائی جاوے یہ شکرست گوردھاراج نے فرمایا کہ ای کلجگ جب ہم دسواں چارہ ہنکراؤ تارینگے اسوقت تیری نذر بھی قبول کرینگے کیونکہ اسوقت ہمارے سکھوں کے واسطے رومی سدھی کی بھی ضرورت ہوگی جو اب اسکے کلجگ نے عرض کیا کہ ای غریب نواز آپ کو میرے زمانہ میں اوتار لینے و نیز مجھکو حضور کی خدمت میں حاصل کرنے کا بیجہ میرے لیے کیا

ہوتا ہے جب کہ حضور میری نذر بھی قبول نہیں فرماتے ہیں اس سے میرا تو کہیں ٹھکانا ہی نظر نہیں آتا ہر اول تو میں ہوں ہی پانی تھا
 اور جب کہ میری نذر بھی حضور قبول نہیں فرماتے ہیں تو مجھ سے زیادہ اور کون شخص پانی ہوگا یہ سنکر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے کلجگ
 اس نظر سے نہیں مجھ کو تو کسی امر یا کسی شے کی ضرورت ہی نہیں ہے یہ سنکر پھر کلجگ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ حضور مجھ کو میرے لائق مجھ کو خدمت
 انصاف کی جاوے کہ اُسکو یہ تا بعد از بجا لاوے تاکہ میرا اطمینان ہو جاوے سنگور دھاراج نے فرمایا کہ اے کلجگ جو چیزیں تیرے اختیار
 میں ہیں انہیں سے تو کسی شے کی مجھ کو ضرورت نہیں ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ تیرے پاس ہمارے لائق کوئی چیز نہیں ہے یہ سنکر پھر کلجگ نے عرض کیا
 کہ اے سنگور دھاراج میرے اختیار میں حسب ذیل اور بھی شے ہیں انہیں سے کچھ پسند فرمائیے۔ دُکھ۔ تیند۔ پیاس۔ آس لینے بستی۔ ترشنا
 پلے خواہش۔ غور۔ دشمنان۔ نفاق۔ چوڑی۔ زنا کاری۔ بد بختی۔ خست۔ سوائے اسکے اے ست گوردھاراج میرے زمانہ
 میں انیسے کوئی بچہ اور ہندوؤں کی بیداری ہوگی بے ہندوں کی قدر بڑھ گئی سچ بولنے والا یہ قوت کہا جائیگا اور جھوٹا و فضول گو آدمی کو
 لوگ ہوتے اور ذی ہر کیستے بدکار لوگ راجاؤں کے مصاحب ہونگے پاپوں کے گھروں میں دولت اور آدمیوں کی ترقی ہوگی تاکہ پاپ
 کی اور زیادہ ترقی ہوتی جاوے لوگوں کو دھرم سے محبت نہ ہوگی اے ست گوردھاراج گو کہ میری عبادت میں لوگ ابسا کرینگے لیکن انجام
 کو تکلیف اٹھاوینگے برہمن لوگ کاشتکاری کریں گے اور یوہا کرینگے اسکی آئین ترقی ہوگی اور جو برہمن بید پانی یا ہت گمانی ہونگے انکی بھتی
 ہوگی اور راجاؤں کے نیت ہمیشہ پر جا کی طرف سے برگشت رہیں گے رعایا کے نقصان پر دوام نظر رہیں گے اور سننیا ساسی لوگ جنگوروپہ خواہ
 بہ شاسترا جھوٹا منع ہو وہ لوگ ایسے روپیہ والے ہونگے کہ حاجتی کریں گے اور گربست لوگ کہ جنکے پاس روپیہ ہونا چاہیے محتاج ہونگے اور
 اے ست گوردھاراج جس جس مقام پر نیک کام لینے۔ چپ۔ تپ۔ برت۔ دھرم۔ اوپاشنا۔ وغیرہ ہونگے سب فانی ہو جاوینگے
 اے ست گوردھاراج یہ کرتار کی اجازت ہے اسوجہ سے میری عبادت میں یہ باتیں ضروری ہی ہونگی لیکن اب آپ نے ادا میری عبادت
 میں کیا ہے جیسا ارشاد آپ کا ہو ویسا کیا جاوے کیونکہ بغیر آپ کے مرنی و اجازت کے میں کچھ بھی نہیں کر سکتا ہوں پس ایسے گزارش ہے
 کہ میری نذر ضرور بالفرد کچھ نہ کچھ قبول فرمائی جاوے اور مجھ کو کچھ تلاش و فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ سب چیزیں میرے پاس موجود
 ہیں۔ سونا۔ چاندی۔ مندر۔ جواہرات۔ انہیں سے جو منظور ہو حاضر کجاوے تاکہ میری دلجوئی کا باعث ہو جاوے یہ سنکر سنگور دھاراج
 نے فرمایا کہ اے کلجگ سب جگہوں سے تیرا اقبال بہت بڑا ہے اور ہوگا ایسے میں مجھ کو یہ بردان دینا ہوں کہ تیری عبادت میں جو کرتار کی کثرت
 کرے گا اسکا عاتق زیادہ سے زیادہ ہوگا بلکہ جو ست جگہ میں ایک لاکھ برس اور۔ تریا جگہ دس ہزار برس۔ اور دوا برہمن ایک ہزار
 برس محنت اور ریاض کرنے سے بھل تھا تھا تیری عبادت میں تھوڑے ہی عرصہ میں پریشہ کی کثرت کرنے سے بہت جلد بھل ملیگا۔ اور
 اے کلجگ تو یاد رکھ کہ جو نذر تو اسوقت ہمارے حضور میں پیشکش کرتا ہے وہ نذر (جو تھے) اوتار میں ہم قبول کرینگے بلکہ بہت مایا اور بداند
 کے ساتھ نذر دینے کے یہ سنکر کلجگ مذکور بہت خوش ہوا اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اے ست گوردھاراج میں آپ کے سامنے یہ قول مانا ہوں
 کہ میں آپ کی سنگت کے نزدیک نہ جاؤنگا لیکن جو لوگ۔ ڈنہی۔ اور کپشی ہونگے انپر البتہ میری طاقت اور میرا زور دھلیگا اور جو لوگ آپکی
 اپنی بڑھینگے اور آپ کے احکام بجالا دینگے انکے اوپر البتہ میرا کچھ زور نہیں چلیگا سوائے انکے اور سب لوگ میرے طلوع اور زور ہندو ہونگے
 یہ سنکر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے کلجگ تیری نذر بھی ہم قبول فرماتے ہیں کہ اپنے قول کا تو پابند رہنا اور ہمارے سکھوں اور بھوکوں
 کو اپنی طاقت ہرگز ہرگز نہ دکھانا اور ہماری سنگت کو ہرگز ہرگز اپنا زور نہ دکھانا تو کہ نہ دینا یہ سنکر کلجگ نے عرض کیا کہ اے غریب نواز

بھگت بھی۔ ہر درہی بخش لیجے گا کیونکہ میری طاقت کو آپ نے اور زمانہ سے زیادہ عطا فرمایا ہے اور میں مجبور ہوں کیونکہ مجھ کو کرتا رہا پورک کی اجازت
 ہو کر چاہت کی سادہ خواہ نفس کی سہا ہی ہو یا تنگ کہ مہا پورک بھی ہو اسکو باس فریب دینا کہ تیرے فریب سے باہر نہ نکل جاوے۔ جواب سنا
 ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے کلجگ تیرے لیے اگر اس کرتا پورک کی یہ اجازت ہو تو جواب حسب قول اپنے میری نذر بھی کر کہ جس وقت
 میری سنگت میں شہد کا اچارن ہو اسوقت ہرگز ہرگز اس طرف نہ جا بلکہ وہاں سے دور ہی بیٹھے رہنا یہ سنکر کلجگ نے عرض کیا کہ شگوردھ
 ماراج جب شہر کے وقت میں سنگت میں نہ جاؤنگا تب نجات کیسے پاؤنگا جواب اسکے شگوردھ ماراج نے فرمایا کہ اے کلجگ میری طاقت
 اور خاصیت یہ ہے کہ تو نیک کام کو بگاڑ کر بُرے کام کی طرف لگا دے پس جب کہ ہماری سنگت میں جا کر تو نے اپنا کام پھیلایا تو کرتا پورک کی اجازت
 میں فرق ہو جاوے گا یہ سنکر کلجگ نے عرض کیا کہ حضور کراہ برشاؤ کا چھاندا تو ضرور لینے جاؤنگا اور جہاں آپ کی سنگت بٹھری ہوگی اُس سے
 کچھ دور ہونگا جس وقت شہد کا بھوک پڑے گا اسوقت سنگت میں حاضر ہونگا یہ سنکر ست گوردھاراج کلجگ سے خوش ہوئے اور کلجگ
 کو اپنا سیکہ کیا اسوقت کلجگ مذکور دست بستہ ہو کر ست گوردھاراج کے آگے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا کہ حضور میں تن من سے آپ کا داس ہوں
 میری جان بھی حضور کے واسطے حاضر ہے جس طرح حضور نے ارشاد فرمایا ہے اسی طرح میں تعمیل کرونگا غرض کہ جب یہ قول مستحکم کلجگ نے سنکر ست
 گوردھاراج کو دیا کہ اُنکے شہد کا داس ہوں اور حضور کی سنگت کا چرند اس ہو کر میں رہونگا لیکن۔ غوری۔ ددی۔ دکنی۔ کونہ چھوڑونگا
 ہماراج کے قدموں پر گر کر تھکایا اور چلنے لگا اسوقت پھر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے کلجگ تیرا پڑا پ سب ٹھیکوں سے زیادہ و
 بڑا ہو گا یا تنگ کہ تیرے زمانہ میں اگر کوئی شخص ایک گھڑی بھی پریشور کا سمن و کیرتن کرے گا اُسکی نکت ہو جاوے گی یہ سنکر پھر کلجگ نے
 مٹھائی اور ست گوردھاراج سے رخصت ہو کر سنسار میں رہنا ہوا۔

آگے ساکھی شگوردھاراج سے اور ایک بڑھئی بھگت کی گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۶۹

ست گوردھاراج جاتے جاتے ایک دن ایک بڑھئی بھگت کے مکان پر قیام فرمایا اُس بڑھئی نے بھی ست گوردھاراج کی خدمت بہت
 کچھ کی جب صبح ہوئی ست گوردھاراج چلنے کو تیار ہوئے تو آپ نے اُس بڑھئی مذکور کی دیوار گرا دی اور اُسکی چار پائی بھی توڑ ڈالی
 اور اُسکے برتن بھی ٹپک کر توڑ ڈالے اور بڑھئی مذکور صبح اٹھ کر کہیں کسی ضرورت سے چلا گیا تھا ست گوردھاراج جس وقت بستی
 کے باہر آئے اسوقت بھائی بالے اور بھائی مردانہ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے بڑھئی بادشاہ تیری گت مت تو ہی جاتے لیکن اس
 بڑھئی نے تو ہم لوگوں کی بڑی ہی خدمت کی ہوا دل تو اچھے مقام پر رہنے کو جگہ دی سونے کو چار پائی وغیرہ بھی دی لیکن آپ کا بھید
 ہم لوگوں کی سمجھ سے باہر ہے کہ اُس بیچارے کی چار پائی و برتن و دیوار وغیرہ کو نقصان پہونچایا کہ جسکی وجہ سے اُس بیچارے کو تکلیف
 زیادہ ہوگی جو اب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ میں اُس بڑھئی سے نہایت ہی خوش ہوا ہوں جس طرح کہ سدا مان برہمن نے سرکشان
 ہی کے درشن سے پھل پاتا تھا اور سری کشن بھگوان نے تمام مکان دھل سونے کے بنا دیے تھے اسی طرح اس بڑھئی سے میں بھی بہت خوش
 ہوا ہوں اور اسکے عوض میں اسکے بھی مکان وغیرہ مجھ کو بھی بنانے تھے یہ کہہ کر ست گوردھاراج تو آگے کو چلے اب جب وہ بڑھئی اپنے مکان
 پر پہونچا تو اُس نے اپنے مکان کی حیثیت اور سی طرح پر پائی یعنی اپنی چھوٹی بڑی بھوس کی جگہ پر محل پختہ اور کُل سامان مکان عمدہ سے عمدہ پاکر
 جہاں کہہ کہ شاید میں اپنا مکان بھول گیا ہوں اپنا مکان کسی طرح نہ پہچان سکا ہے پریشور کی قدرت اپار اپار ہے۔ بوجب دہا۔

हरन भरन जाका मेव फोर
तिस का मंत्र न जाने होर

سرن ہرن جا کا نیر ہور
تس کا نتر نہ جانے ہور

س ملکوت کے پار جزیرہ میں اور اس کے سنت و بھگت بھی اپار ہی مہمان واسے ہیں۔

اس کے جب وہ بڑھی اپنے مکان کے اندر گیا جس جگہ اس کی چار بائی مری تھی لا انتہا دولت و کبھی اور تمام سامان مکان گویا جواہرات کی کھان
ہو گیا یہ سوچ سمجھ کر وہ وزیر اس کے اہل محلہ ست گورو مہاراج کی تلاش میں دوڑے تھوڑی دور کے بعد ست گورو مہاراج کے درشنوں سے فیض
سے ست گورو مہاراج کے درشنوں کی بدولت ان لوگوں کے دل پاک و صاف ہو گئے ان لوگوں کے دلوں میں یہ بات آئی کہ ست گورو
مہاراج ہماری بستی میں چل کر کچھ دن قیام فرما دیں ایسے ان لوگوں نے عرض کیا کہ ایسے بادشاہ ہم لوگوں پر بھی آپ کو پکچھے اور کچھ دن
ہماری بستی میں رہ کر ہم لوگوں کو درشن دیکھیے کہ آپ کے قدموں کی برکت سے ہمارا بھی بھلا ہو جاویگا جس طرح مناسب سمجھیے ہم انہوں
کو آدھار کیجیے یہ سن کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسی بھائیو تم لوگ دھرم سالہ بنو اور اس میں ہمیشہ کیرن کیا کرو اور آئندہ دروند سادہ
سنت کی دل و جان سے سیوا و تہل کیا کرو اس سے تمہارا بھی آدھار ہو جاویگا بعد اسکے وہ سب لوگ ست گورو مہاراج کے سیکھ ہوے
در حسب الحکم ست گورو مہاراج کے وہ لوگ پھلی رات کو اٹھ کر پریشر کی کیرن کرنے لگے یہ طریقہ ان لوگوں کا امام ہو گیا اب سنے ایک
راکاسات برس کی عمر کا بلا ناغہ سوتے سے اٹھ کر سنگت میں آکر پریشر کی کیرن سنا کر ناتھا اور نہایت شوق سے ست گورو مہاراج کے پیچھے
آکر کھڑا رہتا تھا اور بلا ناغہ جس وقت سے وہ آتا تھا تا وقتیکہ شبہ کیرن کا بھوک نہ ہو جاتا تھا کبھی اپنے مکان نہ جاتا تھا ایک دن شگورو
مہاراج نے اس ٹرکے کے واسطے حکم دیا کہ وہ جو ٹرکا ہر روز بلا ناغہ آتا ہے آج اس کو ٹھہرا رکھنا چرکہ اس ٹرکے کا معمول یہی تھا کہ جس وقت
شبہ کیرن کا بھوک ہو جاتا تھا وہ ٹرکا بھی اپنے گھر چلا جاتا پس اس دن بھی جس وقت شبہ کیرن کا بھوک ہو گیا وہ ٹرکا اپنے گھر
جانے لگا اس وقت سکھوں نے ست گورو مہاراج کا اس ٹرکے کو حکم سنایا اور ست گورو مہاراج کی خدمت میں اپنے ساتھ لاکر ہو گیا
چنانچہ ست گورو مہاراج نے اس ٹرکے سے دریافت کیا کہ اسی بھائی ٹرکے تو ہر روز بلا ناغہ بیان کیوں آتا ہے کیونکہ تیری عمر ابھی کھیل و کود کے
لاق ہر نہ کہ سنتوں کے ست سنگ کے لائق اس ٹرکے نے جواب دیا کہ اسی مہاراج آپ کے درشنوں کی بدولت اور شبہ کیرن کو سنکر بھوکو
پریشر میں مری محبت ہو گئی ہے اور آپ کی خدمت میں بھوکو حاضر رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے یہ سن کر ست گورو مہاراج نے اس سے دریافت کیا
کہ اسی بھائی یہ شوق پہلے بھوکو کیونکر پیدا ہوا جواب اسکے اس ٹرکے نے عرض کیا کہ اسی مہاراج ایک دن میری ماں نے مجھ سے کہا کہ تو آگ
بھوناکہ میں تیرے لیے کھانا پکا دوں چنانچہ میں آگ جلانے لگا اور چوٹے بن میں نے کڑیاں ڈالیں تو دیکھا کہ چھوٹی لکڑیوں میں پہلے
آگ لگے بعد اسکے مری لکڑیوں میں آگ اتر کی یہ بات دیکھ کر میرے دل میں آیا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں ہے کیا جانے کس وقت موت
آجائے شاید میری عمر اس درجہ کو نہ پہنچے علاوہ اسکے ابھی میری عمر کم ہے جس طرح کہ چھوٹی لکڑیوں میں آگ بہت جلد اتر کی ہے تو
ہر کہ اس چھوٹی عمر میں پریشر کی بھگتی بھی مجھ میں جلد اتر کر گی ایسے بہتر ہے کہ گورو دوجا کروں اسی سے میرا بھلا ہو گا جس وقت
ست گورو مہاراج نے اس ٹرکے کی زبانی یہ بات سنی نہایت خوش ہوے اور سب سنگت بھی سن کر خوش ہوے اس وقت شگورو

ش्री راجا महल १

पकी महूरत काया होना काज संवसन हार
काया काम व्यापा समझे नहीं गंवार ।
उठ चल आप जतायया पड़िया रस जन्तार
सन्धे तू बैठा कधे पाय
जो होवे पूर्व लिख्या तो गुरु का शब्द कमाय

राकरहाव

हर नाही नहिं डडरी पके वूं हार
लौ लौ रात पशोतिया लावे करत बार
हां हो हुक्म कुबारा का तां लूहिमेर अख्ये तार
पहल पहर धधे राया वूजा भर सोया ।
तीजि भरव भरया चौथे भार भया ।
कभी चेत न आया जो जीव पिंड दिया
साध संगत को चारया जीव किया कुर्बान
जिस ते लखे मन पाय मिल्या पूर्व सुजान
नानक डीम्या सवा नाल हर अक्षरनामी जान

یہ شبہ سنگر وہ ٹکاست گورو مہاراج کے قدموں پر گرا اور تھاٹھکا چنانچہ ست گورو مہاراج اُس پر نہایت خوش ہوئے اور سب سنگت بھگوان
مخاطب ہو کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی یہ کھو کر تار کو حاضر حضور جانو اور دل و جان سے اُس پر پیشگی بھگتی کرو کیونکہ یہ لوگ
جو مرث لوک ہی کے نام سے مشہور ہو گئی ہمیشہ نہیں رہیں گے اور آخر کو جب جم کے دوت بڑ لیمادینگے اُس وقت پریشکر کاسرن دھیمیں ہی کام آئے
یہ کہکرت ست گورو مہاراج وہاں سے آگے کو تشریف لے گئے اور تمام سنگت نام کا چپ کر کے ست گورو مہاراج کی ہدایت کے بدولت
پریم پد کو جا پہنچے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے ایک کٹری کے ساتھ جو کیفیت ہوئی اسکی بابت چلی

نمبر ۷

ست گورو مہاراج چلتے چلتے ایک شہر میں جا پہنچے اُس ملک میں اس کثرت سے سیاہی تھی کہ وہاں کے درخت وغیرہ بھی سیاہی سیاہ
نظر آتے تھے اور وہ مقام کٹریوں کی بادشاہی کے نام سے مشہور تھا یہ کیفیت دیکھ کر مردانہ شہد صاحب کر بیٹ گیا اور عرض کیا کہ اے سنگر
مہاراج بتر ہو گا کہ یہاں سے واپس چلین کیونکہ مجھ کو بیان سردی بہت لگنی ہے یہ سنگر سنگر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہ بادشاہت کٹریوں

مہاراج نے ایک شبہ فرمایا۔

سری راگ محل ہلا

گھڑی مورث کا پا ہونا کاج سنوارن ہار

ایا کام بیایا سمجھے نہیں گنوار

اٹھ چل آپ جنا بنا پڑا دس خندار

اندھے تو بیٹھا کندھے پاسے

جو ہودے پورب لکھیا نام گور کا شبہ کماے

ایک رباؤ

ہر ناہن نہیں ڈنڈہ ری پکے دون ہار

بے جے دات پوتیا لاوے کرت بار

جان ہوا حکم کر نشان کا تان پڑی میرا کیے تار

ہلا پر دھندھی رابا دو جے ہر سو یا

تہیجے جھکے جھکے جھکے ہمار بھیا

کبھی جیت نہ آیا جو جیو پند دیا

سادہ سنگت کو دار یا جو کیا قربان

جس سے سوچھے من پاسے لیا پورب سو جان

نامک ڈنڈا سدا نال ہر انتر جامی جان

کی ہر اور کثیری ہی بیان کے بادشاہ میں انکی سلطنت بھر میں چاہے جنگ خواہ آبادی جہاں ہو آدمی یا جانور جو ہو اسکو یہ کثیریان ہی
کھا جاتی ہیں لیکن تو اپنے دل میں کچھ خیال دعوت نہ کر تجھکو کچھ اندیشہ نہیں ہر تیرے نزدیک کوئی نہیں آویگا لیکن یہ شرط ضروری کہ
تو وہ گورودا گورو چنارہ یہ سنکر مردانہ سے عرض کیا کہ اسی ست گورو مہاراج بھلا یہ تو حضور فرما دیں کہ یہاں کسی زمانہ میں کوئی آگے
بھی آیا ہی یا کہ حضور ہی یہاں رونق افروز ہوئے ہیں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسی مردانہ ایک دفعہ یہاں پر ایک راجا بھی
ہوا تھا اور اس کے ہمراہ باؤں چھوٹی دل فوج و لشکر تھا ان کثیروں کے افسر نے اس راجہ سے جا کر ملاقات کی اور اس نے اس راجہ سے
وقت ملاقات کہا کہ اسی راجہ صاحب اب آپ اس ریاست جو کر کے آگے کو نہ جائیے گو کہ آپ کو کیسی ہی ضرورت ہو لیکن میرے کہنے کو
میرا حال آپ قبول فرمائیے اور ہرگز ہرگز آگے کا ارادہ نہ کیجیے یہ سنکر اس راجہ نے جواب دیا کہ بھلا یہ تو جواز کہ تمھاری مرضی کیا ہے اس
تیرے کے افسر نے جواب دیا کہ میری مرضی یہ ہے کہ آپ میری دعوت قبول فرما دیں تو البتہ میں بھی اپنی ریاست جو کر کے آگے جانے کی
آپ کو اجازت دیدون اس وقت تم کو اختیار ہو گا کہ تم جہاں چاہو جاؤ یہ جواب اس کے راجہ موصوف نے کہا کہ اسی کثیرے تو ہمارا سامان
دیکھتا ہے کہ اس وقت باؤں چھوٹی دل و لشکر ہمارے ہمراہ ہیں تو ہماری دعوت کیا کر سکیگی اور ہم تیری دعوت کیا قبول کریں
باؤں کہ میں دعوت قبول بھی کر لوں تو تو انجام اس قدر آدمیوں کا کیونکر کر سکیگی کیونکہ میرے ساتھ بہت لشکر ہے سمجھ سے سامان ہونا
نہ ممکن ہے یہ سنکر اس کثیری کے افسر نے جواب دیا کہ اس سے آپ کو کیا کام ہے سامان کرنا تو میرا کام ہے اور اگر آپ میری دعوت
قبول نہ کریں تو میرے مقابلہ میں لڑائی لڑیں یا ان اگر مجھکو شکست دیں تو آپ کو اختیار ہے کہ آگے کو ہاتھ دے اور جہاں
چاہیں چلے جاویں یہ سنکر اس راجہ نے جواب دیا کہ اسی کثیری بھلا میں تیرے اوپر کیونکر لشکر کشی کروں کیونکہ آدمیوں کے آگے چلنے کی کیا حقیقت
ہے اور اگر تو اس سمجھانے پر بھی نہیں مانتی ہے تو میں مستعد جنگ ہوں لیکن تو نجلی خیال کر لے کہ میری فوج کس طرح آراستہ و پیراستہ ہے سنکر ددو
آدھ جنگ ہوئے اس کثیری کے افسر نے اپنے ماتھون کو حکم دیا کہ فوراً ہی زہر ہلا بل پاتاں سے جا کر لے آؤ اس کے ماتھون نے فوراً ہی تیس
حکم کی پس ان کثیروں نے ہر ایک تیری میں زہر نہد کو رہلا دیا اب کیا دیر ہے کہ اس راجہ کا لشکر موت کے قبضہ میں آگیا غفلت جو شخص جس چیز
کو کھاتا تھا فوراً ہی مرکز راجا ماتھاست گورو مہاراج مردانہ سے فرماتے ہیں کہ اسی مردانہ اسی طرح باؤں چھوٹی لشکر اس راجہ کا تباہ و برباد
ہو گیا جب وہ مرے راجہ ہی زندہ رہ گیا اس وقت وہ افسر کثیروں کا بھرا آیا اور کہا کہ اسی راجہ اب کیا تیری مرضی ہے اب بھی بہتر ہے کہ تو میری
دعوت کو قبول کر اس وقت اس راجہ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اسی کثیرے کے افسر اب یہ تو تباہ دے کہ اگر میں نے تیری دعوت قبول
بھی کی تو پھر کیا کہ مرے میں ہیں ایک زندہ ہوں اگر میرا لشکر زندہ ہو جاوے تو البتہ تیری دعوت اس شرط پر ہم قبول کر سکتے ہیں یہ بستی ہی
اس کثیری کے افسر نے اپنے ماتھون کو حکم دیا کہ فوراً پاتاں سے جا کر امرت لاؤ اور ان مردوں کو کھلاؤ تاکہ یہ سب کے سب زندہ ہو جاویں ارشاد
کے ساتھ ہی کثیروں کے لشکر نے پاتاں سے امرت لانا اور مردوں کو کھانا شروع کر دیا غفلت جس نے کھایا اپنے نہیں زندہ پایا فوراً اٹھ کھڑا ہوا
بناٹک کہ باؤں چھوٹی دل کا دل پھر راجہ مدوح کے جان نثاری کے واسطے موجود ہو گیا۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ اسی مردانہ سات کھنڈ زہر کے پاتاں میں بھرے ہوئے ہیں اور سات ہی کھنڈ امرت کے بھی پاتاں میں بھرے
ہوئے ہیں جب کہ تمام لشکر راجہ موصوف کا زندہ ہو گیا تو مع اپنی نامی فوج و لشکر کے راجہ افسر کثیرے کے یہاں دعوت کھانے
گیا اس وقت وہاں بالکل ردی و تیر دیگر کھانا ٹھنڈا آیا اور جانوروں کے واسطے بھی گھاس وغیرہ بھیگی ہوئی دستیاب ہوئی ان سب

امور ات کی وجہ راجہ موصوف نے اُس افسر کیری سے پوچھا کہ آگیا کیا باعث ہے جواب اسکے اُس افسر کیری نے کہا کہ اے راجہ صاحب ایک دفعہ اس مقام پر ایک اور راجہ بھی آیا تھا اور اُس نے میری دعوت قبول کی تھی چنانچہ بعد فراغت اُس راجہ کی دعوت کے جند رسا مان باقی ہو گیا تھا رکھا دیا گیا کہ جو اس وقت آپ کے لشکر کو دیا گیا ہے اُسے سامان کی ضرورت نہیں آئی بعد اسکے راجہ موصوف اُس افسر کیری کے مکان کے اندر گیا وہاں سامان پر جب نظر پڑی تو انبار کے انبار دکھائی دیے کہ جسکو دیکھ کر راجہ کی عقل گم ہو گئی اور اپنے دل میں راجہ سے کہا کہ اس پر بیشتر دھن ہی یہ قدرت تیری عجیب و غریب میرے دیکھنے میں آئی غرض کہ راجہ موصوف اُس افسر کیری کے یہاں دعوت کھا کر رخصت ہوا۔ اس وقت سب گوروں کو راجہ موصوف نے یہ تمام قصہ بھائی مردانہ کو سن کر ایک اشلوک فرمایا۔

اشلوک

سیتھاں باجاا چرساں کھنیاں زھنیاں سواوالے چاھ
 چاھ سوان تیناں مانس رھوالے یھ چلاوے راھ
 نہیا دے بیچ دے دیروا لے بلس کورے سس راھ
 کھوڑے چاھ دے ماہ شاہی لاسکار کو سواھ
 جینے جیو جیو لے ساھ جیوا لے تاں کیاں ساھ
 جانک جیو جیو سبھے भावे त्यों त्यों دے गिराھ
 جس وقت مردانہ نے لشکر گوردھاراج کی زبان فیض نرجمان سے سنا اٹھ کر ست گوردھاراج کے آگے آکر تمنا بکا اور عرض کیا کہ اے ست گورد

سے ہاں باجان چرگان کھوئیان انبان کبا دلی گھاہو
 گھا دکھان تنان مانس کھو اے سوجلاے
 نہ یادے پنج دیوے دکھا لے بل کرے اس راہو
 کیری نہاپ دے بادشاہی لشکر کوے سواہو
 جتے جوجوے بے ساہ جو اے تاں کیا اساہو
 نانک جیون جیون تے بھاوے تیون تیون دے گراہو
 جس وقت مردانہ نے لشکر گوردھاراج کی زبان فیض نرجمان سے سنا اٹھ کر ست گوردھاراج کے آگے آکر تمنا بکا اور عرض کیا کہ اے ست گوردھاراج یہ عجیب و غریب تیری ہی قدرت ہے۔

سچ ہے

ہے میرے ساھبا کون جانے سورا تیرے
 تہسی دھن ہے آھا آھ کھنکھن تیرے
 ہستی مار گردے میں مہلیں چیدی کے تیرے

سچ ہے
 اے میرے صاحب کون جانے گن تیرے
 تونس دھن ہے آھ آھ کھنکھن تیرے
 ہنستی مار گردے میں مہلیں چیدی کے تیرے

آگے ساکھی ست گوردھاراج سے جھنڈے بڑھنے کے سانچہ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۱

ست گوردھاراج جاتے جاتے بسند دیس میں تشریف لے گئے لیکن وہاں کے لوگ ایسے بد صحبت تھے کہ ست گوردھاراج کو ٹھہرنے تک نہ دیتے تھے غیر ست گوردھاراج (جھنڈی) نامے بڑھنے کے مکان کے باہر جا کر رتن افروز ہوئے اتفاق سے ست گوردھاراج کو جھنڈی نے دیکھا اور دیکھنے ہی خیال کیا کہ ہونہ ہو یہ شخص کوئی مہابور کھو ہی ہے یہ سچ کر ست گوردھاراج کے آگے آکر تمنا بکا اور اپنی عورت سے جا کر کہا کہ جو کچھ تجھ سے ہو سکے ست گوردھاراج کے واسطے بھوجن طیار کر دے اُسکی عورت نے جواب دیا کہ جو کچھ مکان میں ہے وہ تو آپکو معلوم ہی ہے کیا کیا جادے کیونکہ جھنڈی بڑھنے نہ کر کا سہلے ہی سے یہ فائدہ تھا کہ جو کچھ وہ پیدا کرتا تھا سادہ سنت کو تلاش کر کے کھا دیتا تھا اور اگر اپنے گھر میں سامان نہ ہو تو بھیک مانگنے میں بھی شرم نہ کرتا تھا جیستی سے مانگ مانگ کر نہتوں کی خدمت کیا کرتا تھا

وہ کہ جس دن بھی اتفاق سے جھنڈی کے گروہ میں کچھ سامان نہ تھا چنانچہ حسب معمول جھنڈی مذکور بستی میں گیا لیکن اتفاق وقت سے نکل
 بستی پھر لیکن خالی ہاتھ واپس آیا صاف جواب پایا بلکہ اکثر لوگوں نے یہ کہہ سنایا کہ فقروں کے پیادہ سے جھنڈی اپنا پیٹ بھرنا ہی خیر ہے بھی
 سکر جھنڈی مذکور وہاں سے واپس آیا اور اپنے دل میں خیال کرنے لگا کہ کیا تدبیر کجاوے کے جس سے سنت گورو دھاراج کی خدمت کی جادو سے
 کاوش بیٹھا ہوا تھا کہ تھوڑی دیر میں یہ بات معلوم ہوتی کہ اس شہر کے راجہ نے آج پہلو انوں کی کشتی دیکھنے کا شوق کیا ہے اور یہ حکم دیا ہے
 کہ جو شخص جینے کا ایک سو روپیہ انعام پاویگا اور جو شخص کشتی ہار جاویگا وہ پچاس روپیہ اسکو بھی دیا جاویگا جس وقت جھنڈی بڑھتی تھی
 یہ خبر سنی تو آسمان سے باہر نکل کر کھڑا ہو گیا اور اکھاڑے پر جا کر موجود ہو گیا وہاں دیکھا کہ لوگوں کا ہجوم لگا ہوا ہے یہ دیکھ کر لوگوں سے
 پوچھا کہ کیا کہی ہے بھائیو یہاں کیا تماشہ ہو لوگوں نے کہا کہ اے بھائی راجہ پہلو انوں کی کشتی دیکھا چاہتا ہے اور یہ ارشاد ہے کہ جو شخص کشتی
 جیتے گا ایک سو روپیہ انعام پاویگا اور جو شخص ہارے گا وہ پچاس روپیہ اسکو بھی دیا جاویگا یہ سن کر جھنڈی بڑھتی تھی مذکور اکھاڑے میں جاؤ تو
 اور اپنے دل میں سوچا کہ اگر بالفرض کہ میں ہار بھی جاؤنگا تب بھی پچاس روپیہ پاؤنگا جس سے سنتوں کو کھلاؤنگا چنانچہ ایک پہلوان
 راجہ صاحب کا نامی تھا اسکے مقابلہ میں کوئی نہیں آتا تھا اسکے پاس جھنڈی مذکور ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا اس پہلوان نے جھنڈی کی یہ کیفیت
 دیکھ کر دریافت کیا کہ اے بھائی تمہارا ہاتھ جوڑنے سے کیا مطلب ہے اور یہ بھی بتلا کہ تو یہاں کیوں آیا ہے کیونکہ تو تو کوئی پہلوان نہیں ہے آج اکھاڑے
 میں کس واسطے آئے ہو جھنڈی بڑھتی تھی نے اس پہلوان سے صاف صاف کہہ سنایا کہ اے بھائی میرے مکان پر ایک سادہ آئے ہیں انھیں کی
 وجہ سے میں بھی اکھاڑے میں آیا ہوں ورنہ میں اکھاڑے کا نام بھی نہیں جانتا تھا انکے کھانے کا میرے پاس کوئی سامان نہ تھا میں نے سوچا
 کہ ہارنے کا جو انعام ہے وہی بجا کر ان سادہ کی خدمت کرونگا تاکہ میرے مکان سے سادہ ہو نکالوں جادو سے جس وقت جھنڈی کی زبانی اس
 پہلوان نامی نے یہ کیفیت سنی اس کے دل میں آیا کہ شاباش اس جھنڈی بڑھتی کو اپنے اوپر سادہ کے واسطے تکلیف گوارا کرتا ہے ایسے اُس نے
 اس جھنڈی بڑھتی سے کہا کہ اے بھائی جھنڈی تم ہم سے کشتی اگر رو جیکہ وقت کشتی کا آیا تو جھنڈی نے اس پہلوان سے کشتی مانگی چنانچہ پہلوان
 مذکور جھنڈی سے کشتی رٹنے لگا اور کچھ دیر کے بعد جان بوجھ کر خود ہی گر پڑا یہ کیفیت دیکھ کر تمام اہل جلسہ تعجب ہو گئے اور کہنے لگے کہ بڑے
 تعجب کی بات ہے کہ ایسا نامی گرامی پہلوان ایک انارٹی کے ہاتھ سے کشتی ہار جاوے خیر تو ساری خلعت کشتی ہی رہی اس طرف جھنڈی کو
 انعام مندرجہ اشتہار عطا ہوا شگورو دھاراج انتر جامی تو تھے ہی بھائی ہائے و بھائی مردانہ سے کہا کہ دیکھو اس پہلوان نے اپنا ایمان ہماری
 خاطر سے توڑ ڈالا اور جھنڈی سے خود بخود گر کر کشتی ہار گیا پس جس وقت نرنکار کا حکم اسکو لیجانے کے واسطے آوے تو اسکو سچ کھنڈ میں جگہ دیکھا
 اب بیٹے کہ جب راجہ صاحب کے یہاں سے انعام عطا ہوا اسکو بیکرست گورو دھاراج کی خدمت میں حاضر ہوا اور ست گورو دھاراج کہ جو باہر
 بیٹھے تھے بہت عاجزی کے ساتھ اپنے گھر لیگیا ست گورو دھاراج کے چون دھو کر خود پیا اور لوگوں کو بھی دیا پھر کیا دیر تھی اور صبح جرن امرت پیا
 اور صبح گھر اپنے حال ماضی اور استقبال کی خبر ہو گئی ست گورو دھاراج کا سکھ ہوا اور لگا گورو گورو جینے ست گورو دھاراج کے چون امرت
 کے پینے سے وہ گورو کی خماری جو جھنڈی بڑھتی کے سر پر چڑھ گئی تو جھنڈی مذکور اودھ میں ہو گیا اور لگا گشت کرنے قصہ مختصر یہ کہ شگورو
 دھاراج نے جھنڈی بڑھتی و نیز اسکے خاندان تمام کو تار دیا بعد اسکے ست گورو دھاراج نے بابت اس پہلوان کے ایک اشلوک فرمایا۔

اشلوک

बड़े बड़े आहंकारियों जानक गर्भ गले

یہ شہید شکرست گورو مہاراج کے قدموں پر جھنڈی ہندو کرنے لگے گر کر تھکا

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور میان میٹھے سے جوابات ہوئی اسکی بابت چلی

نمبر ۷۲

ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ بیان میٹھے کے کوت ہو کر جانے بیان میٹھے کے باغ میں ست گورو مہاراج جا کر بیٹھے گئے میان میٹھے مذکور شدہ
عبد الرحمان کے مرید تھے انہیے پشترست گورو مہاراج سے اور شاہ عبد الرحمان سے ملاقات ہو چکی تھی اسکی کیفیت اس طو پر ہے کہ ست
عبد الرحمان اپنے باغ میں بیٹھے تھے اسوقت ست گورو مہاراج کے آگے بھائی مردانہ بیٹھے ہوئے کمر بن کر رہے تھے اتنے میں شاہ عبد الرحمان
نے کہا کہ اے نامک جی صاحب آج آپ نے مجھ کو سزا کیا کہ جو آپ نے مجھ کو درشن دیا اب مجھ کو ایسے قوی ہو کہ میری مدد بھی آپ فرما دینگے اور
سچ تو یہ ہے کہ میری قیمت نے آج بہت یادری کی کہ جو آپ کے درشن مجھ کو گھر بیٹھے نصیب ہوئے اتنے میں عبد الرحمان مذکورست گورو مہاراج
سے اجازت لیکر اپنے گھر چلے آئے۔ آدم برسر مطلب۔ بیان میٹھے شاہ عبد الرحمان کے مرید تو تھے ہی مگر اسوقت میں شاہ عبد الرحمان سے
ملاقات ہوئی اور اپنے مرشد سے بیان میٹھے نے پوچھا کہ آج حضور کا چہرہ بنشاش کیوں ہے جو اب اس کے شاہ عبد الرحمان نے کہا کہ آج ایک شخص
خدا کے پیار سے نے مجھ کو درشن دیے ہیں انھیں کے دیدار کی بدولت و نیز انھیں کے قدموں کی برکت سے میرا چہرہ بنشاش ہو گیا ہے یہ سنا
بیان میٹھے نے دریافت کیا کہ اے شاہ جی صاحب جسکی آپ استعدا تعریف کرتے ہیں انکا نام کیا ہے اور یہ فرمائیے کہ آیا وہ شخص ہندو ہیں یا
مسلمان یہ سنا کہ شاہ عبد الرحمان نے جواب دیا کہ اے میان میٹھے ظاہر وہ شخص ہندو ہیں اور نام انکا نامک ہے بہتر ہے کہ تم بھی جا کر ان کے دیدار
و قدمبوسی سے مشرف ہو اگر ان کے قدمبوسی تم کو حاصل ہوگی تو یقین ہے کہ تم بھی کچھ فیض کو پہونچ جاؤ گے یہ سنا کہ میان میٹھے بھی ست گورو
مہاراج کی خدمت میں آئے اسوقت ست گورو مہاراج کے حضور میں بھائی مردانہ بیٹھے ہوئے شہید گاربت تھے بلکہ یہ فقرہ بھائی مردانہ
کے زبان ہی پر تھا۔

शब्द

شہید

पंखी होकर जो भावां सौ आसमानी जाव

پنکھی ہو کر جو بھادان سوا سمانی جاؤ

नजरे किसी न आवे ना कुछ धिया न खाव

نظری کسی نہ آوے نا کچھ پیانا کھاؤ

भवे तेरी कीमत न पावे हो क्यों नड़ा खरवानाव

یہی تیری قیمت نہ پاوے ہوں کیوں نہ پاؤں داکھاناؤ

جس وقت یہ شہید میان میٹھے نے بھائی مردانہ کی زبان سے سنا اپنے دل میں بہت پس و پیش کرنے لگے اور بعد کچھ عرصے کے داہوں نے
جس وقت شاہ عبد الرحمن کے پاس میان میٹھے پہونچے شاہ عبد الرحمن نے دریافت کیا کہ کو میان میٹھے خدا کے پیار سے کے دیدار سے
شرف اندوز ہو آئے یہ سنا کہ میان میٹھے نے بہت باووسی سے جواب دیا کہ اے شاہ جی صاحب ان کے دیدار کیا کر آیا ہوں بلکہ ایک طرح پر
اپنے دل پر تشویش لایا ہوں اور وہ تشویش یہ ہے کہ میرے ذہن سے تودہ سرسر کلہ کفر کہ رہے ہیں کیونکہ ان کے کلام کا ایک شعر مجھ کو یاد ہے

शब्द

شہید

पंखी होकर जो भावां सौ आसमानी जाव

پنکھی ہو کر جو بھادان سوا سمانی جاؤ

نہرے کسی نہ آوے نا کچھ پیوے نا کھاو

بھے تیری کیمت نہ پائے نا کھانا

بیان بیٹھے نے یہ شہید شاہو شاہ عبدالرحمان کو سنا یا اور کہا کہ اسی پر جی صاحب ہمارے بیان تو جو وہ طبق بتائے جانے میں بھلا کرے
ساتھ طبق بیٹھے اور سات طبق اوپر میں لیکن وہ تو کفر کے کلمے کہ رہے ہیں بیٹھے کتنے ہی آسمان بیان کرتے ہیں بھلا میں اس بات کو
کیونکر تسلیم کروں جب کہ انکا کلام یہ ہے کہ کتنے ہی آسمان میں بھلا آپ ہی غور فرمائیے کہ قدرت آسمان کمان ہیں یہ شکر شاہ عبدالرحمان
انکے مرشد نے کہا کہ اسی بچا تو سو میں ہر جگہ صاف بھولا ہے کیونکہ مجھ کو تو جو وہ طبق ہی کی خبر ہی زیادہ اس سے نہیں معلوم کہ کتنے ہوں
در میں شخص کو قدرت تک کہ خبر ہی اس سے صاف ظاہر ہے کہ معلوم نہیں کہ کتنے ہیں کیونکہ وہ شخص اخیر فقرہ میں صاف کشا ہے بیٹھے۔

بھے تیری کیمت نہ پائے نا کھانا

بعد اسکے شاہ عبدالرحمان نے کہا کہ اسی بیان بیٹھے تو میرے ساتھ انکی خدمت میں چل تو میں تیرے تمام گناہ صاف کرا تا ہوں یہ کسک
شاہ عبدالرحمان بیان بیٹھے کو اپنے ساتھ لیکر دست گور و مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دست بستہ ہو کر ارداس کیا کہ اسی سنگورد
مہاراج اس بیان بیٹھے کے آپ تمام گناہ معاف فرما دیں دو ہائی اپنے خدا کی ہر یہ شکر دست گور و مہاراج نے فرمایا کہ اسی شاہ جی صاحب
بن نے اسکو دیکھا ہی نہیں شاہ عبدالرحمان نے کہا کہ اسی دست گور و مہاراج یہ حاضر رہا ہوا تھا لیکن اپنی بوتونی سے کچھ بوتونی کو
ایسے میں خود حاضر ہوا ہوں کہ اسکی تقصیر معاف فرمائی جاوے کیونکہ یہ ظلمی میں پڑا ہے یہ شکر دست گور و مہاراج نے فرمایا کہ بقول شخص
(کہ جیسی ہی نیت ویسی ہی برکت) بیٹھے جیسا کوئی کریگا تمہاری بارگاہ شکر شاہ عبدالرحمان نے کہا کہ اسی دست گور و مہاراج یہ
شخص تو پھر بھی مر گیا بیٹھے اسکے گناہ شاید ہی خدا بیٹھے در نہ یہ شخص تو بڑا ہی گنہگار ہے ایسے حضور کے قدموں کے نیچے اگر پناہ لی ہر اب
آپ اپنے قدموں میں اسکے حاضر ہونے کا لحاظ فرمائیے اتنے میں بیان بیٹھے نے دست گور و مہاراج کے قدموں پر اپنا سر رکھ دیا اور تمنا
کیا اسوقت دست گور و مہاراج نے یہ شہید فرمایا۔

آری راجا مہال ۲

کوئی کوئی میری آجی پڑن پاریا آج پاپا

چنر سورج دو گھنٹے نہ دیریا رات نہ صبح

بھے تیری کیمت نہ پائے نا کھانا

سچا نیرنگار نیج آج

سُن ۲ آج صبح آج صبح آج جو آجی کورے نمان

کو ساں کدیاں وار وار پوسن پوساں پاپا

آج سے جلیا بسم سے جلیا رات آج

بھے تیری کیمت نہ پائے نا کھانا

پنسی ہو کر جو آجی سے آجی آجی

سری راج محل پہلا

کوئی کوئی میری آجی پڑن پاریا آج پاپا

چنر سورج دو گھنٹے نہ دیریا رات نہ صبح

بھے تیری کیمت نہ پائے نا کھانا

سچا نیرنگار نیج آج

سُن ۲ آج صبح آج صبح آج جو آجی کورے نمان

کو ساں کدیاں وار وار پوسن پوساں پاپا

آج سے جلیا بسم سے جلیا رات آج

بھے تیری کیمت نہ پائے نا کھانا

پنسی ہو کر جو آجی سے آجی آجی

ماترے کیسی نہ آوے نا کچھ پیوے نا کھاؤ
 یہی تیری قیمت نہ پادے ہوں کیوں ڈوا کھاؤ
 نانک کا نڈکھ من پیرہ پیرہ کیجے بھاؤ
 مس ٹوٹ نہ آوے لیکھ ناوٹر چلاؤ
 یہی تیری قیمت نہ پادے ہوں کیوں ڈوا کھاؤ

ماترے کیسی نہ آوے نا کچھ پیوے نا کھاؤ
 یہی تیری قیمت نہ پادے ہوں کیوں ڈوا کھاؤ

ست گورو ہماراج کی زبان فیض ترجان سے یہ شبہ سنکر میان بیٹھے اپنے مکان چلے گئے اپنے مرشد عبدالرحمان کے کہنے سے ست گورو ہماراج کے قدموں پر سر رکھ دیا تھا لیکن اپنے اصلی سیاہ دلی سے صاف نہ ہوئے تھے ست گورو ہماراج انترجامی تو تھے ہی خاصوٹن ہو گئے تھے۔ ایک دن بیان بیٹھے مذکور اپنے جلسہ میں بیٹھے ہوئے یہ کہہ رہے تھے کہ گورو نانک صاحب سے اگر کبھی ملاقات ہو تو شل (ہیمو) کے پوڑوں کا یہ بات انکے منہ سے انکے مکان میں نکلی تھی کہ بیان ست گورو ہماراج نے بھائی مردانہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے مردانہ بیان بیٹھے کیا کہہ رہا کہ یہ سنکر مردانہ نے جواب دیا کہ اے ست گورو ہماراج آپ کے بھید آپ ہی جانتے جواب اسکے ست گورو ہماراج کے فرمایا کہ اے مردانہ یاد رکھ کہ اب بیان بیٹھے جس وقت جھکولیاگا اسوقت شل (گتے) کے ہم اسکو پیر لینگے۔ آخر کار ایک دن بیان بیٹھے کے مرید دن نے کہا کہ حضور جی! ست گورو ہماراج گورو نانک جی صاحب کے دیدار سے شرف اندوز ہو چکے اور آپ کو یہ بھی ہم لوگ یاد دلانے ہیں کہ آپ نے فرمایا تھا کہ اگلی دند اگر گورو نانک جی صاحب جھکولیں تو ہن انکو شل (ہیمو) کے پوڑوں کا یہ سنکر میان بیٹھے لے گا کہ ہن میں نے یہ بھی سنا کہ گورو نانک جی صاحب نے فرمایا ہے ہن کہ ہن بیان بیٹھے کو شل (گتے) کے پیروں کا یہ سنکر میان بیٹھے کے مرید دن نے عرض کیا کہ اے پیر جی صاحب کیا گورو نانک آپ سے کچھ زیادہ طاقت درہن بھلا چلے تو سہی کیونکہ نانک جی صاحب بھی ایک خدا کے پیارے ہی ہیں یہ سنکر بیان بیٹھے مذکور مع اپنے مریدوں کے ست گورو ہماراج کی خدمت میں حاضر ہوئے اپس میں ست سنگ ہوا اسوقت ست گورو ہماراج نے یہ شبہ فرمایا۔

شری راج مہال ۱

منمورخ بھلا بھلاوے بھلے دھار نہ کای
 گور بن کون دکھاوے اندھے آوے جاے
 گیان پدارتھ کو گیا موٹھ جاے
 بابا یا بھرم بھولاے
 بھرم بھولاے دھار گے پھر انکس کھاے
 ایک رہاؤ

سکرہاوا

بھلے فیرے دسنتار بھلے دھار تاجی جاپ
 بھلے ڈنگار بھلے بھرم منم بھلاوے
 بھری بیڈیونی کویں میلے گہرے مٹی ویلاوے
 بیڈیونی گور سے ہر رس نام پیاوے

سری راج محل پہلا

منم بھول بھولاے بھولے ٹھور نہ کاے
 گور بن کون دکھاوے اندھے آوے جاے
 گیان پدارتھ کو گیا موٹھ جاے
 بابا یا بھرم بھولاے

بھرم بھولاے دھار گے پھر انکس کھاے
 ایک رہاؤ

بھولے پیری دسنتار بھولے پھرے گرنج جاے
 بھولے ڈنگر بن پڑے بھری منم ڈولاے
 دھوری بھولے کون لے گہرے موٹھ بھلاے
 بھولے راجو ریل سے ہر رس نام پیاوے

सब सहज सों भागने हर गुरा नाम अधार।
ज्यों भावे त्यों रख तं मैं हृम बिन कोन भतर।
अकबड़ पद २ भूलियाँ भीख बहुत अभिमान
तीर्थ नाना क्या करे मन में मेका गुमान।
गुरु बिन किन समभाये मन राजा सुलतान
प्रेम पदारथ पदाइये गुरुमुख तत्व विचार।
साधुन आप गवाइये गुरु के शब्द सिंगार
घरही सो पीर पाइया गुरु के हेत अपार।

سچ سوچا گئے ہر گن نام ادھارا
جیوں بھاوے تیوں رکھ تون میں نہج بن کون بھار
اکھڑ پدم ۲ بھولیاں بھیک بہت ابھان
تیر تھ نانا کیا کرے من میں میل گمان
گورن کن سمجھائے من راجہ سلطان
پریم پدارتھ پادایے گورکھ نت بھار
سادھن آپ گواہے گورکھ شبد سنگار
گھر ہی سو پیر پایا گورکھ کی ہیئت اپار

جو وقت ست گوردھاراج کی زبان سے بیان کیے گئے یہ شبد سنا اسوقت دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے مانگ جی صاحب آپ بڑے
بزرگ ہیں خداوند کریم نے آپ کی ذات کو بہت بزرگی بخشی ہے جواب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے بیان میں جو لوگ من گم ہیں
وہ لوگ اپنے گوردھارے پریش کو بھولے ہوئے ہیں پس یاد رکھیے کہ ان لوگوں کو زمین اور آسمان میں کہیں جگہ نہیں ہے کیونکہ انکا مددگار
جو پریش تھا اس سے انکو ملندگی ہی ہے پھر انکا نجات دہندہ اور گناہ بخشندہ کون رہا کوئی نہیں یقین جانو کہ بغیر گوردھارے کی یاد کے اندھے
کے مانند ٹھوٹے پھرتے ہیں مقام پر پہنچ نہیں سکتے ہیں اسی مقام سے جاتے ہیں اور اسی مقام پر پھر پٹ آتے ہیں اور خالی ہی ہاتھ بھرا
رہتے ہیں کیونکہ پریش کا نام تو انھوں نے پہلے ہی سے کھو دیا اور تمام سنسار مایا کے بھرم میں بھولا ہوا ہے جیسے کہ راستے میں جو بھولے ہوئے
ادھر ادھر پھرا کرتے ہیں انکو دیکھتے ہی لوگ پہچان جاتے ہیں کہ اسکا کوئی رہبر نہیں ہے پس اسی طرح جو پریش کی طرف سے بھولے ہوئے
ہیں مارے مارے پھرتے ہیں کہیں جگہ نہیں پاتے انکو بھی جان لینا چاہیے کہ اپنے پیروم شدہ گوردھارے کے حرف بتائے ہوئے کو فراموش
کر دیا ہے انہیں سے کوئی کسی جنگل میں اور کوئی پہاڑوں میں جا بیٹھتے ہیں اور ایسے مقام پر سکونت کرنے سے غور کے دریا میں ڈوب
جاتے ہیں یقین رکھو کہ ایسے لوگوں کو پریش کا لینا دشوار ہے اور جو لوگ پریش کے نام میں گئے ورتے ہوئے ہیں وہ جنم جنم کے پھڑے
ہوئے بھاتے ہیں قصہ مختصر یہ کہ جس شخص نے سچ اور سچ سے نام پدارتھ حاصل کیا ہے اسی کی عزت دنیا اور آخرت میں ہوتی ہے کیونکہ سب
مالک و بی پریش ہی ہیں جس شخص کے دل سے میل و وفا ہو گیا اس شخص کا تیر نہانا بھیک بنانا سنگتوں اور خدروں میں جانا سوسپل ہو جانا ہے
اور یہ امر بھی قابل یاد رکھنے کے ہے کہ بغیر گوردھارے کے دل کو استقلال کہ جو مقدم چیز ہے نہیں آسکتا ہے کیونکہ گوردھارے کے شبدوں سے برہم کا پدارتھ
مٹا ہوا دست کا بھار کر کے جسم کا غور لینے ابھان جاتا ہے سلیم المزاجی اور حلیم الطبعی گوردھارے کی خدمت اور قدمبوسی سے پاتا ہے جب کہ اس درجہ
کو پہنچ جاتا ہے تو ایسا شخص پریش کو ہر جگہ حاضر و ناظر جانتا ہے بلکہ اسکو ہمہ جا اور ہمہ ادست پریش نظر آتا ہے جو وقت شگوردھاراج کی زبان
سے بیان کیے گئے یہ سناست گوردھاراج کے قدموں پر گر کر قدمبوس ہوا اور اپنے مہربان کو بھی ہدایت کی کہ ست گوردھاراج کے
قدمبوس ہوا اور دست بستہ ہو کر اپنے قصور کی معافی کا خواستگار ہوا اور عرض کیا کہ حضور مجھکو اپنا سیکھ فرماؤں جواب اسکے ست گوردھاراج
نے فرمایا کہ اے بیان میں پریش کی بندگی کیا کیجیے اور غور کو دود کر دیجیے اور یہ بھی یاد رکھیے کہ جو پریش کی بندگی واسے ملا کریں
انہیں برابر ہی نہ کرنا چاہیے بلکہ بہت عاجزی کے ساتھ انہیں پیش آنا چاہیے کیونکہ پریش اور پریش کی بندگی کر سنے دانوں میں کچھ بھی

فرق نہیں ہر ایسا سوچ بھی کہ وہ جالھاؤ دور کر دیجیے ہر منکر بیان بیٹھے نے عرض کیا کہ اوست گورو مہاراج مسلمانوں میں یہ جو کہتے ہیں کہ پہلے خدا کا نام پڑا اور وہ سر رسول کا جو لوگ رسول کا کلمہ پڑھتے ہیں وہ لوگ اُسکی درگاہ میں قبول فرمائے جاتے ہیں اُسکی کس کیفیت پرست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اوی بیان بیٹھے اُس پر بیشتر کے دروازہ پر بجز اُسکے دوسرے کی جگہ نہیں ہر جگہ جو شخص اُسکے نزدیک بھی رہا ہر وہ شخص بھی یکتا ہی ہو کر رہا ہر یہ منکر بیان بیٹھے نے ایک سوال کیا کہ اوست گورو مہاراج بغیر دغن کے کیسے چرائے جاتا ہر یہ منکرست گورو مہاراج نے یہ شہد فرمایا۔

۹۔ श्रीराम महल १

अबल छलाये ना छलै
ना घाव करारा कर सके
ज्यों साहब राखे त्यों रहे
इस लोभी का जीव हल पले
बिग तेरा दीवा क्यों जलै

एक रहाव

पोथी डरारा कमाइया
भवत इत तन पाइया।
सच ब्रह्मन आन जलाइया
वे तेल दीवा यों जले
कर चारान साहब यों मिले
इत तिन लागे बाइयां
सुख होवै सेवक मानियां
सब दुनियां आवत जानियां
बिच दुनिया सेवक माइयां
तां बसाह बैसन पाइयां
कह नानक बाँह लड़ाइयां

• سری راک محل پلا

اجمل چملاے نا چملاے
ناگھا دکھارا کر سکے
جیون صاحب راکھے تیون رہے
اس بو بھی کا جیو دل پلے
بن نیل دیوا کیون چلے
ایک رہاؤ
بو تھی پوران کما کیا
بحووت ات تین پائیا
سچ لوحین آن جلا کیا
بے نیل دیوا کیون چلے
کر جان صاحب کیون چلے
ات تین لاگے باڑیاں
سکے مہوے سبک اپان
سب دینا آون جانیاں
سچ دینا سب کو کما کیا
توان درگاہ میں پائیاں
کو ناک بانو لڑائیاں

یہ شہدست گورو مہاراج کی زبان مبارک سے منکر بیان بیٹھے نے عرض کیا کہ اوست گورو مہاراج بلا برے ہوئے قبول کیوں نہ ہوئے باوجود اسکے کہ وہ لوگ بو تھی اور پوران خوان ہیں اور جن لوگوں نے پڑے کر کے پر بیشتر کو حاضر خاطر قبول کیا ہر وہ کون سے درویش ہیں کہ جو پر بیشتر کے دروازہ کے لائن ہیں اور وہ روزہ کون سا ہر کہ جسکے رکھنے سے نرارد استقلال آجانا ہر اور وہ نماز کو نہی ہر کہ جسکے پڑھنے سے انسان پر بیشتر کو پاتا ہر یہ منکرست گورو مہاراج نے ایک شہد فرمایا۔

راگ مارو محل پہلا

اچھا اچھا گم خدائے بندے
 جوڑ خیال دُنیا کے دھندے
 ہوئے بے خاک فقیر ساغر
 درویش قبول در
 سچ نامہ یقین ہوا
 فدا مار نیوار و آسا
 دینہ مسجد من مکتا قلم خدا سے پاک اکھر
 سرا سرائی کما وہ
 ایشیت ترک کھوج دولا وہ
 نہفت من مار و ابد الی یلو حقیقت جت فرن م
 قرآن کتب دل مانہ کما ہی
 دس عورت راکھو بد راہی
 سچ مر و صدق لے باندھو کھورس بری قبول پر
 کما مگر روزہ بے خاک
 شت پیر نفع کما سے انداز
 پر روز مشک کھودا بنائے بندگی اللہ اتر ہو زور
 سچ کما دے سو قاضی
 دل بودھے سو حاجی
 سو مکتا ملعون تیوار سے
 سو درویش جن صفت دھر
 سبھی وقت سبھی کر دیں
 طعن یاد دل میں قبول
 سبھی یوکر ہو دس مردن سنت سبیل بید بان پر
 دل میں جانو سب فنا فی اللہ
 پلاخان برادرہ منجن جال
 کربک اتری بنا یا ایک مقام خدا سے در

راگ مارو محل پہلا

اچھا اچھا گم خدائے بندے
 جوڑ خیال دُنیا کے دھندے
 ہوئے بے خاک فقیر ساغر
 درویش قبول در
 سچ نامہ یقین ہوا
 فدا مار نیوار و آسا
 دینہ مسجد من مکتا قلم خدا سے پاک اکھر
 سرا سرائی کما وہ
 ایشیت ترک کھوج دولا وہ
 نہفت من مار و ابد الی یلو حقیقت جت فرن م
 قرآن کتب دل مانہ کما ہی
 دس عورت راکھو بد راہی
 سچ مر و صدق لے باندھو کھورس بری قبول پر
 کما مگر روزہ بے خاک
 شت پیر نفع کما سے انداز
 پر روز مشک کھودا بنائے بندگی اللہ اتر ہو زور
 سچ کما دے سو قاضی
 دل بودھے سو حاجی
 سو مکتا ملعون تیوار سے
 سو درویش جن صفت دھر
 سبھی وقت سبھی کر دیں
 طعن یاد دل میں قبول
 سبھی یوکر ہو دس مردن سنت سبیل بید بان پر
 دل میں جانو سب فنا فی اللہ
 پلاخان برادرہ منجن جال
 کربک اتری بنا یا ایک مقام خدا سے در

ولی اعتدال میں آپ میں اور خداوند کریم میں کچھ بھی فرق نہیں ہے جب بیان مٹی نے یہ کہا تو ست گورو مہاراج مہاراج مہاراج کا ہاتھ بڑھ کر ایک
 گوشہ میں بیٹھے اور فرمایا کہ وہ صاحب راہ ہیں ست گورو مہاراج کا اتنا فرمان تھا کہ بیان مٹی کے دل سے وہ جابجا جاتا رہا بیان مٹی نے
 اپنے تئیں پریشان ہاتھ پھیرا تو معلوم ہوا کہ ایک شعی خاک بیان مٹی کے چہرے پر پڑی ہے بعد اسکے پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ وہ
 صاحب راہ اتنا سننے ہی بیان مٹی نے گورو مہاراج کے قدم مبارک کا بیان مٹی نے ہوسہ بیان مبارک شگورو
 مہاراج نے یہ رشید فرمایا۔

راگ تنک

نثر حاضر نامہ

حاضر کو قہر ہے۔ بیان دوست ہے۔ بے ایمان کافر ہے۔ حقہ حرام ہے۔ نفس شیطانی ہے۔ گمان کفری ہے۔ بیان
 ناپاک ہے۔ علم جلی ہے۔ بے حرص ادیب ہے۔ دیانت سرخ ہے۔ حاسد زرد ہے۔ سچ بہت ہے۔ دروغ و دزدی ہے۔ زور و ظلم ہے۔ صفت
 اوصو ہے۔ ماران بیل ہے۔ چوری لالچ ہے۔ زنا کاری سلیت ہے۔ فقری جھوٹی ہے۔ نامہ پوری مغرور ہے۔ راہ سیر ہے۔ بے راہ بے سیر
 ہے۔ ایمان دوست ہے۔ بے دیانت بکا ہے۔ تیغ مرد ہے۔ عدالت بادشاہ ہے۔

نظم

मते सोल जो जान जनावे

तौ नानक हानिशमन्त कहवै

آئی مول جوجان جنادے
 تو نامک دانشمند کہا دے
 ست گورو مہاراج کی زبان سے جس وقت بیان مٹی نے یہ (حاضر نامہ) سنا ست گورو مہاراج کے آکر قدم بڑھائے اور ہاتھ جوڑ کر
 عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج مجھ کو یقین کامل ہو گیا کہ آپ خود خدا ہی ہیں یا خداوند کریم کے آپ ادیب ہیں بلکہ میری دہشت میں
 خداوند کریم مجسم آپ کا جسم رکھ کر دنیا میں آیا ہے اسلئے اب میری یہ گزارش ہے کہ اب تک تو میں نے اپنا وقت فضول صرف شکم پرورد
 میں کھو یا لیکن اب آپ کے قدموں میں آجوں چاہوں تو مجھ کو امید ہوئی ہے کہ مجھ کو بخش لینے جو وقت بیان مٹی میں اس قدر عاجزی
 آئی اس وقت ست گورو مہاراج بیان مٹی پر نہایت ہی خوش ہوئے پس ست گورو مہاراج کے خوش ہونے ہی بیان مٹی کا بھرم
 جاتا رہا اور ست گورو مہاراج کو سچا خداوند کریم بان کر ست گورو مہاراج کا سکھ ہوا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کا دھنا سری دیس میں پہونچا کر سمس (سودی کیوں) سے ملاقات ہو کر جو گفتگو
 ہوئی اسکی بابت چلی

نمبر ۳۷

ست گورو مہاراج راتہ راتہ دھنا سری دیس میں تشریف لے گئے وہاں پر ایک شخص سمس (سودی کیوں) تھا وہ ست گورو مہاراج کی
 خدمت کیا کرتا تھا اور ست گورو مہاراج ہمیشہ ہی پچھلی رات کو اٹھان کر کے دریا کے کنارے پر بٹھکر نرکار کی بندگی کیا کرتے تھے
 وہ (سودی کیوں) مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت میں حاضر رہتا تھا اتفاق سے ایک دن سمس (سودی کیوں) نے اپنے دل میں
 سوچا کہ شاید ست گورو مہاراج نے بھی جو کچھ دولت فقیری کی پائی ہے وہاں پہونچا کر سمس (سودی کیوں) کی بدولت پائی ہے اسلئے اب میں بھی

خواجہ خضر کی ہی خدمت کر دینا اور اس دن سے دریا کو خواجہ خضر بھکھ کر خدمت کرنے لگا ایک دن (سودی گیو) مذکور سننے دیکھا کہ ایک جانب سے کوئی آدمی آتا ہے اور اپنے ہاتھ میں ایک پھل بھی لیے ہوئے ہے اس آدمی نے (سودی گیو) مذکور سے دریافت کیا کہ اس پھل کی تیر نام کیا ہے اور تو اس وقت کہاں جاتا ہے جواب اسکے (سودی گیو) نے اپنا نام بتایا اور کہا کہ دریا کے کنارے جاتا ہوں اور میں ہمیشہ ہی خواجہ خضر کی خدمت کرنے کو جایا کرتا ہوں پہر رات جب باقی رہتی ہے اس وقت جاتا ہوں میرے گورونے بھی خواجہ خضر کی خدمت سے پایا ہے بعد اسکے یہ پوچھا کہ اگر تم کون ہو اور اس وقت کہاں جاتے ہو اسے جواب دیا کہ میں ہی خواجہ خضر ہوں جس کا ذکر تم کر رہے ہو میرا یہ قاعدہ ہے کہ ہمیشہ بلا غصہ ست گورو مہاراج ناکب جی صاحب کے درشتوں کو آیا کرتا ہوں اور ان کے درشتوں کو اپنا کام مقدم کرتا ہوں اور درجہ اسکی یہ ہے کہ مایا ناکب جی صاحب پار برہم پریشر میں بھکھو اس بات کا یقین کامل ہے کہ وہ خالق کہ جو اس خلقت کا پیدا کنندہ و رزق دہندہ ہے اپنا جسم ناکب نام رکھ کر دنیا میں آیا ہے تاکہ دنیا کے لوگ جو گم راہ ہو گئے ہیں راستہ پر آ جاویں اور نیک راہ پاویں اور پریشر کا خاص یہ حکم ہے کہ جو شخص ست گورو مہاراج کے قدموں میں جاویگا بھکھو فردد پاویگا جس شخص کو میرے دربار و درشتوں کی خواہش ہو وہ شخص ست گورو مہاراج کے درشتوں سے اسوجہ سے میں ہمیشہ ہی ان کے درشتوں کو آیا کرتا ہوں جس وقت (سودی گیو) نے یہ بات سنی تعجب ہو گیا اور اپنے دل میں کہنے لگا کہ میں نے نہایت ہی غلطی کی اب بھکھو یقین ہو گیا کہ میرے گورونے خواجہ سے نہیں پایا بلکہ خواجہ خضر کو ان کے درشتوں کا میں نے محتاج پایا غرض کہ ایک دن پھر خواجہ خضر (سودی گیو) کو ملا اور کہا دیکھو بھائی میں تو صرف ایک بانی ہی ہوں اور ست گورو مہاراج پار برہم پریشر ہی ہیں کیونکہ میں کئی مرتبہ انھیں سے پیدا ہوا ہوں اور کئی مرتبہ انھیں میں سما گیا ہوں یہ سن کر (سودی گیو) مذکور ست گورو مہاراج کے قدموں میں حاضر ہوا ست گورو مہاراج انہیں چاہی تو تھے ہی فرمایا کہ کو بھائی سودی گیو اس وقت پہر رات باقی رہے کہاں آئے ہو آگے تو تم جب آیا کرتے تھے کچھ دن چڑھے اب غلط معمول کیسا آتا ہو سودی گیو مذکور نے خواجہ خضر کی ملاقات اور اپنے خیالات اور خواجہ خضر کے بیانات بیان کیے اس وقت شگورد مہاراج نے ایک شبہ فرمایا۔

راگ گؤری بھیراگان مہلا ۲

رین گنڈائی سوئے کے دیوس گنڈایا رباہ
ہیری جیسا جمن ہے کوہی بھرتی جاپ
نام نہ جانیاں رام کا سونڈے فیر پاوے پختای
سکرہاوی

جناتا دھن دھرتی پری جناتن چاہا جاپ
جنت کو چاہن جو گئے سو آپی جنت گنڈای
چاپن لیا جیو میلیں تاں سب کو باج ہوئی
کرتا کپور نیوڑی جی لوتی سب کوئی
نانک کاہنا جین کیا سورتی سار کوری

راگ گؤری بھیراگان محل پہلا
رین گنڈائی سوئے کے دیوس گنڈایا کھاسے
ہیری جیسا جمن ہے کوڈی بلی جاسے
نام نہ جانیاں رام کا منڈے پھر پاچھے پھنڈے
ایک راہو

ان نادھن دھرتی دھرتی ان تن جاپا جاسے
انت کو چاہن جو گئے سو آئے انت گنڈاے
آپن بیا جئے نام سب کوئی بھاگ ہوئے
کو مان اور پرہڑے جے لوچے سب کوئے
ناکب کرنا جی کہا سرتی سار کرے

حکم نہ جانے خیم کا کس ڈوبائی دست
ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ اس جلکت کے جتھہ رچیو میں رات کو نیند میں کو دیتے ہیں اور دن کھانے پینے میں صرف کرتے ہیں
انہوں نے یہ نہیں سمجھتے ہیں کہ ایک ایک سانس مثل موتی و جواہرات کے پیش قیمت ہو لیکن دنیا کے لوگ دنیا کے کاموں میں اور
مہربانوں کے شغلوں میں اس بیش قیمت کی قدر نہیں کرتے ہیں یاد رکھنے کی بات ہے کہ جو لوگ سانس سانس پر واہ گورو کا نام نہیں
جانتے ہیں آخر کو بت ہی کچھنا دنگے انجام کو دست انہوں میں سے پانچ کا بوجھا سر پر اٹھا کرتے ہیں اور پریشہ کا نام جسکو آب حیات
کے تریچا پر اور امرت کے تریچا پر اسکی طرف توجہ ہی نہیں کرتے ہیں اکثر انسان اپنی زندگی مفت میں کھوٹے دیتے ہیں بیچ کر کہ کوئی
دوست کسی شخص کو بغیر ست گورو کے حکم کے نہیں برابرت ہوتی ہے۔

ست گورو مہاراج پھر فرماتے ہیں کہ جس پر اتمانے جلکت کو پیدا کیا ہے وہی خود پریشہ گورو۔ سنت۔ اپنے روپ دھارن کر کے سب
جیو دن کا خبر گیران ہوتا ہے جسپر وہ مہربان ہوتا ہے اسکو نام۔ دان۔ گیان عطا فرماتا ہے اسکی مرضی و اشارہ کوئی نہیں جانتا ہے کہ کب اور
اسکو نام کی بڑائی عنایت فرمائینگا یہ جن سکر (سودی گویا) اند کو سکر دست بستہ ہو کر اس کی کہ اس ست گورو مہاراج جو لوگ کم عقل کے
آدمی ہیں وہ تو کچھ نہیں سمجھتے ہیں اگر کبھی کسی سے کچھ شن بھی دیا تو بوجھ اُنکے دو ایک یاد رکھنے بانی بھولا دیلے کہ جو باعث خرابی کا ہے اسے
اگر ارشاد ہو تو میں حضور کی خدمت میں رہ کر اپنا انجام درست کروں یہ سکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای (سودی گویا) ہمارے
دور روپ میں ایک سرگن کہ جسم دھارن ہوتا ہے اور دوسرا بزرگن روپ کہ جو صرف ایک شبد ہی ہے کہ جس کا نہ روپ نہ رکھاس انہیں
یہ فرق ہے کہ سرگن یعنی جسمین جسم دھارن ہوتا ہے اسکا درشن تو اس جسم ہی تک ہو سکتا ہے بعد کو نہیں ہوتا ہے اور شبد کے درشن
بیشہ ہی ہوا کرتے ہیں یہ بات سکر (سودی گویا) نے ست گورو مہاراج کے قدموں میں گر کر نسا کر کیا اور عرض کیا کہ اس ست گورو مہاراج
میں نہایت کم عقل کا آدمی ہوں اور اسی پر توفیق سے میں نے یہ سمجھا تھا کہ حضور نے بھی خواجہ خضر سے پایا ہے مگر جب مجھکو خود خواجہ خضر نے
اگر بتایا ہے تب میں اپنے نادانی کا پشیمان ہوا آپ خود نرنکار میں انتر جامی میں گھٹ گھٹ کے جاننے والے ہیں آپ میرے دل کی بات
خوبی جانتے ہونگے کہ میں کیسی غلطی میں تھا اب مجھکو یہ بھی یقین ہوا کہ یہ سب کھیل آپ ہی کا کیا ہوا ہے بیچ کر کہ آپ جسکو نیند غفلت
سے جگانیں وہی جاگے گراں مجھکو یقین آگیا کہ آپ ہی کا سب کیا ہوا ہوتا ہے بجز آپ کے کوئی دوسرا نہیں ہے یہ سکر ست گورو
مہاراج نے ایک اشلوک فرمایا۔

اشلوک

आठ पहर आठ खंड नवां खंड सरीरा ।
तिस खिच भौ निधि नाम एक भुसाय गुनी गह्वरा
कर्मचंत सराहिया नानक कर गुरु पीर ।
चौथे पहर सचाह के सनतां उपजा चाव
नन दरयाव बास नों दोस्ती मनमुख सच्चा नाच
चौथे अमृत चंडया करमाहि होइ यसाव

اشلوک

آٹھ پھراٹھ کھنڈ نوان کھنڈ سریرا
تیس پنج نونہ نام ایک بھلاے گنی گیرا
کرم و نعت سلاجا ہلک کر گورو پریر
چوتھے پھر صباح کے سنتان اوچا چاڈ
تینا دریا واس تون دوستی من مکھ سچا ناڈ
چوتھے امرت دندیلے کرے ہوسے پساڈ

کंचन काया किसये बनी चे चढ़ाव ।
जो होवे वस्स राफरी तां चहर न पाये ताव
सत यहरी सत भला बहिये पाड़यां पास
उत्थे पाप पुसय विचारिया कोड़े घने रास
उत्थे क्यों वे सोरी खरे के चे साचास ।

बोलात फाजल नानका सुरब सुरब स्वस्मे पास

جس وقت ست گورو مہاراج کی زبان مبارک سے یہ شبہ وہاں کے لوگوں نے سناست گورو مہاراج کے قدموں پر آکر گئے
اور گورو گورو جینے لگے غرقہ ست گورو مہاراج اس ملک کے لوگوں کا ادھار کر کے وہاں سے رخصت ہوئے اور وہاں پر ایک
دعہ م سادہ بنوایا تاکہ ہمیشہ سے وہ سنگت اٹھتا ہو کہ ست گورو مہاراج کا کیرتن کیا کریں ۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کے (منافق دیس) جاتے اور وہاں کے راجہ سے ملکر جو گفتگو ہوئی اسکی

بابت چلی

نمبر ۷

ست گورو مہاراج کا یہ قاعدہ تھا کہ بدھ ست گورو مہاراج کا بیچ ہو جانا تھا اسی طرف ست گورو مہاراج چلے گئے تھے اور شگورو
مہاراج کے دشمنوں کو اکثر لوگ آنے تھے اور بہت سے لوگ غیر خواہ مر یا بی خواہ ملگنا کچھ نہ کچھ مانگتے ہی آتا تھا اور جو کوئی خوشی مانگتا تھا
ست گورو مہاراج سے اپنی مراد پاتا تھا اکثر لوگ دولت کی خواہشمند آتے تھے تو آپ نور اسی فرماتے تھے کہ فلاں مقام پر رکھا ہے جس
اٹھا لے گیا وہاں کسی نے رکھی دیا تھا کچھ تو نفٹ خواہ نال نہ ہوتا تھا سب لوگ اپنی منجھانگی مراد پا کر ٹھیکے کتے تھے کہ ست گورو مہاراج
کے قدموں میں نوندھی اٹھا رہے سدھی موجود ہیں غرقہ ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ منافق دیس میں تشریف لے گئے وہ ملک عجیب ملک
تھا کہ بیان جانور بھی خدا کو جانتے ہیں اس ملک کے باشندے کچھ جانتے ہی نہ تھے کہ کوئی برہمن پرست ہے یا نہیں ہوتی تھی خود بخود کھینچ
ہوتی تھی وہاں کا راجہ نہایت فیاض دل آدمی تھا یہاں تک کہ جو شخص جو سوال کرنا تھا راجہ حتی المقدور اسکو پورا کرتا تھا برہمن نے اس
کو بھی یہ طاقت عطا فرمائی تھی کہ رعایا کے کل کام راجہ کے احکام سے انجام پاتے تھے یہاں تک کہ جب رعایا کو ضرورت بارش وغیرہ کی پیش
آتی تھی راجہ سے عرض کرتے ہی وہ ضرورت دفع ہو جاتی تھی بلکہ یہاں تک برہمن نے اس راجہ کے اختیار میں کر رکھا تھا کہ اگر کسی کے اولاد
نہ ہوتی تھی تو راجہ مذکور اولاد کا حکم دیتا تھا اور جس کو کتنا تھا ایام مقررہ پر اس کے گھر میں اولاد ہوتی تھی غرقہ ست گورو مہاراج اس
راجہ کے باغ میں پہونکر جا بیٹھے اور مردانہ کوارشاد فرمایا کہ شبد گا چنانچہ مردانہ نے ست گورو مہاراج کا فرمایا ہوا یہ شبد گا غرض کیا

راگا گہری مہلا ۱

راگ گہری مہلا

میں ہر بار بڑا ہول
میں ہر بار بڑا ہول
میں ہر بار بڑا ہول
میں ہر بار بڑا ہول

بھونچ بھار ڈڈا تولی
من ست بھونچے بولی بولی
سر دھار چلے بھی بہار

नज़रे करमी गुरु विचार
 भै बिन कोइ न लोघस पार
 भै भो रसिया भाय संवार
 एक रहाव
 भै तिन अगन भखै भै नाल
 भै भो घरी शब्द सवार ।
 भै बिन घारत कखन कच
 अन्धा सखा आधी सख
 बूधी चाजी उपजै चान
 सहज सिधाराय पवै न थाव
 नामक मनसुख बोलन बाव
 अन्धा अकबन बाव रो बाव

نظری کر می گورو چار
 بے بن کوئے نہ لیکھن پار
 بے بیور کھانا سے سنوار
 ایک رہاؤ
 بے بن اگن بیکھے بے نال
 بے ہو گھری شبد سوار
 بے بن کھارث کچن کچ
 اندھا سچا آر سے سچ
 بد سے باجے ادب سے چاد
 سس سبانیپ بوی نہ ٹھاو
 آنک من کم بوڑ داد
 اندھا اکبر داد دودا

جس وقت اُس باغ کے باغبان نے یہ شبد سناست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر متھاٹکا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے سنت جی صاحب آپ کا نام کیا ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ نانک نرنکاری ہمارا نام ہے اُس باغبان نے عرض کیا کہ حضور جسکایہ باغ ہے آپ کی شریف آدمی کی خبر جا کر کرتا ہوں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے اُس باغبان سے مخاطب ہو کر چند باتیں فرمائیں کہ جو حسب ذیل ہیں۔
 اول۔ اے باغبان جو بارہم پریشہ پریم پور کہ ہے وہ بڑے وزن اور تول کا ہے جس طرح کوئی برتن خوب لبالب بھرا ہو تو ہلا سے سے نہیں ہل سکتا اور جو برتن خالی ہوتا ہے وہ ہلا سے سے ہل جاتا ہے پس جب تک کوئی انسان من کم رہتا ہے وہ مثل اسی خالی برتن کے رہتا ہے اور جب وہ گورکھ ہو جاتا ہے تو اسی لبالب بھرے برتن کی طرح ہو جاتا ہے کیونکہ گورکھ ہونے کے بعد پریشہ کے خوف کا بار اُسکے سر پر ہو جاتا ہے اور اُسپر گورو کی کربا ایسی ہو جاتی ہے کہ اُسکو شبد و ن کے ارتھ بھی معلوم ہوتے جاتے ہیں اور یہ تو ظاہر ہے کہ جب شبد و ن کے ارتھ لینے مطلب جس شخص کو معلوم ہو گئے تب وہ شخص اگیاں کے سمندر سے پار ہو جاتا ہے (شال) جس طرح کہ آگ میں کوئی دھات مثل سونا خواہ چاندی وغیرہ وغیرہ ڈال دی جاتی ہے تو وہ مثل پانی کے گل کر ہو جاتی ہے جبکہ وہ بخوبی گل جاتی ہے تو اُس کو اکثر لوگ جو زیور چاہتے ہیں بناتے ہیں اسی طرح جب کسی کے دل میں پریشہ کا خوف آ جاتا ہے تو وہ مثل پانی کے ہو جاتا ہے اُسکو اگر پھر کسی ماننا کا ست سنگ ہو جاتا ہے تو مہاتا لوگ ستھہ کر لیتے ہیں لیکن بغیر غوث کے کچھ نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ یہ دل مثل تھمر کے سخت ہے بغیر غوث کے اسپر وہ ہی نہیں لگتی ہے۔
 دوم۔ اے باغبان اگیاں کا دل مثل بانسری کے ہوتا ہے کہ اسپر غوث سے آواز لگتی اور اسپر غوث سے نکل گئی اسی طرح پر اگیاں نیوں کے دل پر نام کی نصیحت نہیں پڑتی ہے اور یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ اُس ناصح کی نصیحت بھی کچھ اثر نہیں کرتی ہے کہ جو عامل بہ عمل نہ ہو (مثلاً) جس طرح بغیر گولی کے بندوق میں آواز تو ہوتی ہے لیکن اثر نہیں کر سکتی ہے اور نہ اُس سے زخم ہو سکتا ہے پس یاد رکھو کہ سنتوں کے بچن مثل اُس خالی بندوق کے آواز ہی نہیں دیتی بلکہ جگر پر زخم کاری کر دیتے ہیں اور اگیاں نیوں میں عامل بہ عمل نہ ہونے کے بخون سے کچھ اثر نہیں ہوتا ہے۔

دندہ زخم گنتا ہی (شال) جس طرح بوجھے لدی ہوئی گاڑی زمین کو توڑتی ہے اور خالی گاڑی صرت زمین پر نشان ہی کرتی ہے اسی طرح گوردھکوں کے کلام تو جگر میں پیوست ہو جاتے ہیں اور من کھوں کے کلام میں کچھ اثر نہیں ہوتا ہے۔

ست گوردھماراج کی زبان مبارک سے یہ کلام سنکر وہ باغبان کیا بلا جتھر روگ وہاں بیٹھے تھے پر بشر کی طرف سے خوف ہو گئے اور اپنا فوراً اٹھ کر اپنے راجہ سے جا کر کہا کہ حضور کے بنے میں آج تین سنت آئے ہیں منجملہ آئے ایک شخص کا نام تانک نرنکاری ہے وہ شخص اور انھیں دھاراج کے ساتھ میں راجہ صاحب یہ خبر سنکر بہت خوش ہوئے راجہ نے پہلے آزمائش کے واسطے چند خدمتگار زبان بہت اچھا اچھا کہا وہ کو ان وغیرہ لیکر بھیجیں چنانچہ خدمتگاریں مذکورہ بنے میں گئیں اور سب سامان لیکر پہنچیں اپنی اپنی آنکھیں دیکھوین بچانے لگیں اور کڑے بچانے لگیں انکی کیفیت ست گوردھماراج نے دیکھ کر انکو اس طرح پر ادب پیش کرنا شروع کیا کہ دیکھو یہ خوبصورتی اور سندرتائی اس جسم میں صرت اسی پر مانتا ہی کی ہے ورنہ یہ جسم محض ناپاک چیزوں سے بھرا ہے اور صرت ہڈی وغوں ہی کا لوترا ہے انہیں خوبصورتی کیسے ہو سکتی ہے اس میں خوبصورتی تو صرت اسی برہمن سے ملتی ہے اس کی ہی یہ کلام سنکر ان خدمتگاریوں کے دل دہل گئے اور ست گوردھماراج کا کلام سن کر ان کے دل پر اثر کر گیا تو ان خدمتگاریوں نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے سنت جی صاحب ہم لوگوں کو کچھ ادب پیش کیجیے یہ سنکر ست گوردھماراج نے یہ شبہ فرمایا۔

راگ بسانت مہلا ۱

راگ بسانت محل پہلا

نرا کوئی نام نہیں چیت
 نام بسانے گرسے دیکھ بھیت
 منو اور بے چیت اہنت
 جگ سے ناٹوٹے جموٹی بریت
 کلام کردہ کہ بھجن ہمار
 نام بتا کیسے گن چار
 ایک رباد
 گھرباوا کا گوبن گھیر
 برکھس باغی بڈنہ میر
 مانتر بند نے دھر چک پیر
 سرب بوت نام کے میر
 سرب آپاسے گورسور
 بھرگے روپ گل گور
 نام رٹو جا جو تھ اور
 نام دوراسے چلے سوچور

جگ کو آ نام نہیں چیت
 نام بسانے گرسے دیکھ بھیت
 منو اور بے چیت اہنت
 جگ سے ناٹوٹے جموٹی بریت
 کلام کردہ کہ بھجن ہمار
 نام بتا کیسے گن چار
 ایک رباد
 گھرباوا کا گوبن گھیر
 برکھس باغی بڈنہ میر
 مانتر بند نے دھر چک پیر
 سرب بوت نام کے میر
 سرب آپاسے گورسور
 بھرگے روپ گل گور
 نام رٹو جا جو تھ اور
 نام دوراسے چلے سوچور

پتی خورے بیہ اچل دھارے
 سانب نام رتو پت سوں घर जाय
 जो कुछ कीन्हस प्रभु रजाय
 भै माने निर्भो मेरी साथ
 कामिन चाहे सुन्दर भोग
 पान फूल मीठे रस भोग
 खोले बिगसे तों तों सोग
 प्रभु शरणागत कीन सोहोग
 कापड़ पत्रि अधिक सिंगार
 माठी फूलों रूप विकार।
 आसा भन्सा चाँधो चार
 नाम बिना क्षमा घरबार
 गाछो पेड़ी राज कुमार
 नाम भिडाव सच रीत संचार
 पिड सेवी प्रभु प्रेम अधार।
 शुरु शची बिष से आस निवार
 मोहन मोह लिया मम मोही
 शुरु का शब्द पहचाने तोही
 नानक ठाढ़े चाहे प्रभु दुखार
 तेरा नाम सन्तोष कृपा धार

ہن کوئے گم انجل دھارے
 سانب نام رتو پت سوں گھر جاے
 جو کچھ کیئھس پر بھورھاے
 بے مانے نہ بھویری باے
 کامن چاہے سندر بھوگ
 پان پھول میٹھے رس بھوگ
 کھولے بیگسے توں توں سوگ
 پر بھو سرائت کیہ سو بھوگ
 کا پڑ پتر ادرک سنگار
 ماٹی پھولی روپ بیکار
 آسا بھنسا باندھو بار
 نام پیاسونا گھر بار
 گاچھو پیری راج کمار
 نام بھڑاویج دوت سنوار
 پیو سیوی پر بھو پریم ادھار
 گور شبدی گم نے آس نوار
 موہن موہ لیا من موہے
 گور کا شبد پہچانوہے
 نانک ٹھاڑے چاہے پر بھو دوار
 تیرا نام سন্তو گم کر یادھار

ست گورو دھار سچ فرماتے ہیں کہ اکثر لوگ مجری ہی باتوں پر عمل کرتے ہیں اور پریشکر نہیں جانتے ہیں کہ جسکا انجام یہ ہوتا ہے کہ ہر ایک طرح
 کی خرابیوں میں پڑے رہتے ہیں اور اس میں کی تو یہ خاصیت ہی ہے کہ خراب باتوں کی تو آٹھ پہنچاؤں رکھتا ہے لیکن جو لوگ گورو کے سر
 میں اگر گورکھ ہوئے ہیں ہائی لوگ البتہ اسطرت رخ نہیں کرتے ہیں۔ کام و کردہ۔ تمام خرابیوں کی جڑ میں اور پریشکر کا نام بغیر گورو
 نیک افعالی۔ اچار۔ بھار کے ل ہی نہیں سکتا ہے اور یہ جسم ایک مٹی کا پتلا ہے اسکے ہر طرف دھڑی۔ کام اور کردہ رہتے ہیں اس وجہ سے
 اس میں ہمیشہ ہی طرابی کے پٹیلے اٹھا کرتے ہیں والدین کے بانی و غوں سے یہ جسم بنا آئیں اُس بار برہم پریشکر کے جوت کی روشنی سمائی لیکن وہ
 روشنی نام کے ذریعہ سے دکھائی دینی ہے اور گورو کے وسیلہ سے وہ نام پر اپت ہوتا ہے اسی واسطے گورکھ لوگ بھگنی کرتے ہیں اور گورو کی
 خدمت کرنے میں تاکہ نام پر اپت ہو جاوے۔

اور جو لوگ اُسکے نام کو بھولا دیتے ہیں وہ لوگ اُسکے دربار میں چوتھو رکھے جاتے ہیں اور جو لوگ اُسکے سچے نام سے لگے ہوئے ہیں وہ لوگ باعزت و حرمت پر بشر کے دربار میں جا پہنچتے ہیں غرض کہ جو کچھ ہوتا ہے وہ سری وادہ گورو کی مرضی ہی سے ہوتا ہے پس جو لوگ سری وادہ گورو کا خوف کرتے ہیں یقین جانو کہ وہ لوگ سب جگہ سے بخیرت ہو جاتے ہیں۔

ست گورو ہمارا ج فرماتے ہیں کہ اسی عورت تو ہم تو صرف نارین کے نام کے اوپاشک ہیں اور جو کچھ وہ کرنا ہے اُسکو ہم ہر طرح پر اچھا ہی جانتے ہیں اور تم لوگ اچھے کپڑے پہنے ہو اچھی طرح سے سنگار کرتی ہو خیال کرنے کی جا ہے کہ یہ جسم صرف خاک کا ٹکڑا ہے اور دل ہر ایک طرح کے خیالات لاتا ہے اور دوسو اس شیطانی سے گھرا ہوا ہے پس نجر پر بشر کے نام کے اس دل کا پچھلے والا کوئی نہیں ہے اور بغیر پر بشر کے نام کے سب کچھ خالی ہی ہے۔

ست گورو ہمارا ج فرماتے ہیں کہ تم لوگ اچھے لوگ ہو بہتر کہ تم لوگ واپس جاؤ اور مدام پر مشیر کا نام چاکر داپنا جہنم سنوارو تاکہ کت پد کو پراپت ہو جاؤ ہر ایک طرح سے تم کو مناسب ہے کہ اُسی کے نام کا اھار رکھو اور گوروؤں کے شبد کے وسیلہ سے خراب باتوں کو چھوڑنا کہ آئندہ کو خرابی میں نہ پڑو۔

ست گورو ہمارا ج فرماتے ہیں کہ موہنی روپ جو ایک وادہ گورو ہے اُس نے ہمارا من موہ لیا ہے اور گورو کے شبد کی بدولت میں اُسکو اچھی طرح سے پہچان گیا ہوں میں صرف اُسی کے دروازہ پر آٹھ پہر کھڑا رہتا ہوں یاد رکھو کہ جسکے اوپر اُس پر مشیر کی ٹبری ہی کر رہی ہو وہ لوگ سوکھی ہو جاتے ہیں اور خراب باتوں سے بچ جاتے ہیں۔

جس وقت ست گورو ہمارا ج کی زبان مبارک سے اُن خد شکاریوں نے یہ شبد ستا خاموش ہو کر سب کے سب راجہ کے پاس دہس گئیں اور راجہ سے جا کر عرض کرنے لگیں کہ اسی راجہ صاحب ہم لوگ اُن سنت کے پاس آزمائش کیواسطے گئی تھیں پھر اُسکے اُن سنت نے ہمارے دونوں کو موہ لیا ہے بہتر ہے کہ آپ بھی چلکر اُن سادھوؤں کے درشن کیجیے کیونکہ اُنکے درشنوں سے دل کو سانت آجاتی ہے یہ سنکر راجہ کو بڑا تعجب ہوا اور اپنی رانی سے کہا کہ پہلے تم جاؤ اور سنت جی کے درشن کر آؤ اور بعد اُنکے تمہارے کے میں اُنکے درشنوں کو جاؤ لکا بوجب حکم راجہ کے رانی موتیوں سے تھال بھر کر اور پرشاد لیکر ست گورو ہمارا ج کے درشنوں کو حاضر ہوئی جنانچہ منگورو ہمارا ج کے سامنے پرشادی رکھ دی ست گورو ہمارا ج نے اُسی پرشاد سے ایک مٹھی لیکر مروانہ کو دیدیا اور رانی سے کہا کہ باقی نم سب بچاؤ بچاؤ اب اسکے رانی نے عرض کیا کہ حضور یہ موتی بڑے بیش قیمت ہیں یہ سنکر ست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ اسی رانی ہمارے کس کام کے یہ موتی ہیں کیونکہ پر مشیر کی درگاہ میں نوبہ موتی بالکل کام نہیں آدیتے وہاں تو صرف ایک وادہ گورو کا نام ہی کام آدیتا ہے ہمارے پاس تو پر مشیر کے نام کی ٹبری بھاری دولت ہے۔

ست گورو ہمارا ج کی زبان سے سنکر خاموش ہو گئی اور ست گورو ہمارا ج کے قدموں پر گر پڑی اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ ہمارا ج میں آپ کے سرن میں آئی ہوں اب مجھ پر کیا کیجیے اور سزاگت میں مجھ کو قبول فرمائیے کیونکہ میں مہا اناجھ ہوں اور آپ کی دشا دینا آپ کا

اور اب اس طرح سے سامنے وہاں ہیں ایسے بری ایک گزارش ہے کہ کچھ عرصہ ہوا کہ میرے لڑکی پیدا ہوئی جو لیکن میں نے اسکو ٹرکا مشور
کر رکھا ہے یا تنگ کہ اس امر کو اپنے راجہ سے بھی میں نے پوشیدہ رکھا ہے اور اُسے بھی ٹرکا ہی مشور کیا ہے اور چار برس تک میں نے
راجہ صاحب سے لڑکی کا منہ دیکھنے کو منع کر دیا ہے اور اس بناوٹ اور دروغ گوئی کا میرا مطلب یہ ہے کہ راجہ بھیرے اور کسی رانی کی طرف
مخاطب نہ ہو اب آپ کی ذات انتر جامی ہو ماضی و حال و استقبال کے آپ جانتے والے ہیں میرا پردہ بجز آپ کے اور کوئی رکھ ہی نہیں سکتا
ہے اور سنت لوگ دیا تو ہونے ہیں جسوقت راجہ صاحب کو میری درد انگوئی ثابت ہوگی تب میں معلوم سمجھ لوں گا کہ سزا دے گا آپ لوگ اور ہر کو
نے جانتے والے ہیں غرض کہ رانی کے مجھ کو انکسار کو دیکھ کر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ رانی پر بیشتر سب سامنے وہاں ہے اسکو ہر ایک طرح
کا اختیار ہے عورت کو مرد بنا دیوے اور مرد کو عورت کر دیوے ای رانی پار برہم پر بیشتر کا دھیان کر اور بیشتر کے بچہ کے سنت سادھو
ہو آیا کریں انکی خدمت کیا کرادیں توں سے ہوشہ بھیں رہنا چھل نہ کرنا شل ہو کہ بھیکہ میں ایک ہونے میں کسی کا پردہ فاش نہ کرنا اب اس
لڑکی کو آستانہ کرادو یہ جو تالاب ہے اور اُسکے کل زیور و اسباب آمارو یہ سنکر اس رانی کے دیسا ہی کیا بھر کیا دیر نہیں جیسے ہی اس
لڑکی کو آستانہ تالاب میں کر اچلی اس لڑکی کے بدن میں مرد کی علامت ظاہر ہو گئی چنانچہ اسی وقت اس رانی نے اس لڑکی کا اسباب
زیور مع ان موتیوں کے غریب دغرا کو تقسیم کر دیا اور بچا سے دغرا کے پسیر لیکر ست گوردھاراج کے قدموں پر لگا ڈال دیا اور اتنے بڑے کر میں
کیا کہ اس ست گوردھاراج آپ کے قدموں کی برکت سے مجھ کو یہ لڑکا ملا ہے اب آپ اسکو اپنا سیکھ کر لیجیے یہ سنکر ست گوردھاراج نے
اس لڑکے کو ست نام کا اوپر پیش کیا بعد اسکے رانی مذکور اپنے مکان واپس آئی اور اگر راجہ صاحب سے عرض کیا کہ ای راجہ صاحب جیسا کہ
گوردھاراج جی صاحب کو سنا کرتے تھے دیسا ہی آنکھوں سے دیکھا کیونکہ ایک بات میں نے آپ سے پوشیدہ رکھی تھی وہ آج اُنکے چہرہ میں
جانے سے میرا پردہ رنگیا یعنی یہ کہ یہ لڑکا جسکو میں نے سب سے اور آپ سے بھی ٹرکا مشور کر رکھا تھا دراصل اس لڑکی تھی اسکو آج ست گورد
ھاراج نے بیٹا ہی کر دیا یہ بات سنکر راجہ نے بھی بہت کچھ بچن و دان کیا اور آپ برہنہ پا ست گوردھاراج کے پاس جا کر قدموں پر ہوا اور
دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اس ست گوردھاراج مجھ کو اوپر پیش کیجیے یہ سنکر ست گوردھاراج نے یہ شبہ فرمایا۔

شلوک محل ۱

काया कागज मन प्रमान
सिर के लेखे पर अपान
हरगह घड़ी इतनी लेख
खोटा काम न आवै बख
नानक जे बिच रूपा होय
खडा २ अकवे सब कोय
काजी कोड़ बोलत मनसाय
ब्रह्मन नावै जी अघाय
जोगी जुगत न जाने अंध

اشلوک محل پہلا

کایا کاغذ من پرمان
سر کے لیکھے پرے اپان
درگہ گھڑی اتنی لیکھ
کوٹا کام نہ آوے دیکھ
انک جی وح رو با ہوے
کھرا کھرا اکتے سب کوے
قاضی کوڑ بول بل کھاسے
برہمن نادے جی اگھاسے
جوں بگت نہ جانے اندھ

تیسویں ججاری کا کتبہ ।
 سو جیوگی جو جگت پہچانے
 گور پرشادی ایکو جانے
 تھانی سو جیوگی کرے
 گور پرشادی جیوت کرے
 سو برہمن جو برہمن بچارے
 آپ ترے گلے تل تارے
 دانشمند سوئی دل دھو دے
 مسلمان سوئی مل کھو دے
 برعیا پوچھے سوئی پروان
 جس سد درگہ کا نشان
 جیس سیر ہر گاہ کا نشان

تینوں آجارسے کا بندہ
 سو جیوگی جو جگت پہچانے
 گور پرشادی ایکو جانے
 تھانی سو جیوگی کرے
 گور پرشادی جیوت کرے
 سو برہمن جو برہمن بچارے
 آپ ترے گلے تل تارے
 دانشمند سوئی دل دھو دے
 مسلمان سوئی مل کھو دے
 برعیا پوچھے سوئی پروان
 جس سد درگہ کا نشان

ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ یہ جسم شل کاغذ کے ہوا اور میں جو اس میں ہوا اس کے واسطے بیشتر سے تحریر نقد برہمن کی ہر جیسے کہ گیسال میں
 سب قسم کا سونا و چاندی آتا ہے لیکن جو کچھ ہوتا ہے وہی بنا جاتا ہے اور جو ناقص ہوتا ہے وہ پھینک دیا جاتا ہے پس اسی طرح انسان میں میں
 قسم کے آدمی ہوتے ہیں یعنی ۔ طامشی ۔ راجشی ۔ سانی ۔

اول ۔ نامی وہ لوگ ہیں جو آٹھ پر غصہ ہی میں رہا کرتے ہیں ہر ایک سے ٹرا کرتے ہیں لیکن وہ جپ و دان وغیرہ کرتے ہیں اور اندر
 بہت صاف ہوتے ہیں ۔

دوسرے ۔ راجشی جو بیو ہار والے ہیں وہ بھی برہمن کا نام چھتے ہیں اور آپس میں تقسیم کر کے کھاتے ہیں پس دی سدھ ہوتے ہیں ۔
 تیسرے ۔ سانی یعنی بھننے والے ہیں وہ برہمن کو آٹھ پر یاد کیا کرتے ہیں اور ان کے اندر ابھان یعنی غرور تو مطلق نہیں ہوتا ہے اور وہ لوگ
 ست کو برہمن کی کاروبار مانتے ہیں ۔

ان تینوں کی خاصیت تو یہ ہے کہ اگر جو لوگ پاکھندی اور فریبی ہیں وہ کسی کام کے نہیں ہیں ۔
 اگر راجہ جو لوگ راجہ ہو کر یا قاضی ہو کر انصاف میں غیر انصاف کرتے ہیں وہ تو گویا زہری کھاتے ہیں انجام کو ورنہ یعنی نرک میں جائے
 میں اور برہمن ہو کر انسان وغیرہ تو کرتے ہیں لیکن جیون کو دکھ دیتے ہیں اور پرایا مال ناحق کو لے لیتے ہیں وہ فردہ ہی نرک میں جائے
 اور اگر راجہ جو جیوگی ہو کر پران کو یکجا نہیں رکھتے ہیں صرف پاکھندی کر کے دنیا کے لوگوں کو دکھاتے ہیں انکو جان لو کہ ایسا ہی اور اندر سے ہیں
 کیونکہ فقیری بھیس میں یہ پران بڑا بھاری مال ہے جو اسکی سنبھال نہیں رکھتا ہے وہ گویا اپنی سکونت آجاریں اختیار کیے ہیں ۔

اگر راجہ جسکے دل میں برہمن کے نام کی دولت ہو دے وہ چاہے جس حالت میں رہے اسکا سب سو بھل ہے
 اگر راجہ دانشمند وہی آدمی ہے جو اپنے دل کو غرور سے دور رکھے ۔ اور برہمن ہوا رہے آدمی ہے کہ جو اپنے گوروں کے بچن کو لکاوے یعنی عمل کر
 کرے جو اندر سے صاف ہے وہی شخص اول درجہ کا اچھا ہے ۔

اس وقت ست گورو مہاراج کی زبان مبارک سے راجہ نے استقدر باتیں سنیں فوراً ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر عرض کیا کہ اسی ست گورو مہاراج اور اسی بیٹے بادشاہ اب مجھ پر کیا کیجیے کیونکہ میرے دل میں بیکار باتیں بہت ہی بھری ہیں اپنی مہربانی کی نظر سے میرے راج کے میل کو صاف فرمائیے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ پریشکر کا نام چو اور جانتک ہو کے سادہ دست کو بھونکھلا یا کرو بھلی ہو کر اور خشک پاس کپڑا نہ بوسن لوگوں کو کپڑا دیا کرو اور غور مطلق نہ کرو سنت اور پریشکر میں کچھ فرق نہ سمجھو اگر ان باتوں پر عمل کرو گے تو تمھارے تمام اوگن بٹھنے جاویں گے اور وہ گورو دواہ گورو جپاکر و تو تم کو پریشکر نشینکا اور پریشکر تھارا بھلا کرے گا۔

بعد اسکے انھیں دنوں میں رعایا و کاشتکار کو پانی کی ضرورت ہوئی تو حسب معمول راجہ کے پاس آکر رعایا نے عرض کیا کہ اب تو کاشت کے واسطے پانی کی نہایت ہی ضرورت ہے راجہ نے بھی حسب معمول کہا کہ پانی دیا جاوے گا چونکہ اس ملک کا تو وہ دستور ہی تھا راجہ کی زبان سے نکلے ہی نور اُسی بانی برس بڑا چونکہ اس ملک کی رعایا کے کل کام راجہ کی زبان سے ہوتے تھے اسیلے وہ ان کے لوگ راجہ کے سوا اور کسی کو پریشکر اخذ نہ سمجھتے ہی نہ تھے نہ کہ اس ملک کی رعایا پریشکر کو جانتی ہی نہ تھی اسیلے وہ لوگ قابل و بیخ و جہنم و ترک کے تھے وہ ان کی کیفیت دیکھ کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ شہر غارت ہونے کے لائق ہے لیکن ہم یہاں آگئے ہیں اس واسطے یہاں کے لوگوں کی بھی نجات ہونی چاہیے یہ فرما کر ست گورو مہاراج اس شہر سے آنکھ پتہ کوس کے فاصلہ پر جا بیٹھے اور ایک کھیت پر اپنی دھونی جا لگائی اسی وقت پانی برسنے سے تمھارے رعایا راجہ کے پاس پھر گئی اور عرض کیا کہ اے راجہ صاحب ابھی ہم لوگوں کو پانی کی اور بھی ضرورت ہے کھیت خشک جا بیٹھے راجہ نے حسب معمول فرمایا کہ تم لوگ جاؤ پانی برسے گا چنانچہ رعایا چلی گئی اور ایک ہفتہ سے زیادہ ہو گیا لیکن پانی نہ پڑا چنانچہ پھر رعایا بہت پریشان ہو کر راجہ سے جا کر عرض کیا کہ حضور اب تو بغیر پانی کے ہماری کاشت بالکل خشک ہوئی جاتی ہے راجہ نے پھر حسب معمول کہا کہ جاؤ پانی برسے گا اور بعد اسکے راجہ نے (اندر) کا شتر برعصا جیسا کہ پہلے پڑھا تھا اس سے دستاں جھوڑا اور زیادہ پڑھا لیکن پھر بھی پانی نہ برسا یہ کیفیت دیکھ کر اپنے دل میں بہت ہشیمان ہوا اور رعایا بھی راجہ کی طرف سے بیدنی ہو گئی غرض کہ جس کھیت میں ست گورو مہاراج بیٹھے تھے وہ کاشتکار اکثر ست گورو مہاراج کے پاس آکر بیٹھنا تھا ایک دن اُسے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے سنت جی برا غضب ہونے چاہتا ہے کہ بانی نہیں برستا اگر ایسا ہی رہا تو یہ ملک آج بڑا جاوے گا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ آگے بھی کبھی ایسا ہوا تھا چو اب اسکے اُس کاشتکار نے کہا کہ اے مہاراج اس ملک میں تو یہ نئی بات ہوئی ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اپنے راجہ سے جا کر پانی طلب کر دو کاشتکار نے کہا کہ راجہ سے بھی رعایا کہہ کر تمھارے گئی لیکن بانی نہیں معلوم کہ آسمان سے کہاں چلا گیا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی اگر تم پریشکر کا نام چو تو ضرور پانی برے گا اگر ایسا نہ کر دے تو کبھی پانی نہ برسے گا اُس کاشتکار نے کہا کہ اے سنت جی آپ پریشکر کو کہتے ہیں اور یہ کس کا نام ہے اور کہاں رہتا ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سن بھائی پریشکر تو سر پہ بیالی ہے اور تمام سرشٹ ایسی ہی کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں پریشکر نہ ہو سب جگہ وہ معبود موجود ہے جس جگہ اُسکو دیکھو خواہ یاد کر دو میں وہ موجود ہوتا ہوں یاد کرنے والے کو اپنی قدرت دکھاتا ہوں اُس کاشتکار نے جواب دیا کہ اے سنت جی صاحب یہاں تو یہ نام آج ہی آپ کی زبان سے سننے میں آیا ہے یہاں تو اُسکو کوئی بھی نہیں جانتا ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی اب تم سری پریشکر جی ہی سے پانی مانگو ضرور پانی برسے گا پھر اُس کاشتکار نے عرض کیا کہ اے سنت جی بغیر دیکھے پریشکر کو کیسے مانیں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی اُس کا نام نہ نہیں دیکھنے میں نہیں آتا ہے لیکن ہر ایک کی جو خواہش ہوتی ہے وہ اُسکو پورا کر دکھاتا ہے کاشتکار

کہا کہ اس وقت جی صاحب پھر اسکو ہم کس طرح جانیں ست گوردھاراج نے فرمایا کہ پریشراہی قدرت سے پہچانا جاتا ہے یعنی اسکی قدرت
 دیکھ کر جانو اور اسکو یقین مانو پھر اس کا شتکار نے کہا کہ مہاراج قدرت کیا چیز ہے یہ سنکر ست گوردھاراج نے اس کا شتکار سے کہا کہ
 اچھا جانی اس تقریر سے تو کچھ فائدہ نہیں ہو لیکن بہتر یہ ہے کہ تم پریشرا کا نام لیکر (ہل) چلاؤ اور (بیج) بوؤ دیکھو جب تمہاری کھیتی جے
 اور آگے اسکو تم پریشرا کی قدرت جاننا اور اسی کو دیکھ کر پریشرا کو ماننا اور یقین کرنا کہ ضرور کوئی پریشرا ہے یہ سنکر پھر اس کا شتکار نے
 کہا کہ آپ کے حکم کی تعمیل تو میں کرتا ہوں لیکن کھیت استعد ز خشک ہو گئے ہیں کہ (دھون) کا بھی چلنا دشوار ہے کیونکہ بارش بغیر ہل کو ہل
 چل سکتا ہے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اچھا جانی جو ہو سو ہو لیکن تم پریشرا کا نام لیکر کھیت میں ہل چلاؤ اور غمیری کر دو اور پھر
 پریشرا کی قدرت کا تماشا دیکھو یہ بات اس کا شتکار نے اور لوگوں سے بھی کہی کہ ہمارے کھیت میں جو فقیر برسے ہیں وہ یہ بات کہتے ہیں
 یہ بات سنکر دوسرے کا شتکار لوگ ہنسے اور کہنے لگے کہ تم جو قوت ہوے ہو مگر میں جو کسی قدر غلہ بھی ہے اسکو بھی بیکار کھیت میں بھیج
 آتا ہے نہ جہاں نہ جانا ہے ان لوگوں کی تقریر سنکر پھر وہ کا شتکار ست گوردھاراج کے پاس آیا اور لوگوں کی تقریر کہی ہوئی کہ سنائی
 پھر ست گوردھاراج نے اس کا شتکار سے کہا کہ لوگوں کو کہنے دو اور تم سے جیسا کہ ہم کہتے ہیں جا کر کر دینا پھر کا شتکار نہ کہ ست گوردھاراج
 مہاراج کی زبان کو حکم بید و پوران یعنی کلام ربانی اور حکم آسمانی سمجھ کر اپنے کھیتوں میں ہل لے گیا غلہ ایک آدمی ہل چلاتا تھا اور دوسرا
 اس کے پیچھے غمیری کرتا تھا جیسا کہ ست گوردھاراج نے فرمایا اس کا شتکار نے دیسا ہی کیا اسوقت جتنے لوگ وہاں آئے سب سے متگور
 مہاراج نے وہی فرمایا کہ تم لوگ بھی دیسا ہی کر دست گوردھاراج کے فرمانے سے اکثر لوگوں نے ہل چلایا اور غمیری کی اور پریشرا بھی
 یاد کرنے لگے بعد کچھ دنوں کے ان لوگوں کی کھیتی اُگنے لگی یہ خبر وہاں کے مہاجر کو معلوم ہوئی کہ ایک سنت آئے ہیں اور لوگوں کو پریشرا
 کے نام کا اوپدیش کر کے خشک کھیتوں میں غمیری کرادی چنانچہ اب وہ کھیت برسے پھرے ہو چلے ہیں یہ سنکر راجہ موصوف نے متگور
 مہاراج کے قدموں میں آکر تمنا کیا اور ست گوردھاراج کی بڑائی کرنے لگا کہ آپ باربرہم پریشرا میں اسوقت ست گوردھاراج نے
 ایک کا شتکار سے کہا کہ ایک دخت اکھاڑ کر تو دیکھو کہ اسکے پیچھے کیا ہے چنانچہ اس کا شتکار نے جب اپنے کھیت سے ایک دخت اکھاڑا
 تو اسکے پیچھے آگ پائی فوراً ہی آکر سب کو یہ خبر سنائی راجہ دہر جانتی ہو گئے اور کہنے لگے کہ بیشک پریشرا کی قدرت یہی ہے اور سچ تو یہ
 ہے کہ باربرہم پریشرا کی ذات ست گوردھاراج کی صفات ہے کہ جنہوں نے بجائے پانی کے آتش فشاں کر کے کھیتوں کو آگیا بلکہ بکاشا شرع
 کیا ست گوردھاراج کے قدموں میں اس دیس کے سب آدمی آکر بیٹھ ہوئے اور کرتار کرتار گوردھاراج کے لوگ چنے لگے ہر ایک جا
 پریشرا کی ہمیں و بندگی ہونے لگی ست گوردھاراج کے پرتاب سے گھر گھر دھرم سالہ بن گئے اور سب لوگوں کو پریشرا کی بانی پر اپت ہوئی
 وہاں کے لوگوں کو ست گوردھاراج نے پانی کا دان دیا اور ست نام کا اوپدیش کیا ست گوردھاراج نے اس دیس کا نام
 (سوالی) رکھا سب لوگوں کو نام دان - دیا - دھرم - پرتابکار - پرڈرہایا بعد اسکے ست گوردھاراج وہاں سے رخصت
 ہونے لگے تو راجہ نے عرض کیا کہ حضور اب تو آپ کے قدموں کی برکت سے کھیتی بھی ہوئی ہے سب رعایا خوش و دھرم ہے کچھ دن اور قیام
 فرمائیے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے راجہ نہ نکار - کرتار - واہ گورد - پریشرا - کو یاد کیا کرنا - چت - اور ست رکھنا - ظلم نہ کرنا -
 سب کا بھلا چاہتا ہوں اس سے پریشرا تمہارا بھلا کرے گا - دھرم کی کیرت کرنا - آپس میں تقسیم کرکھانا پریشرا کو حاضر حضور جانتا ست
 اکٹھا ہو کر کڑاہ پر شاد کرنا اور ایک من جو کر ہاتھ جوڑ کر اس کرنا اس طرح پر کہ (ہے) بھگونت ہے سرب سامر تہ دان ہم ترے جو

مین اور تو ہمارا ملک ہی (اب کی کرپاکر کے پانی بھولا کرے۔

آخر میں ست گوردوارا راج نے فرمایا کہ اسی راجہ اور جو کام تمہارے پیش آبا کرین پر مشرکے آگے ارداس کرنا سب کام تمہارے نفع ہونگے۔

آگے ساکھی عرب دیس کے راجہ (لاج ورد) اور ست گوردوارا راج سے جو گفتگو ہوئی اسکی بابت چلی +

نمبر ۵

ایک دن مردانہ نے ست گوردوارا راج سے عرض کیا کہ اوست گوردوارا راج عرب دیس کیسا ہے جو اب اُسکے ست گوردوارا راج نے فرمایا کہ اسی مردانہ کیسا عرب دیس دیکھنا چاہتا ہے اگر میری خواہش دیکھنے کی ہو تو دکھا دو بیٹے یہ لکھ بھائی باسے کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ باسے مردانہ کیسا کتا ہے بھائی باسے نے عرض کیا کہ جیسی مرضی آپ کی ہو یہ سنکر ست گوردوارا راج اٹھ کھڑے ہوئے اور عرب دیس میں داخل ہوئے اُسوقت وہاں کا بادشاہ اسی (لاج ورد) تھا بادشاہ مذکور نہایت ظالم اور بے رحم تھا کہ وہاں کی رعایا نہایت تکلیف میں تھی علاوہ اُس بیرحمی و بیدردی کے ایک اور حکم آسکایا تھا کہ ہندوستان کے آدمی کو اپنے ملک میں سنکر بلا کسی قصور کے قتل کا حکم دیتا تھا اس بات کو بادشاہ مذکور اپنا نام ہی فرض تصور کرتا تھا۔

اُس ملک کی رعایا کی فریاد تاجہ آسمان پہنچی تب ست گوردوارا راج کو نرنکا کا بذریعہ وحی آسمانی کلام ربانی پہنچا (کہ اے مالک جی تمہارے واسطے خلقہ بنا ہے اُسکو سنکر بادشاہ (لاج ورد) کو راستی پر لاؤ کیونکہ اس ملک کے لوگ نہایت تکلیف میں ہیں) چنانچہ ست گوردوارا راج نے کلام ربانی سنکر نرنکار کے آگے تمنا ٹیکا ست گوردوارا راج نے اُس خلعت آسمانی پر جب نظر کی تو پانچ قسم کے حروف تحریر تھے۔ عربی ترکی فارسی۔ ہندی۔ سنسکرت۔ ست گوردوارا راج نے اُس خلعت کو پہنا اور شہر کے باہر جا بیٹھے دو کوس کے فاصلہ پر ست گوردوارا راج کو سات دن اُسی مقام پر گزر گئے اُٹھے ہی نہیں تب شہر کے لوگ آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو بھائی یہ کس اور دیس ہو کہ جسکے خلعت پر (تمینہ ان) سپارے قرآن کے تحریر ہیں اور چار دن بید کا اترتے بھی لکھا ہے یہ کیفیت دیکھ کر لوگوں نے بادشاہ سے جا کر اطلاع دی کہ ایک درویش ہمارے شہر میں اب طرح پر اگر تعظیم ہوا ہے اور اُسکے خلعت پر تینون سپارے قرآن کے لکھے ہوئے ہیں علاوہ اس بات کے پانچ طرح کے حروف اُس خلعت پر تحریر ہیں یہ سنکر بادشاہ نے اپنی طبعی خاصیت سے وزیر کو حکم دیا کہ اُس فقیر کے گلے سے وہ خلعت اتار لاؤ ارشاد کے ساتھ ہی وزیر نے ست گوردوارا راج سے آکر کہا کہ اسی درویش ہمارے بادشاہ کا حکم ہے کہ یہ خلعت اپنے گلے سے اتار دے اگر یوں دو گے تو بہتر ہو گا ورنہ تکلیف ہوگی جو اب اسکے ست گوردوارا راج نے فرمایا کہ اسی بھائی اگر تم سے یہ خلعت اترے میرے گلے سے اتار لو یہ سنکر وزیر نے اپنے آدمیوں کو ست گوردوارا راج کے گلے سے خلعت اتارنے کو حکم دیا چنانچہ وزیر کے آدمیوں نے خلعت اتارنے کی کوشش کی لیکن خلعت مذکور نرنکار کے حکم سے ست گوردوارا راج کے گلے میں پھنسا گیا تھا کیونکہ اتر سکتا ان لوگوں نے بہت ہی کوشش کی لیکن نہ اتر کھینچا کھینچی بھی کی بھنا بھایا لیکن پھنسا بھی نہیں یہ کیفیت دیکھ کر سب لوگ شجب ہو گئے مجبور ہوئے تو بادشاہ کو خبر دی کہ بادشاہ سلامت خلعت مذکور درویش سطور کے گلے سے نہ اترتا ہو نہ پھنستا ہے بادشاہ بیرحم بہت ہی غصہ ہوا اور کہا کہ ہندو فقیر پر بہتر یہ کہ اسکو دریا میں ڈوبادو حکم ہوتے ہی وزیر نے سری ست گوردوارا راج کو دریا میں ڈوباؤ یا تمام شہر کی خلعت دیکھنی تھی لیکن ست گوردوارا راج کے گلے کا خلعت بھیگا ملک بھی نہیں برن دو تا ست گوردوارا راج کو اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے کھڑا تھا دریا کے کنارہ شگور و دوارا راج کو بغاقت تمام لا بھایا لوگوں نے جب ست گوردوارا راج کے خلعت پر پانی کا بوند بھی نہ دیکھا بادشاہ سے جا کر عرض کیا کہ حضور وہ فقیر مذکور ڈوبنے کو کون کہے جب کہ

اس کے خلعت میں بانی کا دھبہ تک نہیں آیا بادشاہ نے فوراً فرمایا کہ لکڑیاں جمع کرا کے اس فقیر کو آگ میں جلوا دو وزیران سلطنت نے اس حکم کی بھی تعمیل کی کہ لکڑیوں کا بڑا بھاری انبار کچا کر کے ست گورو مہاراج کو اسی انبار میں بٹھلا کر آگ دلوادی لیکن ست گورو مہاراج کی آگ نہ پونادہ موسیٰ میں موجود تھا ایک روگٹا بھی نہ جلا ہزاروں میں لکڑیاں جگر خاک سیاہ ہو گئیں یہ خبر بادشاہ کو پہونچی کہ حضور سات ہون تک آگ جلا کی لیکن درویش کے بدن کو آگ نے بھی جلا یا کہ شل کندن اور چمک گیا جلتا کیسا ایک بال بھی نہ جلا یہ شکر بادشاہ نے کہا کہ شاید یہ فقیر جادوگر ہے اب اس فقیر کو کسی بلند مکان سے گرا دو یہ حکم بھی وزیران سلطنت فوراً ہی بجالائے ایک ادیکھے ہاڑ سنگور مہاراج کو بھا کر گرا دیا لیکن پون دوتا ست گورو مہاراج کی حفاظت میں موجود تھے ست گورو مہاراج کو کیا نقصان پہونچتا یہ کیفیت دیکھ کر سب لوگ شجب ہوئے اور بادشاہ سے جا کر من و عن غرض کیا کہ حضور وہ فقیر نہ کر اب بھی زندہ ہے بادشاہ بوقوت کو بھر بھی قوت نہ پا اور اپنی زبان پر کلام لایا کہ شاید یہ ہندو فقیر شجہہ باز جادو ساز ہے یہ لکڑیوں کو حکم دیا کہ ہتھ پر کر اس فقیر کو زمین میں گدھا کھود کر دفن کر دو اور گڈھے کے اوپر ایک تھوڑے وزن کا رکھ دو وزیروں نے اس حکم کی بھی تعمیل کی یعنی ایک بھاری گڈھے میں دبا کر اور ایک ہتھ پر بھاری وزن کا رکھ کر سب لوگ اپنے اپنے مکانوں کو چلے گئے اور سب کو یقین ہو گیا کہ اب یہ فقیر کس طرح زندہ نہ رہے گا سنگور مہاراج خود بخود اس گڈھے کے اوپر آ کے بیٹھ رہے دو ٹرے دن ست گورو مہاراج کو وزیروں نے زندہ پا کر بادشاہ کو خبر دی بادشاہ بے عقل کو پھر بھی عقل نہ آئی بوجھ قد موسیٰ کے ست گورو مہاراج کی گردن مارنے کا حکم دیا چنانچہ وزیروں نے اس حکم کی بھی تعمیل کی لیکن ست گورو مہاراج کے جسم پر ذرا بھی تلو اند کو رہ چھو نہیں گئی اس بات کی بھی اطلاع وزیروں نے بادشاہ کو کی تب بادشاہ نادان حکم دیا کہ اس فقیر کو اب سولی چڑھا دو وزیروں نے اس حکم کی بھی تعمیل کی ست گورو مہاراج کو جس وقت سولی کے نزدیک لگے سولی کی لکڑیاں ہری ہو گئیں کہ جو ایک مدت کی خشک کھڑی تھیں یہ کیفیت دیکھ کر وزیران و مشیران سلطنت نے پتھن مشورہ کیا کہ اس مرتبہ تو عجیب واقعہ ہوا ہے فوراً ہی بادشاہ کو خبر پہونچائی کہ حضور وہاں تو سولی کی لکڑیاں کہ جو مدت کی خشک تھیں سرسبز ہو گئیں کوئی تدبیر اس فقیر کے مارنے کی اٹھا نہیں رکھی گئی لیکن موت نہ آئی یعنی مرنا ہی نہیں ہوا اور نہ اس کے گلے سے وہ خلعت اتارنا ہی گلے سے لٹکا ہوا ہے سو وہ فقیر کچھ مدد نہ پہونچا یہ شکر اس مقام پر جو لوگ سن رسیدہ جہان دیدہ زمانہ آزمودہ موجود تھے بول اٹھے کہ اے بادشاہ سلامت یہ شخص کی انسان نہیں ہے بلکہ خود خدا ہی معلوم ہوتا ہے کہ جو اس کو کوئی ضرر ضرر رسان نہیں ہو سکتا اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو کا حکم خاکستہ باد - آب - آتش تک اتنے میں تو یہی حاکم اچھا لیکن اور رب العالمین ہے کیونکہ جو بائیں اسکے مارنے کی کین اور نہ مرنا تو انسان کے امکان سے باہر پایا جاتا ہے غرض کہ اس طرف تو یہ باتیں ہیں اور اس طرف بھائی باسے نے سنگور مہاراج کے آگے مردانہ سے کہا کہ اس بادشاہ نے سنگور مہاراج سے نہایت ہی بے ادبی اور گستاخی کی ہے اس کو ضروری سازا سخت دہنی چاہیے یہ شکر ست گورو مہاراج نے بھائی باسے دھائی مردانہ سے جواب دیا کہ فرمایا کہ دیکھو بھی حکم کرتا رہا جو کرتا رہی مرضی ہے وہی بہت اچھی ہے وہ جو کام کرنے وہی بہتر ہے میرے لیے کرتا رہا حکم ہے کہ اس کو مرنے ہی لاد اچھی راہ بتلاؤ پس یہ کیا کرے جیسا کہ ان کے مذہب میں آیا ہے ویسی ہی اٹھوں نے تعلیم پائی ہے اسی پر چلتے ہیں اور یاد رکھو کہ جیسا کہ فرمایا کرتا ہے اسکا بال بھی نہیں مٹتا ہوتا ہے جو جبہ شل (جس کا تو محافظ اس کو کون مارے) اتنی باتیں ست گورو مہاراج نے بھائی باسے دھائی مردانہ سے فرمائیں تھیں کہ بادشاہ مذکور مع اپنے وزیران سلطنت و نائب و صاحب کے ست گورو مہاراج کے چرنوں میں آگرا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے درویش میں نے آپ کے ساتھ بڑی ہی گستاخی و بے ادبی کی ہے میری خطا معاف فرمائیے اور رزنا رزنا سنگور مہاراج کے

آگے کھڑا ہو گیا اور بار بار اپنی خطا داری کی گزارش ہی کرتا رہا کہ اب آپ اس ملک کو رکھ لیجیے ورنہ میری بے ادبی اور گستاخی کی وجہ سے عرف آپ ہو جاوے گا آپ کی تکلیف دیکھ کر خدا کا غضب ہو جاوے گا بادشاہ کا رنگ سفید ہو گیا دست بستہ عرصہ تک بیٹھے کنار ہا کہ آپ منت ہیں اور خدا کے روپ میں گتوں کے سمندر میں پیروں کے پیر میں آپ میں اور خدا میں کچھ بھی فرق نہیں ہے اور اب آئندہ سے کبھی کسی فقیر سے نہ ادبی نہ کروں گا افسوس کہ مجھ کو آپ کی خبر نہ تھی لاعلمی میں سب خطا کی اب مجھ کو پڑا گناہ بخش دیجیے جب اس قدر عاجزی اپنا کر گوروست گورو مہاراج کے آگے کی تب ست گورو مہاراج کہ جو دیند بادل و گر بادل و گر پائے کے سمندر میں بادشاہ کا عجز و انکسار دیکھ کر اپنے فرمایا کہ اے بادشاہ اس وقت میری بخشش ہوگی کہ جب تم آدمیوں کا مارنا چھوڑ دو ورنہ دوزخ میرے لیے تیار ہے اور انصاف کیا کرو ظلم مت کرو یہ سن کر راج درج بادشاہ نے عرض کیا کہ اس سنت جی صاحب آپ کے درشنوں کی بدولت اور قد مبوسی حاصل ہونے کی بدولت مجھ میں طاقت بن گیا توڑنے کی نہیں رہی میرے لیے جو ارشاد ہو گا وہ میں بسر و چشم ادا کروں گا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بادشاہ ست نام کا سمرن کیا کرو اور اپنے ملک میں دیگ چلاؤ ننگے بھونکے غریب و غریبا کی پائنا کر دوسر وقت خدا کو یاد رکھو عاجزون کی پرورش پاپ اور گناہ کرتا چھوڑ دو یہ سن کر بادشاہ نے عرض کیا کہ حضور یہ سب کچھ مجھ کو قبول و منظور ہے اس وقت ست گورو مہاراج نے بادشاہ کو اپنا سکے فرمایا تھوڑے دن ست گورو مہاراج وہاں مقیم رہے اس دس میں ست نام کی سمرن کا چرچا ہو گیا وہاں کے لوگ ست گورو مہاراج کو اپنا پیر ماننے لگے پھر تو اس دس میں بجائے تکلیف کے آرام آگیا کوئی شخص بھونکا خواہ ننگا پیاسا نہ رہنے لگا اور سب لوگ پریش کو یاد کرنے لگے ست گورو مہاراج کا جس اس ملک میں بخوبی پھیل گیا بعد اسکے ست گورو مہاراج اس ملک سے رخصت ہوئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور (اوپل) کھتری کی گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۷۶

ست گورو مہاراج ایک دفعہ میدان میدان دیران دیران تشریف لے جاتے تھے کہیں بستی میں اکثر مردانہ سے تعویذ فرمایا کرتے تھے کہ کو مردانہ کیا کیفیت ہے اور کس طرح گذرتی ہے مردانہ عرض کرتا تھا کہ اے ست گورو مہاراج آپ سب کچھ جانتے ہیں بہت عرصہ کے بعد ایک بستی میں آپ تشریف لے گئے اور اس وقت مردانہ سے فرمایا کہ اے مردانہ اس بستی میں ایک شخص سسی (اوپل نامی) کھتری رہتا ہے اور وہ اکثر آئینہ فقیر کو پریش کے نام پر کھلاتا ہے بھونکون کو کھانا اور ننگوں کو کپڑا بھی دیا کرتا ہے جس وقت تو وہاں جائیگا مجھ کو دوا دی سلمان لینے اور وہ تیرے پیروں پر بیٹھے اور تیرے سامنے کوئی روپیہ کوئی پیسہ کوئی کپڑا وغیرہ رکھنے اور تجھ سے کوئی یہ بھی نہ پوچھے گا کہ تو کہاں سے آیا ہے اور کون ہے یا کسی کا آدمی ہے اور کیا شہر نام ہے اور جو کوئی شخص تیرا دشمن آکر کرے گا اسکے دل میں ہی آویگا کہ جو چیز اس وقت میں اسکو دیدن اس میں میرا بھلا ہے یہ سن کر مردانہ ست گورو مہاراج سے اجازت لیکر سیر کو گیا جیسے ہی اندر شہر کے پہنچا دیکھے ہی مردانہ کی پوجا ہونے لگی اور ست گورو مہاراج کی زبان کی برکت سے تمام شہر مردانہ کے قدموں پر آکر گرنے لگا روپیہ و پیسہ دیکھ کر اسے کر مردانہ کے آگے ہر ایک شخص رکھنے لگا کچھ دیر بعد مردانہ وہ سب سامان لیکر ست گورو مہاراج کے حضور میں حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج سامنے لا کر رکھ دیا یہ کیفیت دیکھ کر ست گورو مہاراج ہنسے اور بہت خوش ہوئے اس وقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہ کیا چیز ہے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کے قدموں کی سب برکت ہے جیسا کہ حضور نے فرمایا تھا دیسا ہی تمام شہر میری خدمت کے لیے موجود ہو گیا اور یہ سب اسباب لا کر رکھنے لگا میرے جی میں آیا کہ سب چیزیں ست گورو مہاراج کے حضور میں لے چوں یہ سن کر ست گورو مہاراج نے

فرمایا کہ مردانہ تو نے تو اچھا کیا لیکن یہ سب سلمان میرے کام کا نہیں ہر مردانہ نے عرض کیا کہ پھر ہمارا راج ان سب چیزوں کو کیا کرنا چاہیے
یہ جواب اسکے ست گورو ہمارا راج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہ سب چیزیں پریشکر کے نام پر دیدنا چاہیے بعد اسکے ست گورو ہمارا راج سے مردانہ
نے عرض کیا کہ اے ہمارا راج جو کوئی سکھ سیوک آپ کے نام پر کچھ دیتا ہے یا آپ کے نام سے بھٹکوتا ہے تو آپ کو بھی اس بھاد بھگت کا پھل ہو جائیگا
ہر بائین یہ شکر ست گورو ہمارا راج نے ایک شعبہ فرمایا۔

راگ گوری مہل ۱

راگ گوری مہل پہلا

آتا بتا کرے پوت کھائے

ی سے پرت بھلی جل ناسے

ست گورو پرت گور سکھ گمہ پاسے

تیرے ہرجن ہر میل ہون ہم پیارے

جن لیادکہ جالے ہمارے

ایک رہاؤ

جیون مل بچھڑے گود پرت لگاؤ

کامنہ پرت جان پھر گھر آؤ

ہرجن پرت جان ہر جس گاوے

سارنگ پرت بسے جل دھار

نرتی پرت بابا دیکھ بار

ہرجن پرت جے زنکار

نربانی پرت مایا دمن کھاؤ

گورکھ پرت گورے گلاؤ

نانک پرت سادہ پرچاؤ

माता पिता करै पूत खाय ।

मीमे प्रीत भई जल नाय ।

सतगुरु प्रीतगुरु सिख सुख पाय

मेरे हर जन हर मेलन हम प्यारे

जिन मिलिया दुख जाय हमारे

एकरहाव

म्यों मिलि बछड़े गऊ प्रीति लगावै

कामिनि प्रीत जां फिर घर आवै

हर जन प्रीत जां हर जस गावै

सारंग प्रीत नमै जल धार ।

निरपति प्रीत माया शेरव पसार

हर जिन प्रीत जपै निर्विकार

निर प्रारति प्रीत माया धन खाद

गुरुमुख प्रीत गुरु मिलै गुलार

नानक प्रीत साध प्रचार । ।

یہ شعبہ شکر مردانہ نے ست گورو ہمارا راج کے قدموں پر گر کر تمھاریکا اسوقت ست گورو ہمارا راج نے مردانہ سے فرمایا کہ اے مردانہ پوجا کا بہار

کھانا ایسا ہے کہ جیسے زہر کے کھانے سے آدمی بچتا نہیں ہر دوسرے ہی پوجا کا سامان کھانے سے بھگم نہیں ہوتا ہے تاوقتیکہ آٹھ پریشد دروز پریشد

کا بھجن نہ کرے اور آپس میں تقسیم کر کے کھاوے علاوہ اسکے طمع کو پاس اپنے آنے نہ دیوے اور جو شخص اپنے بیان آدے اسکی خدمت

بہت خوشی سے کرے اور خود تھوڑا کھاوے اور دن کو ہنسی خوشی سے خوب کھاوے غرضکہ جو شخص بہت نیک افعالی اور نیک اعمالی

رہیگا اسکا اپنے پوجا کا مال ہضم ہوگا ورنہ وہی سامان پوجا کا زہر کی تاثیر رکھیگا اور جو شخص خلاف اسکے پریشد کا بھجن خواہ بندگی نہ کریگا

یا اپنے پاس دولت جمع کریگا اور لوگوں کو تقسیم نہ کریگا اسکی یہ کیفیت ہوگی کہ جس طرح آگ کے کندہ میں ایک جلوہ پانی ڈالو تو وہ پانی بھی جل جائیگا

ہر اور آگ دیکھتے ہی جلتی رہتی ہے اگر آگ تھوڑی ہو دے اور پانی زیادہ ڈالو تو البتہ آگ ٹھنڈی ہو جائیگی

نہایت عمدہ بابا شیرین و لذیذ میٹھے لگے پیٹ بھر کے کھا کر کچھ باندھ بھی لیا اور جلا آیا جب کہ دوسرا دن ہوا مردانہ کو بھوک نے بھر ستایا تو جھوک سے وہی مدار کے پھل نکال کر کھانا شروع کیا وہاں کھاتے ہی کی دیر تھی کھانے ہی ہاتھ پیر ٹپکنا چلانا دھینچنا شروع کیا یہ کیفیت دیکھ کر ست گورو مہاراج نے پوچھا کہ ای مردانہ تم کو کیا ہوا کیا نوٹ لے لکھ واسے پھل کھالے بن نے تم سے کہا تھا کہ وہ پھل بدلے باندھنا مردانہ نے کہا کہ ہاں حضور آپ نے فوٹع کیا تھا لیکن کد تو وہ ایسے شیرین تھے آج آمین کیا زہر سا گیا میری کم غمی سے بھٹک دھکا دیا کہ جو میں نے انکو باندھ لیا اور آج بغیر اجازت حضور کے انکا کھانا شروع کر دیا یہ سن کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ تو نے بڑا کیا اگر لا یا بھی تھا تو ہم سے پوچھ بھی تو لیتا ای مردانہ وہ مدار کے پھل لگڑی دھڑوہ نہیں تھے بلکہ سراسر زہری تھے مردانہ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ حضور یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ مدار کے پھل کین میٹھے نہیں ہوتے ہیں لیکن آپ کی زبان مبارک کی تاثیر بھی خیر جو ہوا سو ہوا لیکن اب تو میری خطا کو معاف فرمائیے کیونکہ آپ کی ذات جلالت کی مالک ہر اور آپ جلالت کے ایشو میں آکر تو بھوک و پیاس لگتی ہی نہیں ہر اور میں تو مارے بھوک کے مرنے ہی لگتا ہوں یہ سن کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ ہم تم کو مرنے نہ دیتے اگر تو ایک دفعہ مر بھی جاوے تو ہم تم کو زندہ کر دیں گے یہ سن کر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور میں تو اس وقت مرنے ہی چاہتا ہوں اس وقت تو تم کو بھوک مھت کیجیے یہ سن کر ست گورو مہاراج نے اُس مدار کے پھلوں سے ایک اپنے ہاتھ سے اٹھا کر درخت سے تازہ توڑ کر مردانہ کو دیدیا اور فرمایا کہ لے مردانہ اسکو کھالے یہ سننے ہی مردانہ نے وہ پھل کھالیا پھر کیا دیر تھی نور اُسی مھت پائی۔

اور اچھی طرح اٹھ بیٹھا عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج آپ نے باوجود کہ مجھ کو اپنی خدمت میں ہی رکھا لیکن آج تک میری بھوک دور نہ کی اور نہ آپ مجھ کو کسی بستی میں مانگنے جانے دیتے ہیں اور نہ خود آپ کسی سے کچھ لیتے ہیں اور نہ بھوک ہی دور کر دیتے ہیں اب حضور ہی اس بات کو فرمادیں اور غور کریں کہ میرا اور آپ کا ساتھ کیونکر رہے گا یہ سن کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ مجھ کو کچھ سے کام لینا ہر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اپنا سا مجھ کو بھی تبا دیوں تاکہ میں بھی نہ کچھ کھاؤں اور نہ کچھ پیوں مجھ کو بھی سانت لینے قناعت آجاوے یا مجھ کو جواب ہی دیدیجیے کہ میں اپنے گھر چپ لاجاؤں یہ سن کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ تجھ پر بشریت ہی مہربان ہر تو کیونر زحمت مانگتا ہر مردانہ نے پھر کہا کہ نہیں حضور مجھ کو آپ زحمت ہی دیدیجیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ اب تو ہسان کی طرح سے رہ سکتا ہر لیکن مردانہ وہی کنتار ہا کہ نہیں حضور مجھ کو زحمت کر دیجیے آخر میں یہ کہا کہ حضور میں تو جب ہی رہ سکتا ہوں کہ جب میری بھوک دور کر دیجیے اور جو آپ کی غذا لینے منتو کہ ہر مجھ میں بھی آجاوے اور جیسے کہ آپ پر بشر کی بھگتی کرتے ہیں میں بھی کروں اور آپ کا درشن کیا کروں ورنہ میرا ٹھہرنا غیر ممکن ہر جب کہ مردانہ نے اس بارہ میں سخت اصرار کیا تب ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ اگر مجھ کو بھوک زیادہ ہی ستاتی ہر تو یہ کھالیا کرے لینے (جنا کھل کھاس جو ہوتی ہر اسکو گھوٹ کر امین نیم کی تیان خاکر اور مین پیکر صاف کر کے پی لیا کرے) اسی سے تیری بھوک جاتی رہیگی اور یہ غذا مثل غلہ کے غذا ہو جاوے گی اور تو میرے انگ سنگ رہیگا اور تو تو مجھ کو چھوڑے جاتا ہر لیکن میں مجھ کو چھوڑنا نہیں چاہتا ہوں یہ سن کر مردانہ دست بستہ ہو کر ست گورو مہاراج کے آگے متمنا شیکا اُس وقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ اب تو نہال ہو گیا یہ کہتے ہی مردانہ کو سب کچھ معلوم ہونے لگا پھر تو مردانہ بخوشی تمام ست گورو مہاراج کے پاس رہنے لگا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ اب جہان بستی آدیگی تو مجھ کو کھلا دیجیے مگر اس وقت تک تو کھڑا ہو جا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک سکھ سے جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۷۷

ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ ایک دفعہ ایک گاؤں میں جا بیٹھے وہاں پر ایک سکھ رہتا تھا اُسنے دیکھا کہ دوست بہت ہیں اور ایک سنت بھی گار باہر بھائی مردانہ کے شبہ سنکر اُس سکھ کا دل بہت اُمند میں ہوا اُسوقت اُس سکھ نے ست گورو مہاراج کے سامنے آکر ارداس کیا کہ اے ست گورو مہاراج اصرم سادین آپ تشریف لے چلے اُس استھان کو اپنے قدموں سے پتھر کیے اُسوقت سنگور و مہاراج مع بھائی باسلے اور بھائی مردانہ کے اُٹھ سکھ کے گھر تشریف لیگے لیکن سکھ مذکور نہایت ہی محتاج تھا یہاں تک کہ کبھی شکم پر ہونک بھوجن تک اُسکو نہ ملتا تھا اور اپنے مکان میں دو آدمی تھے اور ایک لڑکا بھی تھا جو کہ سکھ مذکور پر برا بھلاکت تھا اُسٹہ اپنی بھگتی سے جو کچھ اُسکے گھر میں سامان موجود تھا پر شاد و طیبہ سار کیا ست گورو مہاراج نے اُسکی بھگتی دیکھ کر اُسکے بیان پر شادی پایا چونکہ یہ تو پہلے ہی سے معلوم ہو چکا کہ وہ سکھ نہایت غریب آدمی تھا اسلئے صبح اُسکے گھر میں کچھ سامان نہ تھا اور سکھ مذکور اپنے سر پر بال بھی رکھتا تھا گو کہ اُس نے بائبل ست گورو مہاراج کے نہیں لیا تھا چونکہ سکھ مذکور سنت سیوی بہت تھا اسلئے سنت سیوا کی واسطے اپنے سر کے بال مونڈ کر ایک سیلی بنائی اور اُسکو بازار میں فروخت کے واسطے لے گیا اور یہاں تک کہ اُسی سیلی کو فروخت کر کے اُسکی قیمت سے پرشاد کا سامان کر ست گورو مہاراج کے واسطے پرشادی طیار کی اتفاق وقت سے اُس سکھ کی عورت کوئی چیز اندر لینے گئی اُسکا لڑکا کہ جو کم سن تھا جو پٹے کے اندر گر پڑا اور اُسی میں جل بھون کر مر گیا جب اُسکی عورت باہر آئی تو اپنے لڑکے کو جو پٹے میں مردہ پایا اُسکی عورت نے اس خیال سے کہ یہ بھوجن سنتوں کا ہے اگر وہ ایسا سینکے تو بھوجن نہ لے سکے اور دوسرا سامان میرے گھر میں موجود نہیں ہے اسلئے اُس لڑکے مردہ کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر چھپا دیا کہ سنت لوگ بھوجن کر لیویں اور بھوکے نہ رہیں بلکہ اس راز کو اُسنے پوشیدہ رکھا کہ اپنے خاوند سے بھی نہ کہنا غرض کہ جسوقت پرشاد طیار ہوا سکھ مذکور ست گورو مہاراج کو بلا کر لے گیا ست گورو مہاراج بھی چونکہ میں جا بیٹھے اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُس سکھ سے پوچھا کہ اے سکھ تیرا لڑکا کیا ہوا یہ سنکر اُس سکھ نے جواب دیا کہ مہاراج میں سوا ہو گا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اُسکو لے آؤ اُس سکھ نے جواب دیا کہ اے غریب نواز جی وہ تو اب سو گیا ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سکھ تیرے لڑکے کا نام کیا ہے اُس سکھ نے عرض کیا کہ حضور اسکا نام (لالہ) ہے چنانچہ ست گورو مہاراج نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ اے (بچا لالہ) باہر آؤ تم آؤ ست گورو مہاراج کی آواز کے ساتھ ہی لڑکے نے کروٹ لی اور گرنا پڑنا ہر گنا اور ست گورو مہاراج کے قدموں میں گر کر تھا یہاں تک کہ کیفیت دیکھ کر اُس سکھ نے ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر تھا یہاں تک کہ اُسکے لہجے کی کہ وہ تیری قدر نہ فرمکے تیسرے دن پھر اُس سکھ کے گھر میں کچھ بھی نہ تھا تو سکھ مذکور اُسی اپنے لڑکے کو فروخت کرنے کو لے جلات ست گورو مہاراج انتر جامی تو تھے ہی اُس سکھ سے دریافت کیا کہ اے سکھ وہ لڑکا کہاں ہے یہ سنکر اُس سکھ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے غریب نواز آپ سے بیاہوشیدہ ہے آپ سب کچھ جانتے ہیں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سکھ تو اُس لڑکے کو جا کر لے آ جانا چوں کہ اُس سکھ نے سنگور و مہاراج کے قدموں میں اُس لڑکے کو لا کر تھا دیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُس لڑکے سے فرمایا کہ اے اناک تیرے ان دباپ بھکو بچا جہے میں تو کام کرے گا پانی بھرے گا جتنی پیسے کا خدشہ گاری کرے گا یہ سنکر اُس لڑکے نے جواب دیا کہ جیسی مالک کی مرضی ہوگی وہی کر دنگا بعد اُسکے پھر ست گورو مہاراج نے پوچھا کہ اے لڑکے تو کیا کیا کھا بیگا اُس لڑکے نے جواب دیا کہ اے مہاراج جو مالک کھلا دیگا وہی کھاؤنگا اور جو کچھ

مالک پناہنگا وہی پھونگا اور جان مالک رکھنگا وہی رہونگا غرض کہ جیسی مالک کی مرضی ہوگی اسی کی مرضی کے مطابق کرونگا کسی بات کا بھی غور نہ کرونگا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ دھرم تو ساری نرنکار جی میں تو شیرا ہی ہوں اگر تیری کہ پاسے مجھ میں یہ بات ہو دے تو میں کمال تیری مہربانی کا شکریہ ادا کروں اور تو دھرم ہو کہ ہمارے اوگنوں کو خیال نہیں کرتا اس بات کا میں تیرا دھرم باد دیتا ہوں کہ اگر بھگوت جو بات اس رٹکے میں ہو مجھ میں بھی دے اگر میں اسکے لائق نہ ہوں تو تو نرنکار ہو اور میں گنگار ہوں اپنی کریا مجھ پر بھی طبع کہ اس رٹکے کے دل میں یہ بات سما دی ہو کہ بہتر کا اپنے سب کام مالک ہی کی مرضی پر چھوڑنا ہو ای بار برہم پر مشیر اور ای نرنکار اپنی کریا سے ایسا سو بھاد اور ایسی خاصیت مجھ کو بھی دے اور مجھ کو بھی ایسا ہی یقین اور ایسا ہی اعتقاد عطا کر اسطرح کی ست گورو مہاراج بہت عرصہ تک پر آرتھنا ساری نرنکار کے آگے بھگت کے لوگوں کے واسطے کہ جہنم انکی بھلائی ہو دے اور دنیا کے لوگ پر مشیر کی خوان نعمت سے مزاد میں اور غور سے دور بھاگین کر کے ان سکھوں کو گلے لگایا اور اس رٹکے کی بابت ایک شبہ فرمایا۔

راگ مارو محل پہلا

میتل ربریدی لالسا گولسا مہرا ناہ سوبھاگ ۱
مور کی بچنی ہات بکائے جت لایا تیتل ساگ
میر لالسا کھا چترائی
صاحب کا حکم نہ کارن جاے

ایک رماؤ

مالا لیتو لالسا مہرا ہا لالسا کا جاتا
لالسا ناہ لالسا گاویہ بھگت کورے تہی ناہا
پیا ہت پاراگی آراگی مہرا روادیت پیسن جاک
پنسا پیرے پاہ مہرا باجناہ رھاں تہرا ناہ
لالسا ہرامی نانک لالسا بھبھسہ تھ دھپاڑ
آہ بھگادیتا پت راتا تھ بھن بھن نپاڑ

یہ شبہ ست گورو مہاراج کی زبان مبارک سے سنکر وہ سکھ مع اپنی عورت درٹکے کے ست گورو مہاراج کے چرنوں میں آگرے اسوقت ست گورو مہاراج نے ان سکھوں کو ست نام کا پد پڑھایا اور ارشاد فرمایا کہ دھرم کی کیرت کیا کرو اور دھرم کو ست گورو مہاراج کے واسطے دیکر دست و سادھو دیکھو جو آدین انکی خدمت کیا کرو اور نام جپا کرو تو تمہاری روزی میں برکت ہوگی اور تمہارا لوگ و ہر لوگ دونوں درست ہو جائینگے یہ سنتے ہی وہ سکھ داہ گورو داہ گورو دھننے لگا۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج ایک اور سکھ کے بیان آئیے اور بھائی بائے سے آپ نے ارشاد فرمایا کہ ای بھائی بائے ہکو ایک اس سکھ سے ملنا ہو کہ جو اکثر سادھوؤں سے جو چھا کرتا ہو کہ سادھوؤں کے مٹنے سے کیا پھل ہو بھائی بائے نے عرض کیا کہ جیسی مرضی حضور کی جسکے پاس آپ چاہیں تشریف لے چلیں اور جان چاہیں چلیں بعد اسکے ست گورو مہاراج اس سکھ کے گھر تشریف لے گئے اس سکھ نے بھی حسب معمول

ست گوردھاراج کی بھی خدمت بہت کچھ کی جب سویرا ہوا تو اس سکے نے ست گوردھاراج کے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اے مہاراج آپ
 پر ہمارے بھوکے پیاسے سادھوؤں کے ملنے کا کیا پھل ہو؟ جواب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے بھائی سکے اس سوال کو تم نے
 اسکے بھی کسی سے دریافت کیا ہے؟ جواب اسکے اس سکے نے کہا کہ اے سنت جی صاحب جو سادھو سنت یہاں آئے ہیں سب سے میں نے
 دریافت کیا لیکن اس وقت تک میرا اطمینان نہ ہوا کسی نے کچھ اور کسی نے کچھ اپنی رائے کے موافق جواب دیا میرا اطمینان کسی نے نہ کیا
 یہ سن کر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی سکے اب تمہارا اطمینان ہو جاوے گا اب تم فلاں مقام پر جو جنگل ہو وہاں جا کر جو شخص ملے
 اس سے دریافت کرنا اور تاؤ نہ کہ تمہارا اطمینان نہ ہو گا ہم مقیم رہینگے جان تم کو بھیجتے ہیں وہاں تم جاؤ اگر وہاں تمہارا اطمینان نہ ہو گا تو
 پھر میں اطمینان کر دوں گے ست گوردھاراج کی زبان سے سن کر سکے مذکور وہاں گیا اس مقام پر جب پہنچا تو دیکھا کہ وہاں نہ آدم ہر
 نہ آدمی کا نشان ہو وہاں صرف ایک جوڑہ (کوہ) کا بیٹھا ہے چنانچہ وہ سکے اس عرض سے کہ شاید اب کوئی یہاں آ جاوے دو تین گھنٹی تک
 صبر کیا بعد اسکے اٹھ کر چلا آیا اور ست گوردھاراج کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی سرگذشت کہی اور عرض کیا کہ حضور وہاں بجز ایک جوڑہ
 (کوہ) کے اور نہ حیوان ہے نہ انسان یہ سن کر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے بھائی سکے کچھ بھرم وہیں جاؤ وہیں تمہارا اطمینان ہو گا اور
 اگر وہاں نہ ہو گا تو میں تمہارا اطمینان کروں گا غرض کہ جب صبح ہوئی تو سکے مذکور اسی مقام پر پھر گیا دوسرے دن اسی مقام پر بجائے (کوہ)
 کے ایک جوڑہ (بلگل) کا بیٹھا ہوا دیکھا اور پھر بھی آدمی کا نشان نہ پایا اس دن بھی سکے مذکور دو تین گھنٹی ٹھہر کر اٹھا آیا اور پھر ست گوردھاراج
 کے پاس آ کر تمہاری کا ست گوردھاراج نے دریافت فرمایا کہ کوئی سکے آج اطمینان ہوا؟ جواب اسکے اس سکے نے پھر ہی کہا کہ حضور وہاں
 آج تو (ایک جوڑہ بلگل) کا ملا آدمی کا تو وہاں نشان بھی نہیں ہے یہ سن کر پھر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی سکے تم کچھ بھرم وہیں
 جاؤ اور تم اطمینان رکھو کہ ہم تمہارا اطمینان کر کے جاؤں گے غرض کہ جب صبح ہوئی تو پھر وہ سکے مذکور اسی مقام پر جا پہنچا اس روز دیکھا
 کہ بجائے (بلگل) کے ایک جوڑا (ہنس) کا بیٹھا ہوا ہے اس روز بھی دو تین گھنٹی انتظار کر کے واپس آیا اور ست گوردھاراج کی خدمت
 میں حاضر ہوا اور یہی کیفیت بیان کی کہ حضور آج وہاں بجائے (بلگل) کے ایک جوڑا (ہنس) کا بیٹھا پایا آدمی یا آدمی زاد کا وہاں نشان
 بھی نہیں ہے یہ سن کر پھر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے بھائی سکے کچھ بھرم وہاں جاؤ اور بعد اسی پھر میرے پاس آؤ چنانچہ وہ سکے
 صادق الاعقاد صبح اٹھ کر پھر اسی مقام پر گیا وہاں جا کر دیکھا تو اس روز دو آدم زاد یعنی ایک عورت اور ایک مرد بیٹھا دیکھا اس روز
 وہ سکے اپنے دل میں سوچا کہ آج بجائے جو ان کے انسان تو دکھائی دیئے اپنے دل میں یہ سوچ سمجھ کر وہ سکے بھی دہن بیٹھ گیا اور ان
 دونوں آدمیوں سے پوچھنے لگا کہ اے مہاراج اور اے برہمن کے لوگو آپ لوگ کون ہیں اتنے ہیں ان لوگوں نے جواب دیا کہ اے بھائی تو
 کون ہے یہ سن کر اس سکے نے کہا کہ میں تو ایک سوال کا طالب ہوں بہت مدت سے ایک سوال میرا ہے کہ جو حل نہیں ہوتا ہے ان لوگوں
 نے کہا کہ کوئی بھائی وہ کہا تمہارا سوال ہے کہ اتنی مدت سے حل نہیں ہوتا ہے ہم سے تو کوئی سن کر اس سکے نے کہا کہ اے بھائی اگر میں سنتوں
 اور سادھوؤں سے ملا کر تا ہوں اور جو کچھ مجھ سے ہو سکتا ہو انکی خدمت کیا کرتا ہوں اور وہ سوال یہ ہے کہ سنتوں اور سادھوؤں کے
 ملنے کا کیا پھل ہے یہ سن کر ان دونوں نے کہا کہ سنو بھائی سکے گو کہ تم کو آج تک نہیں معلوم ہوا لیکن اب سنو کہ ہم دونوں آدمی مہا بادی
 تھے کہ جسکے عرض میں ہم لوگوں کو جسم (کوہ) کا ملا تھا لیکن چونکہ تم نے سادھو کے درشن کیے اور ہم نے تمہارے درشن پائے اسلئے تمہارے
 بن پٹے ہی دن (کوہ) سے ہنس تو نہیں ہوئے لیکن (بلگل) ہو گئے اور دوسرے دن پھر (ہنس) ہی ہو گئے اور تیسرے دن پھر

راوی کے آدمی ہی ہو گئے یہ سنت کے درشن کیے ہوئے آدمی کا نتیجہ ہر اور جو لوگ خاص سنت و سادہ کے درشن پاتے ہیں انکی کیا بات ہو اندہ اسکا بھل کون کہ سکتا ہو سن بھائی سکھ وہ گورو تیرا دھن ہر کہ ہم ایسے پاپیوں کو تیرے درشن دلو اسکے کہ جس سے ہر اور بکار ہو گیا پس اب ایک ہماری یہ عرض ہو کہ اپنے گورو کے درشن بھوکو بھی کرا دیہ سنتے ہی اس سکھ کے کہ جسکا سوال وہ تھا اندر ول آئیں کھل گئیں اور وہ سکھ مع ان آدمیوں کے ست گورو مہاراج کے قدموں پر اگر سے اسوقت ست گورو مہاراج نے اس سکھ سے پوچھا کہ کو بھائی سکھ سنت و سادہ کے ملنے کا بھل نہ کو ملا اور تمہارا اطمینان ہو گیا کہ نہیں یہ سنکر اس سکھ نے کہا کہ اے ست گورو مہاراج آپ کی گت آپ ہی جانیے اب اطمینان کو کون کہے مجھکو تو پر مشر ہی مل گیا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے اس سکھ کو بہت ہی خوش کیا اور فرمایا کہ اے بھائی سکھ دیر پر مشر تپ با دن کو سمن کیا کرو اور کیرت دھرم کی کیا کرو تمہارا من نرمل ہو جاویگا اور سنتوں کی سب سے کیا کرو کہ جس سے تمہاری بھگتی پوری ہو جاویگی اور بھگتی بندگی کیا کرو تو تمہارا خیم جہا نردن کے باپ و در ہو جاویگا یہ سنکر وہ سکھ واہ گورو گورو گے چنے اسوقت ست گورو مہاراج نے یہ مشہد بڑھا (جو تون بھاوے ناٹکا کا گانہنس کرے) بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہر بھگوت جو مجھکو بنایا ہو دی اچھا ہوتا ہو اور اگر تیری مرضی ہو تو بڑے بڑے پاپی بھی سد گتی کو پراپت ہو جاوین۔ آگے ساطھی ست گورو مہاراج سے اور گو بند لوگوں کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اسکی بابت چلی

نمبر ۷۸

ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ پورب دیس میں جا پونکے دہان پر کچھ لوگ ست گورو مہاراج کے پاس گو بند لوگ کے آئے اور ست گورو مہاراج کو آکر تمہا بھکا کہ سے بھی رام رام کہا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آؤ سنتو گو بند لوگ کے جنون ست رام ہو آؤ بیٹھو سنتو وہ لوگ آئے اور کچھ دیر بٹھکر ست گورو مہاراج سے کہا کہ اے ست گورو مہاراج ہم ہمارا جاوین آپ کے کہ جو آپ کے ہم لوگوں نے درشن پائے اور اب آپ سے ہماری ایک عرض ہو اگر حکم ہو تو عرض کریں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو بھائی گو بند لوگو جو کچھ تمہارے جی میں آوے وہ پوچھو یہ سنکر ان لوگوں نے کہا کہ اے ست گورو مہاراج کوئی لوگ پن اور دان کرنے ہیں اور کوئی ہوم اور کوئی جگ وغیرہ کوئی تیرے جہا نردن وغیرہ کرنے ہیں انکی گت ہوتی ہو یا نہیں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے یہ مشہد فرمایا۔

راگ بھیرن محل پہلا

جگ نہ ہوم بن تپ پونجا دیہ دھنی نت دکھ سے
رام نام بن گت نہ پاوس گت نام گورو رکھ سے
رام نام بن برنجا جگ جنم
بکھ کھاوے کھ بولی بولے بن نامی نہ بھل مر بھرم
ایک رہاؤ

جگ نہ ہوم بن تپ پونجا دیہ دھنی نت دکھ سے
رام نام بن گت نہ پاوس گت نام گورو رکھ سے
رام نام بن برنجا جگ جنم
بکھ کھاوے کھ بولی بولے بن نامی نہ بھل مر بھرم
ایک رہاؤ

پوشک پاٹ بیا کرن بھانے سندھا کر م تر کالی کرے
بن گو مشہدی گت کہ پرانی رام نام بن اور جہ مرے
دندہ کندل سکھا سوت دعوتی کبھی تیر تھو گون ت ہر بن کرے

رام نام بिन شانت ن آویہ جب ہر ۲ سوں پاری
 جتا مکر تان مسم لگا دے بڑھو تان ن گان مھے
 رام نام بین تھن ن آویہ کیرت کے باندھے مھے مھے
 جیتے جیسا جت جلا بھل میں جت کتھ دے سب جیسا

گورو پر ساری رام کے لئے جن کو ہر سنان کھنکھو پیا

ست گورو دھاراج فرماتے ہیں کہ سنو بھائی رام کے جو چاہے ہوم کرے چاہے جگ کرے چاہے جوگی ہو چاہے سیناسی یا برہم چاری یا ناگا
 یا سرہنگی کا روپ دھوے چاہے تمام رو سے زمین بھر آوے چاہے جتنا چاہا پٹ کرے اور کتنے سخت تپ ہی کرے یا کتنا ہی جسم کی سادھنا
 کرے لیکن بجز رام نام کے سادھنا کے کت کسی طرح نہیں ہو سکتی یا درگھو کو کت توجیب ہی ہوگی کہ کسی ست گورو سے ملکر سدھ آتما سے پرست
 کا نام سمرے تو البتہ کت پدارتھ حاصل ہوگا اور جنم سوارتھ ہوگا ورنہ پرانی کا جنم بے فائدہ ہی ضائع جانا ہوگا گو بند لوگو بغیر برہم کے نام
 کے انسان نہ رہی کھاتا ہو اور نہ رہی بوتھا نہ بیٹھے بار بار اس سنسار میں آنا جانا بدستور رہیگا اور ہمیشہ ہر طرح کے جنوں میں بھرا کر لیا جائے سنکر
 اُن گو بند لوگوں نے کہا کہ ایست گورو دھاراج اکثر لوگ سنہ میا کرتے ہیں یا تر کال کر یا کرتے ہیں انکی بھی کت ہوگی یا اٹھارہ پوران
 پڑھنے سے کت ہوگی جواب اسکے ست گورو دھاراج نے فرمایا کہ ای بھائی گو بند لوگو جو شخص کسی ست گورو سے ملکر سدھ آتما سے واہ گورو کا نام
 بیجے گا وہی کت پاویگا ورنہ اُسکے دربار میں خالی ہی ہاتھ جاویگا گو بند لوگوں نے سوال کیا کہ ایست گورو دھاراج اور جو لوگ گروہنی
 چھوڑ کر فقیر ہو جاتے ہیں اور اکثر لوگ نیرتھوں کو چلے جاتے ہیں وہ لوگ بھی کت پاویں گے جواب اسکے ست گورو دھاراج نے فرمایا کہ ای بھائی
 گو بند لوگو چاہے جو کوئی ڈنڈ کنڈل دھارن کر کے سکھانوت دھوتی بٹی کرے اور کتنا ہی ٹکٹ لگا دے یا گھر چھوڑ کر تیرتھ جاتا کرے اور
 نام ردے زمین کی پر وجھنا کرے تو بھی کت نہ ہوگی ای بھائی رام کے جو کت پدارتھ توجیب ہی ہوگی کہ جب سدھ آتما سے بھجن کیا جاوے
 بھر گو بند لوگوں نے کہا کہ ایست گورو دھاراج بعض لوگ بڑے بڑے جٹا بڑھاتے ہیں یا تمام جسم میں بھوت ہی لگاتے ہیں اور کوئی کوئی
 برہمنہ پارہا کرتے ہیں کیا وہ بھی کت پاویں گے ست گورو دھاراج نے فرمایا کہ ای سنو گو بند لوگ کے جو چاہے جتھ رو کوئی بال بڑھاوے و تمام
 بدن پر جسم لگا دے یا کپڑے اتار کر ننگے پھرے کت پدارتھ توجیب ہی براب ہوگا کہ جب اندر کے میل جاتے رہیں اور سدھ آتما سے
 واہ گورو واہ گورو جپے تو البتہ برہم کت کو پہونچیکا بعد اسکے بھر گو بند لوگوں نے سوال کیا کہ ایست گورو دھاراج جو جو جھل تھل میں رہتے
 ہیں انکی کت کس طرح سے ہوگی ست گورو دھاراج نے جواب دیا کہ جو جو جھل تھل کے رہنے والے ہیں انکے ساتھ بھی تو پریشہ ہی کیونکہ ان جو
 کی پرست پال بھی تو پریشہ ہی کرنا ہی اور بغیر گورو کے چاہے کوئی جل سین کرے یا جھل اور پھار میں بھرے کت کس طرح نہیں ہوگی کت
 پدارتھ توجیب ہی نصیب ہوگا کہ سدھ آتما سے رام نام کا سمرن کرے یہ لکھ پڑست گورو دھاراج نے فرمایا کہ سنو بھائی رام کے جو ہر کت
 اور ہر مذہب اور ہر فرقہ اور ہر شیعہ کے لوگوں نے تو یہی کہا ہے آئندہ صاحب کی کت صاحب ہی جاسے کیونکہ پریشہ بے انت ہی اور سرب
 سامر تھ دان ہی جو چاہتا ہی وہی کرنا ہی آتما ہی کلام سنکر وہ گو بند لوگ ست گورو دھاراج کے قدموں پر آگرے اور دست بستہ
 ہو کر کہنے لگے کہ ایست گورو دھاراج آپ خود ہی نرنکار کے روپ ہیں اب ہم لوگ بھی آپ کے سمرن کرے ہیں لکھ جنم مرن سے بچا
 لیجیے یہ سنکر ست گورو دھاراج نے فرمایا کہ ای بھائی رام کے جیو تم صرت ایک پریشہ ہی کا نام سمرن کیا کرو تو نرنکار نرنکار بھلا کر لیا

رام نام بن سانت نہ آوے جب ہر نام سون پار پڑے
 جتا کت تن بھسم لگائے بشر چوڑن لکھ بنے
 رام نام بن نرپت نہ آوے کیرت کی باندھے ہو کہ بھنے
 جے جیان جنت جل تھل میں جت کتھ تون سرب جیا
 گورو پر سادی را کو یوہ جن کو ہر میں ناک بھول پیا

یہ سنکرست گورو مہاراج نے آنکو سکھ فرمایا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کے (دور دیس) میں تشریف لیجانے اور ایک کھتری سے گفتگو کرنے کی بابت چلی

نمبر ۷۹

ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ (دور دیس) میں تشریف لے گئے وہاں پر ایک شخص کہ جو اُس ملک کا (پردھان) بیٹے ملک اُس کے دروازہ پر ایک بڑا باغ تھا اُس باغ میں ست گورو مہاراج جا کر بیٹھ گئے اُس مقام پر ایک شخص قوم کا کھتری دولت در رہتا تھا کہ اُس کے نام کا سد اہرت جاری تھا اُس دو تہند کھتری نے سنا کہ اُس باغ میں تین سنت آئے ہیں اور کسی سے کچھ سوال نہیں کرنے ہیں یہ خبر سنکر کھتری مذکور ست گورو مہاراج کے دشمنوں کو آیا اگر تمہا میکا اور عرض کیا کہ اے غریب نواز اگر آپ ارشاد فرماویں تو میں لوگ جنس بہ بنیادین یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی سیکہ جو کچھ نرنکار بھیج دیا وہ لے یوینگے یہ سنکر اُس کھتری دو تہند نے اپنے کارندوں کو حکم دیا کہ ہر ایک طرح کے بھوجن لے آؤ اور اپنے دل میں یہ بھی کہہ کہ اکثر فقیر دیکھے گئے لیکن دولت کے خواہاں پہلے گئے اور یہ تو نرنکار کے بعد وہ پر فانی پائے جاتے ہیں بلکہ بھج کو تو بہ نرنکار خود ہی نظر آتے ہیں یہ سنتے ہی اُس دو تہند کھتری کے گناہ سنتے نے ہر ایک طرح کا بھوجن جبار کر کے لے آئے اور ست گورو مہاراج کے آگے ہا کر رکھ دیا سوقت اُس کھتری نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے غریب نواز جی یہ پرشادی نرنکار ہی نے بھیجا ہے اب آپ اسکو بھوجن کیجیے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ اے سیکہ یہ لوگ کون ہیں اُس کھتری نے جواب دیا کہ اے غریب نواز یہ لوگ میرے کُٹنب و خاندان ہیں اور یہ بھائی اور بہنات ہیں اہلین سے کچھ غریب و افتاب بھی ہیں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبہ فرمایا۔

राग गोरी मङ्गल १

राग गोरी मङ्गल १

माता मन पिता सन्तोष ।

माता सन्तोष

सत भाई कर येहु बिसेध ।

सत बھائی کر بہ بیسک

कहना है कुछ कहि न जाय

کہنا ہے کچھ کہی نہ جاے

व कुचरत की मत नहिं पाये

تو قدرت کے مت نہیں پائے

सकरहाव

ایک رہاؤ

शर्म सुख रया समुद भये

شرم سرت دیا سسرے

करनी कामिनि कर मन लये

کرنی کامین کر من لے

सहज संजोग पियाहु व जोग ।

سج سنجوگ پیا ہو دو جگ

सच सत कह नानक जोग ।

سچ ست کہ نانک جگ

ست گورو مہاراج نے جس وقت یہ شبہ فرمایا تو وہ کھتری ست گورو مہاراج کے قدموں پر آگرا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج میرا بھی ادھار کیجیے اور یہ پرشادی بھوجن کیجیے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے پرشاد بھوجن کیا اور اُس کھتری کے خاندان والوں

کو بھی اپنا ہمارا پرشاد دیا پس پھر کیا دیر تھی وہ لوگ سیٹ پر شاد کے کھاتے ہی ان سب دینر اس کھتری کی بدھ نرل ہو گئی اتنے میں مردانہ نے عرض کیا کہ اسے گور و مہاراج حضور نے اس کھتری پر بڑی ہی مہربانی فرمائی جو اب اس کے ست گور و مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ پر بابا مجیب چیز ہو کہ نیک کام کی طرف آدمی کو جانے ہی نہیں دیتی ہو اور شیخ کام کر سکتے ہی نہیں دیتی ہو گر بان جسر نرنگار کی بڑی ہی کرپا ہوئی ہو وہ شخص اب اس بابا کو اچھے کام میں لگاتا ہو اور سب کو نابت کر کے کھاتا ہو اور دو نمند کے دل کو عاجزی کے ساتھ رہنے دیتا ہو اور یہ دو کام اور بھی اس کے ہی ہیں یعنی ملی آدمی ڈرا۔ اچ جی کرتے۔ اور جاری جاگہ پھر اسی سے گوشت بھنے ست سنگ رہتا ہو اور میں تو اسی کام کے واسطے آیا ہوں فرض کہ ست گور و مہاراج کی خدمت میں وہ کھتری ملے کہ گور و مہاراج نے اسے خاندان والوں سے کہا کہ اسے بھائی اب اس کی تیاری کرو کیونکہ اس کا سفر جادوئی نزدیک آیا ہے یہ سنکر اس کھتری کے عزیز واقارب رونے لگے اتنے میں وہ کھتری ختم ہو گیا بعد اسکے اس کے خاندان داسے اسے اسے مرد کو چننا پرے گئے اور اس کا سنسکا رکھا بعد اسکے اس کھتری کے خاندان و اس کے ست گور و مہاراج کے پاس آکر اسے کہا کہ اسے غریب یہ شخص تو آپ کے دشمنوں کو آیا تھا اور آپ کے دشمن بھی اس کو بہت خوشی سے نصیب ہو چکے ہیں اس لیے اب گزارش ہو کہ یہ شخص اپنی مکت کو پراپت ہو جاوے یہ سنکر ست گور و مہاراج نے فرمایا کہ اسے مردانہ رباب بجا ارشاد کے ساتھ ہی مردانہ نے رباب بجانا شروع کیا تو ست گور و مہاراج نے اس کھتری کی بابت یہ شعر فرمایا۔

راگ دندھن محل پہلا
ریلا ہترا

धन सरन्ता सच बादशाह जिन धन्धे लाया
मुहलत पुन न पाये बनजारिया घट चलाय
जाने घट चलाया लिखिया आया हने वीर सवाय
काया हस्थि थाये छोड़े जा दिन पुने मेरी माय
जेहा लिखिया तेहा पाया जेहा पूर्व कमाया
धन सरन्ता सच बादशाह जिन धन्धे लाया
साहब सुमरो भैर भाई हो सवनं यह ध्यांड़
रखे धन्धा जोडा चार दिहां आगे सर पर जांड़
आगे सर पर जांड़ जीव मेहमान कोहे गायह कीजे
जित सोये दरगाह मुख पाई नाम तिसी कालीजे।
आगे हबन चले मूत्ते सर सर के आये हाड़
साहब सुमरो भैर भाई हो सवन यह ध्याव।
जो निस भाये सार्धे सोयी अलउडों यह संसारो

دھن سرندا سچ بادشاہ جن جگ دھندھی لایا
ملت بن نہ پاسے بنجاریان گھٹ چلایا
جانے گھٹ چلایا لکھیا آیا رونے دیر سب سے
کایا ہنس تھما دے جموڑے جادان پونے میری سے
جیسا لکھیا تہا یا جیسا پورب کیا
دھن سر داسچا بادشاہ جن جگ دھندھی لایا
عاجب سمی میرے بھائی ہو سنبہ پناڑ
انجے دھندھے کوڑا چار دیندی ہان اگی سر پر جانڑ
اسے سر پر جانڑ جو مہارٹ کا ہے گریہ کیجیے
جیت سوئے درگاہ شک پاسے نام تسی کا لیجیے
اسے حکم نہ چلاوے سر سر کے آدے ہانڑ
عاجب سمی میرے بھائی ہو سنبہان یہ پیار
ہنس بجاوے سمی سو ہی اٹھو یہ سنسارو

۱۲
۱۱
۱۰
۹
۸
۷
۶
۵
۴
۳
۲
۱

ش্লوک महल १

हरराग बाजाते सिरारां इनां पदियां नांव
बाधी लगी जत फहा इन आगे नार्ही थाय
सो पदिया सो पंडित वीना जिनी कमाया नांव
पहिले वे जब अन्दर तम ऊपर होयें छाव
राजे सीह सुकदम कुत्ते
जाय जगावन बेटे सुत्ते
चाकर नहिदा पावन धाऊ
गत पित कुत्तो चह जाऊ
जिथे जिथां होसी सार
नकी बरी लाई तवाह

اشلوک محل پہلا

ہر ریا جانے سرداران اہان پرمباناؤں
بسادہی گئی جت پھان آگے ناہین تھاون
سر پر میا سو بندہ شایا جن نے کہا ناؤں
پچھلے دے جڑ اندر جے اوپر ہو دے چھاون
راجے سب سے مقدم گئے
جاسے جنگاؤں جیسے سوئے
چاکر بندہ پا بن گھاؤ
رات بت کتھو چہ جاؤ
جیسے جیان ہوئے سار
گئی جی ہائی تبار

حسرت ست گورو ہماراج نے یہ شبہ فرمایا تو اُس بُھان نے کہا کہ ای فقیر اگر خدا کے نام لینے و پڑھنے دے سننے سے چھٹکا مانہ ہو دیگا تو پھر
کس طرح چھٹکا ہو دیگا یہ سنکر ست گورو ہماراج نے فرمایا کہ ای بُھان مانا کہ تم بیان پر آکر بہت اچھی طرح سے خدا کا نام لینے ہو اور لوگوں سے
مسئلہ وغیرہ بھی سننے ہو لیکن اس پڑھنے دے سننے سے کیا فائدہ ہو جو کسکنا ہو کہ جب تم شہر میں جا کر ڈاکہ مارتے ہو اور لوگوں کو دہتے ہو
اور فریبوں کو ہر طرح سے ستاتے ہو اب تمہیں بتاؤ کہ کیا یہ گناہ تمہارے غریب آزماری و پاپ بھاری مرتے اس نماز کے پڑھنے و مسئلہ
کے سننے سے جاتے رہیں گے ہرگز نہیں ہرگز نہیں خداوند کریم کو ضرور سزا دیگا اور سزا کا بدلہ لائے گا تم سے ضرور دیگا جو اب اسکے اُس بُھان نے
کہا کہ ای سائین جی میں تو اپنے بھلے ہونے کے واسطے خدا خدا کیا کرتا ہوں اور ساری رات اسکا نام لیا کرتا ہوں یہ سنکر ست گورو
ہماراج نے ایک اور اسلوک فرمایا۔

श्लोक राग मलार महल १

सो मन हल्ली धिय गुड़ खाये पंज सेर राता खाय
ढके फुके कहें हूँ बावे शाह आगे पछताय
अन्धे फूक सुये दीवाने खस्सै मेव भर प्राय
अन्ध गल्ला चढ़ का बौगान गुरा चढ़े बिललाय
खस्सै भावे उहां चंगे जे करे सुराय सुराय ।
सक्ता सीह मारे मे मरिया पीछे पे स्वाय ।
हाथ शैतान घोंड न पावे शाह आगे पछताय
अंधा किसन बुकसन आवे खस्सै मूल न भावे

اشلوک راگ ملار محل پہلا

سویں ہستی گئی گور کما دے پنج سیردانہ کھاے
دھکے جوکے کھے ہوں دھوا دے شاہ آگے پچھتاے
اندھے پھونکے موسے دیوانے نصی میٹ پھر پائے
اندھ گلو لاچر کا چور گور گور تر جڑ سے ہلاے
فصیحی بھادے آرمجان چنگے بے گروے خدا کے خدا کے
سکنا بہارے بے پراپے بے گروے کھاے
ہوے شیطان گور سے نہ پاوے شاہ آگے پچھتاے
اندھ کسٹون کبش آوے فصیحی مول نہ بھادے

यक सों प्रीत करै यक ते डायकड़ा लेवहरवाय
स्वसीं मावै बह चंगा जे करै खुदाय खुदाय ।
नानक दुनियां चार धानी सुख केते दुख होय
गलियाँ बाले हो घनैर छड़ न सके कोय ।
बकरी मेले मरना

जिन् तं रक्खे तन नेर न आवै तिन भी सागर तरना
स्त गुरो मारज ने جس وقت یہ شبہ فرمایا تو اس پٹھان نے سری ست گورو مہاراج کے دڑ کر قدم پرستے اور عرض کیا کہ اے شلوک
مارج میں تو جانتا تھا کہ یہ دنیا کا راج ہی بہشت ہے لیکن اب مجھ کو معلوم ہوا کہ جیسے اس راجگی میں تکلیف جو دہی کہیں نہیں ہو
اب آپ یہ فرمائیے کہ میری خلاصی کیونکر ہوگی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبہ فرمایا۔
اشلوک

ایکسوں پریت کرے اسکے ڈای کڈے ماے یہ کہاے
ضمی بھاوے وہ چنگا جی کرے خداے خداے
نامک دیار چار دہاری سکھ کے دکھ ہوے
گلیان واسے ہن گھر سے چھٹ نہ سکے کوے
کے تے مرنا
جن توں رکھے تن سر نہ آوے تن بھوساگر مرنا

सम माल रूप जात जोवन पंज टग
इन टग जग टगया किन न रक्खे लज्ज
इन टगन टग जे जे गुरु पैरी पाय ।
नानक करमा बाहरे होर कीते सुद जाय

راج مال روپ جات جون ج ٹھگ
ان ٹھگ جاگ ٹھگنا کے نہ رکھے
ان ٹھکن ٹھگ بے گور کے پرست پاسے
نامک کرمان باہری بھور کے مرنے جاے

ست گورو مہاراج نے جس وقت یہ اشلوک مسند مابادہ پٹھان اپنے گلے میں رومال ڈال کر ست گورو مہاراج کے قد و نون پر گر پڑا اور کہنے لگا
کہ اے غریب نواز خدا کے واسطے میرے گناہ معاف فرمائیے جو اب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جا بھائی جینے تجھ کو بخشا لیکن نیکی کیا کرادے
اجمعی راہ جلا کر یہ سنکر ست گورو مہاراج کا پٹھان مذکور سکھ ہوا بعد اسکے پٹھان مذکور ست گورو مہاراج کو اپنے گھر لے گیا اور ست گورو
مارج کی بہت کچھ خدمت کی غرض سے ست گورو مہاراج اُس مقام پر نو قیدینہ قیام فرمایا اور ست گورو مہاراج اُس پٹھان پر بہت ہی دیوال
ہوے اور فرمایا کہ اے پٹھان اب جو تیری خواہش ہو وہ مانگ یہ سنکر اُس پٹھان نے کہا کہ اے ست گورو مہاراج ہلو کوئی اپنی نشانی دیجیے
کیونکہ ہم لوگ مسلمان ہیں تاکہ ہماری اولاد کو آپ کی طرف سے یقین و اعتقاد بنا رہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی کڑاہ پر
لبا کر آؤ چنانچہ اُس پٹھان نے ہندوؤں کو بلا کر کڑاہ پر شاد پٹیا کرایا اور ست گورو مہاراج کے آگے رکھ دیا اسوقت ست گورو مہاراج نے
فرمایا کہ اسکے اوپر اچلا ڈالو چنانچہ اُس پٹھان نے بہت اچھی صاف چدر لاکر کڑاہ پر شاد پر ڈال دی اسوقت ست گورو مہاراج نے ست نام
کھکر اُس پٹھان سے کہا کہ اے بھائی سری داہ گورو کو بعد تھوڑے عرصہ کے ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ داہ گورو ککر چادر اٹھا کر
دیکھو چنانچہ اُس پٹھان نے داہ گورو ککر چادر اٹھا کر دیکھا تو کڑاہ پر شاد پر (پنچ) لگا ہوا موجود تھا اس بات کو دیکھ کر وہ پٹھان بہت
خوش ہوئے اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی ہماری نشانی یہی ہے کہ جب تم لوگ اپنے اعتقاد کے ساتھ کسی کام کے واسطے
کڑاہ پر شاد کر دے جب ہی کڑاہ پر شاد پر پنچہ بنو دھو گا اسوقت تم سمجھنا کہ اسکی درگاہ میں کڑاہ پر شاد قبول ہوا ست گورو مہاراج کا
یہ معجزہ دیکھ کر وہ پٹھان لوگ آپس میں کہنے لگے کہ اے بھائیو یہ تو خود خدا ہی ہے بعد اسکے وہ لوگ ست گورو مہاراج کے سکھ ہوئے اور

مادہ گورو واد گوردے کرنے اُس ملک میں آجک اسطرح کراہ پرشاد پر پنج کا نشان نمود ہوتا ہے اور اگر پنج نہیں نمود ہوتا ہے تو وہ لوگ
مراہ پرشاد تقسیم نہیں کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمارا کراہ پرشاد ست گوردی درگاہ میں قبول نہیں ہوا بعد اسکے ست گوردھاراج وہاں
رخصت ہو کر آگے کو تشریف لینگے۔

اُسکے ساکھی ست گوردھاراج سے اور گوبند لوک کے لوگوں سے جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۸۱

ست گوردھاراج کے پاس ایک دن گوبند لوک کے لوگ آئے اور ست گوردھاراج سے رام رام کیا جواب اسکے ست گوردھاراج
نے فرمایا کہ اسی سنو سادھو گوبند لوگ آئے جیسے یہ سُکر وہ لوگ بیٹھ گئے اور ست گوردھاراج سے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو دے تو ہم
کو عرض کریں جو اب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ رام کے جیو جو تمہارے دل میں آدے وہ دریافت کر دے سُکر گوبند لوگوں نے کہا کہ
ہر ماراج یہ پرانی جواب دین کرنا ہے اور بابا کو ڈر ڈر کر کہنا ہے تو یہ خود آپ ہی کرنا ہے یا اس سے کوئی کرنا ہے بیٹے کسی کا کرنا ہو کرنا ہے یہ
سُنکر ست گوردھاراج نے ایک شبہ فرمایا۔

راگ بिलावल महल २

راگ بلاول محل پہلا

मन का कहया मन्सा करै

من کا کہا فسا کرے

बहु मन पाप पुन उबरै

بہ من باپ پن اُچرے

माया मद माने ममन आवै

مایا مد ملتے ترپت نہ آدے

तम मुकट मन सांचा भावै

ترپت مُکت من سا پُجا بھاوے

तन धन कलत सब देख अभिमान

تن دھن کلت سب دیکھے ابھان

बिन नांचे कुछ सग न जान

بن ناسے کچھ سنگ نہ جان

रुक् रह्याव

ایک رہاؤ

कचे रस भोग खुशायामन केरी

کچے رس بھوگ خوشنامن کیری

धन लोका तन भस्मे ठेरी

دھن لوکان تن بھسمری

खाक खाक सम फैल ।

خاک خاک رے سبہ بھیل

बिन शब्दी नहीं उतरै भेलु

بن شبدی نہیں اُترے بیل

سری ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ سنو بھائی رام کے جو گو کہ یہ پرانی راج وجو کرے اور بہت دھن سے بھنڈا رہے بسک
اسکی بلاناخواہ دھن تو کچھ ساتھ نہیں جاتا ہے اور یہ تن جھکر خاک ہو جاتا ہے اور اُسکی دولت جمع کی ہوئی کو غیر ہی کھاتا ہے بلکہ خاندان کے
لوگ بھی کچھ کام نہیں آتے ہیں گو کہ دھن جمع کرنے کے واسطے ہی پاپ کرتے ہیں لیکن دھن غیروں کے کام آتا ہے تو بھی لینا چاہیے کہ اس
پرانی کے ساتھ صرف وہ باب ہی اُسکے ساتھ جاتا ہے کہ جسکے عوض میں وہ پرانی ترک باتا ہے پس سوا سے بریفر کے نام کے اُسکا کوئی نجات
دہندہ نہیں ہے اور نہ بغیر گورو کے شبد کے اُسکے بیل گشتی ہی پس جب وہ پرانی گوروں کے شبد میں دل لگا دیکتا ہے ہی اُسکے یہ پاپ کا بیل

पांडी

پوری

ॐ गुरुमुख दास गुन गाय

دو تال ویکھا وچ وغیرہ بجاتے ہن تودہ تاجی

والا ان ناچون کے ذریعہ سے ناچتا ہوا اور یہ پرانی ہر ایک جونون میں بلا باجے و تال کے ناچتا ہی رہتا ہی یعنی پھر کرتا ہی اور اسکی وجہ یہ ہو کہ - کاشم - گرو دھو - توبو - تونہ - اہنگار - متا - انھیں ناچون کی وجہ و ذریعہ سے جونون میں ناچتا رہتا ہی یعنی بارہ بار مترا و جیتا رہتا ہی و فرسکہ ایک مرتبہ جدا ہو کر پھر ملنا سخت مشکل ہوا اور بعض بعض جونون کی عمر میں سیکڑوں برس کی ہوتی ہیں انہیں صد ہا برس رہنا پڑتا ہی جیسے کہ ایک لاکھ برس دیترا کی جون ہی پس ای بھائی گو بند لوگوں تیر کے جون تو تب ہی گھٹیک کی کہ جب پرلے آویگی اب خیال کرنا چاہیے کہ ایک جون کا پچھرا ہوا رہا اور اسکی جدائی کی وجہ خاص کر یہی ہو کہ جو دو جا بھاؤ دلیں بھرا ہوا ہی پس یہ درست اس پرانی کو بڑا ہی روگ ہو یہ سنکر ان گو بند لوگوں نے کہا کہ ای ست گورو مہاراج پھر اسکی درست کاروگ کیونکر جاوے بھو اب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی گو بند لوگو! اس روگ کا علاج صرف ایک پریشر کا نام ہی ہے جب یہ پرانی پریشر کے گن گا دے اسی وقت اس روگ سے چھوٹ جاوے یہ سنکر پھر گو بند لوگوں نے کہا کہ ای ست گورو مہاراج جو لوگ بشنوی کہاتے ہیں اور کوئی تیشری اور کوئی لوگ پنڈت اور کوئی گنی اور کوئی جین مارگ والے ہوتے ہیں انہیں اتم کون ہیں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبہ فرمایا۔

پہنچوئے گورنہ دار و گن گاسے

पोंडी

پوٹری

धोती उजल तिलक गल माला

و صوفی آہل ملک گل مالہ

अन्तर क्रोध पदहिन विसाप्ता ।

انگریزوں کو دہلی میں جلاوطن کر دیا۔

नाम बिसार माया मद पीया

نام بیمار: یاسر

बिन गुरु भगत नाहीं सुख चीया

بن گور بھگت نہیں سکے تھا

سری ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ سنو بھائی رام کے جیو یہ سب لائٹ بنیا ہی جس طرح پرنٹ سوانگ بناتے ہیں ویسے ہی اسکو بھی جانا چاہیے ویسے ہی دعوتی پننا تک لگانا مالا پننا شیخو نہ امرت سوانگ بنانا ہی ای بھائی گو بند لوگو جب تک اسکے اندر کلام - کر دھم - کو کچھ - مونہ - اینٹکار - مٹا - یا - یہ ساتوں چیزیں رہننگی تب تک کس باتیں بیغائدہ میں یاد رکھو ای گو بند کے لوگو جب تک سدا بر میشر کی بھگتی کوئی نہ کریگا سرگز ہرگز جھگت نہ ہو گا یہ سنکر پھر گو بند لوگوں نے کہا کہ ای مہاراج اس زمانہ میں جو گوردھارے میں اور

ہم ایک گوروں کے قول پر نہیں چلتے ہیں یا آنکہ گوروں کے پھولوں سے منہ پھیرتے ہیں اور ہمارا ج ان جوؤں کا کیا حال ہوگا اور کیا
انہی گنتی ہوگی جو اب اسکے ست گوروں ہمارا ج نے یہ شہد فرمایا۔

پوڈی

सत्कार सुचान गर्ध भम जार
पल्लु मलछ नीच चांडाल।
शुरु ते सुह फेरे तिन जोनिभयाइये
बन्धन बांधा मारिय जाइये।

ست گوروں ہمارا ج فرماتے ہیں کہ اسی بھائی پورام کے جو جو لوگ گوروں سے منہ پھیرتے ہیں وہ لوگ سوار اور کتا اور گدھا یا گوا یا
ہنڈال یا اور ایسے ایسے جو انات کے جنوں میں برابرت ہو کرتے ہیں کہ جسکا شمار کوئی نہیں ہی علاوہ اسکے برت کے بھی جو انہیں
کو برابرت ہوتی ہی غرض کہ ایسے جنوں میں ان لوگوں کے پران پھر کرتے ہیں اور یاد رکھنے کی بات یہ کہ سب جنوں میں یہ جن برابرتی
عرب میں بعد اسکے پھر گو بند لوگوں نے کہا کہ اسی ہمارا ج جو لوگ گوروں سے ملکر انکے احکام بجالاتے ہیں وہ کیا بھل پاتے ہیں
ست گوروں ہمارا ج نے فرمایا کہ سنو اسی بھائی گو بند لوگو۔

پوڑی

ساکر سوان گروہ بھم چار
بھو بھمہ پنج چنڈال
گورے منہ پھیرے تن جون نہاوسے
بند من باندھنا مارا جاوے

پوڈی

गुर सेवा ते लोहे पशार्थ
हिरवे नाम सरा किरतार्थ
सांची दरगाह पूछन होवे
मानै ह्यम सींभे वर सोवे

ست گوروں ہمارا ج فرماتے ہیں کہ سنو بھائی رام کے جو جو کوئی سری پریشرجی کی سیوا کرے گا اسکا جنم درست ہو دیگا اور نام رتن جو ہمارا
ہو وہ اسی پرانی کے ہاتھ آویگا اور پریشرجی کی سیوا سے اس پرانی کے ہر دے سے پریشرجی کا نام کبھی نہ بھولے گا اور سچ کھتہ میں جانے کی واسطے
ایسے پرانی سے کوئی مزاحم نہ ہو دیگا کہ تم کو نہ ہو اور کسان کو جاتے ہو بلا تامل پریشرجی کی درگاہ میں جاداخل ہوگا اور اُسکی سچی درگاہ میں
ہمائی ملیگی سنو اسی بھائی پورام کے جو سچی درگاہ میں دے لوگ پہنچینگے جنہوں نے پریشرجی کا حکم لینے اگیا مانی ہو دیو یوں ہی جنوں میں
پھر اگر کنگے یہ سنکر پھر ان گو بند لوگوں نے کہا کہ اسی ست گوروں ہمارا ج اگر یہ پرانی پریشرجی کو جانتا چاہے تو کس تدبیر سے جانے یہ
سنکر ست گوروں ہمارا ج نے یہ شہد فرمایا۔

پوڑی

گور سیدواتے لینہ بہارتو
ہر دے نام سدا کرتارتو
ساچی درگاہ پونچھ نہ ہو دے
مانے حکم سچے در سو دے

پوڈی

सतगुरु मिले तत्व को जाने
रहे रजाय ह्यम पहचाने
ह्यम पहिचान सचे दर वास

پوڑی

شگروے نت کو جانے
رہے رجاے حکم پہچانے
حکم پہچان سچے در واس

کال ہکال شبد بھجے ناس

کال بیکال شبد مہ ناس

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ سُنو بھائی رام کے جیو اس پرانی کے سری پر بشر کے جاننے کی یہ تدبیر ہو۔ ست گورو کوئے۔ دیکھو
کوسم جانے۔ ان دو باتوں سے بچنے کا پھل بہت جلد پراپت ہوتا ہے یہ سنکر بھڑان گوہند لوگوں نے کہا کہ اے ست گورو مہاراج اگر ہست
لوگ گرہستی میں رہ کر سری پر بشر جی کی سبوا کر بن تو کس طرح بر کرین یہ سنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

پوڈی

پوڑی

رہے آتی ت جانے سب تیس کا

رہے آتے جانے سب تیس کا

تہن من آریہ ہو یھ جس کا

تہن من آریہ ہو دے جس کا

نا بھ آریہ نا بھ جانی

نادر آریہ نادر جانی

نانک ساچی ساچ سمای

نانک ساچی ساچ سما

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ سُنو بھائیو رام کے جیو گرہستی میں رہ کر یوں پر بشر کی سبوا کرے مثلاً کسی بستی میں کوئی آیت
آپ سے آیت تھائی پہلے دن تو وہ یہ جانتا ہے کہ اس نگری میں میرا کوئی نہیں ہے مرن ایک پر بشر ہی ہے کیونکہ بیان کے سب لوگ پرانے
ہیں اور میں بیان پر محض بے اس ہوں اب مرن جو شخص پر بشر کے نام پر جو کچھ دیگا وہی میں کھاؤنگا در نہ ایسے ہی گذر کر دنگا دیکھو پر بشر
کے جیو وہ آیت فقیر پہلے دن ہی یقین رکھتا ہے کہ میرا کوئی نہیں ہے یہ سب پر بشر ہی کا ہے اور اسی کی بھلا سوقت امید ہے پس جو گرہستی
گرہستی میں آکر یہ جانے بہن من دھن سب پر بشر ہی کا ہے وہی گرہستی پورا بھگت ہے اور وہی آگاہوں سے بھی چھوٹ جاتا ہے اس قدر
بائیں سنکر گوہند لوگوں نے ست گورو مہاراج کے قدموں پر آکر سر رکھ دیا اور کہا کہ اے ست گورو مہاراج آپ دھن میں اب ہکو بھی آپ
اپنے قدموں میں لگا یوں اور ہکو بھی آپ سکھ کر یوں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے رام کے جیو بہتر ہے کہ تم صرف پر بشر ہی کی
بھگت کرو اور نام کا سمن کرو پس تمہارا سری واہ گوردی بھلا کر لگا بہ سنکر وہ گوہند کے لوگ ست گورو مہاراج کے سکھ ہوئے اور واہ گوردی
واہ گوردی چنے لگے اور برہم گنی کو جا پراپت ہوئے۔

اگے ساکھی ست گورو مہاراج نے ایک ہرن کی گرفتاری دیکھ کر جو فرمایا اسکی بابت چلی

نمبر ۸۲

ست گورو مہاراج نے ایک دن ایک ہرن کو دیکھا کہ وہ کھیتوں کے نزدیک جا پونجا اور کھیتوں کو کھانا چاہتا ہے گو کہ کھیت کے مالک
نے بڑے دغیرہ لگایا ہے لیکن ہرن اچھا مال کر کھیت میں جا داخل ہوا جب کھیت کا مالک آیا تب ہرن مذکور کھیت سے بھاگ
نہ سکا اور ان بارہوں میں جو کھیت کے کنارے حفاظت کے واسطے کاشتکار نے لگا رکھی تھیں پھنس گیا اب ہرن باہر نہ نکل سکا
کھیت کے مالک نے پکڑ لیا یہ کیفیت دیکھ کر ست گورو مہاراج بہت حیرت میں آکر خیال فرمایا کہ جب سے کھیت کے مالک نے ہرن کو پکڑ لیا
ہے اور ہرن نہایت خوف میں آگیا ہے اس واسطے اس بابا میں ہم بھی گرفتار ہوں پھر یہ اور خیال کیا کہ ہرن تو حیوان تھا جو اسے بچا قدم
میں لایئے اگر یہ پراپا کھیت نہ کھاتا تو اسکو کون اتنا امدل جو اس ہرن کی حالت دیکھتا ہے ایک دن تیرا بھی یہی حال ہوگا یہ خیال
فرما کر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

راگ آسا محل پہلا

چت گزیرا

تو سن ہر رات کالیسا کپوں ڈرے راتا رام
بیاں کلاں مہا چار دن فیر ہوئے تاتا رام
فیر ہوئے تاتا رام رام تاتا نام بیاں پتا پے
وہ جے بیاں بے دھیرے دھیرے جہم کا پے
ہر نام نہ کہیں نہ کہیں سوں کپوں بیاں بیاں
سچ کہے ناں کہے بے تارے من مری ہر رات کالیسا

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ بہن تو کال کی غذا ہی ہو جس اور دل تو سن میں بھلو کتا ہوں کہ جو کچھ بھلو پریش نے منع کیا ہو تو اسکو
ست کھا اور جسکے لیے پریش نے حکم دیا ہو وہ شوق سے کھا کیونکہ وہ غذا امرت کے مانند ہوگی اس کے کھانے سے کسی طرح کا نقصان نہ ہوگا
پس ایسے ہی جسکے لیے پریش کی اجازت نہیں بلکہ مانع ہو اگر وہ کھاویگا تو مثل اس بہن کے غوت میں پڑ کر جان گنوا دیگا اور اس طرح
جیسا کہ اس کیفیت کے مالک نے بہن کو گرفتار کر لیا ہے بھلو بھی جم کے دوت گرفتار کر لیا ہے جسکے ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ اوس میں اس
بات کو تو اچھی طرح سے سن لے کہ اگر تو زہر کے پھل کھاویگا تو ضروری ہی مہا بلیگا اور آخر کو پریش کے نام کو بھتا دیگا اور دوت کی آگ میں
جلا دیا دیگا اسوقت تو بہت ہی تکلیف اٹھاویگا اور بغیر پریش کے نام کے دوسرا کوئی مددگار نہیں ہو ست گورو مہاراج پھر فرماتے ہیں
کہ اوس میں تو سری پریش جی کا نام لے اور اسی کو ورد کرنا کہ اس کے ذریعہ سے جہم کے دند سے بچ جاوے بعد اس کے ست گورو مہاراج ہی
مقام پر کچھ دیر تک پھرتے رہے۔

من بعد ست گورو مہاراج دہان سے چل کر آگے کو تشریف لینگے وہاں پر ایک تالاب پانی سے بہرہ دیکھا اور اُس تالاب میں کھل بھی بھولا
ہوا نظر آیا کہ جسکے اوپر (بھونرے) گونج رہے تھے یہ کیفیت دیکھ کر ست گورو مہاراج اُس مقام پر بھی بیٹھ گئے اور اُس بھول اور اُن
بھونرے کی کیفیت دیکھنے لگے بھولا آگے ایک بھونرے کو دیکھا کہ آتے آتے ایک بھول پر بیٹھ گیا اور اب وقت شام کا آیا آفتاب نے
اپنا منہ چھپایا آفتاب کے ساتھ ہی بھول کا منہ بھی بند ہو گیا چنانچہ وہ بھونرا بھی اُس بھول میں بند ہو گیا اُس وقت شکر گورو مہاراج
نے اُسکی بابت شبہ فرمایا

شبہ

مہاراجا کھل بھولتیا دھوکا تو بھاری رام
میں گورو پوچھے اپنا سلج بھارے رام
بھار شکر رنجے پوچھا بھونرے بولے راتو
سویج بھرمیا پٹھ پڑھ اتول ناوڑ تاتو
جم گم بادھا کتا سے چوٹا شبہ ہی بن گیا لیا

مہاراجا کھل بھولتیا دھوکا تو بھاری رام
میں گورو پوچھے اپنا سلج بھارے رام
بھار شکر رنجے پوچھا بھونرے بولے راتو
سویج بھرمیا پٹھ پڑھ اتول ناوڑ تاتو
جم گم بادھا کتا سے چوٹا شبہ ہی بن گیا لیا

سچ کہے ناک چیت رے سن مرے بھونرا کیا

سچ کہے نانک چیت رے من سوریہ مہرا کالیا

ست گوردھاراج فراتے ہیں کہ میرے من تو نے بھونرے کی کیفیت دیکھی کہ خوشبو کی محبت سے کنول کے پھول میں بند ہو کر مر گیا۔ اسی طرح تو بھی اس مایا کے لالچ میں شل اسی بھونرے کے پھنسا ہوا ہے اور اس مایا کے واسطے جس قدر تو پاپ کرتا ہے وہ پاپ ہی میرے ساتھ جاوے گا جسکی سزا جھکو آگے بٹکی بنے اس مایا کی محبت شل اُس بھونرے کے تیری بھی جان بٹکی پس جھج کہ روغن گڑہ میں خوب جلا کر ترکاری بنی پکانی جانی ہے تو بھی اس مایا کی طمع میں جلا جاوے گا جس طرح اگیا پتال اور ہر اور ہر مارا تا بھڑا تیری بھی وہی گت ہوگی اور ہر اور ہر مارا پھر لگا ست گوردھاراج اپنے دل ہی میں اپنے من کو نصیحت فراتے ہیں کہ اے میرے من بغیر گوردے شبد کے اور کوئی تیرا مددگار نہ ہوگا۔ بخوبی سمجھو اور دیکھو پس جو محبت تو اس مایا کی کرتا ہے اسکو چھوڑ کر پریشہ کے نام سے محبت کر جہین تیرا بھلا ہوگا اور دوسرے کی محبت سے بھلا ہوگا۔ نام نہ نہ ہوگا اور نہ کیسے طرح بچاؤ ہوگا مرث ایک پریشہ کی محبت سے بچاؤ نظر آتا ہے۔

بعد اسکے ست گوردھاراج وہاں سے اٹھ کر ایک دریا کے کنارے پر آ بیٹھے اتنے میں ایک شکاری بھلی کے شکار کا جال لیکر نکلا اور اس دریا کے کنارے اپنا جال سیدھا کر کے اسی دریا میں ڈال دیا اور اُس جال میں کچھ بھلی بھنس گئیں اُن بھلیوں اور جال کو ہمیشہ کہ وہ شکاری جلا گیا ست گوردھاراج نے جب یہ تماشا دیکھا تو بہت حیرت کے ساتھ اپنے دل میں گھبراہٹ اور فراسے لگے کہ اے پریشہ یہ بھلیاں کہاں نہیں اور یہ جال اور یہ شکاری کہاں تھا اور انکا اس طرح پر ایک بار کی سبھوگ ہو گیا یہ فرما کر ست گوردھاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد

شاکر

میرے جیانیہ بدیسی بان کت پونہ جیالے رام
سا بھا صاحب من بسے کی بھلتے جم جالے رام
بھلی دھجھ نے ہرنے دھرنے جال بریک پاتا
نکار مایا مونہ میٹھا مت بھرم چکانا
بھلت کرے چپ لاسے ہر سو چھوڑ منہوا اندیشنا
سچ کہے ناک چیت رے من جیانیہ بدیسی

میرے جیانیہ بدیسی بان کت پونہ جیالے رام
سا بھا صاحب من بسے کی بھلتے جم جالے رام
بھلی دھجھ نے ہرنے دھرنے جال بریک پاتا
نکار مایا مونہ میٹھا مت بھرم چکانا
بھلت کرے چپ لاسے ہر سو چھوڑ منہوا اندیشنا
سچ کہے ناک چیت رے من جیانیہ بدیسی

ست گوردھاراج فراتے ہیں کہ سن میرے من تو نے بھلی کا تماشا دیکھا جس طرح بھلی کو اُس شکاری نے جال ڈال کر ایک چشم ندن میں بھانس کر کے کیا اس طرح بھلی بھی جم مارا بکڑ بجا دیا تو یہاں پر بدیسی مسافر بچارہ ہے تیرا تو پیلن پر کوئی نہیں ہے بغیر پریشہ کے نام کے یہاں اور دوسرا کوئی تیرا نہیں ہے ورنہ اسی بھلی کی طرح ایک دن بھلی بھی جم بکڑ بجا دیا پس ایسے ہنر ہے کہ اے میرے من تو پریشہ کا نام سمرے ورنہ جس طرح بھلی بانی میں بھنکری کے ساتھ بسر کرتی تھیں مگر ایک دن اُس شکاری نے بھلی کو جال کے پھندے میں بھانس لیا ہے اور جب بھنس گئی تو لگی ترپنے اس طرح اے میرے من تو بھی مایا میں پٹ کر خوب خوش اور مگن ہو کر پھر رہا ہے مگر یاد رکھ کہ ایک دن بھلی بھی ضرور ہی جم بکڑ بجا دیا جب انیرنت آویگا تو تیرا بھی حال شل اسی بھلی کے ہوگا اسوقت البتہ بھلی کو معلوم ہوگا اس بے عقل چاہتہ کہ بچے ہی سے مایا کا جنجال دور کر دے یعنی اسکا جال علیحدہ ہوگا اور پریشہ کے ام کا سمرن کر بعد اسکے ست گوردھاراج کچھ دودھ

آگے چلے تو دیکھا کہ اُس دریا سے ایک نالا علیحدہ ہو گیا ہر وہاں پرست گوردھاراج کھڑے ہو کر خیال فرماتے لگے کہ اصلی دریا تو دہائی
جانب گوردھاراج ہے اور نالا بائیں جانب کو دہان ہے یہ کیفیت دیکھ کر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے پریشیرہ پانی تو سب اکٹھا ہی جاتا ہے
لیکن دریا اور طرف اور نالا اور طرف جاتا ہے ان دونوں میں اب جدائی ہوگی شاید اب کسی وقت میں دونوں کا ملاپ ہو جب پریشیرہ
اپنی کربا کر کے ملائیکا جب ہی ملاگا پس ست گوردھاراج اپنے دل میں فرماتے لگے کہ اے من تو نے دیکھائی گت تیری بھی ہے اور اسی نالا
کی جدائی کی بابت ایک شبہ فرمایا۔

شبہ

शब्द

नदिया वाह बिछोनी मेला संजोगी राम
जुग २ मीठा विय भरे को जाने जोगी राम
कोई सहज जाने हर पहचाने मतगुरु जिनचेतया
बिन नाम हर के भरम भूला परहि सुगध अचेतया
हर नाम भगतन हूँ सांचा अन्त धात्री रुन्या
सच कहै नानक शब्द सांचा मोल चरु बिछन्या।

یہ یاد رہے۔ بھجونی نیلا سنوگی رام
جنگ جنگ میٹھا کہ بھرے کو جانے جوگی رام
کوئی سچ جانے ہر پہچانے سنگور جن چنیا
ن نام ہر کے بھرم بھولا پھرے گدہ اوچنیا
ہر نام بگتن ہر دے سانچا انت دھاسے روینا
سچی کہی ناک شبہ سانچا مول چر پچانیا

ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ اے میرے من یہ جو تو دیکھتا ہے کہ نالا علیحدہ ہو چلا ہے پس اب دیکھنا چاہیے کہ کسی سنوگ سے اور پریشیرہ
کربا کر کے شاید کبھی ملاگا درنہ اب تو یہ جدائی ہوتا جاتا ہے پس اے میرے من اب تو پریشیرہ سے ملاپ کر درنہ پھر دیکھا چاہیے کہ کب تو
انسانی جسم پادیکا تو پریشیرہ کے ملاپ کا پھر سنوگ پادیکا درنہ چوڑا سی لاکھ جون میں اب تو جادیکا اور مثل اُس نالے کے علیحدہ ہی ہوتا
جادیکا جگن کا فرق ہوتا جادیکا اے میرے من تو اس وقت میٹھا جان کر کھاتا ہے لیکن یاد رکھ کہ بغیر پریشیرہ کے نام کے اخیر وقت میں یہ
میٹھی باتیں اور شیریں چیزیں مثل زہر کے تاثیر دینگی۔

ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ اس بات کو دہی جاتا ہے کہ جو شخص پورن گیانی دھیانی ہوتا ہے اے میرے من ہر سمن کا سکھ مجھ کو جب ہی
برابرت ہو دیکا کہ جب تو کسی ست گوردھاراج کو ملے گا توقت ترے دل میں سچ کا سمن اُپچے گا اور جن لوگوں نے گوردھاراج نہیں پایا یا آنکھ انکو ہر
سمن کا رس نہیں بھایا وہ شخص نہایت ہی مورکھ اور نگدہ ہے اے من دیکھ اُس مایا کے موہ میں جو لوگ بھٹس کر مر گئے وہ سیدھے نرک ہی کو
جادینگے اور بھرم کی محبت میں پٹھے ہوئے ہیں اور جھوٹی چیز کو پکڑے ہوئے ہیں اور جنکے دل میں ہمیشہ حسب ذیل نہیں ہے وہ لوگ اخیر کو
بہت پچھتاوینگے اور ہائے ہائے کر کے دستِ افسوس ملیں گے۔ یعنی۔ بھگت۔ جس۔ کیرتن۔ نام۔ دان۔ اشنان۔ دیا۔ دھرم
پر ابکار۔ ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ اے میرے من اب تو پریشیرہ کے نام کا سمن کر جسکے سبب سے تو سری پریشیرہ کو جالے۔
یہ بچن سنگر ست سنگ نے سری ست گوردھاراج کو میٹھا ٹیکا اور نہال ہو گئے۔

آگے ساکھی ست گوردھاراج اور (شوہ سہاگن) نفیر سے جو گفتگو ہوئی اسکی بابت چلی

نمبر ۸۳

ست گوردھاراج سیر کرتے کرتے ایک شہر میں جا پہنچے اور ایک بوڑھی عورت کے گھر میں جا اترے چنانچہ اُس شہر میں ایک نفیر

رہتا تھا اس کا یہ قاعدہ تھا کہ جس رات کو چاند نکلتا تھا اس روز اس فقیر کے بیان میں ہوا کہ آٹھ گنا تھا کہ سب لوگ اندر کے طریق پر ہر طرح کی چیزیں بیوہ اور بھائی لانے گئے اور دروازہ پر اس کے ہر ایک طرح کے بوجے یعنی نقارہ و نوبت بھی بجا کر لی تھی اور اس نے یہ شور کیا تھا کہ جس رات کو چاند نکلتا ہے اس شب کو میرا شوہر اپنے خدا میرے پاس آتا ہے اور اس وجہ سے (شوہر ساگن) اپنا نام رکھ چھوڑا تھا اور فقیر نے کورائس روز بڑا ہی سامان کرنا تھا یعنی بھولوں کی سیج آراستہ کرنا تھا اور اس رات کو تمام شب بیدار رہا کیا کرتا تھا اپنے اندر کسی کو جانے نہیں دیتا تھا اس شب کو کسی سے آپ ملاقات نہیں کرتا تھا اس طرح پر وہ بسر اوقات کیا کرتا تھا فقیر ایک گھڑی دن جب باقی رہ گیا تو بڑا شور و غوغا مچا کیونکہ وہ رات چاند رات تھی اتنے میں اس ضعیفہ عورت نے کہ جہاں پرست گورو دھاراج فردکش سے بھوجن بنا کر ست گورو دھاراج کے آگے لاکر رکھ دیا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے ست گورو دھاراج پر شادی طیار ہے یہ سنکر ست گورو دھاراج نے فرمایا کہ اچھا مائی آج تمہارے شہر میں کس بات کا شور و غوغا ہے بھو اب اس کے اس ضعیفہ عورت نے عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ بیان ایک فقیر (شوہر ساگن) رہتا ہے اور وہ یہ کہ اگر تاج میرے گھر میں ہر چاند رات کو میرا شوہر اپنے خدا آیا کرتا ہے چنانچہ آج چاند رات ہے اور اس کے گھر میں بیٹے کا دن ہے وہیں باجا بجاتا ہے اور وہیں شور و غوغا مچتا ہے اور وہیں لوگ جا رہے ہیں یہ سنکر ست گورو دھاراج نے بھائی بالے اور بھائی مردانہ سے فرمایا کہ اے بھائی بالے اور اے بھائی مردانہ چلو ہم بھی (شوہر ساگن) کا دیدار کریں یہ کہہ کر ست گورو دھاراج اس کے دروازہ پر تشریف لے گئے وہاں دیکھا کہ ایک ہجوم لگا ہوا ہے لیکن اس کے اندر کوئی جانے نہیں پاتا ہے ست گورو دھاراج اس کے اندر چلے گئے تو لوگوں نے ست گورو دھاراج کو اندر جانے سے روکا تب ست گورو دھاراج نے وہاں دربان سے فرمایا کہ اچھا بھائی تم جا کر اندر کہو کہ ایک فقیر تمہارے دیدار کو آئے ہیں اور باہر کھڑے ہیں چنانچہ دربان مذکور اندر گیا اور شوہر ساگن سے کہا بھو اب اس کے آگے وہی معمولی جواب دیا کہ آج میں اپنا دیدار کسی کو نہیں دوں گا کیونکہ آج میں اپنے خاوند کا دیدار کرتا ہوں یہ سنکر وہ دربان واپس آیا اور شوہر ساگن کا جواب ست گورو دھاراج کو سنایا یہ سنکر ست گورو دھاراج نے فرمایا کہ چلو بھائی بالے اور بھائی مردانہ یہاں کچھ بھی نہیں ہے یہ سب جھوٹا ہے سوائے اس کے ابھی اپنے شوہر کا دیدار نصیب ہی نہیں ہوا کہ اگر اس کو اپنے شوہر کا دیدار نصیب ہوتا تو ہر ایک کے اندر اپنے شوہر کو جانتا بعد اس کے ست گورو دھاراج ایک پہاڑی پر جا بیٹھے اتنے میں اس شوہر ساگن کے بیٹے بن بڑا ہلکا بڑا یعنی ایک دوڑے سے لڑائی ہوئی آپس میں سب لوگ رٹنے بٹھرنے لگے یہاں تک کہ آئی کہ نشان اور جھنڈا اٹھانے کی نوبت آئی اور کسی نے نقارہ توڑا کسی نے نوبت پھوڑی غرض کہ اس دن سے میلا اس شوہر ساگن کا موقوف ہو گیا اور ہر خاص و عام میں شور ہو گیا کہ یہ فقیر محض جھوٹا دھرم ہے جھوٹ کا سوائے ہر ایک غرض کہ اس فقیر کی طرف سے لوگ بے رخ ہو گئے اور جب مہینہ آخر ہوا تو پھر ست گورو دھاراج وہاں تشریف لائے اور پھر اسی ضعیفہ عورت کے بیان آکر فردکش ہوئے چونکہ اس دن بھی چاند رات تھی لیکن اس فقیر کے گھر میں میلان ہوا تب ست گورو دھاراج نے اس بڑبڑا عورت سے فرمایا کہ آج میلا اس فقیر شوہر ساگن کے گھر میں کیوں نہیں ہوا یہ سنکر اس ضعیفہ نے کہا کہ اے ست گورو دھاراج اب تو اس شوہر ساگن کا بڑا حال ہے سچ تو یہ ہے کہ تمہاری گت تمہیں جانو سننا جاتا ہے کہ وہ فقیر محض جھوٹا سوائے کیا کرتا تھا پس اے ست گورو دھاراج جھوٹ کا نتیجہ جھوٹ ہی ہو گیا غرض کہ بعد اس کے اس بات کو کچھ عرصہ گزر گیا تو کچھ دن بعد ست گورو دھاراج ایک دن اس شہر میں چلے جاتے تھے ایک شخص پیر کا لنگڑا شہر میں لنگڑا تھا چنانچہ لنگڑا مذکور ست گورو دھاراج کے پاس تک آیا ست گورو دھاراج نے اس کو دیکھا کہ نہایت ہی مجبور تھا اس کو دیکھ کر ست گورو

ساراج نے اپنی نظر توجہ آپس کر دی پھر کیا دیر تھی ست گوردھاراج کی نظر ہوتے ہی اُسکا جسم اچھا ہو گیا یہ کیفیت دیکھ کر لنگڑا مذکورہ
ست گوردھاراج کے قدموں پر گر ادا عرض کیا کہ اسی ست گوردھاراج میں آپ ہی کی خدمت میں رہوں گا اسوقت ست گوردھاراج
نے فرمایا کہ میں بھائی جو کوئی تجھ سے پوچھے کہ تیرا جسم کونسا اچھا ہو تو تو کتنا کہجھکو شوہ ساگن فقیر نے اچھا کیا ہے ست گوردھاراج تو اپنے مقام
پر واپس تشریف لائے اصحاب جو کوئی لنگڑے فقیر سے پوچھتا تھا تو وہ بھی کتنا تھا کہجھکو شوہ ساگن فقیر نے اچھا کیا ہے غرض کہ وہ لنگڑا
نے پھر سے اُس شوہ ساگن کے مکان پر بھی گیا چنانچہ شوہ ساگن فقیر نے بھی اُس سے دریافت کیا کہ اسی بھائی تیرا جسم کیونکر اچھا ہوا
چنانچہ اُس سے بھی اُس نے یہی کہا کہ میرا جسم شوہ ساگن کی بدولت اچھا ہوا ہے یہ سُکر شوہ ساگن نے دریافت کیا کہ اسی بھائی جس نے تجھکو
اچھا کیا ہے وہ کہاں رہتا ہے یہ سُکر اُس لنگڑے نے جواب دیا کہ وہ شخص بڑی عورت کے گھر میں رہتا ہے اُنکے دیکھنے ہی سے میں اچھا
ہو گیا ہوں جس وقت یہ بات شوہ ساگن نے سنی تو اسی ست گوردھاراج کی خدمت میں آکر قدموں پر گر ادا اور کہنے لگا کہ اسی ست
ادشاہ میں محض غلطی میں تھا اور میں نے آپکو مطلق نہ جانا اب آپ میرا قصور معاف فرما دیں ست گوردھاراج نے فرمایا کہ سنو بھائی ست
جی تم اپنے شوہ کو ہر فرقہ و ہر ایک کے اندر ہی دیکھا کرو اور سب کو دیدار دیا کرو اور دوسروں کا بھی دیدار و روشن کیا کرو تو البتہ تمکو بھی
تمہارے شوہ کے دیدار نصیب ہو جاوینگے یہ سُکر ست گوردھاراج کی اجازت پا کر اور متھانیک کر اپنی جگہ پر آجٹھا اور وہ لنگڑا تو سب
یہی کتنا پھرنا تھا کہجھکو شوہ ساگن نے اچھا کیا ہے غرض کہ جب ست گوردھاراج کی آپس کر رہی ہوئی تو پھر اُس شوہ ساگن کی تعریف ہونے لگی
اور اُسکے بیان پھر سنا ہونا شروع ہو گیا اور لوگ پھر اُسکے اوزید و نیاز پڑھانے لگے اسی طرح نقارہ و نوبت بجنے کی نوبت آئی بعد کچھ
دن کے وہ شوہ ساگن فقیر ست گوردھاراج کا آکر مرید ہو گیا اور اُسکے جسد روگ عقیدے سے وہ لوگ بھی ست گوردھاراج کے آکر
مرید ہوئے اسوقت ست گوردھاراج نے ایک شب بد فرمایا۔

شلوک

اشلوک

تुध भावहि तां बाबहि गाबहि तुध भावै जलना बाबहि
जां तुध भावै तां करहि वसूता सुई नाव बजाबहि
जां तुध भावै तां पदे कितेबां सुखा शेरष कहावै
जां तुध भावै तां होय राज रस कस बहुत करावै
जां तुध भावै ताते गाव गाबहिसर सुडी कर जावै
जा तुध भावै तां जाहि विसंत्र सुरा बाल घरावै
जां तुध भावै तां नाइ रचाय तुध भाराणी तुध भावै
नानक एक कहै बिनती होर सगली कोइ कमाय

تدہ بھاوے تان داہ داہ گا وہ تدہ بھاوے جلتا داہ
جان تدہ بھاوے مان کرے بھونائے ناو بجاوہ
جان تدہ بھاوے تان پڑے کتیاں ملنا شیخ کماوے
جان تدہ بھاوے تان ہووے راجہ کس کس بت کرادے
جان تدہ بھاوے تانے گا دگاوے سر پٹ کٹ جاوے
جان تدہ بھاوے تان جاہ و ترشن گل گھراوے
جان تدہ بھاوے تان ناسے رچاوے تدہ بھائری تدہ بھاوے
فلک ایک کے مٹی ہو ر سگی کوڑہ کماوے

یہ شب بد فرما کر ست گوردھاراج دہان سے رخصت ہوئے اور آگے کو تشریف لے گئے

آگے ساکھی ست گوردھاراج سے امد ایک سکھ سے جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت جلی

ست گورو مہاراج راستے میں تشریف لے جاتے تھے ایک شخص غفلت گورو مہاراج کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے مہاراج میرے
 جی میں کبھی اتنا ہوش فقیری کروں اور کبھی جی میں اتنا ہوش گریستی کروں اس بارے میں آپ کی کیا مرضی ہو کہ میں فقیری کروں یا کہ گریستی کروں
 یہ سنکر ست گورو مہاراج نے اس سے ارشاد فرمایا کہ اے بھائی پہلے تو ایک کام کر بعد اسکے جو تیرے جی میں آوے وہ کرنا یہ سنکر اس شخص
 عرض کیا کہ جو ارشاد ہو جو جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ فلان موضع میں ہمارا ایک سکھ ہر اسکے پاس ہمارا ایک خط لیا اور
 اسکے گھر میں پرشادی کھاؤ بعد اسکے جب تم واپس آؤ گے تو ملو سکھی دیا دگی اس شخص نے کہا کہ بہت اچھا عرض کہ وہ شخص ست گورو
 مہاراج کا خط لیکر اس مقام کو گیا اور اس موضع میں ہو چکا تھا کہ نہ دریافت کر کے اسکے مکان پر جا پہنچا جس وقت اس سکھ نے
 انکو دیکھا فوراً ہی اٹھ کھڑا ہوا اور تنہا تنہا غریب عافیت دریافت کی اور بہت عزت کے ساتھ بٹھلایا ست گورو مہاراج کا خط دیکھا کہ
 خوش ہوا اور اپنی عورت سے کہا کہ اے سکھ ست گورو مہاراج کے حکنامہ کی تعمیل ضروری ہو اسنے جواب دیا کہ جیسا مناسب ہو کر دینا چاہیے
 اسکے گھر میں ایک لڑکی تھی اور اس خط پڑھنے سے ست گورو مہاراج کے حکنامہ میں مبلغ دو سو روپیہ بھی طلب کئے اور یہ سکھ نہایت ہی غریب
 آدمی تھا یہاں تک کہ کھانے کو بھی گھر میں نہ تھا آخر اس لڑکی کے واسطے ایک ساہوکار ایک ہزار روپیہ پہنچے دیتا تھا لیکن یہ سکھ اس بات
 کو منظور نہ کرتا تھا اب یہ ضرورت پڑنے لگی کہ حکنامہ کی ضروری بات پوری تو ست گورو مہاراج کے حکنامہ کو متھاٹکا اور اس خط لانے والے
 سے کہا کہ اے بھائی تم ٹھہرو پرشادی طیار ہوتی ہو کھاؤ جو اب اسکے اسنے جواب دیا کہ مجھکو تو ست گورو مہاراج کا یہ حکم ہے کہ پہلے روپیہ کی
 تدبیر کر لینا تب پرشادی کھانا یہ سنکر وہ خاموش ہو گیا اب خط لانے والے نے اپنے دل میں کہا کہ یہ شخص تو نہایت ہی غریب آدمی ہے
 روپیہ کیونکر دینگا یہ سوچکر وہ بیٹھ گیا اور یہ دونوں پرانی مٹی پس دیش میں ہوئے اتنے میں اس سکھ کی عورت نے کہا کہ اے سکھ پاس
 بھی اسی ست گورو مہاراج کے بادشاہ کی جواب اس لڑکے کو رہن رکھ کر تعمیل حکنامہ کی تم کرو یہ سنکر وہ سکھ اس ساہوکار کے پاس
 گیا چنانچہ وہ ساہوکار تو پہلے ہی سے ایک ہزار روپیہ دیتا تھا اور یہ قبول نہ کرتا تھا جب یہ سکھ اس ساہوکار کے پاس گیا تب اسنے دینا
 کیا کہ کوئی سکھ کیسے آتا ہوا یہ سنکر اس سکھ نے جواب دیا کہ اے ساہوکار مجھکو اس وقت مبلغ دو سو روپیہ اس روپیہ کی ضرورت ہے تم مجھکو دیدو اور میری
 لڑکی کو بیاہ لیا دے سنکر اس ساہوکار نے کہا کہ اے بھائی سیکھ تم جو چاہو خرچ لو اسنے کہا کہ اور مجھکو مطلوب نہیں ہے صرف اسی قدر کی ضرورت
 ہے اس ساہوکار نے فوراً نکال کر رکھ دیے چنانچہ وہ سکھ وہ دو سو روپیہ لایا اور خط لانے والے کو اس حکنامہ کی تعمیل میں دو سو روپیہ
 دیا اور پچاس روپیہ اس شخص کو دیا کہ جو ست گورو مہاراج کا حکنامہ لایا تھا یہ کیفیت دیکھ کر وہ شخص حکنامہ کا لالچ والا متعجب ہو گیا اور
 اپنے دکاندار کو اس ست گورو مہاراج اور دھن میں ست گورو مہاراج کے سکھ بعد اسکے پرشادی کھا کر رخصت ہوا چلتے چلتے رستہ میں
 ایک میدان میں ایک فقیر کو دیکھ کر اسکے پاس یہ شخص جا بیٹھا تھوڑی دیر کے بعد اس فقیر کے پاس ایک شخص آیا کہ اسنے کچھ نذر چڑھایا
 اور ایک دھنشاہ اور کسی قدر پرشادی بھی اس فقیر کے آگے رکھ دیا تھوڑی دیر کے بعد تنھاٹکا اور چلدا با کچھ دیر کے بعد ایک مسافر اس جگہ
 آیا اس مسافر نے وہ پرشادی اور نذر اور وہ دھنشاہ فقیر کے سامنے سے اٹھا لیا اور راستہ پکڑا لیکن ان فقیر صاحب نے دینے والے
 اور دینے والے سے کچھ نہ کہا کچھ دیر بعد یہ شخص بھی وہاں سے اٹھا اور چلا اتنے میں رستہ میں رات ہو گئی اسلئے یہ شخص ایک درخت کے
 نیچے آ بیٹھا اس درخت کے آد پر دو جانور رہتے تھے اور وہ جانور بھی ست گورو مہاراج کے گھرانے کے سکھ تھے فرنگہ جب چار گھڑی
 رات گذر گئی تب بٹھلایا ان جانوروں کے نرنے کہا کہ اے ماوہ یہ شخص ست گورو مہاراج کا بیٹا مہر مسافر ہے اور ہمارے دروازہ پر آ بیٹھا ہے

اور رات کو بھونکار میگا اگر ایسا ہوا تو ہم لوگوں کو نرک نصیب ہو گا یہ سنکر اس مادہ نے جواب دیا کہ ای نرمن کہیں سے آگ لاتی ہوں اور نوکر بیان اس درخت سے توڑ توڑ کر گرا کیونکہ بجز اس بات کے اند کوئی سہل تدبیر اس وقت ممکن نہیں اور نہ کچھ سامان ہو سکتا ہے یہ لکھو وہ مادہ آگ لگتی اور نرک لکڑیاں توڑ توڑ کر گرانے لگا غرض کہ وہ کہیں سے آگ لاتی اس مسافر نے لکڑیاں کچا کہیں تب آگ بجلا دی جب آگ بجڑ ہوئی تب اس مادہ نے کہا کہ میرا جسم جو میں اس آگ میں جا بیٹھتا ہوں وہ خود ہی بجھ کر کھا لے گا یہ لکھو وہ مادہ اسی آگ میں گودھری اور بعد اس کے نر بھی اسی آگ میں گودھری غرض کہ وہ سبک بھوکا تو تھا ہی اُن دونوں جانوروں کو بھون کر کھا گیا اور اسی درخت کے نیچے سو رہا جب صبح ہوئی تو وہ شخص اٹھ کر چلا اور کچھ دیر بعد ست گورو مہاراج کے سران میں آکر حاضر ہوا اور وہ روپیہ ست گورو مہاراج کے آگے رکھا اس وقت ست گورو مہاراج نے راستہ کی کیفیت دریافت کی تو اسے اس فقیر اور اُن جانوروں کی کیفیت کہ سنائی اُسکو سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی اگر سبھی کر تو اس سبک کہ جسکے پاس تو کھانا یہ لیگا تھا اور اُن جانوروں کے موافق کر اور اگر فقیری کی خواہش ہو تو اس میدان واسطے فقیر کے مطابق کر اس بات کو سنکر اس شخص نے ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر تمنا ٹیکا اور کہنے لگا کہ ای ست گورو مہاراج دونوں باتیں بہت ہی مشکل ہیں آپ کی گت آپ ہی جانیے مگر اب جس طرح آپ مناسب سمجھیں میری سہ گئی کرین یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو بھائی اب تم سنتوں اور مانناؤں کی خدمت دسیو اور کیرتن کیا کرو تو تمہارا بھلا ہو جاوے گا یہ سنکر اس شخص نے ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر تمنا ٹیکا تب ست گورو مہاراج دہان سے غصت ہو کر آگے تشریف لے گئے ساکھی ست گورو مہاراج اس ملک میں تشریف لے جانے کے کہ جہاں آگ اور غلہ نہیں پیدا ہوتا تھا وہاں کے راجہ سے جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۸۵

ست گورو مہاراج سیر کرتے کرتے ایک ملک میں جا پہنچے اس ملک میں آگ اور غلہ دونوں چیزیں پیدا نہ ہوتی تھیں وہاں کے لوگ مرث ونبہ جانور کا گوشت کھاتے تھے چونکہ وہاں کے لوگوں کی گوشت ہی غذا تھی جو کوئی فقیر فقرا جاتے تھے اُنکو بھی وہ لوگ گوشت ہی کھاتے کو دینے تھے اور گوشت پکانے کی یہ تدبیر تھی کہ دُنبہ جانور کو مار کر ایک پنجر کے نیچے دبا کر اور ایک پنجر اُسکے اوپر رکھ کر دبا دیتے تھے بعد اُسکے سوا پھر آفتاب کے نام کا جب کرنے تھے چنانچہ وہ گوشت اس تدبیر سے پک جاتا تھا اسی طرح خود بھی کھاتے تھے اور اپنے ہمانوں کی بھی خدمت کرتے تھے چنانچہ ست گورو مہاراج تشریف لے گئے تو ایک ایال دُنبہ جو دہا تھا اس ایالی نے ست گورو مہاراج کے آگے آکر تمنا ٹیکا اور کہا کہ ای فقیر صاحب میں ایک دُنبہ مارتا ہوں آپ اُسکو کھائیے ورنہ میرا مالک مجھ سے ناخوش ہو گا یہاں تک کہ وہ مجھ کو مار لے گا یہ فقیر بھوکا گیا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی جیسی نیری مرضی ہو وہ کر چنانچہ ایالی بیٹھے جروا ہے مذکور نے ایک دُنبہ مارا اور حسب معمول ایک پنجر نیچے اور ایک پنجر اوپر رکھ کر سورج بیٹھے آفتاب کا جب کرنے لگا چنانچہ وہ گوشت مذکور سو اُپر میں پک گیا اس وقت اس جروا ہے نے ست گورو مہاراج سے آکر کہا کہ گوشت تیار ہے آپ کھاوین یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای جروا ہے اب تو اس دُنبہ کی ہڈی اور کھال بھی وچانچہ اس جروا ہے نے اس دُنبہ کی کھال اور ہڈی بھی اٹھیا لی اس وقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای دُنبہ آؤ اور گھاس چربہ سنئے ہی دُنبہ مذکور اٹھ کر کھاس چربے لگا وہ جروا ہوا یہ تمنا آدھکر حیرت میں ہو گیا بعد اُسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب تو آبادی بیٹھے شہر میں جا اور اپنے شہر سے کچھ خیریت آدمیوں کو بلا لا

اور یہی ہدایت کی کہ تم جسکے پاس جانا یہ کہنا کہ تم کو ایک واہ گورو کا فیقہ تاجی اور اگر تم لوگوں کو وہ لوگ غلہ اور کپڑا کسی قسم کا دیوین تو بتائے گا یہ سنکر وہ چروا شہر میں گیا اور ایک ساہوکار سے جا کر کہا کہ تمکو ایک واہ گورو کا فیکر کہ جو باہر ہستی کے آیا ہو بلاتا ہے اور یہ بھی ہدایت کی کہ اگر کسی قسم کا کچھ غلہ اور کپڑا ملے تو بیچے آنا یہ بات سنکر وہ ساہوکار اٹھ کھڑا ہوا اور ست گورو مہاراج کے پاس آہوچا دیکھا کہ مہاراج کے بیٹے میں چنانچہ ساہوکار مذکور تخت گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر منھاٹکا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی تم کچھ غلہ وغیرہ لے آئے ہو جواب اُسکے اُس ساہوکار نے کہا کہ اے سنت جی یہاں تو غلہ پیدا ہی نہیں ہوتا ہے اگر آپ فرما دیں تو میں یہاں کے راجہ سے جا کر کہوں یہ کہہ کر وہ ساہوکار ست گورو مہاراج کے پاس سے اٹھ کر وہاں کے راجہ کے پاس گیا اور راجہ سے جا کر کہا کہ اے مہاراجہ اس غلہ کے باہر ایک سنت آئے ہیں اور انھوں نے بڑی کرپاکی پر انھوں نے مجھ سے کسی قدر غلہ کی فرمائش کی تو میں نے عرض کیا کہ حضور یہاں تو غلہ پیدا ہی نہیں ہوتا ہے تب انھوں نے فرمایا کہ ہم تمکو آگ اور غلہ دونوں چیزیں کرتار سے منگا دینگے مگر جب کہ تم اپنے راجہ کو لے آؤ یہ بات سنکر راجہ بھی اٹھ کھڑا ہوا اور ست گورو مہاراج کے آکر قدموں پر ہوا چنانچہ اُسکی عجز و انکساری سے تنگ ہو کر ست گورو مہاراج بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اے راجہ تم لوگ مرث ایک کرتار کی بھگتی قبول کرو اُسے جواب دیا کہ مجھکو آپ کے حکم کی تعمیل سب طرح منظور ہے چنانچہ راجہ و برہما اُس ملک کے ست گورو مہاراج کے سیکہ ہوئے اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تم تھوڑا آناج بیچنے غلہ لے آؤ یہ سنکر سب لوگ غلہ تلاش کرنے لگے چنانچہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے بڑی کوشش سے ایک سیر غلہ دستیاب ہوا چنانچہ ست گورو مہاراج کی خدمت میں حاضر لائے اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب اس غلہ کو بوڈیہ سنکر اُن لوگوں نے اُس غلہ کو بوڈیا ست گورو مہاراج کی کرپا سے وہ غلہ ادگا اور ست گورو مہاراج کی کرپا سے غلہ پیدا ہوا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے پھر سے آگ پیدا کی چنانچہ اُن لوگوں کو ست گورو مہاراج کے قدموں کی بدولت غلہ اور آگ دونوں چیزیں دستیاب ہوئیں اور اُن سب کو ست گورو مہاراج نے سکھی دان دیا پس وہاں کے سب لوگ واہ گورو واہ گورو کہنے لگے اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُن لوگوں کو تحریری کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہر ایک فصل پر غمیزی کیا کرو اور سنت و سادھوؤں کی خدمت کیا کرو دن میں دھن سے نبھل جو کراؤ سہری پر بشرجی کی بھگتی کیا کرو تو تمھارا اودھار ہو جائیگا بعد اسکے ست گورو مہاراج وہاں سے رخصت ہونے لگے تب اُن لوگوں نے عرض کیا کہ حضور کچھ دن اور کرپا کرین تب ست گورو مہاراج چند روز اور وہاں قیام فرما کر رخصت ہوئے۔

ست گورو مہاراج دہان سے چلکر (بھونٹ دیس) میں جا پہنچے چنانچہ ایک بستی کے باہر جا بیٹھے ست گورو مہاراج کے جو شخص درشن کرتا تھا وہ شخص ست گورو مہاراج کے پاس آ بیٹھتا تھا اسکا جی دہان سے اٹھنے کو نہیں چاہتا تھا چنانچہ یہ خبر مشہور ہوئی کہ ایک فقیر صاحب تشریف لائے ہیں نہ وہ کسی سے بولنے اور نہ وہ کسی سے کچھ بولتے ہیں بہت ہی لا پرواہ ہیں یہ بات سُنکر دہان کا راجہ ست گورو مہاراج کے درشن کو آیا اور بہت عمدہ عمدہ چیزیں ست گورو مہاراج کی نذر کو لایا اس ملک کا یہ قاعدہ تھا کہ دہان کا راجہ خود گھاس کھودتا تھا اور راجہ کی پوشاک بھی کچھ ایسی ہی تھی یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ یہ سب چیزیں غریبوں کو جا کر کھلا دو راجہ نے اسوقت ست گورو مہاراج کے حکم کی تعمیل کی کہ کل جنہوں پر پیشہ کے نام پر رپن کر دی اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج آپ جو بیان آنے کی کہہ پاکی تو ہمارے انیک جنموں کے باپ دور ہو گئے اور ہمارا بہت ہی بھلا ہوا لگو کہ آپ کو کسی بات کی پروا نہیں ہے کیونکہ آپ کی ذات تو ننگاری ہی کی ہے اس واسطے میں آپ کے سزاگت ہوں میری تقدیر حضور کو بیان لانی ہے اسے صبح کی بہت دیر تک راجہ

بست عجز و انکسار کیا اسوقت ست گورو مہاراج نے دیا فرمایا اور فرمایا کہ گورو مہاراج کس چیز کی خواہش رکھتے ہو یہ سنکر اس راجہ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج ہمارے اس ملک میں دو چیزیں پیدا ہوتی ہیں یعنی چاول - اور شہینا - بجز ان دو چیزوں کے اور کچھ نہیں ہوتا ہر اب حضور راہبا کرین کہ اور بھی چیزیں ہو اگرین یہ بردان آپ جھک کر رحمت فرمادین کہ اس ملک میں روٹی وغیرہ بھی پیدا ہوا کرے اور میری یہ خواہش ہے کہ میں کیا بلکہ تمام راج حضور کا سکے ہو جاوے غرض کہ راجہ اپنی عاجزی سے پیش آیا کہ ست گورو مہاراج نے اسکو یہ بردان فرمایا کہ اے راجہ تمہارے دیس میں ہر قسم کا غلہ و آج پیدا ہو گا یہ سنکر راجہ دہر جا نہایت خوش ہوئے اور ست گورو مہاراج کے سکے ہوئے غرض کہ تمام عورت و مرد و لڑکے جو اسوقت وہاں موجود تھے سبھوں نے ست گورو مہاراج کا چرن امرت پیا اور واہ گورو واہ گورو چہنے لگے جیسا کہ ست گورو مہاراج نے حکم فرمایا کہ ہر رات باقی رہنے سے جب شروع کرنا چنانچہ وہ لوگ اسی پر عمل کرنے لگے اور واہ گورو واہ گورو چہنے لگے اور آئندہ درند سبھوں کی خدمت کیا کرتے تھے جب ست گورو مہاراج وہاں سے چلنے کو تیار ہوئے تو تمام ہرجا مہاراجہ نے اگر دست بستہ عرض کیا کہ حضور آپ اسی ملک میں قیام فرمادین آپ کے قدموں کی برکت سے ہمارے ملک میں ہر طرح کا غلہ پیدا ہونے لگا اب یہ دیس بھی پاک ہو گیا ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ اب تمہارے دیس میں سب چیزیں لکھائے ہو گئیں ہیں ہنسنے کرتا رہے تنکو مانگد یا ہر کپڑے کی کان یعنی روٹی وغیرہ کی تو کیا اصل ہی بلکہ سونے دچاندی کی کان بیان ہوئی یہ کہہ کر راجہ اور ہر جا کو پر ابکار کی باتیں بتا لیں یعنی - نام - دان - اشنان - دیا - دھرم - ڈور منا - سنکو - ست - یہ ہا کر ان لوگوں کو پوچھ کر کیا اسوقت راجہ نے کہا کہ معنی یہ ہے دیس کہ جہاں ہر آپ کے قدم پڑے ہیں غرض کہ ست گورو مہاراج کے رہنے کے واسطے بہت کچھ لکھا اور تمہیرین کہیں لیکن ست گورو مہاراج نے قیام نہ فرمایا آخر میں یہ فرمایا کہ اسکا جہاں میں طبع بیان آنا ہوا ہے اسی طبع اور جگہ بھی تو ہو چکا ہے جہاں جہاں کرتا ہو لکھا ہوا ہے وہاں پر ہم جاتے ہیں اور اب کرتا ہو مرضی ایسی ہی ہے یہ سنکر ان لوگوں نے اپنی خدمت کی معذرت کی اور کہا کہ ہمیں کچھ خدمت آپ کی نہیں ہوتی اور ابھی آئندہ کے ساتھ آپ کے دشمن بھی نہیں ہوئے ست گورو مہاراج کی اسیر بہت ہی کم ہوتی اور انکا بھلا دیکھان کر کے ست گورو مہاراج وہاں سے رخصت ہوئے -

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کا سمندر کے کنارے (روٹن گرام) کہ جسکو سمندر ہمیشہ بہا بیچا تا تھا تشریف لے جانا اور اسکے قائم رہنے کے بردان دینے کی بابت چلی

ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ ایک دفعہ سمندر کے کنارے تشریف لے گئے اسکے نزدیک ایک گاؤں تھا اسکے باہر ایک درخت کے نیچے تنکو مہاراج جا کر بیٹھ گئے ست گورو مہاراج کو دیکھ کر اس موقع کے لوگوں نے خدمت بہت کی جب کہ چھ مہینے کا عرصہ گزر گیا وہاں کا یہ قاعدہ تھا کہ جب چھ مہینے پورے ہوتے تھے تب اس گاؤں کو سمندر بہا بیچا تا تھا اب وہاں وہ وقت آیا کہ جب سمندر اپنا زور دکھاتا تھا وہاں کے لوگوں نے ست گورو مہاراج سے اگر عرض کیا کہ اے مہاراج ہم لوگ اس موسم میں بیان سے چلے جا دیں گے کیونکہ ہم لوگوں کے مکانات سمندر میں بہ جا دیں گے ایسے ہم لوگوں کی یہی خواہش ہے کہ ہمارے ہی ساتھ آپ بھی تشریف لے چلیں یہ جو گاڑیاں ہماری کھڑی ہیں اب دوسرے مقام پر جا ٹھہریں گے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائیو کیوں جاتے ہو جو اب اسکے ان لوگوں نے کہا کہ بعد چھ مہینے کے ہمیشہ اس گاؤں کو سمندر بہا بیچا تا ہے اور ہم لوگ جب اسکا وقت گزر جاتا ہے تو پھر بیان آکر اپنے مکانات بناتے ہیں

بعد چھ مہینہ کے ہمیشہ بد دکھ آٹھانے میں یہ سنکر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ بھائی اگر تم لوگ گورو کے سکھ ہو جاؤ تو پھر تمھارا
 گھر دن کو کبھی سمندر نفعان میں نہ پہنچا سکتا ہے یہ سنکر اُن لوگوں نے کہا کہ اے سچے بادشاہ ہم لوگ سکھ ہونے کو ابھی موجود ہیں اور
 آپ سے اوپر میں یونیکے بہتر ہی ہوں کہ ہم سب کو آپ پر ہنر کا نام جہادین اور اپنا منتر سنارین بجاو اب اسکے ست گوردھاراج نے
 فرمایا کہ اچھا بھائی اب تم لوگ جاؤ اور ہم میں ٹھہرنے کے جب تم لوگ واپس آؤ گے اور اپنے اپنے مکانات قائم پاؤ گے اسوقت تم لوگ
 گورو کے سکھ ہونا یہ کمرست گوردھاراج دہن پیغم رہے اور وہ لوگ دہان سے چلے گئے یہاں جایا کرتے تھے وہیں جا کر اپنا قیام کیا
 غرض کہ وہ وقت آیا اور ہرین سمندر کی اُس گائون میں اُنے لگین اسوقت ست گوردھاراج نے اپنے چرن سمندر کی لہروں کو چھو لایا
 فوراً سمندر کی لہر موضع کو چھوڑ کر ہٹ گئی اسوجہ سے اُن لوگوں کے مکانات سمندر کی طغیانی سے ٹکرے ست گورو کے پرزات سے سب
 گھر بدستور قائم رہے جبکہ وہ وقت گزر گیا اور اُن لوگوں کے آنے کا وقت ہوا اور وہ لوگ آئے تب دیکھا کہ اُن کے مکانات بدستور قائم
 ہیں اور ست گوردھاراج براجمان میں بس پھر کیا ست گوردھاراج کو پر ہنر کا روپ سمجھ کر دہان کے سب لوگ سکھ ہوئے اور اپنے
 اپنے گھروں میں خوشی خوشی سے بود باش اختیار کی ست گوردھاراج کی دے سب لوگ استی کرنے لگے ست گوردھاراج نے اُن
 لوگوں کو اپنے چرنوں کے پاؤں دیا ست گوردھاراج نے اُن لوگوں کو نام کا اوپر پیش کیا اور پھر ایک مقام پر دھرم سالہ بن گیا وہ
 واہ گورو واہ گورو چنے لگے۔ نام۔ دان۔ اشٹان۔ کے پابند ہوئے بعد اسکے ست گوردھاراج ٹھوڑے دن دہان قیام فرمایا۔
 اُن لوگوں کو راہ راست پر لگایا تب آپ آگے کو تشریف لے گئے۔

آگے ساکھی ست گوردھاراج کا اُس مقام پر تشریف لیجا نا کہ جہان پر ایک دیو ہمیشہ آگ لگا جاتا تھا اُس کے قائم رہنے
 کے بردوان دینے کی بابت چلی

نمبر ۸۷

ست گوردھاراج ایک موضع میں تشریف لے گئے جسکا نام (مارو پور) تھا بھائی با لے اور بھائی مردانہ کو اوپر پیش کرتے ہوئے ایک
 درخت کے نیچے جا بیٹھے اُس گائون کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک دیو ہمیشہ اُس گائون میں آگ لگا جاتا تھا اور وہاں کے لوگوں کو ہمیشہ ہی اُس
 مکانات بنانے پڑتے تھے اُس موضع کے آدمیوں نے جب ست گوردھاراج کو دیکھا تب سنت سمجھ کر ست گوردھاراج کی خدمت میں حاضر
 ہوئے اور بہت بھگتی کے ساتھ ست گوردھاراج کے آگے تھکایا اور ست گوردھاراج کے واسطے کچھ کھانے کا سامان بھی لائے انکی بھگتی دیکھ
 چند دن ست گوردھاراج نے دہان قیام فرمایا اُس زمانے میں وہ دن بھی آپہنچا کہ جن دنوں میں وہ دیو آکر آگ لگا جاتا تھا سب لوگ
 موضع کے اکٹھا ہو کے ست گوردھاراج کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے ست گوردھاراج اور اے مہاپور کو یہاں پر ہمیشہ ہی
 آگ لگ جاتی ہے ایلے ان دنوں میں ہم لوگ یہاں سے کچھ دن کے لیے الگ چلے جاتے ہیں اپنے گھروں کے اسباب پہلے ہی بچاتے ہیں
 جب آگ بجھ جاتی ہے تو پھر واپس آتے ہیں اور اپنے اپنے گھرنے سر سے بناتے ہیں سو اے اسکے ہلوگوں کو اور کوئی تدبیر نہیں پڑتی ہے
 آگ ہی کے اندیشہ سے ہم لوگ اپنے خاندان سمیت چلے جاتے ہیں اور اسکی وجہ یہی ہے کہ ایک دیو اس موضع میں آگ لگا جاتا ہے چنانچہ
 وہ دن اب قریب آگیا ہے ایلے ہی بہتر ہے کہ ہم لوگوں کے ساتھ آپ بھی چلیے وہیں پر آپ کی خدمت کرنے آئندہ جیسی آپ کی مرضی ہو
 یہ سنکر ست گوردھاراج کہ جو کر پائے سمندر تھے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ بہتر ہے کہ تم لوگ گورو کے سکھ ہو جاؤ تو تم لوگوں کے

حکایات کبھی نہ جھٹکے اور جس وقت ست نام کا مرن کر دے تو نہمارے سب خوف جاتے رہینگے بلکہ من با نچت یعنی سب خواہش سک
 یار کے اور شتر کو کے ساتھ بیٹھ کر ہوجاؤ گے اپنے گھروں میں آباد رہو گے پھر آگ کبھی نہ لگیگی لیکن یہاں پر ایک دھرم سادہ بنا نا چاہیے تاکہ
 سنت و سادہ آوین آدم پادین انکی خدمت دل و جان سے نب من دھن سے کیا کرو یہ شکر ان لوگوں نے کیا کہ ہم لوگ سکھ ہونے کو
 پرورد میں چنانچہ ست گورو مہاراج نے ان سب کو سکھ کیا پھر دس لوگ دوسرے موضع کو نہیں گئے اپنے مقام پر رہے غرض کہ جب وہ
 دن آیا کہ جس دن آگ لگتی تھی صبح ہی اُس موضع کے تمام مرد اور عورت لڑکے لڑکیاں ست گورو مہاراج کی خدمت میں حاضر آئے اور یہ
 بات زبان پر لائے کہ اے غریب نوازی یہاں کے آگ لگنے کا آج ہی دن جو اب ہلوگوں کو کیا ارشاد ہونا ست گورو مہاراج نے فرمایا
 کہ اے بھائیو تم سب لوگ کچھ ہو کر ست نام کا جب کرو اور ہر پیشہ کو یاد کرو غرض کہ ست گورو مہاراج کی زبان فیض تر جان سے ارشاد پا کر اپنے
 مکان سے کسی نے کوئی چیز نہیں نکالی اور ست گورو مہاراج کے جنوں میں سب لوگ آکر بیٹھ گئے غرض کہ وہ وقت آگ لگنے کا نہاد وقت
 آیا لوگوں نے دیکھا کہ ایک دیونایت خوفناک بسانک کہ آسمان میں آسکا اور پیر زمین میں لگے ہوئے سیاہ رنگ سبز آنکھیں نہایت
 عرصہ میں بھرا ہوا ان لوگوں کی طرف آ رہا ہے اور یہ کہ رہا ہے کہ آگے تو میرے خوف کے مارے یہاں سے لوگ چلے جاتے تھے تو میں آگے
 گھروں کو جلا دیتا تھا لیکن اس مرتبہ معلوم نہیں کہ کیا سبب ہے کہ میرا خوف ان لوگوں سے چھوڑ دیا ہے اور یہ لوگ یہیں مقیم ہیں اس مرتبہ
 میں ان لوگوں کو خود ہی جلا دوں گا جب کہ لوگوں نے دیو کو اس طرح پر آتے دیکھا تو سب ان کے چہرے زرد ہو گئے اور مارے خوف
 کے تھر تھر کر کانپنے لگے اب ان بچاروں سے اور تو کچھ بن نہیں آتا تھا آپس میں یہ کہہ رہے تھے کہ لو اب زندگی خواب و خیال بلکہ امر
 محال ہے دیوند کو رہو نہٹ چار رہا تھا اور ہاتھ میں آگ جلتی ہوئی لیے سامنے آ رہا تھا لوگ کہتے تھے اب کال آہو چا پھر گھر کر شکر و
 مہاراج سے ان لوگوں نے عرض کیا کہ اے مہاراج آگے تو ہم لوگ بھاگ کر اپنا مال و جان بچانے تھے مرن مکان ہی کا نقصان تھا
 تھے لیکن اب وہ موقع تو جاتا رہا اب ہمارا جان و مال سب آپ کے ہی ہاتھ میں ہے آپ ہی حفاظت کیجئے اپنی دیار شرف کی نفرت کیجئے
 جب ست گورو مہاراج نے دیکھا کہ تمام عورت و مرد ہر اسان دلشیاں میں بدھواس ہو کر کاٹھ رہے ہیں اسوقت اُس دیو کی طرف آئے
 دیکھا ست گورو مہاراج کی نظر پڑنے ہی دیوند کو یہیوشس ہو کر گر پڑا جیسے کہ بالو کی دیوار گرتی ہے یا انکے جیسے کہ پڑنا اور خست ہوا کے چھوٹے
 سے گر جاتا ہے اس طرح دیوند کو گر پڑا اسکو بالکل ہوش نہ رہا ست گورو مہاراج تر لوکی کے سکھ دیکھ تو تھے ہی اُس دیو کو ہوش پڑا ہوا
 دیکھ کر آپس بھی دیا آئی اور ایک وجہ اور بھی ہو گئی کہ جسوقت دیوند کو ہوش ہو کر گرا تھا ست گورو مہاراج کے قدموں پر اسکا سر اگیا تھا چونکہ
 ست گورو مہاراج کے قدم مبارک تو سب کے سکھ ایک ہی میں ہیں اس جوقت ست گورو مہاراج کے قدم مبارک اُس دیو کے سر کو چھو گئے اسوقت
 ہوش میں آیا ست گورو مہاراج کے قدموں پر آٹھک رہا تھا جیسے کہ مردے کے واسطے آب جات کی تاثیر ہوتی ہے اور فوراً ہی زندہ کر دیتی ہے
 اس طرح ست گورو مہاراج کے قدموں پر سر رکھ کر بہت عاجزی کرنے لگا کہ اے ست گورو مہاراج اب میں آپ کے سرن ہوں آپ میری
 رکشا کریں اور میرا قصور معاف کریں کیونکہ آپ پریشوی میں آپ میں اور پریشو میں ذرا بھی فرق نہیں ہے محض یہ واقف تھا آپ کا صاحب نام
 میں نے جانا نہیں آپ مہابور کہ ہیں اور سب گنوں کی کمان میں یہاں پر ہمیشہ ہی آتا تھا اور ان لوگوں کے گھروں کو جلا دیتا تھا لیکن
 اس مرتبہ حضور بیان شریف رکھتے تھے محکم معلوم نہ تھا وہ نہ میں کبھی نہ آتا اسلئے میں اُمیدوار ہوں کہ میری خطا بخشی جاوے اور اب تو
 ان لوگوں کے بھاگ ہی جا گئے کہ جو آپ ایسے مہابور کہ اس جگہ پر شریف آئے ہیں آپ کہ پاس کے سمندر میں اور پربا بکاری میں وہ میں ہیں

آپ کا داس ہوں میرے لیے جو کچھ ارشاد ہو اُسکی تعمیل میں کہیں فرق نہ ہوگا اب ہر قسم کی تکلیف میری دُور فرمائیے ست گورو مہاراج دیو نہ کوہ کی عاجزی دیکھ کر کہ جو عاجزوں کے دیا فرمانے والے ہیں اُن سکھوں سے کہا کہ اس بیٹی میں ایک دھرم سالہ نہایت عمدہ اور بہت جلد بڑا دوتا کہ اس جگہ پر بشر کی کیرن ہوا کرے اور ہمیشہ ہی بہت نام کو سُن کر کیا کرونا کہ بیان کے باب بھی دور ہو جاوین اور اُس دیو سے کہا کہ جاتیرا کلیان ہوگا اور میرے تعلق یہ کام کیا جانا کہ بیان کے دھرم سالہ میں ہمیشہ تو پانی بھرا کرے اسی سے میری بخشش ہوگی لیکن شرط یہ کہ اپنے ہی سر پر دھرم سالہ کا پانی لا پا کر اور یہ بھی بردان دیا کہ جو شخص اس دھرم سالہ میں پانی بھرے گا وہ جلاو بیگا یا جھانڈ بیگا اُسکا دل صاف ہو جاو بیگا یعنی من استور بیگا اور اُسکے تمام باپ دُور ہو جاو بیگے اور سد گئی کا ضرور وہ شخص ادھکار ہی ہوگا اُن سکھوں نے ست گورو مہاراج کے ارشاد کی بسر و چشم تعمیل کی اور دھرم سالہ بنوا یا اور خدمت ہونے لگی اور سنت سادھوؤں کی سیوا اُنہیں کرنے لگی بعد اسکے ست گورو مہاراج نے اُس دیو سے فرمایا کہ اے دیو تم بھی سب کرم کیا کرو یہ سُکر ست گورو مہاراج کے آگے تمنا ٹیک کر دیو کو رخصت ہوا اُس قرب و جوار کے لوگ ست گورو مہاراج کے سکے ہوئے اور سب لوگ بھگتی اور ست نام کے وسیلہ سے پرہم بد کے ادھکار ہی اور واہ گورو واہ گورو وہاں کے لوگ چنے گئے بعد اسکے ست گورو مہاراج وہاں سے رخصت ہو کر آگے کو تشریف لیگے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور اجینا نامے ایک شخص سے جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت جلی

نمبر ۸۸

ست گورو مہاراج جاتے جاتے ایک مقام پر سمندر کے کنارے جا بیٹھے وہاں پر ایک شخص اسی (اجینا) تھا اُسنے سنا کہ ست گورو مہاراج تشریف لائے ہیں اتفاق وقت سے وہ (اجینا) نہ کہ روگوں کا بہت قرضہ نہ تھا اس واسطے اُسکے صاحب نے اجینا کو بھجوا کر کہا تھا اجینا کو نے یہ سُکر کہ ست گورو مہاراج تشریف لائے ہیں اپنے صاحب سے کہا کہ اے صاحبو کارجی اگر تمہارا حکم ہووے تو میرے گورو ست گورو مہاراج تشریف لائے ہیں اُنکے جا کر روشن کر آؤں یہ سُکر صاحب نے اجینا کو رخصت دی چنانچہ (اجینا) مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمنا ٹیکا ست گورو مہاراج نے اجینا سے خبر و عافیت دریافت کی اجینا نے جواب دیا کہ حضور کے مدد سے بہت خوش ہوں بعد اسکے جب کہ ویر ہوئی اجینا نے اپنے دل میں کہا کہ بیان کیا پناہ دقت کھو یا اگر اتنی دیر میں کچھ نہ ہو کر تا تو صاحب سے گلو غلامی ہوئی یہ بات اُسکے دل میں آئی ہی تھی کہ ست گورو مہاراج انتر جامی تو تھے ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے اجینا کس فکر میں تو پڑ گیا کمان تیرا دل جلا گیا جو اب اسکے ست گورو مہاراج سے اجینا نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ آپ انتر جامی ہیں آپ سب کچھ جانتے ہیں آپ سے کیا کہا جاوے یہ سُکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے اجینا ظن مقام پر کسی قدر ٹہنی لگا کر حقد روپیہ کی ضرورت ہوئے لے چنانچہ وہ حکم ست گورو مہاراج کے اجینا نے دیا ہی کیا لیکن جو وقت کہ اجینا نے اُس مقام پر ٹہنی کھو دی اور روپیہ دیکھا اُسوقت اُسکو طبع دیکھ گیا ہوئی اور بہت سے روپیہ بکروہاں سے آبا اُسکی یہ کیفیت دیکھ کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے اجینا تو روپیہ لایا یہ سُکر اجینا نے کہا کہ جی ہاں اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اجینا نوے روپیہ بھی شمار کر لے اُسے جواب دیا کہ جی ہاں پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ پھر روپیہ شمار کر لے یہ سنتے ہی اجینا نے روپیہ گنتے شروع کیے تو اُسکی تعداد میں روپیہ کم پڑے اُسوقت اجینا مذکور بہت تشویش میں اور اپنے دل میں کہنے لگا کہ اے پرہم بشر میں نے تو اپنی دانست میں اتنی تعداد سے زیادہ روپیہ لیے تھے لیکن اُسوقت جو شمار کے وقت کم ہوتے ہیں اُسکی تشویش دیکھ کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے (اجینا) تو اُسی جگہ دیکھ جو وقت اجینا نے کوئی اُسی مقام پر جا کر دیکھا

تو بانی روپیہ جو کم پڑنے سے بڑے ہوئے تھے یہ کیفیت دیکھ کر اور وہ یہ لیکر اجیتا زکورت گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر نہٹا بیٹھا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور شاہ عبد الرحمان سے جو گفتگو ہوئی اسکی بابت چلی

نمبر ۸۸

ایک دن ست گورو مہاراج نے اسی اجیتا مندر جہ ساکھی بالا سے فرمایا کہ اے اجیتا ایک فقیر عبد الرحمان نامی موضع ڈالی کی چک میں رہتے ہیں اگر تو چلے تو ان سے ملاقات کر آدین وہ فقیر جیسے گھٹی مانگتا رہتا ہے، جیتا نے جواب دیا کہ بہت اچھا اتنے میں ست گورو مہاراج نے اجیتا سے فرمایا کہ اجیتا آنکھیں بند کر چنانچہ اجیتا نے اپنی آنکھیں بند کر لیں پھر کیا دیر تھی ست گورو مہاراج فوراً موضع ڈالی چک میں جا پہنچے اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اجیتا آنکھیں کھول یہ شکر اجیتا نے آنکھیں کھول دیں تو دیکھا کہ موضع ڈالی چک میں پہنچ گیا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ شاہ عبد الرحمان کا مکان یہاں سے دو کوس کے فاصلہ پر ہے اے اجیتا تو وہاں جا اور شاہ عبد الرحمان کو خبر کر اور یہ کہنا کہ گورو نانک آپ کے ملنے کے واسطے آئے ہیں چنانچہ اجیتا شاہ عبد الرحمان کے مکان پر گیا اور ست گورو مہاراج کے آنے کی خبر کی خبر کے سنتے ہی شاہ عبد الرحمان اٹھ کھڑے ہوئے چنانچہ ان کے ساتھ اور بہت سے لوگ ہوئے لیکن شاہ عبد الرحمان نے سب کو رخصت کر دیا اور اور لوگوں کو عادی غرض کہ ست گورو مہاراج کے پاس جوقت شاہ عبد الرحمان پہنچے تو ست گورو مہاراج نے یہ اشلوک فرمایا۔

اشلوک

श्लोक

देन दुष्प्राय से मरन लेदे भे मर जाय ।

دین دھار سے بھی مرے لیندی بھی مر جائیں

लिरखी न जाय नानका कित्ये जाय समाय

کسی نجاسے نہ نکالتے جاے سائیں

ست گورو مہاراج کی زبان مبارک سے جوقت شاہ عبد الرحمان نے یہ اشلوک سنا اپنے دل میں کچھ خیال کیا بلکہ ضبط کر کے ست گورو مہاراج کو سلام کیا جواب آئے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کو بیان جی اچھے ہو شاہ عبد الرحمان نے جواب دیا کہ ہاں سائیں لوگو چٹے لینے اچھے ہیں بعد اسکے ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ اے میان جی تم سے کس نے کہا تھا کہ کڑا ہی بے گئی رکھ کر اکٹھا کیا ہے پھر اسطرح لایا گیا جس طرح ترکاری پر کٹھنائی کا عرق نچوڑ لینے ہیں اور باتی فصلات بھینک دیتے ہیں جب کہ یہ بات ست گورو مہاراج نے فرمائی تب میان عبد الرحمان اپنی فقیری گمانی سے خالی ہو گئے اور منہ بند ہو گیا اور اپنے دل میں کہنے لگا کہ میں تو کچھ لینے آیا تھا لیکن بعض لینے کے دینے پڑے چنانچہ آئے مکان پر ایک اور شخص تھا وہ کہنے لگا کہ دیکھو میان شاہ عبد الرحمان ایک ہندو فقیر کے آگے اپنی کرامات کو بیٹھے یہ لکھ رہے تھے شخص بھی شگورہ مہاراج کے پاس آیا جس وقت ست گورو مہاراج نے اس شخص کی طرف دیکھا اسکی بھی وہی حالت ہوئی جو کہ شاہ عبد الرحمان کی ہوئی تھی لینے وہ بھی کرامات سے خالی ہو بیٹھا اسوقت شاہ عبد الرحمان نے کہا کہ آپ اگر خداوند کریم ہیں تو جان بچائے رکھیے تو بھی بھلا ہے اور اگر آپ کا کیا ذکر ہے اسوقت ست گورو مہاراج انتر جامی تو تھے ہی جانا کہ شاہ عبد الرحمان بہت رنجیدہ ہو گیا اور بہت ہی خوف غالب ہو گیا اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے میان اگر سمندر میں سے کچھ پانی جاتا رہا تو کیا نقصان ہوا اگر ایسی گفتگو کرنا ہی نہ چاہیے خیر جو جسکی چیز تو اسی کے پاس جاتی ہے یہ ست گورو مہاراج کا فرمان تھا کہ شاہ عبد الرحمان اور وہ شخص جو بعد کو شاہ عبد الرحمان کے مکان سے آیا تھا پھر صابا کرامات ہو گئے اور ان لوگوں کے عمل میں جو موکل ہیں ست گورو مہاراج کے قدموں پر گرے اور متھا بیٹھا تب شاہ عبد الرحمان نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج مہربانی کر کے اس فقیر کے شجرہ میں تشریف لیجئے اور مجھ کو سرفراز کیجیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بہتر

یہ فرما کر ست گورو مہاراج شاہ عبد الرحمان کے ساتھ تشریف لیچے اٹنا سے راہ میں جو سنگور و مہاراج نے نفیر کی تو ایک گڑھا نظر آیا سویت
ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ایسا شاہ عبد الرحمان راستہ تو بھولے جانے ہو کیونکہ راستہ داہنے ہاتھ رکھنا یہ سنگر شاہ عبد الرحمان نے کہا
کہ بہتر داہنے ہاتھ چلیے جب بیان شاہ عبد الرحمان داہنے ہاتھ کی طرف چلے تو دیکھا ایک ایک من کے دو پھلے پڑے ہیں غرض کہ ست گورو
مہاراج شاہ عبد الرحمان کے حجرے میں پہنچے اسوقت ست گورو مہاراج کی شاہ عبد الرحمان نے بہت خدمت و عزت کی سنگور و مہاراج
نے شاہ عبد الرحمان سے دریافت کیا کہ میان صاحب کو کس روش میں رہنے ہو یعنی تمہارا کیا طریق ہے یہ سنگر شاہ عبد الرحمان نے
عرض کیا کہ ایسا ست گورو مہاراج میں چھ مہینہ کے بعد حجرے سے باہر نکلتا ہوں اور اس چھ مہینہ کے واسطے ایک ٹوٹا پانی اور ایک سیر جو اندر
رکھ لیا کرتا ہوں یہ سنگر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی آج سے ہم بھی ایک مٹھی ریت لیکر رہا کرینگے اور وہی کھائینگے یہ سنگر شاہ
عبد الرحمان نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ ایسا ست گورو مہاراج آپ تو دھن میں اور میں بھولا ہوا تھا اب مجھ کو آپ معاف فرمائیے اور
ہماری بہت خوش نصیبی ہوئی کہ جو آپ کی قد بوسی حاصل ہوئی اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آپ کو ست گورو نے بخشا ہے
سنگر شاہ عبد الرحمان ست گورو مہاراج کے قدموں پر گرے بعد اس کے ست گورو مہاراج شاہ عبد الرحمن سے رخصت ہوئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی ایک دیس میں تشریف لیجائے اور پانی میں بجائے آگ کے روٹی
پکانے کی بابت چلی

نمبر ۹

ست گورو مہاراج میر کرتے کرتے ایک ملک میں تشریف لے گئے وہاں کے لوگوں نے مردانہ کو آگ اور پانی دونوں چیزیں دسیں کہ
شع کیا غفلت مردانہ تمام شہر میں پھرا کیا کسی نے آگ اور پانی نہ دیا آخر کو مردانہ واپس آیا اور ست گورو مہاراج سے آکر عرض کیا اسوقت
ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہوں کے اس جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ جا بیٹھے اس مقام پر ست گورو مہاراج نے مردانہ کو حکم دیا کہ مردانہ
جو پتھر رکھا ہو اسکو اٹھا چنانچہ مردانہ نے وہ پتھر اٹھا یا ست گورو مہاراج کی کربا دیشی سے اس پتھر کے نیچے ایک تالاب نکل آیا وہ بھر پڑ
پانی بہا ہوا تھا اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا چونکہ ست گورو مہاراج مع بھائی بالے کے کچھ غذا تو کھاتے ہی نہ تھے مردانہ کو کھانے
کی خواہش رہا کرتی تھی اسلئے مردانہ کو ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ ایسا مردانہ اب آنا گندھ کر اس تالاب میں ڈال دے با جس غذا کی
تیسری خواہش ہو ایک گھڑی میں باندھ کر ڈال دے اور داہ گورو کا نام لے دیکھ داہ گورو کی کربا سے پک کر نکل آویگا چنانچہ اسوقت مردانہ
نے آنا گندھ کر اور روٹی بنا کر اس تالاب میں ڈال دیں اور بعد اس کے کچھ اور جنس بھی ڈال دی جس وقت پانی میں وہ روٹی اور وہ غلہ ہو چکا پانی
میں ڈوب گیا اسوقت ست گورو مہاراج سے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ روٹیاں اور یہ جنس تو مفت میں جاتی رہی یہ سنگر ست گورو مہاراج
نے فرمایا کہ ایسا مردانہ تو داہ گورو کہ اور عرض کر کہ ایسے بادشاہ یہ روٹیاں اور یہ جنس پک کر نکل آوے تو میں ایک روٹی تیرے نام کی دوں گا
چنانچہ مردانہ نے ایسا ہی کہا کہ ایسے بادشاہ یہ اناج اور یہ روٹی پک کر نکل آوے تو میں ایک روٹی تیرے نام کی دوں گا پس جیسے یہ روٹی
وینے کا لفظ منہ سے مردانہ کے نکلا ویسے ہی وہ روٹیاں اور وہ جنس پک کر اس تالاب سے نکل آئی اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ
مردانہ جو کوئی شخص پریشہ کے نام سے دنیا پر تو سیدھا ڈوبا ہوا مال نکل آتا ہے یہ سنگر مردانہ ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر منھا میکا جوت
اس شہر کے لوگوں نے یہ کیفیت دیکھی نہایت تعجب میں ہو گئے اور آپس میں کہنے لگے کہ یہ فقیر تو کوئی پریشہ ہی ہے کہ جو پانی میں سے روٹیاں اور

دوسرا غلہ پک کر نکلو تاہم دیکھو بھائیو ہم نے اسکو آگ اور پانی نہیں دیا تھا تو یہ کسی کا محتاج ہی نہیں ہر جگہ اسنے تو اپنی قدرت سے ایک تارہ بھی بنا نکلو ایسا ہی یہ خبر مشہر ہوئی اور رفتہ رفتہ وہاں کے راجہ اور وزیر اعظم کے پاس پہنچی چنانچہ وہاں کا وزیر مع اپنے ہمراہیوں کے سنگوردھاراج کے پاس آیا اور اگر تمہاں کا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے مہاراجہ کہ جی اب ان لوگوں کو بخش دیجئے کیونکہ ان لوگوں نے آپ کے ساتھ ٹھہری ہی ہے ادنیٰ اور گستاخی کی ہے چونکہ آپ سنت ہیں اور سنت لوگ پر ابکار ہی اور دیا دان ہوتے ہیں اب آپ ان لوگوں کی طرف خیال نہ کیجئے بلکہ ہم پر مہربانی فرمائیے یہ سنکر ست گوردھاراج نے ایک شبہ فرمایا۔

شبہ

वासुदेव सर्वत्र भहि उन न कतहं थांच

अन्तर बाहर संग है नामक काहे दुरांच ।

یہ دوسرے ترین ادن نہ کنوں ٹھانوں
انتر باہر سنگ ہے نامک کا ہے دوران
ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ اے بھائیو وہ پار برہم پر مشہر ہر جگہ موجود ہے کوئی مقام ایسا نہیں ہے کہ جہاں وہ سرب بیابی معبود موجود نہ ہو
یہاں تک کہ ہر رنگ کے سنگ ہے اور وہی ہر ایک کا لوگ اور ہر لوگ میں معین اور مددگار ہے بلکہ وہ سچا نند پار برہم پر مشہر کبھی کسی کو بھونا نہیں ہے اسلئے مناسب اور بہتر ہے کہ تم لوگ پریشہر کا نام چاکر داس سے تمہارا بھلا ہو گا یہ سنکر وہاں کے راجہ دہر جاسب سنگوردھاراج کے سیکہ ہوئے اور گوردگورد لگے جھپٹنے ان لوگوں سے ست گوردھاراج نے یہ فرمایا کہ اپنی کمائی سے سنت اور سادھو کو کھلایا کر د اور جہاں تک تم سے ہو سکے سنوں اور مہاتماؤں کی سیوا اور ٹھل کیا کرو اسی سے تمہارا کلیان ہو گا بعد اسکے ست گوردھاراج وہاں سے رخصت ہوئے۔

آگے ساکھی ست گوردھاراج اور جہر داس پنڈت سے گفتگو کی بابت جلی

بہر ۹۱

ست گوردھاراج سے ایک شخص اسی جہر داس پنڈت آکر ملا اور ست گوردھاراج کا بھیکہ دیکھ کر کہنے لگا کہ اے بھگت تمہارے پاس تو ساکرام کی مورت و نیز کوئی چندن وغیرہ کچھ بھی نہیں ہے مجھکو تعجب ہے کہ آپ کیسے بھگت ہیں لوگوں میں آپ مشہور بھی بھگت ہیں تو آپ مجھ سے فرمائیے کہ آپ نے کیا ایسی بھگتی پائی ہے یہ سنکر ست گوردھاراج نے ایک شبہ فرمایا۔

राग बसन्त हिंडोल महला २

मालायाम बिध पूज मनये सुकृत तुलसी माल

राम नाम जप बेड़ा बाँधो दया करो दयाल

काहे कलसा सींचो जन्म गंवावहु । ।

बांधी दाहेगी रीघाल काहे गच लेवहु ।

یہ شبہ سنکر جہر داس پنڈت نے کہا کہ اے بھگت جی کھڑا سچا توبہ ہوا بھروہ کون چیز ہے جسکے سبب سے سن کی دھرتی سینچے اور سری پریشہر کو ملے یہ سنکر ست گوردھاراج نے ددھری پڑی فرمائی۔

پوڈی

پوڈی

کرم پر ہٹ مال ٹھنڈے ہونے سے بچیں جو وہ

مرث سنیو بھر دیکھا: دونو مالی کے ہوا دم

یہ بوڑھی سنسکر جبر داس بیٹہ نے کہا کہ
ست گوردھارا راج نے تیسری بوڑھی خرمائی

ست گورو وماراج کے تیسری پوٹھی فرمائی

پوری

کلام کرورہ ہو کر و بسور کو درویش و صر ہے

بہون گور دہون شکہ اذکرت نہ یتیا جاسے

یہ پوٹھی منکر قبر واس پندت نے لکھا کہ
نے پوٹھی پوٹھی فرمائی۔

نے جو تھی پوشی فرمائی۔

پوری

بگنے بھر مہسا ہو دے جونون کرہ دیاں

پرزنتوں نانگ دھن دیا کرویاں

یہ یوٹی سکر خیر داس بیعت سنے لگا کہ اے

مہاراجہ نے فرمایا کہ یہ لاکھیا گن و خیر داس

ساتھ ہی اُس کے نیک آئینہ ماورعہ رنوں کا ہر شے

راگ بسنت ہندول محل بہا

راجا مالک نگری کجی دشتان مال یارو

اردو زبان کی دوسری ماہ ٹرہا ہے نڈت کرد کارو

سوامی زندگی کر رہے ہوئے

وہاں پہنچ کر دیکھا کہ وہاں ایک بڑا سا گھر تھا جس کے دروازے پر ایک لکڑی کی تختی لگی تھی جس پر لکھا تھا کہ "ہیروئن"۔

بن بدو بادے پران پی

11. 7. 1968

بھڑائی بیاس بی مولی سالر پد پایا

چند رسوخ دردی است ہی جگر ایسا لبان تہ پا

رام روایا جان یک دای بھوک کر سے

ہم کے بچے جانتے رہے ہیں، خدا دھن شکر ہو۔

کیا سے نہ کہہا مایہ تن بی ستیے واس

राजा बालक नगरी कच्ची दुश्ताँ नाल पियारो

दुई ताई दुई बाप पढियां हे परिणित करो विचारो

श्यामी परिहित लम्ब देह मती

किन् विधि यावै प्राया पती

सक ग्वाच

श्रीगुरुभ्यो नमः

[illegible]

यत्र सख्यं तत्र बन्धनं नास्ति तस्मात् ज्ञानं न बाधते ।
यत्र सख्यं तत्र बन्धनं नास्ति तस्मात् ज्ञानं न बाधते ।

समि खाता जारो यक भाव भाग कर । ।

...सर्वोत्तमं ज्ञानं यत् स्वामी धन संग्रहं हाय
...नैः ... नैः ...

कोवित्रया सुन न काह्यया मानेतिनाद्र सता वास

॥ ज्ञानं नानकदा मिन दास खिनताला खिनमासि ॥

ست گوردھاراج سے چتر داس پنڈت نے جس وقت یہ شبہ سنا تو عرض کیا کہ اسے ست گوردھاراج کو کہ ہم بھی سنسار کو بڑھاتے ہیں اور آپ بھی بڑھتے ہیں تو یہ فرمایا کہ ہکو بھی پر بشر کا نام پر اپت ہو گا یا نہیں جواب اس کے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ ای پنڈت جی صاحب یہ تو فرمایا کہ آپ کیا بڑھاتے ہیں پنڈت چتر داس نے جواب دیا کہ اسے ست گوردھاراج پہلے تو برہما کی بی بی بڑھاتے ہیں بعد اسکے بارہ اکری بڑھاتے ہیں یہ سنگر ست گوردھاراج نے یہ شبہ فرمایا۔

شब्द

آیا آستان سب جگ آیا کاکھی گئیں کال بیا
رے رے علی باب کانی پڑھیا اوگن کن دسریا
من ایسا لکھا توں کبوں پڑھیا
لکھا وچتر سے سر ریا

एक रहाय

सन्ध्या सुमिरहिं नाहीं नैना तुज नाम लिया।
छछे बीजै अह निश मोढै क्यों कूटै यम पाकड़िया
बन्ने चूमै नाहीं मोढै भरमे भूलै तेरा जन्म गया।
अइहन दानाम धरायो पाधा औरों का भार बुझ लिया
जन्मे ज्योति हरि लिखे तेरी मोढी अक्षरिया पक्षता बैगा
एक शब्द तो चीन्हें नाहीं फिर फिर योनी आवैगा
तुज शिर सिरिया सो पद पंडित औरों ना सिर बसा बिस्व्या
पहिला बाहा पाया पाधे पीछे गलचा डरिया।
सस्से सेयमराय वह मोढेय क दान बुझ को बाह लिया
साई पुत्र जिजमान के से तेरी तुज नाथे तेरा जन्म गया
मममे मतहि चलाय तेहि खुदहु में बड़ा रोग पाया
अन्तर आत्मा ब्रह्मन बीन्हा माया का मुहनाज भया
कके काम को धभ्रम मोढे ममता लागै तुज हरि बिसरिया
पडे गुनै तो बहुत पुकारै बिन पूछे तूं डूब सुया।
तत्ते तामस जल वह मोढे दथे धान भ्रष्ट हुआ।
धरंधे धर २ फिर मोढे ददे दान ना तुज लाइया।
पण्ये पारन पावहिं मोढे परपंच तं पलच रहिया।

شبده

آیا آستان سب جگ آیا کاکھی گئیں کال بیا
رے رے علی باب کانی پڑھیا اوگن کن دسریا
من ایسا لکھا توں کبوں پڑھیا
لکھا وچتر سے سر ریا

ایک رہاؤ

سندھیا سمر تھ ناہیں مماندہ نام لیا
نیچے نیچے اوٹس موڑی کبوں چھوٹے جم پاڑیا
سے بوجھے ناہیں موڑے بھری ہوئے تیرا جہنم گیا
انتر ہونا نام دھراو پاوھا دوران کا تھ لیا
جی جی ہری ہری سے موڑے انتر پا بھٹا دیر گا
ایک شبہ توں چھینے ناہیں بھر پھر جوئے اوڑگا
تھ سر لکھیا سو پنڈت اور ان نا سکھ لکھیا
پسٹا دایا پاڈوی بھیجے دیگ پچاڈیا
سے سے جم راے وہ موڑے یک دان تھ کو داہ لیا
سائی پو تر جہان کے سے تیری ندہ ناسکے تیرا جہنم گیا
تمی مت ہر چلائی تے پکو نتر ہون من دوا روک پایا
انتر اتنا برص چھینا ناہا کا محتاج بیا
لکے کام کو دھ برص موڑے ممانا لگے تھہ بر سر بیا
بر سے لگے توبت پکار سے بن پوچھے توں ڈوب ٹوہیا
لکے تاس بل وہ موڑے تھے تھان بھرت ہویا
لکے گھر گھر بھر پوڑے دوی دان نان تھہ لایا
پیر پار نہ پاوے موڑے برینچ توں بیچ رہیا

ॐ नमः शिवाय त्रिभुवन सार

सुन पाँडे क्या लिखहु जंजाल

लिख राम नाम सुरुमुख गोपाल

یہ مشہد سنگر چتر داس پنڈت کی اندرونی آنکھیں کھل گئیں اسوقت ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر متھاٹکا تب ست گورو مہاراج نے چتر داس پنڈت کو ست نام کا اوپدیش کر کے اپنا سکہ کیا پنڈت مذکور لگا واہ گورو واہ گورو دجپئے۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج وہاں سے رخصت ہو کر ایک اور استھان پر جا بیٹھے مردانہ کیرتن میں مصروف ہوئے اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تجھ کو اسقدر بانی یاد میں مردانہ نے عرض کیا کہ جسقدر آپ نے تعصیف کی میں سب ہی مجھ کو یاد میں اور مردانہ ست گورو مہاراج سے یہ کہی رہے تھے کہ اتنے میں ایک شخص کو دانی یعنی بوجھوں کی گٹھریوں کے انبار لیکر نکلا اسکو دیکھا سنگد مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ بار برداری کے پاس جا کر دریافت کر کہ اسقدر بار برداری میں کیا بھاری بھرتی ہوئی ہے چنانچہ بھالی مردانہ اسکے پاس گئے اور دریافت کیا جو اب اسکے آٹے گھاگہ ای بھائی اس بار برداری میں ست گورو مہاراج گوردانگ صاحب کی بانی رچی ہوئی یعنی تعصیفات کی بھرتی ہو اور مجھ کو کتنے ہی جگہ گزر گئے ہیں کہ انہیں کی رچی ہوئی گرتھ وٹسک بھر بھر کر بیجا کرتا ہوں یہ سنگر مردانہ حیرت میں ہو کر ست گورو مہاراج کے پاس جا کر عرض کیا کہ حضور آپ کی گت آپ ہی جانیں کیونکہ وہ کردانی آپ ہی کا جس کا کہہ کتا ہو کہ کتنے جگہ گزر چکے ہیں کہ میں ست گورو مہاراج کی بانی رچی ہوئی بھرتی بھر بھر کر دساور یعنی ملکوں کو بیجا کرتا ہوں یہ سنگر ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ اے مردانہ تو خود اس زبان میں کوئی پوچھی جا کر دیکھ اور پھر چنانچہ مردانہ پھر گیا اور لگا پوچھوں کو دیکھنے دیکھا تو وہ بانی کچھ اور ہی زبان میں تحریر ہو جو بہت ہی شکل ہو یہ اچھ دیکھ کر مردانہ ست گورو مہاراج کی خدمت میں واپس آیا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج دھن آپ کی قدرت ہر ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ اے مردانہ وہ بانی تو نے پوچھی ہو یہ سنگر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور وہ بانی تو کبھی سننے اور دیکھنے ہی میں نہیں آئی بلکہ میرے نزدیک تو وہ بانی ایک تعجبات کی بات ہے یہ سنگر مردانہ نے ارداس کیا کہ اے غریب نواز یہ بانی کب اور کس زمانے میں ظاہر و مشہور ہوگی جو اب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ جو کوئی میسے پیار سے جان ہونے آنکھیں کے منہ سے ظاہر ہوگی یہ سنگر مردانہ ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر متھاٹکا اور دھن دھن دھن آپ دھن میں آپ اے ست گورو مہاراج اور اے ست گورو مہاراج۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج اور مردانہ کی گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۹۲

ست گورو مہاراج ایک دن اپنے دھیان میں بیٹھے تھے اسوقت مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج آپ کے تو بٹیا مگر دیکھ میں یہ سنگر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے غریب نواز انہا کے ساتھ گیان کرتے تھے مردانہ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے غریب نواز آپ کے ہمراہ اتنی مدت مجھ کو گزری اس میں مجھ کو اسقدر تک تو ثوبت پہنچ گئی ہے کہ ہر ایک کے دل کی بات کو میں دریافت کر لیتا ہوں اور اسکی وجہ یہی ہے کہ آپ کے قدموں میں دل جا رہا ہے سب آپ کے چرنوں کی ہی بدولت حاصل ہوا ہے یہ سنگر ست گورو مہاراج مردانہ پر بہت خوش ہوئے اور سینہ بہ سینہ ایک دولت عطا فرمائی یعنی دل سے دل کو کہہ سنایا بعد اسکے کہ ان کی بات سن کر فرمایا۔

راگ لڑھاوی مہل پھلیا

मे मन मेरिया तू समझिया चेति याराँ राम ।
मे मन मेरिया छोड़िया औ गुन गुन समाझियाँ राम
बड़ खाव लोभन कत कमान बड़ बियाँ नहीं मेला
क्यों दूतरे यम हर मेरे यम का पन्थ बूहेला ।
मम राम नहीं जात सहज प्रभात औ घट रुधा किया करे
बन्धन बाँधियाँ इन विधि छूँ दे गुरु मुख से ये नरहरे

ست گورو دھاراج فرما تے ہیں کہ اے مردانہ یہ میں اجنتا کیوں ہوا ہر تو سمجھتا کیوں نہیں اے میں میرے نوادگن چھوڑ کر اپنے - کالم - گورو
اور - موہ - بہتکار - بند - بھونک - استخوان - سے علیحدہ ہو کر کے - نام - دان - اشتان - چچ - پیل - بٹم - ستونک - دبا - بھار
مکلت - غریبی - ہر کے بیوک پر برہان ہونا وغیرہ - بگن کما اور جو پر بشر کے نام کا جب ہر وہی ست ہر پس گورو کے پرشاد کو جیب
پس ہوا یا کہ یگانہ جان اس جو کا کوئی عین وہ دگار نہ ہو گا دہان پر صرف پر بشر کا نام ہی مدو گار ہو گا اور جو دنیا کے ذائقے یعنی رس ہو
کہ تو تم لیتے ہو اور پر بشر کے نام سے علیحدگی رکھتے ہو یہ سب دنیا ہی میں رہ جاؤ یگانہ پس پر بشر سے توجہ جدا ہر اب کب لے گا آکے نہ ملنے میں
رکھو کہ ضرور جو اسی ہو گنا ہو گا گو کہ اس وقت ہم کا ذمہ سمجھنا ہی نہیں ہر اور آٹھ ہر سنساری جو بارون میں صرف کر رہے ہو یا در کھوک
نہیں معلوم کہ آج خواہ کلہر یا کسی وقت تمہارے سر پر ضرور آ پوچھیں گے کمال افسوس ہر کہ تم جم کے ڈنڈ کو ذرا بھی نہیں ڈرتے ہو یا در جو
اسکے کہ مہا بکرم مت جم کاں کا سنتے ہو تم جو دنیا کے لوہو میں بخت ہوے ہو اسی سے یہ لوہو ہی تمہاری جان نکلے نہیں رہتا ہر یا در کھوک ہم ایک
چشم زون بن ملو بکر بھاویگا اور راستہ میں ہزار طرح کی تکلیفات ہو جاویگا اگن کے شعلہ کے میدان کے میدان طر کرنا ہونگے ان کو
سوچو تعجب ہر کہ نہ کوئی نہ کر آئی ہر اور اس کا خوف تمہارے دل میں ذرا بھی نہیں سنا ہر یا در کھوک کہ میں سو ساٹھ ۳۶۷ کا راستہ ہر تمہارے
پاس اس راستہ کا سفر خج بالکل ہی نہیں ہر یعنی سیمہ کام نہ کرتے ہی نہیں ہو یا در جو اسکے کہ راستہ آگ کے میدان اور بانی کے رہا
بست طر کرنے ہونگے پس اے مردانہ جن لوگوں نے پر بشر میں دل لگا یا ہر ان لوگوں کو اس راستہ ہو کر جانا نہیں ہوتا ہر پس ہر ایک
انسان کہ چاہیے کہ اگر آٹھ ہر نہ ہو سکے تو شام اور صبح کو تو بھلا پر بشر کو یاد کیا کرے تب بھی خبریت ہر اور تب بھی کچھ اس سے امید
اور جو لوگ پانچ ہر نہ دنیا کے دھند سے بن کھوئے بن اور میں پر خوب بخوت سونے بن نو انکو کیا امید کرنا چاہیے اور ان جو
کا کیونکر ظمان ہو گا - کمر ست گورو دھاراج نے ایک شبہ فرمایا -

راگ ڈکھاری محل پھلیا

ای من مر یا تو سمجھا جاناں رام -
ای من مر یا محو دیا دگن گئے سناڑیاں رام
بھو سوار رہاں کرت کان دھیریاں نہیں میلا
کیون دوت رہے ہم ڈر سے جم کا فتنہ وہ میلا
من - م نہیں جات سچ پر جات اوٹھ رو دیا کیا کرے
بند من باند میاں بدہ جموئے گوریکہ سیوے نہرے

ست گورو دھاراج فرما تے ہیں کہ اے مردانہ یہ میں اجنتا کیوں ہوا ہر تو سمجھتا کیوں نہیں اے میں میرے نوادگن چھوڑ کر اپنے - کالم - گورو
اور - موہ - بہتکار - بند - بھونک - استخوان - سے علیحدہ ہو کر کے - نام - دان - اشتان - چچ - پیل - بٹم - ستونک - دبا - بھار
مکلت - غریبی - ہر کے بیوک پر برہان ہونا وغیرہ - بگن کما اور جو پر بشر کے نام کا جب ہر وہی ست ہر پس گورو کے پرشاد کو جیب
پس ہوا یا کہ یگانہ جان اس جو کا کوئی عین وہ دگار نہ ہو گا دہان پر صرف پر بشر کا نام ہی مدو گار ہو گا اور جو دنیا کے ذائقے یعنی رس ہو
کہ تو تم لیتے ہو اور پر بشر کے نام سے علیحدگی رکھتے ہو یہ سب دنیا ہی میں رہ جاؤ یگانہ پس پر بشر سے توجہ جدا ہر اب کب لے گا آکے نہ ملنے میں
رکھو کہ ضرور جو اسی ہو گنا ہو گا گو کہ اس وقت ہم کا ذمہ سمجھنا ہی نہیں ہر اور آٹھ ہر سنساری جو بارون میں صرف کر رہے ہو یا در کھوک
نہیں معلوم کہ آج خواہ کلہر یا کسی وقت تمہارے سر پر ضرور آ پوچھیں گے کمال افسوس ہر کہ تم جم کے ڈنڈ کو ذرا بھی نہیں ڈرتے ہو یا در جو
اسکے کہ مہا بکرم مت جم کاں کا سنتے ہو تم جو دنیا کے لوہو میں بخت ہوے ہو اسی سے یہ لوہو ہی تمہاری جان نکلے نہیں رہتا ہر یا در کھوک ہم ایک
چشم زون بن ملو بکر بھاویگا اور راستہ میں ہزار طرح کی تکلیفات ہو جاویگا اگن کے شعلہ کے میدان کے میدان طر کرنا ہونگے ان کو
سوچو تعجب ہر کہ نہ کوئی نہ کر آئی ہر اور اس کا خوف تمہارے دل میں ذرا بھی نہیں سنا ہر یا در کھوک کہ میں سو ساٹھ ۳۶۷ کا راستہ ہر تمہارے
پاس اس راستہ کا سفر خج بالکل ہی نہیں ہر یعنی سیمہ کام نہ کرتے ہی نہیں ہو یا در جو اسکے کہ راستہ آگ کے میدان اور بانی کے رہا
بست طر کرنے ہونگے پس اے مردانہ جن لوگوں نے پر بشر میں دل لگا یا ہر ان لوگوں کو اس راستہ ہو کر جانا نہیں ہوتا ہر پس ہر ایک
انسان کہ چاہیے کہ اگر آٹھ ہر نہ ہو سکے تو شام اور صبح کو تو بھلا پر بشر کو یاد کیا کرے تب بھی خبریت ہر اور تب بھی کچھ اس سے امید
اور جو لوگ پانچ ہر نہ دنیا کے دھند سے بن کھوئے بن اور میں پر خوب بخوت سونے بن نو انکو کیا امید کرنا چاہیے اور ان جو
کا کیونکر ظمان ہو گا - کمر ست گورو دھاراج نے ایک شبہ فرمایا -

شعبہ

मे मन मेरे तू छोड़ आला जंगला राम । ।
मे मन मेरिया हरि सुमिरु पूरय निराका राम ।
हरि सुमिरो सक ॐ नार सबा सब जगत जिनने उपाया
निन पवन पानी अगिनी बाँधी गुरु बोल जगत देखे बाया

شعبہ

رے من میرے تو چھوڑاں جھالارا رام
رے من میریا ہر سمر ہو پور کہ نرارا رام
ہر سمر ایک اونکار سچا سب جگت جن سے ادا بایا
جن بون بانی انہی باندھے گورو کیول جگت دکھایا

आचार तू है विचार आपै हरि नाम संजम जप तपो

शिव्य सयाराप ध्यार प्रतम नाम हरिका जब जपो

جارتو ہے بچار آپی برنام سنجم جب تپو

سکو سب تپ سار پر تمان نام ہر کا چپ جو

ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ اے مردانہ سنسار کے ات جنجال ہیں وہ اس پرانی کے کام میں آدینگے خوب یاد رکھو یعنی - مانا - بتا - جن بھائی - دوست و دشمن - شر - پوشر - لڑائی - لڑکا - دشمن دولت - وزیر تمام خاندان خلونم اسوقت اپنا سمجھتے ہو یہ محض خام خیالی ہر ان لوگوں میں سے تمہارے کام کوئی نہ آویگا اور نہ ذرا دور بھی ساتھ جاویگا بلکہ یہ بھی دیکھو کہ یہ جسم جسکو اپنا سب جانتے ہیں اور اپنا ہی مانتے ہیں وہ بھی رخصت ہو جاویگا بلکہ یہ بال سیاہ سفید ہو جاتے ہیں تب ہی آدمی کو اپنی جدائی بتاتے ہیں کہ دیکھ ہم تیرے ساتھ سے جدا ہوئے جاتے ہیں ایسے ہی آنکھ و کان و دانت ہاتھ و پیر اپنی اپنی جدائی دکھاتے ہیں لیکن یہ بیوقوف خواب خیر گوشہ دریا بھی نہیں سمجھتا ہر جگہ نام کا سمرن تو کبھی یاد ہی نہیں آتا ہر وقت رخصت تک اس سنسار کے کاٹون میں پٹا ہی رہتا ہر انجام کو ہزار ہا طرح کے دکھ سہتا ہر -

ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ اے من میرے موت تیرے نزدیک ہو کہ تو نہیں جانتا ہر کس وقت بھٹکے آو بادگی ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ اے مردانہ دیکھ جنگے واسطے انسان بابا کا جنجال بھٹانا ہر اور صد ہا طرح کے پاب کیا کرنا ہر دو تو بھٹکے پیلے ہی سے ساتھ چھوڑ کر پلے گئے مثلاً اس بات کو خیال کر کہ جس وقت تمہارا لڑکا کہ جسکے تھے لڑکپن سے اور جو شیار ہونے تک کس مشقت اور محنت سے بالا اور پرورش و پرداخت اسکی کی اپنی عورت کو دیکھ کر تمہاری اس پرورش و پرداخت کو بالکل خیال نہیں کرنا ہر نور ابھی علیحدہ ہو جاتا ہر - پس جسوقت تمہاری نظر دوسری عورت پر پڑے اور تمہاری عورت دوسرے کے پاس جا رہی گی اس طرح اس جسم کو بھی خیال کر دو کہ کیوں یہ ساتھ چھوڑنے میں کہ تم پریشہ نام سے جو ملکہ ہو گئے ایسے انھوں نے بھی مثل تمہارے لڑکے اور تمہاری عورت کے تمہارا ساتھ چھوڑ دیا شکور دھاراج فرماتے ہیں کہ اے مردانہ جو شخص پریشہ سے پریت کرے لگا اسی کو یہ بات معلوم ہوگی اور اسی پریشہ بھی کرے لگا -

ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ اے مردانہ اس پریشہ کی قدرت بیان سے باہر ہو کہ دیکھ - ہوا - پانی - آگ - یہ تین چیزیں ہیں جنکی خاصیت جدا جدا ہے لیکن اس جسم میں اس قادر مطلق نے اپنی قدرت سے یکجا کر رکھا ہر باوجودیکہ ایک دوسرے کے خلاف ہیں لیکن اس خالق نے کہ جسکی یہ سب خلقت ہر اجلے ضدین کر رکھا یا ہر پس اے مردانہ جو باربر ہم پریشہ ایسا سامر تھ وان ہر اسکو ہر دقت یاد رکھنا چاہیے غرض کہ جو شخص اسکو آٹھ پیر میں تو صبح و شام ہی جیگا اور جان پر سادہ ہونے سنگت ہو وہاں حاضری دیا کرے لگا تو جو پانی خواہ ادھری بھی ہو گا اسکا پاپ گل جاویگا اور وجہ اسکی یہی ہے کہ دھرم میں نشن مہاراج کا قیام ہو اور اصرام میں پاپ کا نام ہے جب پریشہ کا نام چا جاتا ہر نشن جی مہاراج پاپ کو مارٹھاتے ہیں پس جیکہ ادھری کو جہراج لجاتے ہیں گھوڑ لڑک میں ڈالتے ہیں -

ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ جب یہ جو لڑک میں جاتا ہر اسوقت اسکو اپنا کام نیک و بد یاد آتا ہر آخر کو ہاتھ مل کر بھٹاتا ہر اے مردانہ ایسے مقام پر اس جیوی مرت رام کا نام ہی مدد کرنا ہر پس ہر ایک کو لازم ہے کہ رام کے نام کو کبھی نہ بھولے اور گرسبت آسرم کو تو یہ لازم ہے کہ اپنی کیرت بھی کرنا ہے اور پریشہ کا نام بھی چننا ہے یہی اسکی رہائی اور بچاؤ کی سبیل ہو سستی ہو کہ کہ بہانہ تو پریشہ کے نام کا مہاتم کوئی نہیں جانتا ہر لیکن اسوقت البتہ اسکی کیفیت اور مہاتم معلوم ہوگا جسوقت اس جسم کو چھوڑ کر یہ جو جاویگا بغیر پریشہ کے نام کا مہاتم کوئی بہت دکھ پرانت ہوگا اسوقت ہاے ہاے کرے گا اور بہت بھٹاویگا مگر بھریا کیونکہ یہ دقت تو ہاتھ نہ آویگا اور پریشہ کے بھجن داسے کو کوئی آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ سکیگا وہ تو جم کے دند سے دریا بھی خوف نہ کھا دے گا پس ہر ایک کو لازم ہے کہ ست گوردھاراج کے شبد پڑھا کرے

اور یہ سمجھے رہے کہ ست گوروں کے ساتھ ایک سنگ لیٹے معبود موجود ہے بلکہ بھانٹک یقین کر لیں کہ ایک ہلک بھر بھی ہم سے جدا نہیں ہوتا ہے اور ست گوروں کے ہماراج نے ایک شبہ فرمایا۔

شब्द

شبہ

ناتنیک سُمیرن سانس ۲ جو سب رہے ہزار
دیت کار سُمیرن ساندین: جو نہن کاتھن ہر

ناک سمر ہو سانس سانس و سدا ہی حضور
ہست کہ سمر ہو ما جاجو نہیں کینون دور
یہ شبہ سکر مردانہ نے ست گوروں کے ہماراج کے تدبیر پر گر کر تھاٹھکا۔
بعد اسکے ست گوروں کے ہماراج نے یہ شبہ فرمایا۔

شब्द

شبہ

ہے من مورییا تھو بیرھ چوٹ نہ رھاوے رام ।
ہے من مورییا پھرا گاویہ سہج سہاویہ رام ।
گورا گایا رام سانس ۲ جنان سہو کھڑ ساری
نیلویہ دیپک شادھ چانن پنچ دھت سہارے ।
भव काटि निर्भव तरहि वृत्त गुरुमुख काज सारे
रूप रंग प्यार हरि सों हरि आप कपा धारी

یہ من سر با نو بر ہو جوت کھاوے رام
یہ من سر یا گن گاوت سچ سادے رام
گن گائے رام رسال رس رس گیان اور کھڑ ساری
جہوے دیک شبہ جانن پنچ دوت سنگھارے
بھوکاٹ نہ بھوت رہے دوتر گور کو کھ کھ سارے
روپ رنگ پیارے ہر سو ہر آپ کر پادھاری

ست گوروں کے ہماراج فرماتے ہیں کہ تین مردانہ تو میرے پاس کارہنے والا ہے اسلئے میرے کہنے پر عمل کر ان باتوں کو بہت پرہم کے ساتھ
تین اگر تون باتوں پر عمل کریگا تو یقین کر کہ ہراج کے جوت سے صاف پنچ جاویگا اور اگر تو پرہم اور پریت لگا کر ہر کا بھجن دے گا تو وہ
کریگا اور ہر نام جے گا خواہ پڑھیں گے خواہ گادیں گے یا اپنے دل میں بسا دیں گے تو یقین کر کہ بھگو ہمیشہ ہی سچ سکھ میں پریشہ رکھیں گے اور کسی
کی بھگو نہ ہوگی اور ہر ست گوروں کا اسرار کہ تو تیری کس منو کا منا پوری ہوگی اور لوگ ہر لوک سے بھگت رہیں گے اور جو دھرم کی
اور تو دھرم رکھ کر ہر کے گن گانارہ اور جب تو اس جسم کو چھوڑیگا تو پریشہ کی کہ با بھجہر بہت ہوگی۔

بعد اسکے ست گوروں کے ہماراج نے فرمایا کہ اے مردانہ جو لوگ پریشہ کا سمن کرنے میں آنکی حالت یہ ہو جاتی ہے لیٹے۔ آنکھیں سرخ ہوتی ہیں
پیشانی پر تلک ہو جاتا ہے۔ زبان اسکی شیریں ہو جاتی ہے۔ آنکھوں میں پریشہ کے نام کا اُجالا ہو جاتا ہے۔
ست گوروں کے ہماراج فرماتے ہیں کہ اے مردانہ اگر گوروں کا شبہ نہ ہوتا تو جگت و سنسار کا اندھکار دور نہ ہوتا یہ شبہ کا پرکاش ہے اے مردانہ
جگت و سنسار کے سکھ و بھگت بھول نہیں ست گوروں کے ہماراج کے پرتاب سے مشغل رہنا اور عاقبت کے راستہ میں جو آگ کے میدان ہیں
گوروں کے آسمان پر نو بار اترے گا یہ سکر مردانہ ست گوروں کے ہماراج کی یہ استت کرنے لگے۔

استت زبانی مردانہ

धन नानक कालूवाँड निमाँड अदा माँड
निताहियाँ काताँड त सच्चा गुरु अब गही माँड

دھن نامک کالواٹر ناٹا اداٹر
سانٹیاں کانامو سچا گورو ایہ گدی باٹر

اس کے ساتھ گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

سید

کر من سر یا تو کمانے آیا کھالے جا سے رام
 سے من میر یا تو بھوت سے جا بھوم جکالے سے رام
 صبح سحر ہر نام اکھ گور شبد بھادری
 بس ہر شبد نرمل محل پانچ گھر جائے
 نام یا گھر سدھایا نرلوے امرت پتے
 ہر نام دھایا گور درشن بڑ بھاگ بچے ہر جینے

शान्द

रामन मोरिया तू क्या ले आया क्या ले जासी राम
 से मन मोरिया तू झूट से जा भर्म चुकायसि राम
 धनसंचयो हरिनाम बखवर गुरुशब्द भाव पहिचानी
 मैल परिहरि शब्द निर्मल महल माँव घर जानिये ।

पति नाम वाया धर सिधाया त्रिलोय अमृतपीजिये
हरिनाम ध्याइये गुरु दर्शन पाह्ये वडुभाभजणिये हरिजये

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ اے مردانہ جتنی دیر یہ برائی اپنے آپ کو نہیں پہچانتا یہ بالآخر یہ نہیں خیال کرتا کہ جب میں پیدا ہوا تھا تب کیا
پنے ساتھ لایا تھا یا جب یہاں سے واپس جاؤنگا تب کیا اپنے ساتھ لجاؤنگا بلکہ یہ جسم بھی کہ جو وہاں سے لایا تھا میں رہتا ہوں وہ بھی ساتھ
میں جاتا ہوں کچھ دیر تک تو نوگز پارچہ اور نمون لکڑی اور ایک زمین کا کونا ملیگا بعد کچھ دیر کے وہ بھی ساتھ چھوڑ دیتا ہوں یا کچھ دانہ اور کچھ پانی
و روزمرہ اپنے ساتھ رہتا ہوں وہ بھی ساتھ چھوڑ دیتا ہوں ان باتوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انسان نہ کچھ لایا ہے اور نہ کچھ ساتھ لجا تا ہے اب
بہال کرنے کی جگہ ہے کہ آدمی کس قدر غریب اور کمزور ہے یہ دھن و دولت جو پیدا کیا وہاں کچھ بھی نہ لے گیا اسی دنیا میں کچھ خود کھا یا کچھ اپنے
تعلقان کے صرت میں لایا اور کچھ نوکر جا کر میں صرت کر دیا تو وہاں بیٹھے عاقبت کا کچھ بھی سامان نہ کیا کوئی عزیز و اقارب بھی ساتھ ہی نہ ہوا
اس راستہ ہو کر اسکو اکیلے سفر کرنا پڑیگا وہاں ایک قدم بھی کوئی ساتھ نہ چلیگا زمین سب لوگ آگے کیا راہ ہو اور کیا امیر غفلت غریب اور
امیر کا ایک ہی دھنگ ہے پس یہ جھل اور کپٹ کی کمائی محض بیکار ہے اے مردانہ اس شہد کا مطلب یہی ہے کہ یہ برائی کیا کرتا ہے جو کما یا تھا اُسے
کچھ بھی ساتھ لایا اصل میں اپنی کمائی اُسی کو اپنی سمجھنا چاہیے کہ حقد پر بر بھر کے نام میں صرت ہوئی ہے پس انھیں کو دھن والا یعنی دولت مند
سمجھنا چاہیے کہ جو اپنی کمائی کو بر بھر کے نام پر صرت کرتے ہیں افسوس کہ اس جہو کو ایسا کی خواہش از حد ہے کوئی شخص اگر اس خواہش کو
بھڑو دے تو بیشک و شبہ وہ شخص ہم کی دہشت سے صاف بچوت ہو جاوے پس اس برائی کو رام نام کی جو دولت ہے اسی دولت
کو گنجا کرنے کی خواہش رکھنی چاہیے کیونکہ وہ دولت اس کے ساتھ بھی جاوے گی مگر افسوس تو یہ ہے کہ اس دولت کے جمع کرنے کی بابت لوگوں کو
مطلق خیال ہی نہیں ہوتا ہے اے مردانہ تو یقین مان کہ صرت ایک رام نام شتر جو ہر دہی مقدم ہے یہ شتر مردانہ نے ست گورو مہاراج کے تدوین
میں گر کر مٹھا ہکا اور عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ یہ جہو گورو کے ساتھ ہی ملے گا یہ یا بغیر گورو کے بھی ملے گا یہ شکر تکرار دس راج شہد فرمایا۔

राष्ट्र

ये मन मोरिया बिन पौंड़ी यह मन्दिर क्यों चढ़ियाराम
ये मन मोरिया बिन ब्रैड़ी पार न अमरै राम । ।
पारस जिन अपार प्रीतम गुरु शब्दी सुरत लगावै
मिल साधु संगत करहि रलिया फिर नहीं पछितवै

شبه

ای من میریا جن پوری بہ بند رکبوں چھڑیا رام
ای من میریا من شیرے بہان امیری رام
پارس جن اپار پر تم گور شدی سرت لگا دے
ل سا دہ سنگت کرے ریا پھر نہیں بھننا دے

تمام مال اور اسباب لوٹ کر کمان جانے ہوئے سنکر ست گورو مہاراج نے اُنکی بدی کی طاقت کو کھو دیا اور فرمایا کہ ای بھائیو تم مجھ سے کہا کہنے ہو جو اب اسکے اُن ٹھگون نے کہا کہ اپنا مال وہ سبب سب ہو کر بد و ور نہ ہم کو مار ڈالینگے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اتو ہم تمہارے پاس ہی بن کیسں جانیں سکتے ہیں ہم اور تم یہاں پر بیٹھ کر پرشاد بادین بعد اسکے تم میرا مال وہ سبب سب لے لینا یہ سنکر اُن ٹھگون نے کہا کہ ای بھائی یہاں پر شادی کیونکر ہوگی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی وہ ایک سیکو مٹی کے برتن بنا رہا ہے اُسکے پاس ایک گورا برتن لے آؤ اور اس میں ٹھوڑا سا دودھ ملے اُنکا کھیر بنادین اور کھاؤ بن یہ سنکر وہ ٹھگ جاکر دودھ لائے اور کہنے لگے کہ آگ کمان لاؤ بن ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ وہ دھوان اٹھتا ہے یہ سنکر وہ ٹھگ اُس مقام پر آگ لینے گئے تو وہاں جاکر دیکھا کہ ایک مردہ جل رہا ہے یہ دیکھ کر وہ ٹھگ پلٹ آئے اور ست گورو مہاراج سے کہا کہ کیا آپ کو دھوا دیتے ہیں جو ایسے ایسے مقام پر بیٹھے ہیں ہم لوگوں کو اور مردہ بھی کر کیا بھاگ جانے کا ارادہ رکھتے ہو جو اب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائیو تم اطمینان رکھو ہم کسی سے نہ جاؤ گے غم نہ بھلا چاؤ ٹھگون کے ذرا آدمی ست گورو مہاراج کی نگرانی کے واسطے بیٹھے رہے اور دو آدمی پھر آگ لینے گئے اُس وقت راستے میں دیکھا کہ ایک آدمی کی گردن میں طوفان تھا بن شکر مٹی پیروں بن پیری پیری بن اور اُسکو جم کے دوت مارے ہوئے ملے جانے میں یہ کیفیت دیکھ کر وہ ٹھگ لوگ چلے گئے پھر ٹھوڑی دیر میں اُسی آدمی کو دیکھا کہ ایک بالکی پر سوار اور وہ جو جم کے دوت اُسکو مارے تھے اُسکی بالکی کے کنارے ہوئے لیے جا رہے ہیں اتنے میں پھر دیکھا کہ دھرم راج کے آدمیوں اور جم راج کے آدمیوں میں جھگڑا ہو رہا ہے یہ کیفیت دیکھ کر ایک ٹھگ نے اُن جم کے دوتوں سے دریافت کیا کہ ای بھائیو تم میں کیا نزاع ہے علاوہ اسکے ہو کہ اس بات کی جبرانی ہو کر جانے دت میں نے اس آدمی کی بہت بُری گت دیکھی تھی اور اب اُسکو بالکی پر سوار دیکھتے ہیں یہ سنکر اُن جم کے دوتوں نے کہا کہ ای بھائی یہ آدمی بڑا باپ ہے اس واسطے ہو کر نک بن اسکے بچانے کے واسطے حکم ہوا تھا لیکن جس سا دھوکے لٹنے و مارنے کے واسطے تم آئے ہو اُسکی درشتی اسکی حالت تبدیل ہو گئی بیٹھے اُنھیں کے پر تاب سے رام کے جن اُسکو چھوڑا لے لیے جانے میں یہ بات سننے ہی ٹھگ مذکور نہایت خوفناک ہوئے اور وہاں سے پلٹ کر ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر تمنا نکالا اور نہایت ادب کے ساتھ عاجزی کر کے ست گورو مہاراج کے سامنے اپنی کرنے لگے کہ ای ست گورو مہاراج یہ پر تاب آپ کا میں نے ہرگز نہیں جانا اور اپنے ساتھیوں کو کل کیفیت ست گورو مہاراج کی کہ سنائی اور کہا کہ پھر بھائیو افسوس کہ جسکے مارنے اور لوٹنے کے واسطے ہلوگ یہاں آئے ہیں وہ تو ماہور کو میں کیونکہ انکے دیکھتے ہی ایک ماہابی کی حالت تبدیل ہو گئی یہاں تک کہ اُنکی درشتی کی بدولت وہ ماہابی مذکور سیدھا بیکٹھ کو چلا گیا آپس میں وہ ٹھگ لوگ سب باتیں کر کے چار دن ٹھگ مذکور ست گورو مہاراج کے آگے آکر دست بستہ کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ ای ماہور کو دایر سنت جی صاحب ہم لوگوں نے بڑے ہی پاپ کیے ہیں اب آپ ہی ہمارے پاپ دور کیجیے یہ سنکر ست گورو مہاراج اُن ٹھگون پر بہت ہی دیاں ہوئے اُس وقت اُن ٹھگون نے عرض کیا کہ حضور ہماری بستی میں جل کر ہم سب کو مہر از کیجیے تو ہمارا بھلا ہو گا یہ سنکر ست گورو مہاراج اُن ٹھگون کی بستی میں جل کر قیام فرمایا اور اُن ٹھگون سے اُس وقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائیو تمہارے پاپ جب ہی دور ہونگے کہ جب یہ کام تم لیے ٹھگی اور آدمی کے مارنے کا چھوڑ دو گے بلکہ یہاں تک کہ اسکی کمائی کا جو کچھ مال وہ سبب سب تمہارے گھر میں ہو وہ سب گھر سے باہر کر دو گے اور اچھا پیشہ لینے کا شکار ہی وغیرہ کر کے اپنا گذر کر دو گے یہ سنکر اُن ٹھگون نے ست گورو مہاراج کے ارشاد کو بسر چشم بجا کر اپنا نفع مال وہ سبب سب کا سب پریشہ کر کے نام پر تقسیم کر دیا اور بعد اسکے وہ سب ٹھگ مذکور پریشہ کر کے ہوئے

اسوقت ست گورو مہاراج نے اُن لوگوں کو ہدایت کی کہ اسی بھائیو دھرم کی کیرٹ یعنی روزگار کیا کرو اور ہمیشہ سنت و سادھو کی خدمت
 بست عاجزی کے ساتھ کیا کرو تنہا ہی اور غور و کد سے دور کر دو تب ہی تمہارا آبکار ہو گا غنہ و کمٹھک مذکور ست گورو مہاراج کا حکم مانکر
 اپنا پیشہ لوٹ و مار کا چھوڑ چھوڑ کر ست گورو مہاراج کے چرنوں کا چرن اہت پایا اور سکھایا اور کاشتکاری وغیرہ کا کام کرنے لگے اور وہ گورو
 دادہ گورو چھنے لگے اور اپنی بستی میں ایک دھرم سالہ بنایا اور ایک باغ لگا پاخانہ ست گورو مہاراج کے قدموں کی بدولت اُس سال
 اُس مقام پر بارش بھی خوب ہوئی کہ جسکی وجہ سے اُنکی کاشتکاری بھی بہت ہی پیدا ہوئی لیکن اتفاق دقت سے ہوا جو غیر اہل تہ
 چلی نو دہان کی چربوں کو بہت نقصان پہونچا یا اپنے بہت کچھ مرگئیں اور ایک مقام پر ایک گڈھا تھا پانی سے بھر اُس گڈھے میں
 انھیں ست گورو مہاراج اپنے دلچسپان میں گن چٹھے تھے اُن جانوروں کو مردہ دیکھ کر مردانہ کو بہت دبا بیٹھے رحم آیا اور کیا
 کہ اے دادہ گورو جی و اے نرکار جی یہ جانور تو اس قدر مر گئے ہیں کہ نہایت درد معلوم ہوتا ہے بس بہتر یہ کہ یہ سب جانور زندہ ہو کر اڑ جاویں
 اور دانہ پانی اچھی طرح سے پئیں اور کھاویں مردانہ کے منہ سے نکلتے ہی وہ سب جانور زندہ ہو کر اڑ گئے یہ کیفیت لوگوں نے دیکھ کر
 کہا کہ دھن ست گورو مہاراج ہیں کہ جنکے جیلہ میں یہ سامر تہ ہے کہ جس نے اس قدر مردہ جانوروں کو زندہ کر دیا ہے یہ بات سنکر ست گورو
 مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ میں نے بھلو یہ بات کبھی کہی تھی کہ مردہ جانور و دان کو زندہ کر دینا یہ سنکر ست گورو مہاراج کے قدموں
 پر گر کر مردانہ نے تمہاٹکا ست گورو مہاراج نے اُسی وقت مردانہ کی طاقت اس قسم کی لے لی بعد اسکے ست گورو مہاراج ایک
 اونچے ٹیلہ پر جا بیٹھے اسوقت ست گورو مہاراج کے قدموں پر کیا ہند دیکھا مسلمان گر کر تمہاٹکا اور تمام دہان کے لوگ گورو نامک
 گورو نامک کہنے لگے اور سب لوگ ست گورو مہاراج کا جس گانے لگے دہان کے لوگوں کو یہ یقین آگیا کہ ست گورو مہاراج اور پریشہ
 میں ذرا بھی فرق نہیں ہے اتنے میں ایک شخص اسی (بھولا) نامے ست گورو مہاراج کے پاس آیا تمہاٹیک کر بیٹھ گیا ست گورو مہاراج
 نے فرمایا کہ آج بھائی کو کیا روزگار کرنے ہو جواب اسکے اُسے ست گورو مہاراج سے اسکا کہ اے سچے بادشاہ میرا روزگار تو
 جو رہی کا ہی اور تمھلی میں کیا کرتا ہوں ایک مقام بہت دیرانہ میں ہے وہیں پر میں نے مکان بنا رکھا ہے اُس مقام پر آنے جانے دو
 کی رہنری کیا کرتا ہوں ہی پیشہ ہے اور یہی روزگار اسی سے گذر اوقات ہوتی ہے اُس مقام سے مسافر نظر کر جانے نہیں پاتا یہ سنکر
 ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بھولا بیشک تمہارا نام بھی بھولا ہے اور تم خود بھی بھولا ہو اب ایک بات یہ تو اپنے عزیز واقف
 سے جا کر دریافت کرو کہ میں تمہارے واسطے یہ پیشہ اور یہ روزگار کر کے تا ہوں لیکن جب میرا خیر وقت ہو گا تو تم میرا بھی کچھ ساتھ
 اور مجھ کو جم کے دو دنوں سے چھوڑاؤ گے یہ سنکر بھولانے جواب دیا کہ ست گورو مہاراج آپ نے مجھ کو آگاہ کر کے میرا ستار کر دیا
 اب میں آپ کے سرن میں آیا ہوں اب مجھ کو جم کے دو دنوں سے آپ ہی چھوڑاؤ گے ست گورو مہاراج بھولانے نہایت خوش ہو
 اور فرمایا کہ بھولا کرتا رہا جیسا ہی کریگا کیونکہ جو پرانی تمام اُبدون کو چھوڑ کر پریشہ کے سرن میں آتا ہے وہ پریشہ ہی کا ہو جاتا ہے کیونکہ
 اُسکا قول ہے کہ جو شخص میرے سرن آوے میرے گلے لگ جاوے اور اس قول کا پریشہ باند ہے یہ بات سنکر بھولا اپنے عزیزوں کے
 پاس گیا اور پہلے اپنے والدین سے دریافت کیا کہ تم لوگ میرے اخیر وقت میں کچھ میرے مددگار ہو گے یہ سنکر والدین نے جواب دیا
 کہ ہم سے تمہارا جسم بنا ہے اور ہم لوگوں نے اپنے اوپر کس قدر تکلیف اٹھا کر تیری پرورش کی ہے اور ابھی تک تیری پرورش
 کرنے چلے آئے ہیں تیری شادی کی اسکا بار سب اٹھا اب تو ہماری خدمت کر کہ جو ہم خوشی سے بسر کریں لیکن یہ بات یاد رکھو کہ

انہیں میں کوئی کسی کا ساتھ نہیں دیتا ہر بعد اسکے بھولانے اپنی عورت سے جا کر دریافت کیا اُس نے بھی سُکر جواب دیا کہ اب تو ہماری پرورش اور تمہارے والدین کی پرورش تمہارے ذمہ ہر چاہے جہان سے اور حیطہ لاؤ ہلوگوں کو کھلاؤ یہ سُکر پھر اپنی اولاد سے دریافت کیا اُن لوگوں نے بھی کہا کہ ہم تو تم سے پیدا ہوئے ہیں ہماری پرورش تیرے فرض ہر جگہ کسی بات سے کچھ واسطہ نہیں ہر ان سب لوگوں کی بائیں سُکر بھولانے اپنے تمام خاندان کو کچا کر کے کہا کہ اب جو میں کہتا ہوں وہ تم لوگ سنو اُن نے دونوں تک تو میں تمہارے ہی واسطے پاپ کرتا تھا کہ جب میں تمہاری پرورش ہووے لیکن جب آخر وقت میں تم کا اور میرا مقابلہ ہوگا اُس وقت پریشی کی درگاہ میں میرے اعمالوں اور اعمالوں کی پریشی مجھ سے ہوگی اور کسی سے کچھ واسطہ نہ ہوگا تو مجھ کے دونوں کی بار بھی بربرگی اور کوئی میرا ساتھ نہ دیگا یہ بات سُکر خاندان والوں نے کہا کہ یہ بات تو بہت ہی سچ ہے کہ تمہارا ساتھ تمہارے فعل ہی دینگے جو جب مثل کہ جیسا کرے ویسا پادے کوئی کسی کا ساتھ نہیں دیتا ہر اور اُس کی درگاہ میں تو سب ایک کو خود ہی جواب دینا ہوتا ہے کیونکہ دہان پر کسی کے بدلے کوئی پوچھا بھی نہیں جاتا ہر اور نہ کوئی کسی کے عوض میں مار کھاتا ہر غرض کہ بھولانہ کو سب لوگوں کے ایسے ایسے جواب سُکر بہت تشویش میں ہو گیا اُس وقت بھولانے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر دے کر اور کہا کہ دیکھو بھائی میں نے اپنی استعداد غنیمت ضائع کی اگر مجھ کو یہ بات بیشتر سے معلوم ہوتی کہ میرا کوئی غم شریک نہیں ہو نہ ہوگا تو میں تم لوگوں کے واسطے استعداد پاپ کیوں کرتا پس بھولانہ کو رنموہ یعنی بے غم ہو کر اپنے گھر سے واپس آیا اور ست گورو مہاراج کے قدموں پر آگرا اور دست بستہ ہو کر کہنے لگا کہ اے ست گورو مہاراج اتنیک میں نہایت غلطی میں تھا اب مجھ کو بخش دیجئے کیونکہ میری تمام عمر یوں ہی ضائع ہوئی میں تو ایک سمندر میں ڈوبا جاتا ہوں اب آپ اپنے درشن کرنے کی شرم رکھتے اور اپنے قدموں میں لیجئے یہ سُکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھولا کر تار کے آگے ٹھہرا ایک یہ سُکر بھولانہ کو رنموہ ست گورو مہاراج کے آگے ٹھہرا کر اُس وقت ست گورو مہاراج نے بھولانہ کو رنموہ کی پشت ٹھونکی پھر کیا دیر نہیں بھولانہ کو رنموہ کی آتما سدھ ہو گئی اور بھولانہ کو رنموہ لگا گورو گورو جپنے بعد اسکے ست گورو مہاراج نے بھولانہ کو رنموہ سے کہا کہ اے بھولا اب جسطہ رمالی واسباب ٹھکی کی گمانی کا تیرے پاس ہے وہ سب پریشی کے نام پر اٹھا دو تار سے یہ سنتے ہی بھولانہ کو رنموہ نے اپنا گل مال واسباب ست گورو مہاراج کے ارشاد کے موافق اٹھا دیا اُس وقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سن بھولا دھرم کی کیرت یعنی روزگار کیا کر سیکو و سب کوک سادھ و سنت کی سیوا دھنل کیا کر اور صفت آدین انکی خدمت بے غمچل ہو کر کرنا جس سے تیرا آدھار ہوگا اور اپنے خاندان والوں کو بھی ایسے ہی روزگار سکھلاؤ یہ سُکر بھولانے ست گورو مہاراج کے آگے گر کر ٹھہرا یکا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے بھولانہ کو رنموہ کو گورو منتر دے دیا اور اُن ٹھکوں کو بھی کرنا نہ کیا پھر وہاں سے ست گورو مہاراج رخصت ہو کر آگے کو شریفین لے گئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک کوڑھی فقیر کی گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۹۴

ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ ایک شہر میں جا پہنچے بھائی بائے اور بھائی مردانہ تو ہمراہ ہی تھے مردانہ نے ست گورو مہاراج سے غرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اس شہر میں کسی مقام پر آج کی رات آرام فرمائیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا یہ کدھر شہر میں تشریف لیگے جان پر قیام کرنے کا ست گورو مہاراج ارادہ فرما دین دہان کے لوگ ست گورو مہاراج کی جانب مخاطب نہ ہوں اور ٹھہرنے کا کیا ذکر بہتر ہے پھر ست گورو مہاراج پریشی کی کرپا سے ایک جگہ جا کر کھڑے ہوئے اُس مقام پر ایک گوبھا بنی ہوئی تھی اُس گوبھا میں ایک

کوڑھی فقیر رہا کرتا تھا اُسے ست گورو مہاراج کو دیکھا نہیں اور ست گورو مہاراج اُس کو بچا کو خالی سمجھ کر رات کا وقت تو تھا ہی اندر جا بیٹھے اور آسمین تمام شب مقیم رہے جب اُس فقیر نے ست گورو مہاراج کو دیکھا تو عرض کیا کہ اے غریب نواز اور اے مہا پور کو جی میرے نزدیک تو جانور تک نہیں آتے مین بلکہ مجھ کو دیکھ کر دور بھاگتے مین اب اس سے زیادہ مین اپنا حال اور کیا کون میرے اوپر پریشہ کرے کہ اسے اپنے بُری ہی مہربانی کی جو آپ نے اپنے درشن مجھ کو دیے اب مجھ کو فقیر آگیا کہ میرا بھلا ہو گا غرض کہ ست گورو مہاراج مع بھائی باسے اور بھائی مردانہ کی چار پہر رات اُسی گوبھا مین قیام پذیر رہے حالانکہ اُس کوڑھی فقیر کے جسم سے بہت ہی بو آتی تھی اور وہ بیچارہ نہایت ہی تکلیف مین تھا کہ جسکی وجہ سے نہایت رنجیدہ رہا کرتا تھا اُسکی تکلیف دیکھ کر ست گورو مہاراج نے ایک شبہ فرمایا۔

شبہ

राग धनासरी महल पहिला

जीव तप्त है बारो बारा ।
तब तब खप्ये बहुत बिकारा
ते मन बारागी विसर जाय
जीव चुकौ रे विलाय
बहुता बोलन भरखड़ होय
निन बोले जाने सब कोय ।

सकरहाव

जिन कन कीते अक्खी नाक
जिन जिभ्या दीनी बोले तन
जिन मन रखिया अगिनी पाय
जाँजे पवन आवैवे सब बाय
नेहिता मोह प्रीत स्वाद ।
सब का लिरब दारा दारा
राग दोष मोह चलिया लाय
रगोइ वैसड़ नाहीं जाय
कर्म मिले अकबड़ तेरा नाँव
जित लगतरना और नहीं थाँव
जिन कोई डूवे फिर होवै सार
नानक साँचा सर्वदा तार ।

राग धनासरी محل پہلا

جیوت پت ہے بارو بارو
تپ تپ کیے بہت سکارو
جے تن بانی بسرے جاے
جیو بکاری رے ہلاے
بہنا بولن جھکھو موے
بن پوے جانے سب کوے

ایک راہو

جن کن کیئے اکھی ناک
جن جھیا دخی لے تے نت
جن من رکھیا گئی پاے
واجی پون اکے سب داے
جتا مونہ پریت سواد
سب کا لکھ داگا داگ
داگ دوس مونہ چلبا لے
درگا اسٹرنابن جاے
کرم لے اکھر نیر نادن
جت لگ ترنا اور نین تادن
جن کوے ڈوبے پھر ہووے سار
نانک سا بنچا سرب داتار

شکوہ و مہاراج نے جس وقت یہ شبہ فرمایا تو وہ کوڑھی فقیر اٹھ کر ست گوردھاراج کے پیروں میں آگرا پھر کیا تھا اسی وقت اُس کوڑھی
 فقیر کی سادہ بدھ نرل ہو گئی اور اسی وقت اُس کا تمام جسم اچھا ہو گیا تمام بیماری ست گوردھاراج کے قدموں کی بدولت ہی جاتی رہی اور
 وہ کوڑھی فقیر لگا گوردھاراج کو روچنے غرقہ ست گوردھاراج نے اُس کو نہال کر دیا جب کچھ دن جرمہ ست گوردھاراج وہاں سے چلنے لگے اُس وقت
 اُس شہر کے لوگوں کو خبر ہوئی کہ جن سنتوں کو پہلے رات کو اپنے بیان ٹھہرنے نہیں دیا تھا اُن پر پیشہ کے پیاروں کی بدولت وہ کوڑھی فقیر
 اچھا ہو گیا بلکہ رات کو وہ لوگ اسی کوڑھی فقیر کی گویا میں قیام فرما رہے اتنے میں اُس کوڑھی فقیر نے بھی سب لوگوں سے کہنا شروع کر دیا
 کہ دیکھو بھائی اُس مہاپورک کی میرے اوپر ایسی کرپا ہوئی ہے کہ کس قدر مدت کا کوزہ میرا دم کے دم میں اچھا ہو گیا یہ کیفیت تمام لوگ
 شکر ست گوردھاراج کی تلاش میں دوڑے اور فوراً ہی تلاش کر کے ست گوردھاراج کے قدموں پر آگے اور دست بستہ ہو کر نہایت عاجز
 کے ساتھ کہنے لگے کہ اے سادہ جی اور اے مہاپورک جی ہمارے اوپر کرپا کیجیے اور ہمارا بھی بھلا کیجیے کہ جس سے ہمارا کلیان ہو اور ہماری بھلائی
 اب اسی میں ہے کہ اپنا سیکہ ہو کیجیے تاکہ ہمارا جنم نرن کٹ جاوے کیونکہ ہم محض غافل تھے اور آپ سنت میں اور جگت کے ترن مارن میں
 اوست گوردھاراج اب ہم پر دیا کیجیے غرقہ اُن لوگوں کی عاجزی دیکھ کر ست گوردھاراج کو بہت ہی دیا آئی کیونکہ ست گوردھاراج
 خود یا کے سمندر ہی تھے جگت کے اُدھار کرنے کے واسطے آپ کا اوتار ہی تھا آپ وہیں بیٹھ گئے اتنے میں اُس شہر کے لوگ کیا چھوٹے اور کیا
 بڑے بلکہ بوڑھے تک دوڑے ہوئے چلے آ رہے تھے اُن لوگوں سے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ سنو بھائی ہم تمہارے اوپر جب ہی مہربان
 ہونگے جس وقت تم لوگ اس مقام پر ایک استھان بناؤ کہ جہیں پر دسی سادہ سنت اگر شکہ پادین اور اُن سنتوں کو بھوجن بھی ملا کر
 اور سنتوں اور سادہ وودن کی خدمت یجھل ہو کر کیا کر اپنے روزگار سے پریشہ کے نام پر خراج کیا کر دے شکر اُن لوگوں نے عرض کیا کہ
 اور دیندیاں جو ارشاد حضور کا ہو گا اُس سے ہم لوگوں کو بہر حال اقبال ہو اور فوراً ہی دھرم سالہ بنا نا شروع کیا اُس وقت اُن لوگوں کو
 ست گوردھاراج نے اپنا سیکہ کیا اور سب کو گورنٹر ڈر بایا اور ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے بھاپو پریشہ کو ہمیشہ حضور جہاں نہا
 پھل اور کپٹ نہیں کرنا اور ہر حالت میں اپنے دُکھ اور شکہ میں خوشحال رہنا اور دھرم کی کیرت اپنے روزگار کرنا و سزاں حصہ پریشہ کے
 نام پر دینا غرقہ ایک دن بہت سے سیکہ اکٹھا ہوئے اُس وقت ست گوردھاراج خود اپنی زبان فیض تر جہان سے اپنے سکھوں کو ایک
 ساکھی سنائی تاکہ سب سنگت کو اعتقاد ہووے ست گوردھاراج ساکھی فرما ہی رہے تھے کہ اتنے میں ایک سکھ نے سوال کیا کہ
 اوست گوردھاراج ساکھی کس طرح کمائی جاوے اُس وقت ست گوردھاراج نے فرمایا کہ ساکھی اس طرح پر کمائی جاتی ہے جیسا کہ ایک راجہ
 نے لکھا ہے کہ خود اُدھار ہوا اور اپنے گوردھاراج کو بھی اُدھار کیا کہ جسکو شاکیجات پریشہ کے دشمن برابت ہوئے ۔

شبد

شبد

شुरु कहिया सो कार कमाऊ

گوردھاراج کا دھرم

शुरु की करनी काहे धाऊ

گوردھاراج کے لئے دھرم

ساکھی فرمودہ شکوہ و مہاراج

ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ سنو بھائی سیکو ایک راجہ تھا کہ جو ہمیشہ اپنے گھر میں پریشہ کی بھگتی کیا کرتا تھا راج کاج بھی بخوبی دیکھا
 ہوا کرتا تھا ایک دن اُس کے دل میں آیا کہ مجھ کو اتنے دن راج کرنے ہوئے کیا جانے کہ اب آگے کو راج کاج کرنا ہی بائیں لیکن پریشہ اسی

آدمی کے جسم میں لپکا یہ سوچ سمجھ کر اپنے رُکے کو راج ویدیا اور اسکو ہدایت کی کہ بیٹا اس ملک و ریاست کو یہ نہ سمجھنا کہ یہ راج میرا ہے بلکہ ہمیشہ
 یہ سمجھنے رہنا کہ یہ سب دھن دولت راج تاج ملک و ریاست سب پریشوری کا ہے اور میں پریشور کا بندہ ہوں اور اس ملک میں جہندہ راجان
 حیوان و انسان کے ہیں وہ سب پریشوری کے ہیں اسطرح سمجھو جو جھک کر راج کالج کرنے رہنا اور انصاف اور عدل و معصوم کے ساتھ کرنا اور
 اسطرح پر اپنے وزیر کو بھی سمجھا یا اور آپ ریاست سے علیحدہ ہو گیا اور فقیرانہ لباس کر کے کسی طرف جنگل کو چلا گیا اور کسی جنگل میں جا کر
 عبادت کرنے لگا اور راجہ مذکور ایک مدد در لعل اپنے ساتھ لیتا گیا اس خیال سے کہ اب تنہائی میں پریشور کا نام سمن کر دنگا اور چیم مر
 کا دھو دور کر دنگا جب راجہ مذکور اپنے گھر سے چلا تو ایک چور نے راجہ کا پیچھا لیا اور اپنے دل میں چور نے خیال کیا کہ اتنا بڑا راجہ آتا ہے
 کچھ نہ کچھ ضرور ہی اپنے ساتھ لایا ہو گا اب جہان پر موقع پاؤں گا وہیں اپنا ہاتھ پیچھاؤں گا اگر خوشی سے نہ دیکھا تو مار کر دنگا غر فک کہ چور مذکور
 بھی راجہ کے پیچھے پیچھے رہا کرتا تھا اب راجہ تو پریشور کی بندگی میں مصروف رہنے لگا اور اسی جنگل میں بسر کرنے لگا ایک دن کسی برت کا
 دن تھا راجہ مذکور کسی تیر کو پریشان کر کے لگا اس مقام پر کھنچا بھی ہو ہی تھی اس وقت اُس کتھا میں یہ اتھاس نکلا کہ گورو بانات
 نہیں پادے چاہے کوئی شخص کتنا ہی جپ تب تیر کو برت کرے اگں میں تپے سند جہاں بندھن پوجا سیوا ایک پرکار کی کرے جب
 ہی کرے بلکن بغیر گورو کے کسی کی مکت نہ ہوگی کیونکہ یہ طریقہ پریشور نے خود ہی رکھا ہے یہ ذکر سکر راجہ مذکور نے اپنے دل میں خیال کیا کہ میں
 اتنا گورو نہیں کیا سمجھو بھی لازم ہے کہ میں گورو ضرور کروں راجہ اپنے دل میں یہ بات سوچ ہی رہا تھا کہ ایک شخص نے اُس کتھا سننے والوں
 میں سے دریافت کیا کہ اومہ راج پریشور نے کیا طریقہ رکھا ہے آپ ہی اپنی زبان سے فرمائیے یہ سن کر سکر گورو مہاراج نے فرمایا کہ اومہ بھائی
 سکھ پریشور میں اور گورو میں اور پریشور کے اوتار دن میں اور پریشور کے ستون بھگتون میں کوئی فرق نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ لکھوے اوتا
 پریشور کے میں بھگت اُنکے رام چندر و کرشن چندر آدک اوتار کا دعاری ہوئے ہیں چنانچہ اُن لوگوں نے بھی شبت جی اور سند میں جی
 کو گورو کیا ہے علاوہ اُنکے جتنے سنت و بھگت ہوئے ہیں سمجھو نے گورو ہی کے ذریعہ سے بھگتی و گنی پائی ہے پریشور کا راستہ گورو کے ہی
 ذریعہ سے ملتا ہے۔ اُس سکھ کے سوال کا جواب دیکر پھر سکر گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ راجہ مذکور صرف استدر اٹھیاں سنکر اور اپنے
 دل میں گورو کرنے کا قصد کر کے اُس کتھا سے چلا گیا اور وہ چور بھی راجہ کے ساتھ ہی پیچھے پیچھے رہا کرتا تھا اُس چور نے اپنے دل میں
 خیال کیا کہ راجہ سے اسطرح پر تو کچھ ہاتھ آئے نظر نہیں آتا ہے اب جب راجہ سو جاوے تو اسکو مار کر جو کچھ ہوئے لیا جاوے چنکر راجہ کو
 بھجن سے از حد شوق تھا اسلئے راجہ مذکور رات دن بھجن ہی میں لگا رہتا تھا سوتا کبھی نہ تھا اب راجہ کو اُس بات کا بھی خیال
 رہنے لگا کہ مجھ کو گورو کرنا ضرور ہے لیکن کس طرح کا گورو ہونا چاہیے کیونکہ گورو پر اعتقاد لانا ہی اسلئے پہلے ہی سے سوچ سمجھ کر کرنا ہے بخوری
 دیر کے بعد اپنے دل میں یہ بات ٹھان کر کہ اب جو ہو سو ہو گا صبح کو چوڑے اُسے اُسی کو گورو کرنا چاہیے چور اپنے فرائض میں رہا کرتا تھا اپنے
 دیکھا کہ راجہ تو کبھی غافل ہوتا ہی نہیں کبھی سوتا ہی نہیں اسلئے ہنسی کہ اب جاگتے ہی میں جو کچھ ہو اس سے لے لینا چاہیے کیونکہ اپنا
 نفول نہ کھونا چاہیے غر فک کہ چور مذکور صبح اٹھ کر راجہ کے مارنے کے قصد سے چلا وہاں راجہ نے پہلے ہی سے یہ ٹھان رکھا تھا کہ جو کوئی
 صبح اُٹھ کر اسکو گورو کر دنگا چنانچہ راجہ نے چور کو اپنی طرف آتے دیکھا دیکھتے ہی دھڑکنے لگا اُسکے قدموں پر گر کر کہنے لگا کہ جی دیا کی
 جو مجھ کو آپ نے درشن دیا جو بات میرے دل میں تھی وہ پریشور نے آج پوری کی پہلے تو راجہ کو اٹھ کر چلتے ہوئے دیکھ کر اُس چور نے خیال
 کیا تھا کہ شاید راجہ بڑا طاقت ور ہے کہ جو میری طرف آ رہا ہے لیکن اپنے دل میں خیال کیا کہ اکیلے وہ بھی ہے اور میں بھی ہوں دیکھا جاوے گا

جب راجہ کو قدموں پر پڑنے گرنے دیکھا تو اپنے دل میں خیال کیا کہ شاید راجہ مجھ کو ڈر گیا چور نے اُس راجہ سے کہا کہ اے راجہ تو کسکو گورد
 کشا ہر راجہ تو غلطی میں ہی کیونکہ میں تو چور ہوں گورد نہیں ہوں راجہ نے اپنی صدق اعتقادی سے کہا کہ اے گورد ہمارا راج میں ہمارا ایک
 جانا ہوں آپ مجھ سے نہ چھپائیے آپ میرے پورے گورد ہیں میں آپ کو گورد کیا چاہتا ہوں مجھ کو یقین ہو گیا کہ اب مجھ کو اپنا سیکہ کرنے
 کے واسطے بیان آئے ہیں چور نے اپنا حال کو صاف بیان کیا لیکن راجہ نے ایک بھی نہ مانا اور کمر سر کر رہی کتار ہا اسوقت چور نے
 پھر کہا کہ اے راجہ کیا تو میرا سیکہ ہوا چاہتا ہے اگر تیرا ارادہ یہی ہے تو مجھ سے صاف اور سچ بول اور جو کچھ اپنے گھر سے لایا ہو وہ میری نذر کر دے
 یہ سنکر راجہ نے کہا کہ اے گورد یو جی میں اپنے مکان سے ایک عدد دھن لایا ہوں وہ یہ موجود ہے بلکہ یہ کیا چیز ہے یہ تن اور من اور دھن سب
 آپ ہی کا ہے یہ سنکر چور نے راجہ سے وہ دھن لے لیا اور راجہ سے کہا کہ اے راجہ جو کچھ گورد کے دی گئے ہیں لے لے جاتے ہیں سیکہ کی آہین بھلائی جوتی ہے
 راجہ نے کہا کہ بہت اچھا جو کچھ آپ کا ارشاد ہو گا وہی تعمیل میں کر دینا چور نے کہا کہ اے راجہ اب تم نہیں بیٹھے رہو جب تک میرا حکم نہ ہو بیان
 ہرگز نہ اٹھنا راجہ نے کہا کہ بہت اچھا میں بغیر آپ کے اجازت کے بیان سے کبھی نہ اٹھوں گا یہ کہہ کر چور نے دھن لے کر چلا گیا اور راجہ کو
 اپنے گورد کا قول سمجھ کر دین بیٹھا ہمارا راجہ کو وہاں پر بیٹھے ہوئے غصہ ایک سال کا ہو گیا ہر مہینہ جو کہ اپنے واسوں کی رکشیا کرتا ہے راجہ کے
 پاس آیا اور کہا کہ اے راجہ اب تو بیان کیوں بیٹھا ہے بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ تو کسی تیر تو رہا کر بھیج کر سادھو دن اور سینٹون سے مل یا کسی بستی ہی
 میں جا بیٹھ اپنے جنگل میں تیرا کیا کام ہے جو اب اس کے راجہ نے کہا کہ اے بھائی مجھ کو تو میرے گورد کا حکم ہے کہ جب تک میں تم کو حکم نہ دوں
 تب تک تم بیان سے کہیں نہ جانا پس جب مجھ کو گورد یو جی حکم دیونگے تب ہی اُس مقام سے میں جاؤں گا یہ سنکر سری ٹھاکر جی نے فرمایا
 کہ اے راجہ وہ تو ایک چور تھا وہ فقیر خواہ گورد نہیں تھا پس اے راجہ تم اُس چور کو گورد کر کے کیا پھل پاؤ گے اُس سے کیونکر گنت ہو سکتی ہے
 جو اب اس کے راجہ نے کہا کہ اے بھائی چاہے جو ہو لیکن میں تو بغیر اس کی اجازت کے بیان سے اٹھتی نہیں سکتا ہوں سری ٹھاکر جی نے جواب دیا
 کہ اے راجہ ہنسنے نہ کہہ دیا آئندہ تیری مرضی ہو وہ کرے غصہ کہ راجہ کو اسی مقام پر ایک سال اور گزر گیا تو سری ٹھاکر جی پھر اُس راجہ کے پاس
 آئے اور اکر راجہ سے دریافت کیا کہ اے راجہ تم بیان کب سے بیٹھے ہو جواب اس کے راجہ نے کہا کہ اے بھائی مجھ کو بیان دو برس گزر گئے یہ سنکر
 سری ٹھاکر جی نے فرمایا کہ اے راجہ بیان کے بیٹھنے سے ملو کیا فائدہ ہو گا اس سے بہتر یہ کہ کسی بستی میں جا بیٹھو راجہ نے پھر وہی جواب دیا
 کہ اے مہربان جی میرے گورد کا حکم یہ ہے کہ جب تک میں نہ حکم دوں تم بیان سے نہ اٹھنا پس بغیر گورد کے اجازت کے بیان سے اٹھ نہیں سکتا ہوں
 کیونکہ اُن کے حکم سے بیان بیٹھا ہوں پس چاہے جو کچھ ہو جب تک گورد ہمارا راج خود اکر اجازت نہ دیونگے ہرگز ہرگز بیان سے نہ اٹھوں گا جسوقت
 وہ خود اکر اجازت دیونگے تو فوراً اٹھ کر چلا جاؤں گا یہ سنکر سری ٹھاکر جی نے فرمایا کہ اے راجہ وہ تو چور تھا اُس کی تعمیل حکم سے تم نرک کو جاؤ گے
 اسلئے بہتر یہ کہ کسی سادھو کی خدمت جا کر گورد اور اُسکو گورد کر دے راجہ نے جواب دیا کہ اے مہربان مجھ کو تو اُس سادھو سے زیادہ اور کوئی دکھائی
 نہیں دینا ہے دنیا میں اگر کوئی سادھو ہو تو وہی ہرانا کہ اگر وہ سادھو میں چور ہی ہیں لیکن میرے نزدیک تو سادھو ہی ہیں بلکہ ہر مہینہ ہی میں
 کیونکہ میرے گورد سامی میں یہ سنکر سری ٹھاکر جی خاموش ہو گئے اور کہا کہ اچھا راجہ تمھاری خوشی یہی ہے تو بیٹھے رہو اس طرح جبکہ تیرا سال
 ہوا اسوقت سری ٹھاکر جی نے اپنے دل میں کہا کہ وہ راجہ اُسی منتقل فرما جی سے اُسی مقام پر بیٹھا ہے لیکن اُس کی تکلیف مجھ سے اٹھائی
 نہیں جاتی ہر غصہ کہ پھر سری ٹھاکر جی راجہ موصوف کے پاس آئے اور اکر کہنے لگے کہ اے راجہ اب تو بیان سے اٹھ کھڑا ہو راجہ نے پھر
 وہی جواب دیا کہ بغیر گورد کے اجازت کے میں بیان سے اٹھ ہی نہیں سکتا ہوں اسوقت سری ٹھاکر جی نے فرمایا کہ اے راجہ جسکو تم دیکھنا

کرنے ہو وہ میں ہی ہوں اب میری اجازت ہی کیونکہ اب تم پر ہم بھگت کو پراپت ہوئے ہو اب تم یکنے کو چلو تمہاری عبادت قبول ہو گئی تمہارا
 شمرن پورا ہو گیا راجہ نے کہا کہ میں بلہار جاؤں آپ کے دشمنوں کے کہ جو آپ نے میرے اوپر کر پائی ہے لیکن بغیر گورو کی اجازت کے مجھ سے
 اٹھانیں جاسکتا ہے یہ سنکر سری ٹھاکر جی نے فرمایا کہ اسی راجہ وہ جو چڑھتا کو ٹھکنے کے واسطے آیا تھا اور تیرے پاس جو وہ وصل تھا اسکو
 ٹھگ کر لے گیا اب اسکو تم کیا کہتے ہو اب تم یکنے میں چلکر تعیم ہو یہ سنکر پھر راجہ نے کہا کہ میں بلہار جاؤں تیرے دشمنوں کے لیکن بغیر گورو
 کی اجازت کے ہرگز ہرگز اٹھ نہیں سکتا یہ سنکر پھر سری ٹھاکر جی نے کہا کہ اسی راجہ کیا تو اس چور کے ساتھ نرک ہی جانا چاہتا ہے یہ سنکر پھر
 راجہ نے کہا کہ اسی ٹھاکر جی میرا میں اس کے ساتھ نرک ہی کو جانا چاہتا ہوں لیکن بغیر اسکی اجازت کے میں ہرگز ہرگز اٹھ نہیں سکتا ہوں
 یہ سنکر پھر سری ٹھاکر جی نے کہا کہ بغیر تیری مرضی یہ لکڑ اس چور کے پاس آئے اور اس چور سے کہا کہ اس راجہ کو جنگل میں تو بیٹھا آیا ہے
 پھر اس بیچارے کی تو نے خبر تک نہ لی تو دیکھ تو چلکر کہ اس راجہ کی کیا حالت ہے یہ سنکر اس چور نے کہا کہ اسی بھائی تو کسی بات اور کس کے
 ساتھ کرنا ہے میں کس کو بیٹھا آیا ہوں اسوقت سری ٹھاکر جی نے کہا کہ اسے ٹھگ جس راجہ کا اہل تو ٹھگ کر لایا تھا اس بیچارے کا
 ایک بیدان میں بیٹھا آیا ہے اور اب وہ بغیر تیری اجازت کے اٹھتا ہے نہیں ہر سو اب تو جا کر اسکو اٹھا اسوقت چور نے بھی اپنے دل میں
 خیال کیا اور یاد کیا تو اسکو وہ بات یاد آئی کہ وہ راجہ انک وہیں بیٹھا ہے اپنے دل میں اس چور نے یہ بھی خیال کیا کہ یہ کون شخص ہے
 یہ سوچکر اس چور نے سری ٹھاکر جی سے دریافت کیا کہ اسی بھائی تم کون ہو اور تم سے اس راجہ سے کیا واسطہ ہے اسوقت سری
 ٹھاکر جی نے کہا کہ اسی چور میں تو وہ ہوں کہ جسکے واسطے راجہ نے بھگت گورو بنایا یعنی خالق خلقت کا ہوں یہ بات سنکر چور مذکور نے
 سری ٹھاکر جی کے قدموں پر گر کر تمنا کیا اور بعد اسکے چور مذکور اس راجہ کی طرف روانہ ہوا اسکے ساتھ ہی سری ٹھاکر جی بھی تشریف
 لے گئے کیونکہ اس راجہ کی بھت عشق حقیقی دیکھکر سری ٹھاکر جی شعل نہ ہو سکے فرسکہ آگے آگے وہ چور اور اسکے پیچھے سری نرنکار اس
 راجہ کے پاس آئے اسوقت راجہ نے پہچانا کہ میرے گورو تشریف لائے ہیں میرے دھن بھاگ ہیں کہ میرے گورو نے بھگت درشن دیا
 اور اٹھکر راجہ نے اس چور کی ڈنڈوت کی قدمبوس ہوا اسوقت چور مذکور نے کہا کہ اسی راجہ اب تم سری ٹھاکر جی کے قدمبوس ہو
 یہ سنکر راجہ مذکور سری ٹھاکر جی کا قدمبوس ہوا اسوقت سری ٹھاکر جی نے کہا کہ اسی راجہ تم اس چور کے قدمبوس ہو یہ سنکر راجہ نے جواب
 دیا کہ اسی پر بھوجی چور تو میرا تو ہی ہے جو اب اسکے ٹھاکر جی نے دریافت کیا کہ اسی راجہ میں تیرا چور کس طرح پر ہوں راجہ نے کہا کہ اسی پر بھوج
 جی اگر تو سادہ ہوتا تو بھگت تو پہلے ہی درشن دیتا لیکن جب کہ میں اس سادہ کے قدموں میں لگا اسوقت تو نے بھگت اگر درشن دیا ہے تو
 یہ کہ انھیں کی کر پائے آپ کے درشن بھگت ہوئے یہ سنکر سری ٹھاکر جی نے راجہ سے کہا کہ دھن ہے اسی راجہ بھگت کہ جو تیرے دل میں
 یہ بات آئی پس میں نے تیری مکت کی اور تیرے پیچھے اس چور کی بھی مکت ہوئی۔

غرض کہ ست گورو مہاراج نے جب یہ ساکھی پوری بیان کی تب سب سکھوں نے ست گورو مہاراج کے قدمبوس ہو کر تمنا کیا اس وقت
 ست گورو مہاراج نے یہ شبہ فرمایا۔

شبہ

शब्द

मन ने तेरे तारे शुरू शिष्य

मन ने नानिक भयहि न भिक्ख

मन ने तरे तारी गुरु दसक

मन ने नाक भोरे न भक्क

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ اسی شخص کو اپنے گورو کے اوپر ایسی مشتعل مزاجی و صدق اعتقادی ہوگی اور جو شخص مثل
راجہ کے اپنے گورو کے قول پر مستحکم رہے گا وہ سبکی ضرور کثت پادیکا یہ بات سنکر تمام شکست نے سری سنگورو مہاراج کے آگے
تمنا کیا اور ست گورو مہاراج بہت خوش ہو کر وہاں سے رخصت ہوئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک پٹھان کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اسکی بابت چلی

نہم

ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ ایک پٹھان کے دس مین جا پہنچے اس ملک کا یہ رواج تھا کہ آدمیوں کو بچہ کر خرید و فروخت
دہان کے لوگ کیا کرتے تھے ست گورو مہاراج اس مقام پر ایک ٹیکر سے پر جا بیٹھے اتنے مین ایک رو سیلا پٹھان آہو بچا
ست گورو مہاراج سر بہ شکست مان تو تھے ہی اس وقت اپنی عمر بارہ برس کی بنالی اور بھائی باسے اور بھائی مردانہ کو حکم دیا
چند دن کے واسطے گپت رہو جب یہ سیلا ست گورو مہاراج کی اس طرف ہوئی تب وہ پٹھان ند کو رست گورو مہاراج کو اکیلا
دیکھ کر اپنے ساتھ لے گیا اور اپنی عورت سے کہنے لگا کہ اے خدا کی ہندی ایک آدمی ہندو دھرم کا خدا کی عنایت سے آج مجھ کو
مل گیا ہر یقین ہو کہ اسکی قیمت مجھ کو بہت ملے اس پٹھان کی عورت نے جب ست گورو مہاراج پر نظر کی تو نہایت خوبصورت نظر
آئے تو اسنے اپنے خاوند سے کہا کہ اے میرا صاحب اسکو تو مین ہی اپنے گھر پر رکھو گی اسکو فروخت نہ ہونے دو گی اسکے خاوند نے
کہا کہ اگر اسکو فروخت کرونگا تو اسکی بدولت مجھ کو دوسراں گھوڑے ملینگے اسکو گھر مین رکھنے سے کیا فائدہ ہوگا یہ سنکر اس پٹھان
کی عورت نے کہا کہ جیسی آپ کی مرضی ہو بعد اسکے ست گورو مہاراج کو وہ پٹھان فروخت کرنے لے گیا چونکہ وہ ملک نہایت چلی
تھا اور ست گورو مہاراج اس ملک کے لوگوں کو تارنے کے واسطے ہی وہاں تشریف لے گئے تھے اسلئے اپنے آپ کو فروخت کر گئے
گئے غرض کہ اس پٹھان نے ست گورو مہاراج کو فروخت کر دیا اور اسکو دو گھوڑوں کی قیمت مل گئی اور ست گورو مہاراج کے ہمراہی
یعنی بھائی باسے اور بھائی مردانہ ویسے ہی گپت ست گورو مہاراج کے ساتھ ہی رہے غرض کہ ست گورو مہاراج کو جس شخص نے
خرید کیا تھا وہ اپنے گھر لے گیا اس خریدار کی عورت نے ست گورو مہاراج کو دیکھ کر کہا کہ یہ لڑکا نہایت خوبصورت ہے مین اس
اپنے گھر کا کام لوگی چنانچہ خریدار نے کہا کہ اے لڑکے گھر کا پانی وغیرہ بھرا لیا کر ست گورو مہاراج نے کہا کہ بہت اچھا غرض کہ ست گورو
مہاراج پانی بھرنے کے واسطے کنوئین پر تشریف لے گئے اور اپنی قدرت یہ آپ نے دکھائی کہ دہان کا اگل پانی خشک کر دیا اور کنوئین
سے خالی گھڑا لیکر واپس آئے اور اگر اس منل سے کہا کہ اے میان جی اس کنوئین مین تو پانی ہی نہیں ہے یہ جواب اسکے اس
منل نے کہا کہ اے لڑکے کسی دوسرے پر جا اور پانی بھرا لیا کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بہت اچھا یہ لکڑی ست گورو مہاراج دوسرے
کنوئین پر گھڑا لیکر گئے اور وہاں سے بھی خالی ہی گھڑا لیکر واپس آئے اور پھر اگر کہا کہ اے میان جی اس کنوئین مین بھی پانی
نہیں ہے غرض کہ صبح ہونے ہی تمام ہستی مین شور مچ گیا جدھر سے دیکھو وہی آواز آرہی ہے کہ پانی نہیں ہے پانی نہیں ہے سب لوگ
کہنے لگے کہ اے خداوند کریم یہ کیا ہوا اور اب پانی بغیر کیا سب کو خداوند کریم ماریں تو ایسا کیونکہ سب کنوئین کا پانی ایک ہی دفعہ
خشک ہو گیا کوئی کہتا تھا کہ ابھی شام تک پانی تھا رات ہی بھر مین کیا ہو گیا اب سب لوگ اس بستی کے جبران و پریشان تھے

لیکن ست گورو مہاراج نہایت خوش بیٹھے تھے ست گورو مہاراج کے چہرے کو دیکھ کر وہاں کے لوگ کہنے لگے کہ دیکھو بھائیو ہم سب لوگ نوجوان و پربشانی میں لیکن فلان منحل نے جو ایک ٹرکاکل خرید کیا ہے اس کا چہرہ بشارت ہے اس کے چہرہ پر ذرا بھی طالع نوجوانی یا نابین جانا ہوتا ہے اس منحل نے جس نے ست گورو مہاراج کو خرید کیا تھا جواب دیا کہ اے بھائی ابھی وہ ٹرکاکل ہی اس بستی میں آیا ہے اور نہایت نیک نعت کل ہی سے میں نے اسکو پایا ہے جس کام کو کہد یا فوراً بجالایا اور ہر طرح سے راضی و خوشی اس کے چہرے سے عیاں ہے جب کچھ دیر اور مٹی اور لوگ بھیجنے والے لگے اور ست گورو مہاراج کا چہرہ ان لوگوں نے جبہ بہت بشارت پایا تب تو سبھوں کے دل میں یہ خیال آیا کہ ہونہ ہو اس میں ضرور ہی کچھ عجیبہ ہے چنانچہ اس میں سبھوں نے مشورہ کیا اور ست گورو مہاراج کے پاس آئے اور ست گورو مہاراج سے یہ گفتگو لائے کہ اس بستی میں کبھی پانی کی خشکی نہیں ہوتی تھی لیکن کل ہی تمہارا آنا اس بستی میں ہوا ہے اور کل ہی پانی بھی خشک ہوا ہے اس بات کو تو خدا کو علم ہو گا لیکن تم بھی کچھ غور کرو اور تم جیسے دھندلے رکھتے ہو اس سے دعا مانگو تاکہ ہم لوگوں کی تکلیف جاتی رہے یہ سن کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو بھائی تم لوگ گورو کے سیکھو ہو تو پانی آجادے یہ سن کر ان چھانوں نے کہا کہ اے دلی اتنے ہم لوگ ابھی سیکھ ہوئے کہ موجوداں لیکن پانی کی مہربانی ہے ہو ورنہ زندگانی ہی نہیں رہ سکتی اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے خواجہ ان لوگوں کو پانی دیجیے اور اس کے قصور معاف کیے بھر کیا دیر تھی ست گورو مہاراج کی زبان فیض تر جان سے یہ آواز برآمد ہوئی تھی کہ اُسی وقت سب کو ان میں پانی پھر کیا بس بھر تو وہ ملک کا ملک ست گورو مہاراج کا سیکھ ہو گیا اور سب لوگ واہ گورو واہ گورو کہنے لگے چنانچہ ست گورو مہاراج نے ان لوگوں کو - نام - دان - اشٹان - دیا - دھرم - پر ابکار - عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ دھرم سادہ ہو اور تاکہ آئندہ روند سادہ سنت کی سیوا ہو کرے چنانچہ ان لوگوں نے نور آہی ست گورو مہاراج کی تعمیل حکم کی اور صبح و شام سب لوگ کچا ہو کر ست گورو مہاراج کی بانی کا اُچارن کرنے لگے اور اپنے علم اور اپنی زبان میں ست گورو مہاراج کی بانی لکھ لکھ کر ورد کرنے لگے اسوقت ان لوگوں سے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو بھائی سیکھو جو کوئی چار سیکھ سیکھ تمہارے ملک میں آیا کرے اسکو ہر گز ہر گز گرفتار نہ کرنا بلکہ تم لوگ اسکی خدمت و تہل بہت مہارت دلی سے کرنا اس بات کو ان لوگوں نے بسر و چشم قبول کیا اسوقت ست گورو مہاراج نے اس منحل سے کہ جس نے ست گورو مہاراج کو خرید تھا فرمایا کہ (اے منحل جی تمہارا لینا ہم سے کس قدر ہی جقدر ہو اس کے دہنے دم جب تم ہم سے لے لو گے تب ہم پانچ جادینگے) یہ سن کر اس منحل نے کہا بلکہ وہاں کے اور سب لوگوں نے کہا کہ اے غریب نواز یہ جو دیندے بغیر جسم و جان سب آپ پر قربان ہیں یہ گھر بار سب آپ ہی کے قدموں کی برکت سے ہے اور اے ست گورو مہاراج جب تک آپ کی مرضی ہو ہم لوگوں کو سرفراز کیجیے یہ سن کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تم لوگ اس (آم) کے نیچے سے کچھ مٹی اٹھا لاؤ یہ سن کر وہ لوگ کچھ مٹی کے پلٹے لگے تو دیکھا کہ وہاں بہت سا خزانہ رکھا ہے یہ کیفیت دیکھ کر وہ چھان لوگ واپس آئے اور ست گورو مہاراج سے کل کیفیت کہ سنائی اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی سیکھو یہ سب خزانہ تمہارا ہی ہے یہ تم لے لاؤ اور اب میں تم رخصت ہوتا ہوں ان لوگوں نے اسوقت بہت خوشامد ست گورو مہاراج کی کی اور کہا کہ حضور کچھ دن یہاں اور قیام فرماؤں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سیکھو تم ہمارے ہو اور میں تمہارا ہوں اب تم لوگ ہر میسر کے بھجن و بندگی کیا کرو اسی کی عبادت

گورو اور آپس میں بانٹ کر کھایا کر د اور آئے ہوئے سادہ و سنت کی سیوا و سہل کیا کرو یہ ہدایت ان لوگوں کو کر کے اور ان سب کو اپنا سیکھ کر کے ست گورو مہاراج وہاں سے رخصت ہوئے اور پھر اسی ٹیکرے پر جا بیٹھے۔

ست گورو مہاراج کے پاس پھر وہی ٹیچان آیا اور اپنے گھر ست گورو مہاراج کو لے گیا اُس ٹیچان کی عورت نے شگورو مہاراج کو دیکھ کر پھر وہی کہا کہ یہ وہی ٹرکا ہے اُسکو اس مرتبہ کہیں میں جانے نہ دوں گی بلکہ اپنے گھر میں رکھ کر گھری کا کام اس سے لوں گی لیکن اُس ٹیچان نے اس بات کو منظور نہ کیا اور کسی دوسرے شہر بن لجا کر ست گورو مہاراج کو فروخت کر ڈالا اور جو قیمت اُسکو حاصل ہوئی اُسکے دُور اس گھوڑے والا پانچ بیس شخص نے ست گورو مہاراج کو خرید لیا وہ ست گورو مہاراج کو اپنے گھر لے گیا اور گھر کے تمام کام ست گورو مہاراج کے سپرد کیے چنانچہ ست گورو مہاراج نے اپنی قدرت وہاں یہ دکھائی کہ اسی ملک سے آگے۔ پانی۔ تھلہ۔ یہ تینوں چیزیں غائب کر دیں اب تو وہاں کے لوگ نہایت حیران و پریشان ہوئے اور اسی زمین کے لگے کہ یہ کیا غضب ہو گیا اب کوئی نہ زندہ کی ہوگی کیونکہ سب چیزیں ایک ہی ساتھ اس ملک سے جاتی رہیں بہتر ہے کہ سب لوگ اپنے اعتقاد کے موافق اپنے پروردگار کو یاد کریں اہم جو کچھ صورت بہترائی کی نکلے تو نکلے چنانچہ سب لوگ اپنے اپنے پروردگار کو منانے لگے لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائیو اگر تم لوگ گورو کے سیکھ ہو جاؤ تو فوراً ہی اپنی مراد پاؤ دیکھو تم لوگ اپنے پیروں پر پیچھا چلے اور کچھ فائدہ نہ ہوا یہ سن کر اُس مغل نے اور لوگوں کو اپنے گھر میں بلایا اور سب لوگوں کو لکھا کر کے کہا کہ سنو بھائی یہ ٹرکا جسکو میں نے کل ہی خرید لیا ہے یہ کہنا ہے کہ تم میرے سیکھ ہو تم کو میں سب کچھ سنا دوں یہ سن کر ان لوگوں نے کہا کہ اے بھائی اب تو نہایت ہی کا سامنا ہے اس سے بہتر ہے کہ اس شخص کا بھی کہنا کر کے دیکھ بیویں آپس میں یہ مشورہ کر کے وہ سب لوگ ست گورو مہاراج کے قدموں پر آکر سے اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے دلی اتھرا اپنے قدموں میں ہم لوگوں کو آپ لیجئے اور اپنے قدموں کا چرن امرت بھکھو یا بیٹے چنانچہ شگورو مہاراج نے ان لوگوں کو سیکھ لیا اور سب لوگ گورو گورو کہنے لگے پھر کیا دیر تھی ست گورو مہاراج نے اُسی وقت ان لوگوں کو سب کچھ عطا فرمایا۔ نام۔ دان۔ اشتان۔ دیا۔ دھرم۔ پر شوار تھکی۔ ہدایت فرمائی بعد اسکے ان لوگوں نے گھر گھر سنا کر بھائیو اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی سیکھو جو سیکھ سیکھ چارایان آدے اُسکو کبھی گرفتار نہ کرنا جتان تم سے ہو سکے اُسکی خدمت کرنا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے اُس مغل سے کہ جس نے ست گورو مہاراج کو خرید لیا تھا اُس سے فرمایا کہ اُس مقام پر جا کر دیکھو چنانچہ اُس مغل نے اُس مقام پر کچھ دھپلے اٹھا کر دیکھا تو اُس مقام پر بہت ہی دولت رکھی ہوئی دیکھی اور یہ کیفیت دیکھ کر ست گورو مہاراج سے آکر عرض کی یہ سن کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ دولت تم ہی نے لو اور اب ہم یہاں سے رخصت ہوتے ہیں اُسوقت اُس مغل نے کہا کہ اس بارے میں آپ کو اختیار ہے ورنہ میں تو کچھ نہیں کر سکتا ہوں کیونکہ میری تو یہی خواہش ہے کہ آپ یہیں مقیم رہتے کہیں کو نہ لے جائیے یہ جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم ہمیشہ ہی اپنے سکھوں کے پاس رہتے ہیں یہ لکھ کر آپ وہاں سے رخصت ہوئے۔ اور پھر ست گورو مہاراج اسی ٹیکرے پر جا بیٹھے پھر وہی روہیلا ٹیچان اُس مقام پر آیا اور دیکھا کہ ست گورو مہاراج بیٹھے ہوئے ہیں چنانچہ پھر ست گورو مہاراج کو وہ ٹیچان اپنے گھر لے گیا اور دوسرے دن پھر ست گورو مہاراج کو کسی دوسرے شہر میں لجا کر

فروخت کر دیا حالانکہ اس مرتبہ بھی اُسکی عورت کی مرضی یہی تھی کہ یہ لڑکا فروخت نہ کیا جاوے اس سے اپنے گھر ہی کا کام
 لیا جاوے لیکن اُسکے خاوند کی مرضی دہی تھی کہ جس سے وہ مجبور تھی غرض کہ معطل نہ کر ست گورو دھاراج کو فروخت کر کے
 دُور اس گھوڑے لایا ست گورو دھاراج کو جس شخص نے خرید کیا تھا وہ اپنے گھر لے گیا اور اپنے مکان پر بچا کر ست گورو
 دھاراج کو اپنے (دوبنے) چرانے کو کہا یہ سنکر ست گورو دھاراج نے فرمایا کہ اے میان مجھ میں کچھ عجیب خاصیت ہے یعنی جس
 دُوبنے کو میں چراؤنگا وہ فوراً ہی مر جاوے گا بلکہ اس وجہ سے میرے والدین نے مجھ کو گھر سے نکال دیا ہے یہ سنکر اُس معطل کو یہ
 بات یقین نہ آئی اور کہا کہ بلا سے تو اس دُوبنے کو چھو تو سہی چنانچہ ست گورو دھاراج نے اُس دُوبنے کو چھوا اُسی وقت دُوبنا
 جسا نور نہ گورو دھاراج ہی مر گیا یہ کیفیت دیکھ کر اُس معطل نے کہا کہ خیر بھائی اب تو اسکو تو زندہ کر دے میں مجھ کو اور یہی کام نہ
 ست گورو دھاراج نے فرمایا کہ اے دُوبنے اٹھ وہاں کیا دیر تھی یہ سننے ہی دُوبنا نہ گورو دھاراج نے لگا بعد اسکے ست گورو دھاراج
 سے اُس معطل نے کہا کہ اے بھائی تو میرے باغ کی خدمت کیا کر ست گورو دھاراج نے فرمایا کہ اے بھائی میرے جاتے ہی تمہارا
 باغ بالکل خشک ہو جاوے گا چنانچہ معطل نہ گورو دھاراج کی جہالت کی وجہ سے ست گورو دھاراج کو باغ میں لے گیا باغ میں ست گورو
 دھاراج کے جاتے ہی کل باغ خشک ہو گیا یہ کیفیت دیکھ کر ست گورو دھاراج سے اُس معطل نے کہا کہ اے بھائی تو فوراً باغ سے
 باہر آنا کہ باغ خشکی سے بچ جاوے اور پھر ہر اہو جاوے چنانچہ ست گورو دھاراج باغ سے باہر آئے ست گورو دھاراج کے باہر
 آنے ہی کل باغ ہر اہو گیا باوجودیکہ اُس معطل نے ست گورو دھاراج کی بہ باتیں دیکھیں لیکن اُسکی جہالت کی وجہ سے اُسکو عقل
 نہ آئی اور اپنے مکان پر ست گورو دھاراج کو لا کر پھر کہا کہ اے لڑکے تو ہمارے گھر کا داندولا کر ست گورو دھاراج نے فرمایا کہ
 اچھا میان جی مجھ کو کبھی کسی بات میں غدر نہ ہو گا لیکن اے میان جی مجھ میں جان سب عیب ہیں ایک یہ بھی عیب ہے کہ میرے
 غلے پیسنے خواہ دانا دلنے سے جنس نہیں معلوم کیا ہو جاتی ہے یہ بات بھی اُسکو یقین نہ آئی اُس معطل نے کہا کہ خیر جو ہو گا اُسکو میں
 دیکھ لوں گا تو چکی پس یہ کہہ کر وہ معطل خود ہی جنس نکالنے لگا اور خود ہی چکی میں ڈالنے لگا جب کہ ایک سو من جنس چکی میں چکی
 اور ایک سیر آٹا بھی نظر نہ آیا یہاں تک کہ سیر پھر کون کھے ایک سیر سو من بھر آٹا نہ دکھائی دیا اور اُس معطل کی جس قدر کوٹھار میں
 غلہ تھا سب خالی ہو گیا یہ کیفیت دیکھ کر اُس معطل کی عورت نے غل مجا یا کہ اے خداوند کریم یہ بلا میرا میان کہاں سے لایا کہ غلہ کی
 کوٹھار سے ایک سو من غلہ خرچ ہو گیا اور نہیں معلوم کہ آٹا کیا ہوا کہ سیر سو من بھر بھی موجود نہیں ہے خدا کے واسطے یہ بلا میرے مکان سے
 دور ہو جاوے تو شاید کوئی صورت بہودی کی نظر آدے اتنے میں وہ معطل جس نے ست گورو دھاراج کو خرید کیا تھا سو جا کہ ہونہ
 ایسی باتوں سے اس میں کچھ بھیید پایا جاتا ہے اپنے دل میں یہ سوچ سمجھ کر ست گورو دھاراج کے سامنے دست بستہ ہو کر کھڑا ہو گیا کہ اے
 سائیں جی اب ہمارا قصور معاف فرمائیے میں بہت غلطی میں تھا یہ سنکر ست گورو دھاراج نے فرمایا کہ اے بھائی معطل تو نے مجھ کو
 جتنے پر خرید کیا ہے اُسکے دُوبنے دم بچھو دیکر جاؤنگا میں یہ سنکر اُس معطل نے کہا کہ میں حضور کی مہربانی کا خواستگار ہوں دم کا
 کام نہیں ہے اور نہ اُسکی مجھ کو خواہش ہے یہ سنکر ست گورو دھاراج نے اپنی ٹوپی سے دُوبند لعل نکال کر کہا کہ تو معطل یہ تو اگر
 تمہاری قیمت سے ان لعلوں میں کچھ کمی ہو تو پھر اگر مجھ سے کہو چنانچہ معطل نہ گورو دھاراج نے دُوبند لعلوں کو بازار میں لے گیا اور
 ایک جوہری کو وہ لعل دکھائے جو وقت جوہری نے وہ لعل دیکھ حیران ہو گیا غرض کہ اور دوسرے جوہری کو بھی دکھایا

سب کے سب متعجب ہو گئے اور گنے گنے کہ اس محل کی قیمت ہم لوگوں سے نہیں ہو سکتی ہر بان جقدر روپیہ ہم کو قدرت ہو وہ ہم
لیجاؤ جو وقت اُس محل نے یہ تقریر سنی دونوں محل ست گورو مہاراج کے پاس واپس لایا اور اکر عرض کیا کہ اے غریب نواز جی یہ محل
آپ ہی اپنے پاس رکھیے اور مجھ کو معاف کیجیے اُس وقت ست گورو مہاراج نے اُس محل سے ارشاد فرمایا کہ اے بھائی اب تک تو دین میں تھے
اب سری ست گورو نے تم کو بخشا ہے یہ شکر محل مذکور ست گورو مہاراج کا سکھ ہوا اور گورو گورو دیکھا جیسے بعد اسکے ست گورو مہاراج
نے - نام - واٹن - اشٹان - دویا - دھرم - پراوتکار - عطا فرمایا اور ہر ایت فرمائی کہ اب جو کوئی یہاں آکر ہمارا نام لے اُسکو
ہرگز ہرگز گرفتار نہ کرنا بلکہ جانتک ہو سکے اُسکی خدمت کرنا یہ ہر ایت کر کے ست گورو مہاراج وہاں سے رخصت ہوئے۔

ست گورو مہاراج پھر اسی ٹکڑے پر جا بیٹھے چنانچہ وہی روہیلا پٹھان آیا اور اکر ست گورو مہاراج کو اپنے مکان پر لے گیا اور
پھر فروخت کرنے کی غرض سے ست گورو مہاراج کو لے چلا اُس وقت اُس پٹھان کی عورت نے کہا کہ اس سے پہلے تم کئی مرتبہ
اس ٹکڑے کو فروخت کر چکے ہو لیکن یہ شخص نکو بار بار اُس مقام پر ملتا ہے حالانکہ جو شخص ایک دفعہ فروخت ہو جاتا ہے خریدار سے
اسکا چھوٹنا امر محال ہے پس اس سے ثابت ہو کہ ضرور اس میں کچھ نہ کچھ عجیب ہے پس یہ شخص بات کو کوئی اویسا ہی بادیلی اتھرتا ہے پس اس
شخص کی کیفیت اُسکی خدمت ہی سے ظاہر ہو سکتی ہے بہتر یہ کہ اب تم اس شخص کے قدموں میں ہو اور اپنے تصور کی معافی مانگو
یہ بات شکر اُس پٹھان کے بھی دل میں آیا کہ ہونہ ہو یہ شخص ضرور ہی کوئی صاحب کرامات ہے یہ سوچ سمجھ کر ست گورو مہاراج کے
قدموں پر اپنا سر اُس پٹھان نے جا کر رکھ دیا اور اپنے تصور کی معافی کا خواستگار ہوا اُس وقت ست گورو مہاراج ہنسے اور
ہنسکر فرمایا کہ اے بھائی اب تک تو ہم دوزخ میں تھے خیر اب ہم بہ کام مروجہ فروشی کا چھوڑ دو تو تمھارا بھلا ہو گا بھو اب اسکے اُس
پٹھان نے کہا کہ اے مہربان جی اگر آپ چھوڑا بیٹے تو البتہ چھوڑے گا یہ کہکر ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر تمھاری اس وقت
ست گورو مہاراج نے اُس پٹھان کو سکھ کیا اور گورو گورو دیکھا جیسے اُس وقت ست گورو مہاراج نے اُس پٹھان کو ہر ایت
کی کہ سنو بھائی جو کوئی شخص سکھ خواہ سیکھ ہمارا یہاں آدے وہ ہرگز ہرگز گرفتار نہ کیا جاوے بلکہ ہم جانتک ہو سکے اُسکی خدمت
کرنا ہیچ اور شام پر میشر کا نام لینا اور گورو کی بانی پر مضا اور ہر وقت پر میشر کو حاضر ناظر جانا یہ شکر اُس پٹھان نے ست گورو
مہاراج کے قدموں پر گر کر تمھاری بعد اسکے ست گورو مہاراج اُس پٹھان سے خوش ہوئے اور وہاں سے رخصت ہو کر
آگے کو تشریف لے گئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے ایک ملنا کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۹۶

ست گورو مہاراج سیر کرنے کرنے کاہل کی سرزمین پر تشریف لے گئے اور ایک مسجد میں جا بیٹھے ست گورو مہاراج کو ہندو دیکھ کر
مسجد واسلے ملانے لگا کہ تم ہندو ہو مسجد میں نہ بیٹھو کیونکہ یہ مسجد قاضی کی ہے جو اب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی
کیا ہوا جی یہ مسجد قاضی کی ہے اب تو ہم بیٹھ گئے ہیں اتنے میں اُس مسجد کا مٹا سخت کلامی پر آمادہ ہوا اُس وقت ست گورو مہاراج
نے فرمایا کہ اے کما کیا تم اس مسجد کو رکھو گے جو اب اسکے اہل ملانے لگا کہ ہاں ہم اس مسجد کو اپنے قبضہ میں رکھیں گے ہم سے یہ کہاں

تین برسوں کو روہماراج نے اس سنسار میں بخوبی آپدیس کر کے لوگوں کو چاہا اور ڈر جیبا گھر گھر دھرم سنا نہ ہوا یا۔
نام۔ دان۔ اشنان۔ کارشاد فرمایا۔

آگے ساکھی ست گوروہماراج اور مولی کھتری کی بابت چلی

نہشہ

ایک دن ست گوروہماراج نے بھائی باسے سے فرمایا کہ اے بھائی باسے ایک میرا سنساری میلی ہی اُسوقت کا کہ جب میں
کیرت یعنی روزگار کرتا تھا تو دو دندامولی کھتری (ناسے میرا ملاقاتی ہر جگہ اُس سے بھی مل آدین اُس شخص کے ملنے کو میرا دل
بہت چاہتا ہی بھائی باسے نے عرض کیا کہ چلیے حضور جان آپ کی مرضی ہو اُسوقت ست گوروہماراج فقیرانہ لباس رکھ کر اُس طرف
تشریف لے چلے اور مولی کھتری کے مکان پر جا پہنچے اتنے میں ست گوروہماراج کو اُسکی عورت نے دیکھا اور اندر چلی گئی
اور جا کر مولی کھتری سے کہا کہ آج تمہارا دوست آیا ہے لیکن تکلیف کی حالت میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے تو بہت خوش حالت
اور اچھی حیثیت سے آنے تھے یہاں تک کہ کبھی گھوڑے اور کبھی بالکی پر آنے تھے لیکن اب تو بالکل فقیر کی صورت آ رہے ہیں
میں سے پایا جاتا ہے کہ تم سے اگر کچھ طالب ہونگے پس بہتر ہے کہ تم چھپ جاؤ اتنے میں ست گوروہماراج نے مولی کھتری کے دروازہ
پر پہنچ کر آواز دی مولی کھتری اپنی عورت کے مشورے سے ایک کوٹھری میں جا کر بیٹھ رہا اور اُسکی عورت نے جواب دیا کہ وہ گھر
میں نہیں ہیں یہ سنکر ست گوروہماراج نے فرمایا کہ اے مولی ہم تو تمہارے ملنے کو آئے تھے اور تم پیشتر ہی سے پوشیدہ ہو گئے
یہ کہہ کر ست گوروہماراج نے ایک شب فرمایا۔

شاخ

नालके गाड़ दोस्ती पंकरे गवाच

एहन ना जातो मूलणा-शौचकितते पाड़

شبہ

نال کے گاڑ دوستی پون کرے گاؤ

مرن نا جانو مولیا آدے کنتے تھاو

ست گوروہماراج یہ شبہ فرما کر وہاں سے تشریف لے گئے اور مولی کھتری کی یہ کیفیت ہوئی کہ جیون ہی مولی مذکور کوٹھری
میں پوشیدہ ہو کر جا بیٹھا تھا جیون ہی اُسکو سانپ نے کاٹ کھایا تھا سگوروہماراج سے پوشیدہ ہونے کا اُس نے یہ پھل پایا
تھا لیکن اُسوقت تک مولی مذکور کو ایسا زہر نہ چڑھا تھا جب کہ ست گوروہماراج وہاں سے چلے آئے تب اُس نے اپنی عورت
سے دریافت کیا کہ وہ فقیر یعنی ست گوروہماراج کمان تشریف لے گئے اُسکی عورت نے کہا کہ وہ فقیر تو باہر کیرت تشریف
لے گئے ہیں اُسوقت مولی نے کہا کہ مجھ کو کھتری کے اندر بھلا کر مروا دالا اتنے میں مولی پر زہر سانپ کا بخوبی اثر کر گیا تھا
کہ بیوش ہو گیا تب لوگ مولی مذکور کو ایک چارپائی پر ٹٹا کر ست گوروہماراج کے چھوڑے گئے اور عام طور پر مشہور ہوا کہ
دیکھو ست گوروہماراج مولی کے ملنے کے واسطے تشریف لائے تھے لیکن مولی نے ملاقات نہ کی کہ جسکا انجام یہ ہوا کہ مولی کی
جان پر آپوخی غرقہ ست گوروہماراج کی خدمت میں مولی کو بیکر جب لوگ پہنچے تب دست بستہ ہو کر عرض کرنے لگے
کہ اے غریب نواز جی آپ کی ذات تو پر آبکاری ہے اب تو مولی مر رہا ہے اب حضور اُسکو معاف فرمادین کہ جیون اُسکی جان بچے

اور اسکا بھلا ہو دے آپ کے واپس آتے ہی کی وجہ سے اور اپنے اعمالوں کی بدولت کہ یہ آپ سے پوشیدہ ہو گیا مر رہا ہو اسکو معفو بخش دیوین اور سنسار میں اسکو آپ ہی رکھو یوں اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائیو اب تو اسکی زندگی ہی ختم ہو گئی اسکو تو سخت مار ہوئی خبر چونکہ اس نے اخیر وقت میں ہمارے درشن کیے ہیں اسلئے اسکی کمیت ہو گئی اب اسکو تم چوک پر لے جاؤ کیونکہ اسکا وقت بہت نزدیک آپہنچا پس مولیٰ مذکور اپنے گھر پہنچے ہی بیکٹھہ باش ہوا مولیٰ کو سب لوگ چوک پر لے گئے مولیٰ کی کمیت ست گورو مہاراج کے درشنوں کی بدولت ہو گئی وہاں کے لوگ شگورو مہاراج کا جھگٹے لے

آگے ساکھی سنگورو مہاراج سے اور بابر بادشاہ سے گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۹

ست گورو مہاراج سیر کرتے کرتے ایک دن مقام (سلوئی) میں جانگلے وہاں پر ایک پٹھان کے گھر میں شادی تھی وہاں کے سب پٹھان لوگ اپنی خوشی میں معروف تھے ناچنے اور کڑونے پھرتے تھے اسوقت ست گورو مہاراج کے ہمراہ اور فقیر بھی تھے کہ جو دخل خواہ باڑہ آدمی تھے ست گورو مہاراج بھی اس مقام پر جا بیٹھے لیکن جس طرح ست گورو مہاراج وہاں بیٹھے اسی طرح بیٹھے رہے کسی نے ست گورو مہاراج کی کچھ خدمت نہ کی اور نہ کوئی نزدیک آیا اسوقت وہ فقیر جو ست گورو مہاراج کے ہمراہ تھے بھونکے بہت ہوئے اسکی کیفیت دیکھ کر ست گورو مہاراج مع ان فقیروں کے اُن پٹھانوں کے گھر ان پر جا کر سوال کیا لیکن ان پٹھانوں نے اپنی جہالت کی وجہ سے ست گورو مہاراج و دیگر ان فقیروں کا مطلق خیال نہ کیا اسوقت ست گورو مہاراج نے مردانہ سے ارشاد فرمایا کہ مردانہ رباب بجا چنانچہ مردانہ نے رباب بجانا شروع کیا اسوقت سنگورو مہاراج نے یہ شبہ فرمایا۔

۱۔ راج راتنگ محل پہلا

نہی سہی میں آوے راتنگ محل پہلا
 جیسے میں آدے ختم کی بانی تیراں کر گیان دے لالے
 باب کے جن دے کابل ہوہ صابا جوگی گمن دے لالے
 شرم دھرم دولی جب تھلے اکونڈ پھرے پردھان دے لالے
 قاضیان برہمنان کے گل تھلے اکونڈ پھرے شیطان دے لالے
 مسلمانان پر معین کتابان کٹانہ کرہن آدے لالے
 جات سانی ہر بندہ اثری ہو بھی لکھی لالے دے لالے
 صاحب کے گن نانگ گا دے مانس پوری دج اکو سولا
 جن آپاے رنگ روئی میٹھا دے کھو کھائی کولا
 سانچا تو صاحب سچ پناوس سچیان نیا دکرے گو سولا
 کا تیرنگ ملک ہوسہ ہندوستان شمال ہی بول

۲۔ راج راتنگ محل پہلا
 نہی سہی میں آوے راتنگ محل پہلا
 جیسے میں آدے ختم کی بانی تیراں کر گیان دے لالے
 باب کے جن دے کابل ہوہ صابا جوگی گمن دے لالے
 شرم دھرم دولی جب تھلے اکونڈ پھرے پردھان دے لالے
 قاضیان برہمنان کے گل تھلے اکونڈ پھرے شیطان دے لالے
 مسلمانان پر معین کتابان کٹانہ کرہن آدے لالے
 جات سانی ہر بندہ اثری ہو بھی لکھی لالے دے لالے
 صاحب کے گن نانگ گا دے مانس پوری دج اکو سولا
 جن آپاے رنگ روئی میٹھا دے کھو کھائی کولا
 سانچا تو صاحب سچ پناوس سچیان نیا دکرے گو سولا
 کا تیرنگ ملک ہوسہ ہندوستان شمال ہی بول

ان انٹری جان سستان دے ہو رہی اوہر سے مرد کا قول
 آنک رکھے سج سوترے سچا سچ کے بول
 ست گورو ہمارا راج فرماتے ہیں کہ اسی رانی جو کچھ پریشری اجازت ہوئی ہر وہی میں تم سے کہتا ہوں یعنی وہ گورو کی مرضی سے
 یہ بچن ٹھہرے نکلے ہیں یعنی یہ کہ ان لوگوں نے بہت لوگوں کو فریاد پہنچایا ہر اسوجہ سے ان لوگوں کا جنم کابل کے ملک میں ہوا ہے پس
 ان لوگوں کی باتوں کی پہلو کی سبب سے ان لوگوں کا ان لوگوں سے بہت کچھ لینا ہر اور بغیر اسکی ادائی کے چھکارا کسی طرح
 ممکن نہیں ہو پس وہ لوگ غریب نعلوں کی صورت آتے ہیں اور ان لوگوں سے اپنے زور و طاقت سے خراج لینے اور حسب
 یہ لوگ غدہ کرینگے تو ان لوگوں کے ہاتھ سے شرم اور دھرم والوں کی شرم اور دھرم بھی جانے سینگے کیونکہ اس زمانہ میں جھوٹے
 لوگ ہندوت و پردھمان کلاتے ہیں اچھے لوگوں کا کوئی کتا تو مانتا ہی نہیں ہر شرع اور شاستر کے موافق اولاد جو ہوتی ہو وہ ان
 احکام شاستری اور شرعی کے پابند بھی ہوتی ہر لیکن اس زمانہ میں خوبصورت عورت چاہے جسکی ہو اکثر لوگ اسکو زبردستی
 گھر میں ڈال لیتے ہیں اُسے ان لوگوں کی اولاد میں پیدا ہوتی ہیں شرعی اور شاستری کے رواج کو نہ جانتے ہیں اور نہ مانتے ہیں
 مسلمانوں کی یہ کیفیت ہر کہ باوجودیکہ کہتے ہیں کہ سب میں خدا ہر لیکن غرباء کو تکلیف دینا اپنا ہونے میں حالانکہ انجام تکلیف
 دہندہ ہیں تکلیف اٹھاتے ہیں اسوقت اپنی تکلیف دیکھ کر دوسروں کو جو تکلیف پہنچائی ہو یا آدمی لیکن پھر کیا بجز اسکے کہ
 انبوس ہم نے پہلے نہ سوچا اور ہکو نہ سوچا کہ آخر کو ہمارا انجام یہ ہو گا یا ہمارے اوپر بھی کوئی حاکم ہو گا اور اسکا بدلہ ہم سے کوئی
 لے گا تو کہ یہ ہوش ان لوگوں کے عاقبت میں ہونگے مگر یہ دنیا میں مسلمان لوگ ہندو عورتوں کو پکڑ لینگے انہوں نے ہن پس ان گناہوں
 سے ان لوگوں کا کیونکر چھکارا ہو گا جسکا انجام اب یہ ہوا ہر کہ خون کا دریا بہان ہنگا یہ سنکر (لاٹے) مذکورہ نے ست گورو ہمارا
 کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ اسی ست گورو ہمارا راج کیا مغل لوگ یہاں آکر ٹرینگے گناہ اس مقام کو اپنے قبضہ میں لینگے اور اپنی
 دوہائی پھر اینگے اور یہ کب تک ہو گا اور انکی علداری یہاں کب تک رہے گی کیونکہ یہ لوگ محض جاہل ہیں اور اپنی جہالت سے غور کے
 دریا میں غرق آب ہیں اور اپنی شکری میں اندھے ہو گئے ہیں میری عرض اس دریا نہ سے یہ ہر کہ یہ لوگ کب تک اپنی بُرائی کا
 پھل پاونگے یہ سنکر ست گورو ہمارا راج نے پہلے پریشر کا گناہ باد کا بانیسے اسکی قدرت و بیان کی بعد اسکے فرمایا کہ یہ سب لوگ
 غریب ہی ناس ہوا چاہتے ہیں اور اپنے بے کا نتیجہ پانے ہیں یعنی غریب ہی مارے جا دینگے یہ فرما کر ست گورو ہمارا راج نے
 پھر فرمایا کہ اسی رانی جس بھگوت نے یہ تمام جگت آئیت کیا ہر اُسے بھی اسی جگت میں ہر قسم کے انسان پیدا کیے ہیں اور آپ
 سب سے علیحدہ ہو کر تماشا دیکھتا ہر اور یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہر کہ یہ جو اُسی پریشر کے پاس سے آیا ہر وہاں ہندو
 مسلمان کی کوئی تفصیل نہیں ہر ورنہ پانی و دھرم کی لیکن چونکہ بیان آکر اس علیحدگی ہو جاتی ہر اسوجہ سے وہ سدھ بدھ بھو
 جاتی ہر اور وہ صاحب سچا ہر اور اسکا انصاف بھی سچا ہر۔

ست گورو ہمارا راج فرماتے ہیں کہ اسی بھائی لالے اگر ان مسلمانوں کا انصاف اُنھیں کی کتاب کے موافق بھی کیا جاوے گا تو بھی
 انکو اس بات کی کیفیت معلوم ہو جاوے گی جیسے آپ لوگوں نے پاپ کیے ہیں ویسے ہی یہ لوگ پاپ ہی بھوگ کرینگے یاد رکھنا کہ
 غریب تمام بیان کی سرزمین میں خون پھل جاوے گا اُنکا گناہ ان لوگوں کو خود ہلا کر بٹھا لینگا سمٹ کر جیتی میں ک لوگ

اویٹے اور سٹٹ بکرا جیتی میں چلے جاویٹے دوسو آنیس برس راج کر کے یہاں سے دور ہو جاویٹے اور اسی بھائی لالے اُسوت
میں جو اُردی کا اوتار دھارن کر دیگا اور اُسکا چولا خالص ہو دیگا بغے دسوان جامہ گورو گو بند سنگھ کا س ہو کر خالص پنچہ چلا دیگا
اور آہستہ آہستہ وہ کھو بیگا اُسوت مسلمانوں کا زور کمزور ہو جاویگا اگر آپس میں وہ میل رکھیں گے تو راج بڑھتا جاویگا اگر آپس
میں جنگ و جدل کریں گے اور ٹینگے تو ضرور دکھ و رنج اٹھا دیں گے۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسی بھائی لالے ست گورو مہاراج نے سچ کی بانی فرمائی ہے جب یہ بات ظاہر ہوگی تب
تم جانو گے یہاں تمام مچھانوں کا ناس ہو جاویگا اور یہاں خوب ہتھیار چلیگا تو ارین کینگی اور تمام شر لوٹا جاویگا یہاں کے
لوگوں کو بت تکلیف اور دکھ ہو گا غرض کہ اُس دکھ سے ثابت کوئی نہ بچے گا جسوقت ست گورو مہاراج نے بھائی لالے سے
یہ فرمایا ایک برہمن اُس جگہ بیٹھا ہوا سنتا تھا اُس نے سمجھا کہ آج اس سنت نے یہ شبہ اُچارن کیا ہے بڑا غضب ہو گا یہ
سوچ سمجھ کر برہمن نہ کوڑا ایک انگو پچھے میں کچھ سیوہ لیکر ست گورو مہاراج کے آگے لا کر رکھ دی اور دست بستہ ہو کر عرض کیا
کہ اسی مہربان جی یہ شبہ جو آپ کی زبان فیض تر جان سے اُچارن ہوا ہے دیا کر کے اسکو پھیرے جو اب اسکے ست گورو مہاراج
نے فرمایا کہ اسی دیوتا جی یہ شبہ اب نہیں پھر سکتا ہے کیونکہ یہ تو کلام ربّانی اور وحی آسمانی ہے اور سچی بات ہے لیکن چونکہ تم اب یہاں
حاضر ہوے ہو اسلئے تمہاری بخشش کیجانی ہے اب تم دو کوس یہاں سے ایک مقام ہر مع اپنے تمام خاندان کے وہاں چلا جاؤ
بعد اسکے ست گورو مہاراج نے بھائی لالے سے بھی ارشاد فرمایا کہ اسی بھائی لالے تم بھی یہاں سے مع اپنے خاندان کے وہیں چلے
جاؤ اور اخیر میں ست گورو مہاراج نے یہ بھی فرمایا کہ آج شب کو بابر بادشاہ یہاں آریگا یہ سن کر بھائی لالے اُسی وقت مع اپنے
تمام خاندان کے اُسی مقام پر جا بیٹھے اور رات کو پچاس کوسس کا دھادا مار کر بابر بادشاہ اُس مقام یعنی سید پور میں آئے
اور سید پور و نیز اُسکے قرب و جوار کو غوجی لوٹا اور جو ملا کیا ہندو اور کیا مسلمان سب کو قتل کیا کر کے دبوڑے و جوان و مرد
عورت کو گرفتار کر لیا منجملہ اُنکے چونکہ ست گورو مہاراج بھی وہاں موجود تھے اور ست گورو مہاراج کو کچھ اپنی بیلاد کھانی منظور
تھی اسلئے آپ نے اپنا قیام وہیں رکھا تھا چنانچہ فوج نے ست گورو مہاراج کو بھی گرفتار کر لیا۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ فیرون کے مگھ سے جو بات نکلنی ہے وہ مثل تپور کے نور اُسی جلتی ہے دیکھو پچاس کوس کا دھادا کر کے
بابر بادشاہ اُسی شب کو سید پور میں پہنچ گیا لیکن فیرون میں بھی وہ فقیر وہی ہیں کہ جو پنج بھو آتما کو اپنے قابو میں کر سکتے
ہیں اور اندرونی نظر رکھتے ہیں صادق و روش موم دل درد مند ہی فقیر کامں کھاتے ہیں مگر گرسٹون کو چاہیے کہ فقیر چاہے
ہندو ہو خواہ مسلمان یا چارون برن میں کسی برن کا ہو اُسکے اعمال و افعال پر نظر نہ کر کے اُسکی خدمت جو ہو سکے وہ کرے
وہ اگر بد اعمال ہے اپنے کیے کی سزا جزا پاویگا۔

اب ست گورو مہاراج کی یہ بیلاد دیکھیے کہ ایک شخص (میر خان) نامے مثل بھائی یا لے اور بھائی مردانہ اور نیز کچھ لوگ وہاں
پر جو اور بیٹھے تھے اُن سب کو بیگاری پکڑ کر لے چلا چنانچہ اُنکے ساتھ ہی ست گورو مہاراج بھی تشریف لے گئے ایک مقام پر
مردانہ کو ست گورو مہاراج نے حکم دیا کہ مردانہ رباب بجایہ سن کر مردانہ نے جواب دیا کہ اسی ست گورو مہاراج میرے ہاتھ
میں تو گھوڑا ہی بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسی مردانہ واہ گورو کھل کر گھوڑا چھوڑ دے چنانچہ مردانہ نے واہ گورو

لیکھ گھوڑا چھوڑ دیا اور باب بجانا شروع کر دیا اسوقت ست گورو مہاراج نے ایک شب بد فرمایا۔

(شاہد راجا تیلنگ مہل پھلہا)

ہر کی کथा कहानी गुरु मीत सुनाय
वलिहारी गुरु आपने गुरु के वल जाय
ऐ मिल गुरु शिष्य ऐ मिल तू मेरे गुरु के प्यारे
(यकराहाय)

हरि के गुण हरि भाव देश गुरु ते प्राय
जिन गुरु का भाड़ा मनियां तिन घूम २ जाय
जिन सत गुरु प्यारा देख पा तिन को हूं पारी
जिन गुरु की कीतो चारु तिन सह वलिहारी
हरि २ तेरा नाम है दुःख भेटन हारा
गुरु से जाने पाइये गुरु मुख निस्तारा
जो हर नाम ध्याय देते जन प्रधान

तिन चिट्ठ नानिक जरि पांसदा सदा करवान

اس وقت ست گورو مہاراج نے یہ شب بد فرمایا اسوقت میرخان منعل نے اپنے دل میں کچھ خیال کیا اور فوراً ہی بابر بادشاہ کے پاس جا کر عرض کیا کہ حضور ان قیدیوں میں ایک شخص فقیر بھی قید ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ اور بھی فقیر قید ہو گئے ہیں اس کے ساتھ میں ایک کرامات اسکی یہ ظاہر ہے کہ اس فقیر کے سر کا بوجھا اس کے سر سے خود بخود ہاتھ بھرا دیا اور بچا جانا ہے سوائے اس فقیر کے ایک قوم ڈھائی بھی اس فقیر کے ساتھ ہے اس کے ہاتھ میں نے اپنا گھوڑا پکڑا دیا تھا چنانچہ اس نے گھوڑا چھوڑ دیا کہ جو خود بخود اس کے ساتھ چلا آتا ہے اور وہ خدا کی بندگی کرتا ہے یہ سن کر بادشاہ نے کہا کہ ایسے فقیر اس زمانہ میں نہیں ہیں میرخان منعل نے عرض کیا کہ حضور خود چل کر ملاحظہ فرما دیں اسوقت اسکی کیفیت معلوم ہو جاوے اتنے عرصہ میں مرد اور عورت جو لوگ قید تھے انکو سرکار کی طرف سے سرکاری فوج کے واسطے دانا دینے و آٹا پینے کا حکم ہوا اور سب کو چکی پیسنے کا حکم ہوا چنانچہ سبھوں نے تعمیل حکم کی یہاں تک کہ بھائی بائے اور بھائی مردانہ نے بھی آٹا پینا شروع کیا لیکن ست گورو مہاراج کی چکی خود بخود چلنے لگی اور توبہ کیفیت تھی اور میرخان منعل سوار کے عرض کرنے کے موافق بابر بادشاہ ست گورو مہاراج کے پاس آیا اس وقت ست گورو مہاراج نے ایک شب بد فرمایا۔

राग-आसा महल १

जिन शिर सौहं पाटिषां मांग पाय सेंदुर
मो शिर राती मोति पागल चिच-आये धूँड

राग आसा محل پہلا

جن سر سو من پیمان مانگ پائے سیندر
موسر رانی موتی ان گل پنج آوے دھور

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ سچ ہو کہ واہ گورو بڑا ہی بے انت ہو پس اُس واہ گورو کو نسکار کرنا ہی واجب ہو اور اُسکا حکم بجا لانا ہی واجب ہو اور اُسی کی انتہا اور انت کے واسطے تمام مٹی ور کھٹی تلاش کر کے تھک گئے لیکن کچھ نہ پایا منجملہ اُسکی قدرت کے ایک بہ تماشا دیکھو کہ جب یہ عورتیں بیاہ کر آئی تھیں ہندوؤں پر چڑھو چڑھکر آئی تھیں اور جب اپنے خاوندوں کے پاس تھیں ہزاروں طرح کی نعمتیں کھاتی تھیں ہمیشہ شکر و میوہ سے اُنکے منہ بھرے رہتے تھے ایسی عیش و عشرت سے بسر کرتی تھیں کہ اپنے ہاتھ سے پانی بھر کر نہ پیتی تھیں اچھی اچھی پوشاکیں پہنتی تھیں آٹھ پہر گری اور چھوڑا رے ہی کھاتی تھیں کسی بات کی تکلیف نہ تھی اب اُس پر بشری قدرت دیکھو کہ اُن عورتوں کے جو بن اور دھن دھن دم کے دم میں جاتے رہے علاوہ اُسکے اب انھیں عورتوں کے واسطے یہ حکم ہو کہ جو شخص چاہے اُن عورتوں کو جسے اگر فتنہ کر کے بے عزت کر دالے اُنکی فریاد سنی نہ جاوے گی۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ جو سری واہ گورو چاہتا ہو وہ کرنا ہی بیٹھے جسکو چاہتا ہو بڑائی دیتا ہو اور جسکو چاہتا ہو گدائی دیتا ہو پس جو شخص اُسکے احکام نہ بجا لائے گا وہ ضرور ہی سزا پائے گا بادشاہ لوگ شکری اور مغروری کے دریا میں غرق آب ہو کر ہر مہر کو بھلا دیتے ہیں اور اُسکے رنگ اور تماشہ میں بھوک لکڑیٹ جاتے ہیں اسوقت با بر ہی با بر ہو رہا ہو اور با بر ہی کی دہائی پھر رہی ہو اور پہلے کے رئیسوں کی یہ کیفیت ہو کہ اُنکو دینے اُنکے مصاحبوں کو روٹیاں تک نہیں میسر ہوتی ہیں۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ ہندو لوگوں کی یہ کیفیت ہو کہ جو کالگا کر ملک وغیرہ تھے ہر جا کر کھانا کھاتے ہیں لیکن اُنکا واہ گورو دین نہیں لگتا پہلے اُنکا بوجا دیا تا سب محض بیکار ہی اسبطح مسلمانوں کی کیفیت ہو کہ اُنکے دل سے کبھی خدا کا نام نہیں نکلتا ہو اب اُن لوگوں کے دکھ اور سکھ کو ہی لوگ یاد کرنے میں اور اکثر لوگ اُنکے لیے روٹے ہیں پس جو سری واہ گورو کی مرضی ہوتی ہو وہی کرتا ہو انسان کے ہاتھ کچھ بھی نہیں ہو۔

ست گورو مہاراج نے جو وقت یہ شبہ فرمایا اب بادشاہ شہد سنگر نہایت خوش ہوا اور حیرت میں آگیا بعد اُسکے بادشاہ موصوف ست گورو مہاراج سے کرامات کا طالب ہوا بجا اب اُسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بادشاہ کرامات نام فقرا ہی اسکو چھوڑ کر جو چاہے مانگ یہ کلام سنگر بادشاہ موصوف ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر قد مبوس ہوا اور آپس میں کہنے لگا کہ اس فقیر کے تھ سے مرث ایک خدا ہی کا نام نکلتا ہو اور یہ شخص خدا ہی بوتا ہوا تھے میں ست گورو مہاراج کے قدموں پر جب قد رہا تو اور مسلمان وہاں موجود تھے گر کر متھا بکا بعد اُسکے بادشاہ موصوف نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ ای فقیر صاحب آپ کچھ خدمت مجھ سے بھی لیجیے اور کسی قسم کی نذر میری قبول کیجیے بجا اب اُسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بادشاہ مجھکو تو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہو۔

بابر بادشاہ قلندر درویش کی طرح رہتا تھا یعنی دن کو بادشاہی کرتا تھا اور رات کو اپنے پیروں میں سہل ڈال کر سر کے بل خدا کی عبادت کرتا تھا اور جب صبح ہوتی تھی تو اٹھ کر نماز پڑھتا تھا اور پورا قرآن یعنی بیسویں سہاروں کا وظیفہ کرتا تھا بعد اُسکے کھانا کھاتا تھا۔

بعد اُسکے ست گورو مہاراج شہد گانے اور چڑھنے لگے اور لوگوں کو دیکھ کر ست گورو مہاراج بہت رنج کرنے لگے کیونکہ ست گورو مہاراج دیا اور کرپا کے تو سمند رہی تھے دیا کر کے ست گورو مہاراج نے ایک شبہ فرمایا۔

پانچ راگ آکاشا مہل ۱

رہو اسان رچسمنا کھا دیندوستان ڈراہا
آپے دیاں نہ دے کرتی جی مکر مہا ل چڑھا
سنتی مہا پد کور لہا لہی تاکہ دہن آہا
کرتی جی مہا لہا کا سوہ
جی سکتا سکتی کا مہا تارن رچن نہا

(پکاراوا)

سکتا سکتی مہا پد مہا لہا پور سار
رانا وے گا ڈو وی گہا مہا لہا مہا لہا
آپے مہا لہا وی گہا آپے مہا لہا مہا لہا
جی مہا لہا مہا لہا مہا لہا مہا لہا
مہا لہا مہا لہا مہا لہا مہا لہا

شعبہ راگ آکاشا مہل پہلا

نہ اسان خصمنا کیا ہندوستان ڈراہا
آپے دوشن دے کرتا جی مکر مہا لہا
اپنی مہا لہا مہا لہا مہا لہا
مہا لہا مہا لہا مہا لہا
جی سکتا سکتی مہا لہا مہا لہا

یک رہاؤ

سکتا سکتی مہا لہا مہا لہا
رانا وے گا ڈو وی گہا مہا لہا
آپے مہا لہا وی گہا آپے مہا لہا
جی مہا لہا مہا لہا مہا لہا
مہا لہا مہا لہا مہا لہا مہا لہا

یہ شعبہ شکر بابر بادشاہ نے اپنے ملازمین سے ارشاد فرمایا کہ اس فقیر کو اندراؤ چنانچہ فوراً ہی ست گوردھاراج کو وہ لوگ اندر لے گئے اسوقت بادشاہ نے ست گوردھاراج سے عرض کیا کہ اسی فقیر صاحب جو شعبہ تم نے ابھی فرمایا تھا وہی شعبہ پھر فرمائیے چنانچہ ست گوردھاراج نے وہی شعبہ پھر فرمایا اسی وقت بابر بادشاہ کی اندرونی آنکھیں کھل گئیں۔
بابر بادشاہ کو بھنگ کا بہت شوق تھا اسی وقت ست گوردھاراج سے بابر بادشاہ نے عرض کیا کہ اے درویش صاحب بھجی کچھ بھنگ کھائیے جو اب اُسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ میں نے ایسی بھنگ پی کر کہ اُسکی خاری کبھی نہیں جانی ہرچنگ بابر بادشاہ نے عرض کیا کہ اے درویش صاحب وہ بھنگ کس قسم کی ہوتی ہے کہ جسکی خاری کبھی اُترتی ہی نہیں ہرچنگ ست گوردھاراج نے ایک شعبہ فرمایا۔

شعبہ راگ ملنگ محل پہلا

بھاؤ ترا بھاگ کھٹری میراجت میں دیوانہ بھجا اتیت
کر کا سادش کے بھوکہ من درماگون نت نیت
تو دشن کی کرو سما
میں درماگون بھکیا پاسے
یک رہاؤ

پانچ راگ تیلنگ مہل پہلا پھر دو: ۲

مہا لہا مہا لہا مہا لہا مہا لہا
کر کا سادش کے بھوکہ من درماگون نت نیت
تو دشن کی کرو سما
میں درماگون بھکیا پاسے
(پکاراوا)

مہا لہا مہا لہا مہا لہا مہا لہا

یک رہاؤ

ہندن بھگت جوتیا نونہ سرے پرل کرڑان

نہان پد بھانڈا کے نکوی ایسا بھگت دہن منہ بولی

نیرام نہ دھرم نہ لولاسے نانک تن بھکیا پاس

चन्दन भक्तनोत्पानेहिंसव्यै परमलकरना

घा पद भंडा केहे नकोई ऐसा भक्त वरनमें होई

निरानाम न धर्म न लोलसै नानक तन भुक्किया पास

ست گوردھاراج فرمانے ہیں کہ سنو بادشاہ پریشکر کا جو بھادس وہ تو بھنگ ہی اور میرا جودل ہی وہ کھڑی ہی ہیں اس کے درشن کیوں سے
تغیر ہوا ہوں مجھکو ست گورد کے ساتھ سکھ ملے جو کرنا پور کہ کے درشن مجھکو ہودین اسوقت کیسٹر اور بھول اور کستری سے مرگ جھا
سب سے اچھا معلوم ہوا ہی ہیں ای بادشاہ اگر پریشکر کی بھگتی تم بھی گورد کی کر پاسے پاؤ گے تو پوتر ہو جاؤ گے اور ای بادشاہ یہ
بھی یاد رکھنا کہ جو لوگ اسکا نام جپنے میں جو خوش رکھتے ہیں نوراً ہی پائے ہیں اور یہ بات تو ظاہر ہی کہ دنیا فانی ہے چند دن کی
یمان زندگانی ہے ہمیشہ نہ کوئی رہا ہی اور نہ رہیگا پس اگر تم صاحب کی بندگی کرو گے یا سادھو اور سنتون کی سیوا کرو گے تو
نہاری بھی دین بادشاہی چاہیگی اور اگر سنتون اور سادھو دن کو تکلیف دو گے نشت ہو جاؤ گے۔

پشیدہ سنکر بابر بادشاہ نے ست گوردھاراج سے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ امی فقیر صاحب اب مجھکو آپ کچھ اپدیش یعنی
ہدایت فرما دیں تاکہ میں اسپر عمل کروں اسوقت ست گوردھاراج نے فرمایا کہ ای بادشاہ دھرم کے ساتھ انصاف کرنا اور پرہیزگار
کرنا اسوقت ست گوردھاراج کی زبان سے یہ ہدایت بابر بادشاہ نے سنی اپنے دل میں بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ امی
فقیر صاحب اب آپ یہاں قیام فرمائیے جو اب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ ای بادشاہ اب ایک دن یہاں پر میرا اور
قیام ہو گا یہ سنکر بادشاہ موصوف نے عرض کیا کہ امی فقیر صاحب حضور میں دن یہاں ضرور قیام فرما دیں اسوقت ست گورد
ھاراج نے فرمایا کہ اچھا بادشاہ ہم نے تمہارا کہنا منظور کیا اب ہم یہاں میں ہی دن قیام کرینگے لیکن ان قیدیوں کو دیکھ
دیکھ کر ہم نہایت رنجیدہ رہتے ہیں اسقدر ست گوردھاراج فرما کر حالت وجد میں ہو گئے۔

ست گوردھاراج پتھے بادشاہ کی سچی درگاہ میں جا پہنچے اسوقت الامام ہوا کہ امی نانک تمہارا آنا کیسے ہوا ست گوردھاراج
نے عرض کیا کہ مجھکو کچھ عرض کرنا ہے گو کہ آپ سے کیا پوشیدہ ہے آپ پر سب روشن ہے اور آپ سبھی کچھ جانتے ہیں یہ کہتے ہی
الامام ہوا کہ امی نانک سب قیدی چھوٹ جاوینگے تمہارے درشن کے سب لوگ وہاں کے محتاج ہیں اب تم جاؤ اور سب کو اپنے
درشن دیکر جلد چھوڑاؤ بعد اسکے ست گوردھاراج کو نرنکار کی درگاہ سے مرنہائی کا دگلہ مرحمت ہوا اور اس دگلہ کو پھانچا کر سری
نرنکار نے ست گوردھاراج کو رخصت کیا اتنے میں بابر بادشاہ پھر ست گوردھاراج کی خدمت میں حاضر ہوا اور ست گورد
ھاراج کی وہ حالت دیکھ کر اپنے دل میں کہنے لگا کہ اس فقیر کو کیا ہو گیا اسوقت اور لوگوں نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور
یہ فقیر بہت درد مند آدمی ہے ان قیدیوں کو دیکھ دیکھ کر ایسی حالت میں آگیا ہے اسوقت بادشاہ نے کہا کہ امی بھائیو تو خدا کے
آگے ہاتھ جوڑو کہ یہ فقیر اٹھ بیٹھے چنانچہ سب لوگ خدا کی طرف ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے کہ امی خداوند کریم ایسا گرم کر کہ تیری
کرپمی سے یہ فقیر اٹھ بیٹھے یہ سنتے ہی ست گوردھاراج اٹھ بیٹھے اسوقت ست گوردھاراج کا وہ جلال تھا کہ گویا کرڈرڈ
سورج و جاندست گوردھاراج کے چہرہ جلال جمال اکمال پر تصدق ہو رہے ہیں نہانک کہ بابر بادشاہ وہ حال نہ دیکھ سکا
لیکن ست گوردھاراج کے قدموں پر گر کر ہنسا میکا اسوقت ست گوردھاراج نے فرمایا کہ ای بادشاہ اب تو نہاں ہو گیا

یہ سنکر بادشاہ نے ست گورو مہاراج کے سامنے جھک کر سات سلام ادا کیے اور عرض کیا کہ اے غریب نواز اب مجھے مہربان ہو جائیے۔
یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بادشاہ اگر تو مجھ کو مہربان ہونا چاہتا ہے تو کل قیدیوں کو بٹھے پہلے اور پچھلے جو قید ہوئے
ہیں سب کو رہائی کا حکم دے۔ یہ سنکر بادشاہ نے عرض کیا کہ بہت بہتر خیال ہے اس وقت بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ کل قیدی
کو رہے جا دیں اور دست بستہ ہو کر بادشاہ نے ست گورو مہاراج کے سامنے عرض کیا کہ میری ایک عرض ہے اگر ارشاد ہو تو
عرض کروں اس وقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بادشاہ جو تیری خواہش ہو وہ تو مانگ یہ سنکر بادشاہ نے عرض کیا
کہ میری بادشاہی اخیر تک چلے اور پشت بہ پشت بیٹھے کرسی بہ کرسی چلی جائے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بادشاہ
تیری بادشاہی جیسی تیری خواہش ہے جیسی لیکن یہ شرط ہے کہ اگر تیرے خاندان والے انصاف پر قائم رہیں گے یہ سنکر پھر بادشاہ
نے عرض کیا کہ آپ اپنے فرمانے کے موافق قول دیجیے چنانچہ پھر ست گورو مہاراج نے اپنے فرمانے کے موافق قول دیا اور
پھر فرمایا کہ اے بادشاہ تیری بادشاہی اخیر تک چلیگی بشرطیکہ تیرے خاندان والے انصاف پر قائم رہیں گے یہ سنکر بابر بادشاہ
ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر ٹھٹھایا اور سب قیدیوں کو اجازت اپنے اپنے مکانون کے جانے کی دی اور کچھ کچھ
کبڑا وغیرہ بھی قیدیوں کو دوا دیا لیکن ان قیدیوں نے کہا کہ تا وقتیکہ ست گورو مہاراج نہ جاؤ گے ہم لوگ بھی یہاں سے
نہ جاؤ گے یہ کیفیت دیکھ کر ست گورو مہاراج بھی بادشاہ سے رخصت ہوئے۔ غرض کہ ست گورو مہاراج جو کچھ دن کل قیدیوں
پہنچ کر اور سب کو اپنے ساتھ لاکر مقام سید پور تشریف لائے یہاں آکر دیکھا تو قتل عام ہو گیا تھا اس وقت ست گورو
مہاراج نے ایک شبید فرمایا۔

(شاعرانہ - آسا مہل پہلیا)

کھان سو خیل تھو لے پوڈا کھان تیری سہ نائی
کھان سو ہتھو چنڈ گاڈی راکھان سو لال کھائی
کھان سو آس پان منڈھن کے آہی دی سے ناہی
یہ جگ تیرا تو گوسائین
ایک گھڑی میں تھا پہنچا پہ جروندی دیوہ بھائی
ایک رہاؤ

(یکرہاوی)

کھان سو در پان منڈھن مہل کھان سو کھان سراپ
کھان سو سہن سورگالی پائی کامین نیس دے نہی دین پائی
کھان سو گان تھو لے ہر مہل پائی پائی پائی
یہ جگ تیرا تو گوسائین
ایک گھڑی میں تھا پہنچا پہ جروندی دیوہ بھائی
ایک رہاؤ

کھان سو کھیل تھو لے پوڈا کھان تیری سہ نائی
کھان سو ہتھو چنڈ گاڈی راکھان سو لال کھائی
کھان سو آس پان منڈھن کے آہی دی سے ناہی
یہ جگ تیرا تو گوسائین
ایک گھڑی میں تھا پہنچا پہ جروندی دیوہ بھائی
ایک رہاؤ
کھان سو در پان منڈھن مہل کھان سو کھان سراپ
کھان سو سہن سورگالی پائی کامین نیس دے نہی دین پائی
کھان سو گان تھو لے ہر مہل پائی پائی پائی
یہ جگ تیرا تو گوسائین
ایک گھڑی میں تھا پہنچا پہ جروندی دیوہ بھائی
ایک رہاؤ
کھان سو در پان منڈھن مہل کھان سو کھان سراپ
کھان سو سہن سورگالی پائی کامین نیس دے نہی دین پائی
کھان سو گان تھو لے ہر مہل پائی پائی پائی
یہ جگ تیرا تو گوسائین
ایک گھڑی میں تھا پہنچا پہ جروندی دیوہ بھائی
ایک رہاؤ

جن عورتوں کے خاوند قتل ہوئے انکی تمام عمر خراب ہوئی۔

ست گوروں کو دھاراج فرماتے ہیں کہ دھک اور شک سب آپ ہی کر دیتا ہے جب کہ وہ خود ہی فعل فاعل و مفعول ہر تہ پکار کر ناما
محض طول و فضول ہر سچ ہر سب کچھ واہ گورو ہی کرنا ہے اور جو کر کے باپ و پرن بھو گئے ہیں بعد اسکے ست گوروں کو دھاراج
نے ایک شب بد فرمایا۔

راگ سورٹھ

راگ سورٹھ

گدی نہو ڈی وندی بھو ڈی نیرنکار دھاراج داری
کرم نہ جانے دھرم نہ جانے لہو بھی ماہا دھاری
نام پڑھو یکتی گوویند کا پڑھو راکھ پھن ہمداری
ہر جیون انتر مان تو مان
میں چنیاں چنیاں کرے میرے گوویند تیری کدورت تیری کدورت
میں والک بائیں سے بائیں لیاں-اوپر اچ کماوی
کر اپدیش جھڑکے ہو بھانتی ہو رہا تھلے لگا دے
پچھلے اوگن بخش لیے ہر بھو آگے مارگ پا دے
ہر انتر جامی سب بدہ جانے تان کس پہ اکھ سناو
کس کھن نا بھیجے گو بند ہر بھاوے پیچ رکھایا
اور اوٹ میں سگی دھیمی یک تری اوٹ رہایا
ہو ہو دیال کر پال پر بھوٹھا کر آپے بنے نبتی
پورا ست گوروں میں ملاوے سب تری کے غنتی
ہر ہر نام اوکھ دھک پیا جن ناک سکھ دستی
بعد اسکے ست گوروں کو دھاراج بھی وہیں بیٹھ گئے اور لوگ اپنے اپنے عزیز و اقارب کو کہہ جوارے گئے تھے دھوڑ دھوڑ
اکٹھا کرنے لگے بندہ اپنے کرم یا کرم میں مصروف ہوئے اور مسلمان بھی اپنے عزیزوں و اقاربوں کی تجیز و تکفین میں مصروف ہوئے
مقام سید پور میں کرام مچا تھا انکے رونے پینے اور ہارے ہارے کرنے پر ست گوروں کو دھاراج نے ایک شب بد فرمایا۔

(راگ-آسا مہل ۱)

نہاں تو پل تو پل نہاں تو پل
نہاں تو پل تو پل نہاں تو پل
نہاں تو پل تو پل نہاں تو پل
(یکر دھاراج)

راگ آسا محل پہلا

جیسے روہل روہل کے تیسے سنسار
کوڑ کماوے آدمی بانہ سے گھر بار
جاگو جاگو سو تو جہنا و نر جہار
یک رہاؤ

نیت ۲ घर बाँधये जारहना होय
 पिंड पर जीव चलमीजो जानेकोय
 हाथ २ क्या करो है होसी सोय
 तुम रोवहु उसने तुमको मौन रोय
 धंधा पीरहु भाय हो तुमको हु कमावहु
 वह सुनही केतहि तुम लोक सुनावहु
 निसते सोता नानका जगाये सोय
 जे घर बूझै आपना तां नींद न होय
 जो चलदाले चलया कुछ सपने नाले
 तांधन सनचहु देखके वृक्ष दूधे चारे
 चनिज करहु सुख सुख लेहु मत पाछे पछतावहु
 ओगुन छोडहु राग करहु ऐसे तन परावहु
 धर्म भूमि पीच कर ऐसे कर्म कमावहु
 तो धै पारी जानये लाहा लै जावहु
 कर्म होये सतगुरु मिले बूझै वे चारा
 नाम वाचने सुनै नाम नौमै ओहारा
 ज्यो लाहा तोटा तिनै वार चलदी आवे
 ज्यो निस भाये नानका सार्दि कहु पाये
 सत गुरु दھाराज سے ایک دن بھائی مردانہ نے ارداس کیا کہ اے سچے بادشاہ میں مقام پر ایک شخص نے بگاڑ کیا تھا اور
 بیان پر اس قدر لوگوں کی جانبیں گئیں اسکا کیا سبب ہے ستم گورو دھارا ج نے مردانہ کو حکم دیا کہ اے مردانہ اُس درخت کے
 نیچے جا کر نرم سو رہو اور جب نو سو کر اٹھیں گے اسوقت تمھکو اس بات کا جواب دیا جاوے گا چنانچہ بھائی مردانہ اُسی درخت کے نیچے
 جا کر سو رہے تھوڑی دیر کے بعد بھائی مردانہ کے سینے پر چکنائی کا ایک بوند جا پڑا اُس چکنائی کے سبب سے بہت سی چٹیاں
 بھائی مردانہ کے سینے پر آئیں اتنے میں چٹیاں آپس میں لڑنے لگیں چنانچہ بھائی مردانہ کا ہاتھ اُن چٹیوں پر جا پڑا ہاتھ کے
 پڑنے ہی بہت سی چٹیاں مر گئیں بعد تھوڑی دیر کے بھائی مردانہ سوئے سے اُٹے اور ستم گورو دھارا ج کے پاس بیٹھے اسوقت
 ستم گورو دھارا ج نے بھائی مردانہ سے دریافت کیا کہ اے بھائی مردانہ یہ کیا کیا مردانہ نے عرض کیا کہ حضور چٹیاں آپس میں لڑیں
 اور آپ میرا ہاتھ جا پڑا چنانچہ ہاتھ کی ضرب سے اس قدر چٹیاں مر گئیں یہ سنکر ستم گورو دھارا ج نے فرمایا کہ اے مردانہ اس طرح
 یہ لوگ بھی مرے ہیں یہ سنکر بھائی مردانہ ستم گورو دھارا ج کے قدموں پر آگرا اور شہد سنایا۔ اور تمام سید پور کے لوگ

نیت نہ مگر باندھے جو رہنا ہوے
 بند پڑے جو مل سے جو جانے کوے
 ہاسے ہاسے کیا کر دے ہوسے
 تم رو دُاٹنے تم کو کون رو دے
 دھندھائیو بھاسے ہونم کوڑ کما دھو
 دھنسی کہنے ہی تم لوگ سنا دھو
 جیتے سوتا نالکا جگائے سوے
 بے گھر بوجھے اپنا مان نیند ہوے
 جو چلہ اسے چلیا کچھ سینے نالے
 نان دھن سچو دیکھ کے پوجو بچارے
 ورنج کر ہو مکھ ستم لہو مت چھتا دھو
 ادگن جھوڑ ہو گن کر ہو ایسے تہمت برا ہو
 دھرم بھوم سنبھج کر ایسے کرس کما دھو
 تان واپاری جائزے لا بلا بجا دھو
 کرم ہو دے سنگورے بوجھے بچارا
 نام بھانے سننے نام نامی ہو مارا
 جیون لا با تو باسنے دات چل دی آے
 جیون تیں بھاوے نالکا سائی دواے

ست گورو مہاراج کے بکر ہوسے اور گورو گرو گنگے چلنے منجھلے قیدیوں کے ایک شخص اسی جبار و دار میں تھا اس نے ان باتوں کو کہہ رکھا تھا بعد اسکے ست گورو مہاراج اس تمام سے آگے کو تشریف لے گئے۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج کے بھائی باسے اور بھائی مردانہ سے فرمایا کہ جاد بھائی کشمیر کی بھی سیر کرنے چلین کیونکہ یہ زمین کسب جی کی بنائی ہوئی ہر جسطح شیو جی نے کاشی پوری بنائی ہو اور سب تیرتھوں کا وہ مقام ہر گنگا جی کے کنارے پر وہ آبادی اسی طرح (کشب جی) نے کشمیر بھی بنائی ہو وہاں پر بھی تمام تیرتھ ہیں اور (امراتھ) شیو جی بھی وہاں رہتے ہیں یہ سنکر بھائی باسے اور بھائی مردانہ نے عرض کیا کہ جہاں حضور کی مرضی ہو وہیں چلنے بعد اسکے ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیوں کے کشمیر کی سرزمین کو تشریف لے چلے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے کشمیر میں ایک باسے یعنی دنبہ کے چرواہے کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اسکی بابت چلی

نمبر ۹۹

ست گورو مہاراج پونچکر دیکھا تو بہت دھرم دان پایا وہاں کے برہمن اپنے تین (کشب) کی اولاد میں بتاتے ہیں کشمیر کی سرزمین میں پہاڑ وغیرہ بہت ہیں ست گورو مہاراج ایک پرہت پر جا بیٹھے اور اتفاق سے بارہ دن اس پہاڑ پر گزر گئے اور کسی ہلے خبر نہ لی تیرتھوں دن ایک دنبہ کا چرواہا اس مقام پر آیا اور اگر ست گورو مہاراج سے کہا کہ اے بھائی تم بیان کیوں بیٹھے ہو اور کون ہو کہ ایسے دیرانہ مقام پر بیٹھے ہو یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی تجھ کو ہم کیا دکھائی دیتے ہیں جو اب اسکے اس چرواہے نے کہا کہ ہکو تو بھلے آدمی نہیں معلوم ہونے ہو کیونکہ ایسے جنگل اور دیرانہ مقام پر بھلے آدمی کا کام نہیں بلکہ چور اور بٹ مار کا کام ہو اگر فقیر ہونے تو آبادی ہی میں با اسکے نزدیک اپنا قیام اختیار کرتے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی تم اپنے گھر جاؤ اور تم ہکو کچھ نہ کہو اتنے میں پھر اس چرواہے نے کہا کہ اس مقام پر ٹھو خد ہی لایا ہے ورنہ ابھی تک اس مقام پر کوئی نہیں آیا ہے یہ سنکر بھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی اب تم بیان سے چلے ہی جاؤ چنانچہ وہ چرواہا مذکور ٹھکر چلا گیا اور اپنے گلہ دنبہ میں جو بونچا تو عجیب کیفیت دیکھی کہ کل گلہ کا گلہ دنبہ اسکا مرا ہوا ہوا چرواہا مذکور یہ کیفیت دیکھکر حیران و بریشان ہوا اور اپنے دل میں کہنے لگا کہ اے پریشیر یہ کیا ہو گیا کیونکہ کچھ دور بھی میں نہیں گیا تھا اور کچھ دیر بھی مجھ کو نہیں ہوئی تھی ابھی تو حوڑی دیر ہوئی کہ میں انکو اچھی طرح سے چھوڑ گیا تھا اتنی ہی دیر میں اپنی کیا بلا آپڑی کہ ایک بارگی ہی تمام مر گئے اب انکے مالکوں کو کیا جواب دوں گا وہ لوگ مجھ سے انکی قیمت طلب کریں گے اے پریشیر اب میں باکرون اور اب میرا گھر کیونکر ہوگا اور میرے خاندان کی پرورش کیونکر ہوگی اتنے میں اس چرواہے کو ست گورو مہاراج کی خدمت میں اپنی گستاخی کا خیال آیا اور دل میں سوچا کہ کیا تعجب ہے کہ اس فقیر کی کرامات ہی سے ہو اے اب یہی مناسب ہے کہ میں اسی فقیر کے قدموں پر چلا اپنے قصہ کی معاف مالگوں اسی میں میری بھلائی کی صورت نظر آئی ہر غصہ کہ چرواہا مذکور یہ سچ دیکھکر وہاں سے اٹھا اور ست گورو مہاراج کے قدموں پر آگرا اور کمال عجز و انکسار سے کہنے لگا کہ اے غریب نواز جی

اس وقت ایک عجیب قدرت نظر آئی کہ جسکو دیکھ کر میری بھی زندگی تلخ ہوئی یہ سنکر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ کو بھائی کیسا ہوا
 اس وقت اُس چرواہے نے کہا کہ اسی سائین جی میں لوگوں کے دنبہ چراتا ہوں اور اسی سے میری گذر ہوتی ہے اس وقت جو میں اپنے
 گھر گیا تو کل دینے مرے ہوئے پائے حالانکہ ابھی تھوڑا عرصہ گزرا کہ جب میں گھر سے بیان آیا تھا اس وقت اچھے صحیح و سالم تھے
 اس سنت جی صاحب اب جو سنت میں اپنے گھر جاؤں گا تو اس وقت مالک جانوران مجھ سے زن جانور دن کی قیمت طلب کریں گے اور
 سوائے انھیں دنبوں کے میرے پاس اور کوئی جائیداد نہیں ہے اسی سائین جی میں اپنی نادانی اور غلطی کا نہایت شرمندہ ہوں کہ
 جو آپ کے ساتھ میں نے گستاخی کی ہے اور آپ پر میسر کے پیارے اور پر میسر کے بھگت میں ایسے اپنے تصور کی معافی کا خواستگار
 ہوں اب مجھکو بخشے چونکہ ست گوردھاراج دیا کے مند رہی تھے اسکو دیکھی دیکھ کر بہت ترس آیا اور آپ نے اس سے ارشاد فرمایا
 کہ اسی بھائی تو جاوہ اور واہ گوردھاراج ایک ایک دیکھو آٹھا تو میرے سب دنبے زندہ ہو جائیں گے یہ سنتے ہی چرواہا گیا اور حسب ہر
 ست گوردھاراج کے واہ گوردھاراج ایک ایک دنبے کو آٹھا نا شروع کر دیا اور یہ بھی کتنا گیا کہ اسی واہ گوردھاراجی ہرے نام کی بدست
 یہ گلہ دنبہ جانوران کا زندہ ہو جاوے وہاں کیا دیر نہیں سب کے سب فوراً ہی زندہ ہو گئے یہ کیفیت دیکھ کر اور سب کو زندہ بھیج دیا
 سالم پاکر ست گوردھاراج کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اسی ست گوردھاراج میں اب اپنے گھر نہ جاؤں گا آپ کے قدموں میں اپنا
 بستر لگاؤں گا یہ سنکر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اسی بھائی تو اپنے گھر جا لیکن اُسے اپنے گھر جانے سے انکار کیا یہاں تک کہ اُس
 شب کو چرواہا ست گوردھاراج کے قدموں ہی میں رہا جب صبح ہوئی دنبوں کے مالک اُس چرواہے کو ڈھونڈھنے نکلے تو
 ڈھونڈھتے چرواہے کو اُس مقام پر پایا جھگل میں اپنے اپنے دنبے چرتے پاتے اور چرواہے کو ست گوردھاراج کے پاس بیٹھا
 دیکھا چنانچہ ڈھونڈھنے والوں بھی ست گوردھاراج کے قدموں پر گر کر منھا بیٹھا ست گوردھاراج کو دیکھا کہ مست بیٹھے ہیں اور چرواہا
 بھی بیٹھا ہوا ہے اتنے میں ست گوردھاراج سے ایک شخص نے کہا کہ اسی سنت جی یہ چرواہا ہم لوگوں کے دنبے چراتا ہے یہ شام کو مکان
 پر جلا آتا تھا لیکن شام کو گھر نہیں گیا تمام شب اسکا انتظار کیا گیا جب یہ آج صبح کو بھی اپنے گھر نہ گیا تو ہم لوگ اسکو ڈھونڈھنے نکلے
 لیکن بہت آجھا ہوا کہ اسکی تلاش کی وجہ سے آپ کے درشن بھی حاصل ہو گئے اتنے میں وہ چرواہا بول اٹھا کہ اسی کو گوناگ جی یہ جو
 فقیر بیٹھے ہیں سچ ہے کہ وہ خود خدا ہی ہیں خدا میں اور انہیں ذرا بھی فرق نہ جانتا یہ سنکر اس کے مالک نے جواب دیا کہ یہ بات تو نے کس طرح
 جانی وہ مجھ سے کہ اُس چرواہے نے اُن دنبوں کی سرگزشت کہ سنائی یعنی یہ کہ میں کل ایک وقت اپنے دنبے چراتا چرایا بیان
 آنکلا اور سب اپنا گلہ آجھا بھلا چنگا چھوڑ کر بیان آیا تھا ان سنت کو دیکھ کر اپنی نادانی سے کہ اٹھا کہ تم جو رہو بار اسستہ لوٹنے
 والے ہو کیونکہ تم نے ایسے دیرانے اور جھگل میں اپنی صحبت و قیام اختیار کیا ہے اگر فقیر موتے تو آبادی یا اس کے نزدیک بیٹھے اس طرح
 مجھ سے جو توفی ہوتی گئی کہ کچھ دیر تک مسخرو دلی آمیز بائین میں نے کین لیکن سنت تو دباں ہی ہوتے ہیں تاہم مجھ ایسے اندھے کو
 ماد فیکہ تنبیہ نہ دکھائی جاوے کیونکہ یقین آوے آپ نے فرمایا کہ تو بہان سے جا چنانچہ میں بہان سے جلا گیا جس وقت اپنے گلہ
 میں پہنچا تو وہاں ایک دم سے تمام گلہ کا گلہ مردہ پایا یہ کیفیت دیکھ کر بہت کجبر آیا اور کچھ عرصہ کے بعد مجھکو اپنی نادانی کا دھیا
 آیا ایسے فوراً ہی انھیں کے قدموں میں دوڑ آیا سنت جی نے جب مجھکو بہت جبران و پریشان پایا آپ نے فرمایا کہ جا اور
 واہ گوردھاراج ہر ایک دنبے کو آٹھا چنانچہ میں نے اس کے حکم کے موافق ہر ایک دنبے کو واہ گوردھاراج آٹھا نا شروع کیا جسکو میں نے

بات چلگایا اسکو نور اہی زندہ پایا بھانک کر تمام گلہ کا گلہ جو مردہ تھا زندہ ہو گیا پس موت اور جیات انھیں کے ہاتھ ہر اب آپ لوگ اپنے اپنے دینے اپنے اپنے گھر پہنچاتے اور بھگلو انھیں کی خدمت میں رہنے دیجیے یہ سنکر اس چرواہے کے مالک نے مکرر اس بات کو دریافت کیا کہ اسی بھائی یہ واقعہ کیا تم پہنچتے ہو جو اب اسکے اس چرواہے نے کہا کہ ایک حرف ایسین جھوٹ نہیں ہے یہ سنکر اس دینے کا مالک اپنے دینے اپنے گھر لایا اور ہر ایک سے یہ داستان کہ سنائی اور ہر ایک سے کہنا شروع کر دیا کہ اسی بھائی کو ہر ایک فقیر آیا ہوا ایسین اور خدا میں کچھ بھی فرق نہیں ہے کیونکہ موت اور جیات اسی کے ہاتھ میں ہے اور اس بستی کے باہر جنگل میں آج چوڑا دن سے یقیناً ہر دیرانہ میں مقام ہر بستی سے واسطہ نہیں ہے اور کسی شو کی انکو طبع و خواہش نہیں ہے یہ خبر سنکر اس بستی کے لوگ دوڑے اور ست گوردھاراج کے آکر قدموں میں ہوئے اور دست بستہ ہو کر عرض کرنے لگے کہ اسی بھائی کو جی ہم لوگوں کی خطا کو آپ معاف فرما دیں کہ اتنے دن آپ لوگوں کو یہاں آئے ہوئے ہو گئے اور ہم لوگوں نے آپ کی خدمت کچھ نہ کی اب ہم لوگوں پر کرپا کیجیے اور قصور بخش دیجیے کیونکہ ہم دنیا دار ہیں اور ہر ایک طرح سے گنگا رہیں اور آپ سنت میں ہم لوگوں کی خطاؤں کے بخشنے واسطے ہیں یہ سنکر ست گوردھاراج ان لوگوں سے بہت خوش ہوئے اور وہاں کے لوگوں کو اپنا سکا کیا اور نام کا انکو اپدیش دیا چنانچہ وہ لوگ گوردھاراج کے آکر رہنے لگے اور وہ گوردھاراج کو روکنے لگے۔

بعد اسکے کشمیر میں اسوقت میں ایک بڑے بھاری پنڈٹ کہ جبکا نام (چتر داس) تھا رہتے تھے اور سنکر پاس پوجا وغیرہ کا بہت کچھ سامان تھا اس پنڈت نے بھی سنکر کا بیان پر آج کل ایک فقیر تشریف لائے ہیں چنانچہ پنڈت مذکور ست گوردھاراج کی خدمت میں حاضر ہوا اور پنڈت مذکور اپنے گلے میں تھا کہ جی کی موت رکھنا تھا آتے ہی ست گوردھاراج سے رام رام مکر میٹھ گیا چونکہ پنڈت مذکور نہایت ابھائی شخص تھا بھانک غور و شکری کے دریا میں غرق تھا اپنے دل میں خیال کرتا تھا کہ مجھ سا کوئی دوسرا نہیں میں بہت کچھ پوجا کرنا ہوں اور کہا کرتا تھا کہ میں نے آگے بھی بہت کیا ہے اور اب بھی تب کرنا ہوں غرض کہ اسی غور کی وجہ سے جو کچھ کہ پوجا و پاٹ وغیرہ کرتا تھا سب بیکار ہو جاتا تھا اسکے کیفیت انترجامی ست گوردھاراج کو تو معلوم ہی تھی اسلئے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اسی پنڈٹ جی کچھ کہو یہ سننے ہی سوج کی روشنی کے سامنے اندھیر کہان اُسے عرض کیا کہ اسی ست گوردھاراج میرے دل سے دوجا بھاؤ جاتا ہے نہیں ہے آپ ایسی کرپا کیجیے کہ دوجا بھاؤ جاتا رہے یہ سنکر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اسی پنڈٹ جی تم گوردھاراج کے پاس اسکے اُسے عرض کیا کہ اسی ست گوردھاراج میں کس کو گوردھاراج ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اُس میں چار فقیر بیٹھے ہیں تم ان کے پاس جاؤ وہ انکو سمجھا دیں گے جسکو وہ لوگ تم سے کہیں تم اسکو گوردھاراج کو کہنا یہ سنکر پنڈت چتر داس اُس میں بد ان میں ان فقروں کے پاس گیا اور پیری پاسے لکھ میٹھ گیا یہ یہ سنکر ان لوگوں نے کہا کہ او پنڈٹ جی تمھاری دیر میٹھ جاؤ چتر داس نے اپنی خواہش ظاہر کی کہ بھگلو گوردھاراج کو کہنا منظر ہے جسکو آپ لوگ بتائیں اسکی خدمت میں ہم جائیں یہ سنکر ان فقروں نے کہا کہ اسی پنڈٹ جی وہ نہ رہو دکھائی دیتا ہے اس جگہ تم جاؤ وہاں پر نہ کو تمھارا گوردھاراج آلیگا یہ سنکر پنڈت چتر داس مذکور وہاں گیا اور جا کر مندر کے دروازہ پر جا کر کھڑا ہوا اُس جگہ پر ایک عورت سو باہاس بیٹھ ہوئے بیٹھی تھی اُسے پنڈٹ جی کو جتا بلکر مارا چنانچہ پنڈٹ جی کے حال سے روتے پھرتے وہاں آئے فقروں نے پوچھا کہ کیوں پنڈٹ جی تم کو گوردھاراج ملا یہ سنکر پنڈٹ جی نے اپنی سرگزشت کہ سنائی اسوقت

ان فقروں نے کہا کہ ارنڈت جی یہ آیا ہی جسکی تم سوا کرتے ہو یہ سنکر پنڈت چرخداس مذکور کو گبان آگیا اور ست گورو مہاراج کے قدموں پر آگرے اور پوجا کی ساگری علیحدہ کر دی اور پوچھیاں وغیرہ بھی تقسیم کر دیں اسوقت ست گورو مہاراج نے پنڈت چرخداس کو اپنا سکھ کہا اور بہت صاف دلی سے گورو گورو لگا چنے چٹا پنچ اسوقت شگورو مہاراج نے یہ شبہ فرمایا۔

اشلوک

شلوک

गुरु मिलया मन रहमिया ज्यों विदेधर न सिंगार
सब देसे हरि आवले सर भरे सो भरतार
अन्दर सचे रंग ज्यों मंभटे लाल गुलाब
कमल चिगंसे सच मन गुरु के पाव निहाल
मन सुख हूँ तर्फ है देवद नजर निहाल
फाही फानि सुर्ग जियों सिर दीसे नमकाल
खोद्या निर्मना निद्रा बुगि काम क्रोध विकाल
दन-मांखीन नजर न आवैजे चर पावन करो विचार
तुध भांवे संतोखीयां चुके आलजंजाल
मल रहे गुरु सेवे गुरु पौंड़ी वो हाथ
तानक लगी तनले तूसांचा मन सांच
بعد اسکے کشمیر کے اور پنڈت لوگ بھی ست گورو مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ست گورو مہاراج سے کہا کہ ارنڈت جی باوجود اسکے کہ ہم لوگ ہمیشہ ہی بید پوران و شاستر خود پڑھا کرتے ہیں اور اکثر لاٹوں کو بھی سنایا کرتے ہیں لیکن ہم لوگوں کا رہنکار نہیں جاتا ہی اب آپ کچھ ایسی کرپا کیجیے کہ ہم لوگوں کو بھی سانت آجاوے یہ سنکر ست گورو مہاراج یہ شبہ فرمایا۔

گور دیا من رہیا جیون دمنے دہر نر سنگار
سبہ ویلے ہر آدے سر بھرے سو بھرتار
اند رتچے رنگ جیون تھنے لال گوال
گل جسے سج من گور کے سب نہال
من کم دد بے طرف ہو دیکھو نظر نہال
بھائی بھائے سرگ جیون سر دیسے جم کال
گودیا ترشنا نیند پوری کام کردہ بکراں
ان آنکھیں نظر نہ آوے جے چر شبن کرو پجار
تدہ بھاوے سنتو کمیاں چو کے آل جنجال
بول رہے گور سوسے گور پوری بوہانہ
تاک لگی تے بے تون سانچا من سانچ
بعد اسکے کشمیر کے اور پنڈت لوگ بھی ست گورو مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ست گورو مہاراج سے کہا کہ ارنڈت جی باوجود اسکے کہ ہم لوگ ہمیشہ ہی بید پوران و شاستر خود پڑھا کرتے ہیں اور اکثر لاٹوں کو بھی سنایا کرتے ہیں لیکن ہم لوگوں کا رہنکار نہیں جاتا ہی اب آپ کچھ ایسی کرپا کیجیے کہ ہم لوگوں کو بھی سانت آجاوے یہ سنکر ست گورو مہاراج یہ شبہ فرمایا۔

شبد

श्रीराम महल १

नचकूता कुड चोहड़ा हग राधा सुदीर
पर निन्दा पर मल सुख सोधी अगिन क्रोध चंडाल
रसकस आप सलाहणी धडक भेरे तरकतार
बावा वोलों मत होय
उत्तम सुद उत्तम कहिये नोच कर्म यहि रोय
रस सोई नारस रूपा कमिन रस वरमल की वास
रस घोड़े रस सना मंदिर रस सीठा रस भांस

सरी राग मल पहला

لب کو تا کوڑہ چڑان ٹھک کھاندھا مہار
پرندہ پرل کو سودھی اگن کردہ چندال
رس کس آپ سلاہتری یہ کرم میر سے کرتار
بابا بولے بت ہوے

اوتم سودر اوتم کیجے کرم نہہ روے

رس سوئی نارس روپا کامن رس پرل کی داس
رس گھوڑے رس سجان مند رس میٹھارس ماس

ہتھیراس پاریر کے کئی گھر نام نیواس
 جیت بولیاں پت پادیاں سے بولے پر وائر
 کیکا بول دیگو ستا سن مور کے من اجاڑ
 جوتس بھادے سو پھلے مور کے کھڑ دھار
 تین ست تین پت تین دھن تے جس ہر در با سما
 تین کیا کیا سلا شران اور سوالی او کا سے
 نامک نظر سے باہر سے راجے دان پاسے

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ سنو پنڈت جی لو جو یغے طع جو اس جسم میں ہر وہ مثل گتہ کے ہر اور چھوٹ بولنا جو ہر وہ چنڈ
 ہر اور چھلکی کر نامردہ کے مثل ہر اور برائی نند اکڑا مثل پرانی میل کے ہر اور غصہ مثل آگ کے ہر اور رس کس یغے کھٹا و بھٹا
 کھانا اور اپنی خود ہی تعریف کرنا یہ کرم جو بُرے ہوئے ہیں وہاں پر پریشکار نام کیونکر پڑ سکتا ہے اور یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے
 کہ جب تک ست سنگ نہیں ہوتا یہ تک اس جو کام میں کسی طرح شدہ نہیں ہوتا ہر بان جو لوگ مشبو یغے نیک کام کرتے ہیں
 وہ سب میں اچھے کھاتے ہیں اور جو خراب کام کرتے ہیں وہ بُرے کھاتے ہیں اور یہ من جسم کی خواہشات یغے لڈا لڈا کر
 میں پٹا ہوا ہے اسکو نام کارس کیونکہ اچھا لگے کیونکہ دنیا میں بہت سے رس ہیں مثلاً کسی کو سونے و چاندی کی خواہش
 کسی کو عورت کی کسی کو خوشبو یا کسی کو سواری کسی کو مکان و عمارت کسی کو خوش ذائقہ کی غرض کہ انھیں رسوں میں دل پٹا
 ہوا رہتا ہے پس جان پر اسقدر رسوں کی خواہش ہو وہاں پر صرف ایک رس نام کیونکر آ سکتا ہے۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ شیریں زبانی سے پت رہتی ہر سخت زبانی سے پت جاتی ہر جو لوگ داہ گورو کا حکم مانتے ہیں
 انھیں کی مت ارجل یغے صاف دلی انھیں کو حاصل ہوتی ہے اور انھیں کی پت یغے غرت بھی رہتی ہے اور انھیں کے پاس
 نام - روپ - دھن - بھی ہوتا ہے جنکے دلون میں گورو کے بچن سمائے ہوئے ہیں دے لوگ اچھے اور خوبصورت ہیں جب
 اسقدر باتیں ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے کشمیر کے پنڈتوں نے سنیں ست گورو مہاراج کے قدموں پر
 تمھاریکا اور ست گورو مہاراج کے سکھ ہونے کی خواہش ظاہر کی اسوقت ست گورو مہاراج نے اُن لوگوں کو اپنا سکھ کیا
 اور فرمایا کہ داہ گورو کا نام جو سکھ سادہ و سنت آئے ہوئے کی سیوا کرو بھاد بھگت کے ساتھ اسی سے تمھارا ادھار ہوگا
 اور پریشکار کے نام کا بھروسہ کرنا اور بھاد بھگت میں ڈوڑھ رہنا یہ ہدایت سب کو کر کے شگورو مہاراج وہاں سے رخصت ہوئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج اور سلطان حمید فارون کی گفتگو کی بابت چلی

نہایت

ست گورو مہاراج نے ایک دن بھائی بالے سے فرمایا کہ بھائی بالے سلطان حمید فارون کو راہ پر لاؤں کیونکہ وہ بہت ہی
 ظلم کرتا ہے یہ سنکر بھائی بالے نے عرض کیا کہ چلیے حضور بہتر ہے کہ وہ حضور کی ہدایت سے راہ پر آ جاوے اور ظلم سے آگے نہ بڑھے

ورنہ اگلے قارون کی طرح غارت جاویگا اور انجام کو کچھ ہاتھ نہ آویگا بہ سنکرست گوردھاراج اٹھ کھڑے ہوئے اور روم کی طرف
 جدیدے غرضکے پہلا بادشاہ قارون تھا اور اُسکا چھوٹا بھائی جو تھا کہ جسکا نام ہارون تھا قارون یعنی بڑا بھائی بڑا ہی ظالم تھا
 اور نہایت ظلم کرتا تھا ویسے ہی اس بادشاہ کے وقت میں جعفر روم کی سلطنت تھی سب اُسنے لوٹ کر تباہ و برباد کر دی تھی
 اگلے قارون نے چائیش گنج کا خزانہ جمع کیا تھا اور اس سلطان حمید قارون نے پینتالیس گنج خزانہ جمع کیا غرضکے سنکرست گورد
 ھاراج مع بھائی باسے و بھائی مردانہ کے سلطان حمید قارون کے شہر میں جا پوسٹھے اور اُسکے دروازے کے آگے جا کھڑے ہوئے
 اور آپ نے جا کر دریافت کیا کہ سلطان حمید قارون کا دربار یہی ہے جس نے کہ پینتالیس گنج کا خزانہ جمع کیا ہے اور بعد اُسکے یہ بھی
 دریافت کیا کہ اسی بھائی جو یہ بادشاہ انصاف کیسا کرتا ہے اور اُسکے یہاں خیرات کس قدر ہوتی ہے یہ سنکرست دربانوں نے کہا کہ اسی فقیر
 صاحب یہ بادشاہ بہت ہی ظالم ہے اور انصاف اور عدالت کچھ نہیں کرتا یہ سنکرست گوردھاراج نے یہ بھی دریافت کیا کہ
 اس بادشاہ نے اسقدر خزانہ کس طرح جمع کیا ہے یہ سنکرست دربانوں نے کہا کہ اسی فقیر صاحب یہ ایسا ظالم ہے کہ اپنی سلطنت میں
 جہاں کہیں دولت سن پاتا ہے وہیں سے شگواتا ہے اُسکو چھوڑتا ہی نہیں ہے بعد اُسکے پھر کہا کہ سنو فقیر صاحب ایک دن سلطان حمید
 قارون نے اپنے وزیروں سے کہا کہ اب اور بھی کہیں روپیہ ہے یہ سنکرست وزیروں نے عرض کیا کہ اب تو حضور کی سلطنت میں
 کہیں روپیہ باقی نہیں رہا ہے یہ سنکرست بادشاہ خاموش ہو گیا چند دن کے بعد بادشاہ نے ایک یہ کام کیا کہ اپنی خدمتگاری کے
 جو بھت خوبصورت تھی اُسکو اچھتی پوشاک اور زیور پہنچا کر اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ تم لوگ اس خدمتگاری کو بازار میں بیچو اور
 مشورہ کرو کہ جو کوئی ایک روپیہ دے جاوے اس خدمتگاری کو بیچاوے چنانچہ ملازم شاہی اس خدمتگاری کو بازار میں دینے
 تمام شہر میں بیکر بھرے اور جیسا کہ حکم تھا مشورہ کر دیا کہ جو شخص ایک روپیہ دے جاوے اس خدمتگاری کو لے جاوے چنانچہ
 ایک سوداگر کے لڑکے نے اُسکو بہت پسند کر کے اپنی والدہ سے جا کر کہا کہ بادشاہ ایک روپیہ پر اپنی خدمتگاری فروخت کرتا ہے
 ایک روپیہ مجھ کو دیدو تو اُسکو میں اپنے گھر لے آؤں جو اب اُسکے والدہ نے کہا کہ اسی بیٹی یہ بادشاہ کسی کے گھر میں روپیہ کب رہنے
 دیتا ہے مثل ہے کہ سلطان حمید قارون یہاں کا بادشاہ ہے ہاں ایک روپیہ تمھارے والد کے منہ پر رکھ کر قبر میں دفن کیا تھا وہ جا کر
 نکال لو چنانچہ اُسنے اپنے باپ کی قبر کھود کر روپیہ نکال لیا اور شاہی ملازموں کے ہاتھ پر لا کر رکھ دیا اور اُس خدمتگاری کو خرید
 لیا چنانچہ ان ملازموں نے بادشاہ سے آکر عرض کیا کہ حضور خدمتگاری فروخت ہو گئی یہ روپیہ جمع کر لیا جاوے بادشاہ نے
 دریافت کیا کہ کس نے خرید کی ان ملازموں نے کہا کہ فلاں سوداگر کے لڑکے نے یہ سنکرست بادشاہ نے حکم دیا کہ اس سوداگر کے لڑکے
 کو گرفتار کر لاؤ ملازمان شاہی گئے اور اُس لڑکے کو گرفتار کر لائے بادشاہ نے دریافت کیا کہ اسی لڑکے یہ روپیہ تو نے کہاں پایا ہے
 اُسکے اُس لڑکے نے صاف کہہ دیا کہ اسی بادشاہ یہ روپیہ میرے باپ کے منہ پر رکھ کر قبر میں دفن کیا تھا چنانچہ اُسکی قبر سے میں
 نکال لایا ہوں پس اسی وقت بادشاہ نے اپنے وزیروں کو حکم دیا کہ جہاں تک قبریں ہماری عمارتوں میں ہوں اُنکو کھدوا کر روپیہ
 نکالو یہ سنکرست وزیروں نے عمل کیا لیکن کہیں روپیہ کا نشان نہ پایا پس اسی فقیر صاحب اب آپ خیال فرمائیے کہ یہ بادشاہ
 ایسا ظالم ہے غرضکے اُسنے اپنی دانست میں کہیں روپیہ کا نام بھی رہنے نہیں دیا یہ سنکرست گوردھاراج نے فرمایا کہ اسی دربانوں
 یہ بادشاہ تو بڑا ہی گنگا رہی خدا کی درگاہ میں بہت ہی سزا دیگا اُسکی کمائی پر لعنت بھیجا جاوے اُسکی زندگی پر لعنت ہے

(راگ تلنگ محل پہلا)

(نکھیلت نامہ)

کیجی نہک نامی جو دیوے خداے
جو دیسی زمین پر سو ہو سی فناے
دام و دولت کسے بیشمار
نہ رہیگا کڑوری نہ رہیگا ہزار
دھڑا تیسکا جو خورے اور کھاے
دیوے دلاوے رضاے خداے
ہوتا نہ رکھے اکیلا نہ کھاے
یقین دل دانی وہی بہشت جاے
کیجی توجہ نہ کیجی گمان
نہ رہیگی دنیا نہ رہیگا دیوان
ہاتھی دگھوڑے و لشکر ہزار
ہو دیگا غنیمت لگے گی نہ بار
دنیا کا دیوانہ لکے لکے مرا
آئی موت سر پر نہ تیرا نہ میرا
کبھی گالیے دیکھو باجے بجائے
رہیگا وہی ایک سا بچا خداے
آیا اکیلا اکیلا چلایا
پہلے وقت کوئی کام نہ آیا
لیکھا مانگے جو کہ دیجیے جواب
تو بہ پکارے تو پاوے عذاب
دنیا لیکر جو دھڑا کما یا
کھا یا ہونڈا یا آجائی گنوا یا
آخر چھتاے کرے ہاے ہاے
درگاہ پاتے تو پاوے سزاے
لعنت ہر زمین کو و تیری کمائی

راگ تلنگ محل پہلا
نکھیلت نامہ

کیجی نہک نامی جو دیوے خداے
جو دیسی زمین پر سو ہو سی فناے
دام و دولت کسے بیشمار
نہ رہیگا کڑوری نہ رہیگا ہزار
دھڑا تیسکا جو خورے اور کھاے
دیوے دلاوے رضاے خداے
ہوتا نہ رکھے اکیلا نہ کھاے
یقین دل دانی وہی بہشت جاے
کیجی توجہ نہ کیجی گمان
نہ رہیگی دنیا نہ رہیگا دیوان
ہاتھی دگھوڑے و لشکر ہزار
ہو دیگا غنیمت لگے گی نہ بار
دنیا کا دیوانہ لکے لکے مرا
آئی موت سر پر نہ تیرا نہ میرا
کبھی گالیے دیکھو باجے بجائے
رہیگا وہی ایک سا بچا خداے
آیا اکیلا اکیلا چلایا
پہلے وقت کوئی کام نہ آیا
لیکھا مانگے جو کہ دیجیے جواب
تو بہ پکارے تو پاوے عذاب
دنیا لیکر جو دھڑا کما یا
کھا یا ہونڈا یا آجائی گنوا یا
آخر چھتاے کرے ہاے ہاے
درگاہ پاتے تو پاوے سزاے
لعنت ہر زمین کو و تیری کمائی

اور گویا کہانی کی مانند ہے

دروغ بازی کر کے دنیاوت کھائی
 پیوے پیالہ اور کھائے کباب
 دیکھو دلوں کے جو ہوتے خراب
 جس کا توبہ ملا ہی کا سنو ہر با
 دنیا کے لالچ نے صاحب بسا ریا
 نہ کیستی عبادت نہ را کھو ایمان
 نہ کبھی حکومت بکا رہے جان
 اندر محل کے تو بیٹھا ہو جاے
 حرم سے کھوے خوشبو سے ہواے
 نہ پوچھے نہ پوچھے جو باہر کیا ہوے
 حرامی غریبون کو اسے گبوے
 بسنی آ جا رہے تان پھر نہ بسا دے
 کو کے بکا رہے تان داد نہ پا دے
 کر ڈری لکھیری کر کے بشمار
 یکے کو سا تر بیرے مرے وہ ہزار
 حاکم کھا دے حکومت نہ ہو دے
 دنیا کا دیوانہ پھرے مست یوے
 لوٹے ملک اور پھرے دکھاے
 دوزخ کی آتش مار لگی جلاے
 گر یہ سونہ دیکھے دنیا کے دیوانے
 ہمیشہ نریگی نوایا نہ جانے
 آٹھا دے جسماتس کو لاگے نہ بار
 کیسی دنیا کیسا گھر بار
 چند روز چلنا کچھ بکڑے قرار
 کیجیے نہ حرم بہت دنیا کو یار
 شرمندہ نہ ہو کچھ نیکی کماے
 لغت کا جامہ تو پھرے نجانے

دیرینا چڑی کر کے دنیا لڑے رگاز
 پیوے پیا لہا اور پیا پے کباب
 دیکھو رولہ کے جہا ہوتے رگاب
 جس کا توبہ ملا ہی کا سنو ہر با
 دنیا کے لالچ نے صاحب بسا ریا
 نہ کیستی عبادت نہ را کھو ایمان
 نہ کبھی حکومت بکا رہے جان
 اندر محل کے تو بیٹھا ہو جاے
 حرم سے کھوے خوشبو سے ہواے
 نہ پوچھے نہ پوچھے جو باہر کیا ہوے
 حرامی غریبون کو اسے گبوے
 بسنی آ جا رہے تان پھر نہ بسا دے
 کو کے بکا رہے تان داد نہ پا دے
 کر ڈری لکھیری کر کے بشمار
 یکے کو سا تر بیرے مرے وہ ہزار
 حاکم کھا دے حکومت نہ ہو دے
 دنیا کا دیوانہ پھرے مست یوے
 لوٹے ملک اور پھرے دکھاے
 دوزخ کی آتش مار لگی جلاے
 گر یہ سونہ دیکھے دنیا کے دیوانے
 ہمیشہ نریگی نوایا نہ جانے
 آٹھا دے جسماتس کو لاگے نہ بار
 کیسی دنیا کیسا گھر بار
 چند روز چلنا کچھ بکڑے قرار
 کیجیے نہ حرم بہت دنیا کو یار
 شرمندہ نہ ہو کچھ نیکی کماے
 لغت کا جامہ تو پھرے نجانے

گاफलن کورگا تو پاچے گا سار
 چہٹی و بے ڈا کو لہے گا نہ سار
 تو کا کہے بھڑت کی جین جیور
 دینا رے کی آتھ جلا دی گئی گور
 مہا پاد پورے گار کیتے شاہ راجن
 نہ ریشہ جی میں پر انہ کے نیپان
 چننے کھتر جانور کے بھوی
 کیتے راک ہو کا دی پلے ننا و
 چالیس گنج جیور نہ رے راجن
 دیر پورے کھانے ہوتے پر نیپان
 نہ دانی نہ دنی و فانی مقام
 تو خود سمجھ مینی یہ چلتا جان
 ہر وقت بندے تو خدمت نہ سار
 غفلت دستی سے بازی نہ ہار
 توبہ نہ کینان کرو یاں گناہ
 ناک ایسے عالم سے تیری پناہ

غفلت کریگا تو پاویگا مار
 مینی دینا کو لہے گا نہ سار
 توبہ نہ کینان کرو یاں گناہ
 دینا رے کی آتھ جلا دی گئی گور
 شاہ بنیر کے تے شاہ خان
 تیسے زمین پر انہ کے نشان
 چلتے کھتر جانور کی چھاؤں
 کیتے خاک ہوے کوئی پوچھے نہ ناؤں
 چالیس گنج جیور نہ رے راجن
 دیکھو رے قارون ہوتے پر نشان
 نہ دانی نہ دنی و فانی مقام
 تو خود سمجھ مینی یہ چلتا جان
 ہر وقت بندے تو خدمت نہ سار
 غفلت دستی سے بازی نہ ہار
 توبہ نہ کینان کرو یاں گناہ
 ناک ایسے عالم سے تیری پناہ

ست گور و مہاراج کی زبان فیض ترجان سے جس وقت سلطان حمید قارون نے یہ نصیحت نامہ سنا حیران ہو گیا اور دست بستہ
 ہو کر عرض کیا کہ اے سنت جی میں ہوں دنیا میں غرق آج ہوں تو میرا کیا حال ہوگا اور مجھ کو تو آج ہی خدا کی صحبت ہوئی ہے ابھی
 تو میں غفلت کی بند میں سوتا تھا مجھ کو تو اس صاحب کی حقیقت کچھ بھی معلوم نہ تھی اے باباجی آپ کا کلام سنکر میں بہت خوف
 ہو گیا ہوں کہ میرے ساتھ اسکے دربار میں کیا برتاؤ ہوگا یہ سنکر ست گور و مہاراج نے فرمایا کہ اے سلطان حمید قارون دلگرم
 خدا کی محبت کبھی نہیں گنتی ہے اور نہ خداوند کریم ایسی دلگتوں سے کبھی محوش ہوتا ہے یاد رکھو کہ جیقدر دیر خدا کی بندگی میں
 ہوتی ہے اسقدر دیر چھوٹنا شکل ہی دنیا کی دوشی کسی کام کی نہیں ہے اور نہ آئندہ آنکے کھانے و پانی کا وقت ہوگا کوئی بار ہوگا جتنی
 دیر لوگ ساتھ کھاتے ہیں اتنی ہی دیر تک بار غار میں جس دن کھانا نہ پاویں اسی وقت دشمن ہو جاویں بدی کرنے لگیں اے بادشاہ
 ایسا رواج اس سنسار کا ہے کیا اپنا اور کیا پرایا دنیا کے لوگ سب سکے کے دوست و بار ہیں اور وہ کون کونئی دوست و بار
 نہیں ہوتا ہے پس اسوجہ سے سنسار کی دوشی کسی کام کی نہیں ہے یہ سنکر سلطان حمید قارون نے کہا کہ اے باباجی اگر سنسار کی دوستی
 پسند نہیں ہے تو خدا کے ساتھ دوستی کس طرح کی جاوے یہ سنکر ست گور و مہاراج نے ایک شبہ فرمایا۔

दोस्ती योरो दोस्तीजां सच पर जाँडे
जक पहिचाने साहेब का चले रस्में माँडे
(एकरहाय)

दोस्ती तां पर जानये जो गुरु चरण यावाने
होय निमकडे आये रस्में दुआरे तां हिंदै समात्रे
जो नालगो दोस्ती कालू रयत राय

ता नानक देख दयाहि सतगुरु को चरना रायाय

دوستی یارو دوستی جان سچ پر جانڑے
حکم پہچانے صاحب کا چلے قصی مارے
ایک رہاؤ

دوستی تا پر جانے جان گورچرن کھانے
ہو دے نہ میری آؤں ختم دوارے تاہر کاسیا
جو نال گو دوستی کا کو کھراے
نمان ناک دیکھ دیاہن ست گور کے چرنی امی پیا

ست گور و مہاراج نے جو وقت یہ مشہد فرمایا اسی وقت سلطان حمید قارون مذکور ست گور و مہاراج کے قدموں پر آگرا اور عرض کیا کہ اسی ست گور و مہاراج جیسا آپ فرمادینگے ویسا ہی میں کرونگا یہ منکر ست گور و مہاراج نے فرمایا کہ اس وقت تک تمہاری سلطنت میں جسدِ رقیب ہی میں اُن سب کو رہائی دید تو تمہارا دونوں جان میں بھلا ہوگا اور اب آئندہ سے غریبوں پر رحم کیا کرو اسکے کرنے سے ٹکودہ کے راستے کی خبر ہو جاوے گی یہ سننے ہی سلطان حمید قارون نے جسدِ رقیب ہی اُنکے چل میں گئے سب کو رہائی کا حکم دیدیا اور جس جس شخص کا جسدِ مال ضبط کیا تھا اُن لوگوں کو بچھڑا پس کرادیا خواہ وہ مال بادشاہ کے بہان آگیا تھا یا کہ انہیں کے مقام پر فضلی سرکار میں تھاسب کا سب اُن لوگوں کو دلوا دیا بعد اسکے ست گور و مہاراج نے بادشاہ سے فرمایا کہ اب آئندہ سے غریبوں پر ظلم نہ کرنا اب خدا کی بندگی میں دل لگاؤ غرض کہ جہانک اُسکی عبادت تھی اپنی سلطنت میں لنگر جاری کرایا اور غلامِ حکم دیدیا کہ جملہ غریب و غرباسب لوگ کھانا لنگر سے کھایا کریں چنانچہ اُس ملک کے سب لوگ ست گور و مہاراج کو دمتن و متن کرنے لگے ست گور و مہاراج کے قدموں کی بدولت اُس ملک میں بھی دھرم ہونے لگا بعد اسکے ست گور و مہاراج کا بادشاہ سلطان حمید قارون مذکور مُرید ہوا چنانچہ ست گور و مہاراج نے اُس بادشاہ کو پریش کی بندگی کا آپدیش کیا اور فرمایا کہ آئندہ سے آئے ہوئے سنتوں اور سادھوؤں کے سید اور متل کیا کرو اور سب میں پریش کو حاضر و ناظر سمجھنا اور یہ بات یقین ماننا کہ پریش ہر جگہ ہر بے مہود ہر جا موجود اور یہ بات بخوبی یاد رکھنا کہ جو لوگ پریش کی طرف رجوع ہوتے ہیں یا خدا کی بندگی کرتے ہیں انکا کام خود خدا ہی انجام دیتا ہے اور تمہارے اوپر پریش کی بُری ہی کرپا ہوتی ہے کیونکہ جہرِ بُری کرپا ہوتی ہے اُسکو سنتوں کے درشن حاصل ہوتے ہیں اور جب سنتوں کے درشن ہوتے ہیں تب تمام کام سہل ہوتے ہیں اور تم یقین کرو کہ تم پر ہمنے مہربانی کی کہ جو ٹکودہ ابت کی ورنہ پہلے قارون کی طرح تم بھی ہلاک ہو جاتے بہت ہی اچھا ہوا کہ تو نے اول ہی مرتبہ پریش کو یاد کر لیا اور اُسکی طرف رجوع ہو گیا بجا اب اسکے ست گور و مہاراج سے سلطان حمید قارون نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ آپ نے میری ہی مہربانی کی گویا مجھکو ڈوبتے ہوئے سے اُبار لیا آپ نے مجھکو دمنج کی آگ سے بچا لیا یہ کلمہ بادشاہ مذکور نے ست گور و مہاراج کے قدموں پر گر کر متھائی اس وقت ست گور و مہاراج نے فرمایا کہ اے قارون تیرا خدا بھلا کرے بعد اسکے ست گور و مہاراج نے فرمایا کہ اے قارون اب ہم چلتے ہیں قارون مذکور نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اسی ست گور و مہاراج اب آپ کے کب درشن ہونگے بجا اب اسکے ست گور و مہاراج نے فرمایا کہ اے قارون دیدار میں

دیکھو خبردار بھول نہ جانا یہ سفار بادشاہ ست گورو۔ اراج کے قدموں پر گر چڑا ست گورو مہاراج اسکی بھگتی دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج مع بھائی بالے و بھائی مردانہ کے وہاں سے رخصت ہو کر دوسرے مقام پر جا بیٹھے چنانچہ وہاں کے لوگ بھی ست گورو مہاراج کے سکھ ہوئے اور بہت بھاری سنگت اکٹھا ہونے لگی ایک دن ست سنگ اکٹھا تھی اور شبد کا آجاریں جو رہا تھا اسی عرصہ میں ایک سکھ نے دست بستہ ہو کر ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اگر حضور کو تکلیف نہ ہو دے تو ہم لوگوں کو جو بعض ادا نعت ہیں سنو تو کامیاب اور سنو تو کے دشمن کا پھل کچھ سنا ہے اور سنو تو کی خدمت کا پھل بھی کچھ بیان کیجیے کہ جس سے ہم لوگوں کا کلیان ہو دے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج نے سنت سیوا کی بابت جو فرمائی وہ چلی

نہایت

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ سنو بھائی سکھو سنو تو کامیاب نہ تو کیا نہیں جانا ہو لیکن حضور سا کہتا ہوں کہ جس سے تم لوگ خود ہی سمجھ لو گے یہ سنکر سب سنگت نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ ست بھجن۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ اے بھائی سکھو ایک برہمن تھا اور وہ گنگا کے کنارے کسی گائون میں رہتا تھا اور اسی کے نزدیک ایک ٹھاکر دوارہ تھا اس ٹھاکر دوارہ کی وجہ سے اس طرف ہمیشہ سنو تو اور سادھوؤں کی آمد و رفت رہا کرتی تھی اور اس ٹھاکر دوارہ میں سنو تو کی سیوا بھی بہت ہوا کرتی تھی اور وہ برہمن بیپا رکھا کرتا تھا زیادہ ہو یا چڑھتا تھا اور گوشت کھانا تھا اور شراب پیتا تھا ٹھاکر دوارہ سے ملی ہوئی اسکی بھی دیوار تھی اسوجہ سے آنے جانے والے سنو تو کے اس برہمن کو دشمن ہوا کرتے تھے حالانکہ برہمن مذکور کو سنو تو اور سادھوؤں کی بھلا و بھگت نہ تھی غرض کہ اسکی ساری عمر گزر گئی آخر کار اس پاپی برہمن کی عالی دربار سے طلبی ہوئی چنانچہ دھرم راج کے دوست اس برہمن کو پکڑ کر لے گئے دھرم راج نے اس کے اعمال کو دیکھ کر حکم دیا کہ اس پاپی برہمن کو (کبھی ترک) میں ڈال دو اس ترک کی شکل یہ ہے کہ تنہا اسکا گھوڑے کی گردن کی طرح ہو اور جسم اسکا (لاکھ جو جن) کا غرض کہ دو تنوں نے اس برہمن کو اسی ترک میں ڈال دیا اس کے ڈالنے کی ایسی آواز ہوئی کہ جیسے کوئی بڑا بھاری تمپر کنوئیں میں گرتا ہو وہ مقام بہت ہی خراب اور نہایت بو دار ہو جو لوگ اس ترک میں بھیجے جاتے ہیں وہ وہاں رہائی ہائے ہائے پکارا کرتے ہیں غرض کہ جب برہمن اس ترک میں ڈال دیا گیا تو وہ آتشکدہ دہک رہا تھا اس کے جاتے ہی ترک مذکور فوراً ہی ٹھنڈا ہو گیا جو لوگ پہلے سے وہاں تھے اور ہائے ہائے کہہ رہے تھے ٹھنڈک پکار خاموش ہو گئے وہ سب لوگ اس برہمن کے آکر قدمبوس ہوئے اور آکر کہنے لگے کہ آپ کے قدموں کی بدولت ہم لوگ جو دوزخ کی آگ سے پکارا کرتے تھے ٹھنڈک پکار خاموش ہوئے ہیں یہ کیفیت دھرم راج کو پہونچی اسی وقت دھرم راج نے رچت گیت سے دریافت کیا کہ وہ برہمن تو مہا پاپی تھا پھر کیا وجہ ہوئی کہ اس کے جاتے (کبھی ترک) کی آگ کہ جو ایسی تیز تھی ٹھنڈی ہو گئی کیونکہ اس نے تاہم عمر اپنے کسی سادھو و مہاتما کی خدمت کی اور نہ کوئی اور ہی اس سے نیک کام ہوا پس یہ تو بتاؤ کہ آبا یہ شخص وہی برہمن ہے کہ جو چڑھے کا روزگار کرتا تھا اور شراب پیتا تھا اور گوشت کھاتا تھا یا کہ کوئی شخص سہو سے آگیا ہے یہ سنکر مہاراج (جبت گوپت) نے جواب دیا کہ

نہیں مہاراج یہ وہی شخص ہو کہ جسے اپنا دھرم تباہ کر کے اور دھرم گرہن کیا گوشت کھایا اور شراب پی دھرم راج نے کہا کہ پھر کیا ہے اب اس کے اعمال دیکھے جاویں کہ کیا کام اس سے وقوع میں آیا کہ جس کا نتیجہ اسے یہ پایا کہ آپ خود دوزخ کی آگ سے بچا اور دوسروں کو بھی بچا یا جب اس امر کی تحقیقات کی گئی تو معلوم ہوا کہ اس برہمن کا مکان ٹھکانہ دارہ کے نزدیک ہی تھا اسنے تمام عمر سادہ و سستون ہی کے دشمن کیے ہیں انھیں سنتون اور مہاتماؤں کے دشمن کی بدولت ذیبر چونکہ سادہ اور سنتون کے جرنوں کی تھا اس کے اوپر تمام عمر تیری رہی ہر اسوجہ سے اس کا جسم اسیا پاک ہو گیا ہر کہ اس کے جاتے ہی تمام ترک کی آگ، ٹھنڈی ہو گئی یہ سننے ہی دھرم راج نے حکم دیا کہ اس برہمن کو فوراً ہی اس ترک سے نکال لاؤ چنانچہ دوت پونچے اور اپنی معذرت کرنے لگے کہ اے برہمن دیوتا آپ اس قابل نہیں تھے کہ بیان لائے جاتے یہ ہم لوگوں کی غلطی کا باعث ہو کہ جو آپ کو یہاں آنا پڑا ایسے اب آپ یہاں سے فوراً ہی نکل چلیے جو اب اس کے اس برہمن نے کہا کہ اے بھائیو میں تو اکیلا اب یہاں سے نکل نہیں سکتا اگر ان سب کو میرے ساتھ نکال دوں البتہ چل سکتا ہوں یہ سنکر دھرم راج کے دوت واپس آئے اور برہمن کی گفتگو کہی ہوئی کہ سنائی آ کر دھرم راج نے حکم دیا کہ ہنر اس کے ساتھ اور لوگوں کو بھی جسکو وہ کے نکال لاؤ چنانچہ اس برہمن کے ساتھ اسوقت جسد رپائی دیان موجود تھے نکل آئے اور سب کو مرث لوک میں بھیجا یا یہاں تک کہ ترک بالکل خالی ہو گیا اور اس برہمن کو سچ کھنڈ سنتون کے ساتھ رہنے کو حکم دیا اور وہ دیان خوشی سے سنتون کے ہمراہ رہنے لگا۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ اے بھائیو یکھو سنتون کے سنگ کا یہ مہاتم ہر یہ سنکر سب سنگت نے سری ست گورو مہاراج سے استغی کی اور کہا کہ آپ میں اور ہر پیشہ میں کچھ فرق نہیں ہے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج نے شبد کی بابت جو فرمائی اسکی بابت چلی

نمبر ۱۰۲

राग मारू महल (१)

शब्द

मोहनी मोहलियो वगुनया

लोभ व्यापि भूठी दुन्या .

मेरी मेरी करेक सच्ची

अन्त के वार सगल है छलया

निर्भो निरंकार दयालया

न्या जंत सगले प्रतपालया

(एक रहाय)

एके अम कर गाड़ी गंढे

राग मारू महल پہلا

شبد

موسمی موہ یو نہ گنیا

لوہ بیا پے جھوٹی دنیا

میری میری کر کے سچی

انت کے بار سکل ہر چھلدا

نر بھو نہ کار دیا

دیا خست سکلے برت پایا

ایک رہاؤ

ایک شرم گر گاڑی گڈھے

اپنے سونے دامن چدھے

راجکماں کے رینین یے لیتا کہیں سنگ نہ چل چلا

اپنے پراگیا پینڈ تے پھاری

اپنے سونے تاج باپ متاری

سوتیلیاں بھانجے گھڑیاں تاکہ نیکو رہا پارکھا

ہوئے سب بھٹت ویاہلے تادی

جیو جی جی پاریخت تے چھاری

گھڑیاں ماساڈی دن میں وستی اٹھانے کے لاری پلایا

کوڑے باندھ کر رکھ کر جانے

دھرم نام چھو جیو تاکہ

ساہوکاراں بھینس سونے گات پارہ نانیکن نجر نیہا لایا

سادہ سنگ بنے جن کتے گت پانی ٹانگ نظر نہایا
ست گورو مہاراج نے جس وقت یہ شبہ فرمایا اس وقت ست سنگ گورو مہاراج کے حضور بیٹھی تھی منجھو اُنکے اُس سنگ
میں ایک کھتری بھی تھا کہ جو چار کڑور دپہ اپنے پاس جمع کیے تھا اور کبھی کسی کو کچھ دیتا نہ تھا اس قدر خسیں آدمی تھا کہ کبھی نہ
اپنے رشتہ داروں ہی کو دیتا تھا اور نہ کبھی کسی غیر کو کچھ دیتا تھا دھرم کے کام میں بھی کبھی کچھ خرچ نہ کرتا تھا فرضاً محض بے فیض
آدمی تھا ایک دن ست گورو مہاراج کے شہر سکر نہایت خوف ہوا اور دست بستہ ہو کر ست گورو مہاراج کے حضور میں رہیں
کیا کہ ایسے گورو مہاراج میرا کلیان کس طرح ہو گا یہ سکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی تم سے پیشتر جو لوگ دولت و گدگد
میں اور دولت کے پیچھے جو تکلیفیں اٹھاتی ہیں وہ ہم ذکر کرنے ہیں سنو۔

ایک شخص کے پاس بہت سال دسباب تھا وہ شخص اُسکے اوپر بیٹھا رہتا تھا بیٹھے اُس دولت سے وہ شخص استدر بہت کرتا تھا
کہ نہ آپ اسکو صرف میں لاتا تھا اور نہ کسی کو کچھ دیتا تھا گو کہ سخت تکلیف خود اٹھاتا تھا لیکن اُس دولت سے کچھ بھی خرچ نہ کرتا تھا
آخر کار اسکی زندگی پوری ہوئی اور فرنگار کے دربار سے طلبی آپہنچی چنانچہ جم کے دونوں نے اسکو آگھرا اور اسے ہی پہلے تو
زمین پر ٹپک دیا اسوقت اسنے کہا کہ ای بھائی کیا کرتے ہو اور تم لوگ کون ہو بجز اس بات کے اسوقت رام نام مہی اُسکے نہ سے
نہ نکلا جم کے دونوں نے کہا کہ تم لوگ جہراج کے دوت ہیں اور تمھو کو (جم پوری) ایجاد جنگیہ سکر اُس دولت مند نے کہا کہ اچھا
ایک بات ہماری سن لو بعد اسکے جو کچھ کرنا ہو وہ کرو دونوں نے کہا کہ کیا گناہی دولت مند نے کہا کہ حقد دولت میرے پاس ہے
اسکا ایک حصہ تم لوگ لے لو اور تمھو کو بین چھوڑ جاؤ یہ سکر دونوں نے اسکو اور آدمی اور گھر سے گھسیٹ کر باہر کر دیا اسوقت
اُس دولت مند نے نفعت دولت دینے کا اقرار کیا اور چھوڑ جانے کا پھر غور کیا اور یہ سکر دونوں نے اسکو اور مارا اور کہا کہ
ہم تمھو کو کسی طرح نہیں چھوڑ سکتے ہیں اور ہم لوگ دولت کی خواہش نہیں رکھتے ہیں آخر کار پھر اُس دولت مند نے کہا کہ ای بھائی
کل دولت میری تم لوگ لے لو لیکن تمھو کو بین چھوڑ دو یہ سکر اُن دونوں نے جواب دیا کہ ارے مالائق اس تمھو کے ساتھ ہمارا

کچھ کام نہیں ہو بلکہ تیری دولت کیا تمام روئے زمین کا راج ہمارے کام کا نہیں ہے ہمارا کام تو صرف تجھ کو یا اور کو یہاں سے
 پکڑ بیگانے کا ہے سوقت اس وقت آئے گا کہ اچھا بھائی اس بھیجی سے ہم کو دو دو باتیں کر لینے دو تب بچاؤ یہ سنکر اس وقتوں
 نے اس وقت کو بھیجی کے پاس سے جا کر کھڑا کر دیا سوقت اس وقت آئے گا کہ اچھیجی میں نے تجھ کو نہایت محبت کے
 ساتھ رکھا تھا اور یہ سوچا تھا کہ کسی دن تو میرے کام آویگی چنانچہ اب وقت بچھڑا یا ہے سوقت تو میری مدد کر کیونکہ میں تجھ کو بڑے
 پیار سے رکھتا تھا یہاں تک کہ خرچ بھی نہیں کرتا تھا بلکہ اپنے اوپر تکلیف گوارا کرتا تھا اور تجھ کو چھوٹا ہی نہ تھا اور تیری حفاظت
 ہر طرح سے کرتا تھا یہاں تک کہ اپنے جسم کو خشک کر دیا اور تجھ کو خرچ نہ کیا میں ہمیشہ تیری ہی خدمت کرتا رہا نہ خود کھایا اور نہ اوروں کو
 کھلایا اور سب امور اسیلے کیے تھے کہ تو میرے کبھی کام آئیگی اور تجھ کو چھوڑا بیگی پس جبکہ میں نے تیرے ساتھ ایسی رفاقت کی تو اب
 زیادہ نہیں تو جا کر قدم ہی تجھ کو پہنچا دے اگر تو تجھ کو ان لوگوں سے چھوڑا نہیں سکتی ہے تو اتنا تو میرا ساتھ اس خدمت کا عیوض
 دے یہ بات سنکر کبھی نے اس وقت کو جواب دیا کہ ای بابی جس طرح زمین میں تو نے مجھ کو گاڑ کر رکھا ہے اسی طرح میں بھی تجھ کو زرک
 میں جو لوگی ای دشت تو نے مجھ کو کسی دوست کے یا کسی نہ ترہ یا کسی سنت سیدو امین یا کسی کنڈان و بادلی و تالاب و باغ یا کسی ایت
 غیب کی سردی و گرمی کی حفاظت میں یا کسی دھرم کے کام میں صرف کیا نہ تو نے کسی طرح کا پرا بکار کیا نہ اپنے رشتہ داروں کی
 میرے ذریعہ سے خوش کیا نہ ہریش کا جس مجھ کو خرچ کر کے اپنے کانوں سے سنا یا اپنے منہ سے تو نے کبھی رام کے گن بھی نہ گائے
 ای بھائی میرے ہوتے ہوئے تو نے اچھے پدارتھ بھی نہ کیے اور نہ کبھی اس جو کو کہ جو اس وقت میرے ساتھ ہی آرام پہنچایا بلکہ
 ہر قسم سے ہر وقت اسکو ترسا یا پس ای بھائی میں کیا کروں اگر میرے ہوتے ہوئے کسی قسم کا تو سمجھ کام کرنا یا کسی غریب غرا
 کی شادی و بیاہ وغیرہ کر دیتا یا سنسار ہی میں اپنا نام کرتا تو بھی آج تیرے کام آتا اور میں بھی تجھ کو پار برہم کے پاس بجاتی زرک کی
 نہ تک جو ابھی نہ آئی بلکہ مکتیہ میں میں تجھ کو خود ہی پہنچائی کہ جس میں ہر طرح کا بچھاؤ سکھ و آرام ملتا ای بابی تو نے اپنے من تک کو بھی
 سکھ نہ دیا اور نہ خود بھی کبھی اچھے اچھے بھوجن کیے اور نہ دوسرے کو کھلائے پس ای بابی جس جس میں تو جاو بگا دین پر نہ
 واللہ ہی جی ہو دینا غرقہ دو تہند نہ کو یہ سب جو بات سنکر خاموش ہو گیا اور ہم کے دوست اسکو اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ
 مارنے لگے اور راتے ہی ہوئے دھرم راج کے پاس بیگئے چنانچہ دھرم راج نے اس وقت کو اندھ گھور زرک میں ڈال دیا۔
 ست گورو مہاراج کی زبان فیض تر جان سے سنکر وہ دو تہند کھڑی کہ جس کے پاس چار کرور کا اثاثہ تھا نہایت خوفناک ہو کر عرض کیا
 کہ ای ست گورو مہاراج مجھ پر کیا کیجیے اس وقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ دھرم سالہ ہوا اور آئے ہوئے سادہ و سنت کی
 خدمت کیا کر اور بھوکے کو انج و غلہ دینے کو پکڑا وغیرہ دیا کر اور ہر آدمی سے شیرین زبانی سے باتیں کیا کر اور شکر ہی وغیرہ سے
 دور رہو اور بہت عاجزی کے ساتھ سیدو کیا کر اور گو بند کا نام چا کر اور اسی کی سیدو کیا کر اور دھرم کی کیرت یعنی روزگار
 کیا کر اور جس قدر تیری کمائی میں فائدہ ہوا کرے اسکا دنلو ان حصہ پر ہیشہ کے نام پر دیا کر اسی سے چیرا کلیان ہو گا ورنہ دیکھو
 یہ آیا وہ ہے جسکو اس وقت نے اپنی جان سے زیادہ پیار رکھا تھا آخر کار یہ اس کے کام نہ آئی اور فوراً بھی اس بچارے کو
 پہنچانے تک نہ آئی بلکہ صاف صاف جواب دیدیا یقین جان کہ یہ بالکل چھل روپ ہے گو کہ جو جنت کی پرورش اسی سے ہوئی
 ہے اسیلے اسکے اوپر بھروسہ نہ کرنا چاہیے بلکہ اسکو ہریش کا جانا چاہیے اور ہریش کے نام پر اگر خرچ کر تو اس خرچ کا فائدہ اٹھاؤ۔

آگے ساکھی ست گوردھاراج نے ایک بگھا یعنی بھیرے کی بابت جو فرمائی وہ چسلی

نمبر ۱۰۳

ست گوردھاراج ایک دفعہ سمندر کے کنارے بیٹھے تھے اور بھائی مردانہ شبہ گارہے تھے اس جگہ سے کچھ دور پر ایک مردہ پڑا تھا اس مردہ کے نزدیک ایک بھیرے آیا کہ وہ اس وقت ست ہی بھوکا تھا لیکن اس مردہ کو سونگھکر واپس جلا تھوڑی دیر کے بعد راستہ سے پھر ہلٹ آیا اور اس مردہ کے ہاتھ اور پاؤں موندھے اور پھر واپس جلا لیکن تھوڑی دور چلکر پھر واپس آیا اور پھر اس مردہ کا سینہ دسروں وغیرہ سونگھکر پھر واپس جلا یہ کیفیت دیکھکر بھائی مردانہ نے ست گوردھاراج سے دریافت کیا کہ اسی ست گوردھاراج بھیرے کا کام ہے کہ مردہ کو کھا دے لیکن یہ بھیرے عجیب قسم کا جانور ہے کہ اس مردہ کو تین چار مرتبہ سونگھکر چھوڑ جاتا ہے یہ شہسکار اس وقت اس بھیرے نے جواب دیا کہ اسی بھائی ست گوردھاراج کی بدولت اور تیری زبان سے شہسکار اس وقت میرا من ایسا آسودہ ہو گیا ہے کہ باوجود اسکے کہ میں اس وقت بھوکا ہوں اسکو میں نے سونگھا تو کسی مقام سے اسکے خوشبودار پانی اس کے معوم ہوتا ہے کہ سنتوں اور مہاتماؤں کے آگے اسنے اپنا سر کبھی نہیں جھکا یا اور منہ سے پریشہ کا جس اسنے کبھی نہیں گایا اور نہ کبھی لہانوں سے سنا اور نہ اپنے ہاتھوں سے سنتوں اور مہاتماؤں کی خدمت کی اور نہ کبھی اپنے دل سے پر ابکار اسنے کیا اور نہ اپنے ہاتھوں سے کبھی کسی کو کچھ دیا اور نہ اپنے پیروں سے بھگوت کے دوارے اور مندر اور تیرتھ اور سادھ اور سنت کے چکر و ریشن کیے اسلئے اسکے گوشت کے کھانے سے بھگوت نفرت معلوم ہوتی ہے اور میرا انجام بھی خراب ہو گا اسلئے مجھکو بھوک کے مارے مرنا گوارا ہے لیکن ایسا گوشت کھانا گوارا نہیں ہے ست گوردھاراج کے سامنے اس بھیرے کا یہ کہنا تھا کہ اُنکے دشمنوں کی بدولت مردہ اور بھیرے دونوں کا کلیان ہو گیا بعد اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اسی مردانہ جو لوگ ست سنگ نہیں کرتے ہیں تو باوجود جسم انسان کے وہ لوگ پس بیل ہیں کیونکہ بھگوت نے جسم انسانی پر ابکار دیا و دان و گیان و دھرم و ست سنگ کے ہی واسطے دیا ہے کیونکہ ان باتوں کے کرنے سے اور پریشہ کا نام چننے سے جسم سو پھل ہو جاتا ہے اور خصوصاً ست سنگ کرنے سے پاک اور پوتر ہو جاتا ہے اور پریشہ کے نام کے پر تاب سے سدگتی کو پراپت ہوتا ہے یہ سنکر بھائی مردانہ نے ست گوردھاراج کے قدموں پر گر کر تنہا ٹیکا۔

بعد اسکے ست گوردھاراج وہاں سے آگے کو تشریف لے گئے۔

آگے ساکھی ست گوردھاراج کی (ہارو) شہر میں تشریف لے جانے کی بابت چلی

نمبر ۱۰۴

ست گوردھاراج نے فرمایا کہ چلو بھائی اب پنجاب کی سرزمین کو چلیں اتنے میں مردانہ نے عرض کیا کہ حضور میں نے دامن تیرتھ نہیں دیکھا ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی چلو۔ یہ باتیں سمندر کے کنارے پر جو میں اس وقت ست گوردھاراج نے مردانہ سے ارشاد فرمایا کہ اسی مردانہ میرے پیچھے واہ گوردواہ گوردو کٹا ہوا چلا آیا اہلکست گوردھاراج سمندر میں مٹی

شش خشکی کے چٹنے لگے اور بھائی باسے اور بھائی مردانہ بھی پیچھے پیچھے چلے جاتے تھے اُسوقت مردانہ نے اپنے دل میں خیال کیا کہ
 ست گورو مہاراج تو سوہنگ سوہنگ چلے ہیں اسلئے میں بھی سوہنگ سوہنگ چوں یہ خیال کر کے واہ گورو کا لفظ جھوڑ کر
 سوہنگ سوہنگ لگا چنے وہاں کیا دیر تھی غوطہ کھانے لگا مردانہ کی کیفیت دیکھ کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ گورو
 کے کرنے کو نہ دیکھنا چاہیے بلکہ سیکھ کر اپنی کرنا چاہیے کہ جو گورو سیکھ کو بنا دے یہ سنکر مردانہ واہ گورو واہ گورو لگا چنے اور پھر
 غوطہ سے ابھر گیا اتنے عرصہ میں ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیوں کے (زمان سرور) جا پہنچے دشمن کیا دیکھا تو نہایت افسوس
 مقام پر اور نہیں وہاں بیٹھے ہیں اور موتی چٹ رہے ہیں اُسوقت مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج آپ دھن میں کی انکی
 کرے میں نے بھی یہ مقام دیکھ لیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ آنکھیں بند کر لو بعد تھوڑی دیر کے پھر ستر گورو
 مہاراج نے فرمایا کہ آنکھیں کھولو غور غور شکہ چشم زدن میں یعنی آنکھیں کھولنے اور موندنے ہی میں ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیوں
 کے (بارد شہر) میں جا پہنچے اُس شہر کا جو راجہ تھا وہ جوگی کا رسکھ تھا اور وہ جوگی سیوڑا پنٹھ کا تھا اور آپ کو پر مشیر کی کمان
 تھا اور اسکی وجہ یہ تھی کہ اکثر اُس جوگی کے ذریعہ سے دنیاوی ضروریات لوگوں کی رفع ہو جاتی تھیں یعنی جوگی مذکور بانی ستر گورو
 کرتا تھا اکثر لوگوں کو ٹرکا اور ٹرکی بھی دیا کرتا تھا غرض کہ جس قسم کی لوگوں کو ضرورت ہوتی تھی انکی ضرورت رفع ہو جاتی تھی اسی سبب
 سے اُس جوگی کی وہاں کے لوگ پوجا کیا کرتے تھے اور پر مشر کو کوئی وہاں کا باشندہ جانتا ہی نہ تھا غرض کہ ست گورو مہاراج اُس
 مقام پر پہنچ کر گوند کے گن گانے لگے اور جب وہاں کے لوگوں نے ست گورو مہاراج کو دیکھا تو ست گورو مہاراج کے پاس گئے
 اُسوقت ست گورو مہاراج نے وہاں کے لوگوں کو ہدایت کی کہ اے بھائیو تم لوگ پر مشر کا نام کیوں نہیں بیٹے ہو ان لوگوں نے
 جواب دیا کہ ہمارا گورو کہتا ہے کہ سوائے ہمارے اور کوئی نہیں ہے جیسے ختم سے درخت اور گھاس سے گھاس ہوتی ہے ویسے ہی آدمی
 سے آدمی ہوتا ہے اسی واسطے ہم لوگ اسی جوگی کی پوجا کرتے ہیں اور جس چیز کی ہم لوگوں کو خواہش و ضرورت ہوتی ہے وہ سب ہمیں
 جوگی کے ذریعہ سے رفع ہوتی ہیں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے اُس جوگی کی تمام کرامات کھینچ لی اتنے ہی عرصہ میں وہاں کے
 لوگوں کو بارش کی ضرورت ہوئی یہاں تک کہ بغیر پانی کے اب لوگ تکلیف اٹھانے لگے اور آسمانی پانی سے اُس ملک کے سب
 کام چوتے تھے اور آسمانی پانی وہاں کے لوگ پیا بھی کرتے تھے چنانچہ راجہ مع اپنے پر جا کے سب متفق ہو کر جوگی مذکور کے
 پاس گئے اور اپنی ضرورت بیان کی جس طرح پہلے جوگی مذکور پانی برساتا تھا وہ تدبیر کی لیکن پانی کی نشانی بھی نہ دکھائی دی علاوہ
 اُس تدبیر کے اور بھی تدبیرات جو اُس جوگی کے امکان میں تھیں سب کی سب کین لیکن محض بیکار ہو میں اُسوقت سب لوگ باؤس
 ہو کر ست گورو مہاراج کی خدمت میں آئے اور اپنا عرض حال بیان کیا یہ جواب اُسے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ
 اے راجہ بارش تو ہوگی لیکن اس شرط سے کہ جب کہ تم لوگ (ست نام) کا جاپ جو اور کڑا ہر شاد کر دو اور اس کرو اور
 جوگی کی پرستش جھوڑ دو تو ضرور ہی بارش ہوگی چونکہ اُس وقت وہاں کے لوگوں کو نہایت بارش کی ضرورت تھی
 اور بغیر پانی کے کاشتکار دن کو نہایت اضطرابی و جیرانی و پریشانی تھی فوراً ہی راجہ مع کل اپنے پر جا کے بموجب ہدایت
 ست گورو مہاراج کے عمل کرنا شروع کر دیا اور کڑا ہر شاد کر کے اور اس کرنے لگے پھر کیا دیر تھی اُسی وقت بارش شروع ہوئی
 اور خوب پانی برسا یہ کیفیت سنکر جوگی مذکور بھی ست گورو مہاراج کے حضور میں حاضر ہوا اور اکر ست گورو مہاراج کا

ہوا اور اُسکو دیکھ کر وہاں کے گل راجہ و پرست گوردھاراج کے سکھ ہوئے اور گوردو گورو جپنے لگے بعد اسکے وہاں کے لوگوں نے ست گوردھاراج سے عرض کیا کہ حضور اب مہین تشریف رکھیں یہ سنکر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ تم لوگ ہمیشہ بانی کے سائے میں امن کی خواہش ہو کر اہ پرشاد کر کے ارداس کرنا سچے دل سے تمھارا بنکنا چاہو گے پاؤ گے سب کا منان میں تمھاری پوری ہو گئی مری داہ گوردو سب کچھ پورا کر لیا بعد اسکے ست گوردھاراج نام کا اُپدیش کر کے جب وہاں سے رخصت ہونے لگے تو وہاں کے راجہ نے ایک تمھال موتی بھر کے بہت بیش قیمت ست گوردھاراج کے سامنے لاکر رکھا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ میری نذر قبول فرمائی جاوے جو اب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے راجہ ہمارے پاس بہت بیش قیمت جو اہر دست نام پریشاں ہو اور یہ جھوٹے موتی ہیں وہی سچا جو اہر ہمارے کام کا ہے یہ ہمارے کام کا کوئی نہیں ہو اتنے میں مردانہ نے ست گوردھاراج سے عرض کیا کہ اے ست گوردھاراج بھلا ایک خواہ دو آئین سے موتی حضور سے یوں ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہ جو اہرات و موتی وغیرہ دیکھ دالی شہر ہر طرف ایک پریشاں کا نام ہی سنکے دیکھ ہو وہ صرف سہی داہ گوردو کا نام ہو وہ جھک کو بخوبی بل چکا ہو پس تو گوردو کو دیکھا کہ یہ سنکر مردانہ نے مری ست گوردھاراج کے قدموں پر گر کر تمھارا بنکا بعد اسکے ست گوردھاراج اُس راجہ پر بہت ہی خوش ہوئے اور وہاں سے رخصت ہو کر آگے کو تشریف لے چلے۔

آگے ساکھی ست گوردھاراج سے ایک راجھس کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نہایت

ست گوردھاراج رفتہ رفتہ ایک مقام پر تشریف لے گئے جہاں پر بڑا بھاری جنگل تھا اُس مقام پر کئی راجھس ست گوردھاراج کے پاس آئے اور اُن راجھسون کا جو سردار تھا اُسکا جسم بہت بھاری اور بہت بلند اور نہایت خوفناک تھا کہ جسکے دیکھنے سے ڈر و خوف معلوم ہوتا تھا اُسکے اوپر ایک کھال بھی چڑی تھی اُسکے دیکھتے ہی مردانہ ڈر گیا مردانہ کی مخوت صورت دیکھ کر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ مردانہ ڈر نہیں شہد پڑو نہرے نزدیک کوئی نہیں آویگا یہ سنکر مردانہ شہد پڑھنے لگا راجھس لوگ دیکھ کر اپنے دل میں نہایت خوش ہوئے تھے کہ آج ہکو بہت خوش غذا نصیب ہوئی لیکن جس وقت اُن راجھسون نے شہد کی آواز سنی اُسوقت اُن لوگوں کے دلوں میں سانت آگئی اور ست گوردھاراج کا پر تاب اُنکے دلوں میں اثر کر گیا اُسی وقت سب راجھسون نے حاضر ہو کر ست گوردھاراج کے حضور میں ٹھٹھکا اور پاس بیٹھ گئے جبکہ اُنکے دل نہایت متدد ہوئے تو ست گوردھاراج کے قدموں پر گر کر تمھارا بنکا اُن راجھسون کا جو راجہ تھا اُسنے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے ست گوردھاراج ہم لوگ تاسی جیو ہیں آدیوں کے کیا جانے واسے ہم یہ سنکر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی ہکو بھی کھاؤ اُن لوگوں نے جواب دیا کہ اسوقت ہم لوگوں کو یہی تعجب ہے کہ آپ کو دیکھ کر ہکو سانت آگئی ہے یہاں تک کہ ہم لوگوں کی طبیعتیں ہر طرح سے آسودہ ہو گئی ہیں اور بلکہ ہم لوگوں کو یہاں تک یقین آ گیا ہے کہ آپ کی بدولت ہمارا کلیان ہو جاوے گا پس اب آپ کہہ دیجئے اسوقت ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے بھائی تم لوگ ست نام چو اور ہننے (ہار و سر) میں سکھ کیے ہیں تم لوگ بھی وہاں جا کر ست لیا کرو اور وہاں کی سنگت میں سیوا اور ٹہل کیا کرو بلکہ وہاں کے امتحان میں جھاڑو دیا کرو اور بانی بھرا کر وغیرہ اُس ستھان

کی خدمت و صفائی کیا کروا سہیں تمھاری بھلائی پر اور سب سنگت کے ساتھ ملکر شبہ پڑھا کرو اور نام چکارو اور اس مقام پر
گڑاہ پر شاد ہو گا تم لوگ بھی گڑاہ پر شاد ہو کر کھانا جب تم لوگ یہ کرم کرو گے تو نگو سانت ہو جاو گی اس وقت تم سے راجھس کا جسم
بھی نچوٹ جاوے گا پس تم لوگ جب سکھی کو دھارن کرو گے اور نام چو گے تو تمھارا آدھار ہو جاوے گا اور کو ضرور پسند ہی جاوے گی

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور سیدھو سے جو چرچا ہوے اسکی بابت چلی

نمبر ۱۰۹

ست گورو مہاراج سے مردانہ نے ایک دن عرض کیا کہ حضور جس مقام پر گورو رکھنا تھے تل کھا کر تپ کیا ہے وہ مقام کہاں ہے کہ جس
نام (تل گنجی) مشہور ہے چلیے وہاں کے بھی درشن ہو جاوے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چلو بھائی باسے دھائی مودا
یہ لکیر انتر دھیان جو ہوے تو چشم زدن میں تل گنجی کے مقام پر جا پونچے اور سیدھوں سے جلسے سیدھوں نے ایک تل شگور
مہاراج کے آگے لاکر رکھ دیا اور اس مقام کا پانی بالکل خشک کر دیا اور اپنے دل میں خیال کرنے لگے کہ یہ صرت ایک ہی تل گنجی
ست گورو مہاراج اسکو تقسیم کس طرح کرنے میں اتنے میں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اس پہاڑ پر (کپیل ٹن) تپ کرنے
اور اپنی سادہ میں استہست میں اُنکے آگے جل کا تو بنا رکھا ہے تو جا کر وہ تو بناڑھلکا دے لیکن یہ خیال رہے کہ پیچھے مڑ کر نہ دیکھنا
چنانچہ مردانہ نے جا کر دس باہی کیا غرض کہ وہ تو پانی پایا اور بھائی باسے سے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے بھائی باسے اس تل کو ٹھوٹو چھا
بھائی باسے نے ایک کونڈا تل اندر سے بھر دیا پس جقدر سب سیدھ وہاں تھے سب کو بھائی باسے نے وہ پانی تقسیم کر دیا یہ قدر
ست گورو مہاراج کی سیدھ لوگ دیکھکر متعجب ہو گئے اتنے میں (منگل ناتھ) نے آکر کہا کہ اے پنہاجی یہاں پر بڑے بڑے تپ دے
آئے ہیں اُن لوگوں پر سیدھوں کا زور چلاتا تھا لیکن تم پر سیدھوں کا کچھ زور نہیں چلتا ہے اس سے ثابت ہے کہ تم کوئی بڑے
مہاپورکھ ہو یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جنگے دون میں مایا کا موہ ہو گا وہ جگت میں پو جانے کے واسطے مکان بنا کے بیٹھے
ہیں اور اس چھوڑ کر دروازے دروازے مارے پھرتے ہیں پس اُنکو سچ کس طرح پر اپت ہو دے کیونکہ وہ تو موہ اور مٹنا کے موہت
یعنے عاشق ہیں عورتوں کے اور معاری ہیں پس نہ تو وہ ابد صوت ہی ہیں اور نہ وہ سنساری ہی ہیں سنو جو گیشور جوگ اپنے اس
پر بیٹھے ہیں تو جو پر ابد میں ہوتا ہے وہ وہاں پہنچتا ہے پس جس وقت وہ بدھا دل کی جانی رہتی ہے تو مایا قدموں کے نیچے آ جاتی ہے
اور جو لوگ دروازہ دروازہ مانگتے ہیں انھوں کو اُنکو شرم نہیں آتی ہے اگر وہ اپنے کرتار سے پیچھے رہیں اور دل میں سائی کر میں تو
سب کچھ حاصل ہو جاوے مثلاً شبہ تو گاتے ہیں لیکن وقت کو نہیں جانتے یا سسے کو نہیں پہچانتے اسبطح ترشنا کی آگ بغیر سانت
کے بھتی ہی نہیں ہے پس جو لوگ گورو دن کے شبہ کے ساتھ بھاؤ جگت کرتے ہیں اور سچ کی بھیکھا چل بھر کے کھاتے ہیں وہ ابتر
پریش کو پر اپت ہو جاتے ہیں اور جو شخص گورو سے ملکر کے نام کی بھیکھا نہ کھاوے تو پھر کس طرح اُسکے سر سے آداگوں کا بوجھ ٹھہراوے
پس اسلئے وہ لوگ آداگوں میں لگے رہتے ہیں اور جو لوگ بندھن ہی نہیں رکھتے ہیں اُنکو کیا کہنا ہے اور جو لوگ مایا بیکر مانگتے پھرتے
ہیں اور دل میں دیا نہیں رکھتے ہیں اُنکو گیان کا آجا لا ہو ہی نہیں سکتا ہے کیونکہ وہ لوگ مایا کے سمندر میں غرق آب ہیں اور بھیکھا
بنا کر اندر ہی اندر مایا کے بھال میں بھنسے رہتے ہیں یہ تو جانتے ہی نہیں کہ بغیر نام و دان کے کیونکر پار ہونگے کیا صرت مندر ہی

کان میں پہننے سے گیان پر اپت ہو جا دیگا ہرگز نہیں گیان پر اپت ہو گا کیونکہ اندریوں کے ذائقوں میں ڈوبے ہوئے ہیں یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ بغیر گیان کے گنت نہ ہوگی اور جو لوگ گوروں کے شہد بجا رکھتے ہیں وہ فوراً ہی گنت کو برپت ہو جانے میں کیونکہ جو لوگ گوروں کے شہدوں میں لگے ہوئے ہیں انکو گوروں سب کچھ پورا کر دیتا ہے گوروں جو وقت چاہے جسکو فوراً ہی گیان دیکر گنت کر دیوے ہیں یا درکھو کہ چت۔ ست۔ سنج۔ جسکے دل میں ہر وہ جوگی نیتوں بھون کا مری۔

ست گوروں مہاراج کی زبان فیض نرجان سے یہ بات سیدھوں نے سنی تمام سیدھ لوگ ست گوروں مہاراج کے قدموں پر آکر اسی وقت ست گوروں مہاراج نے (سیدھ گوشت) تصنیف فرمایا جیکہ سیدھوں کے دونوں کو سانت آگئی اُس وقت سب سیدھوں نے ست گوروں مہاراج کے آگے منھا ٹیکا (لیکن ہنگر ناتھ) سیدھ نے ست گوروں مہاراج کو منھا نہ ٹیکا اور کہا کہ میں ابدھوت ہوں یہ کہہ کر ست گوروں مہاراج سے کہا کہ اے چنا جی کچھ کرامات دکھاؤ تو البتہ تمہارے آگے ہم بھیگنے یہ کہہ کر (ہنگر ناتھ) مذکور نے مردانہ کار بابا اڑا دیا اُس وقت ست گوروں مہاراج نے اپنے پیر کی کھڑاؤں کو حکم دیا اُس کھڑاؤں نے (ہنگر ناتھ) کو یا رکھنا خوب ٹھیک کیا تب ہنگر ناتھ نے مردانہ کار بابا دیدیا اور ست گوروں مہاراج کے آگے آکر منھا ٹیکا اُس وقت گوروں مہاراج نے ہنگر ناتھ سے کہا کہ کرامات دیکھی آخر بغیر مار کھانے تسلی نہ ہوئی بعد اسکے ست گوروں مہاراج کے قدموں پر گر کر سب سیدھوں نے منھا ٹیکا۔ ست گوروں مہاراج نے اُس (سیدھ گوشت) کی بابت بردان فرمایا کہ جو کوئی میرا سیکھ یہ سیدھ گوشت کا پات کر بگا خواہ سنے گا اسکو سکھی برپت ہوگی اور جو شخص سنا دیگا اسکا اُدھار ہوگا اور لوک ہر لوک میں گنت و گنت برپت ہوگی اور اُسکی کہ جو پر مشیر کے نام کا ماتم ہوئے سنائے و پڑھے و پڑھائے سے لوگوں کے پاپ نشت ہو جائینگے۔

بعد اسکے سب سیدھ لوگ رخصت ہو گئے۔

آگے ساکھی ست گوروں مہاراج کے سیدت بندہ رامیش و نیرنگا میں تشریف لیجانے اور بھیجکین و ہنومان

کے ست گوروں مہاراج کے پاس آنے کی بابت چلی

نہایت

ست گوروں مہاراج سے ایک دن بھائی بالے نے عرض کیا کہ اے مہاراج سری رام چندر جی نے سمندر میں جوہل باندھنا تھا اور جسکے اوپر سے تمام سینا یعنی لشکر لنگا کو گیا تھا وہ بھی دیکھنے چلے یہ سنکر ست گوروں مہاراج نے فرمایا کہ جلو بھائی بالے یہ کہہ کر آپ نے فرمایا کہ آنکھیں بند کرو چنانچہ ہر دو ہمارے ہوں نے آنکھیں بند کر لیں پھر کیا دیر تھی جیون ہی آنکھیں بند کیں جیون ہی شکر و مہاراج مع اپنے ہمراہیوں کے سمندر کے کنارے پر آپونچے اُس وقت مردانہ نے درافت کیا کہ اے ست گوروں مہاراج یہ (شبولنگ) کیسا ست گوروں مہاراج نے فرمایا کہ جس وقت سری رام چندر جی نے پل باندھنا شروع کیا تو بندروں کو پتھر لانے کے لیے بھیجا۔ سناتن دھرم ہے کہ اچھے لوگ ہر کام کے شروع کرنے میں گوروں کی ارداس پوچھا کرتے ہیں کہ جیمن کام بھی اچھی طرح سے انجام پاوے چنانچہ سری رام چندر جی نے بھی اسی وقت میں (دشیو) جی کی پوجا کی تھی اور اسی میں یہ مورث شید لنگ کی استھان کی تھی

بعد اسکے پھرون میں رام نام لکھ کر پل باندھا یہ سنکر بھائی بالے نے دریافت کیا کہ ایست گورو مہاراج اگر سری رام چندر جی جانتے تو نام سندری تکھلائے پھرنے باندھنے کی کیا ضرورت تھی اسوقت ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ ای بھائی بالے سری رام چندر جی نے مجھ کو ہمارے درشن دوم توب کو ملنے کی ہی نہیں ایسے نام کا ماتم خود ہی پھرون میں لکھ کر بتایا کہ جسکا نشانہ تھا کہ نام چپ کر سب لوگ پار اترینگے بھائی بالے نے عرض کیا ست ہر۔

ست گورو مہاراج نے بھائی بالے اور بھائی مردانہ سے فرمایا کہ چلو تم دوگون کو (لنکا) بھی دکھا دو میں مردانہ نے عرض کیا کہ حضور پل کے اوپر ہی سے تشریف لے چینگے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ میں تو جوتا ہوا ہی لیکن جس نام کے ذریعہ سے پل بند ہوا اسی نام کی بدولت پار ہو جاوینگے یہ ککر ست گورو مہاراج سندر کے پار ایک چشم زدوں میں ہو گئے اور لنکا میں جا ہوئے وہاں دیکھا تو راجپس لوگ پھر رہے ہیں راجپسون کو دیکھ کر بھائی مردانہ ڈر گئے مردانہ کی کیفیت دیکھ کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ اس جسم کو فانی سمجھ اور شبد تیرہ ست گورو مہاراج کے یہ فرمانے ہی مردانہ کو گیان آگیا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ ایست گورو مہاراج گو کہ میں پہلے بھی مشہد پر تھا اور سننا تھا لیکن اسوقت آپ کے فرمانے ہی میرا ایسا اطمینان ہو گیا کہ جسکا بیان مجھ سے ہو نہیں سکتا اب یہاں تک مجھ کو گیان ہو گیا ہے کہ جا بے اب میں سو برس اور زندہ رہوں یا کہ ابھی مر جاؤں مجھ کو جو جسم سے کچھ تعلق ہی نہیں ہے جیسے کہ سانپ کیچل کو چھوڑ دیتا ہے اور اسکی کچھ فکر ہی نہیں کرتا ہر اسبطح میں نے بھی اب اس جسم کا خیال اپنے جی سے مٹال دیا اور میرے گفتگو ہو رہی تھی کہ اتنے میں دور راجپس اگر کھڑے ہو گئے اور پوچھا کہ تم لوگ کون ہو اور کہاں سے آئے ہو بوجو اب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم لوگ رام چندر کے آدمی ہیں یعنی اُنکے دوت ہیں اور بھجیکن راجہ سے ملنے کو آئے ہیں یہ کیفیت سنکر راجپس مذکور نے راجہ بھجیکن سے کہا کہ ای مہاراج تین آدمی آج بیان مہان آئے ہیں یہ سنتے ہی راجہ بھجیکن برہمنہ پا اپنے دو آدمی بلکے فوراً ہی آیا اور سری ست گورو مہاراج کے آکر قدم بوس ہوا کچھ پھل اور کچھ میوہ ست گورو مہاراج کے آگے لاکر رکھ دی ست گورو مہاراج نے بھجیکن سے دریافت کیا کہ تمہیں رام چندر کے دوت تھے اب بچھڑ گئے ہو سنکر چونکہ بھجیکن مذکور رام نام ہر دے میں رکھے ہوئے تھا جواب دیا کہ ای سنت جی میں ہرگز رام سے بچھڑا نہیں اور مجھ کو کبھی بچھڑا نہ سمجھے گا کیونکہ رام جی نے مجھ سے کہا تھا کہ جسم کا بچھڑنا تب ہی ہوتا ہے کہ جب ہر دے سے رام نام بھوتاتا ہے اور جو کہ نام ہر دے میں رکھے ہیں وہ کبھی نہیں بچھڑتا ہے چنانچہ میں اس نام نامی کو ابھید کر جانتا و ماننا ہوں بلا جھوٹ میں سری رام چندر جی کو ملنا تھا اسوقت میرا دل راج کرنے کو تھا اور میرے دل میں یہی خواہش تھی کہ مجھ کو سری رام چندر جی لنکا کا راج مرحمت فرما دیں لیکن جھوٹ میں نے اُنکے درشن کے اسوقت سے راج کو میں نے مثل ایک اندھے کنوئین کے سمجھا کیونکہ راج کے کام کی وجہ سے پھر کیون درشن ہونے کو کہ اسوقت یہ کام ہو گیا تھا لیکن پہلے میری خواہش کو انتر جامی سری رام چندر جی نے مجھ کو دیکھتے ہی فرمایا کہ آؤ (لنکیش) یہ سنکر میں نے عرض کیا کہ ای مہاراج اب میرا دل آپ کے درشن کی بدولت راج کی خواہش نہیں رکھتا ہے یہ سنکر میری راج بند جی نے فرمایا کہ ای بھجیکن جھوٹ گھر سے چلے تھے تو راج کی خواہش تھی اور میری یہ عادت ہے کہ جس شخص کی جو خواہش ہو اسکی خواہش پوری کر دین بعد اسکے نہ کام کا رتبہ دیتا ہوں یہ ککر بھجیکن نے ست گورو مہاراج سے کہا کہ ای مہاراج رام رام سب کا آدھا کرتا ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھجیکن تم دھن ہو اسی وجہ سے سری رام چندر جی نے

(چرچو) بد دی تمہیں کو عطا فرمائی ہے یہ سنکر بھیجیکن نے عرض کیا کہ اے مہاراج سنئون میں اور پریشمین تو فرق کچھ بھی نہیں ہے اسلئے آپ مجھکو کچھ آپیش کریں بعد اسکے ست گورو مہاراج نے دریافت فرمایا کہ جوت پہل باندھا تھا اسوقت گورو کا دھیان کر کے تھردن میں رام نام لکھا تھا پس اسی وجہ سے پانی پر پتھر ترنے لگے تھے جسکے ذریعہ سے لٹکاوٹ لی اور بہت سے راجپس مارے اور گورکھون کو اور تینتیس گزور دیوتون کو سری رام چندر جی نے اُدھار کیا اے بھیجیکن اب سمجھو کہ جو گورو دن کے بچون پر عمل کرنے میں وہ بوجھل کے ہیں سے پار اترنے میں اور اُدھار لے لگیاں بوجھل لٹکا کے اسوقت سمجھ لو اسکو فتح کر کے وٹ لینے میں۔ کام۔ کر دو۔ جو راجپس میں اُنکو مار گورکھ لوگ فتح پاتے ہیں اور سری رام چندر جی کا جو نام ہے۔

اسکو ابھیاس کر کے من روپ بھیجک کو مار کر کے اسکو قابو کرنا گورکھون اور سنئون کے من مارنے کے واسطے مٹ دیا ہے اور گورو کے بچن کر کے گیان روپ سمندر میں لگیاں شیخون کو تار اہی سب طرح تینتیس گزور دیوتا بھی انعام طلب تھے اُنکا اُدھار مہاراج نے کیا ہے ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ سنو بھیجیکن تم گورو دن کے بچون کا ابھیاس کر کے سنئون کا ست سنگ کرنا اور رام نام کا بھجن کرنا تو تم بھی اصر جاؤ گے یہ سنکر بھیجیکن نے ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر تمھارے اتنے میں شگورو مہاراج سے بھائی بالے نے عرض کیا کہ اے مہاراج سنئے میں کہ ہنومان جی نکاہی میں میں یہ سنکر بھیجیکن نے جواب دیا کہ ہاں میں اور رادن کی جتا پر بیٹھے ہیں اگر تم کو نو بنداؤں لیکن ایک بات کہنے کے لائق ہے کہ وہ بغیر سری رام چندر جی کے اور کسی کو تمھارے نہیں ٹیکتے میں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آجھا بھائی اسکو ہم رام کے روپ ہی میں درشن دینگے یہ سنکر بھیجیکن نے ہنومان کو بلوایا اتنے میں سری ست گورو مہاراج خود تو سری رام چندر کا روپ اور بھائی بالے کو بھجن جی کا سر روپ اور مردانہ کو سینا کا روپ رکھ کر بیٹھ گئے سب ہنومان جی آئے اور بے شمار ست گورو مہاراج کو تمھارے اتنے میں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے ہنومان جی کو سرب بیابی کر کے جانو گے تو سری رام چندر جی نہ بچرینگے اب تم یہ جاننا کہ جسقدر روپ ہیں وہ سب سینا ہی کے دھارے ہوئے ہیں بلکہ انھیں سینا نے رام دھچن کا بھی روپ دھارن کیا ہے اور انھیں سینا نے جانتوٹ۔ انگد۔ بال۔ سگریون و ہنومان کا روپ بھی دھارن کیا ہے رام جی کی طاقت سے سینا جگت کو اُپت کرنی ہے بلکہ انھیں سینا نے رادن و بھیجیکن و نیز دیگر راجپسون کا روپ بھی دھارن کیا ہے غرض کہ اُپت کر کے پرے بھی کر دینی ہے اور رام سرب بیابی میں یہ سنکر ہنومان جی نے کہا کہ اے غریب نوازمین آپ کو ٹھیک جانتا ہوں اُپاسنا کر کے آپ کا داس ہوں اور آپ کو پریشروی کر کے جانتا ہوں گیان کر کے تمھیں بیاپک ہو اور میں کچھ نہیں جانتا مقدیر چاکر کے ہنومان جی نے تمھارے اتنے اور اپنے استھان کو چلے گئے بعد اسکے بھیجیکن بھی ست گورو مہاراج سے اجازت لیکر رخصت ہوئے مابعد اسکے شگورو مہاراج نے اپنا و نیز بھائی بالے و بھائی مردانہ کا پہلا روپ دھارن کیا۔

بعد اسکے مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور مجھکو بعد اد کے دیکھنے کا بھی بہت شوق ہے حضور دکھا دیوین شگورو مہاراج نے فرمایا کہ چلو بھائی بالے مردانہ بعد اد دیکھنا چاہتا ہے وہ بھی اسکو دکھا دیوین۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کے گدہ بعد اد میں شریف لیجانکی بابت چلی

نمبر ۱۰۸

ست گورو مہاراج شرن بند او میں پونچک شہر کے باہر اپنا قیام فرمایا مردانہ لگا شبد لگانے وہاں کے لوگ مردانہ کو گاتے دیکھ کر منع ہوئے کہ سرود مست کر دے شکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ گانا اگر تمہارا پیر آدے اور منع کرے تو شاید بند کر دیا جاوے ورنہ گانا بند نہ ہو گا چنانچہ لوگوں نے جا کر یہ کیفیت اپنے پر سے کہی یہ شکر پیر مع اپنے فریدون کے ست گورو مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ سرود بند کر دو جو اب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بغیر سرود کے رُوح خوش نہیں ہوتی ہر بلکہ پر بشر نے جس وقت بابا آدم کا قالب بنایا تھا اس وقت اس قالب میں رُوح داخل نہیں ہوتی تھی تب پر بشر نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اسکے سر میں سرود کر دیں جس وقت سرود ہوا تو اسی وقت رُوح فوراً قالب بابا آدم میں داخل ہو گئی پس تعجب ہو کہ تم لوگ خود سرود کیوں نہیں کرتے ہو اور دوسرے کو سرود کرنے سے مانع ہوتے ہو افسوس کہ جس کا ذکر پیغمبر صاحب نے فرمایا ہے اس کو تم منع کرتے ہو کیا پیغمبر صاحب نے سرود کو بد فعلی میں قائم کیا ہے یا نہیں فرمایا ہے کہ سرود کرنا بد فعلی میں داخل ہے تم لوگ یہ سنو اور اپنی عمر اس کے سننے میں ضائع نہ کرو ہماری دانست میں سچ تو یہ ہے کہ خدا کی یاد کا باعث سرود ہی ہو بلکہ یہ اس کی صفت ہے کہیں پر سرود کو منع نہیں کیا گیا ہے اگر منع ہے تو ان بد فعلی منع ہو اس کو میں بھی منع کرتا ہوں۔

ست گورو مہاراج نے پھر فرمایا کہ اس کی قدرت لا انتہا ہے محدود ہے کیونکہ لاکھوں اکاس میں اور لاکھوں پاتال اگر کوئی انکو بھی مٹا دے تو بھی اس قدر باقی رہ جاوے کہ اڑتے اڑتے باز و تھک جا دیں تو بھی کوئی اس کے بھید نہ پاوے بھانک کہ (بید) نے بھی کہا ہے کہ بے انت ہے تیرا انت نہیں ہے شکر بند ادھر کے پیر نے کہا کہ ہمارے پیغمبر نے نہرت سأت اکاس اور سأت پاتال بیان کیے ہیں اور تم یہ کہہ رہے ہو۔ جو اب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ نہیں انکو بھی بہت دکھائی دیے ہیں یہ شکر پیر نہ کہنے لگا کہ کہاں لکھا ہے اور کس مقام پر انھوں نے کہا ہے

ثبوت

ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جس وقت جبریل پیغمبر صاحب کو معراج کو لیے جانے تھے تو راستہ میں بہت سے مقامات طو کر چکے تھے پیغمبر صاحب نے جبریل سے دریافت کیا یہ قطار قطار جو برابر جا رہی ہے کب اپنے مقام پر پہنچے گی جو اب اسکے جبریل نے کہا کہ میں جب پیدا بھی نہیں ہوا تھا اُس سے اور پیشتر یہ مند و قون کی قطار کی قطار غول کے غول چلے جا رہے ہیں پیغمبر صاحب نے کہا کہ انہیں سے کچھ مند و قون ہکو لا کر دکھلاؤ چنانچہ جبریل نے نبجلہ اُن مند و قون کے تین عدد مند و قون لا کر دکھائے جب پیغمبر صاحب نے اُن مند و قون کو دکھلایا اور دیکھا تو انہیں تمام انڈے ہی بھرے ہوئے پائے چنانچہ پیغمبر صاحب نے ایک انڈے کو توڑ کر دیکھا اور خود پیغمبر صاحب مع جبریل کے اُس انڈے کے اندر گئے تو وہاں یہ کیفیت دیکھی کہ سأت طبق زمین اور سأت طبق آسمان اور سوج اور چند رمان اور پیغمبر اور جبریل وہاں سب سامان اور کا اور ہی موجود ہے اور اسکے اندر قطار کی قطارین جا رہی ہیں یہ کیفیت دیکھ کر جبریل نے پیغمبر صاحب سے کہا کہ باقی اور انڈوں میں بھی یہی کیفیت ہوگی اور لاکھوں قطارین جا رہی ہیں پس اے پیغمبر صاحب ہم اصاب تو مرث ایک ہی انڈے کے رہنے والے ہیں۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ مہاراج کی قدرت کا انت نہیں ہے بھگونت کے جنم میں جو رو لگتے ہیں وہ مثل درختوں کے

مین آن درختون میں برصائد مثل پھل کے ہیں جسکا شمار نہیں ہے جیسے کہ گور کے درخت میں پھل ہوتے ہیں اور ان پھلون کے اندر
 بشمار جیو بھی رہتے ہیں اسبطح کتنے ہی آکاس اور کتنے ہی باتال اور کتنے ہی جیو دشت بلکہ بشمار دیے انت میں غرقہ پیغمبر صاحب
 و نیز جبریل نے اُس اندے کو دیکھا اور اُس صندوق کو کہ جسکو مکولاتھا پھر بند کر کے اُسی قطار میں باندھ دیا بعد اُسکے درگاہ میں
 گئے تو اونچے در کے پردہ کے اندر سے سوال کا جواب آتا تھا اتنے میں پیغمبر صاحب نے اُس پردے کی چادر کو اٹھا کر دیکھا تو بطح
 پیغمبر پر وہ کے باہر پکڑی باندھے تھے اُسی طرح کی شبیہ خدا کی بھی دیکھی اُسوقت خدا کا فرمان ہوا کہ میں تیری شبیہ نہیں ہوں بلکہ
 تو میری شبیہ ہے جس طرح کہ آئینہ میں اپنی ہی صورت جیسی ہوتی ہے ویسی ہی دکھائی دیتی ہے لیکن آئینہ صاف ہونا چاہیے پس میں
 سب جگہ ہوں اگر تیرا آئینہ صاف اور نرمل ہو تو تجھ میں میری شبیہ نظر آتی ہے اور اگر اجنادل - کام - کرودو - توچہ - تودہ - ہنگار
 کے رنگ سے سیاہ ہے تو کچھ بھی ظاہر ہو گا یہ بات پوشیدہ رکھنا کسی پر ظاہر نہ کرنا میں تجھ سے شہرگ سے زیادہ نزدیک ہوں لیکن
 یہ ہمید پوشیدہ ہی رہے غرقہ یہ سنکر پیغمبر صاحب واپس آتے تھے کہ راستہ میں ایک دیوانہ نے آواز دی کہ اے پیغمبر خدا نے
 آدمی کو اپنی شکل پر بنایا ہے اب تو خدا کو کمان ڈھونڈتا ہے پس دوسرے دن پیغمبر نے درگاہ میں جا کر دریافت کیا کہ جس راز کو
 پوشیدہ رکھنے کو حکم ہوا تھا اُس راز کو ایک مستانہ دیوانہ کی زبانی راستہ میں میں نے سنا ہے جو اب اسکے آواز آئی کہ جو لوگ
 دیوانہ اور ستانہ ہیں وہ میرے صادق ہیں اُسے میں چھپا نہیں ہوں اس میں غافل نہ ہونا چاہیے بلکہ یہ صی راہ جانا واجب ہے۔
 ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ خدا کی قدرت کا بیان نہیں کیا جانا ہے اور قیرانام جو (مجید الدین) لکھا گیا ہے اسکی کیا وجہ ہے اور
 پیغمبر ادکچہ بیان کر یہ سنکر اُس پر نے جواب دیا کہ پیغمبر کی وفات کو تو بہت عرصہ ہوا اب تو بہت مسلمان ایمان سے بھر گئے نماز
 و روزہ و بندگی چھوڑ کر کبر و شہوت و تجلی میں لپٹ گئے مذہب نہایت کمزور ہو گیا اسی وجہ سے میری پیدائش خدا کے حکم سے
 ہوئی ہے کہ دین کو ترقی دوں اور ضعیف مذہب کو جو ان کر دن - تسبیح و تہلیل و روزہ سکھاؤں بلکہ مجھ کو خدا نے اسلئے بھیجا ہے کہ
 سب کو راہ راست پر لاؤں اور تم بتاؤ کہ تم کس واسطے آئے ہو اور کس خاندان سے ہو جو اب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا
 کہ پہلے تمہارے پر ہوئے جنکا نام عبد الرحمان تھا اُنھوں نے تو خاندان یکے دوسرے عبد الواحد ہوئے اُنھوں نے بانج
 خاندان بنائے چنانچہ سب ملکر جو وہ خاندان ہوئے تم جو کہتے ہو کہ مذہب کی تترلی ہوئی اس واسطے خدا نے مجھ کو بھیجا ہے کہ میں
 ترقی کروں اس میں کیا نقصان ہوا بلکہ اگر سچ پوچھو تو ہندو مذہب و اٹوں نے اپنے دھرم و کرم چھوڑ دیے تھے اسلئے ہمیشہ
 کرم و دھرم پر گت کرنے کے واسطے مجھ کو بھیجا ہے یہ سنکر پر نے کہا کہ ایمان تو اور کسی خاندان کے مرید ہو ورنہ سنگسار کر دنگار
 سنکر ست گوردھاراج نے اونچا سر کر کے آواز بلند کی

शब्द

शब्द

गुरु पर-आकाल सत श्री श्री-आकाल

गुरु परकाल सत श्री श्री-आकाल

चित्त चरण नाम कर २ अराम सब परकपाल एषाहाल

चित्त चरण नाम कर २ अराम सब परकपाल एषाहाल

ست گوردھاراج کی زبان فیض ترجمان سے یہ شبہ جیون ہی نکلے مسلمانوں کے قانون میں گیا۔ اسی وقت سب کے مسلمان
 بیہوش ہو گئے یہاں تک کہ اُن لوگوں کو بولنے اور دیکھنے کی طاقت نہ رہی اُسوقت پھر ست گوردھی مہاراج نے منجملہ اُسکے

ایک شخص کو ہوشیار کر دیا جسوقت وہ ہوش میں آیا تو پیر و مریدوں کو بیہوش دیکھ کر حیران ہو گیا اس قدرت کو دیکھ کر اس
ہوشیار شخص نے کہا کہ یہ کوئی بڑا ہی فقیہ کامل ہے کہ جو اسے تمام خاندان کو زد کر دیا اور یہ فقیر صرف ایک پریشوری کو جانتا ہی ہے
وہ ہرگز زمین و آسمان میں یہ شخص مشہور ہوا ہے کیونکہ بغیر خدا کے یاد کے کوئی دم خالی نہیں جاتا ہر اتنے میں اسی شخص نے دست بستہ
ہو کر عرض کیا کہ اے نایک فقیر جس طرح سے آپ نے اپنی نظر مہربانی سے مجھ کو ہوشیار کیا ہے اسی طرح ان لوگوں کو بھی ہوشیار کیجیے
یہ شکرست گوردھاراج نے فرمایا کہ تم لوگ تو ہلکے پھر سنگار کرنے آئے تھے اب سنگسار و چھوڑاؤ کیون نہیں کرنے ہوشیار
ہو کر نے اٹھ کر ست گوردھاراج کے قدموں پر گر کر تمھاری سنگسار اور عرض کیا کہ اے فقیر صاحب اس بعد اومین کرامات کسی کی
آج تک نہیں چلی ہے اور آپ کی کرامات ظاہر ہو کر سب کے سب اندر مزید تاپیر ہوئی ہے اس سے ثابت ہے کہ آپ بڑے پیر و بھاری
فقیر ہیں جس نے بیان معجزہ دکھایا اب ہم لوگوں کے قصور معاف فرمائیے اور ان لوگوں کو ہوش میں لائیے یہ معجزہ انگسار
ست گوردھاراج نے دیکھ کر اپنی کربا و رشتہ کی ایسی کی کہ فوراً سب لوگ ہوش میں آ گئے اور سب لوگ دست بستہ ہو کر شگور
دھاراج کے حضور میں تعظیم بجالائے اسوقت پیر نے عرض کیا کہ اے فقیر صاحب آپ نے جو کہا تھا کہ لاکھوں پاتال میں اس سے
ہلکا آگاہ فرمائیے جو اب اس کے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ تمھارے پیغمبر صاحب نے جو قطارین دیکھیں انکو ایک ایک ہل کیا
اور اسی ہل کے نیچے کے حصہ کو ہفت طبق زمین اور اوپر کے حصہ کو ہفت طبق آسمان بیان کیا ہے اور بہشت اور دوزخ وہ دونوں
مندوق ہیں جو انھوں نے کھلوایا تھا انہیں جس جس خلقت کے بچے ہیں وہ مندوق میں اندھے ہیں پس ایک آدمی میں تھا
جو وہ طبق موجود ہیں پس خدا کی قدرت بے انت ہے جس طرح تم دین کے ہر معاملے کے واسطے دنیا میں آئے ہو اسی طرح کونار
نے دھرم کے واسطے ہم کو بھی بھیجا ہے کیونکہ کلجگ میں دھرم کے تین پیر توڑا ہی گئے اب صرف جو تھے پیر سے دھرم کھرا ہے
روز بروز سب ابھاس اور کرم و دھرم دور ہوتے جاتے ہیں اسیلئے میں کونار کے حکم سے کونار نام امرت سے ہند و جو مردہ ہیں
انکو زندہ کرونگا اور ست نام کا منتر پڑھاؤنگا سچ کو اونگا تو ضرور دھرم کا پیر اور طاقت ہو جاوے گی اور دلوں میں جامہ بہن کہ
ہندوؤں کو شاستر پڑھاؤنگا پس جو شخص سچ کا دینگے انکا دتوں دن پرتاب ہو گا جادو لگا اور اگر آپس میں نا اتفاق ہو گئے
تو پرتاب جانا رہیگا اتنے میں پیر نے کہا کہ آکاس و پاتال دکھاؤ۔

ست گوردھاراج نے پیر کے لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ آنکھیں بند کر چنانچہ پیر کے لڑکے نے آنکھیں بند کر لیں اتنے میں شگور
دھاراج پیر کے لڑکے کے اندر دھیان ہو گئے چنانچہ پہلے تو آکاس دکھایا اور لاکھوں پیر کے کرائے بعد اُس کے پاتال میں لاکھوں
پیر کے کرائے جبکہ لڑکا نہ کو نہایت تھک گیا تب کہا کہ لوٹ چلیے تب ست گوردھاراج نے فرمایا کہ تمھارا باب یقین مانینگا
اسلئے یہاں سے تم کڑاہ پر شاؤ دینے جاؤ اتنے میں اس لڑکے نے دیکھا تو سب سنگت اکٹھا موجود تھی اور کڑاہ پر شاؤ تقسیم ہو رہا تھا
اسوقت پیر کے لڑکے نے کڑاہ پر شاؤ دیکر خوب اپنا دامن بھرا اور زمین میں آکر اپنے پیر کے آگے وہ کڑاہ پر شاؤ رکھ دیا اسکو دیکھ کر پیر نے
دریافت کیا تو اُس کے لڑکے نے جواب دیا کہ اے باب میں تو آکاس و پاتال دیکھ کر تھک گیا جان جان جانا تھا وہ میں وہ میں
سنگت پانا تھا اور بابا نایک کا نام لیکر لوگ پرستار کا جس گھانے تھے اسقدر دیکھا لیکن انتہائے پانی یہ کڑاہ پر شاؤ وہ میں سے لایا
ہوں یہ شکر پیر نے ست گوردھاراج سے عرض کیا کہ آپ کی کلا ظاہر ہے بعد اس کے پیر نے کڑاہ پر شاؤ کو دے کر دریافت کیا کہ بابا آدم کے

آدمی کے فردت یعنی برتن بنائے ہیں ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ ہاں (کلال چاک) کے اوپر بنائے ہیں جس طرح سے یہاں چاک پھرتا ہے اسی طرح آدمی کے سر پہ بھی گڑھے جاتے ہیں جس طرح یہاں پر کچے برتن کام میں نہیں آتے ہیں آدمی میں پک کر کام میں آتے ہیں اسی طرح سے بابا آدم کلال چاک جو آسمان پر ہی پھرتے ہیں اور اُنکی گردش سے خلقت پیدا ہوتی ہے۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ بزرگوں کی صحبت قتل آدمی کے ہر کہ اس میں انسان پک جاتا ہے تو خوش رہتا ہے ورنہ قتل کچے برتن کے خراب ڈوٹ جاتا ہے اتنے میں پھر پرندہ کو رٹے سواں کیا کہ اسی ست گورو مہاراج مسلمان لوگ کہتے ہیں کہ روح آدمی کی پھر نہیں آتی ہے اور ہندو کہتے ہیں کہ آتی و جاتی رہتی ہے اسکو آپ دانت کر دیس بھیجے جو اب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی جو مسلمان ہیں وہی ہندو ہیں جو شخص گیان کی آگ سے چمٹے ہو گیا وہ آواگون سے چھوٹ جاتا ہے اور جو لوگ گیانی ہیں وہ بیشک آواگون میں پھنستے رہتے ہیں مثلاً کہنے والے اناج جتنے اور اُگتے رہتے ہیں اور جب وہی دانے فخن جاتے ہیں تو پھر نہیں اُگتے ہیں گیانی لوگ نہ پیدا ہوتے ہیں اور نہ مرتے ہیں پس جو لوگ اپنے دل کو مضبوط کر کے خدا کی صفت کرتے ہیں وہ ضرور خدا کے حضور ہو جاتے ہیں بیشک سب نے ست گورو مہاراج کے آگے گر کر تمنا پڑکا اور سجدہ کیا بعد اسکے ست گورو مہاراج وہاں سے رخصت ہوئے۔

آگے ساکھی بھائی مردانہ کے مرنے کے بابت چسل

نمبر ۱۰۹

ست گورو مہاراج سمندر کے کنارے تشریف لائے تو مردانہ نے دریافت کیا کہ آپ کہاں آئے ہیں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ (پوست) کا راج ہو مردانہ نے پھر دریافت کیا کہ اے مہاراج یہاں سے مکان کتنی دور ہے اور اب آپ کب مکان تشریف لیجھینگے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جب کرتار لیجا دیگا بعد اسکے پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ کیا تو بھگیا ہوا ہے تو بھگوان چلتے ہیں یہ شکر مردانہ نے کہا کہ کیا آپ بھگوان جدا کرتے ہیں جو اب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم کبھی نہیں جدا کرتے ہیں لیکن تمہی نے آج اپنے گھر کا خیال کیا ہے مردانہ نے عرض کیا کہ جیسا کہ ہمیشہ میں عرض کیا کرتا تھا ویسا ہی اس مرتبہ بھی کہا ہے اسوقت ست گورو مہاراج نے بھائی با سے فرمایا کہ اے بھائی با سے مردانہ تو پہلے ہی سے رخصت ہوتا ہے یہ شکر مردانہ نے کہا کہ ست گورو مہاراج ایسا نہ کیجیے بلکہ ساتھ بنا ہیے گا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ کرتار کی ٹبری ہی کر پاؤ اور ہم بھی تجھ سے بہت خوش و پریشان ہیں کہ تو نے کسی سے کچھ نہیں مانگا لیکن تو اکثر کہا کرتا ہے کہ میں بھونک کے مارے مرا جاتا ہوں اتنے میں مردانہ نے عرض کیا کہ حضور بھگوان دو پھول بہت عمدہ ملے ہیں اُن پھولوں کی مالہ بھگوان دو اور وہ تعجب کے پھول ہیں کہ کبھی پیر مردہ نہیں ہوتے یعنی کھلاتے ہی نہیں ہیں یہ شکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ وہ گندہ ترے لینے کے واسطے آئے ہیں اس واسطے اُن لوگوں نے بھگوان سرگ کے پھول لا دکھائے کیونکہ جب ہم مرت لوگ ہیں آئے تھے تو بھگوان گندہ ترے لوگ سے لائے تھے اب تو آگے چل باقی ہم بھی کام کر کے آدینگے اسوقت تو بھگوان دو دھام جا دیگا یہ شکر مردانہ نے عرض کیا کہ جو حکم ہوا ہے ست گورو مہاراج یہ تو فرمائیے کہ میرا جسم کہاں چھوٹے گا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بہت اچھی جگہ پانچ دن کے بعد اور ہم تیرے پاس موجود ہونگے تو اچھا نہان رکھ مگر ہاں یہ تو کہہ کیونکہ برہمن کے واسطے جل داغ اور چھتری کے واسطے اگن داغ اور میں کو پون داغ اور مسودہ بنائے جاتے ہیں اب تو اپنے لیے بتا کہ میں بھگوان کون سا داغ دوں یہ شکر مردانہ نے عرض کیا کہ اے مہاراج آپ کے شبد کی بدولت

میرے جسم سے اجماع بننے غور بالکل دور ہو گیا ہر مین توجہ کا نقطہ گواہ ہوں اب جیسی آپ کی مرضی ہو دیسا ہی کیجیے گا بعد اسکے شگور
مہاراج نے فرمایا کہ تیری منہ صی بنا کر جلگت سے پوجائی جاوے گی یہ سنکر مردانہ نے کہا کہ سر پر منہ صی نکالتے ہیں اور بعد اسکے پھر منہ صی میں
رکتے ہیں اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تو نے برہم کو پہچانا ہی بجواب اسکے مردانہ نے کہا کہ جو کچھ کرتا رہنے بھکو دکھا یا ہر وہ میں
دیکھا ہی جو بیان پر جلتے ہیں وہ پاک ہو جاتے ہیں اور دریا میں جاتے ہیں وہ آگے کو ٹرتے ہیں اس لیے اسی ست گورو مہاراج
بھکو جلا دیتے گا۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج (دوسیل) شہر میں تشریف لے گئے اسوقت مردانہ نے دریافت کیا کہ اسی ست گورو مہاراج کیا میرا جسم
ہیں جو بھٹکا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ نہیں تیری اولاد وہاں رہیگی بھکو خورہ شہر لے چلتے ہیں تاکہ تو وہاں کے خورہ کھائے تیل و
تھوڑا سا دہان کا باقی ہو غرض کہ پانچویں دن مردانہ نے خورہ شہر میں جا کر بھل کھائے اتنے میں گھڑی بھرون گذرا اسوقت ست گورو
مہاراج نے مردانہ سے کہا کہ کیوں مردانہ جسم اور آتما کی بھی کچھ خبر ہی بجواب اسکے مردانہ نے عرض کیا کہ طیارسی میں اسوقت شگور
مہاراج نے فرمایا کہ کس طرح پر جانا ہر مردانہ نے عرض کیا کہ اسی ست گورو مہاراج میری نافر سے ہوا کی گانٹھ کھٹل گئی ہے تو نے سس
باقی میں چاہیں تو حضور گن یوں یہ سنکر بھائی باسے لگے گھٹنے پس جس وقت کہ تو نے ساس پوری ہو میں اسی وقت مردانہ کا جسم بھٹکا
ہو گیا چنانچہ بھائی باسے نے ہاتھ لگا یا تو جسم میں سانس کچھ بھی نہ تھی اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ پورا ہو گیا اور بعد اسکے
ست گورو مہاراج نے کرتاؤ کے آگے تنہا بیٹھا اور فرمایا کہ دیکھو بھائی باسے کرتاؤ کے رنگ و تماشہ کہ کتنی کرتاؤ مردانہ پر کیے
بجواب اسکے بھائی باسے نے کہا کہ دھن کرتاؤ ہر اور مردانہ بھی دھن ہر کہ جسکے گورو آپ میں اسپر کیوں نہ کرتاؤ کر بارے بعد اسکے
ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ خورہ کی لکڑیاں اکٹھا کرو چنانچہ لکڑیاں اکٹھا کر کے ایک چادر ست گورو مہاراج نے اپنی اور ایک
چادر بھائی باسے کی اور ایک مردانہ کی آن تینوں چادر دن کا کفن سلا کر انھیں میں مردانہ کو لپٹا کر جلا دیا بعد مردانہ کی اولاد کو دھین پر
لا بایا بعد اسکے ست گورو مہاراج پنجاب کی سرزمین کو روانہ ہوئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے ملتان کے پیرون کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نہالہ

ست گورو مہاراج ملتان شہر کے باہر جہاں پر (سمت سرخ) نے تپ کیا تھا اسکے پاس جا کر ٹھہرے ست گورو مہاراج کی تشریف
کی خبر ملتان شہر کے پیرون کو ہوئی چنانچہ اُن لوگوں نے ست گورو مہاراج کے پاس ایک کٹورا دودھ کا بھر کر بھیجا جسکا مطلب یہ تھا
کہ ملتان پیرون سے بھرا ہوا ہے اُس کٹورے کو دیکھ کر ست گورو مہاراج نے اپک خنبیلی کا پھول اُس دودھ کے کٹورے پر رکھ دیا
جسکا مطلب یہ تھا کہ ہم مثل اس پھول کے علیحدہ ہیں یہ سنکر ملتان کے تمام پیر کیجا ہوئے اور ست گورو مہاراج کے پاس آئے
اور اگر سوال کیا۔ درے مارنے کے سانپ نہیں مڑتا۔ سانپ کس شتر سے قابو میں آتا ہے۔ وہ کون سا شہد ہر کہ جسکے ذریعہ سے من
قابو میں ہو۔ اور دل صاف ہو۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جلگت جھوٹا ہے اور پریشہ کو ست جانے جند رخت یعنی جلگت
ہر من کے شکپ سے ٹھہرا ہر من شہد کا زور لگنا ہی تب مات دلی ہوتی ہے۔

یہ سنکر (بہاول جی) نے کہا کہ گوکہ بابا کو جھوٹ کتے ہیں لیکن بغیر بابا کے ہو بارہ صدھ نہیں ہوتا ہی بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جس طرح بابا جھوٹی ہوا اسی طرح ہو بار بھی جھوٹا ہو صرف ایک پریشوری سچا ہو اور نام بھی اُسکا سچا ہو۔ یہ سنکر رکن الدین نے جواب دیا کہ سنت کے بچھن کیسے۔ بجواب اُسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا۔ سیراگ لکی سنگت۔ اور صحبت میں پریشور کا نام سنکر خوش ہونا۔ ہنر دار آدمی کی خدمت کرنا۔ سب کو ہنر آبی جاننا۔ گورو اور پیر کو ماننا۔ مثل غذا کے شہد اور تم گیان کی عادت کرنا۔ غیر عورت کا سنگ نہ کرنا۔ آدمی علم آدمی سے صحبت کرنا۔ جسکی وجہ سے سنت ناخوش ہوں اُسکو ترک کرنا۔ غرور کو چھوڑ کر سنتوں کی خدمت کرنا۔ صحبت بد سے پرہیز کرنا۔ یہ سنکر ملتان کے بیرون نے کہا کہ دھن ہونا تک بنا جی اب بھوکو بھی کچھ آپہ پیش کرو اُسوقت ست گورو مہاراج نے کہا اس نے روٹی کی تیشیں دیکر فرمایا کہ دنیا کے لوگ کھائے اور پیئے کے واسطے گمراہ ہوئے ہیں جس بات کو انکا دل خواہش کرتا ہو وہی بات وہ کرتے ہیں اسی وجہ سے گمراہی کے بھندے میں جا پڑتے ہیں دیکھو پہلے کہاں سے روٹی بوئی جاتی ہے بعد اُسکے کا شندکار چکر اکٹھا کرتے ہیں اور لٹھیوں کی چوٹوں سے پٹی جاتی ہے پھر سب اکٹھا کر کے چرنے میں سخت دبائی جاتی ہے بعد اسکے تخم نکال کر کافی جاتی ہے جب سوت بنا تو جلا ہے لے تانہ میں رکھ کر نوبت نا جب کہ پٹرا تیار ہوتا ہے درزی نے قینچی سے کاٹ چھانٹ کر پھر سوئی سے سیا جب میلا ہوا دھوبی نے ہاتھ پر ٹپکا اور کوندی کے جلد سے نوٹکریوں سے خوب کوٹا تب وہ پٹرا پھینکے کے لائق ہوا اُسوقت آدمی اُس پٹرا کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ اگر بھائی پیرو دیکھو کہ کہاں سے روٹی کے سر پر کیا کیا سختی گذرتی ہے پس ابھمان یعنی غرور والوں پر اس سے بھی زیادہ مشکل اور سختی گذرے گی یہ سنکر ملتان کے بیرون نے کہا کہ دھن ہونا تک جی تمھاری محنت کس سے ہو سکتی ہے سب طرح سے آپ بڑے ہیں اور فقیری اسی کا نام ہے سچ کہ فقیری تمھاری ہی ہے اور اسی وجہ سے گورو کی بھی نہیں کوئی ہے۔ بعد اسکے اُن بیرون نے یہ بھی کہا کہ (زہد شیخ فرید نے کیا) بھگتی بھگت کیرنے کی) جوگ گورو رکھنے کیا۔ تباگ راجہ جنک نے کیا اور جت لچھن نے کیا۔ اور دوسرا جوگ ہندو مت نے کیا۔ جو دھو جہدھن نے کیا۔ سوگ راتھ نے کیا۔ ہٹ دھوڑ بھگت نے کیا۔ سب شیتا نے کیا۔ اور دوسرا تباگ دیورت نے کیا۔ گریہتی بابا آدم نے کی۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اگر پیر جی خدا کو یاد کرنا۔ بڑے روگن کی صحبت کرنا۔ خدا کا خوف ماننا۔ جنکے دون میں آٹھ پرہیزا رہتا ہے انھیں کو گھٹ بدوی پرابت ہوتی ہے۔ ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے ایسی ہدایت سنکر ملتان کے بیرون نے ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر تمھارے اور ست گورو مہاراج کو خدا کا بیج روپا جانا بعد اسکے ست گورو مہاراج وہاں سے رخصت ہو کر آگے کو تشریف لیگئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے نوشہرہ میں ایک دولتمند کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۱۱۱

ست گورو مہاراج نوشہرہ میں تشریف لائے اُس مقام پر ایک ساہوکار نہایت دولتمند رہتا تھا اُس ساہوکار کے بہت لوگ لازم تھے باوجود اسکے کہ ست گورو مہاراج اُسکی دکان کے سامنے بیٹھے رہے لیکن کثرت کاروبار سے ساہوکار رند گورنے ست گورو مہاراج کی طرف کچھ خیال نہ کیا اُسکی طرف دیکھ کر بھائی بالے نے کہا کہ اگر ست گورو مہاراج یہ شخص باوجود اسقدر دھن دولت کے

اچھہ دان نہیں کرتا یہ شکرست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسی بھائی باسے دکھ باتوں کا پھل ہے اور بغیر گیان کے سکھ ہو ہی نہیں سکتا
 اب تم اس سے جا کر دریافت کرو کہ آیا کو کسی قسم کا دکھ تو نہیں ہے یہ شکر بھائی باسے نے اُس ساہوکار کے پاس جا کر دریافت کیا کہ
 اے ساہوکار! جو تلو کسی قسم کی تکلیف خواہ فکر تو نہیں ہے یہ شکر ساہوکار نے گورو مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکر
 مہاراج کے پاس بیٹھ کر اپنا دکھ بیان کرنے لگا کہ اے سنت جی صاحب مجھ کو بڑا بھاری دکھ درج ہے جیسا کہ مجھ کو رنج ہے میری نسبت
 میں دنیا بھر میں کسی کو ایسا رنج نہ ہوگا اب اُس رنج کی کیفیت سنئے کہ میری عورت سے مجھ کو نہایت محبت تھی اتفاق وقت سے
 میری عورت بیمار ہو گئی اور ایسی سخت بیمار ہوئی کہ اب اس کی زینت کی نہیں پائی جاتی تھی میں نے اُس کے ہاتھوں سے دان پن
 بھی بہت کر لیا لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا جب میں اُس کی زندگی سے مایوس ہوا تب میں نے کہا کہ اب میری زندگی دشوار معلوم ہوئی ہے
 بھو اب اس کے اُس عورت سے کہا کہ تم مرد و دوسری شادی کرو گے تو مجھ کو قبول جاؤ گے یہ اُس کی تقریر شکر کمال ملال ہوا اور اُسی
 ملال میں میں نے اپنی علامت مردی کو کاٹ ڈالا اور اتفاق وقت سے چند دن بعد وہ عورت آجھی ہو گئی چند دن مجھ کو بھی تکلیف
 رہی لیکن میں بھی اچھا ہو گیا اب میری موجودگی میں میری عورت دوسرے مرد سے ہم بستری کرتی ہے اور میں اُس کو دیکھ دیکھ کر
 رنجیدہ ہوتا ہوں یہاں تک کہ اندر ہی اندر جلا جاتا ہوں اے سنت جی صاحب میں نہایت ہی تکلیف میں ہوں یہ شکرست گورو
 مہاراج نے فرمایا کہ دکھ اور شک تو پورب جنم کے پاپ اور پن کا پھل ہے پاپ سے دکھ اور پن سے سکھ برابرت ہوتا ہے جیسا کہ تاجر
 و سوداہ اٹھاتا ہے اُس کو گیانی لوگ تو اُس پر بشر کی لپٹا جانتے ہیں اور گیانی دکھ و سکھ مانتے ہیں بعد اس کے ست گورو مہاراج نے
 فرمایا کہ گیان دنت آدمی دکھ اور سکھ کو کچھ بھی نہیں خیال کرتے ہیں اور ایک پر بشری کو ست مانتے ہیں اے ساہوکار! جو ان کا
 پھل سمجھوں نے بھوک کیا ہے جیسے کہ - اندر نے ہزار جگ کیے تو دیوتوں کا راج پایا لیکن اچھہ میں بھو گئے بھو گئے گوتم کی تہی
 کے پاس بھی جا پونچے اُس وقت گوتم نے بد دعا دی کہ ایک عورت کے جسم کے واسطے تو یہاں آیا ہے میں تیرے ہزار جسم عورتوں سے
 ہوا جاؤنگے چنانچہ اندر کو ہزار جسم عورت کے ہو گئے اور کیسے رنج اٹھانے پڑے کہ پانی میں جا چھپا اس طرح پر سرام جی نے ایک دفعہ
 مکہ میں زمین کو کتا ب سری رام چند راجی نے اُنکا زور کھینچ لیا تو وہ سمندر نکل کر جبلہ میں جا چھپا کہ وہ چر جو ہے اور جو کو کھینچے مانگتے
 دیکھ کر روتا ہے - سری رام چند راجی کے بن باس کے وقت میں سینا جی کو را دن لے گیا - بھیم جی کو سکتی لگا تو وہ بھی رنجیدہ ہو
 را دن کو کہ بڑا بھاری راجہ تھا لیکن جب سری رام چند راجی نے را دن کو مار کر بھینک کر راج دیا لٹکا کا تمام خاندان اس میں ہو گیا
 تو را دن بھی رویا - پانڈوان اور جرجو دھن نے جو اکیلا اور جوے میں اپنی عورت و دولت مار کر راجہ بیراٹ کے شہر میں
 پوشیدہ ہوئے اور جرجو دھن نے در پدی کے لات ماری اور پانڈوان جوے میں مار کر بارہ برس کو جنگل کو گئے تو پانڈوان بھی روئے
 ست گورو مہاراج پھر فرماتے ہیں کہ جس وقت سری کرشن مہاراج کو پانڈوان نے باو کیا تھا تو مہاراج اُن کے پاس آئے تھے اُس وقت
 (راجہ جنمے) نے بیاس سے پوچھا تھا کہ اے مہاراج راجہ جہنمیشتر و معمر کے پیر ہو کر جو اکیون کھیلا تھا اور بہت تعجب کا مقام ہے کہ
 اُنکو جو اکیلے سے کسی نے منع بھی نہیں کیا ہے جواب اسکے بیاس نے کہا کہ اے راجہ ہم لوگ سب منع کرنے تھے لیکن پر بشر کی مرضی
 ایسی تھی یہ شکر پھر راجہ تنجی نے کہا کہ اگر پہلے سے خبر ہو تو کسی طرح غلطی نہ ہو جواب اسکے بیاس جی نے کہا کہ اے راجہ تم ایک گھوڑی
 خرید کر دو گے اور گھوڑی نہ کو ایک دریائی گھوڑے سے جھپٹی کھا دیگی کہ جس کے کان کالے رنگ کے ہونگے اُس سے بھیرا پیدا ہوگا

بعد اسکے تم جگ کرو گے اُسوقت میں تمھاری عورت کا کپڑا ہوا سے اُڑ جا دیگا اور وہ ننگی ہو جاوے گی اُسوقت برہمن لوگ ہنسنے اور تم برہمنوں کو مار دے اسوجہ سے تم کو ڈرھی ہو گے اُسوقت تم اٹھاڑہ پر ب مہا بھارت سنو گے تو بھیم کے چلاے ہاتھی اکاس منڈل میں جو پھرتے ہیں اُسوقت اُسکا دان مانگو گے تو آجھے ہو جاؤ گے لیکن تو بھی ایک مقام پر (گشت) بنا رہیگا اُسی بیماری سے تم مرد گے گو کہ بیاس جی نے (راجہ جینے) کو آگاہ کر دیا لیکن جب یہ باتیں سب پوری ہوئیں تو راجہ جینے بھی رُویا۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ علاوہ اسنے تمام شیخ اور پیر شلخ سب رُوی ہیں کیونکہ انجام کلا ایک دن سب کو (جم راج) کے پنج میں بھنسا ہو گا دیکھو گو بی چند بھی کان پھرا کر گھر گھر بھیک مانگ کر روئے غرض کہ دنیا میں جس کسی کا دھن دولت بیکار جاتا رہتا ہو وہ سبھی روتے ہیں پس تمام سنساری انسان کے سبب سے دکھی رہتے ہیں ہاں جو شخص بھگونت کا نام جانتے دانتے ہیں وہ خوش رہتے ہیں جب اُسقدر باتیں ست گورو مہاراج نے فرمائیں تو اُس دو تہند سا ہو کار کو اطمینان ہوا اور فوراً ہی اٹھکر ست گورو مہاراج کے قد میں پر گر کر تمھارے اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سانس سانس میں واہ گورو کا نام چاکر واس سے تمھارا جنم و مرن کٹ جا دیگا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے اُسکی عورت کو بلا کر سمجھایا کہ جو عورت پر اسے مرد سے صحبت کرتی ہو وہ اندھ گھور نرک میں جاتی ہے اور اُن کے کھمبون میں باندھی جاتی ہے یہ سنکر دونوں نے ہاتھ جوڑ ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اسی ست گورو مہاراج ہمارا آپ بھلا کیجیے اور نوک اور پر لوک سودھاریے اُسوقت ست گورو مہاراج نے اپنی کر پاؤ رشتی سے سا ہو کار ندکور کا جسم مردی پھر سے بنا دیا اور دونوں پرانی ست گورو مہاراج کے سیکہ ہوئے اور نام چنے لگے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور کنیا یعنی لڑکی سے جو گشتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۱۱۲

ست گورو مہاراج ایک دن ایک میدان میں شام کا وقت تھا کہ بیٹھے تھے بھائی بائے (رہ اس) کا پاٹ کر رہے تھے اُسی کے قریب ایک جھوٹری تھی اُس مقام پر ایک لڑکی رہتی تھی اور وہ لڑکی نہایت خوبصورت تھی ست گورو مہاراج کو دیکھکر ست گورو مہاراج کے قریب آئی اور آکر عرض کیا کہ آپ لوگ کون ہیں بھائی بائے نے کہا کہ رات بھر بیان گذر کر بیٹے اور صبح چلے جاؤ گے بعد اسکے لڑکی مذکورہ ایک چاکو لیکر اندر اپنی جھوٹری کے گئی اور اندر سے ایک گوشت کا ٹکڑا لیکر آئی اور اُس ٹکڑے کو ترازو میں لا کر توں تو دو سیر کا وہ ٹکڑا نکلا بعد توں نے کے اُس لڑکی نے کہا کہ ایک سیر تم لوگ کھانا اور ایک سیر میں کھاؤ گی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسی بھائی بائے یہ گوشت کسکا ہے یہ سنکر اُس لڑکی نے کہا کہ اگر آپ لوگ پکانے کا پس و پیش کرتے ہوں تو میں پکا بھی دوں گی لیکن اس بات کو کسی پر ظاہر نہ کیجیے یہ بات سنکر بھائی بائے نے اپنے دل میں خیال کیا کہ پوشیدہ رکھنے سے اور ظاہر نہ کرنے سے اس لڑکی کا کیا مطلب ہے یہ سوچ سمجھکر بھائی بائے نے کہا کہ ہکو جسا بہ گوشت ہے رکھا دو اُس نے کہا کہ اگر تم مانتے ہی نہیں ہو تو چل کر دیکھ لو چنانچہ بھائی بائے جب اندر گئے تو دیکھا کہ ایک مردہ آدمی ٹکا ہر بھائی بائے نے دریافت کیا کہ کیا اسی کا گوشت کھاتی ہے اس نے کہا کہ ہاں یہ سنکر بھائی بائے واہ گورو واہ گورو کہتے ہوئے باہر نکل آئے ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ اسی بھائی بائے کس دیکھا بھائی بائے نے عرض کیا کہ اسی ست گورو مہاراج یہ لڑکی آدمی کا گوشت کھاتی ہے اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اس

دور یافت کر دو کہ آخر اسکا کیا باعث ہو کہ جو مردہ کا گوشت کھاتی ہو کیا اور کچھ کھانا بھلکونین پیتا ہو پس معلوم ہوا کہ تو بیشک راجھنسی ہو یہ سنکر اس رُکی نے جواب دیا کہ اے بھائی تمہارا نام کیا ہو بھائی بادلے نے جواب دیا کہ میرا نام بادلے ہے سوقت اس رُکی نے پھر کہا کہ اس راز کو پوشیدہ ہی رکھو تم کو میرے راز فاش کرنے سے کیا فائدہ ہوگا بھائی بادلے نے جواب دیا کہ اے رُکی اب تو اس بات کو پوشیدہ نہ رکھو سب جہنم دار کر کے مجھ سے بتا دے یہ سنکر اس رُکی نے کہا کہ اے بھائی یہ میرا باپ ہے جس وقت میں نے اسکے گھر میں جنم لیا تھا تو مجھکو یہ بہت ہی پیار کیا تھا اور بہت ہی عمدہ عمدہ کھانا بھلکوتا تھا اور اچھے اچھے کپڑے پہنتا تھا جس وقت میں سولہ برس کی ہوئی اور جسم میرا کھل نکلا تو ایک کھتری کے گھر میں بھلکوا دیدیا اور میرے جسم کو اسنے اس کھتری کے ہاتھ فرودخت کر ڈالا اور بہ عوف میرے اسنے اس سے بہت دولت لی پس اے مہاراج میں تو راجھنسی نہیں ہوں لیکن یہ میرا باپ بیشک راجھنسی ہی تھا کہ جس نے میرے جیتے ہی میرا گوشت بیچ کر کھا لیا اے مہاراج جسوقت یہ مرا تو دھرم راج نے مجھکو اور اپنے جسم کو حکم دیا کہ اسکو کبھی نہ کھاؤ چنانچہ ہم دونوں نے کبھی نہ کھا میں اسکو لیجا کر ڈال دیا بعد اسکے جس کھتری نے مجھکو خرید لیا تھا اس سے میرے سات رُکے پیدا ہوئے اور ایک رُکی ہوئی سوقت میرے خاوند نے کہا کہ اس رُکی کو مار ڈالو میں نے انکار کیا اور کہا کہ میں رُکی کو نہ مار دوں گی یہ سنکر میرے خاوند نے کہا کہ اگر تو اس رُکی کو نہ مار گی تو میرا اور تیرا ساتھ نہیں رہیگا سوقت میں مجبور ہوئی اور اس رُکی کو اپنے مار ڈالا آخر کار جب مجھکو بھی موت نے آدیا تو مجھ کے دوست مجھکو دھرم راج کے پاس لے گئے سوقت دھرم راج نے مجھکو دیکھ کر کہا کہ اے بھائی تو نے اپنی رُکی بلا تصور مار ڈالی اسلئے تجھکو سزا دی کہ مرت لوک میں جنگل دیدان بیا بان میں رہ کر اپنے باپ کا گوشت کھا کر پس اے مہاراج دنیا کے تمام پدارتھوں کے بدلے اپنے باپ کا گوشت کھاتی ہوں اگر کوئی آدمی راستہ کا بھولا ہوا اس طرف آجاتا ہو تو البتہ میری نظر میں آدمی نظر آتا ہو ورنہ یہ جنگل اور بیا بان اور میں مرت تنہا حیران و پریشان بسر کرتی ہوں کینا مارنے کے بدلے بے مارے مرنی ہوں یہ داستان سنکر بھائی بادلے تعجب میں ہو گئے اور ست گوردھاراج کے قدموں پر گر کر تنہا بیٹھا اور عرض کیا کہ اے مہاراج کلجک میں یہ جیو کس طرح ترنگے سوقت ست گوردھاراج نے یہ شبہ فرمایا۔

(راگ تائیلنگ)

راگ تنگ

کینا در ب کرے اہار سوزک جاے
جنم پائے کے سو کرت جو کیا سو سب برنھا جاے
ایک رہاؤ
مور کو کیوں جنم لینا سارا۔
سو کرت کارن مانس دینھ دھاری باپ اٹھا یا بھارا
انت کے تیرا کوئی نا بولے کینا اپنا پارے
اس دھن کارن جنم گنواو پھر یہ ہاتھ نہ آدے
کیا کیا بھوکو پرائی جینے باپ کیا
ابنا کیا بھوک توں آجے آگے تیرے آیا۔

کینا در ب کرے آہار سو نرکے جاے

جنم پائے کے سو کرت جو کیا سو سب برنھا جاے

ایک رہاؤ

مور کو کیوں جنم لینا سارا۔

سو کرت کارن مانس دینھ دھاری باپ اٹھا یا بھارا

انت کے تیرا کوئی نا بولے کینا اپنا پارے

اس دھن کارن جنم گنواو پھر یہ ہاتھ نہ آدے

کیا کیا بھوکو پرائی جینے باپ کیا

ابنا کیا بھوک توں آجے آگے تیرے آیا۔

किन्नादरब और नन्द या प्रानी ये دونों तबिा बहारी

किन्ना ناک یہ کہیوں نہ اُترے بھاوے گنگا جاو کہ اسے

कहना नक यह क मदन उबो भावे गंगा जाव कि दोरे

ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو بھائی باالے یہ بڑی بھاری ہتیا، یعنی کینا کا درپ لینا اور کینا کو مار ڈالنا لیکن سناری لاک اس ہتیاؤں میں پٹے جو سے ہیں اسی وجہ سے انہیں ست نہیں رہتا جو اُنکے کرم کی ربحہ پیچھے لگی رہتی ہے اور اسی سبب سے وہ لوگ ہمیشہ ہی فردوسی رہتے ہیں علیٰ ہذا القیاس پرانی نند یا کرنے والے بھی ایسے ہی باپنی ہوتے ہیں یہ سنکر بھائی باالے نے عرض کیا کہ اے سنگورو مہاراج تمھاری گت تمہیں جانو لیکن اسوقت اس لڑکی کی مصیبت کو کاٹنے یہ سنکر ست گورو مہاراج اس لڑکی کے پاس خود تشریف لے گئے اسوقت اس لڑکی نے ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر تمھاری گت کا ست گورو مہاراج نے اس لڑکی کی پیٹھ چھوئی پس اسی وقت اس کینا کو گورومت ہو گیا اور اُسکی ہتیا اتر گئی اسوقت ست گورو مہاراج نے کرتار کا نام لیکر اس لڑکی کے منہ پر پانی کا چھینٹا مارا چنانچہ اس چھینٹے کا جل اس مردہ پر کچھ جا پڑا پس جل پڑتے ہی پھر کیا دیر تھی وہ مردہ بھی گت کو پراپت ہو گیا اور اس کینا کا بھی اُدھار ہو گیا۔

جب یہ تذکرہ

بھائی باالے گورو انگد جی صاحب سے بیان کر چکے اسوقت گورو انگد نے فرمایا کہ دھن ہو بھائی باالے تم دھن ہو اور دھن میں ست گورو مہاراج جنگلی کر پاسے ایسے پرانیو کو گت پراپت ہوئی۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چلو بھائی باالے بھو سادھ اور دادرانہ کو خرمہ شہر میں قائم کرانا ہر سوار اسکے دو سادھو اور تندرہ شہر میں ہیں اُنسے اقرار ملاقات کرنے کا ہو یہ سنکر بھائی باالے نے عرض کیا کہ اے مہاراج مردانہ کا لڑکا تو (تو نہی میں) ہو ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی باالے اُسکو خرمہ شہر میں ضرور پہنچانا ہر بھائی باالے نے عرض کیا کہ جیسی آپ کی مرضی ہو اور جان آپ کا جی چاہے وہاں تشریف لے چلیے بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چلو بھائی باالے (پانڈوان) کا تختگا رہ بھی دیکھتے جلیں بھائی باالے نے کہا کہ ہنر۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی (ہستنا پور) میں تشریف لیجانیکی بابت چلی

نمبر ۱۱۳

ست گورو مہاراج شہر دہلی معروف ہستنا پور میں پہنچ کر ایک باغ میں جا کر فروکش ہوئے اتفاق سے اسوقت اس باغ میں بادشاہ کی سواری کا ایک ہاتھی مر گیا تھا جو لوگ اس ہاتھی کے واسطے ملازم تھے رو رہے تھے کہ اسکی وجہ سے ہمارے روزگار بھٹے سنگورو مہاراج نے اُنکو روٹے دیکھ کر فرمایا کہ بھائی روٹے کیوں ہو سب کا خالق اور سب کا رازق ایک پریشہ ہی ہر سب جیون کا پالنے والا وہی ایک پریشہ ہی کسی اور جگہ سے تمکو رزق پہنچایا یہ سنکر فیلیان مذکور افسوس کرنے لگا کہ یہ ہاتھی بہت خوبصورت تھا اور بادشاہ کو نہایت ہی پسند تھا یہ لکھ کر ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج آپ لوگ سامنے وان ہیں اگر آپ کی کرپا سے یہ زندہ ہو جاوے تو اسکے ذریعہ سے ہمارا خاندان پرورش پاوے آپ لوگوں کا کہنا خدا قبول فرماتا ہے بھاب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی ہم تو اُسکے دروازے کے دربان ہیں جیسا کہ حکم خدا کا ہوتا ہے ویسا ہی ہم لوگ مانتے ہیں جیسا کہ تم لوگ بادشاہ کا حکم مانتے ہو

اگر اُسکی عدول حکمی کرو تو رزق بہت جاتا ہر اور دربار سے بھی نکالا جاتا ہر بان یہ بات حضوری کے لوگوں کو حاصل ہوتی ہے کہ جسکو چاہتے ہیں مالک سے ہاتھ پیر جوڑ کر بچا لے جانے میں ہیں ایسے ہی جو کام کرنا ہم لوگوں کو منظور ہوتا ہے وہ عرصہ میں و معروض کر کے کرایا جاتا ہے پس بہتر ہے کہ تم پر مشیر کے آگے دست بستہ ہو کر عرض کرو کہ اے پر مشیر یہ ہاتھی زندہ ہو جاوے چنانچہ قیلبان نے حسب ہدایت ست گوردھاراج کے عمل کیا اسوقت ست گوردھاراج نے فرمایا کہ جل لاؤ جب جل آتا تو ست گوردھاراج نے بھائی بالے کو حکم دیا کہ ست نام لکھ کر ہاتھی پر جل جھڑک دے اسکے شگوردھاراج نے یہ شبہ فرمایا۔

شبہ

بہان مار جو آئے سوئی اور نہ کوئی راکھے

ست گوردھاراج نے جیون ہی یہ شبہ بڑھا اور بھائی بالے سے بانی ہاتھی پر جھڑکوا یا اسی وقت ہاتھی مذکور زندہ ہو گیا قیلبان مذکور نے اس بات کی اطلاع فوراً بادشاہ کو کی کہ حضور اسوقت ایک فقیر صاحب نے حضور کا فلان ہاتھی مردہ زندہ کر دیا ہے یہ سنکر بادشاہ خود آیا اور اُسکے ساتھ قاضی بھی آیا آتے ہی قاضی نے اپنی سیاہ ولی سے کہا کہ اے فقیر کیا یہ ہاتھی تھیں نے زندہ کیا ہے اگر تم میں یہ طاقت ہے تو اس ہاتھی کو بھر مار دیجیے بہ جواب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ جیسی مرضی کرتا رہی ہوگی وہی ہوگا ست گوردھاراج کا یہ فرمانا تھا کہ بھر ہاتھی مذکور مر گیا اسوقت (نظام الدین) ادیا بھی وہاں موجود تھے اُس قاضی سے کہا کہ اے قاضی فقیر کا کنا خد ابھی مانتا ہے یہ سنکر اُس قاضی نے پھر کہا کہ اے فقیر اس ہاتھی کو پھر آب زندہ کر دیں جو اب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے قاضی خد اسکے مارے ہوئے کو کوئی نہیں جلا سکتا ہے پر مشیر کا کوئی انت نہیں ہے جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے اسی کے اختیار میں سب کچھ ہے جسکو چاہتا ہے دیکھو دیتا ہے جسکو چاہتا ہے مارتا ہے جسکو چاہتا ہے جلاتا ہے غرضکہ جیون کے جیسے کرم ہیں ویسے ہی اُنکو بھوک کرنا ہے پاپیوں کو ترک دیکھو دھرم آتما اور دباوان کو بکنڈھ دیکھو شرک بھوک کر آتا ہے غرضکہ کرن کارن پر مشیر آپ ہی ہر سوا اسکے میں کیسکو کون جس نے جگت بنا یا ہے اسی کی تمام کیرت ہے۔

ست گوردھاراج کی زبان فیض ترجان سے سنکر نظام الدین ادیا وزیر بادشاہ و قاضی سمجھنے لگے ہاتھ جوڑ کر ست گوردھاراج عرض کیا کہ اے ست گوردھاراج اب آپ ہر بانی فرما دیں کیونکہ آپ پر مشیر کے دلی ہیں تمہارا کنا خد ابھی مانتا ہے اب یہ ہاتھی پھر زندہ ہو جاوے یہ سنکر ست گوردھاراج نے بانی منگو کر اور ست نام لکھ کر بھائی بالے سے اُس ہاتھی پر جھینڈا دلوایا جھینڈا پڑنے ہی ہاتھی مذکور پھر زندہ ہو گیا یہ کیفیت دیکھ کر نظام الدین ادیا اور بادشاہ اور قاضی وزیر جو اور لوگ دہان موجود تھے ست گوردھاراج کے قدموں پر گر کر منھایکا اسوقت شگوردھاراج نے یہ شبہ فرمایا۔

اشلوک

श्लोक

श्रीपे भोदे साज्या श्रीपे पूरन दे
एकन दूध समई यक-शेलीरहनचोदे
यक निहल्ली पैसो एक ऊपर हरनखदे
तिना सबोर नानका जाको ननरकीर

آپے محامدے سا جیان آپے پورن دے
ایکین دودھ سمائی یک چولی رہن چڑھے
یک نہالی پیسوں یک اوپر ہرن کھڑے
تینا سنوارے نانکا جاکو نظر کرے

پہنڈی

پونٹری

وڈے کھا وڈاڈ پا کھنہ کھنہ نجاو
 سہو کتو کادہ کریم دی جی پو سیک سواو
 سادھ کار کماوڈی پور مہنڈی تینے پاو
 مانک ہکے واہری ڈر کتو ناہی جاپ
 سہو کرے جوئس رھناے۔

وڈے کیا بدائی یا کچھ کھنا کھن نہ جاے
 سوکر تا قادر کریم دی جیان رزق سواے
 سائین کار کماوڈین دھور جھونڈی تن تے پاے
 مانک ایکے باہری پور دو جے ناہن جاے
 سوکرے جوئس رھناے۔

یہ اشلوک ست گوردھاراج کی زبان سے سُکر بادشاہ قدیمون پر گر پڑا اُسوقت ست گوردھاراج نے بادشاہ سے فرمایا کہ سُن
 بادشاہ دھرم کا انصاف کرنا اور قاضی کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ رشوت نہ لینا کیونکہ جو لوگ دھرم کا انصاف کرتے ہیں اور
 رشوت نہیں لیتے ہیں اُنکا حکم سب لوگ مانستے ہیں اُسی کے موافق ساکھی سُندو۔

ست گوردھاراج یہ ساکھی فرماتے ہیں

ایک سوداگر تھا اور وہ دھرم کا کام کرتا تھا اور نفع میں دسواں حصہ پریشہر کے نام پر صرف کرتا تھا چنانچہ سوداگر مذکور ایک دفعہ
 ال لا کر کے ایک جہاز پر کسی دوسرے ملک کو گیا اتفاق سے جہاز مذکور ڈوب گیا اُسے قاضی سے کہا چونکہ قاضی کو اُسے کچھ دیا
 نہ تھا لہذا قاضی نے اُسکی فریاد مطلق نہ سُنی جب سوداگر نہایت دق ہوا مجبور ہو کر پریشہر کا نام لیکر سمندر میں کود پڑا اُسوقت
 سمندر میں ہل چل پڑی پریشہر کے نام کی بدولت اُس سوداگر کا جہاز سمندر سے باہر نکل آیا چنانچہ سوداگر مذکور اپنا مال
 لے کر اپنے گھر آیا۔

ست گوردھاراج فرماتے ہیں کہ ای بادشاہ تم بھی دھرم کا انصاف کرنا اور آئے ہوئے سنتوں اور سادھوؤں کی سیوا اہل
 کرنا اُنکو کھانا کپڑا دینا اور پریشہر کا نام جپنا اور اپنی کمائی میں دسواں حصہ دینا تو تمہارا بھلا ہوگا غرض کہ ست گوردھاراج اُسقدر
 ہدایت کر کے وہاں سے رخصت ہوئے اور فرمایا کہ چلو بھائی بائے (جھو) جو جامونت کی جگہ بے دیکھتے چلین ست گوردھاراج کا
 یہ فرمانا تھا کہ چشم زدن میں (جھو) میں ست گوردھاراج داخل ہوئے اُسوقت ست گوردھاراج نے فرمایا کہ ای بھائی بائے
 یہ جگہ (جامونت کی بے) کہ جو تیرا جگ میں سری رام چندر کے ساتھ تھے اور اس جگہ پر اُس جامونت کی گوبھا تھی بعد اسکے جبکہ
 باؤں اوتار ہوا تو اُس اوتار نے اپنا جسم بڑھایا راجہ بل کی دینہہ ناپنے کے واسطے اُدو قدم تینوں لوگوں سے زیادہ بڑھا دیے
 بعد اسکے جب راجہ بل پر آپ خوش ہوئے تو بائال کاراج اپنا دیدیا ای بھائی بائے اتنی ہی دیر میں چار پیکر مان جامونت
 اُس اوتار کی کین تھیں اور دو پر جگ میں بھی سری کرشن جی کے ساتھ لڑائی کی تھی اور اسی وجہ سے سری کرشن چندر نے جامونت
 یا ہی تھی اتنی باتیں ست گوردھاراج نے فرمائیں تھیں کہ (جھو) کاراجہ ست گوردھاراج کی خدمت میں حاضر ہو کر قد مہوس
 ہوا عرض کیا کہ ای غریب نواز مجھ پر پاکیجی اور مجھکو آپدیش دیجیے اُسوقت ست گوردھاراج نے فرمایا کہ تم دھرم کا انصاف
 کرنا اور پربکار کرنا اور جگت کو سوشین لینے خواب سمجھنا اور نام کا جب کرنا تو تم بائیل دھارنگ راج کرو گے اور آئے ہو

سادہ سنت کی سیوا کرنا اگر ایسا کرو گے تو سبک پاؤ گے بعد اسکے داہ گورو کے نام کا پدیش کیا اسوقت ست گورو مہاراج وہاں سے رخصت ہونے لگے تب راجہ نے کہا کہ اسوقت گورو مہاراج آپ یہیں تشریف رکھیے جو اب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ نام جو تمہارا جنم درست ہو جاوے گا یہ کہہ کر ست گورو مہاراج وہاں سے رخصت ہوئے بعد اسکے ست گورو مہاراج انتر دھیان ہو کر ایک چشم زدن میں بہ مقام (مونی) آپہنچے اور چند رہبان بیٹے والد بھائی بالے کے کونین برائے اتنے سے اتنے میں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی بالے اسے بوا تو اب جہاں فانی سے راہی ملک جاودانی کے ہو گئے اگر تین یا تینکے تو لا اور ام جم بھگو کھوٹے اور اسوقت بھگو نہایت ضرورت ہو کہ مردانہ کے ٹکے کو بیٹے سجادہ کو خورمہ شہر میں بیونچا دون اسٹیکے تم ٹیکے سے سجادہ کو جا کر بلاؤ لیکن خبردار اس عقلمندی سے جا کر لے آنا کہ کسی کو خبر نہ ہو دے پس جبکہ پچا گھڑی رات گزری تو بھائی بالے سجادہ کے مکان پر پہنچے اور اسکو آواز دی آواز سنکر سجادہ مذکور اپنے گھر سے نکلا دیکھا تو بھائی بالے سندھ میں کہ جو ست گورو مہاراج کے ساتھ رہتے تھے اور میرا باپ بھی انھیں کے ساتھ رہتا تھا پہچان کر سجادہ مذکور نے بھائی بالے کے قدموں پر گر کر تمہاری بھائی بالے نے کہا کہ کرتار تیرا بھلا کرے بعد اسکے کہا کہ ست گورو مہاراج ٹکوا لائے ہیں یہ شکر اُسے دریافت کیا کہ میرا باپ کہاں ہے جواب اسکے بھائی بالے نے کہا کہ ست گورو مہاراج کے پاس ہے یہ سنکر سجادہ مذکور بھائی بالے کے ساتھ ہوا اور اسوقت گورو مہاراج کے قدموں میں گر کر تمہارا بیٹا اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای سجادہ تمہارا باپ قضا کر گیا اب ہلکو مناسب ہو کہ ٹکوا ٹر دیا بخشین پس جو چیز تو پسند کرے وہی بھگو دیا دے جواب اسکے سجادہ نے عرض کیا کہ آپ جیسا کہ میرے باپ کو دیتے تھے وہی مجھ کو بھی آپ بخشیں اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای سجادہ تیرے باپ نے اپنے واسطے جلائے کی وصیت کی تھی چنانچہ ویسا ہی کیا گیا پس اگر تو وہاں چل کر آباد ہو تو وہی اُسکا جانشین ہو گا جواب اسکے سجادہ نے کہا کہ ای ست گورو مہاراج جہاں پر میرا باپ ہے اگر آپ بھگو وہاں لے کر آکر تو کرتار وہاں بھی میرا مددگار ہو گا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چلو بھائی بالے یہ لکھ کر اور سجادہ کو ساتھ لے کر شگور مہاراج (لاہور) شہر میں تشریف لائے اتفاق وقت سے ست گورو مہاراج (قصاب) کے محلہ میں آگئے سواپہر دن چڑھا تھا اور وقت (گاہے بدھ) ہوئی تھیں اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا۔

اشلوک

पञ्चक

لاہور شہر ظاہر قمر سواپہر
ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ ہم تو (و) جی کی نگری سمجھ آئے تھے لیکن بھجوتن کے زور کی وجہ سے سواپہر دن چڑھے تک ظاہر قمر برتا رہا ہے خبر جب ہم دسوان جامہ پنپن گے اسوقت بھجوتن کو ناس کرینگے اب چلو بھائی بالے شہر کے باہر قیام کریں غرض کہ ست گورو مہاراج وہاں سے اٹھ کر بمقام (شہدرہ) پہنچ کر رات بھر قیام فرمایا بعد اسکے ست گورو مہاراج (سیالکوٹ) میں ہو کر پیر کے بیچے آ بیٹھے اور سجادہ کو دو پیسے دیکر آپ نے فرمایا کہ شہر میں جا کر جھوٹ اور سچ خرید لاؤ چنانچہ وہ پیسے لے کر سجادہ مذکور تمام شہر پیرا اور سب سے پوچھتا تھا کہ جھوٹ اور سچ کہاں بکتا ہے غرض کہ ایک بازار میں (ایک ملنا میدواری) آیا ہوا تھا اور وہ ہر روز دھرم سالہ میں شب کو جایا کرتا تھا اُسے سجادہ سے دونوں پیسے لیے اور اپنے پاس رکھ لیے اور اُس سے کہا کہ (جینا) جھوٹ اور (دھرم) سچ ہے یہ بات سنکر سجادہ مذکور نے شگور مہاراج سے آکر کہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چلو بھائی

اسکے دشمن کریں چنانچہ ست گورو مہاراج اُس بازار میں تشریف لے گئے اور اُس ملنا سے فرمایا کہ اے بھائی کبارنا تو بیچ جانتا ہو جو اب
اسکے اُسے جواب دیا کہ میں نے سنا ہے اگر آپ کی کربا ہوگی تو جان بھی لوں گا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ چلو
تو تنکو بیچ بنایا جا دیگا یہ سننے ہی ملنا نہ گورا پناگل اسباب لٹا کر ست گورو مہاراج کے ہمراہ ہو دیا وہاں سے چکر ست گورو مہاراج
رملوں شہر میں تشریف لائے اُس مقام پر ایک شخص (سجن) نامے پشوپتھہ کا رہتا تھا اور دیکھنے میں نہایت پاک اور صاف طرح
سے رہتا تھا چنانچہ ست گورو مہاراج نے (سجادہ) کو فرمایا کہ جاؤ آبادی کی سیر کر آؤ اور کسی سے خوف نہ کرنا یہ سنکر سجادہ نے عرض
کیا کہ حضور کے ہونے پر سے مجھ کو کسکا ڈر ہو یہ کلمہ گانوں میں گیا اور اُس سجن شہر سے ملکر ست رام کہا چونکہ سجادہ کی پوشاک اچھی
تھی سجن نے دیکھ بھال کر کہا کہ اُد بھائی بیٹھو دریافت کیا کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو اور تمہارے کوئی اور بھی ہو سجادہ نے
جواب دیا کہ پردیسی ہیں (کوئٹہ) سے آئے ہیں اور تم کا مرپاتی ہوں اور نانک پتا جو مشہور ہیں انھیں کے میں ہمراہ ہوں یہ سنکر
سجن نے کہا کہ نانک پتا کھڑی ہیں اور تیرے بھاری اور تارسی ہیں اور تیرے ہی سنت ہیں یہ کلمہ سجن مذکور نے اپنے آدمیوں سے کہا
کہ اُد بھائیو یہ تمہارے آدمی کا مرپاتی ہو اسکی خدمت اچھی طرح سے کرنی چاہیے اور انکو بہت اچھی طرح سے کھانا کھلوانا یہ کلمہ سجادہ سے
کہا کہ اے بھائی اسکے ساتھ جاؤ چنانچہ سجادہ مذکور اُن آدمیوں کے ساتھ اندر چلا گیا اُن آدمیوں نے سجادہ کو اندر لے جا کر مشکین باندھیں
اور کپڑے بھی اتارے اور کہا کہ اگر اور بھی کچھ تمہارے پاس ہو تو حوالہ کر دے یہ کیفیت دیکھ کر سجادہ نے ست گورو مہاراج کو اپنے دھین
یا دیکھا کہ اسے ست گورو مہاراج بجز آپ کے اور کوئی میرا مددگار نہیں ہے ست گورو مہاراج انتر جامی تو تھے ہی بھائی باسلے سے فرمایا
کہ چلو بھائی باسلے سجادہ بھنس گیا ہے جھوٹا لادین مردانہ کی طرح یہ بھی بندھا بیٹھا ہے یہ کہتے ہی ست گورو مہاراج فوراً سجن کے گھر پر
ہو چکر دیکھا تو سجن بشنو و حرم مورت شکل بنائے بیٹھے تھے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اُد سجن ہمارا مرپاتی یہاں آیا ہے سجن نے
جواب دیا کہ نہیں یہاں تو کوئی نہیں آیا جو اب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مگر نے کیوں ہو سجن نے جواب دیا کہ اے سنت جی
صاحب آپ آیت فقیر ہیں آپ سے میں مکرنا کیوں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی باسلے سجادہ کو اندر سے جا کر
نکل لاؤ اتنے میں بھائی باسلے نے اندر جا کر سجادہ کو آواز دی سجادہ نے جواب دیا کہ اے بھائی آپ نے مجھ کو کہاں سیر کرنے کو
بھیجا انھوں نے تو میرے کپڑے اتار کر کے مجھ کو باندھ رکھا ہے بھائی باسلے نے کہا کہ اے سجادہ نکل ست گورو مہاراج کھڑے بلاتے
ہیں آؤ مجھ کو کپڑے اور لمبا دینکے پس جن لوگوں نے سجادہ کو باندھا تھا وہ سب کے سب شرمندہ ہو کر کھٹے لگے کہ یہ تو بدین ہیں
ایا تھا بھائی باسلے نے کہا کہ چل سجادہ تیرے کپڑے دہیں پہنچ جاؤ گئے غرض کہ سجادہ ست گورو مہاراج کی خدمت میں حاضر
ہو کر تمنا ٹیکا اور عرض کیا کہ حضور یہ سجن بھگت تو عجیب بھگت ہو یہ تو ہسل میں ٹھک ہو کھانا کھلانے کے بہانے سے اندر لے جا کر
میرے کپڑے چھنوا لے کیا بھگتوں کے کام ایسے ہی ہوتے ہیں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سجن یہ کیا کام کرتے ہو یہ
سنکر سجن مذکور شرمندہ ہو گیا اسوقت ست گورو مہاراج نے یہ شبہ فرمایا۔

شعبہ

شعبہ

انل کھما نیکتا پورم کالی میم

او جل کما جھکنا گھوٹم کالی مس

پوتی کھنر تہی جیہ پوتی تیس

دھوتی جوتھ نہ اترے جیسے دھوتی تیس

ہوگی اور اب تو اپنے خاندان کے لوگوں کو بھی یہیں سے آنا یہ سنکر سجادہ نے عرض کیا کہ حضور کہاں ہونگے بن بیان کس کے ذریعہ سے رہونگا بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسی سجادہ جس وقت تو ہکویا دکر یگا ہم اسی وقت تیرے پاس پہنچینگے تو یقین کامل رکھنا یہ سنکر سجادہ نے ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر متھائی کا اور ماتھو جوڑ کر عرض کیا کہ جو حکم حضور کا ہوگا اُسکی تعمیل میں کرونگا غرض کہ اپنے خاندان کو لے کر سجادہ خورمہ شہر میں جا کر آباد ہوا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے قندھار میں ایک فقیر کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۱۴

ست گورو مہاراج قندھار میں (یار علی) کے پاس پہنچے وہاں پر ایک فقیر نفل رہتا تھا اُسے ست گورو مہاراج سے دریافت کیا کہ آپ کا کیا نام ہے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہمارا نام نانک نرنکاری ہے یہ سنکر نفل فقیر نے کہا کہ تمہارا کون پیر ہے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہمارا ایک خدا ہی پیر و مرشد ہے جسکا تمام عالم مرید ہے ہم بھی اُسی کے مرید ہیں اور ہمارا مرشد ایسا ہے کہ جسکی نگاہ سے دوسرا سا دجانا رہے اور یکتائی آگے ہر اسی وجہ سے خدا ہی کو میں ہر جگہ حاضر و ناظر جانتا ہوں یہ بات سنکر نفل فقیر نے ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر متھائی کا اور ست گورو مہاراج کا مرید ہوا۔

اتنے میں ایک بٹھان مشرت نامی بد رشتہ دکن کی سرزمین کا تھا کہ جو اس نفل فقیر کا دوست تھا اسوجہ سے اسکی ملاقات کو وہ بٹھان مذکور آتا تھا بٹھان مذکور نے نفل فقیر کو دیکھ کر کچھ اور طریقہ پر بابا اسوقت بٹھان مذکور نے نفل فقیر سے دریافت کیا کہ آپ کا کون وقت ہے بجواب اُسکے نفل فقیر نے کہا کہ تم کو کیا دکھ لائی دیتا ہے بٹھان نے کہا کہ مجھکو تو کچھ اور ہی دکھائی دیتا ہے یہ سنکر نفل فقیر نے کہا (خدا داری چہ غم داری) یہ سنکر بٹھان نے کہا کہ کچھ کو تو سنی بجواب اسکے نفل فقیر نے جواب دیا (بھو حال ست) یہ سنکر بٹھان نے کہا کہ کس طرح سے بجواب اسکے نفل فقیر نے کہا (کہ ایک فقیر بھو پر شدی) یہ سنکر بٹھان مذکور نے کہا کہ مطلب پورا ہوا ہے بجواب اسکے نفل فقیر نے کہا کہ (بندہ اور اخلاص بے مطلب دروغ نمی آئی) یہ سنکر اُس بٹھان نے کہا (کہ شما برا در شما رضاے شدی) نفل فقیر نے کہا (کہ مطلب دیدار اور رضاے) یہ سنکر بٹھان نے کہا کہ (گفت شما برا در یار و فادار) نفل فقیر نے کہا (کہ ابن لطف خداے) بٹھان نے کہا کہ (اورا اورا کے)۔

غرض کہ آگے تو وہ بٹھان جب آتا تھا تو دو دو واہ میں دن رہ کر چلا جاتا تھا لیکن اس مرتبہ بٹھان مذکور جم کر بیٹھ گیا بعد چند روز کے بٹھان مذکور ست گورو مہاراج کا مرید ہوا بعد اسکے ست گورو مہاراج وہاں سے رخصت ہوئے

آگے ساکھی شگورو مہاراج سے (دینا ناتھ) کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۱۵

ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ ایک مقام پر جا پہنچے اُس شہر کے باہر کچھ رات باقی رہی تھی کہ ایک کھتری کا لڑکا چودہ پندرہ برس کی عمر کا سواپہر رات رہے ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا اُسکو دیکھ کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسی بھائی تم کو

اور تمھارا کیا نام ہے اور تمھارا گوردون ہے یہ سنکر اُس کھتری کے لڑکے نے جواب دیا کہ اسی بھائی تم کیوں پوچھتے ہو جو اب اسکے ست گوردھارا راج نے فرمایا کہ اس جگہ پر ایک شخص (عمل جوت) نامی ایک تبنوئی رہتا ہے اور وہ (راجہ جنک) کا بیٹا ہے یہ سنکر اُس کھتری کے لڑکے نے جواب دیا کہ اسی سنت جی تم بھی کب کی باتیں کرتے ہو (راجہ جنک) تو تریا جگ میں تھے اور اب کلجگ ہے جو اب اسکے ست گوردھارا راج نے فرمایا کہ اگر وہ ہوگا تو مجھکو پہچان لیگا یہ سنکر اُس کھتری کے لڑکے نے کہا کہ اسی سنت جی تمھارا کیا نام ہے اور تمھارا کیا نام ہے فرمایا کہ ہمارا نام نرنکاری ہے جو اب اسکے اُس کھتری کے لڑکے نے کہا کہ اسی سنت جی تمھارے کا نشان تو آپ نے خوب بتلایا لیکن اب مجھکو بتلاؤ تو میں جانوں یہ سنکر ست گوردھارا راج نے فرمایا کہ کیا پوچھتے ہو اُس نے کہا کہ یہ فرمائیے کہ میرا جسم کب چھوٹے گا اور میرا کیا نام ہے ست گوردھارا راج نے فرمایا کہ تمھارا نام (دینا ناتھ) ہے اور تمھاری دینہ جب چھوٹے گی کہ جب ہم اپنی دینہ چھوڑینگے اب سے ایک سو برس پہلے دینہ تمھاری چھوٹے گی یہ سنکر دینا ناتھ نے جواب دیا کہ اسی پتا جی تم میرے بڑے گور بھائی ہو اور زمانہ قریب میں ہم اور تم اکٹھے تھے اور اب بھی آئے اب یہ بتلاؤ کہ زمانہ دو ابر میں ہم اور تم کیا کرتے ست گوردھارا راج نے فرمایا کہ تم (ہر پرشاد) بننے کے گھر میں تھے اور ہم پانڈوان کے گھر میں تھے اور ہمارا نام (سندر) تھا اور تمھارا نام (رام سہاسے) تھا یہ سنکر دینا ناتھ نے جواب دیا کہ بہت اچھا ہوا کہ میرا نے یار سے ملاقات ہوئی اور بہت اطمینان ساتھ نشان بھی پایا ست گوردھارا راج نے فرمایا کہ اب ہکو رخصت دو جو اب اسکے (دینا ناتھ) نے کہا کہ تم ہمارے بڑے گور بھائی ہو اتنی جلدی کیوں کرتے ہو اول تو آپ نے ہی کہا کہ ہماری دینہ سو برس بعد چھوٹے گی اور دوسرے استاد رجاری کرنے ہو ابھی تو آئے ہو اور ابھی رخصت ہوتے ہو ست گوردھارا راج نے فرمایا کہ ہمارا تمھارا اقرار یعنی عین بھاد تھا اُس بچے کے باندھے آکھڑے ہوئے جس سے اور جس جگہ کا قول ہو وہاں ضرور ہی آنا چاہیے یہ سنکر دینا ناتھ نے کہا کہ کچھ دن تو رہیے یہ بھی تمھاری ہی جگہ ہے ست گوردھارا راج نے فرمایا کہ ادھر اور ادھر تمھیں تو ہوا اور ہکو بہت کام ہے جو اب اسکے دینا ناتھ نے کہا کہ تم میرے بڑے گور بھائی ہو تو میرا فیصلہ کر کے جائیے تو بہت اچھا ہوتا تم مجھکو بہت ہی دور ڈال چلے ہو یہ سنکر ست گوردھارا راج نے فرمایا کہ جو کچھ ہے وہ کرتا رہے ہاتھ میرے ہاتھ کچھ بھی نہیں ہے دینا ناتھ نے کہا کہ اسی پتا جی تم ست کتے ہو غرض کہ ست گوردھارا راج تین دن وہاں قیام فرما کر رخصت ہوئے۔

ست گوردھارا راج بعد اسکے ولی فذھاری کے پاس تشریف لے گئے اُس جگہ پر (مشرف علی) پٹھان بھی بیٹھا تھا اُس وقت شگوردھارا راج کو دیکھکر ولی فذھاری نے سلام علیک کہہ کر کہا کہ آؤ پتا جی بیٹھے سرفراز کیجیے لطف و کرم بخشے جو اب اسکے ست گوردھارا راج نے فرمایا (لطف خدا) بندہ گراہی (کرم بخشے سائل ہے) اتنے میں مشرف علی پٹھان بول اُٹھا کہ اسی ناک پتا جی ٹوپی کیا کتنی ہے ست گوردھارا راج نے فرمایا۔

نثر

نسر

कुल कुल्लह
एक खुदाय सब तेरा है ये परवाह
सिद्ध धी एक निशाना

کُل کلاہ
ایک خدا ہے سب تیرا ہے بے پردا
صفت دھرمے ایک نشانا

سب سے ہو رہے بیگانا۔
نہ کو بے درست آیا نا۔

یہ سنکر پھر شرف پٹھان نے کہا کہ کفنی کیا کہتی ہے۔
جو اب اسکے ست گورو ہماراج نے فرمایا۔

نسر

کفنی خیر خدا کا دیکھ
مردہ ہووے تان سب بیس
جہ جہان اس نے کہا
حلق ایک اور نہیں دویا
سنو شرف درست مانے
پر جو حق پہچانے

یہ سنکر پھر شرف پٹھان نے پوچھا کہ (سیلی) کیا کہتی ہے۔
جو اب اسکے ست گورو ہماراج نے فرمایا۔

نسر

سیلی سانس ہو کر جہان میں رہے۔
چاروں کتابوں کو کان جمیدے
سارا سر جہن مانے
عرفت معرفت کا دانوں رکھے
ابیر شاہ اندر لال
تو پنے محل میں پونچے

یہ سنکر پھر شرف پٹھان نے پوچھا کہ کرمون سے مکت کیسے ہوتی ہے۔
جو اب اسکے ست گورو ہماراج نے فرمایا۔

نسر

کی جہاں خدا کی مہر ہوے
اور دو جان بھاوجاوے۔
نوراستہ ادوک کا پاوے
ہر طریق رہے پھر تو ایمان درست رہتا ہے زور اور ظلم جوڑے علی کی بڑے۔

نسر

یہ سنکر مشرف پٹھان نے پوچھا کہ گوردی کیا کشتی ہے
 بہ جواب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا۔

نسر

نشر

گوردی گیان تک خدا سے کو سمجھے

مہادی گپان ایک رچودای کو سمجھے

ہوڈے پکڑے اور سب کا کھا گیا پھر سب سے آپ کو نیچا
 جانے

چھوڑے پکڑے اور سب کا دھکا پا کر سب سے آپ کو نیچا جانے
 اور اُسکی رضا پر راضی رہے۔

اور اُسکی رضا پر راضی رہے

یہ سنکر مشرف پٹھان نے پوچھا کہ (کونس) کیا کشتی ہے۔
 بہ جواب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ

نسر

نشر

نہیں پھرنے کی جب تسماسنا سنا آؤں گے تو

کونس بھی پنے کہ جب تمام کامناؤں کو روکے لیٹے یہ کہ دل کہیں

نہیں دیکھ لیں کہ نہ جانے نہ پوچھ پچھا تو جو مانے گا وہی

جانے نہ پوچھے یہ بات جو مانے گا وہی شخص اپنے گھر کو پہنچے گا

پھر اپنے اپنے کار کو پکڑے گا اور پھر پھر کو

اور ہر مشر کو ہر جگہ جانے آئوں ہر یہی یقین دل میں رکھے

ہر جگہ جانے آؤں پھر وہی پکیں دلیں میں رہے پھر

نفر کشتی ہر شکر امانت میں وجود کا سمجھے اور خدا کے نام کی بھلیا

کہتا ہے ہر تکرار کا ہر سہمے اور پھر

ماتے دو جا بھاد چھوڑے اس وقت وندہ بن رہے تو البتہ

کہ نام کی بیٹیا مانے دھماکا ہو دھم دھم دھم

جنم مرن سے چھوٹے اور جسطح پر کہ خدا کے بنایا ہر اس پر کرنا چاہئے

رہنہ ہر میں رہے تو اسلئے جہنم میں سے لڑے گا اور

یہ سنکر مشرف پٹھان نے پوچھا کہ ہر گ کیا ہے۔

نہیں پھرنے کی جب تسماسنا سنا آؤں گے تو

بہ جواب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا۔

نسر

نشر

نہیں پھرنے کی جب تسماسنا سنا آؤں گے تو

بے اثر ہو جائے اور ہر مشر کو ہی سب کا خالق جانتا اور اُسکی مفت

نہیں پھرنے کی جب تسماسنا سنا آؤں گے تو

کرنا اور گورد کو ملکر ایک خدا کو پہچانتا

نہیں پھرنے کی جب تسماسنا سنا آؤں گے تو

بعد استعد رگفتگو کے مشرف پٹھان نے ست گوردھاراج کے قدموں کی طرف دیکھ کر کہا کہ آپ تو پیر میں اور میں آپ کا مرید ہوں

نہیں پھرنے کی جب تسماسنا سنا آؤں گے تو

یہ سنکر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے مشرف اب تم بدر شہر کو جاؤ جو اب اسکے مشرف پٹھان نے عرض کیا کہ اے پیر تانگ جی

نہیں پھرنے کی جب تسماسنا سنا آؤں گے تو

آپ کا دیدار مجھ کو اب کب میسر ہوگا ست گوردھاراج نے فرمایا کہ دیدار دل میں رکھنا اور اگر بہت خواہش ہو تو (سجادہ) مرنے

نہیں پھرنے کی جب تسماسنا سنا آؤں گے تو

جو غورمہ شہر میں ہو اسکا دیدار کرنا تو گویا میرا ہی دیدار ہوگا یا ولی قندھاری کا دیدار کرنا یہ سنکر مشرف پٹھان نے عرض کیا کہ اے

نہیں پھرنے کی جب تسماسنا سنا آؤں گے تو

پیر جی صاحب آپ کی بھیم بڑی ہی عنایت ہوئی بعد اسکے ولی قندھاری نے عرض کیا کہ اے ست گوردھاراج کچھ میرے اوپر بھی

نہیں پھرنے کی جب تسماسنا سنا آؤں گے تو

میر فرمائیے جو اب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے ولی قندھاری دو جادوئی دور کر دیا (سستی) کیا (راوی) جند

نہیں پھرنے کی جب تسماسنا سنا آؤں گے تو

فرمہ ہیں سب خدا ہی کے ہیں اور اسی کے بنائے ہوئے ہیں یہ نفیری کی روشنی ہے یہ سنکر ولی قندھاری نے کہا کہ اے پیر جی صاحب

حسرت سے آپکا دیدار ہوا ہر سیموت سے یہ سب دعویٰ و زور ہو گیا ہر جواب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ خدا کی مٹا ہوئی
یہ شکر ولی قندھاری نے کہا کہ اسی پتا جی صاحب مجھ کو اپنے ساتھ ہی لے چلے جواب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ تم کو میں
رکھا ہوں یہ شکر پھر ولی قندھاری نے کہا کہ جیسی آپ کی مرضی ہو۔

بعد اسکے ست گوردھاراج ولی قندھاری سے رخصت ہوئے اور کابل کی سرزمین میں تشریف لائے اُس جگہ بھائی بالے نے
ست گوردھاراج سے عرض کیا کہ حضور نے ولی قندھاری پر بہت ہی مہربانی فرمائی اسوقت ست گوردھاراج نے بھائی بالے سے
کہا کہ اسنے زمانہ تریا جگ میں ہماری بڑی ہی خدمت و سیوا اٹھائی تھی یہ شکر ست گوردھاراج سے بھائی بالے نے پھر عرض کیا کہ
اسی مہاراج یہ مسلمان کیوں ہوا اسوقت ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اسنے (گتا) مارا تھا اسوجہ سے مسلمان کے گھر میں جہم بیاہی
اور انکے ساتھ ہمارا قول تھا۔ اول ولی قندھاری۔ دوم مشرت پٹھان۔ یہ شکر پھر بھائی بالے نے عرض کیا کہ اسی ست گورد
مہاراج کیا ولی قندھاری اور مشرت دونوں صاحب برابر ہیں جواب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ ولی قندھاری زیادہ
ہیں مگر ساتھ ہی اسکے مشرت بھی مہا پورکھ ہیں صرف اسقدر فرق ہے کہ مشرت کوئی کوئی راستی پر آئے ہیں اور ولی قندھاری سے
سیکڑوں سندھوے ہیں اور سیکڑوں اودھوے بلکہ ولی قندھاری گوردون کے مقام پر ہوں یہ شکر پھر بھائی بالے نے دریافت کیا کہ
اسی مہاراج (دینا ناتھ) کس مقام یعنی کس رتبہ پر ہیں جواب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اسی بھائی بالے (دینا ناتھ) آگے
تو پورن تھا اور اُسکو بنگم بھگتی ہوئی اور ہماری بکنٹھ بھگتی ہوئی ہوں یہ شکر پھر بھائی بالے نے عرض کیا کہ اسی ست گوردھاراج کس طرح
پر جواب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اُسکو بنگم بھگتی اس طرح ہوئی کہ اسین (ایا) نہیں لگی اور جسم جہم میں بھگتی ہی بھگتی
ہوئے اسنے کبھی گڑھسی کی اور نہ کوئی کام کیا بھانک بے لوث اور بے لگاؤ کا شخص ہوا کہ نہ نقصان کی فکر ہوئی اور نہ راج کی
خوشی ہوئی اور نہ فائدہ و نفع میں جی لگایا اسلئے (دینا ناتھ) بڑھا ہوا ہر اب اگر شخص گڑھسی بھی کریگا تو اُسکی اولاد مہا پورکھ ہوگی
اسوجہ سے بھگم بھگتی کا لقب اُسکو ملا ہوا اور ہم بھی گڑھست ہوئے ہیں اسوجہ سے ہماری بکنٹھ بھگتی ہوئی ہوں یہ شکر پھر بھائی بالے
سے شگوردھاراج نے فرمایا کہ اسی بھائی بالے ایک سادھو پٹھانوں (بابا کیلا کے جسم میں) ہیں اسوقت تک اُسکو نہیں ملا ہوا ہے
بھی ضرور ملتا ہو اور ست گوردھاراج کے ساتھ وہ (مولا کھتری) بھی اسوقت تک تھا اور ہمیشہ ست سنگ میں حاضر رہا کرتا تھا اور
روز چرچا کرتا تھا۔

ست گوردھاراج ایک دن ایک دکان پر جا بیٹھے وہاں پر ایک پٹھان نے آکر دریافت کیا کہ تم کو (ن) دوست گوردھاراج نے
جواب دیا کہ خدا کے بندے ہیں جواب اسکے اُس پٹھان نے کہا کہ خدا کے بندے تو سب ہی ہیں تمہارا نام کسکے ساتھ ہو شگورد
مہاراج نے فرمایا کہ ہم فقیر ہیں اور یہاں پر (مال چند) کھتری ہمارا ایک دوست ہے اور اسکے باپ کا نام (خان چند) ہے یہ شکر
اُس پٹھان نے کہا کہ جلو ہم تم کو اُسکے پاس لے چلیں یہ جواب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ ہم تو وہاں نہ جا دینگے وہ خود ہی جا کر
پاس آویگا یہ شکر پٹھان مذکور خاموش ہو گیا اور شہر میں جا کر اُس کھتری کو خبر کی کہ تمہارا ایک دوست فقیر یا تارین بیٹھا ہے اور
یہ کہتا ہے کہ خان چند کھتری کا لڑکا مان چند ہمارا دوست ہے اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی کہتا ہے کہ وہ آپ ہی ہمارے پاس آویگا یہ شکر
مان چند نے کہا کہ ہمارا دوست کوئی فقیر تو ہے نہیں اُس پٹھان نے کہا کہ بھائی وہ فقیر تمہارا ہی نام لیتا ہے یہ شکر مان چند نے

اپنے دل میں خیال کیا کہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کون شخص ہے یہ سوچ سمجھ کر مان چند نہ کور دو سیر میوہ لیکر ست گورو مہاراج کی خدمت میں آیا دیکھا تو ست گورو مہاراج کا سیکہ اسکی شناخت میں نہ آیا اسوقت مان چند نے اپنے دل میں کہا کہ فقیر تو نہیں ہیں میوہ اپنے اگے رکھ دینا چاہیے اتنے میں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ او مان چند ست کرتار آؤ بیٹھو یہ سنکر مان چند بیٹھ گیا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے مہاراج گو کہ فقیر سب کے دوست ہوتے ہیں اور فقیر کے سب کوئی سبک ہوتے ہیں لیکن یہ تو فرمائیے کہ آپ مجھ کو کب سے جانتے ہیں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ جی ملو خود ہی معلوم ہو جاویگا یہ سنکر اور دست بستہ ہو کر مان چند نے عرض کیا کہ آپ کا نام کیا ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہمارا نام نانک نرنکاری ہے مان چند نے کہا کہ دیس اور وطن کہاں ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مان چند کہاں ہیں اور وطن بھی بھول گیا تمھو دیس اور وطن سب معلوم ہے مان چند نے کہا کہ اے سادھی دیکھا تو نہیں لیکن سننا ہوں اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جنم پور وطن سے آئے ہیں جان کا بادشاہ ایک اور نگار ہے اسی نے ہم کو یہاں بھیجا ہے کہ مان چند کو یہ سہ تباؤ اسلئے تم کو بھیجے بلایا ہے یہ سنکر مان چند نے عرض کیا کہ اے سنت جی صاحب آپ تو اور باتیں کرنے لگے یہ بات سنا کر دل میں نہیں ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مان چند اصلی بات تو یہی ہے اور سب باتیں نقلی ہیں یہ کہکر ست گورو مہاراج نے یہ شبہ فرمایا۔

راگ تیلنگ مہل (۱)

جین کیا تین دیکھا کیا کے رہے بھائی
آپے جانے کرے آپے جن دائری ہر لائی
راہیں پیارے کا راہیں جت سد اسکے ہوے

اکر ہاوی

نیرنگ کنتھ نہ را دیا سا پنجوڑے نہاڑی
ہاتھ پھوڑے سر دھنے جب دین دھانڑی
پچھتاواں سٹے جب چوکے گی ساری
نہان بھر بیا را را دے جب آدگی داری
کنتھ لیا سو لگنی میں تے دودھ دی اہیہ
سوہاگن مجھے نہ آدنی کیجیے دوس دھریہ
جن سکھی شہ گنوا تین بوچھینی جاے
پاے لگون ہتی کردن لے آدگی ہتھ تباے
حکم بچانے نانک بھو چندن لاوے
گن کما نتر کا من کرے تو پیارے کو پاوے
جو دل لیا سول رہیا لیا کیا رے سوے

راگ تلنگ محل پہلا

جن کیا تین دیکھا کیا کے رہے بھائی
آپے جانے کرے آپے جن دائری ہر لائی
راہیں پیارے کا راہیں جت سد اسکے ہوے

ایک رہاؤ

حس رنگ کنتھ نہ را دیا سا پنجوڑے نہاڑی
ہاتھ پھوڑے سر دھنے جب دین دھانڑی
پچھتاواں سٹے جب چوکے گی ساری
نہان بھر بیا را را دے جب آدگی داری
کنتھ لیا سو لگنی میں تے دودھ دی اہیہ
سوہاگن مجھے نہ آدنی کیجیے دوس دھریہ
جن سکھی شہ گنوا تین بوچھینی جاے
پاے لگون ہتی کردن لے آدگی ہتھ تباے
حکم بچانے نانک بھو چندن لاوے
گن کما نتر کا من کرے تو پیارے کو پاوے
جو دل لیا سول رہیا لیا کیا رے سوے

جो भवते गलेचि याते मेलन होय

धात मिलै पुन धातको लेव लेव को धावै

गुरु प्रसादी जानये तो इन भौ पावै

पाना चड़ी होय घर खरमार न जानै

रसया हेवै सुप्रक का तो फूल पहचाने

आपै पावै जो नानक भर्म भर्म में समावै

सहजै मिल रहै अमर पद पावै

یہ شبہ سنکرمان چند نے عرض کیا کہ اوست گوردھاراج اس جیو کا بھلا کس طرح پر ہووے۔ جواب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اسی بھائی مان چند جی اس جیو کا بھلا تب ہی ہوتا ہے کہ سواے ایک بار برہم پریش کے اور کوئی بات یاد نہ رہے اور سانس سانس پر کرنا ہی بردل دیت جتا رہے۔ سنکرمان چند نے کہا کہ حضور مجھ کو وہی تدبیر بتا دیں کہ جس طریق سے پریش کی یاد آٹھ پہر رہے یہ سنکر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ سنکر کی فکر کرو اور کرتار کا سمن اسطرح برکود کہ آٹھ پہر نظر میں معبود موجود رہے یہ سنکرمان چند مذکور نے سنکر گوردھاراج کے قدموں پر گر کر تمنا کیا اسوقت ست گوردھاراج نے اپنے ہاتھ کا ڈنڈا مان چند مذکور کو دیا اور فرمایا کہ اسکو خبر داری ست رکھنا چنانچہ مان چند مذکور نے اس ڈنڈے کو اپنے سر پر رکھا پھر کیا دیر نہی ڈنڈے کا سر پر پہنچا تھا کہ مان چند کی اندرونی آنکھیں کھل گئیں اور بیوشی کا عالم ہو گیا یہ کیفیت دیکھ کر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اسی مان چند اب تم کرتار کرتار ہووے ست گوردھاراج کی زبان فیض تر جان سے یہ بات نکلتے ہی مان چند مبارک ہو گیا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ ست کرتار ست کرتار یہ کیفیت دیکھا وہ مولا کھڑی جو ایک عرصہ سے سنکر گوردھاراج کے قدموں میں حاضر تھا بڑے ہی آند میں ہو گیا بعد اسکے ست گوردھاراج وہاں سے رخصت ہووے۔

اب مولا کھڑی کی کیفیت سننے کہ مولاند کو اپنے گھر سے اپنی ننگی کر کے آیا تھا ایک دن اسکے دل میں یہ بات آئی کہ اگر میں اپنے گھر میں ہوتا تو ان دنوں میں میری شادی ہوتی ست گوردھاراج انتر جامی تو کھے ہی مولا کے دل میں جیسے ہی یہ بات آئی ویسے ہی سنکر گوردھاراج نے فرمایا کہ کو مولا شادی کے واسطے تمہارا دل چاہتا ہے اور مولا کے گھر میں بوجہ مفقود انچ مولا کے یہ سامان کیا گیا تھا کہ اگر اب آٹھ پہر کے اندر مولانا آجاوے تو شادی مذکور مولا کے بھائی کے ساتھ کر دی جاوے مولاند کور نے ست گوردھاراج سے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ حضور یہاں سے مقام بہت دور ہے کس طرح سے پہنچ سکتا ہوں یہ سنکر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ آنکھیں بند کر اسوقت مولا نے عرض کیا کہ اوست گوردھاراج میرے پاس تو کچھ خرچ بھی نہیں ہے اسوقت ست گوردھاراج نے فرمایا کہ جسقدر دھیلے بچے آنکھیں اٹھا لا چنانچہ مولانا ویسا ہی گیا۔ اور مولانا جب ان ڈھیلوں پر نظر کی تو بیشمار دولت تھی غرض کہ مولاند کور نے یہ تمام خزانہ لیکر آنکھیں بند کیں پھر کیا دیر نہی اسی وقت مولاند کور (مقام سیال کوٹ) اپنے مقام پر پہنچا اور اپنے گھر کو دیکھ کر بہت خوش ہوا کیونکہ وہاں شادی کا سب سامان موجود ہی تھا لوگوں نے مولا کو دیکھ کر دوٹھانایا اور تیل وغیرہ چڑھایا اور شب کو شادی بھی ہو گئی۔

ست گوردھاراج کابل کی سرزمین سے نکل کر ایک مقام پر کہ جہان (مال گودائی جوگی) رہتا تھا تشریف لائے اور ست گوردھاراج

کوئین کے پاس آئے تو جوگی مذکور کا طریقہ نہایت ہی عمدہ تھا یعنی یہ کہ آئے ہوئے کی خدمت ہر قسم سے کرنا تھا کھانا دیتا تھا اور ہر ایک کام کے واسطے علیحدہ علیحدہ مکانات بھی بنا رکھے تھے رسوئین کا مکان علیحدہ جنس وغیرہ رکھنے کا مقام علیحدہ کپڑے وغیرہ کے مکانات علیحدہ توشہ خانہ جدا اہل بیت علیہ السلام کے علاوہ اس انتظام کے یہ انتظام اسکا اور بھی زیادہ تھا کہ اپنے مکان سے دو دو کوئلے کے فاصلہ سے اپنے ملازم تعینات کر رکھے تھے کہ جو کوئی نیکامانہ ہو جاوے اسکی خدمت ہر طرح سے کجاوے اور اسکو ہر چیز کی مدد دے اور جو غرض کہ جوگی مذکور بہت ست و صدم پر جلتا تھا۔

ست گورو مہاراج کے پاس بھی اسکے چیلے حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اسی سنت جی صاحب اندر چلے وہاں ٹھہرے بعد اراچیہ اسن پر بیٹھے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسی بھائی ہم بیٹن اچھے ہیں اندر جانے سے کیا غرض ہے یہ جواب سنکر چیلے وہاں آئے اور اپنے گورو یعنی بال گودائی سے جا کر کہا کہ دو صاحب فقیر اندر نہیں آتے ہیں باہر ہی بیٹھے ہیں یہ سنکر بال گودائی نے حکم دیا کہ انکے واسطے سواری سکھ پال کی بجاؤ اور اسپر انکو اندر لاؤ اور بت غرض کرنا کہ پانی پھر اہو اہی برسنے چاہتا ہے اسپر سوار ہو کر آپ اندر چلے اور مندر میں چلکر اترے چنانچہ چیلے ست گورو مہاراج کی خدمت میں گئے اور سب طرح سے عرض کیا لیکن ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم یہیں اچھے ہیں بلکہ ہمیں آرام ہے مندر میں چلنے سے کیا کام ہے یہ سنکر چیلے پھر وہاں آئے اور کیفیت بیان کی یہ سنکر بال گودائی خود آیا اور کہا کہ اسی سنت جی اوپر سے پانی برسنے ہی چاہتا ہے بیان پر تکلیف ہوگی اس سے بہتر ہے کہ مندر میں چلکر آرام کیجئے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسی جو گیشرجی ہیں اچھا جو جسطح گزریگی گزریو نیگے کمان کمان اسن اور مندر و موندھتے پھر نیگے فقیر اور ایت کو یہی چاہیے کہ جسطح گزرسے گزریو سے یہ سنکر بال گودائی نے کہا کہ اسی سنت جی آپ کا فرمانا ہے یہ لیکن جان جیسا موقع ہو دیا کرنا چاہیے بیان تو ابیکم پورکھ کا دیا ہوا سب موجود ہے پس الکم پورکھ کی دایا سے جو کچھ آئے اسکو نہیں بھی نہ کرنا چاہیے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چلو بھائی بائے بھائی بائے نے عرض کیا کہ بہت اچھا غرض کہ بال گودائی جوگی نے خود اپنے ساتھ لیکر ست گورو مہاراج کو مندر میں اچھی جگہ آسن دیا اور ست گورو مہاراج کو اپنے ساتھ لیکر مندر کی سیر کرانے لگا اور کہا کہ دیکھیے اسی سنت جی صاحب یہ الکم پورکھ کے مندر پر ہے میں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ راج لیل کو کیا دیکھنا ہے بعد اسکے جوگی مذکور نے ست گورو مہاراج سے پوچھا کہ اسی سنت جی صاحب آپ کا نام کیا ہے یہ جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسکا نام بھائی بائے ہے اور ہمارا نام نانک نرنکار سی ہے یہ سنکر بال گودائی جوگی نے دریافت کیا کہ نانک پتا تمہارا ہی نام ہے کہ کوئی اور شخص اس نام کا ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ میں ہی ہوں اتنے میں جوگی مذکور نے کہا کہ اسی سیدہ جی اگر اوپر سے بارش ہوتی اور آپ مندر میں نہ آتے تو بیشک آپ کو سخت تکلیف ہوتی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسی بھائی گزریو تو جانی ہوؤ کہ سے گزرتی ہے جیبا سکھ سے گزرتی ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ میدان میں بارش کے وقت میں آرام کمان تکلیف تو ہوتی ہی ہے بعد اسکے جوگی مذکور نے خود ہی کہا (ساگ کی ترکاری اور کرس کے آٹے کی روٹی) میری غذا ہے یہ سب دولت و خست الکم پورکھ کی ہے ہمارا تو کچھ بھی نہیں ہے اور دیکھ تو اسی کو لکھا ہے کہ جو اچھے اچھے کھانے کھاتے ہیں اور عمدہ عمدہ کپڑے پہنتے ہیں بقول شخصے کہ (ستی وادے اور سنو کھی کھادے) لہذا اس سے کچھ تعلق نہیں ہے اس سے کہنے ہی جیو سکھ پاتے ہیں اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے یہ جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آپ اصلی جو گیشرجی ہیں یہ باتیں تنہا اچھی سمجھ رکھی ہیں یہ لکھ ست گورو مہاراج نے بھائی بائے کی طرح مخاطب ہو کر فرمایا کہ

کیون بھائی باسے یہ بات تو اچھی ہی بھائی باسے نے جواب دیا جسکو آپ اچھی کتنے ہیں اُسکے اچھے ہونے میں کیا شک ہے بعد اسکے ست گورو مہاراج وہاں سے رخصت ہوئے۔

ست گورو مہاراج ایک دن ایک کنوین پر تشریف رکھتے تھے ایک شخص اسی (لاٹری می) نے سنا کہ ست گورو مہاراج تشریف لائے ہیں اگر ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر متھایکا اور کہا کہ کرتا کرتا بوجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اُو بھائی (لاٹری) ست کرتا لاو نے عرض کیا کہ آج میں نہال ہوا کہ حضور کے قدموں کے درشن پائے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ نئی زندگی ہو گئی شگورد مہاراج اس مقام پر سات یوم مقیم رہے۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج ٹولا چوڑا لائے پاس تشریف لائے یہ مقام وہی ہے کہ جہاں پر آپ کی سسرال تھی جب کہ ٹولا چوڑا کو خبر ہوئی کہ ست گورو مہاراج تشریف لائے ہیں تو بے قرار رہی کے الفاظ منہ سے یوں نکالے کہ یہاں مجھکو جلائے کو آئے ہیں لیکن جسکے یہاں یہ مولا صاحب ملازم تھے یعنی (اجیتی) (زندہ عادی) نے سنکر کہا کہ جاؤ ٹولا کچھ کھانے کو لیجاؤ اور کچھ کپڑے بھی لے جاؤ پھر موہنچند عرف مولا ایک تھائی میں کچھ کھانا لیکر آئے اور اپنی طبعی خاصیت سے جاکر کہا کہ اے نالک جی پر شادی کھاؤ ست گورو مہاراج انتر جامی تو تھے ہی مولا کے دل کی بات سمجھ کر فرمایا کہ میں پر شادی نہیں کھانا ہوں یہ سنکر مولا مذکور واپس آیا جب یہ بات (اجیتی) (زندہ عادی) نے سنی کہ ست گورو مہاراج نے مولا کی پر شادی بھوجن نہیں کی اُسی وقت اجیتی (زندہ عادی) مذکور نے کھانا اپنے مکان میں بنوایا اور خود لے کر بڑے پریم سے ست گورو مہاراج کی حضور میں حاضر ہوا ست گورو مہاراج نے اُسکی بھاد بھگنی دیکھ کر بھوجن پایا اتنے میں مسماہ چند رانی لینے خوشدا من ست گورو مہاراج کے پاس آئیں اور آتے ہی کہا کہ ایسا بڑا کارخانہ تمہارے گھر میں ہے اور اسقدر آمدنی بھی تمہارے مکان میں ہے غرض کہ ہر طرح سے تمہاری غرت و آبرو دنیا میں ہے اور لڑکے باسے بھی موجود ہیں ان سب کو چھوڑ کر اور گھر بار سے نکل کر فقیری اختیار کی سچ تو یہ ہے کہ تم نے ہر طرح پر میری لڑکی خراب کی اور یہ کرم اختیار کیے حالانکہ اب بھی کچھ نہیں گرا اپنا گھر بار بال بچے دولت و مال سنبھال کر بیٹھو تب بھی خیریت ہے کیونکہ اب تو بہت کچھ بچے ہو غرض کہ ابھی ایسی باتیں چند رانی مذکور کتنی رہیں اور ست گورو مہاراج چپکے خاموش بیٹھے سنتے رہے اتنے میں بابا مری چند جی کی والدہ ست گورو مہاراج کے قدموں پر آکر بن اور لکھمی داس جی کو بھی قدموں پر آکر لایا اور اپنی آنکھوں کے آند ست گورو مہاراج کے قدموں پر بچھا دے کیئے اور ہانچ جوڑ کر عرض کیا کہ اے مہاراج یہ سیکھ مجھکو دکھا کہ ایک بار لگی ہی آپ نے چھوڑ دیا اب کر پائیجیے اور ہمارے قصور و ن کو معاف کیجیے اپنے گھر میں رہیے کیونکہ اب تو آپ بہت سیر کر چکے ہیں مجھکو بھی اپنے قدموں میں رہنے دیجیے یہ سنکر آپ نے فرمایا کہ ہمارے پاس ہر طرح کی تکلیف بھوک پیاس ننگے بھوکے کی ہوتی ہے اگر منظور ہو رہو بوجواب اسکے بابا مری چند جی کی والدہ نے عرض کیا کہ آپ کے قدموں میں رہنا بھوک پیاس کا دکھ سنا ہر حال میں ہمکو منظور ہے اتنے میں مری چند جی صاحب نے بھی آکر شگورد مہاراج کے قدموں پر گر کر متھایکا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اب تو پچھو پچھا جی رام جی اور پچھو پچھی بی بی جی جلدیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ سب جگت چلنے ہی والا ہے اور ہم کو بھی کسی دن چلنا ہے اتنے میں پھر موہنچند عرف مولا نے آکر ست گورو مہاراج سے کہا کہ اگر آپ کچھ کھاتے پیتے نہیں ہیں تو حسب ذیل کپڑے موجود ہیں پیٹے۔۔۔ لال کورسی۔۔۔ پتلی شلوار۔۔۔ چمکا۔۔۔ بڑی سفید فرغل۔۔۔ جہاں ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبہ فرمایا۔

ست گورو مہاراج کے خدمت گار

शब्द

सवरस मीहे मन्य सानी ऐसालेहं
रघु तुरणी मुख बोलना मारन नादे कहे
छतीस अमृत भावै यक जाको नजर करे
चावा होड रवांड रघुणी रघ्वार
जित रघाडतिन पठ मन सहि चले विकार
रता न पीडर मन रता सोपे दिस्ता दान
नील स्याही कद करन पर धान
कमल चन्द संतोष काधन जोयत तेरा नाव
चावा होड पड़न रघुणी रघ्वार

चित्त पै धोतन पडे मन में चले विकार

ये शब्द मुंकर मोजंद عرف مولائے اکبر (اجیتے زندهادی) سے کہا کہ نانک جی نہ کچھ کھاتے ہیں اور نہ کچھ پہنتے ہیں ذرا آپ ہی چلیے
جنانجہ (اجیتی زندهادی) بھی مولائے کے ساتھ ست گوردھاراج کی خدمت میں آیا اور ایک گھوڑی اپنے ساتھ لیتا آیا اور
ست گوردھاراج سے اکبر کہا کہ یہ گھوڑی آپ کے سواری کے واسطے موجود ہے اس پر سوار ہو کر مکان کو تشریف لے چلیے پس
ست گوردھاراج نے یہ شब्द فرمایا۔

शब्द

घोडे पाखर सुपै न साखत बुझन तेरी वार
तरकषा नीर कमान सांग तेरा घंट गुणाधार
वाजाने जानत सो प्रघट कर्म तेरा मेरी वार जान
चावा होड चढ़ना रघुणी रघ्वार
जित चढ़े। तिन पीठे मन सहि चलै विकार
पर मंदिर रघुना नाम की नजर तेरी पर वार
उक्त सोई तुध भाव सा होर अरण्य बढ़त अपार
नानक सच्चा वादशाह पूछन कौरे विचार
चावा हो सोना रघुणी रघ्वार

जित सुने तिन पीठे मन मर चले विकार

غرض کہ ست گوردھاراج نے اس جگہ پر ایک دھرم سالہ بنوا یا آسمین بہت لوگ آنے لگے جب ایک مہینہ تک شگوردھاراج

شبد

سب رس میٹھے نے سینے ایسا لیندھ
کھٹ ترشی تکی بولنا مارن ناوے کیدھ
پیمپیس امرت بھاوے یک جا کو نظر کرے
بابا ہوڑ کھانڑ خوشی خوار
جت کھانڈے تن پیرے من میں چلے دکار
رتا رتا تیرے من رتا سو پے دستا دان
تیل سیاہی کہ کرن پردھان
کمر بند سنو کہ کا دھن جو بن تیرا ناؤن
بابا ہوڑ پرتی خوشی خوار

جت پے دھون پیرے من میں چلے بیکار

یہ شब्द منکر مोजند عرف مولائے اکبر (اجیتے زندهادی) سے کہا کہ نانک جی نہ کچھ کھاتے ہیں اور نہ کچھ پہنتے ہیں ذرا آپ ہی چلیے
جنانجہ (اجیتی زندهادی) بھی مولائے کے ساتھ ست گوردھاراج کی خدمت میں آیا اور ایک گھوڑی اپنے ساتھ لیتا آیا اور
ست گوردھاراج سے اکبر کہا کہ یہ گھوڑی آپ کے سواری کے واسطے موجود ہے اس پر سوار ہو کر مکان کو تشریف لے چلیے پس
ست گوردھاراج نے یہ شब्द فرمایا۔

شبد

گھوڑے پاکر موے نے ساکت بوجھن تیری داٹ
ترکش تیر کمان سانگ تیرا بند گن دھاٹ
دا جانے جانت سون پر گھٹ کرم تیرا میری ذات
بابا ہوڑ جڑھنا خوشی خوار

جت چڑھے تن پیرے من میں چلے بکار

کمر بند خوش نام کی نظر تیری پردار

حکم سوئی تدہ بھاؤسی بورا کھن بہت اپار

نانک سچا بادشاہ پوچھن کرے بچار

بابا ہو سونا خوشی خوار

جت سونے تن پیرے من میں چلے بکار

غرض کہ ست گوردھاراج نے اس جگہ پر ایک دھرم سالہ بنوا یا آسمین بہت لوگ آنے لگے جب ایک مہینہ تک شگوردھاراج

وہیں قیام فرمایا تو ایک دن ست گوردھاراج نے بھائی بالے کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اسی بھائی بالے کتنے برس پیچھے بیان آنا
 ہو اسی بھائی بالے نے عرض کیا کہ ست بچن غرض کہ ست گوردھاراج نے ذومیلے تک وہیں قیام فرمایا بعد اسکے ست گوردھاراج
 مع بابا سری چند جی و نیز انکی والدہ مع بھائی بالے کے کرتار پور شریف لائے کرتار پور میں دھرم سالہ اور مکانات پنجتہ جو پہلے کے
 بنے تھے وہیں فروکش ہوئے اور بھائی بالے کو بھیج کر (توٹندی سے) اپنے والدین کو بھی بلوایا جب بھائی بالے توٹندی میں پہونچے
 اور اپنے والدین سے ملکر ست گوردھاراج کے والدین کے مکان پر گئے تو ست گوردھاراج کی والدہ بھائی بالے کو تنہا دیکھ کر
 رنجیدہ ہوئیں اسوقت بھائی بالے نے پیغام ست گوردھاراج کا کہا اور کہا آپ لوگوں کو ست گوردھاراج نے یاد کیا ہے یہ سننے ہی
 والدین توٹندی سے چلنے کو جب تیار ہوئے تو بھائی بالے کو اور ام بیٹے کا اور ام جی کے بھائی بہت رنجیدہ ہوئے اور بھائی بالے سے
 کہا کہ میری طرف سے کہنا کہ ابھی تک تو امید تھی کیونکہ کا اور ام یہاں موجود تھے لیکن اب یہ لوگ بھی جاسنے میں ایک دفعہ بھگت
 دیکھ جاؤ بعد اسکے ست گوردھاراج کے والدین کرتار پور کو روانہ ہوئے اور کرتار پور میں پہونچ کر ست گوردھاراج کو دیکھ کر بہت
 خوش ہوئے ست گوردھاراج بھی والدین کے قدموں پر گر کر متھاٹیکا کا اور ام جی نے ست گوردھاراج کو بنل میں بیا اور شانی
 پر بوسہ لیا اور والدہ نے بھی ایسا ہی کیا بابا سری چند جی صاحب دبا با لکھی چند جی صاحب بھی ملے اور انکی والدہ بھی اپنے
 ساس و سرس کو متھاٹیکا اُن لوگوں نے آشیر باد دیا اسوقت والدہ نے ست گوردھاراج سے کہا کہ بچہ تم نے ہکو نہال کیا جو دین
 دیا اسوقت ست گوردھاراج نے والدین کے حسب حال ایک شبہ فرمایا۔

شبہ راگ ڈوہنس میں

(راجا چھٹھس شاہد)

अमली अमलन आयडी नहीं नीर नहोय

जोरते शोह आयने तिन भोवे सबकोय

हों गये चिनारखडी यह बेचाने साहब का नाथ

ست گوردھاراج نے جو وقت یہ شبہ فرمایا تو کا اور ام جی نے ست گوردھاراج سے کہا کہ اسی بیٹا اب تم فقیرانہ لباس چھوڑ کر گری
 لباس پہنو اچھے اچھے کپڑے پہنا کر دشتان کر کے ملک لگایا کرو اور سیدھا مارگ چلو یہ سنکر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ
 اسی تاجی تم سری پر مشر جی کی یاد کرنے کی گت جانتے ہو بوجواب اسکے کا اور ام جی نے کہا کہ میں تو نہیں جانتا ہوں اسوقت
 ست گوردھاراج نے ایک شبہ فرمایا۔

شبہ

शाह

कड़ की काया रचन की लालता अग्रा पास तिन सोंस

अठ सद तीर्थ का मुख टीका तिन यहसन विगास

उत मत सलाहदा सचा नाम गुन तास

یہ شبہ سنکر اپنی طبعی خاصیت سے کا اور ام جی نے کہا کہ ایک سیدہ پر میں آکھو تمام خلقت جانتی ہے اور انکے آگے بوجا چڑھتی ہے
 لنگر لگنے میں ہر طرح کی خوشی رہتی ہے انکی بدولت سنا رہی ہو گی اور انھیں کے ذریعہ سے پر مشر کا بھی بھاد ہو گا یا نہیں یہ تو

گرو کی کا یا رتن کی لالنا اگر دس بن سانس

آٹھ شمشیر تیر تھ کا مکھ ٹیکات گف ست بگاس

ادت مت سلاہنر استیا نام گن ناس

بمٹھکو بناؤ یہ سنکر ست گوردھاراج نے ایک شب فرمایا۔

شب

شब्

پونے گا فیر - آخیاں سب میل سسار

نام سناوے اپنا ہووے سیدو شمار

ناپت لکھنا پوے تان سب بوجا خوار

یہ شب ست گوردھاراج سے سنکر کالورام جی نے دریافت کیا کہ کیا خبر ہے کہ جسکی وجہ سے سنار سے رہائی ہو اور پریشیر کے ساتھ ہی رہے اور سنار کو بھی بے رہے یہ سنکر ست گوردھاراج نے ایک شب فرمایا۔

شب

(شब्)

جینکو ست گوردھاراج نے سناوے

اور نام اندر نام ندھان ہر نام پر گھٹ ہوے

نام پوجے نام مانے اکھنڈ سدا سچ سوے

یہ شب ست گوردھاراج نے پوچھا کہ جو گ نام نہیں سمن کرتے ہیں اور انکی عمر میں اس سنار میں کیرت ہی کرتے گزرتی ہر آن لوگوں کا مد گاہ میں کیا حال ہوگا یہ سنکر ست گوردھاراج نے یہ شب فرمایا۔

شب

شब्

رہو رہو چلا دیاں تان جیون کھو ہوے

چلیان سب سبیا نیاں اٹھ چلیان روے

نانک نام ہارے در گاہ گیا کیا ہوے

ست گوردھاراج نے فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے نام نہیں چیا انکو پیشتر کی خبر ہی نہیں ہوتی ہو۔

یہ سنکر کالورام جی نے کہا کہ بچا بھک ہے لیکن تم مہا پور کو ہو اب یہ تو تباہ کہ میں نے نام نہیں چیا میرا کیا حال ہوگا کیونکہ میں نے

تو پریشیر کا نام کبھی یا ہی نہیں اور نہ اب لیتے ہیں تو ہمارا انجام کیا ہوگا۔

یہ سنکر ست گوردھاراج نے جواب دیا کہ اے بھائی جو میرا حال دیکھا حال۔

یہ سنکر کالورام جی نے ست گوردھاراج کے آگے گر کر متھائیکا اسوقت ست گوردھاراج اپنے والدین پر دیاں ہوے

پس اسی وقت سے وہ لوگ وہ گوردھاراج گوردھاراج گئے۔

بعد اسکے ست گوردھاراج نے اوداسی بھیکہ اتار کر گہستی پوشاک پہنی اور باپ کے حکم کی تعمیل کر کے چار پائی پر بھیکہ سکھوں کو

درشن دیتے تھے اور پانی اودھارن کرتے تھے جو سیکہ سیوک بانی سنتے تھے انکو گیان کا اودھالا ہو جاتا تھا اور پریشیر میں اس

تنھن کی پریت یعنی محبت بڑھتی تھی اور ست گوردھاراج کا اس حالت میں یہ قاعدہ تھا کہ صبح کو (چپ جی صاحب) کا پا

اگرنا اور پھر دن چڑھے آرتی سنکر پرشادی کرتے تھے اور سیکہ اور سیکہ کو پرشادی تقسیم کرتے تھے اور شام کے وقت کا یہ

قاعدہ تھا کہ (سودر) سگر دنگ تقسیم ہوتی تھی اور سادہ و نیز سنگت سب اکٹھا ہوتے تھے یہی معمول ست گوردھاراج نے اپنا مقول کیا اب ست گوردھاراج کے والدین بھی نام چپ کے پریم پد سیج کھنڈ میں جانے کے ادھکاری ہوئے۔

ست گوردھاراج کے پاس ایک دن کچھ سیدھ لوگ آئے اور ست گوردھاراج سے کہا کہ آپ جلگت کو کرامات بہت دکھاتے ہیں کچھ بھوکو بھی دکھائیے یہ جواب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ کرامات سب نرنکار میں تریہ سنکر سیدھوں نے کہا کہ ہم لوگ گبت ہونے میں اور تم ہم لوگوں کو ڈھونڈو اور بھرتم چھینا ہم کو ڈھونڈینگے یہ لکھ سب سیدھ لوگ روپوش ہو گئے اسی وقت سنگور دھاراج نے سب کو پکڑ لیا پانچ سیدھوں نے شرمندہ ہو کر یہ حرکتیں کرنا شروع کیں کہ کوئی آکاش میں اڑ گیا اور کوئی مرگ چھا لیا بھنگی اڑا اور کسی نے پھرون کی بارش کی کسی نے شیر کا شروپ رکھا اور کوئی اور جانوروں کی مثل بنا کر غارت دلائے لگایا کھیت لکھا ست گوردھاراج نے بھائی ہالے سے فرمایا کہ اے بھائی ہالے یہ لاشی بیکر (رام کار کو سے) چنانچہ بھائی ہالے نے اُس لاشی سے رام کار کو دیا اب سیدھوں کا زور اور جگہ تو چھتا تھا لیکن رام کار کے اندر کچھ بھی کارگر نہ تھا آخر کار مجبور ہو کر سب سیدھوں نے سنگور دھاراج کے قدموں کے نیچے اپنے سر رکھ کر متھاٹیکا اُس وقت ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی سیدھو اب میں چھتا ہوں اور تم بھکو ڈھونڈو اور اگر تم بھکو نہ ڈھونڈ سکو تو اے بھائی ہالے ایک ٹکڑا رکھ کر ارداس کرنا تو میں فوراً ہی ملجاؤ لگا یہ لکھ سنگور دھاراج دیکھ کے مت سب تون میں لالچے لیئے تن پور کا کو نرنکار کرتا رہیں میں کر دیا۔

سب سیدھ لوگوں نے بہت کوشش کی لیکن کچھ کارگر نہ ہوئی آخر کار تھک کر بیٹھ رہے مجبور ہو کر بھائی ہالے کے پاس سب سیدھ لوگ آئے اور کہا کہ اب تمہیں ڈھونڈو چنانچہ حسب ہدایت ست گوردھاراج کے بھائی ہالے نے ایک ٹکڑا رکھ کر ارداس کیا پس اسی وقت ست گوردھاراج آکر موجود ہوئے سب سیدھوں نے ست گوردھاراج کے قدموں پر گر کر متھاٹیکا اور کہنے لگے کہ جو کام آپ نے کئے ہیں وہ سب دھن کے لائق ہیں اور آپ دھن ہیں اے نرنکار۔

بعد اسکے ایک دن بڑی اندھی چلی کہ اُس اندھی میں بہت سے جانور مر گئے انکو دیکھ کر ست گوردھاراج کو بہت ترس آیا اُس وقت آپ نے (ست نام نرنکار) لکھ کر کہا کہ اے نیچھو یعنی جانور و تم اڑ جاؤ چنانچہ ست گوردھاراج کی زبان سے یہ بات نکلے ہی تھی جانور جو مردہ پڑے تھے زندہ ہو کر اڑ گئے بعد اسکے ست گوردھاراج نے دل میں غور فرمایا کہ میں کون تھا کہ پریشہ کے حکم کے خلاف میں نے یہ امر کیا یہ سوچ سمجھ کر بہت ہشیمان ہوئے یہاں تک کہ اپنا جسم جلا یا اور سانس کو ہوا میں طایا اس طرح برہمت سی تکلیف اٹھائی ست گوردھاراج کی تکلیف دیکھ کر نرنکار پر کچھ اکھڑا ہوا اور کہا کہ اے نرنکار تم اپنے جسم کو کیوں تکلیف دیتے ہو جس طرح میری مرضی ہوتی ہے اس طرح تمہارا جسم کام کرتا ہے تمہارے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے میں خود ہی اپنی مرضی کے موافق کرتا ہوں اب تم تکلیف نہ اٹھاؤ یہ تکلیف تمہارے جسم کو نہیں ہوتی ہے بلکہ میرے جسم کو ہوتی ہے یہ سن کر ست گوردھاراج نے عرض کیا کہ اے سری نرنکار جی اور اے سری کرتار جی دای کرنا پور کہ جی میری کیا مجال ہو کہ میں دیکھ دوں بلکہ میں کون کھیت یعنی کیرا ہوں یہ سن کر نرنکار نے کہا کہ اے نرنکار تجھ میں اور مجھ میں کچھ بھی فرق نہیں ہے تم جو کچھ کرتے ہو وہ میرے پران سے ہوتا ہے تمہارا آئین کچھ اختیار ہی نہیں ہے اسلئے اب تم کچھ خوف نگر و میں تمہارے ذریعہ سے سب کرتا ہوں بعد اسکے کرتار کا حکم ہوا کہ اے نرنکار جی جو کچھ اپنے دل سے تم کر دے وہی ہو گا یہ لکھ سنگور دھاراج کو نرنکار نے۔ صدق۔ صہوری۔ نام کا سردار۔ دیکر فرمایا کہ اے نرنکار جی اب تیرے تھون میں میرے نام کا جگر بھراؤ اور جو شخص

تمہارے پیچھے ہو گا وہی اودھری گا یہ حکم سننے ہی ست گوردھاراج نے بھائی باسے سے کہا کہ اسی بھائی باسے تھوڑے دن اودھری ہو کر تیرے جانا بھی کرنا چاہیے۔

بعد اسکے ست گوردھاراج (کل جھتر) تیرتھ پر تشریف لائے اور کھٹ درشن میلہ میں اکٹھا ہوئے اسوقت یہ بہت بھاری میلہ تھا کہ جسکا شمار نہ تھا اتفاق سے (پٹنہ) شہر کے راجہ کالڑکا کے اسکے دشمن نے اسکو نکال دیا تھا اس میلے میں آیا ہوا تھا اور اسوقت شکار کھیلکر اور (ہرن) مار کر لایا تھا چونکہ وہ راجہ کالڑکا تھا اور اپنے راج سے نکالا ہوا تھا تنہا سنی دامنگیر تھی یہاں تک کہ اسکے پاس کچھ خراج نہ تھا ست گوردھاراج کو دیکھکر درشن کیے اور وہی جہرن مارا ہوا شکار پیش کیا یہ کیفیت دیکھکر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اسی بھائی باسے گرہن پوجن نہیں آئی اب دیگ لاکر ایک سیر سالن رکھو بھائی باسے نے عرض کیا کہ ست ججن غرض کہ بھائی باسے نے جو ملھا ہمارا گوشت مذکور چڑھا دیا یہ کیفیت دیکھکر جو لوگ وہاں پر ہوم وغیرہ کرتے تھے یا دان دیتے تھے یا جگ کرتے تھے یا بنا رہے تھے ست گوردھاراج کے اوپر کوئی لاشی کوئی ڈنڈا کوئی ہتھیار لیکر دڑے اور کہنے لگے کہ ارے تو کون ہر آج کے دن تو مسلمان بھی ترس کھاتے ہیں باوجود اسکے کہ تم ہندو ہو اب سچ کہو کہ اس دیگ میں کیا ہے جو اب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اسی بھائی باسے کو بھونک لگی تھی ہانڈی چڑھائی ہر آخر کار جب وہ لوگ پُربہ فہم ہوئے کہ تھلاؤ اس ہانڈی میں کیا ہے تب ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اس ہانڈی میں ماس یعنی گوشت ہے یہ سنکر وہ لوگ کہنے لگے کہ ادر گرہن لگا ہے اور تم اسوقت میں اس کو بنا کر کھاتے ہو ست گوردھاراج نے فرمایا کہ گیان میں بائین کرو تو میں تمہارے ساتھ شاستر اتر نہ کرنے کو موجود ہوں اور میں جھگڑا و فساد میں نہیں چڑتا ہوں یہ سنکر ایک سنیاسی نے سب کو ہٹا کر کہا کہ اچھا بھائی گیان ہی کی بات کرو اسوقت شگوردھاراج نے یہ اشلوک فرمایا۔

اشلوک

श्लोक

पहला मांस होने मियां मांसे अन्दर वास
ज्यां उपाय मांस सोह भिलया हाड चामतिन मांस
मांसे वाहर कढ़या मनु मांस ग्राम
मुह मांस कर जीभ मांस के मांसे अन्दर मांस
बड़ा होया व्याहा परले आया मांस
मांसहि मांस उपजे मांस दु सभी सांस
सतगुरु मिल्या दुख पा नाको आवै रास
आप छुटै नहिं छुटया नानक बचन विडांस
मांस मांस कर मुख गड़े ज्ञान ध्यान नहिं जानै
कोन मांस कोन सगा कहौ वै जिसमें पास समाडे
घोड़ा मार होस जग की या देवतयां के पांढे
मांस छोड़ वेसन कर पकड़े गते मांस सरचांड़े

پہلے ماس ہونے میان مانسے اندر واس
جیان او پاس مانس مونہ ملیا باڑ چام تن مانس
مانسے باہر کڑھا مونا مانس گراس
مونہ مانس کا جب مانس کے مانسے اندر مانس
دوا ہو یا باہر گھرنے آیا مانس
مانس ہی مانس اوپے مانس سبھی سانس
شگور ملیا حکم پوچھا نا کو آوے راس
آپ چھٹے نہیں چھوٹا ناک بچن ڈنڈا مانس
مانس مانس کر مور کہ جھگڑے گیان جیان نہیں جانے
کون مانس کون سگا کھاوے کس میں پاپ سانسے
گوڑا مار ہوم جگ کینا دیوتیان کے ہانڈے
مانس چھوڑن کر پکڑے مانسے مانس کھانڈے

فرکر لوگوں کو دیکھلاوے گیان دھیان نہیں سوچے
 نانک انہی سے سوکیا کہے کہ نہ کیا ہوچے
 اندھا سوئی جو اندھ کاوے جس ہر دے سیلوں نابین
 مات چاکر کتنے بچے بھی مانس نہ کھائیں
 استری پور کو جاتس بل ادھے اندھ کاہے
 مانس ہونے من مانس ہر جنے ہم مانس کے بھاندے
 گیان دھیان کچھ سوچے نابین چتر کادے پاندے
 باہر کا مانس مند اسوامی گھر کا مانس چنگیر
 جیا جنت سب مانسی ہووے جیالے اب میرا
 بھک بھکی بھک بھک چھوڑے اندھے گورجن کیرا
 مانس پورانی مانس رکھتی چون جگ مانس کمانڈ
 جون کاج بیاہ سوہا دے ادھے مانس مسٹر
 استری پور کو بھیجی مانسی بادشاہ سلطان
 جیون خدمت ترک جاندی تان اونکا دان نہ کشر
 بد مند انرک مرگ یلندی دیکھو ہوے ہو رانڈ
 اپنا ہوچے لوک بو جھاسے مائی کر اسانڈ
 پاندے تو جاوے ہر این کھے مانس اوہن
 تو ماہو انک مانک پاپا تو پاہو تر جیون گن
 تو نا اکھو اٹھا و بدو اجتا تو ناہت بیکار
 استن رس چھوڑے ہووے سنیاسی نانک کے بچار
 یہ شہر شکار کٹ درشن کے لوگوں کو اچھنان ہوا اور سب نے شگوردھاراج کے قدموں پر گر کر نتھائیگا چنانچہ شہر پنہ کے راجہ کا لڑکا
 وزیر اسکی عورت ست گوردھاراج کے حضور میں بہت عاجزی کر کے ست گوردھاراج کے قدموں پر آگرے اسوقت ست گوردھاراج نے اُن لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگ نام چھو اسی سے تمہارا بھلا ہوگا اور اسی سے راج بھی نکلوں گا۔
 بعد اسکے (گرہن) صاف ہوا اسوقت ست گوردھاراج نے اُسی راجہ کے ہاتھ سے اُسی دیگ سے کہ جیمن ہرن کا مانس چڑھو
 تمہا سب کو کھلوا یا اور سب کو نصرت کیا اسوقت ست گوردھاراج کے سک بہت لوگ ہوے ست گوردھاراج نے بھی اپنی مرنی
 سے سب کو خوش کیا۔

بعد اسکے ست گوردھاراج گنگا جی کے میلہ کے واسطے پورب کو تشریف لائے اسوقت گنگا جی پر بھی بڑا بھاری میلہ تھا اور جاتری

لوگ بہت سے اکٹھا تھے جتنی - سستی - چرن جیو - سادھک - سدھ - نو بانہ - باون بیر - دیونی - راجپس - مہر - گندم -
 گھراں - داؤ - بھرون - انجیر - گڑبہست - بان پرست - جوگی - خلم - کھتری - برہمن - وغیرہ وغیرہ - غرض کہ سب لوگ جمع تھے -
 جو دن پورنماشی کا تھا پہلے ست گوردھاراج نے اشنان کیا اور گنگا جی کے کنارے ایک چوترہ پر بیٹھ کر نارکا دھیان کرنے
 لگے اتنے عرصہ میں (مردانہ) کا بھائی سسی (دانا) ست گوردھاراج کے قریب آ بیٹھا اور حسب ذیل شبد پڑھنے لگا -

مشبد

شاد

ہر کے بھیج کون کون نہ ترے -

کھاگ تن مین تن مرگ تن ہارہ تن دھونگ اور دھیرے

اک رہاؤ

دیو کس دیت کس جگہ کتھنر ساگر اترے پارے

جو بھیج کون کون سادھ سنگ تاکو دکھ ہارے

کام کرودھ مہا کھیا رس ان تے بھے نزارے

دین دیاں جیوں کر نامن نامک مدد بھارے

اتنے میں سب لوگ آپس میں چرچا کرنے لگے کہ اوی بھائی یہ عجیب قسم کے سادھو ہیں غور اور دھون مین اور انہنگا مین بھرے ہوئے

میں چلکر انکو دیکھنا چاہیے آپس میں یہ صلاح کر کے ست گوردھاراج کے ارد گرد بہت سے لوگ جمع ہو گئے اتنے میں ست گوردھاراج کی زبان سے نکلا کہ بے انت بے انت یہ سنکر ایک بندت لے کما کہ اوی مہاراج بے انت تو بھی کتھن مین لیکن یہ تو فرمائیے کہ اوتا

وغیرہ بھی پریشکر کا انت جانتے ہیں یا نہیں جواب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اگر پریشکر کا انت اوتا وغیرہ جان لیوین تو

بھکنت کو انت دنت کیا جائے بے انت پھر وہ نہیں ہو سکتا بیچ تو یہ ہر کہ اسکا انت اوتا وغیرہ بھی نہیں جانتے ہیں اور اسکا ثبوت

یہی ہر کہ اگر وہ لوگ جلتے تو اسکو پریشکر کے نام سے نہ پکارتے اس سے صاف ثابت ہے کہ اوتا وغیرہ بھی نہیں جانتے ہیں پریشکر

یشک بے انت ہی بعد اسکے ست گوردھاراج نے یہ بھی فرمایا کہ اگر کسی کی کڑوڑوں برس کی عمر بھی ہو اور وہ بہت سانت دریاں

کرے ہاں تک کہ مرث پڑن ہی ابار کرے اور ایسی جگہ میں اپنی شست اختیار کرے کہ جان ماندھکار ہووے کہ سوچ اور جان

بھی نظر نہ آوین اور شب بیداری ایسی اختیار کرے کہ خواب میں بھی نیند نہ آوے اور پریشکر کے نام ہی کا جب کیا کرے ہاں تک کہ

کوئی اپنا جسم بھی کاٹ ڈالے یا جلاوے یا خاک میں ملاوے تو بھی اسکا انت نہ کوئی پاوے بیچ ہر کہ وہ سچا نرنکار بے انت ہی

کوئی شخص مثل جانور کے سیدھا ہو کر اڑے اور آکاس میں جا پونے اور کھانا و پینا چھوڑ کر ایسا ہلکا ہو جاوے کہ جیسے درخت

کا پتہ تو بھی اسکا انت کوئی نہیں پاسکتا ہر ست گوردھاراج نے ہاں تک فرمایا کہ لاکھوں کاغذ اور تمام جہان کی روشنائی اور ہوا

آفتا کے موافق کوئی کھنے والا بھی ہو تو بھی ماہ گورد کا انت کوئی نہیں پاسکتا ہر یہ سرشٹی پریشکر نے اپنی قدرت سے بنائی ہر جس نے

پریشکر کو سچ کر جانا ہر سسی کا اودھار ہو ہر جسم انسانی کا یہی کام ہر کہ اسکی بھگتی کرے اور اسکا نام ہے -

ست گوردھاراج کی زبان فیض نرجان سے شکر جتنے لوگ وہاں تھے ایکبارگی قدموں پر بیہوش ہو کر گر پڑے چنانچہ شکر گوردھاراج

لوگوں کو ست نام کا ادب پیش کیا۔

گنگا جی مہاراجی بھی آدمی کا جسم رکھ کر اُس جلسہ میں موجود تھیں اور یہ سب تقریریں گورو مہاراج کی زبان سے سنی جھدر سادہ
دست و پاں موجود تھے سمجھوں نے اتفاق کیا کہ بیشک یہ شخص سری پریشوجی کے پورے بھگت ہیں اتنے میں سری گنگا جی نے
ایک تھال مٹیوں کا بھر کر ست گورو مہاراج کے آگے رکھ دیا اور تنہا ایک کر عرض کیا کہ اے مہاراج بڑے بڑے پانی ادھر
کو کرمی جمے میں آکر اُٹھان کرتے ہیں اور اس کھجک کے لوگ جیسے ہیں ویسے ظاہر ہیں پس میں بہت ہی گھبراتی ہوں بھو اب اسکے
ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے گنگا جی مانا جو سری تمہا کر جی کے بھجک سادہ دست میں آئے چرون کا دھیان کرو اور جو سنت و سنا
نرمودہ اور نظر نگاری اور سر برین اور اس جگت کو جو جگت کر جانتے دانتے میں انھیں کے چرون کے دھیان کرنے سے تمہارا دھار
ہو جاوے گا کیونکہ تمہارے دھارے میں اُسکے چرن آجڑینگے پس تم سدھ ہو جاؤ گی بلکہ تم ایسا صاف ہو جاؤ گی جس طرح کہ آسمان صاف ہے
اور تمہارے ذریعہ سے اس کھجک کے لوگ بھی سدھ ہو جاؤ گے ست گورو مہاراج کی زبان سے گنگا مانا نے جو وقت یہ سنا قدموں
پر گر کر تنہا ایک اس وقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ تھال میں جو پد ارتھ تم لائی ہو اسکا بھندارہ تم پریشکر کے نام پر کر دو کیونکہ
یہ ایا پریشکر کی ہی ہے اس وقت گنگا جی نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ آپ بھی بھندارہ پائیے بھو اب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا
کہ اچھا گنگا مانا تم بھندارہ کر دہم بھی بھندارہ پاؤ گے یہ سن کر سری گنگا جی نے پریشکر کے نام کا بھندارہ تیار کرایا اور سب جو وہ
اور جانربوں کو تقسیم کر دیا اُس بھندارہ میں سب لوگ موجود تھے۔

شدھ۔ سادھ۔ جتی۔ شتی۔ سوچ۔ چندرمان۔ برہما۔ بشن۔ شیو۔ پون۔ پانی۔ غرض کہ آدمی کا جسم رکھ کر سب لوگ
شریک بھندارہ ہوئے اور سنتوں نے بھوجن کیا گنگا مانا نے پریشکر کا بھندارہ سمجھ کر سب کو بھوجن کر دیا اور ست گورو مہاراج نے
دکھائی پان سیوا کی سب لوگ رخصت ہو کر اپنے اپنے مکانوں کو گئے اُس وقت گنگا جی بھی اپنا اصلی سُردھ جیسے کہ برف
کی تیلی دھارا ہوتی ہو ہو گئیں۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج (تمہرا بند راہن اور گوکل) کی طرف تشریف لائے۔

ایک دن ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ جیو بھائی بالے (تمہرا) پوری جان پر سری کرشن کا اوتار ہوا ہے جس
مدی کے کنارے اور گورو دھن پر بت پر کوئین بھی جرائی ہن سر کرین بھائی بالے نے عرض کیا کہ جس میں پھر کیا دیر تھی شگورد
مہاراج تمہرا بند راہن میں جا ہوئے اس وقت بھائی بالے نے عرض کیا کہ اے مہاراج یہاں پر پر بت کیسے آیا شگورد مہاراج نے
فرمایا کہ جو وقت سری رام چندر جی سمندر میں پُل باندھ رہے تھے اور تپھرون کے واسطے بندروں کو روانہ کیا تھا تو ہنومان جی
بچھا اور تپھرون کے اس کو بردھن کو بھی اُٹھانے کے اس وقت یہ پر بت گویا ہوا کہ بھلو کمان لیے جاتے ہو بھو اب اسکے ہنومان
جی نے کہا کہ چکر سری رام چندر جی کے درشن کر دے یہ لکھنے چلے جو وقت تمہرا کی سرزمین پر ہوئے اس وقت معلوم ہوا کہ پُل تیار
ہو گیا اب تمہر کی ضرورت ہی نہیں رہی پس جو شخص جان جان جو تمہرے تھادان رکھ دیا پس ہنومان جی نے اسکو بیان
پر چھوڑ دیا جو وقت یہ خبر سری رام چندر جی کو معلوم ہوئی تو آپ نے اس پر بت سے کہلا بھیجا کہ ہم اس پر بت پر کرشن چندر اوتار
رکھ کر بہت سی لیلہ کرینگے پس ہنومان جی اسکو بین پر چھوڑ کر آپ سری رام چندر کے حضور میں چلے گئے پس جبکہ سری کرشن چندر اوتار

ہو انو اس مقام پر جب قول سابق درہس رچا گیا یہ کلمہ ست گوردھاراج نے جنما جی میں ایشنان کیا اور سب مقاموں میں جا کر
درشن کیا وہ ان کے لوگوں کو حسب ذیل پایا۔ اہنکار می۔ لوبھی۔ پٹی۔ ان کاموں میں برہمنوں اور برہم چاریوں کو زیادہ پایا
ست گوردھاراج کو پریشتر کا پریت کرنے والا کوئی نہ ملا تو آپ نے فرمایا کہ اے بھائی بائے۔ بشنو ویراگی۔ کروں کے بندہ میں بندہ
میں کم عقل سے کو کم کرتے ہیں خوبصورت عورت اور لڑکیوں سے بھوک کرتے ہیں غرض کہ ہمارا اندھا دھند برت رہے ہیں بعد اسکے
ست گوردھاراج نے لاکھ پور ناشی کو رہس بھلا جا کر دیکھی اور یہ شبہ فرمایا۔

شعبہ

شعبہ

سورڈ چنڈ چنڈ سو ہارے سورڈ دینے اور تپت رہے
ساہرانی سا پورا ہمارے جگ ۲ خیلے پناہوں کے سے
نویسن تالو نیچار ہو وہیں پرچان کرے
دھیا ڈ کول لیر بڈ چنچار

مکر ہاوی

جیتے دے سنا سو نیا تیر نہ باس نہ بیٹے
دانا دان کرے نہ ناہن محل اوسارن بیٹے
جی کو اوست کرے سو چھینجے تب مگر تب ناہوے
بے کونائے بے بنامی کل کے لکھن ہوے
حسن سکداری تے غوری جا کر کے بے ڈرنا
جان سکداری پوسے زنجیری جا کر ہاتھ بدمرنا
اکھان گن کل آبیان
تینوں جگ کے راہیات پادوس جو گن دینہ بتایا
کل کل الی سنگن میڑی کا جی کرشنا ہو یا
بانی برہما بیہ انھن کرنی کیوت لیا
بت دتر پوجاست دتر پنجم بت دتر کا ہے جیوے
نہا وہ دھوہہ تلک چرمادو ہوت دتر پنجم شوے
کل پردان کتب قران
پونجی پنہت رہے پوران
نانک ناو بھار حمان
کر کرتا توں ایکو جان

سورڈ چنڈ چنڈ سو ہارے سورڈ دینے اور تپت رہے
ساہرانی سا پورا ہمارے جگ ۲ خیلے پناہوں کے سے
نویسن تالو نیچار ہو وہیں پرچان کرے
دھیا ڈ کول لیر بڈ چنچار

ایک رہاؤ

کیتے دے سنا تیر نہ باس نہ بیٹے

دانا دان کرے نہ ناہن محل اوسارن بیٹے

جی کو اوست کرے سو چھینجے تب مگر تب ناہوے

بے کونائے بے بنامی کل کے لکھن ہوے

حسن سکداری تے غوری جا کر کے بے ڈرنا

جان سکداری پوسے زنجیری جا کر ہاتھ بدمرنا

اکھان گن کل آبیان

تینوں جگ کے راہیات پادوس جو گن دینہ بتایا

کل کل الی سنگن میڑی کا جی کرشنا ہو یا

بانی برہما بیہ انھن کرنی کیوت لیا

بت دتر پوجاست دتر پنجم بت دتر کا ہے جیوے

نہا وہ دھوہہ تلک چرمادو ہوت دتر پنجم شوے

کل پردان کتب قران

پونجی پنہت رہے پوران

نانک ناو بھار حمان

کر کرتا توں ایکو جان

نانونک نام मिलै बहयाई इन दो पर करम नहीं

نانک نام نہ پڑائی اندو پر کر م نہیں

जि घर होन्दे मन्धन जाय वह फिर लटामिले तही

جے گھر ہوندے منگن جاسے یہ پھر اوت لٹا تہیں

ست گورو مہاراج کی زبان سے یہ شبد منکر سب لوگ ست گورو مہاراج کے قد مون پر آگرے اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائیو پر میشر کے نام ہی سے چھوکارا ہی اور نام ہی جیسے سے سکھ دہرائی مٹی ہی نام جیسے کے برابر کوئی اور کر م نہیں ہوا پر میشر سنتوں کے ہر دے میں بستا ہی پس ایسے تم لوگ بھی پر میشر کا نام ہی چو اور ست سنگ کرو اور آپس میں تقسیم کر کے کھایا کرو اور آئے ہوئے سنتوں کی بدوا دھل کیا کرو تو تمھارا بھلا ہوگا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے پھر یہ شبد فرمایا۔

शब्द

شبد

मन २ पूछे मानै नांव

من من پوچھے مانے ناؤن

हाके सद बल्लहारी जांव

ہا کے صد بلہاری جاؤن

आप भुलावै ठौर न हांव

آپ بھولائے تھور نہ تھاؤن

तु समझावै मेल मिलाव

تو سمجھاوے میل ملاؤن

नाम मिलाय चले सो मेनाल

نام مل پئے میں نال

बिन नामे चांधे जमनाल

بن نامے چاندھے جم کال

बिती बनिज नामे का ओटा

بیتنی بنج نامے کا اوتا

पाप पुन्य बीज का जोटा

پاپ پن بچ کا بوتھا

काम क्रोध ज्ञां में चोट

کام کرودہ جیان میں چوٹ

नाम विसार चले मन खोटा

نام بھار چلے من کوٹ

सांचे गुरु की सांची सोरव

سانچے گور کی سانچی سیک

तिन मन सीतल सांच परीख

تن من سیتل سانچ پر یک

जल पुरयन रस कमल परीख

جل پورین رس کل پر یک

पावते मानो रस ईख

شبد رتے مانو رس ایک

हुक्म मान जो घर गड दसया हार

حکم مان جو گھر گھر دسوان دوار

पंच वसे मिलि ज्योति अपार

پنج و سکے مل جوت اپار

आप तोल आपे बन जारा

آپ تول آپے بنجارا

नानक नाम सवारन हारा

نانک نام سوارن ہارا

ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جو لوگ پر میشر کے نام سے پریت کرتے ہیں اور اسی کے نام کی ادھ لیتے ہیں انکے سب کام سب ہوتے ہیں بعد اسکے ست گورو مہاراج (کاشی جی) میں تشریف لے گئے وہاں برہمچاریوں سے ملاقات ہوئی وہاں کے بندوں نے

کما کہ اے نانک جی بیہ دون میں اس پوری کاماتم لکھا ہے جو شخص اس (کاشی) میں پاپی ہو خواہ ہونے ہو اگر اپنا جسم چھوڑیگا وہ سیدھا شیو پوری کو جا پراپت ہو دیگا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ مرنے کے وقت شیو جی نام کا منتر کان میں سنا دیتے ہیں پھر کیا اسی وقت نکت پراپت ہو جاتی ہے اے پندت جی پریشرا کا نام ایسا ہے کہ جو کوئی اسکو پڑھے یا سنے اسی وقت اسکو نکت پدارتھ عطا فرمایا ہو دیکھو (کبیر بھگت) کاشی کو تیاگ کر کے (دگو) دیس میں گئے وہاں بر سادہ سنگت کر کے جو نکت ہونے میں سچ تو یہ ہے کہ بھگوت کا نام نکت کرتا ہے بلکہ کاشی میں نکت کرنے صرت اس نام ہی کی بدولت نکت ہوتی ہے یہ سنکر پندتوں نے کہا کہ اوست جی پریشرا کے نام تو ایک ہیں بس جو کا نکت کون نام کرتا ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ دریا میں کشتی بہت سی ہوتی ہیں جو شخص جس کشتی پر سوار ہو وہ آدمی جاتا ہے کسی کشتی کے جو جنت نہیں بس اسے صرح پریشرا کا نام بھی ہے لیکن یہ امر ضرور ہے کہ جو شخص گورنگھ ہو اور اسکے گورو نے جس نام کا اودیش (اپنے گورو منتر سے نکت ہوتی ہے) اسکو کیا ہو وہی نام اسے لے نکت دیتا ہے اور اسی سے اسکا کلیان ہوتا ہے یہ سنکر کاشی کے پندتوں کو اطمینان ہوا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے ست نام کا اودیش ان پندتوں کو کیا اور سب لوگ ست گورو مہاراج کے سکھ ہوئے۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج (گیا جی) کو تشریف لے گئے جس وقت ست گورو مہاراج گیا جی میں پونچے اسوقت بھائی بالے نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج (گیا جی) کس طرح سے ہوئی میں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بالے (گیا سر) ایک بیت ہوا ہے اور اسے بڑا بھاری تپ کیا ہے اسکے تپ کی وجہ سے اسکو مہراج کی بھگتی پراپت ہوئی ہے جب کہ اسنے پریشرا کا ارادہ کیا اسوقت پریشرا سیر بہت ہی خوش ہوا اور حکم دیا کہ براگم یہ سنکر (گیا سر) نے کہا کہ اے مہاراج آج سے کوئی ترک کو نہ جاوے یہ سنکر پریشرا نے کہا کہ اے (گیا سر) جو اپنے کرہوں کا بھوک ضرور کرینگے ورنہ سنسار اور جگت کا طریق خراب جاوے گا یہ سنکر گیا سر نے عرض کیا کہ حضور تمام جیو دن کا کرہ میں ہیں بھوک کرونگا جو اب اسکے پریشرا نے کہا کہ اے گیا سر اب تو اس سرزمین میں سو جا اور جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ جو شخص اس سرزمین میں آکر اپنا جسم چھوڑیگا وہ میری پوری کو پراپت ہوگا سوا اسکے یہ اور بھی ہوگا کہ جسکے (تیر) انگٹ لینے اکال مرت میں مرے ہونگے وہ شخص بیان آکر (پندل) کریگا تو اسکے (تیر) کا اودھار ہو جاوے گا۔

ست گورو مہاراج تو بھائی بالے سے یہ بات فرما رہے تھے کہ اتنے میں (گیا جی) کے پندتوں نے آکر ست گورو مہاراج سے کہا کہ اے سنت جی تم بھی اپنے (تیروں) کا اودھار کرو ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مجھے اپنے تیروں کو دینا اپنے سکھوں کے تیروں کو اودھار کر دیا ہے مجھے پہلے ہی سے کہ باکرہ و نیز پندت اسل کر دیا ہے اور انکے اگیان کا اندھیلا دور کر دیا ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ سرگ اور ترک دونوں اگیان میں ہیں اور جگہ اگیان روپ دیو کاں ہے انکا اودھار ہو گیا ہے یہ لکھتے ست گورو مہاراج ایک شبد فرمایا

شبد

पाश्च

दीग भैरा एक नाम दुर्यधिच पापा नेल
उन जाँड यह सुरव्या चूका जम जा मेल
लोकां मत जो पकड पाय
लख भइया हर सकरे यकर लीले माय

دیو امیر ایک نام دکھ پا سے نل
اون جائز وہ سکھا چو کا جم کا میل
لوکان مت کو پکڑ پاے
لکھو نہ بیان کر ایسے یک رتی لے بھاے

पिंडा निलमेरीकिसी किरिया सच नाम करतार
रूथेउथे आगे पीछे यह मेरा आधार
गंगा बनारस सिद्ध तुम्हारी नावे आत्म राय
सुखा नाचन तानिभै श्रीहि निम लखो भाय
एक लोक हरभूम भरी घामन चित पिंड राय
नाचक पिंड वारसी सत्ताक चंद्र गोदिस नाच

پنڈ نل میری کہی کر باج نام کرتار
اٹھے اوتھے آگے پیچھے یہ میرا आधार
گنگا بنارس صفت نموداری ناوے آتم راو
سچا نہاد ن تان سبھے او نل لگے بھاؤ -
ایک لوک ہر بھیم جھری امن ادھ پند کہا سے
نامک پنڈ بخشش کا کہیوں کوئیں نا سے

یہ شبد ست گوردھاراج کی زبان فیض تر جان سے گیا ہی کے پتر سے دینر اور دوسرے شخص جو دھان موجود تھے شکر شکر
مہاراج کے قدموں پر اگر سے اسوقت ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے بھائیو (ست نام سری داہ گورو) کا جاپ چوتو تمھارا
اودھار دیکھیاں ہو جاویگا اور (منوباس باسنا) کے تہ گمان کا ایسا کر دو اور پیرا یا نام کر کے منوباس ہوتا ہی ہر دیش کا نام
چوتو تمھارا اودھار ہو جاویگا - یہ ادیش شکر سب لوگ ست گوردھاراج کے سیکھ ہوئے -

بعد اسکے ست گوردھاراج (جگنا تھ) کو تشریف سے لگے اور بھائی با - لے تو ہم اسی تھے ست گوردھاراج جگنا تھ جی کے مندر
میں جا بیٹھے جب مندر میں آرتی کا وقت ہوا تو پنڈہ لوگ آرتی میں مصروف ہوئے لیکن ست گوردھاراج سادھ میں استھت
رہے یہ بات پنڈ دن کو ناگوار ہوئی اور ست گوردھاراج سے کہنے لگے کہ اے سنت جی تم جاترا کو آسے ہو اور آرتی میں تعظیم نہیں کی
بیٹھے ہی رہے کفر سے تک نہ ہوے بھو اب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ ایک آرتی ایشور کی ہے اور ایک آرتی جو کی ہے اب
تھیں بناؤ کہ ہم ان دونوں آرتیوں میں سے کون سی آرتی کریں - پونکھنڈیوں نے کہا کہ اے سنت جی آپ کون سی آرتی کرتے ہیں
بھو اب اسکے ست گوردھاراج نے یہ شبد فرمایا -

शाय

شبد

गंगान में धारव चंद दीपक येने ताडका सडला जनक मोती
धूप मलयां लोपवड चौड़ी करे सगल वन राय फूलन जोती
किसी आती होय भोग लंड मांती श्री-आती-अन हद शाय वजन मेरी

نگن من تھال رب پنڈ دیپک بنے تاڑ کا شڈ لا جنک موتی
دھوپ ملیاں بون نو تر چوڑن کرے سگل بن را پھومت جوتی
کیسے آرتی ہوے ہو گھنڈ را تیری آرتی انہد اشبد با جنت بھری

एक राय

ایک رہاؤ

सहस तो नैन नन नैन है तोह को सहस मूर्ति तिन एक तोही
सहस पद तचिमल नैन एक पदां दन सहस तू गंधों चलत मो
सब महि जोत जोत है होई
तिस दे चांडर सूर्य में चांडर होई
गृह सारवी जोत पर घट होई
जोतिस भये सो आती होय

سس تو نین ن ن ن تین تو نہ کو سس مورت نین ایک تو ہی
سس بون ہی تھا ایک پد گندین سس توں گندون چلت مو ہے
سب میں جوت جوت ہی سوئی
تس دے جائز ٹر سب میں جائز رہوئی
گور ساکھی جوت پر گٹ ہوئی
جونس بھاوے سو آرتی ہوے

हर चरन कमल मकरन्द लोभित मनौ अन्दन मोह आई प्यासा

ہر چرں گل مکرنڈ لوبھت منوائن موہے آئے پیاسا

रूपा जल देह नानक सारंग को होय जाते तेरी न्यो आसा

کربا جل دینہ نانک سارنگ کو ہوئے جاتے تیری نیو آسا

یہ آرتی کا شبد سنکر بندہ دن نے شکر و مہاراج کے آگے گر کر ٹھٹھایا۔

بعد اسکے جب بندہ نہا کر بودہ اوتار کا بھوک لگا لے لگے تو بھوک مقبول نہ ہوا یہ کیفیت دیکھ کر بندہ دن نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ آج ہم لوگوں سے کیا قصور سرزد ہوا کہ جسکی وجہ سے بھوک مقبول نہیں ہوا؟ اُس وقت آداز آئی کہ کلجک میں (نانک زنگاری) نامے جلگت میں میرا بھگت ہی اور وقیح بیان موجود ہی آنکو تم اندر آنے سے روکتے ہو ایسے ہم بھی بھوجن نہ کریں گے سب بھوک تب ہی لگے گا کہ جب تم آنکو بہ تعظیم و تکریم اندر لاؤ اور بھوجن کراؤ اور یہ بھی یاد رکھو کہ آئندہ جو شخص انکے پنتھ کا بیان آوے اُسکو ہمیشہ تعظیم و تکریم بھوجن ملا کرے تب ہم بھوک قبول کریں گے یہ آداز سنتے ہی تمام بندہ است گوردھاراج کے قدموں پر آکرے اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اسی تباہی اندر چلیے بانٹا یعنی چھاندا لیجیے اور درشن کیجیے جو اب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ ہم سری ٹھاکر جی کے درشن میں بیٹھے ہوئے کرتے ہیں یہ سنکر تمام پانڈوے جگناتھ جی کے مندر کے اپنے گلے میں انگو جھا بانڈا بانڈہ ٹھٹھے ہو گئے اور عرض کرنے لگے کہ آپ چلیے اور ہمارا قصور معاف کیجیے ست گوردھاراج اُس وقت مندر کے اندر تشریف لے گئے اور سری ٹھاکر بودہ اوتار کے درشن کیے اور پرشاد دیا بھو کیا دیر تھی جس وقت ست گوردھاراج نے پرشاد دیا اُس وقت جگناتھ جی نے بھی بھوک قبول فرمایا اور آئندہ کو حکم ہوا کہ جو نانک شاہی بیان آدین بہت آزادی کے ساتھ درشن یا دین کوئی مزاحمت کسی قسم کی اُنسے نہ کرے اُس وقت ست گوردھاراج نے اُس مقام پر ایک دھرم سالہ بنوانے کو حکم دیا اور ایک باولی بھی بنوائی اور اُس باولی کا جل بہت بیٹھا ہے۔ آئے ہوئے سنون کو بھوجن ملنے کا حکم ہوا اُس وقت ست گوردھاراج نے ایک شبد فرمایا۔

शब्द

شبد

अनत आई ले सर सब सन्त माहिं

رت آئی بے سرب سنت مانھ

रंग राती रह से तेरी चाह

رنگ راتی رہے سے سری چاہ

किस पूज चढ़ावड़ लागे पाय

کس پونج چڑھا ولاگے پاسے

तेरे दरशन दास कइ राय

تیرے درشن داس کوراے

जग जीवन जुगत ना मिले काय

جگ جیون جلگت ناپیلے کاے

तेरी सूरत येक घड़न रूप

تیری صورت ایک بہت روپ

किस पूज डरावड़ देव धूप

کس پونج ڈر باد ہود دیو دھوپ

तेरा अन्न न पाया कहां पाय

تیرا انت نہ پایا کہاں پاسے

तेरे दास न दास कइ राय

تیرے درس درس کوراے

तेरे सह सत सख तीर्या

تیرے سبھ سنت سب تیر تھا

تیرے سرن میں پریشرا
تیری گت اوگت نہیں جانے
انجانت نام کھانے
نانک بچارا کیا کہے
سب لوگ سلا ہے ایک سے
سرنانک بلکھا باوہی
بھاری جادون جو تیرے ناہی

تیرے سرن میں پریشرا
تیری گت اوگت نہیں جانے
انجانت نام کھانے
نانک بچارا کیا کہے
سب لوگ سلا ہے ایک سے
سرنانک بلکھا باوہی
بھاری جادون جو تیرے ناہی

یہ شید منکر سب یو جاری ست گورو مہاراج کے قدموں پر آکرے اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُن لوگوں کو ست نام اُپد
کیا چنانچہ وہ لوگ گورو گورو دہ چنے لگے۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج وہاں سے واپس ہوئے اور واپسی میں سری اچودھیا جی کی بھی جاترا کی اُسوقت ست گورو
مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ اے بھائی بالے یہ سری رام چند رچی کی نگری ہے یہ کھکرت گورو مہاراج سر جندی کے کنار
پر جا اترے اُس جگہ پر دوا دی سری ست گورو مہاراج کے قدموں پر آکرے بھائی بالے نے اُن آدمیوں سے پوچھا کہ اے
مہاراج اس نگری کو تو سری رام چند رچی اپنے ساتھ لے گئے تھے پھر یہ کہاں سے آئی بھاب اُسکے اُنھوں نے کہا کہ اے سنت جی
سری رام چند رچی ان گھروں کو تو اپنے ساتھ نہیں لے گئے زمین اور گھر تو وہی قائم ہیں لیکن جو لوگ سری رام چند رچی کے
درشن کرتے تھے خواہ اُنکا نام چیتے تھے وہ البتہ بیکٹھ و عام کو جا بے رابت ہوئے یہ منکر ست گورو مہاراج نے اُن لوگوں سے کہا
کہ تم بھی گورو سے ملکر پریشرا کا نام چو اور گورو کا دھیان کر دنا کہ تم بھی بیکٹھ کو بے رابت ہو یہ منکر اُن آدمیوں نے کہا کہ اے سنت جی
گورو کتنے ہیں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تین پرکار کے یہ منکر اُن پندتوں بنے آدمیوں نے کہا کہ اے سنت جی اکثر گورو اور گورو
تو اُپدیش کرنے ہیں لیکن آپ خود کچھ بھی نہیں کرتے ہیں اُنکے ملنے کا کیا فائدہ ہوتا ہے یہ منکر ست گورو مہاراج نے اُن پندتوں
سے گورو دھون کی صفت بیان کی۔

ادل۔ ایک وہ لوگ جو اُپدھوت ہوتے ہیں اُنکی بدیا روپی ہاتھ دپادون نہیں ہونے ہیں یہ وہ لوگ خود کوئی بدیا ہی نہیں
پڑھتے ہیں کسی سنت جسے ملکر گیان بے رابت ہو جاتا ہے بس وہ لوگ خود ہی اُدھر سے ہوتے ہیں کسی اور کو نہیں اُدھار
کر سکتے ہیں۔

دوسرے۔ وہ لوگ جو مہا پورکھ گورو ہیں وہ خود ہی مکت کے روپ ہی ہیں جو اُنکو ملا سنی کا اودھار ہو گیا۔
یہ منکر اچودھیا جی کے لوگ بہت جمع ہو گئے اور ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر عرض کیا کہ اے سنت جی صاحب اب ہمارا
کلیان کیجئے کیونکہ ہم لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ آپ مہا پورکھ ہیں اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُن لوگوں سے فرمایا کہ جگت کو مت
جانو اور آئے ہوئے سنت سادھ کی سبوا مثل کیا کرو اور سچ اور صاف دلی سے پریشرا کا نام چبا کر دہیں تمہارا کلیان ہو گا۔
بعد اسکے ست گورو مہاراج (پراگ راج) میں تشریف لے گئے وہاں کے لوگوں نے بھی ست گورو مہاراج سے آکر چرچا کی

اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائیو۔ کوئی سنسکرت پڑھتا ہے۔ کوئی پُرجان پڑھتا ہے۔ کوئی چٹ دھات سے نام چیتا ہے۔ کوئی ترکشی کا دھیان لیتا ہے۔ لیکن میں تو ہمیشہ سے بچر اُسکے نام کے اور کچھ نہیں جانتا ہوں اسی کرتار میں نہیں جانتا کہ میری گت کس طرح سے ہوگی میں تو مامٹور کہ ہوں اور مہا اگیاں ہوں لیکن ہاں تیرے سرن ہوں میری کربا سے میری ہیج اور میری بت رہیگی اور میرا تن سنگھوں میں بندھا ہوا ہے اور اسوجہ سے آکاش اور پانی کے دکھ اور سکھ بھوگتا رہتا ہے کھڑا کی طرح کرٹوں میں بندھا ہوا ہے بلکہ چاروں کو ٹھون میں پھرتا ہے افسوس کہ بکسوئی سے ہر نام نہیں چیتا ہے بلکہ جس دن یہ جو (ماتا) کے گرجہ میں آیا اسی دن مرنے کا وقت بھی اُسکی چیتا ہے پر لکھد باگیا اور جب یہ اندھا ہوتا ہے تو دھون کا مڑنا اپنے آنکھوں سے دیکھتا ہے اور باوجود اسکے کہ اتنی عمر گزرتی ہے دیکھتا ہے اور یہ بانی بھی بخوبی جانتا ہے تاہم اسکا نام نہیں چیتا ہے اور اہنگار میں ڈوب رہتا ہے اور اس مایا میں ایسا غرق آب ہو رہا ہے کہ کتا ہے کہ یہ رٹکے اور یہ بھائی میرے ہیں اور میری مدد کرتے حالانکہ یہ سب اسکا خام خیال ہے کیونکہ یہ سب چیرن اُسی کرتار ہی کی ہیں پس جیسر اُس کرتار کی کربا ہوتی ہے اُسی کو شگورو کے ذریعہ سے نام پراپت ہوتا ہے اور وہی لوگ نام بھی اُسکا جب کرتے ہیں اور وہی نام اُنکو مدد دیتا ہے۔

ست گورو مہاراج کے بچن امولک سنکر پراگ کے لوگ جعفر دہان اسوقت تھے کیا سداہ اور کیا سنت و کیا پنڈت شگورو مہاراج کے قدموں پر آکر تمنا کیا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے سنت جی صاحب اب آپ ہم پر بھی کربا کیجیے کہ جہین ہمارا بھی کلیان ہو دے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائیو ایک من ہو کر پریشر کا ارادہ من کر کے نام چو اور نیرا بھمان ہو لینے غور نہ رکھو آئے ہوئے سادہ سنت کی بدوا میں کیا کرو اسی سے تمہارا کلیان ہوگا۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج اور نیرتھون میں بھی تشریف لے گئے پنے دوار کا اور گوداوری و نیر دیگر نیرتھون کی بھی پردکھنا کی اور ہر ایک جگہ پر پھر کر بھگونت کے نام کے اوپاسکون کے درشن کیے اور نیرتھون کا بھل بیا۔

ست گورو مہاراج نے ایک دن بھائی بالے سے کہا کہ اب اور نیرتھون کے بھی پھل جلتے ہوئے پنجاب کی طرف چلین جو اب اسکے بھائی بالے نے عرض کیا کہ جیسی مرضی ہو یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ اتنے میں گورو کو ناتھ سے ملاقات ہوئی اتفاق سے گورو کو ناتھ اور بہت سے سداہ تھے ست گورو مہاراج کو دیکھ کر گورو کو ناتھ نے کہا کہ آدیس نانک تیا جی آدیس ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آدپور کو آدیس نہ مونا تھو جیو یہ مونا نے کہا کہ اے نانک تیا جی تم پور سے مہا پور کو ہو اور تم دھن ہو تم کو ایسا شبہ پراپت ہوا ہے اتنے میں گورو کو ناتھ نے کہا کہ کو تیا جی کچھ شبہ آچارن کر دے سنکر ست گورو مہاراج نے شبہ فرمایا۔

शब्द

शब्द

आपआन जाय कीता नहोय

तھا چا نجاے کینا نہ ہوے

आपे-आप निरंजन सोय

آپے آپ نرنجن سوے

जिन सोपा तिन पापा मान

جن سیوا تین پایا مان

नानक गांधे गुनै निधान

نانک گاندے گنی ندھان

गांधे सुनै मनै राखे भाय

گاندے سنے من رکے بھای

دراپر ہر سورہ ہر لے جانا

گورو ناناک گورو ناناک گورو ناناک گورو ناناک

گورو ناناک گورو ناناک گورو ناناک گورو ناناک

گورو ناناک گورو ناناک گورو ناناک گورو ناناک

گورو ناناک گورو ناناک

گورو ناناک گورو ناناک

مست گورو ہمارا ج فرماتے ہیں کہ ای گورو کہ ناتھ سب جیون کا ایک ہی دینے والا ہے وہ مجھ کو کبھی نہ بھولے گا میں ہی مانگتا ہوں یہ سنگ گورو کہ ناتھ نے جواب دیا کہ سدا و عابد کہ سکے ملنے کا یہی پھل ہے کہ کوئی کیسا ہی باپ ہووے لیکن مکت کو پراپت ہو جاو اور زندگی بھی بڑی ہو جاتی ہے مست گورو ہمارا ج نے فرمایا کہ ای گورو کہ ناتھ میری تو یہی خواہش رہتی ہے کہ برہم میرے ہر دے سے کبھی نہ بھولے۔ راج۔ مال۔ جبری زندگی۔ یہ سب فانی ہیں صرف اسکی ذات جادوانی ہے اور نیز اسکی یاد مجھ کو آئے پھر ہی زندہ و جستجو رہتی ہے کہ میرے ہر دے میں وہ بنا رہے یہ سنگ گورو کہ ناتھ نے جواب دیا کہ ای ناناک بتا جی تمھاری اکھنڈ بھکت ہوئی ہے اور اس گلجک میں تم ایسا کوئی نہیں ہو اہی اور نہ کوئی آئندہ بھی ہو گا بعد اسکے سب سدا لوگ آویں کھر رخصت ہوئے بعد اسکے مست گورو ہمارا ج راوی ندی دیا سا ندی کے دریاں آبیٹھے شیخ فرید کی مین سے دد کوں کے فرق پر (سٹر) کا پر شیخ نے کی اولاد کہ جسکا نام (شیخ برہنہ) تھا چنانچہ شیخ برہنہ کا مرید خدا کا پیارا لکڑی لینے باہر گیا تھا اور کمال درویش نامی فقیر خدا کا جاننے والا بلکہ خبردار تھا اس جگہ پر مست گورو ہمارا ج نے یہ اشلوک فرمایا۔

اشلوک

آپے پتی قلم آپ آپے اوپر لکھ بے تو

ایکو کے ناناک دوجا کا ہے کو

یہ شبہ سنگر درویش مذکور مست گورو ہمارا ج کے پاس آیا اور اگر سلام کیا اور عرض کیا کہ پر سلامت یہ شعر مجھ سنائیے سنگر درویش نے فرمایا کہ ایک کو کے ناناک دوجا کا ہے کو

سوال

ایک صاحب دو ہندی

کھڑا سوئے کھڑا رہی

سوال شیخ برہنہ

ایک صاحب دو ہندی

کھڑا سوئے کھڑا رہی

اس سوال کا فتاویٰ ہے کہ ہندو کہنے میں کہ خدا ہم میں بھی ہے اور مسلمان کہنے میں کہ خدا ہم میں بھی ہے اور خدا تو ایک ہی ہے پس کون صحیح ہے اور کون غلط ہے یہ سوال بیکر کمال درویش نے شگوردھاراج کے پاس جا کر اپنے مرشد کا سوال سنایا جو اب اسکے شگوردھاراج نے یہ اشلوک فرمایا۔

اشلوک

ش্লوک

دوجا کا ہے سمرے جنے نے مرچاے

دوجا کا ہے سمرے جنے نے مرچاے

ابو سمرے نا نا کا جو مل نھل رہا سہاے

ابو سمرے نا نا کا جو مل نھل رہا سہاے

ست گوردھاراج نے فرمایا کہ صاحب تو ایک ہی ہے اسکو مانے اور دوسرے کو ردی جانے یا درکھو کہ جو لوگ دوسرے کو مانتے ہیں ہرگز ہرگز خدا کو نہیں جانتے ہیں اور نہ اس میں داخل ہو سکتے ہیں بلکہ اصل توبہ ہے کہ دوسرے کو مار کر آپ کو سمرے جو سب میں آتا ہے پس ہندو کون اور مسلمان کون بلکہ سب میں ایک ہی خدا ہے یہ شکر کمال درویش نے شیخ برہنہ کو جا کر کھل جواب کہ سنایا اسوقت شیخ برہنہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ بھائی میں بہت غفلت ہے مرید نے کہا کہ سب کچھ آپ پر روشن ہے بعد اسکے پیر نے کہا کہ چلو میں خود جلتا ہوں یہ لکھو اور ایک مسک پال نکا کر اپنے مرید کو بھی ساتھ بیکر ست گوردھاراج کے نزدیک پہنچ کر سواری سے اتر کر کے کہا کہ بار سلام علیک۔

سوال شیخ برہنہ نثر

سوال شیخ برہنہ نثر

برخدا کے شیخ چون درگاہ کو

برخدا کے شیخ چون درگاہ کو

دبسی اکھنڈی کہا دشیخ نو

دبسی اکھنڈی کہا دشیخ نو

جواب شگوردھاراج نثر

جواب شگوردھاراج نثر

شیخ اتر پیر درگاہ سوئے نسجیا

شیخ اتر پیر درگاہ سوئے نسجیا

گوڑے کوڑا جھیک بھر چوراسی سوئیا

گوڑے کوڑا جھیک بھر چوراسی سوئیا

یہ شکر پیر نے کہا کہ دھن ہونا تک بیدی خدا کے پیارے۔

یہ شکر ست گوردھاراج نے بھی فرمایا کہ اے پیر جی ہم سرفراز ہوئے یہ لکھ دو دن آدمی آپس میں لگے ملے اور بہت محبت کے ساتھ بچھونا بچھا کر دونوں آدمی بیٹھ گئے پیر کا منہ بچھم کی طرف تھا اور ست گوردھاراج کا منہ پوربہ کے رخ تھا اسوقت ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے پیر کیا تم نے اس طرف کچھ صحیح کر لیا ہے جواب اسکے شیخ برہنہ نے کہا کہ اے ناناک جی مسلمان کا دین تو پیر کے شہور ہے۔ ست گوردھاراج نے فرمایا کہ خدا کے بھونے کی یہی علامت ہے بعد اسکے شیخ برہنہ نے کہا کہ تمہارا وہ شعر شکر میں بہت حیران تھا پس اسوقت میں نے اپنے دل میں ٹھان لیا تھا کہ جس کا یہ شعر ہے اسکے دیدار کرنے چاہیے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ میرا دل تمہارے دیدار سے نہایت ہی خوش ہوا بلکہ سچ توبہ ہے کہ میں نہال ہو گیا بعد اسکے شیخ برہنہ نے شگوردھاراج سے سوال کیا۔

سوال شیخ برہنہ

سوال شیخ برہنہ

مال ہتھو دھیج کرے کل ٹری پیرو

مال ہتھو دھیج کرے کل ٹری پیرو

مین دہی سہا میلے سہا دہس کرو

جواہر ست گورو مہاراج

کارڈ پھولا پاڈی کھڈی پھری

پھر ہینے سہا میلے جیونے - آنتر رست کرے

پہاڑ بڑا

نہی کھن راکھا پڑی پھی سواست

پن کو کے دی گورو مہا سہی ہن مینیاست

گورو جی کی پاک

مہل کوں جی مہا پڑی کول منہ کھسود

جو گون نا پاری نانک - آو گون مہا

پہاڑ بڑا

کو سہا - آو گون کون گون مہا مہا

کون سہا - آو گون کون گون مہا مہا

سنت گورو پاک

نہ پڑ سہا - آو گون کون گون مہا مہا

پڑ تری پون دہا کرتا کس - آو کون

سہا کون کون کون کون کون کون

گرم کون ن پاڑی جی رپری سواست

سہا سواست مہا سہا جی ن - آو کرے

نانک سہا سہا - آو سہا کون کون کون

جن وقت یہ سوال ست گورو مہاراج اور شیخ برہنہ کے ختم ہوئے اسوقت شیخ برہنہ نے ست گورو مہاراج کے قدم اٹھا کر اپنے سر پہ رکھے اور کہا کہ واہ نانک جی تم سچی خبر خدا کی دیتے ہو بلکہ سچ تو یہ کہ ہم کو آپ نے خدا کی راہ بتائی کہ جس سے ہکو خبر نہ تھی آج خبر ہوئی آج ہم پر خدا کا بڑا ہی فضل ہوا گویا ہماری زندگی ہوئی اور بھلا گویا آج خدا ہی مل گیا اب خدا سے ملنے میں کوئی شک ہی نہیں رہا بعد اسکے شیخ برہنہ نے کہا کہ اے نانک جی ایک خدا کے نام کی جو شئی ہو بھلا عنایت کیجئے کہ جسکے ذریعہ سے ہم بھی نال ہو جاؤں گے

ست گورو مہاراج نے (آسا کی دہ پڑھی) کہ جسکو شکر شیخ برہنہ نے ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر منھا بکا اسوقت شیخ برہنہ نے کہا کہ اے نانک جی آپ پہرین اور مین آپ کا مرید ہوں بعد اسکے ست گورو مہاراج شیخ برہنہ سے بہت خوش ہوئے اور وہاں سے رخصت ہوئے -

جن دہی سہا میلے سہا دہس کرو

جواہر ست گورو مہاراج

کارڈ پھولا پاڑی کھڈی پھری

پھر ہینے سہا میلے جیونے - آنتر رست کرے

سوال شیخ برہنہ

نہی کھن نہ را دیا دوی تھی سواست

دھن کو کے گورین تے صبح نہ لیاست

جواب ست گورو مہاراج

مہل کونج جی کوڑی کل منو ہو کسود

جو گون نا پاری نانک او گون مہا

سوال شیخ برہنہ

کون سوا کھ کون گون گون سواست

کون دہ سہا ہو کرے جس بس او کے کنت

جواب ست گورو مہاراج

ہیون سوا کھ کھون گون جبہ باسٹریا سنت

یہ تر ہون دہس کرتا بس او کے کنت

سیوا کرے جو کنت کی کنت تھی کا ہوئے

گر بیہ کنت نا پائیے جے کھری سواست

سیوا ساس بھاؤ سے جا کے نظر کرے

نانک سب صبح آپ سرن کنت تھے کا ہوئے

آگے ساکھی ست گورو مہاراج و شاہ عبد الرحمان کی ملاقات ہنگام روم کی بابت چلی

نمبر ۱۱۶

ست گورو مہاراج کی تعریف (ادباری خان) پٹھان نے ہنگام روم جا کر شاہ عبد الرحمان سے کی عبد الرحمان ست گورو مہاراج کی تعریف مسلمان کی زبان سے سنکر تعجب میں ہو گیا اور حقارت سے کہا کہ ہندو کی بابت کیا تعریف کرنے ہو بیان سے اٹھا کر رو کر دونگا بجواب اسکے پٹھان مذکور نے کہا کہ کسکو اٹھا کر دو کر دو گے عبد الرحمان نے کہا کہ جسکی تم تعریف کرتے ہو پٹھان نے کہا کہ شیخ جی کہا خدا کو اٹھا دو گے کیونکہ وہ تو خود خدا ہی ہیں شیخ نے کہا کہ برسے تعجب کی بات ہے کہ ہندو کے واسطے تم خدا کہتے ہو یہ سنکر شیخ سے اس پٹھان نے کہا کہ اگر شیخ جی وہ تو ہندو اور مسلمان دونوں سے فانیع ہیں سچ تو یہی ہے کہ اسنے خدا ہونے میں کسی طرح کا شک نہیں ہے بیشک وہ خدا ہی ہیں یہ باتیں سنکر عبد الرحمان اور بھی غصہ میں ہوا لیکن پٹھان کو کچھ کہ نہ سکا۔

بعد اسکے ایک دن ادباری خان پٹھان مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت میں مع ایک نھان بافتہ کے کہ جو سولہ گز کا تھا اندر لیکر حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج کی خدمت میں پٹھان مذکور لاکر رکھ دیا اور ست گورو مہاراج کے قدموں پر ہاتھ لگایا اس وقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ پریشتر تیرا بھلا کرے اور تجھے اپنے نام کی مہر کرے اور یہ بھی فرمایا کہ بیان ہم لوگ فقیر ہیں بھوکا ایسے ایسے کھڑے اچھے نہیں لگتے ہیں اب بھوکا ہو کر آیا اسکو تمہیں پہنو یہ سنکر ادباری خان نے عرض کیا کہ مجھکو خدا سے دور نہ کیجیے کیونکہ یہ تمہارے آپ ہی کی عنایت سے ہوا ہے ایسے آپ ہی کا ہے اب اسکو قبول فرمائیے یہ معجزہ انکسار دیکھ کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی جیسی مرضی اسکو درزی کو دیدو اور چادرہ بنواؤ چنانچہ ادباری خان مذکور نے اس نھان کے دو چادرے بنوائے اسوقت ست گورو مہاراج نے ایک خود لے لیا اور ایک بھائی باسے کو دیدیا تب پٹھان نے عرض کیا کہ اب میں نہال ہو گیا غرض کہ آج یہ کپڑا خود خدا ہی نے پہنا ہے اسکے ست گورو مہاراج نے اس پٹھان سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ کو خان جی شیخ عبد الرحمان کی خبر یہ سنکر ادباری خان نے کہا کہ آپ پر سب کچھ روشن ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ شیخ ہم پر بہت خفا ہیں اسوا ادباری خان نے کہا کہ حضور وہ فقیر تو کہلاتے ہیں لیکن فقیری دور ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ خان جی تم سچ کہتے ہو ادباری خان نے کہا کہ جو کچھ آسنے کہا وہ میں حضور کے سامنے عرض نہیں کر سکتا ہوں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کو پٹھان کو کچھ سچ نہیں ہے یہ سنکر ادباری خان نے کہا کہ حضور وہ کہتا ہے کہ کیا ہندو کی تعریف کرتے ہو بجواب اسکے میں نے کہا کہ وہ تو ہندو اور مسلمان دونوں سے فانیع ہیں بلکہ عین خدا کی صورت ہیں یہ سنکر شیخ مذکور بہت غصہ ہوا لیکن مجھے اسکا کچھ اختیار نہ چلا بلکہ اسکے کٹھ سے یہ بھی نکلا کہ اسکو اٹھا کر دو کر دو کر دوں گا یہ سنکر میں نے کہا کہ وہ تو خدا ہی ہیں کیا تم خدا کو اٹھا کر دو کر دو گے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے بھائی باسے سے فرمایا کہ چلو بھائی باسے شیخ کو دیکھ آدین بھائی باسے نے عرض کیا کہ چلیے اسوقت ست گورو مہاراج نے ادباری خان سے کہا کہ پٹھان تم آگے چلو ہم پیچھے آنے میں پٹھان نے کہا کہ میں بھی ساتھ چلون مجھکو اسکا کچھ خوف نہیں ہے بجواب اسکے پٹھان سے شگور مہاراج نے فرمایا کہ اگر نہیں لیکن فقیری کا ادب مجھ پر ہے سنکر اس پٹھان نے کہا کہ یہ بات تو آپ ہی کو خدا نے عطا کی ہے یہ کسکے ادباری خان واپس سے روانہ ہوا اور ست گورو مہاراج مع بھائی باسے کے شریف لے گئے جس وقت شگور مہاراج واپس ہو چکے

اس وقت شاہ عبدالرحمان مذکور بالکی پرسوار تھے لوگوں نے کہا کہ نالک پتا آئے ہیں یہ سنتے ہی شیخ نے فوراً سواری چھوڑ دی اور اگر فوراً ست گوردھاراج سے ملاقات کی بات چلا دیا اور کہا کہ پتا جی خبر پرست گوردھاراج نے فرمایا کہ ہاں خبر پرست لیکن خبر نہیں یہ سنکر شیخ نے کہا کہ اے پتا جی صاحب یہ بات آپ کی سنکر مجھ کو تعجب ہی ست گوردھاراج نے فرمایا کہ تم نے کیا کہا تھا کہ اٹھا دیوینگے بھلا یہ تو بتلاؤ کہ ہم نے تمہاری کون سی جگہ روکی ہو کہ جو تم ہکو اٹھا دو گے یہ سنکر شیخ نے کہا کہ کون کتنا پرست گوردھاراج نے فرمایا کہ تمہیں کتنے ہو اس وقت شیخ نے کہا کہ جو کتنا ہو وہ جھک مارتا ہو یہ سنکر ادباری خان پھان لے گیا کہ شیخ جی تمہیں کتنے تھے کہ کیا ہندو کی تعریف کرتے ہو جو اٹھا دیوینگے اور اب کہہ کر کہنے ہو یہ سنکر شیخ نے کہا کہ خان جی اس بات کو تم سے کیا تعلق ہے پتا جی جانیں یا ہم جانیں کیونکہ ہم دونوں فقیر ہیں کسب میں سمجھ لیوینگے تم بیٹھے رہو یہ سنکر ادباری خان نے کہا کہ ہمارا ٹھکانا تو پتا جی کے ساتھ ہے کیونکہ ہم تو پتا جی کے مرید ہیں اور ایسا ظہر ہے کہنا اور منہ پر مکرنا اتنے میں ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے شیخ تم کتنے ہو کہ ہم فقیر ہیں پس اٹھو اس طرح جا بیٹے تمہارے سنکر شیخ کو کچھ غصہ آیا تو آپ نے ست گوردھاراج سے کہا کہ اے پتا جی تم ہندو ہو کہ مسلمان ست گوردھاراج نے فرمایا کہ ہم دونوں سے علاحدہ ہیں۔

(نثر)

نا ہم ہندو نہ مسلمان

دونوں بچ بسے شیطان

ایکا ایک ایک سبحان

گوردھی کہیں سن عبد الرحمان

دعویٰ بھولے تو ایک پہچان

یہ سنکر پھر شیخ نے دریافت کیا کہ آپ کا مذہب کون سا ہے ست گوردھاراج نے جواب دیا کہ ہمارا مذہب سچا نام جتنے ایک سے ایک کہے سچ پونجی سچ مار بھی سچ کا مخالفت جھوٹا ہے اور جو آیا وہ جادو کا ایک پر نظر رکھے صرف خدا سچا ہے ہندو جھوٹا ہے دعویٰ والا گندہ جھوٹا ہے اے بیڑی خدا دعویٰ میں نہیں یہ سنکر شیخ نے کہا کہ اے خدا کے پیارے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ جو خدا کے پیارے ہیں انکو خدا بھی پیارا ہے اور ان کے دل میں ایک انکار ہی ایلے وہ سب صورت میں خدا ہی کو دیکھتے ہیں اور حلال کھاتے ہیں حرام پر نہیں جاتے ہیں جو ہندو ایک صفت میں ہا ہے وہ درگاہ میں قبول ہوا ہے یہ سنکر شیخ نے جواب دیا کہ اے پتا جی صاحب آپ کی نظر میں کوئی نہیں ہے جواب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ ہمارے نظر کشادہ ہے اور اونچے خالق کے نزدیک رہتے ہیں ہکو ایک دم بھی خالق نہیں بھولتا ہے ہکو تو ایسی ہی راہ ملی ہے کہ صرف ایک خالق ہی جس نے تمام خلقت کو پیدا کیا ہے پس جو شخص اور کسی کو نہیں جانتا ہے وہ خالق کا نزدیک ہے اور سنو شیخ جی جس نے آپ کو حقیر جانا ہے اسی نے صاحب کو پہچانا ہے یہ سنکر شیخ نے کہا کہ سنو پتا جی صاحب خدا کی آپ کے اوپر بڑی بڑی ہی فتی ہوئی ہے پس مجھ کو آپ اپنے دیدار دیا کیجیے اور مہربانی کیا کیجیے جو اب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ بڑی مہربانی خدا کی سی ہے آپ سے حقیر تو قبر کسی کو نہیں ہوتی ہے جیسا پر بشر نے جسکو بنایا ہے ویسا ہی وہ ہوتا ہے یہ سخن سنکر شیخ مذکور نے ست گوردھاراج کے

قد مون پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ جو مجھ سے گستاخی ہوئی ہو وہ مجھ کو بخش دیجیے جو اب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ خدا کے پیار کی کوئی گستاخی نہیں ہو چکے آٹھ پر خدا ہی دل میں رہتا ہو وہ کبھی غافل نہیں رہتے اتنے بن ادباری خان پٹھان نے کہا کہ تم کو بھی فوجی نم پناجی صاحب کو آٹھاتے تھے یہ سنکر شیخ نے کہا کہ اسی بھائی پٹھان میں جانتا تھا کہ ہندو مت پرست ہونے میں گراؤ تو اور ہی کیفیت ہے ست گورو مہاراج سننے رہے بعد اسکے ست گورو مہاراج دودن وہاں رہ کر رخصت ہوئے۔

آگے سماجی ست گورو مہاراج اور شاہد جلال کے گفتگو کی بابت چسلی

نہایت

ست گورو مہاراج ایک دن مع بھائی بالے کے (شاہد جلال) کے یہاں تشریف لے گئے چنانچہ صبح کے وقت ست گورو مہاراج امرت بیلہ کے وقت اٹھان کر کے بانی کا پاٹ کر رہے تھے اس وقت اس مقام پر ایک شخص (شیدی) نام کا آدمی موجود تھا ست گورو مہاراج کی بانی سنکر دو جگہ پر معترض ہوا اول تو (گورکھ) کے لفظ پر دوسرے دیکھ اکا سان اکا سان اور کھ پانا ل (پانا ل) ست گورو مہاراج کی زبان سے سنکر اپنے مرشد سے جا کر کہا کہ اسکو کچھ دیر ہو گئی اسکی ایک وجہ ہوئی اسکے مرشد نے کہا کہ ہاں میں تم سے وجہ دیر کی دریافت کر نیکی ہوئی تھا اس وقت اسے کہا کہ اسی مرشد ایک ہندو فقیر نے فرما کر رہا ہے کہ جسکو سنکر میں بہت تعجب میں کیا ہوں مرشد نے دریافت کیا کہ وہ کیا فرما کر رہا ہے جو اب اسکے مرشد کا کہنا کہ حق میں لیکن وہ لاکھوں کتا ہے یہ سنکر مرشد نے کہا کہ اچھا تم جا کر (لکھو) یہاں بلکہ لاؤ یہ سنکر (شیدی مرید) فوراً گیا اور جا کر کہا کہ اب کو میرا پوتا ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چلو بھائی تیرے پر کا بھی دیدار کر بن چنانچہ ست گورو مہاراج مع بھائی بالے کے پیر کے پاس آئے ست گورو مہاراج کو دیکھ کر (شیدی) کے پیر نے کہا سلام علیک۔

سوال پرنشر

हरनेशो खुदा के घर की कुल खचार दोगे

जवाब सतगुरु (नसर)

गली-मपार मंदरां जो मांगे सो देना

सवाल पूर

हरगाह के ते ये शाय

जवाब सतगुरु

हरगाह सोहन सचरां

भंडी के जगह नहीं जग सोई हयां

ست گورو مہاراج اور اپنے مرشد کی تقریر سنکر (شیدی) مرید نے کہا کہ میرے سوال کا بھی جواب دیجیے کہ آپ اپنی ہی انگلیاں کرتے رہے گا۔

چنانچہ اسکے پیر نے کہا کہ کو بھائی کیا کہتے ہو (شیدی) مذکور نے کہا کہ بغیر ذہن قرآن میں لکھا ہے کہ چودہ طبق ہیں لیکن یہ فقیر لاکھوں کتا ہے اب میں پوچھتا ہوں کہ بغیر جھوٹا ہے کہ قرآن جھوٹی ہے کہ یہ دردیش جھوٹا ہے ان تینوں میں کون سچا ہے اسکے مرشد نے

سوال پرنشر

हरदिशु खा के गुरी के खबर दोगे

जवाब श्गुरु मवारज श्

गली अपार मंदरान जो मांगे सो देना

सवाल पرنشر

दरगा मकते दे शिख

जवाब श्गुरु मवारज श्

दरगाह सोहन सचरां

भंडी के जगह नहीं जग सोई हयां

ست گورو مہاراج اور اپنے مرشد کی تقریر سنکر (شیدی) مرید نے کہا کہ میرے سوال کا بھی جواب دیجیے کہ آپ اپنی ہی انگلیاں کرتے رہے گا۔

چنانچہ اسکے پیر نے کہا کہ کو بھائی کیا کہتے ہو (شیدی) مذکور نے کہا کہ بغیر ذہن قرآن میں لکھا ہے کہ چودہ طبق ہیں لیکن یہ فقیر لاکھوں کتا ہے اب میں پوچھتا ہوں کہ بغیر جھوٹا ہے کہ قرآن جھوٹی ہے کہ یہ دردیش جھوٹا ہے ان تینوں میں کون سچا ہے اسکے مرشد نے

کہا کہ اے بھائی نہ تو یہ درویش چھوٹا ہے اور نہ پیغمبر چھوٹا ہے اور نہ قرآن چھوٹی ہے جسکو جتنی معلومات ہے اُسے اُسی قدر بیان کیا ہے یعنی پیغمبر صاحب دین قرآن کو طبق چودہ ہی خبر ہے اس درویش کو لاکھوں کی خبر ہے انھوں نے لاکھوں کہے ہیں یہ لکھ مرشد نے شگور و مہاراج سے دریافت کیا کہ اے درویش جی لاکھوں کے آگے پھر کیا ہے جواب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ بے انت جہان تک جسکی نظر پہنچی ہے وہیں تک اُسے بیان کیا ہے یہ سنکر اُس (شیدی) مرید نے کہا کہ آجھا یہ تو بتاؤ کہ گورکھ کیسے کہتے ہیں یہ سنکر اسکے مرشد نے پھر ست گوردھاراج کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ ہاں تاجی صاحب یہ بھی فرمائیے کہ گورکھ کسکو کہتے ہیں شگور و مہاراج نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا اُسوقت اُسکے مرشد نے کہا کہ نہیں تاجی صاحب اے نہیں بلکہ فرمائیے اُسوقت ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے بھائی میں تو خود ہی تمہارے پاس دریافت کرنے آیا ہوں یہ سنکر اسکے مرشد نے کہا کہ اے تاجی صاحب ہمارے ہتھ کی یہ زبان نہیں ہے بلکہ تمہارے فرقہ کی یہ بولی ہے یہ سنکر پھر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ نہیں اسکو تو آپ ہی کو بتلانا ہو گا یہ سنکر شاید جلال مذکور نے اپنے شاگرد اور مرید دن کو کچا کر کے حکم دیا کہ ہمارے مکان میں یہ درویش اترے ہیں انکی ہر طرح سے خدمت کرنا میں انکو ٹھہلا کر ایک کام کے واسطے جاتا ہوں انکی خدمت میں کسی طرح کا فرق نہ آدے بہانہ کہ انکو کچھ سے زیادہ سمجھنا اور کبھی کسی کام میں غدر نہ کرنا جو یہ درویش فرمائیں وہی بجالانا اور ست گوردھاراج سے بھی عرض کیا کہ جب تک میں واپس نہ آؤں تب تک آپ بیان تمام فرمائیے گا ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے پرتم کمان جانے ہو شاہد جلال نے کہا کہ گورکھ کے دریافت کرنے کو مکہ شریف جاتا ہوں یہ لکھ کر حسب ذیل پوشاک پہنی - گلے میں قمبا - خول سر کے اوپر - داہنے ہاتھ میں تمبا - غرملہ پیر پر کی صورت بنسا کر راہی ہوا جب کچھ دور گیا تب ست گوردھاراج سے بھائی بائے نے دریافت کیا کہ اے درویش گورکھ کی خبر ہے جہاں مردانہ کیا تھا ست گوردھاراج نے فرمایا کہ ہاں بھائی بائے وہی ہے پھر بھائی بائے نے دریافت کیا کہ یہ وہاں سے کیونکر دریا کر آدینگے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بائے یہ نفیر عبادت و ریاضت کا پورا ہے لیکن اصلیت حقیقت میں خالی ہے۔

اب بیٹے کہ شاہد جلال مذکور جہاز پر سوار ہوئے بعد کچھ عرصہ کے اُس جہاز کے کنارے پر ایک پہاڑ آگیا شاید جلال مذکور اُس مقام پر اتر چکے اور جہاز روانہ ہو گیا اُس پہاڑ کے اوپر ایک مندر تھا وہاں فرش بھی بچھا ہوا تھا اور پٹنگ بھی لگاتھا اور بہت سی چیزیں آرام کی موجود تھیں لیکن اُسوقت اُس مقام پر کوئی موجود نہ تھا شاہد جلال کے دل میں خیال آیا کہ جب یہاں یہ سب سامان موجود ہے تو انکا صرف کرنے والا بھی ضرور ہے ہو گا یہ سوچ سمجھکر وہیں بیٹھ گئے اور سمندر کی طرف نظر اٹھا کر جو دیکھا تو بارش ہوتے معلوم ہوئی شاہد جلال نے اپنے دل میں کہا کہ اے خدا جس جگہ بارش کی خواہش ہے وہاں پانی نہیں برستا ہے اور جس جگہ پانی کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے وہاں پانی برستا ہے بس شاہد جلال کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ فوراً بارش بند ہو گئی تھوڑی دیر کے بعد شاہد جلال مذکور اُس مندر کے قریب جا بیٹھے تو وہاں پر دو شخص نظر آئے اور اپنی اپنی جگہ انکو بیٹھ دیکھا اور شاہد جلال کی نظر سے اُنکا سایہ بھاری بھی نظر آیا بعد اسکے شاہد جلال مذکور منجملہ اُن دو شخصوں کے ایک شخص کے پاس جا کر بیٹھ گئے اتنے میں اُن لوگوں کے واسطے قدرتی کھانا آیا اور شاہد جلال کے واسطے کچھ بھی نہ آیا یہ کیفیت دیکھکر اُس سادھو نے دوسرے سادھو سے کہ اُسکا وہ گوردھاراج کا کہہ کہ ایک آدمی کہیں سے آیا ہے لیکن اُسکے واسطے مطلق کھانا نہیں آیا جواب اسکے اُسکے گوردھاراج نے کہا کہ اے بھائی اسی کا ہے اور وہ بھی کرتا رہا ہے کہ یہ بتلاؤ کہ تو کون ہے کہ جو کہتا ہے یہ سنکر وہ خاموش ہو گیا اور اپنے مقام پر

آیٹھا غم کہ شاہد جلال مذکور رات بھر جگتے رہے اور دیکھا کیے کہ دیکھیں یہ لوگ کہاں کو جاتے ہیں لیکن جب صبح ہوئے کو ہوئی شاہد جلال کی آنکھ لگ گئی اور وہ لوگ جلد پلے جب کہ شاہد جلال کی آنکھیں کھلیں تو انکو نہ پایا بعد اسکے شاہد جلال مذکور سمندر کی لہریں دیکھنے لگے تھوڑی دیر بعد انکی نگاہ ایک جہاز پر پڑی دیکھا کہ وہ ڈوب رہا ہے یہ کیفیت دیکھ کر شاہد جلال نے کہا کہ اے خدا اس جہاز میں جو آدمی ہیں کوئی خود قرضدار ہوگا اور کسی کے اور قرضدار ہونگے اب انپر رحم کر شاہد جلال کے منہ سے یہ نکلنا تھا کہ جہاز مذکور ڈوبنے سے بچ گیا اور فوراً کنارے جا لگا تھوڑی دیر بعد پھر شاہد جلال نے اپنے دل میں کہا کہ آج تو میں صبح سو گیا تھا اس واسطے میں نے ان لوگوں کو جاتے نہیں دیکھا خبر اب ان لوگوں کو آتے تو ضرور دیکھوں گا اپنے دل میں یہ بات خیال کر کے اُسی مندر میں آ بیٹھے اگر جہاز میں نگاہ کی تو ان دونوں شخصوں کو بیٹھے پایا یہ کیفیت دیکھ کر شاہد جلال مذکور ایک شخص کے پاس جا کر بیٹھ گئے تھوڑے عرصہ کے بعد ان لوگوں کے واسطے حسب معمول کھانا آیا چنانچہ ان لوگوں نے کھانا کھا یا شاہد جلال کے واسطے کچھ بھی نہ آیا پھر اُس سادھو نے اپنے گوردے سے جا کر دریافت کیا کہ کل کا درویش کل سے بھونکا ہے اور آج بھی بھونکا ہے یہ سن کر اُس کے گوردے نے کہا کہ اُسکو یہاں نہ بلاؤ کیونکہ اُسے ایسی سخت گستاخی کی ہوگی کہ جسکے عوض میں اُسکی یہ سزا ہوئی ہے یہ سن کر وہ سادھو شاہد جلال مذکور کو بلا لے گیا اُس کے گوردے نے دریافت کیا تو کہاں سے آیا ہے شاہد جلال نے کہا میں (روح ہی) سے آیا ہوں یہ سن کر اُس سادھو کے گوردے نے کہا کہ اے درویش اتنی عمر میں تو پہلے بھی کبھی بھوکا رہا تھا یا کہ انھیں دنوں میں شاہد جلال نے جواب دیا کہ آگے تو کبھی بھونکا نہیں رہا یہ سن کر پھر اُس سادھو کے گوردے نے کہا کہ ایسا تو نے کون سا گناہ کیا کہ جسکے عوض میں تجھکو دونوں سے کھانا نہیں ملا شاہد جلال نے کہا کہ میں نے اپنے نزدیک تو کوئی گناہ نہیں کیا جواب اُس کے اُس سادھو کے گوردے نے کہا کہ پریشہ کے قصور نہ کہنا جیسے تو اپنی تقصیر ظاہر کر اتنے میں شاہد جلال نے کہا کہ کل میں سمندر دیکھ رہا تھا سمندر میں بانی پرست تھا اسوقت میں نے البتہ یہ کہا تھا کہ بانی میں بارش کی کیا ضرورت ہے میرے منہ سے یہ بات نکلی کہ اُدھر بانی پرست ہی بند ہو گیا اور آج ایک جہاز ڈوبتا ہوا دیکھ کر میں نے کہا کہ یا خدا انپر ترس کھا چنانچہ وہ جہاز بھی ڈوبنے سے بچ گیا یہ سن کر اُس سادھو کے گوردے نے کہا کہ اس (بے کم) کو کیا کیا جاوے اس مسئلہ میں یہ بات اچھی نہیں ہے بس یہ شخص بُرا (بے کم) ہے بعد اسکے اُس سادھو کے گوردے نے کہا کہ سن بھائی پریشہ اپنی مرضی کے موافق جو چاہتا ہے کرتا ہے چنانچہ اسوقت بھی جو اُسکی مرضی تھی وہ کر رہا تھا لیکن تو نے اُسکے کام میں کیوں دخل دیا اور اُسکے حکم کو تو مٹانے لگا اور تو اپنے آپ کو بُرا جاننے لگا بلکہ ساتھ ہی اُسکے تیرے دل میں یہ بھی آیا کہ اب میرا بھی کہنا ہونے لگا اسلئے تو محض (بے کم) ہے یہ سن کر شاہد جلال نے کہا کہ اے سادھو جو دیکھو کون ہوتے ہیں جواب اُسکے اُس سادھو کے گوردے نے کہا کہ (گور کم) وہی ہیں جو اُسکے کہے ہوئے میں دخل نہیں دیتے اپنے حکم کو مانتے ہیں اور اُسکے کہے ہوئے کو برحق جانتے ہیں یہ سن کر شاہد جلال نے کہا کہ یہ بات بہت اچھی ہوئی کہ نزدیک ہی جواب ملیا اے سادھو جو اپنے مکان پر ایک درویش کو چھوڑ آیا ہوں صرف اس بات کے دریافت کے واسطے کہ (من کم) کون میں اور (گور کم) کون ہیں دور جاتا تھا سو اب کی غنایت سے یہیں حاصل ہو گئی یہ سن کر اُس سادھو کے گوردے نے کہا کہ جسکو تم اپنے مکان پر چھوڑ کر آئے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے یہ سن کر شاہد جلال نے کہا کہ سچ ہے بعد اسکے شاہد جلال کے واسطے کھانا آنا چنانچہ شاہد جلال نے کھانا ادا اس رات کو جگتے ہی رہے کہ دیکھیں کہ یہ لوگ کس طرف کو جاتے ہیں لیکن پھر اسبطح جب کہ انکا وقت جا نیکا ہوا

تو شاہد جلال کی آنکھیں پھر لگ گئیں اور وہ سو گئے اُسی عرصہ میں وہ لوگ جلد ہی جبکہ شاہد جلال جگے تو اُن لوگوں کو نہ پایا
 اس وقت شاہد جلال نے کنا کہ دھن ہر دھن پر میسر ہے انت ہی اسکا انت کوئی نہیں پاسکتا ہے یہ کہہ کر شاہد جلال کے جی میں آیا کہ جلو
 بھائی اب اُسی درویش کے پاس اپنے مکان پر چکر ملیے یہ خیال کر کے جیسے ہی ایک جہاز آیا آپ اُسپر سوار ہو کر اپنے مکان کو آگئے
 اور اپنے مکان پر پہنچ کر ست گوردھاراج سے آکر ملاقات کی اور ہاتھ جو میں اور کہا کہ آپ کو سب کچھ روشن ہے اور جو خدا کے
 ہوئے کو مانتے ہیں وہ گورکھ میں اور جو اُسکے حکم میں دخل دیوئے وہی (بے گم) ہے بعد اسکے ست گوردھاراج وہاں سے رخصت
 ست گوردھاراج وہاں سے رخصت ہو کر شکار پور تشریف لائے اور بازار میں سیر کرنے آپ گئے تو ایک شخص کہ جسکا نام (نور شیر)
 تھا گائے اور بکریاں چراتا تھا وہ ست گوردھاراج کو دیکھ کر ایک (ٹوٹا) دودھ کالا با ست گوردھاراج نے اُس چرواہے
 دریافت کیا کہ اے بھائی یہ دودھ ہمارے پاس کس غرض سے لایا ہے جواب اسکے اُسنے کیا کہ حضور میں دھن کا نہایت دیکھی ہوں اور
 میں نے سنا ہے کہ بغیر لوگ بادشاہی بخش دیئے ہیں پس مجھ کو یہ خواہش ہے کہ اس ملک کا راج مجھ کو عطا دے یہ سن کر ست گوردھاراج
 نے ارشاد فرمایا کہ پچھلی رات کو پریشہ کے نام کا جبہ کراؤ گئے ہوئے سنتوں کی سیوا کر تیری خواہش پوری ہو جاوے گی۔
 بعد اسکے ست گوردھاراج کے پاس ایک شخص اسمی (داؤد) جولاہا ایک قالین بن کر لے آیا اور رکھ کر تنھا ٹیکا اور دست بستہ ہو کر
 عرض کیا کہ اے سنت جی یہ قالین آپ بچھا لیوں جو اب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ پریشہ نے ایسا عمدہ قالین فرش زمین
 کا بچھا یا ہے کہ وہ کبھی پورا نہ نہیں ہوتا بلکہ ایسی چیز ہے جی کہ قالین بھی اسی پر بچھا یا جاوے گا اے بھائی اب یہ بات بتاؤ کہ تیری خواہش
 کیا ہے یہ سن کر اُس جولاہے نے عرض کیا کہ اے ست گوردھاراج میرے گھر میں بہت سی اولاد ہیں جو میں تو مجھ کو خوشی حاصل ہو کہ
 جواب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ سادھو دن کی سیوا کیا کر اور سائین کا بھجن کیا کر تیری بھادنی پوری ہوگی۔
 بعد اسکے ست گوردھاراج (سیدہ کے کنڈ) پر تشریف لے گئے اُس جگہ پر ایک شخص تپ کرنا تھا اُسکا نام (سردر) تھا اُس
 جگہ پر ست گوردھاراج بیٹھ گئے اور یہ شبہ فرمایا۔

शब्द

شبده

देवतां दर्शनके तार्द्ध हरप्रभुव तीर्थकिये
 तोगी जती जुगतमें रहते कर भगवे भेस भये
 तो कारन साहव रंग रते

دیوتیان درشن کے تارین دکھ بھوک تیر تم کیے
 جو کی جتی جگت میں رہتے کر کر بھگوے بھیس بھئے
 تو کارن صاحب رنگ رتے

तेरे नाम अनेक रूप अनन्ता कहन न जायें उन तेरे

تیرے نام ایک روپ انت کہیں بجائے گن تیرے

ست گوردھاراج کی زبان فیض ترجمان سے یہ شبہ سن کر (سردر) اند کو رکھتے سے اٹھ کر ست گوردھاراج کے قدموں پر گر کر تنھا
 ٹیکا اس وقت ست گوردھاراج نے فرمایا کہ کو بھائی تیری کیا بھادنا ہے اور تنھا راجہ کب تک کا ہے اُس نے عرض کیا کہ اے ست گورد
 مدارج جسطح ملان کے پیر کی بڑی عزت و آبرو ہے اسی طرح میری عزت و آبرو ترقی پادے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اے بھائی
 جسطح مٹھائی میں کھیاں بیٹی رہتی ہیں اسی طرح بھجن اور بندگی والے کی نزدیک دنیا دار لوگ بیٹھے رہتے ہیں غیر اگر تیری بیٹی
 نشا ہے تو تیری عزت اُسے بھی زیادہ ہوگی لیکن جس جگہ پر ہم بیٹھے ہیں اُس جگہ کو جھاڑو یا کر اور اس جگہ چراغ بھی جلا یا کر اور

ست نام کا جب کیا کر اور ابھان بیٹے غور نہ رکھنا سنٹون اور سادھوؤں کی خدمت کرنا اسکے عوض میں نہ کام کی پوری بھکھو
لیکن اور تیری غرت بت ہوگی یہ فرما کر ست گورو مہاراج وہاں سے رخصت ہوئے اور بھائی با لے سے فرمایا کہ چلو بھائی با لے
اب کرتار پور چلیں بھائی با لے نے عرض کیا کہ بت آچھا۔

ست گورو مہاراج جب کرتار پور پہنچے وہاں سے اُس زمانہ میں (دہلی کا بادشاہ برہمہ خان لودی) تھا اسکا ایک معاحب
قوم کا کھتری تھا وہ ست گورو مہاراج کے اصحاب حمیدہ سن سنگر جیل رہا تھا اتفاق سے ایک روز موقع پا کر بادشاہ سے اسطرح پر
شاکی ہوا کہ حضور فی زمانہ ایک شخص (نانک) نامی ہندو پتھر پر وہ عجیب قسم کا مذہب رکھتا ہے نہ تو وہ بدھی کو ماننا ہی اور کتاب
اسانی کو جانتا ہے اسلئے ہتھیار کے حضور اس سے دریافت کریں کہ آیا تمہارا ایمان کیا ہے یہ سنگر بادشاہی فرمان جاری ہوا کہ فقرو کو
گرفتار کرو چنانچہ افسران وقت تعین حکم کرنے لگے بھجوانے ست گورو مہاراج بھی گرفتار کیے گئے دوسرا حکم شاہی اور نازل ہوا
کہ فی فقیر ایک چکی اور سوان غلہ دید با جاوے کیونکہ وہ لوگ مفت بن کھاتے ہیں آٹا پیسین چنانچہ ست گورو مہاراج اور بھائی
با لے کے پاس بھی چکی اور غلہ آیا غرض کہ سب لوگ بادشاہی حکم کے تعمیل کرنے لگے ست گورو مہاراج کی چکی خود ہی روان ہوئی
اس بات کا جب چاہیلا اور شور مچ گیا اور لوگ آپس میں کہنے لگے کہ بھائی (نانک پتا) جو دولت خان کے مودی خانہ کا کام کرتے
تھے وہ بھی اس جلسہ میں ہیں جو بعد مودی خانہ کے فقیر ہو گئے تھے غرض کہ (برہمنہ خان لودی) کو یہ خبر ہوئی کہ نانک پتا فقیر کی
چکی خود بخود چلتی ہے اور بیشک وہ بڑا کامل درویش ہے یہ خبر سنگر بادشاہ موصوف اُس معاحب کھتری کے جسکے اغوا سے ایسی حرکت
نامناسب کا حکم دیا تھا بہت ناخوش ہوا اور حکم دیا کہ گورو نانک صاحب کو رہائی دو یہ حکم لیکر ایک ملازم شاہی ست گورو
مہاراج کے پاس آیا اور کہا کہ بادشاہ کا حکم ہے کہ گورو نانک صاحب کو فوراً چھوڑ دیے جاوین چنانچہ افسر جیل نے ست گورو مہاراج
کو شاہی حکم سے اطلاع دی کہ اب آپ تشریف لیجائیے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم یہیں بیٹھے ہیں کہیں نہیں جاتے
اتنے میں بھائی با لے نے عرض کیا کہ اب حضور تشریف لے چلیں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی با لے جو کام کرتا کر اے
وہی کرینگے اب کرتار کا حکم یوں ہی ہے۔

پیشین گوئی نشر

کہ انکو صاف اٹھا دیا جاوے اسوقت سے سات مہینہ اور سترو دن اور رہینگے۔

یہ سنگر بھائی با لے نے عرض کیا کہ حضور کیونکر اٹھینگے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی با لے دیکھو گے غرض کہ جب پانچ مہینے
گذرے تب (پانی پت) کے مقام پر (بابر اور برہمنہ خان) کا مقابلہ ہوا اسوقت برہمنہ خان مذکور مارا گیا اور ساتویں دن بابر کی
دوہائی پھر گئی پس اسی وقت بابر دہلی کا بادشاہ ہو گیا اسوقت پھر لوگ گرفتار کیے گئے اسوقت ست گورو مہاراج نے بھائی با
لے سے فرمایا کہ دیکھا بھائی با لے کرتار کے دنگ کا تماشہ۔

غرض کہ ساتویں دن بابر بادشاہ کے سامنے جو وقت کھانا اور پوشاک آئی اس میں سب کپڑے نظر آئے اسوقت بادشاہ نے داروغہ
بادر چچا کو طلب کیا اور کیفیت دریافت کی اسنے عرض کیا کہ حضور اس کیفیت سے بھوکا لگا ہی نہیں ہے اور چادروں کی جگہ پر کپڑے

ہو گئے ہیں چنانچہ اور لوگوں نے بھی عرض کیا کہ حضور اس میں باور چنانہ کے ملازمین کا ذرا بھی قصور نہیں ہے بادشاہ نے کیا دریا
کر دیا کہ بارے لشکر میں کون شخص کس قسم کا ہے اس وقت لوگوں نے عرض کیا کہ حضور بہت سے لوگ گرفتار کیے گئے ہیں مجھ سے
نانک فقیر مند و بھی گرفتار ہوئے ہیں کیا تعجب ہو کہ یہ آئین کی قدر نہ کا تا شاہ یہ سمجھتا ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ انکو نو
پھر مرد و اور انکو کیون گرفتار کیا یہ شکر ذمیر حسین کو تو ال سے عرض کیا کہ حضور مجھ اور لوگوں کے سوا وہ بھی گرفتار ہو گئے
یہ شکر بادشاہ نے حکم دیا کہ انکو شہری غرت سے ہمارے سامنے لاؤ چنانچہ کو تو ال مذکور سے سند گورو مہاراج کے سلسلے دست بستہ
ہو کر عرض کیا کہ امی پاک فقیر صاحب آپ کو بادشاہ نے ہوا یا ہر تشریف سے چلے یہ شکر ست گورو مہاراج نے بھائی با سے سے کہا
کہ چلو بھائی با سے غرض کہ ست گورو مہاراج بابر بادشاہ کے پاس تشریف لے گئے بابر بادشاہ نے ست گورو مہاراج کو اچھک سلام کیا
اور عرض کیا کہ امی ناک جی صاحب تھے البتہ ایک خدا ہی کو تسلیم کیا ہے یہ شکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہاں بادشاہ نے عرض
کیا کہ کس طرح پر اس وقت ست گورو مہاراج نے یہ شبہ فرمایا۔

شبہ

شانہ

لارک محمد احمد رک روضہ

راکہ محمد ایک خدا ہے

انور سانشا پے پارواہ

انکو سانچا بے پردا ہے

کدے مہممد روضہ دربار

کئی محمد کھڑے دربار

شمار نپاویں پے شمار

شمار نہ پاویں بیشمار

رسول رسال دنیا میں آنا

رسول رسال دنیا میں آیا

جب چاہا تہ فہر مہاراجا

جب چاہا تب پھر ننگا

یوں مہیہ کھا ہے نانک بندے

یوں میج کیا ہے نانک بندے

پاک روضہ اور سب گندی

پاک خدا ہے اور سب گندی

ست گورو مہاراج کے شبہ شکر بابر بادشاہ نے کہا کہ امی ناک جی صاحب کیا محمد نبی گندہ ہے جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا
کہ جس نے (روی گوی) وہ پاک نہیں ہے (کام) جسکے پیچھے لگا ہے اسکی غرت نہیں ہے اور ای بادشاہ خدا کی تعریف کرنی چاہیے خدا
کے بنائے ہوئے کی کیا تعریف ہے جو شخص نابالغ یعنی لڑکا ہوا ہے خواہ ضعیف یعنی بڑھا ہوا ہے بیشہ پیدا ہوتا ہے اور مرزا ہے وہ ہرگز پاک نہیں
ہے یہ شکر بابر بادشاہ نے کہا کہ امی ناک جی صاحب آپ بہت دور اندیش درویش ہیں جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہاں
نظر خدا کے حضور میں رہتی ہے ہمیشہ مجھ پر ایسی کہ پاکرے کہ دور نہ کرے اپنے حضور میں منظور رکھے یہ شکر بابر بادشاہ نے عرض کیا کہ امی
نانک جی صاحب خدا کا یہ حکم ہے کہ (فقیر میرا جسم ہے) جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ حق تعالیٰ تو جسم سے پاک ہے جب جسم
نہیں تو آواز کمان پس جو بوتے ہیں وہ دو جا بجا وین جھک مارتے ہیں یہ شکر بادشاہ نے دریافت کیا کہ امی ناک جی صاحب آپ
اسکے مرید ہیں اور کچھ دولت بھی قبول فرمائیے جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ خدا کا دیا ہوا سب کوئی کھاتا ہے جو شخص
بندہ کی اوٹ بنا ہے اسی کو دین اور دنیا کی تکلیف رہتی ہے اسلئے اس دنیا کو ہم نہیں چھوڑنے ہیں کہ جسکے سکھاری شاہ و بادشاہ

سبھی دین پس جب اسکو چھوڑ کر تم سے مانگے وہ احمق دے پیر یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ اگر نانک جی صاحب جان آپکا جی چاہے
وہین تشریف رکھے یہ سنکر ست گورو مہاراج بادشاہ سے رخصت ہوئے۔

ست گورو مہاراج کی تعریف و توصیف سنکر ایک شخص (باتر خان) نہایت غصہ میں ہو کر ست گورو مہاراج سے آکر اُسے کہا کہ
نانک جی تم کیا بھلکر بیٹھے ہو کہ جسکی وجہ سے تم کسی کو ماننے ہی نہیں ہو یہ سنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبہ فرمایا۔

راگ ہنسنت

रागवसंत

تو سات چوڑہ تین چار کر دت چار بہالی

मौसम बौद्ध तीन चार कारमेंलत चार वहासी

ست گورو مہاراج کا شبہ سنکر (باتر خان) نے کہا کہ اگر ہندو اور مسلمان کچھ نہیں ہیں تو خدا نے آپ کو کیوں پیدا کیا ہے یہ جواب
اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ (تہو ان گن) یعنی رجو گن و ستو گن و تھو گن سے خالق نے یہ خلقت پیدا کی ہے چنانچہ ہندو
رام و کرشن کتے ہیں اور مسلمان رحیم و رسول کہتے ہیں لیکن دونوں خلقت میں ہیں کیونکہ ایک خدا کو کوئی نہیں مانتا ہے بلکہ سچ تو
یہ ہے کہ دونوں بھرم میں بھٹکے ہوئے ہیں بلکہ تہید اور کتاب سے دونوں دین دور خی ہیں مان جس نے سچ کو جانا ہے انھیں کو بار
آتر جانا ہے یہ سنکر (باتر خان) مذکور نے ست گورو مہاراج سے کہہ دیا کہ تمہا ٹیکا اور عرض کیا کہ اگر نانک جی صاحب آپ سیر
پیر ہیں اور میں آپ کا مرید ہوں لیکن یہ تو فراموش ہے کہ ہندو بھی دعویٰ کرتے ہیں اور مسلمان بھی دعویٰ کرتے ہیں انہیں کون سچا ہے
اور کون جھوٹا ہے یا کہ دونوں جھوٹے ہی ہیں جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو بھائی (باتر خان) اپنے منہ سے
کہو کہ سب پتھر ہی ہیں لیکن جو اُسکی درگاہ میں پتھر ہیں وہی پتھر ہیں زمین تفہیل کوئی نہیں ہے یہ سنکر (باتر خان) نے کہا کہ اُسکی
درگاہ کے پتھر ہونے کی کوئی نشانی فرمائیے جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جسکے دل سے دعویٰ اٹھ گیا ہے اور ہر صورت
میں راضی اور شاکر اور خوش رہتا ہے۔

شبہ ست گورو مہاراج

गुरु जी वाक्य

بید و کتب سے پر ہے ہر نگاہ

جنہوں نے جانے درگاہ

ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ دست درگاہ میں پہنچے یہ سنکر (باتر خان) نے کہا کہ اگر ست گورو مہاراج آپ خود ہی خدا ہیں اور آپ
جو فرماتے ہیں وہ سب سچ ہی فرماتے ہیں۔

ر باتر خان) کا دوست (ادباری خان) تمہا اُسے سنا کہ ست گورو مہاراج تشریف لائے ہیں یہ سنکر ست گورو مہاراج کی خدمت میں
حاضر آیا اور سلام علیک کیا جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آؤ خان صاحب اسوقت ادباری خان مذکور نے بھی کہا کہ اگر
ست گورو مہاراج آپ یہ تو فرمائیے کہ آپ ہندو ہیں کہ مسلمان یہ سنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبہ فرمایا۔

شبہ

वाक्य

ہندو کی دینہ

دن چار کی ہونی کیجہ

द्विन्दू की देह

दिन चार की दोती गेह

نام جو اسکاٹ نجات

ناتک ایسا ہر ایک خدا سے

ہندو جات سنانے جلتے

مسلمان گر گھر کرتے

ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہندو مسلمان دونوں غلطی میں ہیں کیونکہ ہندو (کرشن) اور مسلمان (محمد) کو مانتے ہیں اصل میں دونوں خدا کو نہیں جانتے ہیں ہاں جیسا خدا ہی اپنی سر کرتا ہے انھیں کو بچان بختا ہے اسوقت وہ اپنے نہیں بندہ کتا ہے پشنگر (دباری خان) نے کہا کہ دھن میں آپ ست گورو مہاراج آپ دھن میں یہ کہہ کر کہا کہ اسی ست گورو مہاراج اپنے پیر کا بھو بوسہ لینے دیجیے یہ کہہ کر (دباری خان) نے ست گورو مہاراج کے قدم مبارک چومے اور آنکھوں سے ست گورو مہاراج کے قدم ہیئت نرم لگائے بعد اسکے ست گورو مہاراج سے (دباری خان) اور بالوترا خان دونوں رخصت ہوئے اور آپس میں کہنے لگے کہ آج ہم نے خدا کا دیدار کیا اور ہمارا گل شک دور ہو گیا اور بوقت رخصت عرض کیا کہ ہم حضور کی کب زیارت حاصل ہوگی جو اب اس کے سنگورو مہاراج نے فرمایا کہ خدا کی مہر۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج (موضع لکھو کی زندہ صادی) یعنی خسرال کی طرف تشریف لائے اسوقت ست گورو مہاراج سے بھائی باسے نے عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو میں (توٹدی) جاؤں جو اب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسی بھائی باسے کو دن ہمارے ساتھ اور گذر کر دھائی باسے نے عرض کیا کہ بہت بہتر بعد اسکے ایک دن ست گورو مہاراج (اجتی) زندہ صادی کے کنوئیں پر بیٹھے تھے اسوقت (اجتی) مذکور نے سنگورو مہاراج کے قدموں پر گر کر تمنا ٹیکا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ نہیں (اجتی) لیکن (اجتی) مذکور قدم پکڑے ہی رہا اور کچھ دیر ہو گئی اور ست گورو مہاراج سادھی میں استھت ہو گئے بعد کچھ دیر کے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کرتار کے پیارے اٹھو اس طرح سے ست گورو مہاراج نے جبکہ تیسری مرتبہ فرمایا تب اجتی مذکور اٹھا اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسی بھائی (اجتی) اب اپنا منور تمہ کو جو اب اسکے اجتی نے کہا کہ آپ سب کچھ جانتے ہیں کہنے کی ضرورت نہیں ہو ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسی اجتی کام تو پورا ہو چکا ہے اب جاؤ قسمت زور آدر ہی (ماے) بولار تو ہزار قدم آگے ہو لیکن اسکی نظر دبا میں نہیں کھلی اور تیری نظر دنیا میں کھل گئی ہے یہ سنتے ہی (اجتی) کو رشتہ فیری حاصل ہو گئی اور اسی وقت (اجتی) کا اور ہی روپ ہو گیا۔

بعد اسکے ایک دن ایک شخص (بوڑھے زندہ صادا) اب اثر) چار سے آیا اسکو سنکر ست گورو مہاراج نے بھائی باسے کو بھیج کر بلوایا جب وہ حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر تمنا ٹیکا اسوقت ست گورو مہاراج نے دریافت فرمایا کہ اسی بھائی تم کون ہو جو اب اسکے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور جب تھا تو (سند معور زندہ صادی) کاڑھا کھاتا تھا اور آپ کے نزدیک رہتا ہوں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی جاؤ اُسے عرض کیا کہ حضور نے مجھ کو آج یاد بھی کیا تو کچھ ارشاد نہ فرمایا میں بھی ابید دار ہوں کہ جو ارشاد ہو اسکی تعمیل کر دوں تاکہ میرا بھی انجام بخیر ہو ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جاتیرا منور تمہ پورا ہو جاوے گا یہ سنکر (بوڑھے) مذکور چلا گیا اسوقت بھائی باسے نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور نے اسکا اطمینان

تو بہت اچھی طرح سے کر دیا یہ شکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی باسے یہ شخص پورا سادھو ہے صرف اندرونی روشنی نہ تھی
بعد اسکے وہی (بوڑھی) مذکور ایک دن ست گورو مہاراج کے حضور کچھ (کھٹی) لایا گوکہ وہ شخص بہت محنت سے ست گورو مہاراج
کے حضور میں وہ کھٹی لایا تھا لیکن چوری سے لایا تھا کھٹی دیکھتے ہی ست گورو مہاراج نے دریافت فرمایا کہ اے بھائی یہ کھٹی تو کہاں
سے لایا ہے اس نے عرض کیا کہ حضور اپنے گھر سے لایا ہوں اور میرے والدین نے دیا ہے یہ شکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی
یہ کھٹی ہمارے کام کا نہیں ہے اب تو اسکو واپس لیجا ورنہ مالک ماریگا ست گورو مہاراج کی زبان سے یہ لفظ شکر (بوڑھی) مذکور
رونے لگا ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ اے بھائی روئے کیوں ہو میں نے تو بھکوکچھ کما نہیں جو اب اسکے (بوڑھی) نے
عرض کیا کہ حضور مالک جب ماریگا تب ماریگا لیکن تم تو ابھی مارتے ہو اسوقت ست گورو مہاراج نے بھائی باسے کی طرف مخاطب
ہو کر فرمایا کہ دیکھو بھائی باسے یہ کتنا بڑا کرم تو ابھی مارتے ہو حالانکہ میں نے تو اسکو کچھ کما بھی نہیں ہے یہ شکر بھائی باسے نے عرض
کیا کہ حضور نے تو اسکے ساتھ بھلائی کی ہے لیکن اس نے اپنی غلط فہمی سے بڑا سمجھا یہ شکر (بوڑھی) نے کہا کہ اے بھائی باسے یہ گورو
ہمیں اس کے ساتھ برابر تو ہر نہیں یہ شکر ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور روشن چراغ ہو کیوں بچھانے ہیں اور آپ کی ذات تو
پورن پورن پر کم ہے اور نرنکار کے روپ آپ میں اور کیا میں زیادہ عرض کروں اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے (بوڑھی)
تو کرتار کے آگے منھا ٹیک اور پہرا ت باقی رہے اٹھان کر کے کرتار کرتا رہا کہ یہ شکر (بوڑھی) نے کہا کہ حضور کے درشن کرنا
اشنان جوگ ہے غرض کہ جتنے دیر تک آپ کے درشن ہوے میں گویا اتنی دیر اشنان ہی کیا ہے یہ شکر ست گورو مہاراج نے
فرمایا کہ اے (بوڑھی) کرتار میرے نزدیک ہی ہے لیکن یہ بھی جیلہ ہے اور اے (بوڑھی) تیرے نزدیک بہت آدمی آدینگے اور تم سے
لکھتے بہت لوگ پاک ہونگے ان لوگوں کا اودھار میرے ذریعہ سے ہو جاوے گا یہ شکر (بوڑھی) مذکور نے شکر و مہاراج کے قدموں
پر گر کر منھا ٹیکا پس اسی وقت نورمی مذکور کی اندرونی آنکھیں کھل گئیں اور روشن ضمیری حاصل ہو گئی اور پورا سادھو بن گیا
اور کرتار کرتار لگا چنے بعد اسکے پھر ایک دن (بوڑھی) مذکور ست گورو مہاراج کے پاس آیا اس طرح (بوڑھی) مذکور نے اپنا دستور کرنا
کہ ایک دن اپنے گھر رہتا اور باقی دن ست گورو مہاراج کے چرنوں میں گذرتا تھا۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج مع بھائی باسے کے کرتار پورن شریف لائے اور بعد تھوڑے دنوں کے ست گورو مہاراج نے ایک
سخت عبادت کرتار پورن میں اس شکل سے کی کہ دو کندوں میں دو دھوریان باندھیں ایک سرے سے جب جی صاحب کا پاٹ شروع
کرتے تھے اور جب دوسرے سرے پر پہنچتے تھے تب صرف بھوجن (ایک کنکڑی آگ کی) کرتے تھے اس طرح تین برتن تک کیا۔
ایک دن کرتار کا حکم ہوا کہ اے مالک جی تمہاری عبادت قبول ہوئی لیکن اب تم وہ کام کر دو کہ جس میں تمہارے بعد بھی میرے نام
نام کا آپدیش سنسار میں ہوتا رہے تاکہ جگت کا اودھار ہو دے یہ شکر ست گورو مہاراج نے کرتار کے آگے منھا ٹیکا اور اپنے
دل میں خیال کیا کہ سب تیر تھوں اور تمام مقاموں میں پھر کر میں نے دیکھا اور یہ دلیل تھا کہ کوئی ایسے نام کا برہمنی ہے لیکن
کسی کو نہ پایا پھر اب پھر گنگا جی کے میلہ کو جگر دیکھتا ہوں۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج نے گنگا جی پر جا کر جو دیکھا تو لاکھوں آدمیوں کو نہانے پایا لیکن پریشہ کا پیارا بھگت کوئی نظر
نہ آیا دیکھنے میں تو لاکھوں ہی تھے لیکن ست گورو مہاراج کی نظر سے کوئی بھی نہاتا نہ تھا کیونکہ ست گورو مہاراج کی تہیست درستی تھی

اور لوگوں کی جڑ سے کی آنکھیں نہیں کہ جیسے زمین و آسمان کا فرق تھا اتنے میں ست گورو مہاراج نے بہ اشوک فرمایا۔

اشوک

تو رتھ نہا لے کون گئی اوگن کرت رہیا

چارید پڑھنا نہ تھوڑا دیا

عمر و ہاشمین بھیلان گنگا نادیاں

جہم کو تہی گھٹ ڈھانیاں آسن لالیاں

سندیاں خوشیاں لایاں علم لون ڈھانیاں

ناتک سچے نام بن اھرک دھرک جودیاں

یہ اشوک پڑھ کر ست گورو مہاراج نہانے لگے اُس وقت بھی آپ نے عجب ہلا کی بیٹے اور لوگ پورب رخ کر کے نہاتے تھے ست گورو مہاراج بچیم کا رخ کر کے نہانے لگے بعد اسکے بچیم ہی کے رخ پانی ادبچنے لگے یہ کیفیت دیکھ کر سب لوگ کہنے لگے کہ اسی پریشہ کی تیار تم ہندو ہو کہ مسلمان جو اب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہندو میں یہ سُکر لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ اس رخ پانی کیسے دیتے ہیں جواب اسکے ست گورو مہاراج نے بھی دریافت کیا کہ آپ لوگ کیسے پانی دیتے ہیں اُن لوگوں نے جواب دیا کہ اپنے پیروں کو یہ سُکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسی بھائیو تمہارے پتر بیان سے کتنی دور پر ہیں لوگوں نے جواب دیا کہ دسڑے اُچاس کڑور جو جن پر میں یہ سُکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ پانی اُنکو پونجا ہو گا یہ کمر ست گورو مہاراج بھائی اُچھالنے لگے لوگوں نے پھر دریافت کیا کہ آپ یہ پانی کس واسطے اُچھالنے ہیں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہمارے مکان میں ایک کھیت ہے اور وہ ہر فصل میں خشک ہو جاتا ہے پہلے میں اُس کھیت میں پانی دیتا ہوں کیونکہ اُس کھیت کی عجیب کیفیت ہے کہ اگر بارش کے بھی اُس کھیت میں پانی نہیں رکتا ہے یہ کیفیت سُکر لوگوں نے کہا کہ اسی سائیں جی یہ پانی اُس کھیت میں کیونکہ پونچکا یہ سُکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسی بھائیو پیروں کو تو انہی دور پانی پونچیکا تو میرے کھیت کو کیون نہ پونچیکا سُکر ست گورو مہاراج کی بات سُکر لوگ آپس میں کہنے لگے کہ اسی بھائی یہ شخص ضرور ہی مایہ پورک ہے ہم تو ناخ کو بون میں بھرم میں پڑے ہیں آپس میں کہہ سب نے ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر تنہا ٹیکا بعد اسکے سب لوگ اپنے اپنے کام میں مصروف ہو گئے بیٹے کوئی پریشہ کا سمن کرنے لگا اور ملا چنے لگا کوئی گائتری چنے لگا اور کوئی سندھیا اور کوئی ترپن کرنے لگا سب لوگ اپنی پوجا دیو اپن مصروف ہو گئے اتنے میں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ دیکھو ہندو ترک کو جانے ہیں یہ سُکر لوگوں نے کہا کہ اسی سائیں جی پریشہ کا نام چنے سے بھی کوئی ترک کو جانا ہے جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسی بھائیو میں تو تمہارا بیو پار اور بیو بار میں لگا ہوا ہے اور دنیا میں بٹا ہوا ہے اور خا ہر نام پریشہ کا نام بیٹے ہو تو کیسے ہو سکتا ہے ست گورو مہاراج کی زبان سے یہ کلمہ سُکر سب لوگ ست گورو مہاراج کے قدموں پر گرے اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اب ہم لوگوں کو بھی آپ اپنا سکھ کیجئے اُس وقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسی بھائیو میں پریشہ کے پیارے کو ڈھونڈنا چھوڑنا ہوں اور تم کو سکھ سکھا کروں جواب اسکے اُن لوگوں نے کہا کہ اسی مہاراج اب جاہے جو ہو لیکن ہمارے گورو تو آپ ہی ہیں بعد اسکے اُن لوگوں نے رسولین پائی اور بہت

عز و انکسار سے ست گورو مہاراج کے پاس آکر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج پر شادی پالیجیے پر میشر کے منت اٹھ کر پائیجیے یہ
 اٹھ کر ست گورو مہاراج پر میشر کا نام لیکر آٹھے اور انکے جو کہ بن جائیجیے لیکن جب انکے کان کی طرف خیال کیا تو آپ نے فرمایا
 کہ اب یہ جو کہ ہمارے کام کا نہیں ہے کیونکہ سوچا نہیں رہا جب تک کہ تم نہ آتے تھے سوچا تھا ہمارے ساتھ نہ جڑے صین لیکر
 ست گورو مہاراج نے یہ اشلوک فرمایا۔

اشلوک

ش্লوک

کو بہہ تود من کو ڈیا کسا تر پزند گھٹ چوٹ بن کر دھ چنڈاں چنڈاں
 کار سے کدھی کیا تھی اور چانیجی رے میٹھیاں مال
 یہ سنکر دو گون نے پوچھا کہ اے مہاراج جو کہ پوتر کبوتر ہو دسے ست گورو مہاراج نے پھر یہ اشلوک فرمایا۔

اشلوک

ش্লوک

سچ سچم کرنی کا گن و تر نام جی ہے
 نانک آگے اتم سوئی جو پاپ بندھن دئی ہے
 ست گورو مہاراج کی زبان سے یہ اشلوک سنکر جب قدر لوگ وہاں موجود تھے اٹھ کر قدموں پر گر کر سختائیکا اور عرض کیا کہ اے
 مہاراج ہماری بھی گت کیجیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب تم پر میشر کے نام پر جتد رمال و سبب رکھتے ہو چن کر دو آن
 دو گون نے فوراً ہی ست گورو مہاراج کے حکم کی تعمیل کی یعنی جتد رمال و سبب رکھتے تھے پر میشر کے نام پر چن کر دیا پھر کیا تھا
 ست گورو مہاراج نے بھی انپر کرپاکی اور سب کو ست گورو مہاراج نے اپنا سکھ کیا چنانچہ دسے لوگ پر میشر کا نام چپ کر کے
 سد گئی کو برابرت ہوئے۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج کرتار پور میں تشریف لائے اسوقت ست گورو مہاراج کے دھیان میں آبا کہ اپنے ہی انگ سے ایک
 شخص (انگ) ناسے پیدا کرنا چاہیے اور اسی کے اتھ میں نام کا بھنڈا رہ سہر دکر نا چاہیے کیونکہ نرنکار کا حکم ہے تاکہ سنسار کی گتی مٹنی
 ہو دسے جیسے ہی ست گورو مہاراج نے یہ بات خیال کی دسے ہی نرنکار کا حکم آبا کہ دسے نامک جی تم میرے پاس آؤ چنانچہ ست گورو
 مہاراج نے دست بستہ ہو کر منتی کی کہ اے باربرمہ آپ کا حکم ہے کہ تیرا پنتھ چلیگا اور میرے نام کا اوپریش جگت کو دے اور کلجک میں
 جگت کے دو گون سے میرا نام چپا آئیے میری عرض یہ ہے کہ کوئی اپنا جگت بھیجے تاکہ میں اسکو جگت کا اوپریش دینے والا تیرے نام کا
 گورو کر کے تھا پون یہ سنکر نرنکار نے کہا کہ اے نامک جی جب میں نے باؤں اوتار دھارن کیا تھا اسوقت (تلوچن رکھی) کو گورو
 کر کے تھا پانھا کیونکہ رکھی موصوف پہلے بھی میشر دھن اور دیوتاؤں کے گورو تھے اور پشیا بھی بہت ہی کی تھی بعد اسکے تیرا جگت
 میں اس سے بھگتی بھی کرائی تھی پس اب میرے من میں ہے کہ اسھین (تلوچن رکھی) اپنے گورو کو بھیجوں یہ کہہ کر سری تھا کر جی
 (تلوچن رکھی) سے کہا کہ اے گورو جی اب تم کلجک کے جودن کو اوپریش دیکر سنساریوں کو اودھار کر دو اور میری بھگتی بڑاؤ اور نامک
 کا پنتھ چلاؤ پس باربرمہ کی انکا پاکر تلوچن رکھی جی رخصت ہوئے اور آکر کلجک میں بہ ملک پنجاب موضع (دھنے کی سرائے) میں
 (تھیں کھتری) کے گھر میں (پہر و نامی) کے بیان اوتار لیا اسوقت آپکا نام (رہنا) قرار پایا آپ کو کیا کنا تھا گیان لیکر خجے ہی

نرکین ہی سے بڑے سرشت لینے اچھی تھی جب آپ کی عمر چودہ برس کی ہوئی تو موضع (کھریا کی کبڈور) میں آپ کی شادی کہ جسکا نام
 (اسی گھری تھا) ہوئی جب آپ کی عمر اٹھارہ برس کی ہوئی تب آپ کے ایک بڑا چیدہ ہوا جسکا نام آپ نے (داسو) رکھا بعد اسکے
 ایک (ٹکی بھی آپ کے ہوئی اسکا نام آپ نے (امرد) رکھا اور آپ کی استری کا نام (بیزائی) تھا جب داسو جی کی عمر پانچ سال کی
 ہوئی اسی زمانہ میں بلوچوں کی لڑائی ہوئی تھی چنانچہ اسی لڑائی میں (موضع سننے کی سراسے) جہان پر آپ کا مکان تھا تباہ و برباد
 ہو گیا اسوقت آپ نے اپنی سکونت اپنی خسرال بیٹے (موضع گھریا کی کبڈور) میں اختیار کی وہاں پرست گورو مہاراج نانک
 ترنگاری کے شہد اکثر لوگ گایا کرتے تھے بلکہ ایک سکھ وہاں رہتا تھا کہ جو ہر وقت گورو گورو ہی چیتا تھا اور بانی لوگ وہاں کی دیوی
 وغیرہ کی بھی پرستش کرتے تھے وہ سکھ جو گورو گورو چیتا تھا وہ آپ کی خسرال کے مکان کے قریب ہی رہتا تھا ایک دن سکھ مذکور
 بیپ جی صاحب کا پاٹ کرتا تھا اتنے میں آپ نے اس سے دریافت کیا کہ ای بھائی جی یہ شہد جو تم پڑھتے ہو کیا ہے اس سکھ نے جواب
 دیا کہ یہ شہد نانک جی صاحب کا ہے جس اسی وقت آپ کے دل میں آیا کہ جسا یہ شہد ہے اسی کو میں گورو کر دوں گا۔

بعد اسکے آپ بھی لوگوں کے ساتھ درگا پور جن کو چلے چونکہ راستہ کرنا پور ہو کر تھا میلہ کرتا پور میں آئے آپ نے لوگوں سے دریافت کیا
 کہ یہ موضع کسکا ہے لوگوں نے کہا کہ نانک بیدی کا ہے اتنے میں ایک شخص نے کہا کہ ای لہنا جی تم جنکے شہد گانے ہو انھیں کا یہ گانوں پر
 ست گورو مہاراج انتر جامی تو تھے ہی آپ کو معلوم ہوا کہ سیوک سیرا راج کا دھنی بہان آیا ہے جسکو میرا بیٹھہ چلانا ہے اتنے میں ست گورو
 مہاراج باہر راستہ میں آکھڑے ہوئے اور سب لوگوں سے علیحدہ آکھڑے ہوئے اور لہنا جی کو لے اسوقت آپ نے خود ست گورو
 مہاراج ہی سے کہا کہ ای پریش کے پیارے نانک بیدی کے درشن کی میری خواہش ہے جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چل
 بھائی آگے ہو تو بعد اسکے لہنا جی آگے آگے اور ست گورو مہاراج پیچھے پیچھے دھرم سالہ میں آکھڑے ہوئے اسوقت شگورو مہاراج
 نے فرمایا کہ گھوڑے دروازہ پر باندھ دو اور تم اس دروازہ پر جا کھڑے ہو بعد اسکے ست گورو مہاراج دوسرے راستہ سے اندر
 نشریت لے گئے اور جبکہ اندر پہنچے تب ست گورو مہاراج سنگاسن پر تشریف لے گئے اور لہنا جی اسوقت اپنے دل میں کہنے
 لگے یہ تو وہی شخص ہیں کہ جو پیشتر مجھکو راستہ میں لے گئے تھے اور اپنے ساتھ ساتھ یہاں تک لائے تھے انہوں کو مجھکو پیشتر سے کچھ آگاہی
 نہ ہوئی اور وجہ نہ آگاہی کے میں نے کچھ تعظیم بھی نہ کی گھوڑے پر سے بھی نہ اترا میں بڑا گنگنا رہوں اپنے دل میں بہت نادم و شرم
 ہو کر ست گورو مہاراج کے قدم پر گر کر تھاں تکا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ پورکینان سکھ ہے آپ لے عرض کیا کہ آپ کے درشن کرنے
 سے سب شک ہو جائے غرض کہ لہنا جی اسوقت مارے ندامت کے کچھ بول نہ سکے لیکن اپنے دل میں کہا کہ اس مرتبہ پہلی ملاقات ہے
 اگر اس مرتبہ اپنے گھر گیا تو دوسری ملاقات میں اپنا حال عرض کروں گا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ پورکینان تیرا نام کیا ہے آپ نے
 جواب دیا کہ حضور میرا نام (لہنا) ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی مجھکو لہنا ہے مجھکو دینا ہے اب تیرا نام آج سے (انگد) ہے
 اور تو میرے انگ سے پیدا ہوا ہے میں تجھ سے کبھی جدا نہ ہوں گا خبر اب تم جاؤ اور کلمہ پتر تم آؤ اب (لہنا جی) نے اپنے دل میں غور کیا کہ یہ
 شخص مہاپورک ہے میرے دل کی بات اپنی رشتہ گیری سے انھوں نے دریافت کر لی اپنے دل میں یہ سوچ کر اور ست گورو مہاراج
 کے قدموں پر تھاں تک کر اپنے میلہ کے ساتھیوں میں آگئے اور سب سے کہنے لگے کہ ای بھائی اب تو تم سے میری رام رام ہے لوگوں
 نے دریافت کیا کہ کیا تم کہتے ہو کیا تم بین رہو گے جانتا کہ نہ جاؤ گے جواب اسکے لہنا جی نے کہا کہ جس واسطے میں دیہی جی کے پاس

جانا تھا وہ میرا اطمینان یہیں ہو گیا تو گون نے کہا کہ اسی لہذا ہی ہمارا کیا حال ہو گا لہذا جی نے کہا کہ اسی بھائی اب تو تم جا کر دی بھون کر دو جب تم وہاں سے ہٹ کر آؤ گے تو وہ کوہ و تمہارا بھی بھلا کرے گا جب صبح ہوئی میلاد رگاجی کی جائزہ کو روانہ ہوا اور لہذا جی صاحب اپنے گھر کو واپس آئے لیکن اس بات کی کسی سے خبر نہ چلا کہ بھی نہ کیا گھر کے لوگوں نے کہا کہ دیہی جی کے درشنون کو تم نہیں سگ کیوں ہٹ آئے آپ نے جواب دیا کہ سنگت کے لوگوں کو رخصت کر آیا ہوں لوگ خاموش ہو گئے۔

اب لہذا جی کا دل ست گورو مہاراج کے چرنون کے فراق میں بیچین تھا جب رات گزری اور صبح ہوئی تو آپ نے اپنے سارے سے کہا کہ ایک من جنس تول کر لے آؤ آئے رسید لایا اس جنس کو لہذا جی صاحب خود اپنے سر پر لیکر چلے حالانکہ اس وقت آپ سے سارے نے کہا کہ کسی فرد کے سر پر رکھا کر رسید لیاؤ بلکہ سارے نے یہ بھی کہا کہ میں بھی چلتا ہوں یہ سنکر آپ نے جواب دیا کہ اسی بھائی اگر تلو کچھ دولت ملے تو تم دوسرے کو کیوں دو بلکہ اب تم سے پوچھتا ہوں کہ تم وہ دولت دوسروں کو دیدو بہت شکر آئے سارے نے جواب دیا کہ اگر میں کہیں کچھ دولت پاؤں تو میں خود کھاؤں دوسروں کو ہرگز ہرگز نہ دوں بعد اسکے لہذا جی صاحب وہ جنس لیکر ست گورو مہاراج کے قدموں میں آئے اور ماما جی بیٹھے ست گورو مہاراج کی اشتری کے قدموں پر گر کر متھایا ماما جی نے دریافت کیا کہ اسی بھائی تو تو ہی آپ نے عرض کیا کہ حضور مجھ کو سرکار کا سیکہ ہونا ہی ایسے سیری یہ نذر قبول فرمائی جادو سے اور یہ بتلایا کہ ست گورو مہاراج کا تشریف رکھتے ہیں یہ سنکر ماما جی نے وہ نذر رکھ لی اور فرمایا کہ اس وقت دھانوں کے کھیت میں ہیں چنانچہ آپ اس مقام پر سے نزدیک پہنچ کر ست گورو مہاراج کے قدموں پر اپنا سر جا کر رکھ دیا ست گورو مہاراج نے انگد جی صاحب کا سر اٹھایا پھر کیا دبر نمی جوت میں جوت آملی نگد جی نے عرض کیا کہ میں بھی اس کھیت کی گھاس صاف کر دوں یہ سنکر ایک شخص کو حکم ہوا کہ آپ کو بھی ایک کھور پی دیدو کھور پی لیکر آپ بھی گھاس اکھاڑنے میں مصروف ہوئے تھوڑے عرصہ میں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بچا بچہ سے نہ بنے گا پس تم گھاس جمع کر کے مکان لے چلو یہ ارشاد سنکر آپ فوراً پانی سے گھاس نکال کر اور صاف کر کے ست گورو مہاراج کے گھر کو لے گئے اس وقت آپ کپڑے بہت اچھے پہنے ہوئے تھے گھاس لانے میں سب کپڑے خراب ہو گئے ست گورو مہاراج سے ماما جی نے کہا کہ دیکھیے آپ کی بھی کیسی عادت ہو کر بھلے آدمی کو گھاس لانے کو آپ نے حکم دیدیا اسکے کپڑے سب خراب ہو گئے اور کسی شخص کو حکم دیتے کہ وہ لانا جب ایسا کام اس سے لیا جادو بگاتب دوبارہ یہ کاہے کو آدیا بچا اب اسکے ست گورو مہاراج سے فرمایا کہ یہ کیچھ نہیں بلکہ کیسری اور انکے سر پر گھاس نہیں دینا کا چتر ہے کیونکہ یہ شخص میرے انگ سے ہی بات سنکر انگد جی صاحب نے ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر متھایا اس وقت ست گورو مہاراج نے بھی انگد جی صاحب کو اپنے گلے سے لگایا اور ہر طرح سے بھرپور کر دیا پھر کیا ماضی حال استقبال کا کمال ہو گیا اس وقت سے انگد جی صاحب ست گورو مہاراج کی خدمت میں مصروف ہوئے بعد اسکے وہ میلاد دیہی جی کے درشنون کو گیا تھا واپس آیا اور واپسی میں وہ لوگ بھی ست گورو مہاراج کے درشنون سے فیضیاب ہوئے اس وقت ست گورو مہاراج نے ان لوگوں کو بھی سنو کو دیا صبح کو سب میلاد اپنے اپنے مکان کو روانہ ہوا لیکن انگد جی صاحب وہیں حاضر باش رہے اور شب و روز ست گورو مہاراج کی خدمت سے آپ کو کام رہا اس میں سب طرح کا آپ کو آرام رہا ایک رات کو پچھلے وقت ایک عورت سوہی پوشاک پہنے ہوئے ست گورو مہاراج کے مکان سے نکلی اور اس وقت انگد جی صاحب ست گورو مہاراج کے اشنان کے واسطے جل بھر گئے اپنے آتے تھے آپ نے اس عورت سے دریافت کیا کہ تو کون ہے

اسنے کہا کہ میں درگا بھوانی ہوں اس مندر کی خدمت کرتی ہوں یہ طاقت انجین سنت کی بدولت ہی لینا جی عرف انگد جی صاحب نے تمہا ٹیکا۔

ایک دن ست گوردھاراج کا پیر ہٹا دیکھ کر انگد جی صاحب نے ست گوردھاراج سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ گیت سنگت درشن کر کے جاتے تھے یہ شکر لینا جی نے تمہا ٹیکا۔

ایک دن ست گوردھاراج کا چہرہ خشک اور سر پر کچھ خاک دیکھ کر انگد جی صاحب نے دریافت کیا کہ اس پتے بادشاہ آج دھول لگی ہو اور چہرے پر خشکی ہو ست گوردھاراج نے فرمایا کہ بچا ایک چرواہا جھاڑوں میں کریان چراتا ہے اور محبت کے ساتھ آتی سہیل بھی بڑھتا ہے سو بچا جس جگہ کوئی شخص سوہیل بڑھتا ہے میں اُس جگہ پر ضرور ہی جا ہوں بچا ہوں اسی وجہ سے چہرے پر خشکی ہو اور خاک بھی لگی ہے یہ شکر انگد جی صاحب نے اُس چرواہے کو بدلا کر کہا کہ اسی بھائی سوہیل رات کو بہت اچھی جگہ صاف بنسرو مقام پر بیٹھ کر پڑھا کرو تو تمہارے گوردانگ سنگ رہینگے اور یہی حکم کل سنگت کو دیا کہ پاٹ اچھی جگہ پڑھنا چاہیے تاکہ ست گوردھاراج کو وہاں جانے میں تکلیف نہ ہو سنگت نے یہ حکم سن کر تمہا ٹیکا غرضکہ نین برس انگد جی صاحب نے ست گوردھاراج کی خدمت میں حاضر ہو کر خدمت کی اور چونکہ برس ست گوردھاراج کی ایسا پا کر موضع (ستے کی سرے) کو گئے جب وہاں کے لوگوں نے سنا کہ لینا جی دیبی جی درشن جاتے وقت ست گوردھاراج کے یہاں رہ گئے اور اب وہ وہیں رہتے ہیں اور فی الحال یہاں آئے ہیں انگد جی صاحب کے ملنے کے واسطے لوگ سن سن کر آئے آپ نے بھی سب سے اٹھ اٹھ ملاقات کی اُس مقام پر ایک شخص (نخت مل) نامی چودھری تھا وہ گوردھاراج صاحب کے پاس آیا اور اگر قدموں پر گرا لینا جی نے کہا کہ آگے ملین یہ شکر چودھری مذکور نے کہا کہ اسی لینا جی تمہا پورکھ کے پاس سے آئے ہو اسیلے تمہارے قدموں پر ہونا ہی بہتر ہے اور تم خود بھی مہا پورکھ ہو یہ شکر انگد جی صاحب نے چودھری نے کور کو بہت خوش کیا اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی کہا کہ چلو چودھری جی صاحب تم سری گوردھاراج جی کے درشن کرو تو تم کو بھی بڑا ہی سکھ ہو اور پھر تم کو کسی بات کی کمی نہ رہی اسوقت اور لوگوں نے بھی ہاتھ جوڑ کر کہا کہ کچھ ہم پر بھی کر پائیجیے یہ شکر انگد جی صاحب نے راگ سوہے میں یہ شہد فرمایا۔

شاہ راگ سوہی

گورو انکد جی صاحب

نین کے ہاڈے भाव तिनं संचारसी

सुरगी कोर पिताय दुरब विसारसी

सहसा भूले मांह सिरपा नारसी

तिन मिलया आयनिन को लिरवाया

अमृत हरका नाब देवे दिरवाया

चलो है सतगुरु भाप भवहि न भिरवाया

आको महल हनूर दूजे निचै कैसा

شہد راگ سوہی

گوردھاراج صاحب

نچ کے بھانڈے بھاؤ متا سنوارسی

سکھی کرے پس او دکھ بسارسی

سہا بھولے نامہ سر پتارسی

تن لیا آئے جنکو لکھایا

امرت ہر کا ناؤن دیوے لکھایا

چلے ہی ست گوردھارے بھوای نہ بھایا

جا کو محل حضور دے توئی کیسا

داردار جیہا ناہ مئے پوڑے نسا
 چرے تاکہ غول ساہو نجر نسا
 چلے آڈے آہ نیسناہی دھامنا کوڈ
 دھاپ اوسارے سانی جانے سب سوڈ
 ناہ ناہک بٹھے سند کر مہوئی

ہر دور و اثرین نانہ موئے پوچھے نسا
 بھوئے نا کے بول صاحب نظر جس
 گئے اٹری آپ جس ناہین دو جانت کوئی
 اوسارے اوسارے ساجی جائے سب سوئی
 ناہ ناہک بٹھے سند کر مہوئی

جس وقت ست گورو مہاراج نے گورو انگد جی صاحب کو گھر کے جانے کے واسطے ارشاد فرمایا اس وقت یہ بھی فرمایا تھا کہ تجا میرے نزدیک
 مع خاندان کے کھڈور سے سین آجاؤ اسوجہ سے گورو انگد جی صاحب مع تمام خاندان کے کرتا پور ہی میں آگئے ست گورو مہاراج
 نے انگد جی صاحب کی اطاعت و فرمانبرداری سے بھرپور کر دیا ایک دن انگد جی صاحب نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ آپ انتر جامی
 میں اور نصاری گت تمہیں جانو پس اسی وقت ست گورو مہاراج نے سب سنگت کو حکم دیا کہ گورو انگد جی کے چرنوں میں تتھا ٹنگو
 اور یہ بھی فرمایا کہ اب سب چروں کے یہی مالک ہیں جو چاہیں سو کریں۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج ایک دن راوی ندی کے کنارے بیٹھے تھے اور انگد جی صاحب بھی وہیں موجود تھے ڈیڑھ پہر رات
 باقی تھی اس وقت ست گورو مہاراج نے اٹھان کیا اور کرتار کے سمرن و بھجن میں معروف ہوئے اس وقت صفت نرنکار کی کہا کہ واہ بھگے
 بادشاہ تیری صفت کوئی نہیں کر سکتا ہر بلکہ کسی سے ہو ہی نہیں سکتی ہی میں خود تیری صفت ہوں پس میں کیا کہ سکتا ہوں ہاں البتہ تیرا
 نام بتا ہوں بلکہ میں انکی بھی کچھ صفت نہیں کر سکتا ہوں کہ جو میرا نام لیتے ہیں ایک دل ہو کر جب کرتے ہیں تمام اُید کو چھوڑ کر تیرے ہی
 نام پر بھروسہ کرتے ہیں اور دھیان صرف تجھی میں لگاتے ہیں پس وہ تو کت ہی ہو گئے اور جو لوگ صبح اٹھ کر تیرا نام لیتے ہیں میں اُن
 لوگوں کا چاہ کرتا ہوں سچ ہو کہ وہ لوگ بڑے دولت مند ہیں بلکہ پورے ساہوکار دے ہیں ای صاحب اُس امرٹ بیلہ کے حفاظت
 بہت ہی کمونکہ بہت سامان ایسے ہیں کہ اچھے و نیک راستہ سے لوگوں کے دل بھر دیتے ہیں اسی وجہ سے اس بُرائی کو سُکھا جاتا ہے تیرا
 ایسے سوردان دے ہیں کہ جلوسا ہوں اور بادشاہوں سے کچھ کام نہیں ہے پس اُن سوردان کے آگے البتہ کوئی نہیں ٹھہر سکتا ہے
 اور جو لوگ پریشرا کا نام نہیں لیتے میں اُن سے وہ سوردان چلوں جو دھما جھدہ کر کے بھگا دیتے ہیں اور یہ پلوان ہمیشہ اُن سے لڑتے
 رہتے ہیں مگر یہ بھی بہت سچ ہے کہ کوئی پلوان جو پورا ہو وہ اُنکا مقابلہ کرے کیونکہ مخالفت آٹھوں پہر اپنے دانوں گھات میں لگا ہی رہتا
 ہے وہی بڑا ہیرو سوردان ہے کہ جسکے دل میں بھلی رات کو پریشرا کے سمرن کی فکر لگی رہتی ہے کیونکہ دل کی تو یہ کیفیت ہے کہ دن میں
 جاری رہتے ہیں وہ حسب ذیل میں جاتے ہیں۔

یعنی

۱۔ پہلے پردن کے اگر کچھ من بھی لگا۔ ۲۔ دوسرے پردن کے بہتری راہوں میں دل دوڑا یا اور روز گاریا اور کسی قسم کے لالچ
 و غیرہ خوب ڈوب کر غوطہ کھائے۔ ۳۔ تیسرے پردن کے بھونک و پیاس نے آدایا اس وقت پیٹ بھر کے کھانا کھایا اور بانی یا
 بس نیند اور آس نے آگھیرا آنکھیں بند کر کے سو رہے۔ ۴۔ چوتھے پردن کے پھر سب دہی دھندے اور وہی لالچوں میں
 لگ گئے جب اُنکی گردن پر شیطان سوار ہوا تو کہنے لگے کہ مجھ کو کسی کا ڈر نہیں اور غرور میں ڈوب کر پکارنے لگے مجھ سا کوئی دوسرا

ہی نہیں اسیلے جھکا کسی کا خطر نہیں غرض کہ کسی وقت بن پریشہ کو یاد نہ کیا۔

حالانکہ سب وقت پریشہ کی یاد کے واسطے ہی بن تاہم جو شخص امرت بلہ میں صدق دل سے محبت کے ساتھ مسرت کرے تو اسکی عبادت گویا آٹھ پہر کی مشورہ ہو اور آٹھ گیارہ ہیر تھون کا پھل اس شخص کو ملتا ہے۔

ست گوردھاراج نے جس وقت یہ سب فرمایا تو انگد جی صاحب نے ست گوردھاراج کے قدموں پر گر کر منھاٹیکا اور عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ جو انکو ایک پہر کا بھادھی بہت ہے اور جو جو بھگوانت کو آٹھ پہر یاد کرتے ہیں انکے میں بھاریشہ قربان ہوتا ہوں۔ ست گوردھاراج نے گوردھاراج جی صاحب کی زبان سے یہ سن کر فرمایا کہ تجا میں نے میرے اوپر ماتھ رکھا ہے اسیلے تو بھی استی کر یہ سن کر گوردھاراج جی صاحب نے کہا کہ اے سچے بادشاہ آپ ہی پورے گوردھاراج میں نے تو آپ ہی کو بابا ہی اور جنکو آپ پورے گوردھاراج میں وہ بیشک سادہ کار ہو گئے ہیں انکو آٹھ پہر اور کوئی رنگ ہی نہیں لگتا ہے گو کہ وہ کہتے ہی بابا میں بھی گئے ہوں لیکن مثل کنول کے پھول کے سب سے ٹانجہ ہی رہتے ہیں اور بلکہ وہ آٹھ پہر بے پردہ ہی رہتے ہیں اور مرث داہ کوئی کے رنگ میں رنگے رہتے ہیں انکے روپ کے روشن کا کوئی آفت نہیں ہے پس جیسے پریشہ کی مہربانی ہوگی انہیں کو پورا پورے ہی ملے گا۔

یہ سچن انگد جی صاحب کے سن کر ست گوردھاراج بہت خوش ہوئے اور اسوقت انگد جی صاحب کے سر پر ست گوردھاراج نے ہاتھ رکھا اسوقت انگد جی نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے ست گوردھاراج پھلی رات کے جاگنے کے اور پھل بھی فرمائیے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ تجا یہ جو کسی کے جگائے سے نہیں جگتا ہے بلکہ ہٹھ کر کے بھی نہیں جگ سکتا ہے جب پریشہ ہی اس جو پر مہربانی کرتا ہے اور اس جو کے اندر اپنی مہربانی اور کرم بخشی ڈالتا ہے تب ہی یہ جو جگتا ہے اسکو البتہ بانی سے محبت ہوتی ہے تب یہ جو پھلی رات جگتا ہے اسوقت کے نام جینے کا پھل یہ ہے کہ پریشہ کی درگاہ میں امرت بلہ امرت تقسیم ہوتا ہے اور خود صاحب اپنی کہ بکرتا ہے تو امرت دیتا ہے لیکن جس طرح پر کہ سونا پلے مرث کی نظر چڑھ کر اور بعد اسکے کوئی لگ کر تا دھڑ مکر مکر ہوتا ہے ویسے ہی جو پرانی امرت بلہ میں اشنان کر کے واہ گوردھاراج نام جینے میں سو پریشہ کی درگاہ میں مقام پانے میں یہ سن کر پھر انگد جی نے ارداس کیا کہ اے سچے بادشاہ باقی سات پہر کا کیا پھل ہے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ تجا باقی سات پہر کے سات ہی کام میں چاہئے کہ کسی وقت میں غفلت نہ کرے اور نہیں تو پھلی رات کو تو واہ گوردھاراج کا سمن ضرور ہی کرے اور نہہہ و شاستر پڑھے یا پڑھنے واسلے کے پاس ہی جا بیٹھے دیان پر پاپ اور بن کا بچار ہوتا ہے یعنی بن بھلا ہے اور کوڑہ خراب اس سے عمر گھٹتی ہے پریشہ کی درگاہ میں جھوٹ کے واسطے جگہ نہیں ہے کوٹے وہی میں جنکے دونوں میں کپٹ رہتا ہے اور جھوٹ ہونے میں اور کوڑہ و کپٹ کمائی کر سکتے ہیں وہ لوگ اسکی درگاہ سے نکلے جاتے ہیں اور جو لوگ سچ کمائی کرتے ہیں انکو اسکی درگاہ سے شاباشی ملتی ہے پس وہ لوگ ہمیشہ ہی اس میں بغیر اسکے نام کے جو گفتگو ہے وہ محض فضول اور بیکار ہے دکھ اور سکھ سب صاحب کے اختیار میں ہے جو صاحب کو یاد کرتا ہے اسکا بھلا ہوتا ہے اور جس طرح پر وہ چاہتا ہے رکھتا ہے آدمی کو چاہیے کہ جو بڑے وہ پریشہ کا نام بڑے جس سے اسکی سانس سو پھل ہو دے۔

یہ سن کر انگد جی صاحب نے ارداس کیا کہ اے سچے بادشاہ پریشہ کمان قیام کرتا ہے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ سن تجا آٹھ کھنڈ پر تھوی یعنی زمین ہے اور نوان کھنڈ یہ سر ہے تمام زمین کا بار یعنی آٹھ کھنڈ کا اس جسم میں ہے اور جسم اسی سے پورے

بیٹے باک ہوتا ہے یعنی جو پریشیر کا نام ہے اس میں پریشیر کی بھگتی اس جسم میں کھو جئے کھو جئے بھگونت کو پا جاتے ہیں جنھوں نے اشیر کو بلاس کیا ہے وہ لوگ کرم و نت کھاتے ہیں ہیں اسی کو گورو بھی ملا ہے بلکہ اسکو پریشیر کا ظاہر ہی روشن ہوا ہے۔

یہ سنار انگد جی صاحب نے پھر اراد اس کی کہ اسے بادشاہ گورو بھی نہیں ہوا اور گوند بھی نہیں ہو بوجاب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بچا بھیر پریشیر کی مہربانی ہوئی ہے اور بہت ہی کرم بخشی ہوئی ہے بلکہ تیرے پیچھے جگت نام کی اراد مناکر بگا جکے ہر دے میں نام بسا ہے وہ لوگ پرانکار ہی ہوئے ہیں یہاں تک کہ پریشیر انکے قابو میں ہو جاتا ہے لیکن اسے بچا تم بھی گورو پریشیر کا سچا - شبد - نام دات - اشنان - پھل - ستم - پرانکار - سناریون کو ڈرانا یہ سنار انگد جی صاحب نے ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر سنا میکا اسوقت ست گورو مہاراج بہت ہی پریشان ہوئے۔

ایک دن ست گورو مہاراج راوی ندی پر نہاتے تھے جاڑے کا موسم تھا پانی برسنا تھا ہوا چل رہی تھی انگد جی نہا کر دریا کے باہر بیٹھے تھے اور ست گورو مہاراج دریا کے اندر کھڑے تھے اسوقت انگد جی صاحب سردی کے مارے بیہوش ہو گئے جیکے سنگورو مہاراج دریا سے باہر تشریف لائے کرتار کے آگے ڈنڈ و ت و بندنا کر کے کپڑے پہنے انگد جی کو جو دیکھا تو بیہوش پایا یہ دیکھ کر سنگورو مہاراج نے بیرون سے ہلایا اسی وقت انگد جی کو ہوش آیا ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ بچا کیا ہے انگد جی نے عرض کیا کہ امیر سچے بادشاہ آپ سب جانتے ہیں میرے کپڑے پانی سے بھیگ گئے تھے اور میں اچھا بھلا ہوں ٹھنڈک جاتی رہی یہ سنکر سنگورو مہاراج خوش ہو کر فرمایا کہ بچا جو سیوا میں کرتا ہوں وہ تمھارے ہی لیے کرتا ہوں بلکہ یہ سیوا سکھوں کے واسطے ہی کرتا ہوں تاکہ جو شخص ناک پنتھی ہو گئے انکی نکت ہوگی۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج نے ایک نپ شرف کیا اسوقت ایک ہی چادر کھچانے تھے اور ایک ہی چادر اوڑھنے تھے اور ایک ٹپکا سر پر باندھنے تھے اور زبان سے فرماتے تھے (تیرا نام سوہا دا وقت سوہا دا) اور کبھی دھرم سالہ میں آکر بیٹھے تھے اور سکھوں کو امرت پرشادی کھلانے تھے اور جو کوئی سکھ بیوک کچھ لے آتا تھا اسکو لینے نہ تھے اور اگر کوئی گیانی خواہ مصیانی یا اہیت و سیراگی جس خواہش سے آتا تھا اسکی ست گورو مہاراج وہ خواہش پوری کرتے تھے اور اسوقت پر ایک جگہ ست گورو مہاراج کے نام کا جب ہوتا تھا اور دنیا دار لوگ بہت آتے تھے خلقت اکٹھا ہوتی تھی اسوجہ سے غل و شور زیادہ ہوا کرتا تھا اسی وجہ سے ایک دن ست گورو مہاراج سناریون کے کام دیکھ کر اداس ہو کر عیب سے علیحدہ جا بیٹھے چنانچہ وہاں بھی خلقت کا ہجوم آنے لگا اسوقت ست گورو مہاراج کے دل میں آیا کہ اس جنجال سے بھکو کیا فائدہ ہے۔

ایک دن سب لوگ سونے تھے ست گورو مہاراج باہر نکل گئے اسوقت گورو کہ نامہ آٹے اسوقت اس مقام پر صرف تین ہی صاحب تھے یعنی ست گورو مہاراج اور انگد جی صاحب اور گورو کہ نامہ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے انگد یہ گورو کہ نامہ میں یہ سنکر گورو کہ نامہ نے کہا کہ آدیس آدیس ناک پتا جی بوجاب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ نرنکار کو آدیس اسوقت گورو کہ نامہ نے کہا کہ اے بچا جی تم نے تو بڑا ڈوب کر کھڑا کیا ہے اور اب یہ تو بتاؤ کہ کوئی سانھی بھی کیا ہے بلکہ میں تو جا رکھونٹ بھرم آیا لیکن کسی کو سانھی نہ پایا بوجاب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سانھی کس طرح کا ہوتا ہے گورو کہ نامہ نے جواب دیا کہ جس طرح کا من ہے اگر ایسا سانھی ملے تو رکھنا چاہیے یعنی جیسا گورو ہو وہ ویسا ہی چیلے تو رکھنا چاہیے جس طرح کہ جگتی شبد میں کسی نے ایسا چیلے تو بھلا ہے جس چیلے کو گورو

خیر نہیں اس چیلہ کو رکھنا ڈکھ ہر واسطے میں تنہا ہی رہتا ہوں اور تنہائی پسند کرتا ہوں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بچا انگہ گورکھ ناتھ کو آدیس آدیس کو یہ سنکر انگہ جی نے گورکھ ناتھ کو آدیس آدیس کہا اس وقت گورکھ ناتھ نے کہا کہ اے بالکے خوش رہو تیرا بھلا ہو اور تو بھی بڑا مہاپورکھ ہوگا۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ خلقت بہت اکٹھا ہوتی ہے کیا کیا جاوے۔ جواب اسکے گورکھ ناتھ نے کہا کہ لنگر ایک وقت کیا کرو تو لوگ آپ ہی بہت جاوینگے اس وقت سے ست گورو مہاراج نے لنگر کے واسطے ایک وقت کو حکم دیا بعد اسکے یہ بھی حکم دیا کہ سب کو دیکھو یا کرو جب سکھ لوگ دیکھنے لگے تب بہت لوگ اٹھ گئے پھر تھوڑے سے بیٹھے رہ گئے انکو ست گورو مہاراج نے حکم دیا کہ تم لوگ بھی بھاگو جب وہ بھی بھاگ گئے تب ست گورو مہاراج نے حکم دیا کہ اب میرے سکھوں کو بھوجن کرو اور امرت پرشادی ہو جاوے بعد اسکے جو پہلی بچی ست گورو مہاراج کے حکم سے سکھوں کو کھلایا اس وقت ست گورو مہاراج نے خود جا کر دیکھا اور فرمایا کہ شاہنشاہ میرے سکھو آخر میں یہ کہا کہ ایک بات میں کتنا ہوں اگر نکو اچھی لگے تو کرنا وہ یہ ہے۔

یعنی

(لوہادی گمال بتائی بی ہے)

یہ سنکر لوگوں نے عرض کیا کہ جو ارشاد ہو وہ تعمیل کریں اور بجالا دیں اس وقت سنگور و مہاراج نے یہ فرمایا۔

یعنی

(کھلوا ری اگلا ایک ساندھی ونو)

اس جگہ کا مطلب یہ ہے کہ ست گورو مہاراج نے واسطے امتحان سکھوں کے فرمایا کہ اپنے اپنے کھیتوں میں آگ لگا دو یہ حکم سنکر سکھ لوگ معذرت کرنے لگے کہ اے مہاراج بڑی محنت و مشقت سے کھیتی کی ہے اور آبپاشی کی ہے اب اپنے ہی ہاتھ سے کھیتوں میں کیونکر آگ لگا دیں اور ست گورو مہاراج کے قدموں پر لوگ گرے۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج نے جب ہجوم کم پایا تو آپ نے کچھ اور ہی روپ بنایا یعنی سور اور گتے اپنے ساتھ رکھنے لگے اور چھرا اپنے ہاتھ میں ایک پئے رہتے تھے یہ کیفیت دیکھ کر آپ ست گورو مہاراج سے کنارہ کش ہونے لگے یہاں تک کہ جو لوگ وہاں رہتے تھے وہ لوگ بھی چلے گئے اور سب لوگ کہنے لگے کہ اے بھائی ناہک پنا بڑے کامل درویش تھے لیکن اب وہ دیوانے ہو گئے اس وقت ست گورو مہاراج نے دہانک روپ کر کے یہ شبہ فرمایا۔

شبہ

शब्द

एक सुखान दो स्वामी नाल

वलकाह भेरव सद व्याल

कोह छोड़ा मुठा मुदर

अनुक रूप रहा करता

में पातकी पदन करनी की कार

ایک سوان دو سوانی نال

بل کے بھکے سد بیال

کوڑھ چھوڑا موٹھا مردار

دہانک روپ رہا کرتا

میں پاتکی بندن کرنی کی کار

ہوں گیسے روپ رہاں بکراں
خیر ایک نام تارے سنار
مین بیان آس بیان ادعار
کہ نندا اکہ دن راتا
پر گھر جو ہر خچ سناٹا
کام کرو دے تن بے چندال
دعا نک روپ رہا کرتار
دعا سے صورت ملو کی دیا
ہوں جگاوا نرا ٹھکی دیا
کھرا سے بانراست کہ بھار
دعا نک روپ رہا کرتار
مین کہنا نہ جانا حرام نور
ہوں کیا کچھ دے ساڈشت پور
دعا نک شیخ کے پچار
دعا نک روپ رہا کرتار

ہے چیرے رُپ رہا بیکار
تو اے اک نام توے سنار
میں یہاں آس یہاں آدھار
مراپ نیندا آراپ دین راتا
یا ہر جوہی نہی سناٹا
کام کرو دے تن بے چندال
دعا نک روپ رہا کرتار
دعا سے صورت ملو کی دیا
ہوں جگاوا نرا ٹھکی دیا
کھرا سے بانراست کہ بھار
دعا نک روپ رہا کرتار
مین کہنا نہ جانا حرام نور
ہوں کیا کچھ دے ساڈشت پور
دعا نک شیخ کے پچار
دعا نک روپ رہا کرتار

ست گوردھاراج کی زبان فیض تر جان سے یہ مشبہ شکر لوگوں کو اعتقاد آیا اور سب لوگ گوردھاراج کے چنے۔

بعد اسکے ایک دن ست گوردھاراج نے ایک اور ایسا دکھائی یعنی لوگوں کو ڈھیلا اور اینٹ مارنے لگے یہ بلا دیکھ کر لوگوں نے
کھار کشتی اختیار کی اور آپ کو یہ منظور ہی تھا کہ زیادہ جوم نہ ہو اب یہ نو بہت آئی کہ صرف آپ اور بھائی باسے ونیز گوردھاراج صاحب
رو گئے اسوقت ایک دن گوردھاراج صاحب نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ اگر یہ میری جان حضور کے نثار
ہو جاوے تو ہمارے بڑے ہی بھاگ ہیں بچو اب اس کے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ تو بھی ہمارے پاس سے جلا جا کیونکہ اب
میرے جی میں آتا ہے کہ میں صرف تنہا ہوں اور کوئی میرے پاس نہ رہے یہ شکر گوردھاراج صاحب نے ست گوردھاراج کے
قد مون پر گر کر تمنا ٹیکا اور نہایت خوفناک ہوئے اسوقت ست گوردھاراج نے فرمایا کہ انگد مور کے دیکھا ہی نہیں تو تو کیا بادشاہ
اس جگہ کھرا ہی نہیں ہو جلا ہی گیا لیکن گوردھاراج صاحب اسے خوف کے اس مقام سے گھر کو چلے آئے اور نہایت بیہوشی کے
ساتھ تشریف لائے جب گوردھاراج صاحب آبادی میں پہنچے تب لوگوں نے ست گوردھاراج کی کیفیت دریافت کی اور کہنے
لگے کہ اے غریب نواز ست گوردھاراج کے حالات سے آگاہی فرمائیے لوگوں کو ہراسان اور پریشان دیکھ کر گوردھاراج صاحب
نے لوگوں سے فرمایا کہ اے بھائی سکھ ست گوردھاراج تو پریشانی میں اپنے دم اپنے دل میں کچھ بھی بھرم نہ کرو اور اگر اب
ست گوردھاراج کے دشمن نہ ہو تو ہم لوگ دشمن نہیں کیونکہ ایسا کھیل دنیا شائبہ ماہور کھون نے پہلے ہی کیا ہے اور ادرا

گورو انگد جی صاحب یہ ساکھی سکھون کو سنانے ہیں

اور فرماتے ہیں کہ رام جی اور کچھن جی کو بٹھائے تھیں جو بیلاد دکھائی ہو رہی تھیں کہتا ہوں جو شخص اس ساکھی کو سنیکرنا چاہے

ساکھی

رام جی نے کچھن جی سے کہا کہ اے بھائی مجھکو راجہ (جنگ) کے گھر سے (سینا) کو بیاہ لانا ہے لیکن بیان کوئی برہمن نہیں ہے اور برہمن کی ضرورت ہے جو اب اس کے کچھن نے کہا کہ اے مہاراج بیان ایٹک برہمن موجود ہیں جتنے ارشاد ہوں آجادیں یہ سنکر رام جی نے کہا کہ اے بھائی ایسا برہمن کوئی نہیں کہ جسکی خدمت و سیوا میں کروں کیونکہ جسکی خدمت میں کرونگا وہ کوڑی ہو جاوے گا یہ سنکر کچھن نے عرض کیا کہ پھر جو ارشاد ہو کیا جاوے جسکو ارشاد ہو وہ بلایا جاوے کہ جس میں شادی میں ہرج نہ ہو جو اب اس کے رام جی نے کہا کہ ہمارے محل گورو دینے پر دہشت (رنگو بنسون) کے گوشائین (بٹھ) جی ہی میں اور وہ مقام (غزنین) رہتے ہیں وہ آدین تو شادی کجاوے اور دے میری خدمت کے منہمل ہو سکتے ہیں پس بہتر ہے کہ انکو تم کسی طرح لے آؤ مگر ان اس بات کا خیال ضرور رکھنا کہ وہ مہاپورک ہیں اگر وہ تنگو کسی قسم کی بیلاد تماشا دکھا دیں تو دھوکا نہ کھانا منظر من نہ آنا جب رام جی یہ فرما چکے تب کچھن اجازت کے خواستگار ہوئے اور چلتے چلتے مقام غزنین پہنچے اکثر لوگوں سے دریافت کیا لیکن کہیں بتا نہ پایا یا تا تک کہ ڈھونڈ مکر واپس آنے کا قصد کیا اسوقت راستہ میں کچھن جی خواب میں رام جی نے ہدایت فرمائی کہ مقام غزنین سے علیحدہ ایک پہاڑ ہے اسپر گوشائین بٹھ جی مقیم ہیں وہاں تم جاؤ اور خالی واپس نہ آؤ اور اسوقت بھی یہ ہدایت فرمائی کہ اگر وہ کسی قسم کی بیلاد دکھا دیں تو خوف نہ کرنا خواب میں یہ ہدایت پا کر کچھن جی اس پہاڑ پر تشریف لے گئے دیکھا کہ ایک ابد صوت کھڑا ہے کچھن جی کے خیال میں یہ آیا کہ بٹھ جی یہ کیونکر ہو سکتے ہیں یہ تو کوئی ابد صوت فقیر ہیں کیونکہ وہ نو برہمن روپ پنڈت کے روپ ہوئے یہ سوچ سمجھ کر کچھن جی بٹھ آئے جب رات کو آرام کیا تو رام جی نے خواب میں پھر ہدایت کی کہ اے کچھن واپس مت آؤ یہی شاہ بٹھ جی میں جب کچھن بیدار ہوئے پھر اپنی ہمت باندھ کر اور اپنے جی میں یہ بات ٹھکان کر کہ جو کچھ ہو بلا سے لیکن میں اس کے قدموں پر جا کر تا ہوں یہ سوچ سمجھ کر نزدیک جا پہنچے اسوقت بٹھ جی نے کہا کہ ارے تو کون ہے کہ بار بار آتا ہے جو آ اس کے کچھن جی نے کہا کہ میرے واسطے رام جی کا حکم ہے کہ آپ بٹھ جی میں یہ لکھ کر اور قدموں پہنکے سننے کے واسطے دوں یہ کیفیت دیکھ کر بٹھ جی نے ایک (چاقو) نکالا اور کہا کہ اے بھائی میں تو جائیدال ہوں اور اپنی خوراک ڈھونڈ مکتا ہوں خانہ اب تو میری خوراک آگیا مجھکو کھا کر آسودہ ہونگا یہ سنکر کچھن جی نے بہت متغلی سے جواب دیا کہ اے گوشائین جی اب تک میں غلطی میں تھا مجھکو معاف کیجیے جو اب اس کے بٹھ جی نے کہا کہ خیر اس مرتبہ تو میں تمھو معاف کرتا ہوں لیکن اگر دوبارہ پھر آؤ تو میں تمھو مار ہی ڈالوں گا یہ سنکر کچھن جی نے عرض کیا کہ بہتر اس مرتبہ چھوڑ دیجیے اب پھر کبھی نہ آؤنگا یہ سنکر اور کچھن جی بہت محو ہو کر وہاں سے جلد پلے اور اپنے جی میں کہنے لگے کہ اس مرتبہ تو جان ہی گئی تھی بہتر ہوا کہ کسی طور پر جان بری ہوئی اب واپس چلنا ہی مناسب ہے یہ سوچ سمجھ کر واپس چلے جب کہ رات ہوئی پھر خواب میں منجانب رام جی یہ ہدایت ہوئی کہ اے بھائی تو منظر من نہ آئی گوشائین بٹھ جی میں اب تم بلا خوف جاؤ اور اگرو میرے پاس لاؤ حالت خواب میں ہی میں کچھن جی

نے جواب دیا کہ مارنے کا خوف ہی بھر جواب ہوا کہ مہاپور کہ لوگ مارتے نہیں بلکہ تارتے ہیں اگر وہ مارینگے بھی تو بھی سرفراز کرینگے بخوف تم جا کر اُسے ملاقات کرو یہ ہدایت پا کر بچھین جی واپس آئے اُسوقت بٹشت جی کی عجیب کیفیت دیکھی کہ ایک دوستوں مار کر اور شور ہی کے دو دو میں پکا رہے ہیں جیون ہی بچھین جی کو بٹشت جی نے دیکھا فوراً کہا کہ ارے تو کون ہو کہ جو بار بار آتا ہے یہ سنکر بچھین جی نے جواب دیا کہ ای غریب نواز میرا نام بچھین جی اور میں راجہ دسترہ کا لڑکا ہوں (رگھو نسی) رام جی نے آپ کے پاس مجھ کو بھیجا ہے سنکر بٹشت جی نے جواب دیا کہ ای پرادھی تو مجھ کو کیا بھٹھا ہے میں تو چاندال ہوں میں بٹشت جی کے گز نہیں ہوں وہ اور کوئی ہو گئے کیونکہ تو ہی دیکھ کہ بٹشت جی تو مہاپور کہ میں اور رکھیشر ملک برہمن دیوتا میں اور میں چاندال (سوں) کا جرانے والا ہی نہیں بلکہ کھانے والا ہوں دیکھ چڑے کی بدھی میرے گلے میں ہے اور شور کا ماس کھارہا ہوں اُسوقت تو دھوکے میں ہی جواب اسکے بچھین جی نے عرض کیا کہ ای مہاراج اب آپ چاہے مارین چاہے جھوڑین میں آپ ہی کے پاس آبا ہوں یہ کھکر بچھین جی نے قدموں پر گر کر مٹھا بٹکا یہ دیکھ کر بٹشت جی نے کہا کہ تو بھی کھانا کھا بٹکا بچھین جی نے جواب دیا کہ ہاں کھاؤنگا بٹشت جی نے کہا کہ ہاں آؤ کھاؤ اُسوقت تک تو یہی کیفیت تھی لیکن جب بچھین جی کھانے پر آمادہ ہوئے تب انکی نظردن میں چو کا بھی معلوم ہوا اور بٹشت جی دو دس تلک لگائے مکٹ سر پہ چارے نظر آئے اور تھال میں ہر قسم کے بھوجن کہ جہاں صرف سور کا گوشت تھا پوتر دکھائی دیے بچھین جی نے جب یہ کیفیت دیکھی تب اٹھ کر بٹشت جی کے قدموں پر اپنے سر کو رکھ دیا اُسوقت بٹشت جی نے کہا کہ ای بچھین میں مجھ سے بہت ہی خوش ہوا اور تم ہمیشہ ہی رام جی کے سنگم رہو گے اب یہ تھلاؤ کہ تم کس واسطے آئے ہو بوجا بابا کے بچھین جی نے کہا کہ رام جی نے آپ کے پاس مجھ کو آپ کے بلانے کے واسطے بھیجا ہے کیونکہ رام جی کا بیادہ راجہ جنگ کے یسان رام جی کی برات جادگی۔

بعد اسکے بچھین جی بٹشت جی کو لیکر رام جی کے پاس آئے بوقت پہنچنے کے رام جی نے اٹھ کر نسا کر کیا اور پوجا کی اور نہایت ہی خوش ہوئے غرض کہ بٹشت جی نے رام جی کی شادی کرائی اور بعد شادی کے واپس اپنے مکان کو آئے۔

اب سری گوردانگد جی صاحب فرماتے ہیں کہ سنو بھائی سکھو یہ بللا آد اور انت میں اکثر مہاپور کہ لوگ کہا کرتے ہیں اور ہمیشہ سے کرتے چلے آئے ہیں پس تم لوگ اپنے دل مستقل رہو گھبراؤ نہیں اب جسوقت ست گوردھاراج تشریف لادیں تو خوف نہ کرنا مطلق نہ ڈرنا اور سکھوں سے یہ بات سری گوردانگد جی صاحب فرما ہی رہے تھے کہ ست گوردھاراج صرف ایک کوہ میں باندھے سر پر ایک ٹوپی رکھے (کوٹہ) ہاتھ میں یلے اس حیثیت سے تشریف لائے اور سب سے آتے ہی پوچھا کہ تم کون ہو سکھوں نے عرض کیا کہ حضور ہم لوگ آپ کے سکھ ہیں یہ بات سننے ہی ایک (کوٹہ) ایک سکھ کے اوپر پھینک مارا یہ کیفیت دیکھ کر جعفر سکھ وہاں موجود تھے سب بھاگ گئے کچھ بیٹھے رہے ست گوردھاراج جو لوگ بیٹھے تھے انکو مارنے لگے اُسوقت اُن سکھوں نے کہا کہ حضور جو چاہیں کریں چاہے مارین چاہے جھوڑین لیکن ہم لوگ آپ کے قدموں سے جدا نہ ہونگے یہ سنکر پھر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ تم کس کے سکھ ہو سکھوں نے کہا کہ آپ کو کیا پرواہ ہے لیکن ہم نے تو آپ کو اپنے سر پر رکھا ہے آپ ہمارے گوردھاراج ہیں یہ سنکر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ تم ہمارے سکھ ہو تو ہمارا کتنا تو سکھوں نے جواب دیا کہ جو ارشاد ہو اسکی تعمیل ہم کریں یہ سنکر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ میرے ساتھ چلو چنانچہ ست گوردھاراج کے ہمراہ سکھ لوگ چلے جب بالکل دیرانہ مقام پر ست گوردھاراج پہنچے تو لوگوں نے

دیکھا کہ ایک چٹا بل رہی ہر اسکے پاس ایک مردہ رکھا ہوا اور ہر طرح بندھا ہوا ہی اس جگہ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اگر تم لوگ ہمارے سیکہ ہو تو اس مردہ کو کھاؤ ست گورو مہاراج کا یہ فرمانا تھا کہ سب سیکہ لوگ ایک دوسرے کے پیچھے تھو تھو کر ٹھوس کھنے لگے اور بھاگ گئے جب صرف بھائی بالے اور گورو انگد جی صاحب ہی باقی رہے اسوقت ست گورو مہاراج نے اُنسے بھی کہا کہ تم لوگ بھی جاؤ بھو اب اسکے اُن دونوں صاحبوں نے کہا کہ حضور ہم کمان کو جائیں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے گورو انگد جی صاحب اور بھائی بالے پر ایکس کو نہ کہیںچکر مارا اور فرمایا کہ سیکہ کھاتے ہو اور بچن نہیں مانتے ہو گورو انگد جی صاحب نے عرض کیا کہ حضور میرے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے جس طرح آپ بچن منادینگے اوسطرح ہم بائینگے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردہ کھاؤ یہ سنتے ہی گورو انگد جی صاحب اور بھائی بالے مردہ کے پاس آکر بیٹھ گئے اور عرض کیا کہ جس طرف سے ارشاد ہوا اُس طرف سے ہم لوگ کھاؤ میں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بیرون کی طرف سے کھاؤ یہ سنتے ہی گورو انگد جی صاحب نے کپڑا مردے کا سمیٹ کر کھانا شروع کیا دیکھا تو مردہ کا نام و نشان بھی نہیں ہے صرف ایک ٹوٹا رکھی ہوئی کیفیت دیکھا ست گورو مہاراج کے قدموں پر گورو انگد جی صاحب نیز بھائی بالے نے گر کر متھاٹیکا اور عرض کیا کہ دھن آپ کی قدرت ہر اسوقت ست گورو مہاراج نے ہنسکر فرمایا کہ اے بچا جو کچھ ہمیشہ بھوکو دیتا ہوں وہ ہم بھوکو دیتے ہیں کیونکہ جو ہم ہو وہی میں ہوں اور جو میں ہوں وہی تم ہو پس اب تم گورو ہوے اور بھگت تمہارا چیلہ ہوا یہ سنکر گورو انگد جی صاحب نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ سب سکھوں کو بخش لیجئے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بچا میں نے تیرے پیچھے سارا سندسار بخش لیا ہے اور جو شخص تیرا نام چپے گا اُسکو میں نہال کر دنگا میں ہر جگہ تیرے ساتھ ہی ہوں یہ سنکر گورو انگد جی صاحب نے ست گورو مہاراج کے آگے متھاٹیکا اور سب سیکہ و سنگت کو کہا کہ جو کوئی ست گورو مہاراج کا نام لیگا وہ سب لوگ بھوجل سے پار اتر جا دیں گے اور اُنکو گورو نانک جی بخش یوںینگے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج و نرنکار سے گفتگو کی بابت چسلی

نمبر ۱۱۱

ایک دن سری ست گورو مہاراج کو تارپور میں بیٹھے تھے دھیان کر کے دیکھا تو سری پریشرجی کو کوئی یاد بھی نہیں کرتا ہے سب گنساری دھندوں میں لگے ہوئے ہیں اسوقت ست گورو مہاراج نے اپنے دل میں کہا کہ دیکھیے ان لوگوں کو ہمیشہ کیا کرتا ہے اتنے ہی میں سری نرنکار نے اپنے سیوکوں کو بھیجا کہ تم جا کر گورو نانک کو لے آؤ چنانچہ گو بند لوک سے نرنکار کے سیوک شگور دھاراج کے پاس آئے اور ست گورو مہاراج کو نرنکار کے حضور لے گئے جب ست گورو مہاراج وہاں پہنچے تو دیکھا کہ نرنکار سری پریشرجی سب جیو دن کو کھانا تقسیم کر رہے ہیں اور چوراسی لاکھ جون پریشرجی کی طرف دیکھ رہے ہیں اور ہمیشہ کو جب رہے ہیں اسوقت نرنکار کا حکم ہوا کہ اے نانک جی تم بھی کچھ گاؤ بجاؤ اسکے ست گورو مہاراج نے عرض کیا کہ اے نرنکار جی میں نے بیج نت کی دینچ دھارن کی ہر مل موٹر کا ہر جسم ہر اس جسم سے میں کیونکر صفت کر سکتا ہوں سواے اسکے میں کچھ نہیں جانتا ہوں تمام سرشت آپ ہی یاد کر رہی ہے نرنکار نے کہا کہ اے نانک جی تمہارا گانا اور دھانا مجھکو بتاؤ اسیلے اب تم مجھکو گاؤ پھر ست گورو مہاراج نے عرض کیا کہ اے نرنکار میں آپ کو گا نہیں سکتا یہ سنکر نرنکار نے کہا کہ اے نانک جی مجھکو کچھ گاؤ اسوقت ست گورو مہاراج لگے استغنی

کرنے استغنی مستکر سری نرنکار جی نے سچ صفت کا کھانا ست گورو مہاراج کے آگے رکھا اور کہا کہ اے نانک جی یہ کھانا کھاؤ کیونکہ یہ نام کا کھانا ہر مین نے تم کو اپنا نام دیا ہے اور سچی صفت کو بخشی ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے نرنکار کے سامنے سات مرتبہ منسکار کیا اور کھانا کھایا اسوقت ست گورو مہاراج نہایت عود انگسار کے ساتھ نرنکار کی صفت کرنے لگے۔

مشہد

پاؤ

سुन वड़ा अकूये सव कोय

سن دڈا اکے سب کو

केयड़ा वड़ा दीठ होय

کی دڈا ڈھا ہوئے

कीमत पायन कहि यो जाय

قسمت پائے نہ کیا جاسے

कहने वाले तेरे रहे समाय

کہنے والے تیرے رہے سہ

वड़े मेरे साहवा गहिर गंभीर गुणी गहीरा कोई न जानै देरा

وڈے میری صاحب گہیر گہیر گہیر کوئی نہ جانتے نہرا

के बड़ चेरा सब सुती मिल सुते के साथ

کے بڑ چیرا سب سوتی مل سوتے کے ساتھ

सब कीमत पा मिल कीमत पाय

سب قیمت پائے مل قیمت پائے

ज्ञानी ध्यानी गुरु रहाय

گیانی دھیانی گورو رہاے

कहन न जाय तेरी मिल वड़वाई

کہن نہ جاسے تیری مل بڈیاے

सब सत सव तत सव चगाइयां सिद्धियां पुरुषां

سب ست سب نت سب چگایاں سیدھیان پورکھیاں

का वड़याइया तुध विन सिद्धी किन्ही न पाइयां

کیا بڑیاں تھیں نہ سیدھی نہ پائیاں

कर्म मिले नहिं थाक रहाइयां

کرم ملے نہیں بھاگ رہا یاں

अकूयन वाला का बीचारा

اکھن والا کیا بچارا

सिद्धी भरे तेरे भराइया

سیدھی بھرے تیرے بھڑارا

जिस तू देह तिसे म्या चारा

جس تون دیمہ تیسے کیا چارا

नानक सच संचारन द्वारा

نانک سچ سوارن دھارا

اور

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ اے نرنکار تجھ کو سنکر سب لوگ بڑا بڑا کہتے ہیں لیکن میں نے تو اپنی آنکھوں سے دیکھا بیشک تو بے انت ہو اگر ابار ہو تیری قیمت نہیں پائی جاتی ہے بلکہ تیری صفت کرنے والے بھی میں سمجھتے ہیں تو بڑا صاحب اور گھر گھر ہے اور گہی گھر ہے تیرے دفتر کی خبر کسی کو نہیں ہے کہ کمان ہے تمام سوتی اور سوتیاں لیکن میں اپنی اپنی فکر اور دانشمندی سمجھوں نے جہاں گیانی دھیانی دینر اور لوگوں نے بھی تیری صفیں گاہیں یہاں تک کہ تیری صفت بیان کرنے میں زبان آن لوگوں کی قاصر رہی ایک تیر کے مقدار کے برابر بھی نہ پائی سب ست ست نت دینر دیگر نیک بائیں دسہ مقایاں اور ہر ایک قسم کی پڈیاں کوئی کرے لیکن بغیر تیرے کسی نے کچھ بھی نہیں پایا کیونکہ سدھوں کی جڑ تیری ہی ذات ہے پس جہر تیری کہ باہوتی ہے وہی پانا ہے کیونکہ تیرے گھر میں کے

بمقتد ارسے بھرے ہیں جس نے تمھکو پیچ کر جانا اور یقین مانا اسی کو سب کچھ ملتا ہے۔

یہ شہد شکر پھر نرنکار نے فرمایا کہ اے نانک جی کچھ اور صفت کرو کیونکہ تمھاری صفت مجھکو بہت ہی پیاری معلوم ہوئی ہے یہ شکر شگورد
مہاراج نے سودر کا شہد اُدچارن کیا۔

شہد

شاہد

سودر تیرا کیا سو گھر کیا جت بے سرب سارے
دست تیرے انا دایک انگنا کیتے تیرے دادن ہار
کیتے تیرے راگ پر ہی سو کین کیتے تیرے گاون ہاری
کا دین تودہ نون پون پانی بے نتر گادین باہر دھرم دوار
کا دین تودہ نون چت گوہت لکھ جا لکھ لکھ دھرم بچار
کا دین تودہ نون ایشر بر مھا دی سون تیری سدا ستوار
کا دین تودہ نون اندر اندر اسن ٹیچے دیو تیان درنا لے
کا دین تودہ نون سدا سدا دھی اندر گادین تودہ نون سادہ بچار
کا دین تودہ نون جتی شنی سنو کھی گادین تودہ نون بیر کرک
کا دین تودہ نون بندت پڑھن کچھ شرجگ جگ بید ان نا لے
کا دین تودہ نون مونیان من موہن سرگان کچھ پیالے
کا دین تودہ نون رتن اوپائی تیرے اٹھ سٹھ تیر تھ نا لے
کا دین تودہ نون جوہ مہا بل سورا گادین تودہ نون کھانی چار
کا دین تودہ نون کھنڈنڈل بر مٹھنڈا کر کرکے تیرے دھارے
ہستی تودہ نون گادین جو تودہ بھا دین رتی تیرے بھگت رسا
ہوڑ تودہ نون گادین سو مونھ چت نہ آدین جن ناگ کیا بچار
سوئی سوئی سدا سچ صاحب پنجا سا پچے ناہن ہے بھی ہوسی
جاسے نہ جاسی رچنا جن نے رچائی
رنگی رنگی بھانسی کر کر جن سے بابا جن اوپائی
کر کر دیکھے کینا اپنا جیون تس دے تباہی
جونس بھاوے سوئی گری پھر حکم نا کرنا جائی
سودا شاہ شامان پھ صاحب ناگ رہن رنائی
یہ شہد شکر پھر نرنکار نے فرمایا کہ اے نانک جی کچھ اور بھی صفت کرو تمھاری صفت مجھکو بہت ہی پیاری و بھلی لگتی ہے یہ شکر ست گورد

سودر تیرا کیا سو گھر کیا جت بے سرب سارے
دست تیرے انا دایک انگنا کیتے تیرے دادن ہار
کیتے تیرے راگ پر ہی سو کین کیتے تیرے گاون ہاری
کا دین تودہ نون پون پانی بے نتر گادین باہر دھرم دوار
کا دین تودہ نون چت گوہت لکھ جا لکھ لکھ دھرم بچار
کا دین تودہ نون ایشر بر مھا دی سون تیری سدا ستوار
کا دین تودہ نون اندر اندر اسن ٹیچے دیو تیان درنا لے
کا دین تودہ نون سدا سدا دھی اندر گادین تودہ نون سادہ بچار
کا دین تودہ نون جتی شنی سنو کھی گادین تودہ نون بیر کرک
کا دین تودہ نون بندت پڑھن کچھ شرجگ جگ بید ان نا لے
کا دین تودہ نون مونیان من موہن سرگان کچھ پیالے
کا دین تودہ نون رتن اوپائی تیرے اٹھ سٹھ تیر تھ نا لے
کا دین تودہ نون جوہ مہا بل سورا گادین تودہ نون کھانی چار
کا دین تودہ نون کھنڈنڈل بر مٹھنڈا کر کرکے تیرے دھارے
ہستی تودہ نون گادین جو تودہ بھا دین رتی تیرے بھگت رسا
ہوڑ تودہ نون گادین سو مونھ چت نہ آدین جن ناگ کیا بچار
سوئی سوئی سدا سچ صاحب پنجا سا پچے ناہن ہے بھی ہوسی
جاسے نہ جاسی رچنا جن نے رچائی
رنگی رنگی بھانسی کر کر جن سے بابا جن اوپائی
کر کر دیکھے کینا اپنا جیون تس دے تباہی
جونس بھاوے سوئی گری پھر حکم نا کرنا جائی
سودا شاہ شامان پھ صاحب ناگ رہن رنائی
یہ شہد شکر پھر نرنکار نے فرمایا کہ اے نانک جی کچھ اور بھی صفت کرو تمھاری صفت مجھکو بہت ہی پیاری و بھلی لگتی ہے یہ شکر ست گورد

مہاراج نے یہ صفت عرض کی۔

شب

शब्द

وڈے وڈے جادو دانو

وڈے وڈے جادو دانو

وڈے وڈے جادو دانو

وڈے وڈے جادو دانو

وڈے وڈے جادو دانو

وڈے وڈے جادو دانو

وڈے وڈے جادو دانو

وڈے وڈے جادو دانو

وڈے وڈے جادو دانو

चड़े चड़पाप जा चड़ा नांव
चड़े चड़पाप जा सच्चा नियाव
चड़े चड़पाप जा निहचल ठाव
चड़े चड़पाई जाने लाव
चड़े चड़पाई जो वूमे सव भाव
चड़े चड़पाप जा वूमे रात
चड़े चड़पाई जा आपे आप
नानक कारन कथनी जाप

केता करना सर्व रक्षाप

ست گورو مہاراج کی زبانی سہی نہ نکار استی ستر بہت خوش ہوئے اور سچی صفت کا کھانا ست گورو مہاراج کے واسطے اور
مرحمت فرمایا اور فرمایا کہ ای نالک جی سچی صفت کا کھانا اور کھاؤ جس سے تمہارے دل کو بھونک سب درد جاتے رہینگے یہ فرما کر اور قدرتی
سر و پاست گورو مہاراج کو دیکر نہ نکارنے رخصت فرمایا اور کہا کہ ای نالک جی اب تم مرث لوک میں جا کر سنگت کی خبر لو اور سنساری
لوگوں سے نام چلاؤ اور یہ یاد رکھنا کہ جو تم کو گے وہی میں کر دنگا اور جو کوئی تمہارے دشمن کرے گا یا تمہارا نام چیلے یا سنسار کا
میں کہتم کہ گورو ننگا تم سنسار سے میری صفت کر دیا اور کھنا کہ تم میرے ہو اور میں تمہارا ہوں تم میں اور مجھ میں کچھ بعید نہیں ہے یہ ستر سنگورو
مہاراج نے نہ نکار کے آگے تمہاریکا اور دم زدن میں کرتا رہا اور میں آکر داخل ہوئے گورو انگد جی صاحب سے فرمایا کہ بجا نہ نکار کی آگیا
ہے کہ میری صفت پریم و محبت کے ساتھ کرنا بعد اسکے پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بچا ایک ایسی صفت کا مضمون باندھنا چاہیے
کہ جسکے ذریعہ سے لوگ پریشتر کا نام لیکر پانی اور پونی اور دھری اور ادھری سب کی مکت ہو جاوے غرض کہ بہت میں ہیراگ ہو
یہ ستر گورو انگد جی صاحب نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ای سچے بادشاہ جو کچھ آپ کی رسنا سے نکلیگا اسی سے ان جیون کا اور
ہوگا جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بچا جب تک کہ میں ہوں جیسا کہ تم کہتے ہو ویسا ہی ہوگا ہاں ایک (ستر) ہونا
چاہیے کہ جس سے سب جیون کے مکت ہو جاوے کیونکہ کسی کسی کو میرے دشمن ہونگے اسوجہ سے پریشتر کی صفت ایسی کر دے جسکے
پھر مٹنے سے یہ جیو پار برہم میں لوہیں ہو جاوے پانی کی جڑ بندہ جاوے یہ فرما کر ست گورو مہاراج نے گورو انگد جی صاحب کے اشارہ
فرمایا کہ (چپ جی صاحب) کا آرنیہ کر دتا کہ جو کوئی شخص میرے بعد کو چپ جی صاحب کا پاٹ کرے وہ بھگوا لے پس ایسا چپ
پار برہم پریشتر کا کرنا کہ جس میں یہ جیو مکت ہو جاوے کیونکہ بغیر پریشتر کی مدد کے پرانی کی مکت نہیں ہوتی ہے سنسار کے جیون کو
مایا نے اپنے قابو میں کر رکھا ہے اور یہ مایا بھگونت کو طے نہیں دیتی ہے اور پرانی کو بغیر نام جپے کے گت نہیں ہو سکتی ہے پس مکت کی
پوٹری مرث نام ہی ہے بعد اسکے پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بچا بھگوسری تھا کہ میں کا حکم ہے کہ سنسار کو مکت بچانا یہ ستر

گورو انگد جی صاحب نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ جو آپ کی زبان مبارک سے شبہ نکلے گا وہی لوگوں کا (جپ) ہو گا یہ شکرست گورو مہاراج نے سنار کے پار ہونے کے واسطے پار برہمہ کی انگٹا سے (جپ جی صاحب) فرمایا جسکا پتلا شلوک یہ ہے۔

اشلوک

श्लोक

एक ओंकार सतनाम करता पुरुषनिर्मोनिर्वैर अकालमूर्त

अजोनी सा भंमं गुरु प्रसादनप आद सच जुगाद सच है

भी सच नानक हो

सी भी सच ।

ایک اولکارست نام کرنا پور کہ نہ جو نہ ویر اکال مورت

آجونی سے بھن گور پرشاد چپ آو سج جگا دسج

ہر بھی سج نامک ہو

سی بھی سج

بعد اسکے پھرست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تپا جو میرے کہنے کے مطابق (پوٹریان) مین (سودر) سے بلکہ وہ تم بڑھتے جاؤ اور اس) کر کے سناؤ۔

غرض کہ (جپ جی صاحب) کہہ پاک ست گورو مہاراج کا ہر انگد جی نے پڑھ کرست گورو مہاراج کو سنا با جسکو شکرست گورو مہاراج نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ شاباش بچا انگد۔

پوشیدہ نہ رہے کہ سب بانی ست گورو مہاراج کی مکہ پاک ہو اور امرت روپ ہی ہر جس طرح کہ مراد اپنے شاگرد کو کھونٹے دیکھ رہے ہیں کی شناخت بتاتا ہو اور اسکے عیب و نہر سکھاتا ہو اور وہ امتحان میں پورا اثر آتا ہو تو استاد خوش ہوتا ہو اور سب طرح گورو انگد جی پر بھی ست گورو مہاراج (جپ جی صاحب) کو شکر نہایت خوش ہوئے اور کل پریش کی قدرت اور علم و نہر کا خزانہ گورو انگد جی صاحب کے حوالے کیا سنار کے مارنے کے واسطے اڑیس پوٹریان (جپ جی صاحب) ست گورو مہاراج نے فرمایا مین چنانچہ گورو انگد جی صاحب نے شکر و مہاراج کے حضور میں سواپہرات بانی رہے اشنان کر کے (جپ جی صاحب) کو سنا با اسوقت ست گورو مہاراج تازی نکا کر بیٹھے تھے اور گورو انگد جی صاحب ست گورو مہاراج کو سناتے تھے اور ست گورو مہاراج نرنکار کے حضور میں اسی (جپ جی صاحب) کو سنارہے تھے نرنکار (جپ جی صاحب) کو شکر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اے نامک جی جو پرانی اس (جپ) کو پڑھیں گے دینار میں ہو جل سے پار ہو جا دیگا پس اب تم سنار میں اس (جپ) کو پڑھ کر دیہ شکرست گورو مہاراج نے گورو انگد جی صاحب سے فرمایا کہ بچا اب سچم لینے اس طرح پر چپ پڑھنا کہ اشنان کر کے ہمیشہ جت لاکر ہر ایک رسون سے جت پٹا کر چپ جی صاحب کو پڑھنا اور جو کوئی شخص پہرات باقی رہے سری نکا کر جی کا چپ پڑھیں گے وہ سادہ سنگت میں قیام پا دیگا اور جو شخص تین گھنٹی رات باقی رہے سے اشنان کر کے پاٹ کر یگا وہ شخص جم کے خوت سے نجات پا دیگا اور جو کوئی ایک گھنٹی رات باقی رہے سے اشنان کر کے پاٹ کر یگا وہ میری پوری میں قیام پا دیگا اور جو شخص آٹھون پر میری بانی میں پٹا رہیگا اور کیرتن کر یگا اور میرے دھیان میں رہیگا مین اسکے انگ سنگ بلکہ آدھیں ہی رہو نگا یہاں تک کہ جو کچھ وہ کہیگا وہ مین کو نگا اسکے پاپ دھن مین سب بخشو نگا یہی سنکر گورو انگد جی صاحب نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ ہمارے منتر چلائے سے چلئے مین کر اسے سے سب کام کرتے مین بٹائے سے آتے مین انکی وجہ سے آدمی مر جاتا ہو اگر حفاظت کے واسطے کیا جادوے تو حفاظت کرتا ہو۔ مین ہی کڑن ادچاٹن مارن غمیرہ سب کچھ اُسے ہو جاتا ہو اُن منتر دن میں سب طاقت ہو اب اس (جپ جی صاحب) کے منتر کس طرح

یہ سنکرست گوردھاراج نے فرمایا کہ تجا وہ منتر آبی اپنے مطلب پر چلتے ہیں اور یوں نہیں چلتے اور ساتھ ہی اُسکے یہ کہ اُن منتروں کے کرنے والے ترک کو جاتے ہیں اور یہ منتر دجپ جی صاحب کا) ترنگار کی اگیتا سے ہوا ہر سنسار کی مکت کرنے کو جو شخص اس کے طریق پر رہیگا اُس شخص کے لوک پر لوک کے کام درست ہو جائینگے اور سب مقصد دلی حاصل ہو جائینگے غرض کہ سب کام کیوں آئے ایک دجپ جی صاحب کا منتر کافی و دانی ہو جو شخص ہمارا سکھ ہو کر اور سو ابہر رات باقی رہے اُٹھان کر کے (دجپ جی صاحب) کا پانچ گریگا وہ جیتا ہی مکت ہو کر براہت ہو جائیگا اور میں اپنے لوک میں اُسکو جگہ دوں گا بلکہ وہ میرے نزدیک ہی رہیگا سن تجا اب تم سنساریوں کو یہ منتر چھاؤ اور سب کو میری بانی میں لگاؤ ترنگار کی اگیتا میرے واسطے ہو کہ سکھو گورو اپنے ساتھ مکت کو بچانا۔

ست گوردھاراج نے راوی ندی کے کنارے گوردانگد جی صاحب کو دجپ جی صاحب کا ماتم سنایا اور یہ فرمایا۔

اشلوک

यह जप करते पुरुष का मन्त्र मानक किया वरदान
जगत उधारनकारने धारे होया फरमान
अमृत बिले सच नाम जप जपै करस्तान
हित चित कौर जप जो जपै सो पावह दरगाह मान
जन्म मरन भौ करै जो जप संग लावै ध्यान
जो कोकर जप को पढ़ै सो उस हनित निधान
जो मन मा मन में धौ सो पूरन करै भगवान
अहनि स जप जपता रहै दास नानक दीज्ये दान

یہ جپ کرتے پور کہ کاج نامک کیا کھان
جگت اودھارن کارنے دھور ہو یا فرمان
امرت بیلے سچ نام جپ جپے کر اُٹھان
ہت چت کر جو پڑھے سو پادے دگا و مان
جنم مرن بھو گئے جو جپ سنگ دوسے دھان
جو کیونکر جپ کو پڑھے سو اُسٹم چت ندھان
جو نسا من میں دھرے سو پورن کرے بھگوان
اہنس جپ جپتا رہے داس نامک دیجیے دان

ست گوردھاراج نے ایک دن گوردانگد جی صاحب سے فرمایا کہ تجا تم نے خدمت بہت کی اور آج تک کسی بات کی خواہش نہ کی یہ سنکر گوردانگد جی صاحب نے عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ جو کچھ بھٹکو خواہش تھی وہ خواہش بھی آپ نے میری شادی اب تم یہ خواہش ہو کہ میں سادہ کے درشن کرادیجیے جواب اسکے ست گوردھاراج نے فرمایا کہ تجا سمندر کے کنارے جاؤ انکو دیکھو آؤ یہ سنکر گوردانگد جی صاحب سمندر کے کنارے جا کھڑے ہوئے اتنے میں ایک سادھو آگیا جنانچہ گوردانگد جی صاحب بھی اُس سادھو کے ساتھ پار ہو گئے بعد اسکے ایک بستی میں گوردانگد جی صاحب جا پہنچے تو ایک شخص نے گوردانگد جی صاحب سے دریافت کیا کہ تم کہاں سے آئے ہو گوردانگد جی صاحب نے جواب دیا کہ میں بابا نامک جی کے پاس سے آیا ہوں یہ سنکر پھر اُس شخص نے بوجھا کہ ست گوردھاراج یہاں نہیں آئے یہ سب بستی تو اُو کھدیوں یعنی ادب بات کی ہو گوردانگد جی صاحب نے فرمایا کہ بھائی گورد جی بھی آؤینگے یہ سنکر اُس شخص نے گوردانگد جی صاحب کی بہت ہی خدمت کی اور جب صبح ہوئی تو ست گوردھاراج چلنے لگے تو دیکھا کہ وہاں کے لوگوں کے ٹھہرے و ہاتھ بالکل سیاہ ہیں اُن سے گوردانگد جی صاحب نے دریافت کیا کہ اے بھائی میں سادہ کی گمری بھی ہو یہ سنکر اُن لوگوں نے جواب دیا کہ آگے ہو یہ سنکر گوردانگد جی صاحب آگے کو چلے گئے جب شام ہوئی تو ایک مقام پر قیام فرمایا جب صبح ہوئی تو پھر گوردانگد جی صاحب چلنے لگے تو اُن لوگوں کے ٹھہرے بہت شکل (سور) نظر آئے گوردانگد جی صاحب

کچھ نہ کیا صرف اس قدر دریافت کیا کہ سن سادہ کی نگری کمان ہر آن لوگوں نے بھی کہا کہ آگے ہی یہ سنکر گورو انگد جی صاحب نے وہاں سے جھکر جب شام ہوئی تو پھر ایک مقام پر قیام فرمایا ان لوگوں نے بھی گورو انگد جی صاحب کی بہت کچھ خدمت کی جب صبح ہوئی تو گورو انگد جی صاحب چلنے کو تیار ہوئے خیال کیا تو وہاں کے لوگوں کے منہ پیچھے پھرے ہوئے معلوم ہوئے اس امر کو بھی کچھ دیا نہ کیا صرف یہی پوچھا کہ سن سادہ کی نگری کمان ہر آنخون نے بھی آگے کو کہا گورو انگد جی صاحب جلدیے جب شام ہوئی تو ایک مقام پر آپ نے قیام فرمایا جب صبح کو آپ چلنے لگے تو دیکھا کہ وہاں کے آدمیوں کے منہ میں کیلیں ٹھکی ہوئی ہیں انکی بھی کیفیت دیکھی آپ نے کچھ نہ پوچھا صرف یہی پوچھا کہ سن سادہ کی نگری کمان ہر آنخون نے بھی کہا کہ آگے ہی یہ سنکر گورو انگد جی صاحب جلدیے آگے جھکر گورو انگد جی صاحب ابھراؤن کے ملک میں جا داخل ہوئے شام کو جب آپ نے قیام فرمایا تو دیکھا کہ ابھراؤن نہایت خوبصورت ہیں اور ایک کیفیت عجیب قسم کی دیکھی کہ ابھراؤن نے مردوں کو ٹانگ رکھا ہر اور کسی کے نیچے ایک اور کسی کے نیچے بیٹھی ہیں اور مردوں کو کھانی پین اور مرد ہاے ہاے کر رہے ہیں لیکن ابھراؤن انکو جھوڑتی نہیں ہیں باوجود اس سب کیفیت دیکھنے کے پھر بھی گورو انگد جی صاحب نے کچھ بھی دریافت نہ کیا صرف یہی پوچھا کہ سن سادہ کی نگری کمان ہر جنا پتھ آنخون نے کہا کہ آگے ہی یہ سنکر گورو انگد جی صاحب آگے کو تشریف لے گئے ایک مقام پر جب شام ہوئی تو گورو انگد جی صاحب ٹھہرنے کے ارادہ سے تشریف لے گئے وہاں یہ کیفیت دیکھی کہ سب کے دروازہ پر کیلیں ٹھکی ہیں یعنی سب کے دروازے مقفل ہیں اور اس سبکی میں کوئی آدمی نہیں ہے چونکہ شام کا وقت تھا گورو انگد جی صاحب وہیں ٹھہر گئے کچھ عرصہ کے بعد دیکھا کہ کچھ سوار آئے اور کچھ چار بابیان بھی قدرتی آئین جنا پتھ ایک چار بابی پر گورو انگد جی صاحب نے بھی آرام فرمایا جس طرح قدرتی چار بابیان آئین تعین اسی طرح کھانا بھی قدرتی آیا جنا پتھ سمجھوں نے اپنا اپنا بھوجن بابا منجلا آئے گورو انگد جی صاحب نے بھی اپنا بھوجن باکر نوش فرمایا جب صبح ہوئی سب لوگ ان کے چلے گئے گورو انگد جی صاحب جب بیدار ہوئے اور وہاں کسی کو نہ پایا تب سوچنے لگے کہ ہم نے سن سادہ کا پتہ ان لوگوں سے رات کو نہ دریافت کر لیا ایلے گورو انگد جی صاحب اس سوز و گم میں مقیم رہے جب شام ہوئی تب اسی طرح پر سب لوگ آگئے اور کھانا بھی اسی طرح آیا جنا پتھ سب لوگ کھالی کر جب بیٹھے اسوقت گورو انگد جی نے دریافت کیا کہ اے بھائیو سن سادہ کمان ہے یہ سنکر ان لوگوں نے جواب دیا تمہارا کیا کام ہے چکو تو کسی سے کچھ واسطہ نہیں ہے نکو بابا نانک نے بھیجی ہے ایلے تم اس قدر بات بھی کی ہے خیر اب ہم نے جو تم سے بات جیت لی ہے تو تم سے ہم کہتے ہیں کہ اپنے کان لگا کر ہمارا جسم دیکھو یہ سنکر گورو انگد جی صاحب نے اُنکے جسم میں اپنے کان لگائے خیال کیا تو اُنکے روٹھوٹھوں سے واہ گورو کی آواز آتی ہے یہ آواز سنکر گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ اے بھائیو ایک بات تو بتاؤ یعنی پہلے مقام کے لوگوں کے ہاتھ و منہ بننے والے دیکھے اسی کہا وہ یہ سنکر ان لوگوں نے جواب دیا کہ وہ لوگ وہ ہیں جنھوں نے مر ت لوک میں بنگت میں بیٹھ کر ارمس کر لیا لیکن پریشہ کا قرضہ ادا نہ کیا اسوجہ سے اُنکے ہاتھ و منہ دونوں کالے ہیں بعد اسکے دوسرے مقام کی کیفیت پوچھی اسکا جواب ان لوگوں نے یہ دیا کہ جن لوگوں نے مر ت لوک میں کچھ دان تو کیا لیکن غرور اور ابھمان کے ساتھ اور پرانی نند اکی سنتوں اور گوروں کے آگے سر نہیں جھکایا اسوجہ سے اُنکے منہ (سور) کی شکل پر ہیں زبان بعد میسرے مقام کی کیفیت دریافت کی جواب اُنکے اُن لوگوں نے کہا کہ جن لوگوں نے مر ت لوک میں ان لوگوں سے کسی غریب نے سوال کیا تو ان لوگوں نے گوروں کے نام پر کہہ کر نہیں دیا ایلے اُنکے منہ پیچھے کو ہو گئے ہیں کیونکہ نہ تو سوال ہی پوچھا گیا اور نہ اس بھارے کو

جواب ہی دیا یہ شکر گوردانگد جی صاحب نے چوتھے مقام کی کیفیت بوجھی اُن لوگوں نے جواب دیا کہ وہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے
 مرث لوگ میں غرور کے دریا میں غرق آب ہو کر کبھی کسی سیکہ و سنت پورک و مہاپورک و نیر و صرم سالہ و شکست میں سر نہیں جھکا یا اسلے
 ان کے منہ میں کیلین ٹھکی ہیں یہ شکر گوردانگد جی صاحب نے پانچویں مقام کی کیفیت دریافت کی بجواب اسکے اُن لوگوں نے کہا کہ
 وہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے مرث لوگ میں اپنی لڑکی بیٹیں بچا جی۔ بھینجی کو قیمت لیکر فروخت کیا ہر اسلے وہ ابھرا ہیں اُن مردوں کو
 کھائی میں جسکا مطلب یہ ہے کہ تم نے ہمارا گوشت بیچا ہم تمہارا گوشت کھانے میں یہ شکر اُن لوگوں نے اپنی کیفیت بھی بیان کی
 کہ ہم نے مرث لوگ میں بہت سادان و پن کیا لیکن سانس میں رام نام نہیں جپا اور دھرم سالہ خواہ سنگتون میں ارداس نہیں
 سنتا گو کہ بجز اُن باتوں کے اور بہت سی پشیا کی پس تمام دن تو نرکار کے حضور میں حاضر رہتے ہیں لیکن شام کے وقت بوہ نہ سننے
 اور اس کے نرکار کے دربار سے نکال دیے جاتے ہیں بعد کو پھر ہر رات باقی رہے سے نرکار کے درشتوں سے فیضیاب ہوتے ہیں
 یہ شکر گوردانگد جی صاحب نے کہا کہ اسی بھائیوں میں ست گوردھاراج کی خدمت سے یہ کیفیت بیان دیکھنے ہی آیا ہوں وہ دیکھ چکا
 اب مجھ کو واپس ست گوردھاراج کے پاس جانا یہ شکر سن سادھیوں نے کہا کہ تم آنکھیں بند کرو یہ سننے ہی گوردانگد جی صاحب
 نے آنکھیں بند کر لین کچھ دیر کے بعد جب آنکھیں کھولیں تو اپنے تئیں ست گوردھاراج کے حضور میں حاضر پایا قدموں پر گر کر تسکایا
 اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ حضور کے مدد سے سن سادھیوں کو دیکھ آیا۔

بعد اسکے ایک دن ست گوردھاراج (تو نڈی) تشریف لے گئے اُسوقت لاو رام اپنے چچا ست گوردھاراج کے موجود تھے ست گورد
 ہاراج سے آکر ملاقات کی اور دنیاوی طریق پر بہت کچھ رنج و دلال کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اسی نانک جی آپ کے بتا بھائی کا لاو رام و نیر
 آپ کی ماما اب نو دؤنوں جل بسے اب تو تمہیں ہمارے توت بازو ہو جو کچھ کہو گے وہی میں کر دنگا اسلے بہتر و مناسب یہی ہے کہ اب تم
 میرے ہی پاس رہو اب بیان سے نہ جاؤ یہ شکر ست گوردھاراج نے فرمایا کہ چچا جی ہکو بھی چلنا ہی بیان پر کسی کو رہنا نہیں ہر پھر
 لاو رام جی نے کہا کہ اچھا نانک جی مجھ کو جو تم کو وہی میں کر دوں غرض کہ ست گوردھاراج اس دفعہ پندرہ دن تو نڈی میں رہ کر پھر
 کرتار پور پٹ آئے۔

بعد اسکے ست گوردھاراج (دکھی کی رندھادی) کو تشریف لیجانے لگے اُسوقت بابا سری چند کی والدہ بیٹے مانا (سبھ لکھی) نے
 بھائی با لے سے کہا کہ اسی بھائی با لے اب تو پتا جی کو کچھ دن ٹھہرنے دو پہلے ہی بہت کچھ سیر کر چکے ہیں یہ کہا اسباب بھی لے لیا اور عرض
 کیا کہ اب ہمارا گذران پتا جی کے قدموں میں ہونے دو اُسوقت بھائی با لے نے ست گوردھاراج سے رخصت مانگی اور اپنے وہیں
 بھی کہا کہ ماما سبھ لکھی جی بہت صحیح فرماتی ہیں اُسوقت ست گوردھاراج نے فرمایا کہ اسی بھائی با لے جہاں رہو گے تم ہمارے ہی
 پاس رہو گے یہ شکر بھائی با لے نے عرض کیا کہ حضور اب چلنا کہ رہنا کیا مرضی ہے اور بعد کو کون ہو گا یہ شکر ست گوردھاراج نے
 فرمایا کہ (نسنا کھڑی پھر وہن کھڑی کا پٹر لیگا) وہ چارے پیچھے چلاویگا اور ہمیں ایسا ہو گا اور سری چند اور لکھی داس کو روٹی و کپڑے
 کی کمی نہ رہے گی انہیں کے پیچھے پڑینگے لیکن جو چیز ہے وہ (نسنا) کی ہے۔

اب بھائی با لے گوردانگد جی صاحب سے کہنے میں کہ گوردی میں پھر اپنے مکان (تو نڈی) کو چلا گیا اسکے بعد کی کیفیت کچھ مجھ کو
 معلوم نہیں ہے کرتار جاسنے کہ کس طرح ہوا۔

یہ کمر بھائی بالے نے گورو انگد جی صاحب سے دریافت کیا کہ اب آپ ہی فرمائیے کہ ست گورو مہاراج کی خدمت میں آپ کس طرح پہنچے یہ سنکر گورو انگد جی صاحب نے بھائی بالے سے کہا کہ اے بھائی بالے تمہارے سنے سے مجھ کو بایست گورو مہاراج کے درشن دو بارہ ہو گئے بھائی بالے نے عرض کیا کہ اے گورو مہاراج آپ میں اور ست گورو مہاراج میں فرق کچھ بھی نہیں ہے بلکہ ایک ہی روپ اور ایک ہی جوت ہو میں جو جانتا ہوں وہی عرض کرتا ہوں ست گورو مہاراج تو نرنگا ہی کے روپ تھے انکی اتنی کتھائیں اور اتنی لیلائیں ہیں کہ جنکا شمار نہیں ہو سکتا ہے میں تو ایک جوت ہوں اور وہ ہر مہر تھے پس بے انت کا انت نہیں ہے۔

بعد اسکے پھر بھائی بالے نے گورو انگد جی صاحب سے عرض کیا کہ اب آپ ست گورو مہاراج کے چلنے اور اپنے سنے کی کتھائیں یہ سنکر گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ اے بھائی بالے (کوٹ کا گڑھے) کی دیوی کو بہت آدمیوں کے ساتھ میں جاتا تھا راستے میں سنا کہ نانک پناہیدی بسین رہتے ہیں یہ سنکر میں نے جا کر ست گورو مہاراج کے درشن کیے درشن ہوتے ہی میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے مجھ سے ست گورو مہاراج نے دریافت فرمایا کہ بھائی تم کون ہو اور تمہارا نام کیا ہے اور کہاں جاتے ہو اور کسکے لڑکے ہو یہ سنکر میں نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج (جنکل متے کی سراسے) سے آیا ہوں اور دیوی کے درشن کو جاتا ہوں نام میرا (لہنا) ہے باب کا نام (پھرو) قوم کا کھتری گوئردھن ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جاؤ دیوی کے درشن کر آؤ میں عرض کیا کہ اب آنا جانا ختم ہو چکا کیونکہ جس عرض سے جانا تھا وہ محمول گیا بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی اگر تجھ کو لینا ہے وہ بیگا پس اے بھائی بالے ست گورو مہاراج کی زبان فیض تر جمان سے یہ لفظ نکلنا تھا کہ میرے بدن کے جسد رنبد من تھے سب کے سب ٹوٹ گئے اور دلیں ہی آہا کہ اب میں ست گورو مہاراج کی خدمت سے کہاں جاؤں یہاں تک مجھ کو تو کہ اگر میں اُنکے قدموں سے جدا ہو گیا تو میری جان ہی نکل جا دیگی بعد اسکے ست گورو مہاراج نے مجھ سے فرمایا کہ گھر جاؤ تاہم میل دل گھر جانے کو بھی نہیں جاتا تھا یہ سنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ آپ نے اپنا نام (لہنا) فرمایا ہے یہ انگد نام کب سے اور کس طرح ہوا گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ اے بھائی بالے میں تو کہی ست گورو مہاراج کا روپ ہی جانتا ہوں اس واسطے اسکی کیفیت بھی جانتا ہوں کہ ایک دن گوڈن کے واسطے گھاس میں اپنے سر پر لایا تھا مجھ کو دیکھ کر اتنا سب مجھ ہی نے فرمایا کہ اے بھائی تم کہی کسی کا خیال بھی کیا کہ دیکھو کہ یہ شخص کھتری کا لڑکا ہے گھاس لانے سے اسکے کپڑے خراب ہو گئے اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسکے سر پر کچھ نہیں ہے بلکہ کبیر ہے اور یہ خراب نہیں بلکہ رنگا ہوا ہے اسقدر فرما کر ست گورو مہاراج نے مجھ کو نفل میں لے لیا اور گلے لگایا اور فرمایا کہ یہ میرے انگ سے پیدا ہوا ہے اب تیرا نام انگد ہوا۔ بعد اسکے ایک دن اتنا سب مجھ ہی نے اپنے دونوں بیٹوں کو ساتھ لے کر ست گورو مہاراج کی خدمت میں آئیں اور تمنا ٹیک کر اور ہاتھ جوڑ کر ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج آپ کے بیٹے بیٹھے رہیں اور آپ دو سر دن کو برسا دیں یعنی غنشین یہ بات تو ابھی نہیں ہے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تھوڑی دیر ٹھہر کر دیکھو غرھ کہ اتنا سب مجھ ہی نے فرمایا کہ اے بھائی بالے (چوہی) مری ہوئی نظر آئی اسکو دیکھ کر ست گورو مہاراج نے بڑے بیٹے یعنی مہاراج سری چند جی سے کہا کہ اے بھائی یہی بیان بڑی معلوم ہوتی ہے اسکو پیر سے اٹھا کر پھینک دو جو اسکے سری چند جی مہاراج نے کہا کہ میں تو اسوقت کبوتر اڑاتا ہوں اور کچھ ایسی بھاری خبر بھی نہیں ہے تلی آئی ہو گی کھا جا دیگی ست گورو مہاراج خاموش ہو گئے جب تھوڑی دیر اور گزری تو چھوٹے بیٹے مہاراج کھمبی داس سے کہا اُنھوں نے یہ جواب دیا

کو مہاراج آپ کے رشکے ہو کر مردہ جانور اٹھاتے اچھے لگنے لگتے ذرا مائل فرما رہے کوئی سکھ آتا ہی اٹھو ادا جا دیگا یہ سنکر میری طرف سے گورو مہاراج نے دیکھا اور فرمایا کہ بچا انگد یہ چہ ہی مری ہوئی پڑی ہی میری انگلی سے اُسکو پھینک دو میں نے اسی وقت اٹھ کر پھینک دی اُس وقت ماما سبھ کچھی سے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ دیکھو یہ بڑا پتھر ہی اور اپنے رشکے یہ میں سچ ہو کہ جسکو کرتا رہو وہی یوسے میرا کیا اختیار ہے۔

پھر گورو انگد جی صاحب نے بھائی بالے سے فرمایا کہ ایک دن میں بھی حاضر تھا اور بھائی ٹورھے بھی حاضر تھے آدمی رات کے وقت میں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ دیکھو بھائی ٹورھے کتنی رات ہی بھائی ٹورھے نے دیکھ کر کہا کہ ست گورو مہاراج آدمی رات ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ میں صرف پھر رات باقی ہی غرض کہ تین دفعہ اس طرح کے بچن ہوئے یعنی بھائی ٹورھے کہتے تھے کہ آدمی رات ہی اور ست گورو مہاراج فرماتے تھے کہ صرف پھر رات باقی ہی اُس وقت بھائی ٹورھے کے دل میں کسبت یہ بات بھی سنائی ہوئی تھی کہ ست گورو مہاراج کی سیوا میں بہت کرنا ہوں لیکن انگد سے ست گورو مہاراج بہت خوش ہیں ایسے بھرم کے دور کرنے کے واسطے ست گورو مہاراج نے یہ بات دریافت کی تھی جب کہ میں مرتبہ ٹورھے سے ست گورو مہاراج نے دریافت کیا اور انھوں نے وہی جواب دیا تب میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا میں نے بھی اٹھ کر دیکھا اور اگر عرض کیا کہ حضور آدمی رات ہی آپ نے پھر فرمایا کہ پھر دیکھو آدمی رات نہیں ہی بلکہ پھر رات باقی ہی جب میں نے یہ سننا تب میں نے عرض کیا کہ حضور میں بھول گیا بیشک پڑی پھر رات باقی ہی میرا حضور معاف کیا جاوے یہ سنکر ست گورو مہاراج نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ انگد کی سیوا بہت محبت کے ساتھ ہے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے گورو انگد جی کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۱۱۹

ایک دن ست گورو مہاراج کرتار پور میں رات کے وقت بیٹھے تھے آپ نے فرمایا کہ بچا انگد دیکھ دن ہی کہ رات میں نے عرض کیا کہ حضور آپ کی بنائی ہوئی رات ہی یہ سنکر آپ نے فرمایا کہ رات نہیں دن ہی میں نے ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر تمنا کیا اور عرض کیا کہ اے مہاراج میں بھول گیا تھا رات نہیں بلکہ دن ہی یہ سنکر آپ نے فرمایا کہ اگر دن ہی تو ہماری چادر باہر سے بچا کر دھو لاف چنانچہ میں بموجب حکم ست گورو مہاراج کے چادر بیکر باہر دھونے چلا گیا جب کہ میں بستی کے باہر پہنچا تو دیکھا کہ برابر دن ہی اور دوسری بھی نکلی ہی غرض کہ جب ست گورو مہاراج کی چادر دھو کے میں واپس آیا تو پھر اُسی طرح رات ہی پائی یہ کیفیت دیکھ کر ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر میں نے تمنا کیا اُس وقت پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ پور کمان دن ہی کہ رات میں نے عرض کیا کہ اے سچے بڑا دن اور رات سب آپ کے ہاتھ میں ہی اور سب آپ کے حکم کے فرمانبردار ہیں جو چاہے کیجیے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے انگد تم نہال ہو گے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے گورو انگد جی کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۱۲۰

ایک وقت میں کاتک سودی پور ناماشی کو ست گورو مہاراج کے درشنوں کے واسطے سنگت بہت سی اکٹھا ہوئی جس کا شمار پانچزار

آدمی کا تھا سب لوگوں نے ست گورو مہاراج کے درشن کے اتفاق سے اُس وقت ایسی بارش ہوئی کہ دن اور رات پانی پرستار بنا
 بن دن تک بارش بند نہ ہوئی تمام خلقت حیران و پریشان بلکہ محتاج نان بھی نگر کی دیگ بھی تیار نہ ہوئی کسی کو کچھ کھانا نہ ملا میسر
 روز بادل ہٹا اُس وقت ست گورو مہاراج کے سکھ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اوسے بادشاہ تمام سنگت بھونکی ہر ہم لوگوں کو زمین دن
 بھونکے ہوئے ہو گیا کہ دکھانا کھایا اور پانی پیاب پرشادی ملنا چاہیے اور اس قدر آدمیوں کے واسطے ایسی جلدی پرشادی بھی
 طیار نہیں ہو سکتی ہوا سیلے اور بچے بادشاہ آپ سے کہہ کر پار بن ست گورو مہاراج نے سنگت کی نفی سنکر مہاراج سری چند جی صاحب
 سے ارشاد فرمایا کہ بچا تم جا کر باہر کیڑے پھیلے بول کے درخت کھڑے ہیں انکو مار کر سب سنگت کو انکی خواہش کے موافق ہو جن درختوں
 کھلاؤ یہ سنکر مہاراج سری چند جی نے جواب دیا کہ اوس مہاراج جن میں جاسکتا اور ایسا ہو بھی نہیں سکتا کہ کنکر کے درخت میں
 بھونج اور دھکائی ہو یہ سنکر بابا گھنٹی داس جی سے ارشاد ہوا کہ تم جاؤ چنانچہ گھنٹی داس جی نے بھی جواب دیا اور سکورو مہاراج
 کا بچہ نہ مانا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے جھکوا پانی کر بادشہی سے ارشاد فرمایا کہ دور کیاں جاؤ سنگت کے باہر جو کنکر کے درخت
 میں انکو مارو اور ہر سب سنگت کو بھونچو یہ سنکر نور امین اٹھا اور باہر آکر سنگت کو بلایا اور خود کنکر پر چڑھ کر مار دیا پس
 بلائے کے ساتھ ہی چھپیس پرکار کی سمجھائی ان گرن چنانچہ سب سنگت کے لوگ جھک جھک کر آئے ہوئے اُس وقت سب سنگت
 میرے ساتھ ہو کر ست گورو مہاراج کے پاس آئے اور آکر متھانکا اور جرن بندنا کی اُس وقت دینا اتھ ست گورو مہاراج بہت خوش
 ہوئے اور ہم سے فرمایا کہ دور کیاں نہالی ہو اُس وقت ست گورو مہاراج نے یہ بھی فرمایا کہ جو سنگت ہی تیری یہ فرما کر سب سنگت
 کی جو منو کا منہ تھی سب کی پوری کی اور سب کو رخصت کیا اُس وقت ست گورو مہاراج سری جوت میں جوت مار کر آئے کیا سنگت کے
 لوگ تنہا ٹیک کر دھن دھن کتے ہوئے اپنے گھر گئے۔

ایک دن ست گورو مہاراج کو نار پور میں چلے جانے تھے ایک بڑا گندہ نالا تھا اُس وقت ست گورو مہاراج کے ہاتھ میں ایک کٹورا تھا
 اس کٹورے کو اُس گندہ نالہ میں پھینک دیا تمام شہر کا پانی اسی گندہ نالہ سے بہتا تھا اتفاق وقت سے دونوں صاحب زادہ ہمراہ تھے
 ست گورو مہاراج نے سری چند جی صاحب کو حکم دیا کہ بیٹا کٹورا نکال لاؤ یہ سنکر سری چند جی نے جواب دیا کہ اے مہاراج ایسے
 کٹورے کے واسطے ایسے گندہ نالے میں تو نہیں جانا ہوں اور کٹورے گھر میں بہت ہیں اسکی کیا حقیقت ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج
 نے چوٹے صاحب زادہ کو حکم دیا تو انھوں نے کہا کہ کسی آدمی کو بلا کر نکلوائے لیتے ہیں آپ جس کام کے واسطے چلے ہیں وہ کام کچھ نکلوا کر
 لاتا ہوں بعد اسکے ست گورو مہاراج نے میری طرف دیکھا ست گورو مہاراج کے اشارے کے ساتھ ہی فوراً اسی گندہ نالہ میں غوطہ
 لگا یا اور وہ کٹورا نکال لایا اور سر سے پیر تک تمام کپڑے اور بودہ میں ڈوب گیا جھکوا اس حالت میں دیکھ کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ
 کہ اے بیٹا جھکوا لینا اور جھکوا دینا۔

بعد اسکے گورو انگ جی صاحب نے فرمایا کہ سنو بھائی باے ہمارے ساتھ اس طرح پر ہوا ہے جیسا کہ میں نے تم سے کہا ہے یہ جواب
 اسکے بھائی باے نے عرض کیا کہ حضور جو بچہ فرماتے ہیں بہت سچ ہیں۔
 پھر گورو انگ جی صاحب نے فرمایا کہ اے بھائی باے یہ ست گورو مہاراج کی کنٹھا ہے انکو جو شخص سنے گا خواہ سنائے گا اور نہیں گنا
 اسکے تمام اوگن اور پاپ دور ہو جائینگے اور وہ بلا کسی مزارعت کے سچی درگاہ میں چلا جاوے گا جس جگہ ست گورو مہاراج ہیں

وہاں جا پہنچا اور سنسار میں جو خواہش کرے گا اسکی مکمل منو کا مناسبت گورو مہاراج پوری کرینگے یہ سنکر بھائی بالے نے عرض کیا کہ حضور آپ میں اور ست گورو مہاراج میں ذرا بھی بھرم اور بھید نہیں ہے یہ سنکر گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ اے بھائی بالے سنگور مہاراج تو کرن کارن تھے اور ہم تو انکے بنائے ہوئے ہیں اور - ہلاڈ - دھورو - دمانترجی - راجہ جنک وغیرہ سے پورن مہکتی ست گورو مہاراج کی نرنکار کے حضور میں ہوتی ہے بعد اسکے گورو انگد جی صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ اے بھائی بالے جس دن نرنکار ایک نرنکار ساری سرشت کو میں کرینگا یہ سب نرنکار کی جوت میں ملجا دینگے اور جو لوگ سکھ نہیں ہوئے یا سنگت میں نہیں جلتے ہیں وہ گویا کسی کے ساتھ نہیں ہیں یقین جانو کہ انکا کوئی والی و وارث نہیں ہے اور نرنکار سکھ وہی ہیں کہ جو بجز گورو کے اور کچھ نہیں جانتے ہیں اور نرنکار گورو وہ ہیں جو سکھوں سے نذر نہیں لیتے اور بھائی بالے یاد رکھو کہ جو گورو ہو کر ملین ہو مارو اے کا دھان کھانا ہر وہ گورو بھی ملین ہو جانا ہے اور سکھ ملین وہ ہے کہ جو گورو کے بچن پر نہیں چلتا ہے اے بھائی بالے یہ ست گورو مہاراج کا بچن ہے اور یہ بات ست گورو مہاراج نے کرتار سے پائی ہے ورنہ اچھے اچھے گورو دن کے دل نذرین دیکھ کر بدل جاتے ہیں ثابت قدم رہنا بہت سخت مشکل ہے بعد اسکے فرمایا کہ اے بھائی بالے تمہارے اوپر کرتار کی بڑی مہربانی ہے۔

بھائی بالے نے عرض کیا کہ گورو مہاراج آپ ست گورو مہاراج کے سچ کھنڈ جانے کی کتھا سنائیے یہ سنکر گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ اے بھائی بالے ست گورو مہاراج کے سچ کھنڈ جانے کے وقت بھائی بڑے موجود تھے مجھ کو تو ست گورو مہاراج نے بمقام (رکھنڈور) بھجوا دیا تھا یہ سنکر بھائی بالے نے بھائی بڑے سے دریافت کیا انھوں نے کہا کہ اچھا بھائی بالے جو مجھ کو معلوم ہے وہ کتنا ہوں سنو۔

بھائی بڑے کہتے ہیں کہ ایک دن پتا کا لورام جی نے ست گورو مہاراج سے کہا کہ تینا نامک جی ہم سے پیرون نے خواب میں کہا ہے کہ تم بیکنڈ دھام کو چلو یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جیسی آپ کی مرضی ہو وہیں رہیے یہ سنکر لورام جی نے کہا کہ تمہاری کپڑا سے اس جسم سے ہم علحدہ ہیں پیدا ہونا اور مرنا جسم کا دھرم ہے لیکن ہم صرف گواہ ہیں اب تو تمہارے دشمن کی خواہش ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بہتر اب آپ بیکنڈ دھام کو چلیے ہم بھی آتے ہیں۔

بعد اسکے لورام جی نے اپنا مکمل اسباب مع تمام جائداد کے نصف دونوں بیٹوں کو دیدیا اور بقیہ نصف چن کر دیا اور اسی ندی کے کنارے بیٹھ کر پدم آسن پڑھنے دوڑنے چڑھنے اور بیکنڈ دھام کو تشریف لے گئے اور ست گورو مہاراج نے اچارج کو بلا کر اسکو پارچہ اور زیور دیکر بید ریت اور مکمل ریت اور دیس حال کے موافق اپنے پتا کا سب کام کیا اور کڑاہ پر شاد بڑایا تیرہ دن بعد اتارنے پانے بھی اپنا جسم اسی طرح ندی کے کنارے بیٹھ کر تباگ کیا چنانچہ ست گورو مہاراج نے ماتا کا بھی داغ دیکر کرا کر دم دھرم سب بید ریت اور مکمل ریت اور دیس حال کے موافق کچھ دان دین کیا اور آٹھ ہر کیرن ہوتی رہی سب سنگت والے من باجست پھل ہا کر اپنے اپنے گھروں کو گئے

بعد اسکے ست گورو مہاراج سب سکھوں کو (ست نام) کا اوپدیش کیا کرتے تھے اور کرتار پور میں ایک دخت پیل کا تھا وہاں پر ست گورو مہاراج کا دربار ہوا کرتا تھا اسوقت ست گورو مہاراج ایک چار بابائی پر آب تشریف رکھتے تھے ست گورو مہاراج کی خدمت میں ایک شخص (کلی) اسے خدمت گزار تھا اکثر گوروں کے واسطے گھاس وغیرہ وہی لاتا تھا اور دودھ اور گھی وغیرہ کا کام بھی وہی کرتا تھا

ایک دن خدمتگار مذکور جنگل کو گھاس کے واسطے جاتا تھا وہاں دیکھا کہ تین جوگیشریہ تھے جن میں اُن لوگوں نے خدمتگار مذکور کو بُرا کر
 کہا کہ اُمی کلبیا یہ مٹی کا ڈھیلا ہندرا پیغام ست گورو مہاراج کو پہونچا دے جواب اسکے اُسے کہا بہت اچھا جب گھاس لے کر جاؤنگا
 آپ کا پیغام بھی لیتا جاؤنگا یہ سنکر منجلا اُن تین جوگیشروں کے ایک صاحب نے اُٹھ کر کلبی خدمتگار مذکور کا ایک مٹھی گھاس کا ٹکڑا
 بردیا اور کہا کہ اب جقدر گھاس لیا جاتا ہے لے لے چنانچہ خدمتگار مذکور نے گھاس کا بوجھا باندھ دیا اور وہ مٹی کا ڈھیلا بھی
 لے لیا اور گھر گیا ست گورو مہاراج نے اُسکو دیکھ کر فرمایا کہ اُمی کلبیا آج تو بہت جلد آگیا کیا کہیں سے گھاس جو رالایا ہے یہ چورانی
 ہوئی گھاس ہماری گوؤن کو نہ دینا یہ سنکر خدمتگار مذکور نے جواب دیا کہ اُمی ست گورو مہاراج میں نے کسی کی گھاس نہیں چورانی
 بلکہ ایک بات یہ کہتے ہوئے کہ آج جنگل میں تین جوگیشریہ تھے اور انھوں نے ایک پیغام آپ کو دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مٹی کا ڈھیلا ہے
 ہمارا پیغام ہے ست گورو مہاراج کو دیدینا اور گھاس کی یہ کیفیت ہوئی ہے کہ انھیں جوگیشروں میں سے ایک نے مجھ کو کات دیا ہے یہ سنکر
 ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہمارا تو پیغام لایا ہے ست گورو مہاراج نے تین دفعہ یہی پچن فرمایا بعد اسکے آپ نے فرمایا کہ کیا سادھارن
 کو بلا لاؤ اور اُس سے یہ بھی کہنا کہ بہت جلد آدے اُس زمانہ میں ست گورو مہاراج اُسی سادھارن کے بیان ہو جن پانے تھے
 اور کپڑا وغیرہ بھی اُسی کے بیان پہنچے تھے یہ سنکر کلبیا مذکور سادھارن کے بیان گیا اور اُس سے کہا کہ تم کو ست گورو مہاراج نے
 بلا دیا ہے سادھارن نے جواب دیا کہ میں بھوجن کر رہا ہوں چلتا ہوں غرض کہ کلبیا سادھارن کو ساتھ لے کر آیا سادھارن نے آکر
 ست گورو مہاراج کے آگے متھائی کا اور عرض کیا کہ اسوقت حضور نے مجھ کو بہت جلدی کے ساتھ طلب فرمایا ہے کیا حکم ہے یہ سنکر آپ نے
 فرمایا کہ اُمی سادھارن اسوقت کلبیا درگاہ کے چلنے کا پیغام لایا ہے اب تو میرے ساتھ چل یہ فرما کر اور سادھارن کو اپنے ساتھ لے کر
 بستی کے باہر تشریف لے گئے جس جگہ پر ست گورو مہاراج کا کعبہ آٹھ بیگمہ کا تھا اُس کعبت میں جا کر آپ نے فرمایا کہ اُمی سادھارن
 یہ مقام کیسا ہے سادھارن نے جواب دیا کہ حضور بہت اچھا ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سادھارن ہمارے لیے لکڑی
 نہیں رکھنا لیکن یہ بات کسی سے نہ کہنا بعد اسکے ست گورو مہاراج مکان پر تشریف لائے اور سادھارن کو حکم دیا کہ ہماری چادر
 وصولا چنانچہ سادھارن مذکور ست گورو مہاراج کی چادر وصولا حکم ہوا کہ کوشکے پر چھوڑ آ پھر ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ
 سادھارن یہ مکان بہت اچھی طرح سے بیپ دپوت دے چنانچہ سادھارن نے بہت جلد مکان بیپ دپوت کر صاف کر دیا اور
 سادھارن مذکور (جیپ جی صاحب) کا پاٹ کرتا رہا جسوقت سادھارن مذکور نے مکان صاف کر لیا اسوقت ست گورو مہاراج
 کے جنون میں آکر متھائی کا اسوقت پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سادھارن مکان بہت اچھی طرح سے پیدا پوتا ہے سادھارن نے
 عرض کیا کہ حضور چلکر دیکھ لیوین یہ سنکر ست گورو مہاراج نے خود جا کر دیکھا اور بہت خوش ہوئے اسوقت ست گورو مہاراج کی
 زبان فیض تر جان سے نکلا کہ نال سکے نال -

بعد اسکے بھائی ہورے پھر بھائی بالے سے کہتے ہیں کہ اُمی بھائی بالے ایک دن ست گورو مہاراج کرتار پور کے دھرم سادھن میں بیٹھے
 تھے اور اپنے من میں بچار کیا کہ اب سچ کھنڈ میں سری نرنکار کے چرن کل میں چلتا جا رہے اور ست گورو مہاراج کے دھیان میں
 یہ بات آئی اُدھر سری ٹھاکر جی گھٹ گھٹ کے انتر جامی بھگت دھچل اور بھگت کے آدھین اور بھگت کے مان رکھنے والے
 سچ کھنڈ میں سینا لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور بھگت لوگ اپنے اپنے مقاموں پر دست بستہ کھڑے تھے اتنے میں سری ٹھاکر جی

نرنکار نے فسہ مایا کو نانک بھگت مرث لوک سے میرے امتحان کو آیا چاہتا ہے یہ بات سنکر سب بھگتوں نے عرض کیا کہ اے ہمارا جی نانک جی آپ کے بڑے بھگت ہیں پس جیسی انکی اچھیا ہو دے کرنا چاہیے اتنے میں سری نرنکار نے اپنے بیوکوں کو کہہ جو خاص بیوک تھے فرمایا کہ نانک بھگت کو ٹہری عزت اور آبرو سے ست کار کے ساتھ میرے حضور لاؤ یہ سنکر نرنکار کے بیوک ست گوردھارا جی کے پاس آکر حاضر ہوئے اور ہاتھ جوڑ کر ان بیوکوں نے ارداس کی کہ اے ست گوردھارا جی جو آپ کے دل میں خواہش ہوئی ہو کہ میں پیچ کھنڈ میں جاؤں اسلئے سری تمھارے جی کا حکم ہوا ہے کہ نانک بھگت کو پیچ کھنڈ میں لے آؤ اسلئے ہم لوگ حاضر ہوئے ہیں اور پیچ کھنڈ میں آپ کے رہنے کے واسطے مندر سجائے گئے ہیں حکم ہوا ہے کہ نانک بھگت خود آکر دیکھ جاؤں یہ سنکر ست گوردھارا جی نے فرمایا کہ سوائے تمھارے جی کے میرا اور کون ہے اور انتر کا جاننے والا میرا سوا ہے نرنکار کے دوسرا کوئی نہیں اسلئے نرنکار کے ہمارا جانا ہوں یہ لکھتے ست گوردھارا جی پیچ کھنڈ کو تشریف لے گئے اور سری تمھارے جی کے جنون پر متھامیکا اور ہاتھ جوڑ کر کہتے ہو گئے سری تمھارے جی نے کہا کہ اے نانک جی تم میرے پر م بھگت ہو راضی اور خوش ہو اے نانک جی تمھارے من میں یہاں آنے کی خواہش ہوئی ہے اسلئے تمکو بلا یا ہے یہ سنکر ست گوردھارا جی نے عرض کیا کہ اے غریب نواز میں ہمارا جانا سوائے آپ کے اور میرا کون ہے میں محض ناچیز ہوں سب کچھ آپ کے ہاتھ میں ہے جو تیری مرضی ہو وہی اچھا ہے یہ سنکر سری تمھارے جی نے فرمایا کہ اے نانک جی تم انگد جی کو اچھی طرح سمجھا دینا کہ سنسار کو میرے پاس لاوے جو پرانی بانی کو سنکر سمجھے گا اور کما دینا اسکا میں بھلا کر دنگا۔

بعد اسکے ست گوردھارا جی پھر مرث لوک میں تشریف لائے اور گوردانگد جی صاحب کو سب بائیں سمجھائیں اور بائیں پیسہ اور ناریں اور گوردیوڑی سری انگد جی صاحب کے آگے رکھ کر ست گوردھارا جی نے خود متھامیکا بعد اسکے گوردانگد جی صاحب نے شگوردھارا جی کے آگے متھامیکا اور عرض کیا کہ اے غریب نواز جی آپ کا رن دکر بن اور آپ نے مجھ کو متھامیکا اسلئے میں کوڑھی ہو جاؤنگا یہ سنکر ست گوردھارا جی نے فرمایا کہ اے انگد تو اپنے سر پہ کوچھان پہن کر اور میرا پیچ تھکا بنا ہوا ہے مجھ میں اور مجھ میں جو جتن کلا ہے جو جھجھک سوچ سب جگہ پر کاش کرتا ہے وہی آتما سب سر ہون میں ایک ہے اور تو سمجھ کیونکہ سب گیان کا جاننے والا ہے اور اجار جیوں کی یہ ریت ہے کہ گوردیکہ کا بھاؤ رکھتے آئے ہیں اب تمھارے منہ سے یہ بات جو نکلی ہے وہ بھی پوری ہوئی چاہیے اسوجہ سے بیشک کچھ روگ تمھارے جنون میں رہیگا اور وہ پریشکر یا دکر ادب کا جو سمجھ گیان کی تمکو پراپت ہوئی ہے اسوجہ سے بنے متھامیکا ہے بعد اسکے ست گوردھارا جی نے گوردانگد جی کو اپنے گلے سے لگایا اور اپنے سنگا سن پر انکو ٹھمایا اور سب سنگت سے کہا کہ انکے آگے متھامیکا اور انکو اب ہمارا ہی روپ جانا بعد اسکے ٹکون کو بلا بھیجا لیکن ان لوگوں نے آنے میں دیر کی اتنے میں پھر ست گوردھارا جی نے گوردانگد جی سے فرمایا کہ بچا اب تم کھنڈ ورمین جا کر قیام کرو ورنہ تم سے لوگ فساد کریں گے یہ سنکر گوردانگد جی نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے ست گوردھارا جی آپ کے پیچ کھنڈ میں جانے کے وقت مجھ کو درشن ہونگے اس بارے میں جیسا ارشاد ہو تو میں حاضر ہوں پھر اب اسکے ست گوردھارا جی نے فرمایا کہ میں تمھاری ہی طرف ہو کر پیچ کھنڈ کو جاؤنگا بارہ مہینہ کی ایکتا اسطرح پر ہو مجھ کو حضور میں بلایا ہے تم پر نہوی کو پریشکر کے نام پر لگاتا سری تمھارے جی کی الگ سے یہ کام کیا ہے اور تم اسطرح پر کرنا یہ سنکر گوردانگد جی صاحب نے کچھ دیر تک بڑا گ پیٹنے رنج کیا یہ کیفیت دیکھ کر ست گوردھارا جی نے بہت جلد سنو کا کر دیا اور فرمایا کہ پوریاں

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۳۰ پائی	ست نام بھاشا۔ از منشی جیکین	۶ پائی	باقصیر از منشی جگناتھ سہاسے۔		ملی کرت رامائن خوشتر اردو
۳۰ پائی	شکت چالیسی۔ از منشی شکرو دیال	۶ پائی	رام گیتا منظوم۔ از منشی میوالال		منظوم از منشی جگناتھ نوشتریہ تھاپ
	فسحت۔	۶ پائی	متخلص بہ عاجز۔		رامائن تسمی کرت ساتون کا مذکور تھا
۱۰ پائی	امان پت و گنجے۔ از منشی لالچیل	۶ پائی	کھتا نرسنگھ اور وارچمن رکھیشو تار	۹ پائی	مقام تہذیب فصیح۔
	سوانح عمری سری پنڈت امان پت	۶ پائی	مرتبہ منشی تھو لال بھارگو۔		برجاس۔ خط فارسی زبان بھاکھا
۱۰ پائی	تیواری اجودھیا نواسی۔	۶ پائی	پرہلا دچتر۔ مسمی بہ ریس پنج ادھیا	۱۰	مولفہ برجاسی لال۔
	مجموعہ بدھان۔ یعنی مدن کھچنیا	۶ پائی	ترجمہ لالہ مسمی دھرم مطبوعہ غیر		تہا پون۔ از منشی میوالال تھل
	شامل بھوجن کرن۔ گردن نت کرم	۶ پائی	جانکی مہی منظوم از منشی شکرو دیال	۱۶ پائی	مجاز سب انسپکٹر پولیس۔
۱۰ پائی	بھرتی شک و غیرہ از منشی لالچیل۔	۶ پائی	فرحت۔		ترجمہ بھونرگیت۔ از سور ساگر
	دیوی چتر۔ مع قصائد مدحیہ جانکی چتر	۲	سیتا سوئمیر۔ منظوم از بابو گورنرائن		نیران بھاشا مترجمہ منشی تھو لال
۱۰ پائی	دیوید چتر۔ لالہ مہا لچیل پرشاد۔	۶ پائی	کھتاست نارائن۔ مسمی بہ قنوی داف	۶	بھارگو کا غذخانی۔
۱۰ پائی	گیما مہاتم۔ مترجمہ منشی لالچیل۔	۶ پائی	عذاب از منشی جوالا شکر تھل		رامائن سور کرت۔ مترجمہ منشی
۶ پائی	پوتھی موکش گیان۔ از جیکو پال۔	۹ پائی	کھتاست نامائن منظوم از جگناتھ سہاسے	۳	تھو لال بھارگو۔
	ہنومان چالیسا۔ منظوم مصنفہ بابو	۶ پائی	ایضاً حسب مراتب بالا۔		مخزن برہم گیان۔ مسمی بہ آئینہ مذہب
۳۰ پائی	رام پرشاد لال صاحب۔		گیان چوسر۔ عجیب و غریب کہیں۔	۱۰ پائی	ہنود از لالہ بیدیا ل سنگھ۔
	ہنومان چالیسا۔ منظوم از منشی	۶ پائی	گیان مین۔ کا غذخانی۔		ست نام بہار بندر ابن۔ مصنفہ
۶ پائی	رام سہاسے تنہا۔	۶ پائی	اور خریدارنی صدی کے لیے۔	۱۳	راے بندر ابن جی۔
۱۰ پائی	رام لیلہ۔ منظوم بالقصیر از منشی	۵	کیرت ساگر۔ مولفہ منشی لالچیل کا بیستم	۱۰ پائی	ترجمہ پوتھی جاتکا بھن مترجمہ لالہ
	رام سہاسے تنہا۔		اننت کھتا۔ بالقصیر از منشی رام تل		جیگو پال عرفی نویں۔
۱۰ پائی	بشن لیلہ۔ منظوم بالقصیر جگناتھ بال	۳۰ پائی	تھل مہارک۔		گیتا مہاتم و گنیش چوتھ۔ از منشی
	خیالات نامادین جبین خیال		پرہلا دچتر۔ منظوم مترجمہ لالہ	۱	رام سہاسے تنہا۔
	لاونی برہم گیان عجیب و غریب	۱	گروہاری لال کھتری۔		بھاکھا بھارت منظوم۔ از منشی طوطا رام
۶	مرقوم ہن۔ مصنفہ لالہ نامادین		ترجمہ سودا مان چتر۔ منظوم مسمی بہ منظوم	۱۰ پائی	شایان۔
	کایستو لکھنوی۔	۶ پائی	قرخ از منشی گروہاری لال کایستھ۔		گور میواہ منظوم۔ از منشی رام سہاسے
۱۰ پائی	لاونی بنارسی۔ از کاشی گربارسی		گجندر موکش۔ منظوم از منشی جگناتھ	۳۰ پائی	تھنا لکھنوی۔
۱۰ پائی	برہم ہنس جی۔	۶ پائی	خوشتر۔		سدان چتر۔ منظوم۔ فارسی و اردو

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۱۰	سائین کے سو خیال معروف بہ	۱۰	نرسی لیلیا اردو نظم مصنفہ منشی محمد علی لال	۱۰	مہاجارت - مصنفہ فیضی
۲	چمنستان خیالات گوہر محبوبہ خیال	۱	صاحب کا بیستہ بھٹناگر	۱۰	مٹے آد پرپ -
۱۰	لاؤنی و ٹھری وغیرہ از منشی گنبد لال	۱۰	بارہ کھڑی ہمت او پریش اردو نظم	۱۰	مٹے سبھا پرپ -
۱۰	حصہ اول -	۱۰	مصنفہ منشی محمد علی لال صاحب کا بیستہ	۱۰	مٹے بن پرپ -
۱۰	ایضاً حصہ دوم حسب موتی بالا	۱۰	بھٹناگر	۱۰	مٹے ہراث پرپ -
۲	سائین کے سو خیال - حصہ او ۲	۱۰	بارہ کھڑی بروزن بارہ کھڑی -	۱۰	مٹے اد یوک پرپ -
۱۰	حسب مراتب مذکورہ بالا -	۱۰	دست لاجی صاحب اردو نظم مصنفہ منشی	۱۰	مٹے بھیشم پرپ -
۱۰	مجموعہ صفات انسانی - از منشی	۱۰	محمد علی لال صاحب کا بیستہ بھٹناگر	۱۰	مٹے درون پرپ -
۱۰	لاجی مل قوم کا بیستہ -	۱۰	بارہ کھڑی بھلا حصہ رامائن - اردو	۱۰	مٹے کرن پرپ -
۱۰	کلمات دین - برہم سماج -	۱۰	نظم مصنفہ محمد علی لال صاحب کا بیستہ	۱۰	مٹے دسویٹک استری پرپ -
۱۰	طریقہ عبادت - برہم سماج -	۱۰	بھٹناگر	۱۰	امریکا کاش رامائن - از منشی امر سنگھ
۱۰	کالیست و دھرم و رپن - در اظہار	۱۰	جانکی بکے - اردو نظم مصنفہ منشی	۱۰	بھارت سلیس و لطیف -
۱۰	برہمن و فرائض ذاتی کا بیستان مترجمہ	۱۰	محمد علی لال صاحب کا بیستہ بھٹناگر	۱۰	مجموعہ بیداشت سار - چار رسالہ
۱۰	منشی لاجی کا کوروی -	۱۰	سرون کتھا - اردو نظم - مصنفہ منشی	۱۰	مشارق المعرفہ خلاصہ جوگیش
۱۰	کاشف و قائق مذہب ہنود	۱۰	محمد علی لال صاحب کا بیستہ بھٹناگر	۱۰	رسالہ اطوار و رعل اسرار - رسالہ
۱۰	حکیم مکھن لال -	۱۰	دھرو لیلیا - اردو نظم - مصنفہ منشی	۱۰	رام گیتا - شتوی چند بھان
۱۰	ہتوا پریش - از منشی لاجی کا کوروی -	۱۰	محمد علی لال صاحب کا بیستہ بھٹناگر	۱۰	رامائن بالیسی - منظوم از منشی
۱۰	لنگ پوران بھاشا حرف ہر جہ	۱۰	فارسی کتب متعلقہ مذہب ہنود	۱۰	امانت رائے معروف -
۱۰	ناگری خط فارسی مترجمہ منشی سو میدیل	۱۰	رامائن مسیحی - مصنفہ شاعر کیا اٹھلکھ	۱۰	برجیلاس - مسیحی بظہر حسن اساس
۱۰	بھگت مال - مع فرہنگ زبانی لسی رام	۱۰	پرسج جو کہ نور الدین جہانگیر بادشاہ کے	۱۰	کاغذ سفید -
۱۰	جوگ رتن - مصنفہ سری ہنت ست	۱۰	حدین تصنیف ہوئی عجب رتبہ کی کتاب	۱۰	نرگستان - ترجمہ رامائن اور
۱۰	گور سرن داس جی -	۱۰	سفرنگ ست سنی ملقب بنیالین شق	۱۰	استاد مرزا بیدل -
۱۰	پوتھی گیان پرکاش - اردو مصنفہ	۱۰	ترجمہ جوشی آنندی لال صاحب	۱۰	پر بودہ چند راوے سنگھ
۱۰	منشی گلزاری لال صاحب سابق	۱۰	شرما تحصیلدار پرگنہ بھین گدھراج	۱۰	بنوالی جی -
۱۰	ڈپٹی کلکٹر ملک روہیلکھندہ -	۱۰	الور بزبان فارسی و ریختہ منتخب واد	۱۰	راما سمید سیمی بھان قاضی کلکٹ لال
۱۰	رکمنی منگل - اردو نظم منشی محمد علی لال	۱۰	بھاری ست سنی -	۱۰	

